

ایلیکا

قصہ



غار سے نکلنے کے بعد یونٹ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا غار جس کے اوپر چڑھنے کے لئے اسے کوئی میڑھی دکھائی نہ دی تھی سری قوتوں کے ذریعے وہ غار کے اوپر پہنچے ہوئے ایک اونچے ستون پر نمودار ہوا۔ پھر وہ لوگوں کو آواز میں دے دے کر اپنے سامنے اکٹھا کرنے لگا۔ لوگ یونٹ کو غار کے اوپر بڑے ستون پر دیکھ کر بڑی حیرت اور پریشانی سے دیکھ رہے تھے۔ اور غار کے چاروں طرف جمع ہو کر شاید یہ سوچنے لگے تھے کہ وہ غار کے اوپر ستون پر کیسے چڑھا اس موقع سے یونٹ نے فوراً "فائدہ اٹھایا اور غار کے باہر اسے دیکھنے کی خاطر جمع ہونے والے لوگوں کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔

سنو ڈمر شر کے لوگو۔ تم ایک بہت بڑے گناہ۔ ایک بہت بڑے جرم میں جھلا ہو چکے ہو۔ یہ تم دو کینوں کے ہمنوں اور اس لاش سے جو تم مجھ پر ہو کر مانتے ہو یہ شرک ہے بہت بڑا شرک ہے جس کی وجہ سے تمہیں خداوند قدوس کسی عذاب میں بھی جھکا کر سکتا ہے۔ سنو ڈمر شر کے لوگو۔ یہ تدمر بہت حسان بھی فانی تھی فذا مر گئی۔ اور اس دنیا سے کوچ کر گئی۔ اور جن دو کینز ہمنوں کے مجھے تمہارے شر کے وسط میں چوک پر کھڑے کئے گئے ہیں وہ دونوں کینز ہمیں بھی فانی تھیں وہ بھی اس دنیا سے کوچ کر چکی ہیں۔

ڈمر شر کے لوگو۔ یہ کائنات یہ خدائی پوری کی پوری بلا شرک غیرے اس غیر فانی ذات کی ہے جو کسی کی بخش ہوئی زندگی سے نہیں بلکہ آپ اپنی ہی حیات سے زندہ ہے۔ اور جس کے بل بوتے پر یہ کائنات کا سارا نظام قائم ہے۔ اپنی سلطنت میں خداوندی کے جملہ اختیارات کا مالک وہ اللہ خود ہی ہے۔ جو تمہارا خالق بھی ہے تمہارا رازق بھی ہے۔ کوئی وہ سرا نہ اس کی صفات میں اس کا شریک ہے نہ اس کے اختیارات میں اور نہ اس کے حقوق میں فذا یہ جو تم نے تدمر بہت حسان کی لاش اور کینوں کے ہمنوں کے سامنے مجھ پر ہونا شرم کر دیا ہے تو یہ شرک ہے اسے چھوڑ دو اس لئے کہ خداوند قدوس کو چھوڑ کر زمین اور آسمان میں جہاں بھی کسی اور کو معبود اور اہل بتایا جاتا ہے وہ ایک بھوت گمراہ جاتا ہے اور حقیقت کے خلاف جنگ کی جاتی ہے۔

سنو ڈمر شر کے لوگو۔ تم عوازل یعنی شیطان اور اس کے مہشتوں کی بندگی اور عبادت کرتے ہو۔ شر کے لوگو میں تم پر واضح کر دوں کہ عوازل اور شیطان کو اس معنی میں سے کوئی بھی معبود نہیں بنانا کہ اس کے سامنے ہر اسم پر سس ادا کرتا ہو اور اس کو الوہیت کا درجہ دیتا ہو۔ اسے معبود جاننے کی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس کی باتیں شیطان کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور اسے چہرہ چلاتا ہے اور اور انسان چلتا رہتا ہے۔ گویا کہ یہ اس کا بندہ ہے اور وہ اس کا خدا۔ جو شخص بھی ایسا رویہ رکھتا ہے اور عوازل اور

بہترین قیمتیں

بشر	●	مردانہ قریشی
پاجامہ	●	مردانہ قریشی
سلی	●	نیرسہ پٹری
کپڑا	●	عزم کرشمہ
سین شام	●	1999م
تھوڑا	●	600
قیمت	●	400 روپے

مکتبہ القریشی اردو بازار لاہور

شیطان کی اندھی پیروی کرتا ہے وہ گویا شیطان ہی کی مہدوت کرتا ہے۔

سنو لوگو۔ اس عزرائیل اور شیطان کا سارا کامداد ہی وہاں اور امیدوں کے بی بی ہے۔ وہ انسان کو انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر جب کسی نیک راستے کی طرف لے جاتا چاہتا ہے تو اس کے آگے ایک سبز باغ پیش کرتا ہے کسی کو انفرادی لطف و لذت اور کامیابی کی امید کسی کو سرپرستی کی توقع کسی کو نوع انسانی کی ملاح و عبود کا یقین کسی کو صداقت تک پہنچ جانے کا اطمینان کسی کو یہ بھروسہ نہ خدا ہے نہ آخرت۔ سر کر مٹی ہو جاتا ہے۔ کسی کو یہ تسلی کہ آخرت ہے بھی تو وہاں کی گرفت سے غلام کے عقلی لاش کے مدد سے میں بیٹھ لکھ سکے۔ سنو تدریج شر کے لوگو۔ جو کوئی جس دھڑے اور توقع سے فریب کھا سکا ہے یہ عزرائیل اس کے سامنے وہی کچھ پیش کرتا ہے اور اسے اپنے جال میں پھنسا رہتا ہے۔ تدریج شر کے رہنے والے۔ تم لوگ بھی تدریج صدام کی لاش اور دو کثیر بیٹوں کے بھتیگوں کے سامنے جھک رہے ہو کہ شیطان کے جال میں پھنسنے ہوئے ہو۔ اور یہ شرک کا جال اور کٹھن ہے۔ جس کی صفائی نہیں ہے۔

سنو تدریج شر کے لوگو۔ شرک کی چار قسمیں ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ تم ان چاروں قسموں میں جھکا ہو۔ پہلی قسم خداوند کی ذات میں شرک ہے۔ اور وہ یہ کہ جو ہر الوہیت میں کسی اور کو حصہ دار قرار دیا جائے۔ "کسی کو خدا کا بیٹا کہنا۔ یا خدا کی بیٹیاں قرار دینا۔ دہائی و گاؤں یا شاہی خانہ دان کو اللہ کے افضل قرار دینا یہ سب شرک فی الذات ہے۔

"دوسری قسم کا شرک خداوند کی ذات میں ہے۔ خدائی صفات جیسی کہ خدا کے لئے ہیں لیکن ان میں سے کسی صفت کو کسی دوسرے کے لئے قرار دینا ہے۔ "کسی کے حلقے یہ سمجھنا کہ اس پر فیض کی ساری باتیں روشن ہیں یا یہ کہ وہ سب کو سنا ہے اور دیکھتا ہے یا وہ تمام مخلوق اور تمام کنواریوں سے باہل ہوا اور بے خطا ہے۔ یہ شرک فی الصفات ہے اور اہل تدریج تم جیسے بیان کردہ ان دونوں شرکوں میں جھکا ہو۔

اہل تدریج تیسرا شرک خداوند کے اعتبارات میں شرک ہے اس لئے کہ خدا ہونے کی حیثیت سے جو اعتبارات اللہ کے لئے مخصوص ہیں ان کو یا ان میں سے کسی کو اللہ کے سوا اور کے لئے تسلیم کیا جائے۔ "بائیں القدرت طہریت سے نفع اور ضرر پہر نہایت دعا میں سننا۔ بعد قسموں کا جانا اور بگاڑنا۔ نیز حرام و حلال جانور و نباتات حدود مقرر کرنا اور انسانی زندگی کے لئے شرع اور قانون تجویز کرنا یہ سب خداوندی کے مخصوص اعتبارات ہیں جن میں سے کسی کو غیر اللہ کے لئے تسلیم کرنا شرک ہے۔ اور اہل تدریج میں دیکھتا ہوں کہ تم اس تیسری قسم

کے شرک میں بھی جھکا ہو۔

اہل تدریج چوتھی قسم کا شرک خداوند کے حقوق میں ہے اور وہ یہ کہ خدا ہونے کی حالت سے بدلتے ہوئے جو خدا کے حقوق ہیں وہ یا ان میں سے کوئی خدا کے سوا کسی اور کے لئے مانا جائے۔ "دکھ و بھد۔ دست بستہ قیام۔ شرفعت یا اعتزاف برتری۔ اور ایسے ہی مسائل۔ تسلیم اور بدعتی کی دوسری تمام صورتیں جو اللہ کے لئے مخصوص حقوق میں سے ہیں۔ اور اسے اہل تدریج لوگ اس چوتھی قسم کے شرک میں بھی جھکا ہو۔

اے اہل تدریج! اللہ ہی سب ذی حیات کا خالق اور کد ساز ہے اس کے آگے سر تسلیم کر دینا خود سری اور خود بخاری سے باز آ جانا ہی حقیقت کے عین مطابق ہے۔ جب اللہ انہیں اور انہیں کا وہ ان ساری چیزوں کا مالک ہے جو زمین اور آسمان میں ہیں تو انسان کے لئے صحیح وہی یہی ہے کہ اسی کی بدعتی اور اطاعت پر راضی ہوا جائے اور اس کے خلاف بدعت اور سرکشی فوراً ترک کر دی جائے۔

لہذا اہل تدریجی طرف سے جنہیں تنبیہ ہے کہ یہ تم دو کٹیوں کے بھتیگوں کی پاپا پات کرتے ہو یہ جو تم خدا میں لاش کی صورت میں پڑی تدریج حیلان کے آگے جھک رہے ہو۔ اور اسے اپنا لاہن کر اس سے دعا کی مانگتے ہو یہ شرک ہے۔ اے اہل تدریج! تم لوگ اپنی ان حرکتوں سے باز نہ آئے تو یاد رکھو عقربہ تم خداوند قدوس کے دایرے سے دور چارہ چاگے۔

یہ بظاہر کی اس تقریر کا خلاصہ جلا اڑا ہوا تھا۔ کچھ لوگ دہے دہے لفظوں میں اس کے خلاف ہال رہے تھے کچھ لوگ کھلے الفاظ میں اس کی حقیقت پابندی کی تعریف کر رہے تھے اور کچھ لوگ خاموش کشتی کھڑے تھے۔ ہر جہل بظاہر نے ایذا کے کہنے پر تدریج ایک سرائے کی قیام کر لیا تھا۔ یہ سرائے تدریج شر اور تدریج شر کے قلعے کے درمیان تھی۔ یہ قلعہ تدریج کے نزدیک ہی صحرا کے اندر بنا ہوا تھا۔ شر اور قلعے کے درمیان سرائے بنی آباد اور آباد تھی۔ اسی سرائے میں قیام کرنے کے بعد بظاہر نے لوگوں کو شرک کے خلاف ابھارنا شروع کر دیا تھا۔



مغرب شر میں جس روز بنو نجاہ کے ساتھ روٹیل بن حملو نے یہودی سردار فرزک سے ملا۔ دیکھا تھا اس کے چہرہ دن بعد ایک روز شام کے وقت روٹیل اور اس کا چھوٹا بھائی یہودا اور اپنے ہاتھ میں کلم کرنے کے بعد جب واپس لوٹ رہے تھے تو انہوں نے ذرا قافلے

سے ہی دیکھ لیا کہ ان کے گھر کے باہر لوگوں کی خوب بھیڑ اور ٹھٹھا ہو رہا تھا اس قدر لوگوں کو اپنے گھر کے باہر کھڑے دیکھ کے یودا نے پریشانی میں اپنے بھائی دوتیل کو طلب کرتے ہوئے پچھا اشی ہمارے گھر کے سامنے یہ بھیڑ کیسی ہے۔ اور اس قدر لوگ کیوں جمع ہیں۔

حضور انداز میں گفتگو کرتے وقت یودا اس وقت انتہائی عجیبہ اور غریبہ دکھائی دیتے گا تھا۔ دوتیل نے ایک گہری نگاہ اپنے بھائی یودا پر ڈالی پھر وہ گہری گہری اور متحرک آواز میں کہنے لگا یودا میرے بھائی اس قدر لوگوں کا ہمارے گھر کے سامنے جمع ہونا کسی غیر معمولی واقعہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ لہذا کہ میری ماں اور بن ٹھیک ہوں۔ میرے بھائی آگاہی سے گھر میں داخل ہوں اور دیکھیں کہ ہمارے گھر کے سامنے کیوں اس قدر لوگ جمع ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ دونوں بھائی بڑی جیڑی سے اپنے گھر کی طرف بڑھنے لگے تھے۔

دونوں بھائی آگے پیچھے جب اپنی حویلی میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حویلی کے اندر بھی ان محنت مورتیں اور سوانح تھیں۔ سٹبا کی دیوار کے پاس ان کی ماں زمین اور چھوٹی بن زورہ دونوں اپنی گردنیں جھکا کر اس اور اطراف کھڑی تھیں گنگا قاتہ دوتیل دہی تھیں۔ ان دونوں کے قریب ہی عیسوں اور پرجل رانیل کھڑی اپنے آبلے سے اپنی آنسو برائی آنکھیں فلک کر رہی تھیں۔

رانیل کے ساتھ ہی دائیں طرف اوس و غریب کا سردار مالک بن جھان اور اس کی بن ٹھوڑ بھی کھڑے تھے اور ان سب کے سامنے لوگوں کے اندر ایک بوڑھی عورت لوہی آواز میں بین کرتی ہوئی مدد رہی تھی۔ اس کے بل کھڑے ہوئے تھے جنہیں وہ بار بار نوحہ رہی تھی۔

دوتیل مددے اور دوتیل کرنے والی اس بوڑھی خاتون کو پہچان گیا تھا اس لئے کہ وہ اس کے قہقہے جو ہمارے ایک چچہ تھی۔ اس کے بین کرنے سے دوتیل اور اس کا بھائی یودا دونوں کچھ گئے تھے کہ وہ بین کرتے ہوئے اپنی بیٹی کے لئے مدد رہی تھی اور اس بوڑھی خاتون کے قریب ہی رانیل کا باپ ٹیل کھڑا اپنی تم آگہ آنکھوں سے بار بار اس بوڑھی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے قہقہے کی باتوں کو شش کر رہا تھا۔ یوحیا بے جاہری اس طرح بین کرتی ہوئی دوتیل کرتی جا رہی تھی۔

جن میں دوتیل اور یودا دونوں بھائی آگے پیچھے اپنی حویلی میں داخل ہوئے۔ مالک بن جھانی نے اشارے سے یودا کو اپنے پاس بلایا اور رانیل اور زورہ کو بھی اس نے اپنے قریب بلا لیا اور اپنی دادواری کے ساتھ وہ یودا رانیل اور زورہ کے ساتھ کوئی گفتگو

کرنے لگا تھا۔

دوتیل اور بین کرتی ہوئی بوڑھی عورت نے جب دوتیل کو حویلی میں داخل ہوتے دیکھا تو اس نے بین اور دوتیل کرنا بند کر دیا اور خفیہ حالت میں دوتیل کی طرف بڑھی۔ قریب آ کر بڑی جیڑی سے اس نے دوتیل کا گریبان پکڑ لیا اور اسے کھینچتے ہوئے اس نے تہہ رسانی آواز میں کہا حملہ کے بیٹے۔ تو بیٹی بھار کا کیا سردار ہے کہ تیری موجودگی میں میری بیٹی مجھ سے بچھڑ گئی۔

اس بوڑھی خاتون نے عیسے کی حالت میں اس زورہ سے دوتیل کو کھینچا کہ اس کا گریبان ہٹ گیا۔ دوتیل نے بڑے صبر اور تحمل سے کام لیتے ہوئے بڑے مدد دہانے میں پرجل۔ خاتون میں تہہ رسانی کو سمجھا نہیں۔ کل کر گھر تہہ رسانی بیٹی کیسے اور کس نے چھین لی۔ یاد رکھو جو بھی اس کام میں ملوث ہوا غلام میرا سا بھائی ہی کیوں نہ ہو میں اس ہمارے سردار کی حیثیت سے اس سے حیران انگیز ضرور ہوں گا۔ خاتون کس نے تم سے تہہ رسانی بیٹی کو چھین لیا ہے۔

دوتیل کے اس استدلال پر بوڑھی خاتون نے دوتیل کا پکڑا ہوا گریبان چھوڑ دیا تھا پھر وہ دوتیل میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہنے لگی میری بد قسمتی۔ موت میری بیٹی کو مجھ سے چھین کر لے گئی۔ پرجوں اس کی تہہ رسانی تھی اور آج اس نے اپنے سینے میں بچھڑ گھونپ کر اس لئے خود کشی کر لی کہ تہہ رسانی کے بعد اسے اپنے شوہر کی عیسوں بلکہ بیٹوں کی خواہش میں جانا نصیب ہو گا۔ وہ بیٹوں کے ہاتھوں سے آہود و مرید دار نہیں ہونا چاہتی تھی لہذا اس نے خود کشی کر لی۔

پرجوں تک کہنے کے بعد وہ بوڑھی خاتون ڈراوڑی۔ پرجوں کے ساتھ انداز میں وہ کہنے لگی۔ میری بیٹی نے اچھا ہی کیا۔ زندہ رہتی تو بیٹوں کے ہاتھوں میں وار ہو جاتی۔ پرجوں کسی کی کون سنتا ہے۔ مالک بن جھان سے شکایت کی۔ اس نے کچھ نہ کیا۔ تہہ رسانی سے فراہ کی ہے اور تم بھی خاموش ہو۔ میری بیٹی تو مر گئی۔ اب اس رسم کو توڑ کر کم از کم عروسی کی صحت کو بے گنہہ ہونے سے تو بچاؤ۔

اس بے بس اور مجبور بوڑھی کی گفتگو سن کر جو ہمارے سردار دوتیل کے چہرے پر اس کے سوز و غم کی شعلہ کی شعلہ زنی انتہام کی متحرک آگ اور علم کی کھلا دیتے والی آتش جوش مارنے لگی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ساتوں کی بے گئی۔ عیسوں آگرمیں۔ پرجوں کا دھواں دھواں نصیب اور نفرت بھرا دھواں کا اضطراب اپنا رنگ بھانپا تھا۔

پھر روئل نے اپنی چینی چٹائی اور فراتی ہوئی کواڑ میں کندھ برب کے بیوی ہم عروں کو قضا کی کتابوں کا آٹوٹا کر ہارے کھوں ہاروں کو غیر مرگوا ہٹانے پر تے ہوئے ہیں۔ یہ بیوی دنیا میں ہمیں شیشہ کا چجر گرانے کا رسم دیکھتے ہیں ہارے مقصد کی تکلف کو یہ راکھ ہوتے ستاروں میں تبدیل کرنے پر تے ہوئے ہیں۔ یہ بیوی ہمیں غریب کا آخری پتہ جان کر ایک سرسراہٹ کے ساتھ اس شہر سے نکل باہر کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن انہیں ہم ایسا نہیں کرتے ہیں گے ہم عرب دل کی سدی و ششوں سے طوفانی شدت کا سر ذات کے رنگوں میں ابر آفتاب۔ فکری غلاؤں کی دستوں میں جلوہ مندر اور گرجتی برستی دلوں میں دوزخ کی جگہ و پکار میں کر ہن پر لوٹ چاہیں گے ہن بیویوں نے ابھی عروں کی نسبت جھلپے اور شکرینہ نہیں دیکھا جب ہم اپنی ہائیں اپنی ہٹیل پر رکھ کر ان کے خلاف حرکت میں آئیں گے تو انہیں اسرار حیات میں سواہل و اضطرابہ انسان کشن ملک آلود آگہ اور موت کی تکریمیں میں گم چڑوں جیسا کہ رکھ جائیں گے۔

پھر ایک نکلے کے ساتھ روئل نے اپنی کواڑ نیم سے کھینچ لی اور بڑھی عورت کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کندھ تم ہمیں رکھنا۔ میں فیملوں کی طرف جاتا ہوں ان میں اس کی گردن کٹ کر ہی رہوں گا چاہے اس جرم کی سزا میں بیوی میرا کشت ہی کیوں نہ ہو لیج لیں۔ اگر میرا خون بہنے سے عروں کی آؤلی اور حزن بھل ہو سکتی ہے تو مجھے اپنا خون بہانے پر قہر ہو گا۔

اس کے ساتھ ہی روئل مجر تیر قدم اٹھاتا باہر نکلتا پہلے قاک مالک بن جھان کے بھانے پر یودا اور اس کی بھولی بہن زود دلوں ہی طرح روئل سے لپٹ گئے تھے اور اسے باہر جانے سے روک دیا قتل مالک بن جھان نے سب لوگوں کو اپنے اپنے کھروں کو چلے جانے کا اشارہ کیا۔ جس کے جواب میں لوگ روئل کی حویلی سے نکلنے لگے تھے۔ کچھ عروں اس بڑھی عورت کو بھی سدا رہے کر لے گئیں حتیٰ جو اپنی بیٹی کی فریاد لے کر آئی تھی۔

روئل اپنے بھائی اور بہن سے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا کہ دھروں اور راجیل بھی وہی آگئی تھیں۔ راجیل نے بڑے پیار سے انواز میں چلی چلی نگاہوں سے روئل کی طرف دیکھتے ہوئے کندھ آپ مجھ پر احسان کیجئے۔ اپنی کواڑ مجھے دے دیں۔ کرے میں چل کر ہماری بات سنیں۔ اس کے بعد آپ مجھ بھی فیمل کریں گے ہم سب آپ کا ساتھ دیں گے۔ اس کے بعد راجیل نے زودستی روئل کی چلی کھولی اور کواڑ لے لی۔ یودا اور نے ابھی تک روئل کو اپنے بازوؤں میں جکڑ رکھا قتل دھروں نے یودا اور زود کی

دھان دیکھتے ہوئے کندھ چھوڑ دو بھائی کہ یودا زود پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ روئل نے اسے میں مالک کی طرف دیکھتے ہوئے کندھ یودا اور زود کو مجھ سے لپٹ جانے اور راجیل کو مجھ سے کواڑ لینے کا سبق تم نے ہی دیا ہے آخر کیوں۔ تم اگر فیملوں کے خلاف کھیلنا چاہتے تو ساتھ ہی میری زبان بند کیوں کرتے ہو۔ تم اس ماحول میں زندگی بسر کرنا ہو لیکن میرے لئے یہ ماحول ناقابل برداشت ہے۔

سنو۔ جھان کے بیٹے لب میں ہن یودا کے سلسلے مزید دھول کے اندھے راستوں پر پست بہت ہیں کر نہیں رہ سکتے میری مدد جانے کے قاطع سے الگ ہو کر مزید نہیں چل سکتی۔ میں لب ایسے ترلوں کی بازگشت میں زندگی نہیں بسر کر سکتا جس میں آنسوؤں کے ساتھ دانتے جذبہ بھی ہوں۔ میں جھان کے ہن قاتلوں تہذیب کی ان گناہوں میں مزید نہیں رہ سکتا جہاں کینکلی کی خوشی، فکریوں کی ذلت، زور دلوں کی بھتی اور دانتے زہریلے لوگوں کی چلی ہو سنو جھان کے بیٹے۔ میں ایسی زندگی پر صبح آؤلی کسی موت اور زندگی کی بات گزارا چلے کی ہی مرگے کو ترجیح دیتا ہوں۔

نوس و غزنج کے سردار مالک بن جھان نے روئل کی سادی کھنکھو جیسے میرے بڑے آل کے ساتھ سنی۔ جب روئل خاموش ہوا تب مالک بن جھان اپنی بہن خنورہ اور راجیل کے باپ بھئی کے ساتھ روئل سے قریب ہوا پھر وہ بڑی شفقت بڑی نرمی بڑی چاہت بڑی اہمیت میں کہنے لگا۔

روئل میرے بھائی۔ میرے عزیز۔ میرے دوست۔ جذباتی مت ہو۔ وقت کا انتظار کرو۔ اور دیکھو میں کیا کرتا ہوں۔ اس پر روئل غموں لہجے میں کہنے لگا کہ اب تک انتظار کرتے رہو گے۔ کیا اس وقت حرکت میں آؤ گے جب عروں کا سر عقل اور دارود میں پر کواڑ کر دیا جائے گا اس وقت تم جاگو گے جب عروں کی حیات ملک سنگ کر اپنے آپ کو ہم ہو جائے گی۔ اور وہ صدیوں کے پھلوں کی خونی گرد میں دب چکے ہوں گے۔ کلیں رہنا جانے کے بعد پانچون حرکت میں آیا بھی تو کیا آج تو تم نے میرے بھائی اور بہن کی اہمیت سے مجھے روک لیا ہے کل عروں میں اور لوگ بھی اتنے کھڑے ہوئے تو تم کس کس کی راہ روکو گے کس کس کی نہیں بندی کر گے۔ جھان کے بیٹے۔ خدا کرے وہ لمحہ قتل از وقت ہی آجائے جس کا تم انتظار کر رہے ہو۔

مالک بن جھان کے کچھ کہنے سے قتل ہی اس کی بہن خنورہ نے دیکھ لیا تھا کی اہمیت اور وقت میں کندھ روئل میرے پیارے بھائی۔ وہ لمحہ قتل از وقت میں لاؤں گی۔ ایسا ہی گی کہ عروں کی آنے والی شیشوں اور شیشوں تک یاد رکھیں گی کہ کسی عرب لڑکی نے

بے آبروی کے خلاف احتجاج اور طرہ کیا قتل دیکھ دوئل میرے بھائی لب تجھے زیادہ دم
انتظار نہیں کرتا پڑے گھ لب ہم عروں اور بیوروں کی بے حیائی کے خلاف فیصلہ ہو کر
رہے گھ۔

تھوڑے جب خاموش ہوئی تو مالک بن جہان نے آگے بڑھ کر پیار سے دوئل کا شانہ
تحتیہ پاتے ہوئے کہا مجھے تم بھائیوں کی طرح عزیز ہو۔ میں جانتا ہوں ایسے موقعوں پر
تمہارے کیا جذبات ہوتے ہیں۔ لیکن میں بے وقت عروں کو بیوروں سے ٹکرا کر ان کا خون
بھانا نہیں چاہتا۔ مجھے مناسب وقت کی تلاش ہے دوئل میرے بھائی یاد رکھو جس روز میں
ان کے خلاف حرکت میں آؤ گا۔ شرب میں اپنے مضبوط اور آہلی قلعوں کے اندر بھی اپنے
آپ کو غیر محفوظ اور تنہا محسوس کر رہے ہوں گے۔ اس روز میں ان کے ہر فعل کا احتساب
کروں گا اور ان کی ہر ہدی کا انتقام لوں گھ دوئل میرے بھائی تم دن بھر اپنے پختہ
کلم کرتے کرتے ٹھکے ہوئے ہو۔ کہتا کہ اگر آرم کر۔ میں جانتا ہوں میرے بعد کوئی
ہنگامہ نہ کھڑا کر دیتے میرے بھائی میرے عزیز تم مجھے چار عزم کی مسلت وہ اس کے بعد تم
دیکھنا اس شرب شہر کے اندر کیا ہو ناگ انقلاب اور کس قدر خوفناک تہذیبی لاکر رہتا ہوں۔

دوئل میرے بھائی لب تم مجھے جاننے کی اجازت دو۔ تاکہ مجھے یہاں سے رخصت ہوئے
وقت یہ احساس ہو کہ تم میرے بعد کوئی یا ہنگامہ کھڑا نہیں کر دو گے جواب میں دوئل نے
کسی قدر نرمی کے ساتھ انہماک میں اپنا سر ہلادیا قتلہ اس کے ساتھ ہی مالک بن جہان اور
اس کی بہن تھوڑے جب دوئل کی جوبلی سے ٹپکنے لگے تو اس موقع پر دوئل کی بہن دھرمی
ہوئی اور دونوں کو خطاب کر کے کہنے لگی۔

جہان کے بیٹے تم دونوں بہن بھائی رک جاؤ۔ قصداً اچھا ہوا آج اس گھر میں راتیل

اور اس کے باپ کے ساتھ تم دونوں بہن بھائی بھی موجود ہو۔ میں ایک فیصلہ کرنا چاہتی ہوں

اور اس میں تم دونوں بہن بھائی کی موجودگی بھی ضروری خیال کرتی ہوں۔ دھرمی کے

پکارنے پر مالک اور تھوڑے دونوں بہن بھائی رک گئے پھر دھرمی ان کے قریب آ کر کھڑی

ہوئی اس کے بعد سب کی موجودگی میں دھرمی نے راتیل کے باپ جیل کو خطاب کر کے

ہوئے کہا اے بھائی میں نے راتیل کو دوئل کے لئے پسند کیا ہے۔ کیا تم اس رشتے کو بخوشی

منظور کرتے ہو۔

دھرمی کے اس انکشاف پر راتیل کے ہونٹوں پر اطمینان اور سکون کی گہری خوشیوں

کئی قسمیں ساتھ ہی وہ شرا کر ذرا پیچھے بھی ہٹ گئی تھی۔ اس موقع پر جیل نے بڑی عاجزی

اور انکساری میں کہتے دوئل کی بہن میرے لئے یہ ایک بہت بڑی سعادت اور خوشی ہو گی کہ

آج میں خوش ہوں حسن صبح از لوی کی طرح

ہاتھ کی دلی کھٹی چھوٹیں جیسی شکلوں ہوں

نوناہ خنقاں میں اپنیت کے سایوں سے

رہبر کا اضطراب نیست کی بے رنگی ختم ہونے لگی ہے۔

لئے خواہوں کے مسیحا پیدار ہونے لگے ہیں۔

آج صبح کی تخلیق میں ذات کے شعور خوشبوؤں کے جذبہ تبسم کے اجالے اور

نئی روزنل جیسے شعل اور جوں مرد کی پوری ہفت میں بخوشی اس رشتے کو قبول اور
آہوں۔

نئی کے ہاں کرنے پر دوئل کی چھوٹی بہن زورہ بھاگ کر راتیل سے اپنیت کی جی
نئی دن دھرمی تیزی سے اندر گئی اور ایک طلائی انگشتری لاکر اس نے جیل کو تھوڑے
بھائی کے ہاتھ میں پہنا کر اس کے سر پر یاد اور شفقت سے ہاتھ بھیرتے ہوئے کہا راتیل
نئی جی جی میری بہن تو خوش قسمت ہے آج سے تو سوار دوئل کی امانت ہے۔

دوئل کی چھوٹی بہن زورہ بھاگ کر اندر گئی اور ایک دف اٹھارہ لکے پھر وہ دف سے
دھرمی ہوئی دھرمی اس نے گئے میں ڈال لی اور دف بجا بجا کر ترنم اور پڑی لئے میں گانے لگی
نئی۔

ہم دھرمی اور مجیدوں کے اختصار میں چاندنی کی رت سنو رہے لگی ہے۔
سنگی دہرائی پستی کی علامتوں میں ہر قسم میں پھل کھلنے لگے ہیں۔
مراب صدقوں میں قبولیت کی ساتیں
مقدور کی سیاریوں میں مرہم زورہ
توہین گلستان میں لمس تہہ اور زندگی کی حکیم نمودار ہونے لگی ہے۔
میرے گھر میں آج حریر طسم مہ غبار اٹم اڑا ہے۔
میرے آگن میں آج صبح نو کے کھڑوں شعلاتوں کی ساتیں آدگی ضرور ڈالتے پھر
دھرمی ہم کر آئی ہے۔

آج میں خوش ہوں حسن صبح از لوی کی طرح
ہاتھ کی دلی کھٹی چھوٹیں جیسی شکلوں ہوں
نوناہ خنقاں میں اپنیت کے سایوں سے
رہبر کا اضطراب نیست کی بے رنگی ختم ہونے لگی ہے۔
لئے خواہوں کے مسیحا پیدار ہونے لگے ہیں۔
آج صبح کی تخلیق میں ذات کے شعور خوشبوؤں کے جذبہ تبسم کے اجالے اور

نئی روزنل جیسے شعل اور جوں مرد کی پوری ہفت میں بخوشی اس رشتے کو قبول اور
آہوں۔

کھائی کے رسول اپنا نعل کرنے لگے ہیں۔

دوسرے دن بجا کر گاری تھی۔ ٹیبل روٹل۔ زمین پر ہولہ مالک بن جھکن۔ تھوڑے اور ٹیبل کھانڈا کر اس رہے تھے کہ راجیل دلی دلی اور پسندیدہ سکرہٹ میں شراب اور تھی چیتے چیتے مالک نے زمین سے اجازت لی پھر دونوں بن بھائی وہاں سے چلے گئے تھے ٹیبل اور راجیل نے کچھ دیر وہاں قیام کیا۔ شام کا کھانا دونوں باپ بیٹی نے روٹل کے ساتھ ہی کھایا پھر وہ بھی اپنے گھر کو چلے گئے تھے۔



ایک دن میں انھوں نے شمشادہ پاش سوئم کے دور میں دونوں اور انہوں کے درمیان جو جنگ ہوئی تھی اور جس میں زمین فکری میں طامون پھرت پڑا تھا۔ یہ طامون کی چاروں اٹلی بھی چھوٹی تھی جس سے بے شمار لوگ اس طامون کی تباہی سے ہلاک ہو گئے۔ اس طامون کی تباہی سے زمینوں کا شمشادہ مارک لوہیں بھی مر گیا تھا۔

مارکس اور یس کے بعد اس کا بیٹا کوڈوس زمینوں کا شمشادہ پاش۔ یہ ایک انتہائی ناکام اور برا انسان تھا۔ اس کے باپ کی زندگی میں ہی بہت سے مشیروں نے مارکس کو منع کیا تھا کہ اپنے بعد اپنے بیٹے کوڈوس کو تخت و تاج سے محروم کر کے اپنے بیٹے کو تخت و تاج وارث بنائے لیکن مرنے والا شمشادہ مارکس ایسا نہ کر سکا لہذا اس کے بعد کوڈوس زمینوں کا شمشادہ پاش کوڈوس کی حکمرانی اور حکمران طبقے سے کوئی غرض و محبت نہیں یہ بیش و عشرت و دلہن تھا۔ تخت نشین ہوتے ہی اس نے ملکی معاملات کو یہی پشت ڈال دیا۔ اپنا زیادہ وقت ایکٹرو۔ ایکٹیویوں اور بکٹ بیٹر کے علاوہ دوسرے کھیل کھانڈوں میں گزارنے لگا۔ اس کا تجربہ یہ ہوا کہ زمین قوم کو روٹی پٹی ملے گی اس کے ہمسایہ ممالک قوت حاصل کرتے چلے گئے۔ کوڈوس کی بد افلاکیوں کی وجہ سے زمین اسے سخت چھوڑنے لگے تھے۔ ایک موقع مناسب چلن کر زمینوں نے کوڈوس کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ کوڈوس کے بعد ایک شخص پر ٹینکس زمینوں کا شمشادہ پاش۔ یہ بھی انتہائی نا اہل اور بیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے والا تھا۔ لہذا اسے بھی زیادہ دیر تک زمینوں نے حکومت نہ کرنے دی۔ اور اسے ہی موت کے گھاٹ اتار کر اس کا خاتمہ کر دیا گیا تھا۔

پارٹینکس کے بعد زمین سلطنت میں ایک انتشار مچا ہو گیا اور ایک وقت تین سرکردہ لوگوں نے قیصر روم ہونے کا دعوہ کر دیا۔ ان میں سے پہلے کا نام کلاؤس اینوس تھا۔ دوسرے کا نام سیورس تھا جو زمین حکومت کے ایک صوبے کا حاکم تھا اور تیسرے کا نام

گرجا تھا جو شام میں زمین طاقوں پر حکمران تھا۔

تیسرے جو شام میں زمینوں کا حکمران تھا۔ اس نے جب قیصر روم ہونے کا دعویٰ کیا تو کچھ ہمسایہ سلطنتوں نے اسے مبارک باد کے پیغام بھی بھجوائے۔ یہاں تک کہ اس کے دور تک اب پاش سوئم فوت ہو گیا اور اس کی جگہ پاش چارم انھوں نے انھوں نے پاش پاش چارم نے بھی تیسرے کو مبارک باد دینے کے لئے اپنا سفیر اس کے پاس بھیجا۔ اور اسے یہ پیشکش کی کہ اسے قیصر روم بننے میں کوئی دشواری پیش ہو تو وہ اس کی مدد کے لئے اپنے فکری بھی روانہ کر سکتا ہے۔ تیسرے کو سو فیصد امید تھی کہ زمین جیت اسے شمشادہ تسلیم کر لے گی۔ لہذا اس نے انھوں کے شمشادہ پاش چارم کا شکریہ ادا کیا اور اسے اس کی مدد کے لئے فکری بھیجے سے منع کر دیا۔

اس کے چند ہی دن بعد تیسرے کو خبر ملی کہ زمین جیت نے سیورس کو قیصر روم چھوڑ دیا ہے۔ یہ خبر سن کر تیسرے کو براہ راست ہوا اس نے سیورس کو قیصر روم ہونے سے انکار کر دیا اور خود قیصر روم ہونے کا دعوہ کر دیا۔ ساتھ ہی اس نے انھوں کے پادشاہ پاش چارم کی طرف چھوڑ دیا اور اس سے مدد طلب کی تاکہ وہ سیورس کو اپنے راستے سے ہٹا کر زمینوں کا شمشادہ بن سکے۔

دوسری طرف زمین شمشادہ سیورس بھی پیدا دانا پڑا تھا۔ اور پادشاہ سب سے پہلے اس نے اپنے حریف کلاؤس اینوس کے خلاف کھم کھم کرنا شروع کیا۔ ایک لڑائی میں اس نے کلاؤس کو بدترین شکست دی اور اس کا خاتمہ کر دیا۔ کلاؤس سے فارغ ہونے کے بعد سیورس نے شام میں قیصر روم ہونے کا دعوہ کرنے والے شام کے حکمران پیکرو کی طرف توجہ دی۔ اس موقع پر پیکرو نے جو کچھ پاش چارم سے سیورس کے خلاف مدد طلب کی تھی تاکہ وہ قیصر روم بن سکے لیکن پاش چارم نے اس موقع پر بدلی احتیاط سے کھم لیا۔ اس نے خود اساتیل کیا پھر اس نے شام سے شمشادہ اپنے صوبے کے حاکم کو حکم دیا کہ وہ اگر مناسب سمجھے تو اپنے کچھ ماہر تیر انداز پیکرو کی مدد کے لئے روانہ کر دے۔ پاش چارم اب تیسرے کو سیورس کے حکمران بننے کی طرف پر غیر چاہدار رہنا چاہتا تھا۔

اٹلی میں اپنے حالات درست کرنے کے بعد سیورس ایک فکری لے کر شام کی طرف پہنچا۔ سیورس کو پیکرو کے درمیان ایک ہولناک جنگ ہوئی۔ جس میں سیورس نے پیکرو کو بدترین شکست دی اور سیورس دوائے فرات کو عبور کر کے مغربی بین النہرین کے دار الحکومت مینیس کو فتح کر لیا۔ آگے بڑھ کر اس نے دریائے دجلہ کو عبور کیا اور آرمین شام کو فتح کر لیا۔ یہاں کا انتہائی حاکم کوئی پیش بندی نہ کر سکا اور انھوں نے پادشاہ

بلاش چہارم نے بھی اس کی کوئی مدد نہ کی تھی۔ یہاں تک فوجیات حاصل کرنے کے بعد
سیورس کو واپس آئی چلا پڑا اس لئے کہ اہل کے حالات خراب ہو گئے تھے۔ سیورس شہم
میں اپنا فنی جرنل مقرر کر کے جب آئی چلا گیا تو اس کی غیر موجودگی میں بلاش چہارم
حرکت میں آیا اس نے دونوں کے خلاف فکری کشی کی۔ دونوں کے ایک فکری کو اس نے
بعد ترین شکست دی اور آرمیاں شہر میں آگے بڑھ کر لیا تھا۔

اس دوران سیورس آہل میں اپنے حالات درست کرنے میں مصروف ہو گیا تھا۔ ایک بار
وہ فکری لے کر شہم کی طرف بڑھتا تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں جو بلاش چہارم نے
دوسری طاقتوں پر حملہ کیا تھا اس کا قبضہ لیا جائے۔ سب سے پہلے سیورس اپنا فکری لے کر
آرمینیا آیا۔ آرمینیا کے حاکم نے سیورس کے سامنے سرحدات فم کیا اور جو چاہے
شرائط سیورس نے اس پر مسلط کیں وہ اس نے تسلیم کر لیں۔

اس کے بعد سیورس واپس کو چل کر کے آگے بڑھا اور افلاکوں کے شہر سلوکیا کو فتح
کر کے اس علاقے سے افلاکوں کا تسلط قائم کر دیا۔ پھر سیورس خود آگے بڑھ کر مینون
شہر پر حملہ آور ہوا۔ یہاں بلاش چہارم نے مدد کے لئے جنگ دی کی جس شکست کھائی
اس طرح مینون بھی دونوں کے قبضے میں چلا گیا۔ اس کے بعد پھر سیورس آگے
بڑھا چلا گیا یہاں تک کہ آرمینیا شہر بھی اس نے افلاکوں کو ہر تہہ شکست دی اور اس
شہر بھی قبضہ کر کے اس نے اسے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا تھا۔

اس دوران ان دونوں ہی سلطنتوں میں وہ حالات نمودار ہوئے۔ پہلا علاقہ افلاک
سلطنت میں۔ اور وہ یہ کہ بلاش چہارم مر گیا اور اس کی جگہ افلاکی سلطنت پر اس کے وہ
بیٹے عکرم ہوئے۔ ایک بلاش بیگم اور دوسرا اردون۔ دونوں ہی چونکہ تخت و تاج کے
دعویٰ دار تھے لہذا دونوں کے درمیان جنگ چھڑی۔ جب جنگ طویل پکڑنے لگی تو یہ فیصلہ کیا
گیا کہ سلطنت کو دونوں بھائیوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ لہذا اہل کی حکومت بلاش بیگم کے
پر کر دی گئی۔ اور باقی علاقے پر اردون کو شہ تسلیم کر لیا گیا۔ اس طرح ایک ہی عہد میں
وہ افلاکی بادشاہ عکرم ہوئے اور دونوں کے ہم سے نئے جاری کر دیئے گئے۔

دوسری طرف دونوں میں بھی حالات نمودار ہوئے۔ وہ یہ کہ ان کا پھر شہنشاہ سیورس مر
گیا۔ اور اس کی جگہ ایک شخص کاہ کا دونوں کا شہنشاہ بنا۔ کارہ نے عکرم ہوتے ہی
وہ انتہائی کمزور اور بڑے کام نہ تھے۔ وہ یہ کہ اپنے فکری کے ساتھ وہ سب سے پہلے آرمینیا کے
عکرم پر چڑھ دوڑا۔ قریب کھڑی اور عیاری سے کام لینے ہوئے اس نے آرمینیا کے
عکرم کو گرفتار کر لیا اور اس پر ہماری ٹکون جنگ مار کر دیا۔ اس کا دوسرا کمزور کارہ یہ

یہ کہ یہ مصر کی طرف گیا وہاں جب اس کی کوئی چال بازی نہ آئی تو یہ یوپیہ کے عکرم
پر چڑھ دوڑا اور آرمینیا کی طرح یوپیہ کے عکرم کو بھی اس نے گرفتار کیا اور اس سے بھی
ہماری ٹکون جنگ وصول کیا۔ وہ کمزور اور کراہت آمیز ٹکون میں کامیاب ہونے کے بعد
اپ کاہ کاہ نے تیسرے کمزور کام کی ابتدا کی تھی۔

وہ اس طرح کہ جب کارہ کاہ نے منا کر ایران کے تخت و تاج کے لئے دو بھائی ایک
دوسرے سے برسر پیکار ہیں تو ان کے اختلافات کو اہل دوا کے لئے غل ٹیک کھینے لگا بلکہ
اس صورت حال کے پیش نظر اس نے دوسری بیٹ کو مہارک پر بھی دی کہ اب وہ دولت آ
گیا ہے کہ دوسری افلاکوں کی حکومت کو چاہے وہ یہ کہ کرے ایران پر قبضہ کر لیں۔

اپنے کمزور حکمرانوں کی ابتدا کرتے ہوئے دوسری شہنشاہ کارہ کاہ نے شروع میں یہ
اسب بھارک بلاش بیگم کو افلاکوں کا بادشاہ تسلیم کر لیا جس نے اور اس سلسلے میں اس نے
بلکہ پیش رفت بھی کی۔ لیکن اس کے فوراً ہی بعد اس نے بلاش بیگم کے بھائی اردون سے
ان بات حیت شروع کر دی اور اسے افلاکوں کا شہنشاہ تسلیم کرنے کا ارادہ کر لیا۔

اس شہنشاہ کے تحت دوسری شہنشاہ کارہ کاہ نے اردون کے پاس اپنے سفیر بھیجے تھے حقائق
اب کہ یہ بھیجے اور اردون کی بیٹی یعنی افلاکوں کی شہزادی کے رشتہ کا طلبکار ہوا اور یہ ظاہر کیا
کہ اگر اردون اپنی بیٹی کا رشتہ کارہ کاہ کو دے دے تو یہ رشتہ دوسری اور افلاکی سلطنت کے
درمیان دوہا کا استوار کرنے کا موجب ہو گا۔

اردون کو معلوم تھا کہ اس سے پہلے کارہ کاہ نے مدیر کے عکرم کو ہار کے سے
گرفتار کیا تھا اور آرمینیا کا بادشاہ بھی اس کے قلم کا شکار ہوا تھا۔ اس لئے وہ ڈر تھا کہ شاید
اس کے لئے بھی کارہ کاہ نے کوئی کام فریب بھار کھا ہو۔

چنانچہ اردون نے گول مثول سا جواب دے کر اسے ٹانہ چلا لیکن کارہ کاہ نے دوبارہ
اپنے سفیر بھیج کر اس سے اپنے غلوں کا اٹھار کیا اور شاہزادی کا رشتہ مانگا جس پر اردون کو
جس ہو گیا کہ کارہ کاہ اس کے معاملے میں پر غلوں اور دانستہ ہے۔ لہذا اس نے کٹا بھیا
کہ وہ اہل سے نکل کر افلاکی سلطنت کے مرکزی شہر میں آئے اور یہاں اس سے میں اپنی
شہزادی کو بیلا دیں گے۔

کارہ کاہ نے اس پیش کش کو منظور کر لیا جس کے جواب میں اہل پارس کارہ کاہ کے
انتہائی کی تیاریاں کرنے لگے تھے۔ افلاکی بہت خوش تھے کہ وہ حکومتوں کے دیرینہ حارے
قلم ہو جائیں گے اور ایک دائمی خوشگوار تعلقات کی ابتدا پڑے گی۔

دوسری شہنشاہ کارہ کاہ جب افلاکی سلطنت میں داخل ہوا اور بے تکلف آگے بڑھا

شروع کیا وہ اس طرح لوگوں سے بے تکلف اور بے چارہ مل رہا تھا جیسے وہ اپنی سلاطین کے اندر ستر کر رہا ہو۔ اہل پارس نے ہر مقام پر اس کے استقبال کے لئے آگئیں پھر جگہ جگہ قوتیاں دی گئیں۔ ہوا کو ستر کرنے کے لئے قسم قسم کے مٹر اہل میں ڈالے اطراف میں خوشبو پھیلائی گئی۔

کارہ کل پورے ترک و احتشام کے ساتھ پارس کے مرکزی شہر میں داخل ہوا۔ کل میں اردوان اس کے استقبال کے لئے آگے بڑھا اور ایک وسیع میدان میں اس نے اسے ہونے والے والد کا خیر مقدم کیا۔ استقبال کے وقت خود شہنشاہ اردوان اور اس کے اہل ذرہنت کی پوشائیں زیب تن کئے ہوئے تھے۔ ان کے سروں پر پتھروں کے تاج تھے اور شراب کے نئے میں مست لگے اور رقص کرتے ہوئے آگے پیچھے رہتے تھے۔ ساز و آواز صدائوں میں لٹکا ہوا تھا۔ غرضیکہ اہل پارس کی ایک کثیر تعداد بڑے شاندار انداز میں اس کا استقبال کرنے کے لئے موجود تھی۔ ہر کوئی دیوانہ وار دونوں کے شہنشاہ کارہ کل کو دیکھنے کے لئے آگے پیچھے رہا تھا۔

اس موقع پر جبکہ کارہ کل کے چاروں طرف انھوں کا جھوم ہو رہا تھا اور خود کارہ کل کے ارد گرد اس کے محافظ دستے تھے کارہ کل نے اپنے محافظ دستوں کو اشارہ کیا شاید اس نے پہلے ہی اپنے محافظ دستوں کو کوئی بات سمجھا رکھی تھی کارہ کل کا اشارہ ملنے ہی اس کے دستوں نے اٹھاکر ایرانیوں پر حملہ کر دیا۔ اہل ایران انھیں منہ میں لے کر شہر و دیہات گئے۔ آخر جب ان پر دونوں کی کھاروں کے وار پڑنے لگے تو سب حراس ہلے ہو کر بوجھ بوجھ بھاگنے لگے اس الزامی تفری کے عالم میں اردوان بھی اپنے محافظ دستوں کے ساتھ گھومنے پر سوار ہو کر دونوں کے چنگل سے نکل بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔

ایرانی چرکے خالی ہاتھ رومن شہنشاہ کارہ کل کا استقبال کرنے کے لئے آئے تھے اور جس قدر ایرانی دہلی شہر ہوئے تھے دونوں نے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ جب شہر اور چارہا ایرانیوں کی لاشوں کے کھڑے بکھرے پڑے تھے۔ دونوں کے مقابلے پر ایرانیوں نے چونکہ بغیر ہتھیاروں کے اور نئے تھے لہذا ان کا خوب قتل عام ہوا۔ اس کے بعد رومن شہنشاہ کارہ کل نے لشکر کو ایرانی شہروں کو لوٹنے اور آگ لگانے کی عام اجازت دے دی تھی۔

لیکن رومن شہنشاہ کارہ کل اپنا یہ کھوکھیل لڑاؤ دونوں تک جاری نہ رکھ سکا انہیں دونوں کوئی ذمہ دہلی ہوا اس پر حملہ آور ہوا اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ کارہ کل کے مرنے کے بعد میکریٹس رومنوں کا شہنشاہ بنا تھا دوسری طرف اردوان نے بھی کارہ کل کی

مردانیت کا انتقام لینے کے لئے ایک لشکر ترتیب دے لیا تھا لہذا اس لشکر کے ساتھ وہ سرداروں پر پہنچ گیا اس دوران کارہ کل کو موت کے گھاٹ اتار دیا گئے رومن شہنشاہ میکریٹس کو جب خبر ہوئی کہ اردوان مجسم اس کے خلاف جنگ کی امداد تیار کیا کر رہا ہے تو اس نے اردوان کو صلح کی پیش کش کی۔ اردوان نے صلح کی اس پیشکش کو قبول کر لیا۔ اس لئے کہ یہ پہلا موقع تھا کہ ایرانیوں کے لئے رومنوں کی طرف سے صلح کی پیش کش کی گئی تھی۔ اس صلح کے لئے حسب ذیل شرائط مرتب کی گئیں تھیں۔

پہلی یہ کہ ایرانی قیدیوں کو آزاد کر دیا جائے۔ جن شہروں کو کارہ کل نے چھ لیا تھا انہیں اپنے قبضہ پر رومن حکومت دوبارہ قبضہ کرے۔ اس کے علاوہ کارہ کل اور اس کے لشکریوں نے جن انھنوں کے بزرگوں کی قبروں کی بے حرمتی کی تھی انہیں سخت سزائیں دی جائیں اور وصال اور فرات کے درمیانی علاقے سے دہلی بائیں لائنوں پر جائیں۔

یہ شرائط دونوں کے نزدیک ناقابل قبول تھیں اس لئے کہ رومن شہنشاہ میکریٹس نے ان شرائط کو بیکسر مسترد کر دیا اور جنگ پر آمادہ ہو گیا۔ دوسری طرف اردوان چونکہ ایک نئے اور بڑے لشکر کو ترتیب دے چکا تھا لہذا وہ بھی رومنوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے آمادہ ہو گیا۔

میکریٹس شہر کے قریب ایرانی اور رومنوں کا آمنا سامنا ہوا۔ پہلے دن ایرانی حیران دہلیوں نے رومن لشکر کو بیکسر ہٹا کر دیا۔ اور جنگ برابری کی بنیاد پر ختم ہو گئی۔ دوسرے دن پھر ایرانی شروع ہوئی لیکن کوئی فیصلہ نہ ہوا اور شام کے قریب پھر برابری کی بنیاد پر جنگ موقوف کر دی گئی۔

تیسرے دن جب جنگ شروع ہوئی تو ایرانیوں نے ان جنگ میں اپنی ہر شے بھونک کر رکھ دی اور بڑی خونخواری سے وہ رومنوں پر حملہ آور ہوئے۔ ایرانی شہسواروں اور نیزہ بازوں نے رومنوں کو بے بس کر دیا یہاں تک کہ رومن ہٹا ہوئے پر بھجور ہو گئے۔ رومن شہنشاہ میکریٹس کو جب خبر ہوئی کہ اس کے لشکری جنگ سے جی چار رہے ہیں اور تھوڑی دیر جنگ اگر یوں ہی جاری رہی تو انہیں بدترین شکست ہو گی لہذا اس نے انھنوں کے شہنشاہ اردوان سے صلح کی درخواست کی۔ اردوان نے صلح کی اس درخواست کو قبول کر لیا اور آخر ان شرائط پر صلح ہو گئی۔ رومن انھنوں کو ستر لاکھ پچاس ہزار پونڈ بطور تھان کے لوٹا کریں گے اور وہ سارے ایرانی علاقے جن پر اب تک رومن قابض ہو چکے ہیں رومن خالی کر کے ایرانیوں کے سپرد کر دیں گے۔ رومنوں کو چونکہ پہلی مرتبہ اس قدر ایرانیوں کے مقابلے میں بے بس ہونا پڑا تھا لہذا انھوں کے نام پر یہ رقم پیش کرتے ہوئے اپنی جنگ اور بے عزتی

موسس کر رہے تھے قضا انہوں نے کھان کی اس رقم کو خزانے کا نام دے دیا تھا۔

دو مہینوں اور مہینوں کی تین ہزار سالہ پابندی رکھتے کے بعد یہ لڑائی جی ہو دونوں اور
افغانوں کے مابین ہوئی جس میں دونوں کو کثیر رقم بطور تحائف لڑاکر کے صلح کی درخواست
کرنا پڑی اس صلح نے اردوان اور ایران کو سرحد کیا اور دو مہینوں صلحت ان کے متعلق
سرگرم ہوئی۔

اس موقع پر اردوان سے لفظی یہ ہوئی کہ صلح کے سلسلے میں یہ شرط رکھی گئی تھی
کہ دو مہینوں اور فرات کے درمیانی علاقے کو غل کر دیں گے لیکن اس پر دونوں کا اتفاق
پر قرار رہا اور افغانوں نے اس علاقے کی واپسی پر نود نہ دیا۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ
اردوان کی حکومت داخلی طور پر بہت کمزور ہو چکی تھی۔ اور حکومت میں لگا صرف آٹھ
کہ افغانوں کی یہ فتح بھی ان کی حکومت کو خاصہ مستحکم نہ کر سکی۔ جس کی بنا پر اردوان
یہ علاقے غل کر کے پر دونوں پر کوئی خاص نود نہ دیا۔

دونوں کو شکست دینے کے بعد سکندر اس کے کہ اردوان داخلی امور کی طرف توجہ دے
ایک شخص اردشیر نے جو افغان حکومت کے تحت ایک علاقے کا حکمران قاسم بھگت پند
دیا۔ اردوان نے بھگت فر کر کے لئے اردشیر کی طرف پیش قدمی کی۔ اردشیر اور
اردوان کے درمیان خون ریز جنگ ہوئی جس میں بد قسمتی سے اردوان ابواز سے چند میل
دور حمز کے مقام پر مارا گیا اردوان کے بعد اگرچہ اس کا بیٹا اربا واسطہ تخت نشین ہوا لیکن
اس کا بعد صرف چند روز پر مشتمل تھا اس لئے کہ ابواز کے مقام پر اردوان کو شکست
دینے کے بعد اردشیر نے بڑی تیزی کے ساتھ علاقوں کے علاقے فتح کرنا شروع کر دیے یہاں
تک کہ اس نے مکمل طور پر افغانی عہد کا خاتمہ کر دیا۔ اور ایران میں اس نے ایک
خاندان کی سلطنت کی ابتدا کی جسے تاریخ میں ساسانی عہد کا نام دیا جاتا ہے۔

ساسانی عہد ایرانی تاریخ کا ایک با عظمت باب شمار کیا جاتا ہے۔ یہ عہد چار سو چھپیس
سال تک قائم رہا اور اس کی شہرت کے لئے افریقہ، عالم میں پھیلے رہے۔ ساسانی بادشاہوں
کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ قدیم ایران کے پغشا پیشوں کے قدیم وارث ہیں۔ انہوں نے افغانوں
کی طوائف الملکی کو فتح کر کے ایک مستحکم حکومت قائم کی اور افغانی حکومت کے رہے سے
افغانی اثرات مٹا کر قدیم روایات کو دوبارہ زندہ کیا۔

اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ واقعی پغشا پیشوں کے حقیقی وارث ثابت ہوئے اس لئے
سے ساسانیوں کو افغانیت بھی حاصل ہے کہ انہوں نے ایک مذہبی حکومت کا آغاز کیا جس
میں اہل ایران کو ایک ہی مذہبی رشتے میں منسلک کر دیا۔ اور قہری بیعتی کے لئے رلوہ

کہ قہری بیعت کی یہ عہدائے بازگشت 905ء عیسوی عہد تک ساسانی دینی رہی۔

ساسانی عہد کے موسس اور بنیاد رکھنے والے اردشیر کو ایران کا عظیم بادشاہ تصور کیا
جاتا ہے۔ قدیم زمانے سے یہ روایت چلی آتی ہے کہ جس سرور آوردہ شخص نے بھی کسی
عہد کی بنیاد قائم کی اس کے آغاز سے حقیقت اس سے طرح طرح کی داستانیں مشہور
ہو جاتی ہیں اسی قسم کی ایک داستان افغانوں کا خاتمہ کر کے ساسانی عہد کی ابتدا
کرنے والے اردشیر سے حقیقت بھی مشہور ہے۔ یہی نہیں بلکہ یہ داستان ایران کے عہد
ازاد میں چلی ہے پہلی زبان کی ایک مشہور تاریخ نگارنگ میں اس عہد کی تاریخ کی جو
مذکورہ گزشتہ گھسی گئی ہے اس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے۔

سکندر اعظم کی وفات کے بعد ایران کی سلطنت دو سو پانچ مختلف قبائل کے
میانوں میں بٹی ہوئی تھی۔ اسطرح۔ فارس اور لڑائی علاقے کا بادشاہ اردوان تھا جس کے
ساتھ یہ سب حکمران تھے اردوان کا سالار لشکر بابک تھا جسے اردوان نے فارس کی حکومت
دینی ہوئی تھی۔ اس طرح اس کا صدر مقام تھا۔ بابک کے کوئی فرزند اولاد نہ تھی جس سے اس
کی نسل پر قرار نہ سکتی۔ اس کے ہاں ساسان نامی ایک بڑا ملازم تھا جو پغشا بادشاہ دار
انی کی نسل سے تھا۔ سکندر اعظم کی فتح ایران کے دوران وہ اپنی جان بچانے کے لئے گل
والوں میں شامل ہو کر رہا جس سے گل کیا تھا۔

بابک نہیں جانتا تھا کہ ساسان حاشی بادشاہ دارانی کی نسل سے ہے وہ اسے شخص
اب چرما کہتا تھا۔ ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کے چرواہے کے سر سے
آفتاب طلوع ہو رہا ہے۔ اس کی شعاعوں نے سارا عالم منور کر دیا ہے۔ دوسری رات بابک
نے ایک اور خواب دیکھا کہ ساسان ایک تر است پر است سفید ہاتھی پر سوار ہے ملک بھر
کے لوگ اس کے گرد جمع ہیں اور سر اطاعت غم کر کے حقیقت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس
کی فتح اور متاثر بھی کرتے ہیں اور اسے دعا میں بھی دیتے ہیں۔

تیسری رات بابک نے ایک اور خواب بھی دیکھا کہ مقدس آگ کے شعلے ساسان کے
گھر سے بلند ہو رہے ہیں۔ ان کی روشنی سے کائنات کا ذرہ ذرہ جگمگا اٹھا ہے اس منظر کو
دیکھ کر بابک شدید رہ گیا۔ ملک بھر کے باشندوں اور خواب کی تعبیر کرنے والے بلائے گئے
ان سے بابک نے کہا کہ تین خوابوں کا ذکر کیا۔ خواب کی تعبیر بتانے والوں نے بابک کو بتایا
کہ خواب میں جو شخص نظر آ رہا ہے وہ خود یا اس کا کوئی بیٹا دوئے زمین پر بادشاہ بنے گا
یہ کہ سورج اور سفید ہاتھی فتح اور طاقت کی علامت ہیں اور آگ سے مذہبی شعرا مراد
ہے۔ یہ مذہبی امور میں اعلیٰ تربیت یافتہ ہے۔ اور اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہے۔

ہایک نے خوابوں کی تعبیر میں کہ سب کو رخصت کر دو اور سامان کو بلا کر اس سے دریافت کیا۔ تم کس خاندان سے تعلق رکھتے ہو۔ تمہارا حسب و نسب کیا ہے۔ کیا تمہارے آباء اجداد میں بھی کوئی بادشاہ ہوا ہے۔ سامان نے جاں کی سلامتی کی بات پا کر اپنے حسب و نسب کا راز ہایک پر ظاہر کر دیا ہایک سن کر خوش ہوا اور اسے اعلیٰ منصب پر فائز کرنے کی امید دلائی۔

ہایک نے حکم پر اس کے لئے شادی پر شاہک سیاہ کی مہلی تھے اس نے حسب و نسب کی اس کے علاوہ اس کے لئے عمدہ خوراک کا خاص اہتمام کیا جانے لگا۔ آخر میں ہوا کہ ہایک نے اپنی لڑکی اس سے بیاہ دی جس سے ایرانی سلطنت سامانی کا بانی اردشیر پیدا ہوا۔ ہایک نے اس اردشیر کو اپنا جانشین بنالیا تھا۔

اردشیر نے ہوش سنبھالا تو اسکی دانشمندی اور فصاحت کا عام شہہ ہوا۔ یہاں تک کہ آخری اشکانی بادشاہ اردوان نے اسے اپنے دار الحکومت رے میں بلا بھیجا۔ یہاں اردشیر کا پر تپاک خیر مقدم کیا گیا اور اشکانی شہزادوں کے ساتھ اس کی بھی تربیت ہو گئی۔

ایک دن اردشیر شہزادوں کے ساتھ شکار کو گیا۔ اس شکار کے دوران اس نے ایک شیر مار کر اپنی بہادری کا مظاہرہ کیا۔ شکار سے جب یہ لوگ واپس آئے تو ایک شہزادے نے دعویٰ کیا کہ وہ شیر مارنے والا ہے۔ امیر اردشیر بولا اور اسے بجا شیر شہزادے سے نہیں مارا بلکہ خود اسے مارا ہے۔ سیر اردوان سخت برہم ہوا اور شاہی مہاراجہ جو اسے اردشیر کو دے رہی تھیں واپس لے لیں اور وہ اردشیر کی جاں کے ورپے ہو گیا تھا۔

اردشیر اردوان کی برہمی کے باعث کسمپرسی کی حالت میں زندگی گزارنے لگا۔ اسے ہر وقت اردوان کی طرف سے جاں کا خطرہ بھی لاحق رہتا تھا۔ اتفاق سے شاہی محل کی ایک لونڈی جو اردوان سے ہمہ مدی و مکتی تھی اور جس کا نام گنار تھا وہ اردشیر کو شاہی محل سے لٹانے پر تیار ہو گئی۔ چنانچہ جب اردشیر نے وہاں سے فرار ہونے کا قصد کیا تو لونڈی گنار بھی اسکا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گئی۔ گنار نے مدتیہ راز گھولے سیاہے اور رات کی تاریکی میں دونوں رستے سے راج فرار اختیار کر گئے۔

اردشیر اور گنار کے فرار کی اطلاع جب اردوان کو ہوئی تو اس نے چار ہزار فوج لیکر اس کا تعاقب کیا۔ دوسرے کو جب یہ لوگ اس مقام پر آئے جہاں پر ایک راستہ دوسرے سے ملتا ہوا تھا۔ یہاں پہنچ کر اردوان نے یہاں کے لوگوں سے پوچھا کیا تم نے وہ سوار یہاں سے گزرتے دیکھے ہیں۔ اور اگر دیکھے ہیں تو وہ کس وقت یہاں سے گزرے۔ انہوں نے کہا کہ صبح سویرے جب سورج طلوع ہو رہا تھا یہ سوار تندرہ تیز ہواؤں کی طرح اڑے

ہوتے تھے۔

اطلاع پانے کے بعد اردوان وہاں رہنے کے بجائے تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور اسے تعاقب شروع کر دیا۔ ایک اور مقام پر پہنچ کر وہاں اس نے کچھ لوگوں کو پوچھا کہ یہاں سے کس وقت گزرے تھے انہوں نے جواب دیا آج دسپہر کو یہ سوار طوفانی میں گزر گئے۔ اردوان نے پھر تعاقب شروع کر دیا۔ دوسرے دن سورج طلوع ہوا۔ تو اسکی فرسنگ کا حاصل ملے کہ کیا تھا۔

یہاں انہیں ایک کارواں ملا۔ کارواں کے لوگوں سے اردوان نے اردشیر اور گنار کے پوچھے انہوں نے بتایا کہ وہ سوار ضرور یہاں سے گزرے ہیں اور وہ کوئی میں فرسنگ کے چاچکے ہوں گے اردوان اس تعاقب سے تھک چکا تھا تاہم اپنے مرکزی کی طرف لوٹ گیا تھا۔

اس کی زندگی سے جتنی ایک اور بھی فوق العادہ واقعات مشہور ہے۔ مگر اس کی بہت کم ہیں۔ یہاں چونکہ یہ قاری کی کتب میں نمایاں مثبت اثر کر گیا ہے لہذا وہاں کی دلچسپی کے لئے یہاں اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

تھک چکے ہیں کہ کہیں میں ایک بدلتے ارضی جس کی لوگ پرستش کرتے تھے۔ اس میں اس کی خوراک تھا۔ اس کا نام پستان بوشت تھا۔ اسے کرم مٹی کہتے تھے۔ پستان بوشت کا نام سننا تو اس نے اسے ہلک کر لے لیا تھا۔ اس نے ہر ایک کو بتا دیا کہ اپنے مد دانشمند ساتھیوں کو بلاؤ۔ باہمی مشورے کے بعد شیر خدا میں ہونے کے لئے فراہم گئے۔ اردشیر نے خراسانی تاجداروں کا لباس پہن کر کیا اور چار ہزار ساتھی لیکر کہیں کی راہ لی۔ آخر وہ اس قلعہ تک پہنچ گئے جو پستان بوشت کا

شیر نے اپنے چابیوں کو پہاڑ کی اوٹ میں بٹھایا اور کہا جس دن قلعے سے دھواں اٹھے تو فوراً بھاڑ کر دیں۔ اردشیر خود قلعے کے محافظوں کے پاس گیا اور کہا کہ میں رات کی ضروری کا شرف حاصل کرنے کے لئے آیا ہوں۔ محافظوں نے اردشیر کی مدتی کا حال سننا تو اس کو مدد اس کے مد ساتھیوں کے قلعے میں آنے کی اجازت

دی اور قلعے میں مقیم رہے۔ اردشیر نے محافظوں کو چاندی کے دیسے جس سے وہ بے حد خوش ہوئے اور انہیں کرم تک لے جانے کے لئے بھیج دیا۔ اردشیر نے یہ خواہش بھی کی کہ اس کرم کو اپنے ہاتھوں سے خوراک

صن اور مسینوں یعنی دامن سر کی طرف بچھا جو کسی دور میں انکھنوں کا دار حکومت
میں رہا تھا۔ اس شہر کو بھی ارد شیر نے فتح کر لیا۔ شہر کو فتح کرنے کے بعد ارد شیر نے اس شہر
کو اپنی حکومت کا مرکزی شہر بنا دیا اور اپنے بیٹے شاہ پور کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔

سارے ایران اور عراق پر قبضہ کرنے کے بعد ارد شیر نے اپنے لشکر کو مزید منظم کیا
اور دوسری طرف حملہ آور ہوا۔ اپنے پیسے جسے اس نے پنجاب کو فتح کیا اس کے بعد وہ
اپنی فتوحات کا سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے سر ہند تک جا پہنچا۔ ان دنوں ہندوستان پر جو
ایک بادشاہ حکومت کر رہا تھا۔ اس دور سے ارد شیر کو بے شمار زر و مال اور جاہرات
باقی بلور خراج پیش کئے۔ ارد شیر نے خراج دہن کر کے ایران واپس آگیا۔ ارد شیر
نے پنجاب سے ہر سال بدستور خراج آتا رہا۔ اس قدر فتوحات حاصل کرنے کے
بعد ارد شیر نے دامن سلطنت سے دودھ ہاتھ کرنے کی چاریاں شروع کر دیں۔

ارد شیر سے قبل امدان کے دور میں دوسوں کا شہنشاہ میگزین تھا۔ میگزین خود بھی
اور حکومت کر رہا تھا۔ اس کے بعد ایک دوسری دوسوں کا شہنشاہ ہوا یہ بھی چند ماہ
بھی ہی برسر اقتدار رہا یہاں تک کہ الیکٹر دوسوں کا بادشاہ بنا اور اسی ایکٹر کے
تہ جگ کرنے کے لئے ارد شیروں دولت چاریاں کرنے کا قاعدہ



عرب شہر میں اوس و خرمین قبائل کے سردار مالک بن عکاب کی حریفی میں عربوں کے
سے قبلی قبائل کے سردار اور امیر سب جمع تھے۔ اس لئے کہ اس سردار مالک بن عکاب
نہیں تھوڑے کی شادی تھی اور اس کے انتظامات کرنے کے لئے ہی مالک بن عکاب نے
سب سرداروں کو جمع کیا تھا۔ اس وقت جبکہ مالک بن عکاب عرب اکابر کے ساتھ جو
تھوڑے تھے اس کی حسین اور نوخیز بین تھوڑے بالکل تھی اور بہت حالت میں حریفی کے اندر
تھی اور سارے عرب سرداروں کے پاس سے گزرتی ہوئی دوبارہ حریفی کے اندر پہنچی
کی۔ اپنی بین تھوڑے کی اس حرکت پر غصے میں مالک بن عکاب کا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔
اور سارے عرب سرداروں کی نگاہیں شرم سے جھک گئیں تھیں۔

اس موقع پر مالک بن عکاب نے اپنے پیلوں میں بیٹھے ہوئے دوسری کی طرف دیکھا وہ
اس اور افسردہ گری سوچوں میں کھو ہوا تھا۔ اس کی گردن خوب خم تھی۔ مالک بن
عکاب چند لمحوں تک وہاں بیٹھ کر اپنے ہونٹ کاٹتا رہا اور کبھی کبھی بدستور سے دوسری کی
طرف دیکھتا رہا۔ پھر وہ دوسری کو مخاطب کر کے کہے لگ دوسری۔ دوسری میرے بھائی تم را

دوسری کی اجازت دینی جائے۔ پاسلوں نے یہ خوشی بھی مان لی۔ آخر ایک دن ارد شیر نے
موقع پا کر آگیا کچھ یا حسب عادت کرم کی غذا کا وقت آیا تو اسے شور و غوغا کر کے سب
سریہ لایا اس سے پہلے ارد شیر نے پاسلوں اور خادموں کو شراب پلا کر مدعو کر دیا تھا۔
اب وہ اپنے ہر ایکوں سمیت بہتین وقت کی مدد میں حوراک بھی بٹلوں اور بھینوں
خون جو اسے خادموں نے دے رکھا تھا لے کر وہاں پہنچا۔ کرم نے خون پینے کے لئے
جوں ہی منہ کھولا ارد شیر نے خون کے بجائے گھٹلا ہوا تابہ وہ اپنے ہمراہ لے گیا تھا اس
کے منہ میں انڈیل دیا تاہم اسے اس کے منہ میں گھٹلا ہوا تابہ لے گیا تھا اس کا جگر
پارہ پارہ ہو گیا۔ اہل قلعہ نے یہ چٹھیں سنیں تو اس پر ہنسنا شروع ہو کر اور اور دوسرے ایک
افرا تفری کا عالم بنا ہو گیا تھا۔

ارد شیر نے کھوار اور اچال جہاں اور جو بھی سامنے آیا اسے تہ تیغ کیا اور کھاس
پس اکٹھا کر کے جلا دیا۔ چپے ہوئے چاروں نے اس میں اٹھتے دیکھ کر دوا کر کے
دروازے پر آن پہنچے وہاں سے کھاس دیا گیا اور ارد شیر کے پاس ارد شیر کے حق میں سرے
بلند کرنے ہوئے شہر میں داخل ہو گئے۔ اہل قلعہ کو موت سے گھٹلا کر دیا گیا اور کھاس
ارد شیر کا قبضہ ہو گیا۔

بہر حال ارد شیر نے اشکانی سلطنت کا خاتمہ کر دیا اور نے سامانی خاندان کی بنیاد رکھی۔
اردش کو شکست دینے کے بعد ارد شیر نے اپنی سلطنت کے پھیلاؤ کا کام شروع کیا۔ پہلے
اس نے ہمدان پر لشکر کشی کی۔ سارا پہاڑی علاقہ مع نساوند اور دھور فتح کر لیا۔ ہمدان
ہمدان اور آرمینیا پر حملہ آور ہوا اور ان دونوں علاقوں پر بھی قابض ہو گیا اور وہاں سے
اس نے موصل کا رخ کیا۔ موصل کو بھی فتح کیا اور ساحل کے تمام شہر کے پر دیکھے۔ قلعہ
میں آگئے۔ ان فتوحات کے بعد ارد شیر نے بحرن کا رخ کیا۔ اور اس کا مامور کر لیا۔

حاصر نے جب کافی طر پکڑا تو اس حربے میں بحرن میں قلعہ کے آثار سردار
ہوئے اور محصورین نے اپنی ہڈیاں اسی میں دیکھی کہ بحرن کے حکمران حلق کا قہہ پاک کر
دیں اور قلعہ کے دروازے ارد شیر کے لئے کھول دیں۔ حلق کو اہل بحرن کی سازش کا پتہ
چلا تو اس نے قلعہ کی دیوار سے نیچے کود کر خودکشی کر لی۔ اہل قلعہ نے ہتھیار ڈال دیے
اس شہر کی تسخیر سے ارد شیر کو بحرن کے خزانے ہاتھ لگے۔ بحرن کی فتح کے بعد ارد شیر نے
سیرستان اور خراساں کے علاقوں پر حملہ آور ہو کر انہیں بھی فتح کر کے اپنی سلطنت میں
شامل کر لیا۔

اس کے بعد ارد شیر نے مزید فتوحات کا سلسلہ شروع کیا۔ اپنے لشکر کی تعداد اس سے

میرے ساتھ آؤ۔

سنو اکامین اوس و خزانچہ میں جنہیں تنبیہ کرتی ہوں کہ اگر تم لوگوں نے اپنی سہ
ن اور خطا کاری کو ترک کر کے اپنے اسرار ہستی کے عرق میں کوئی قوت سوزن نہ
ہونے دی تو قدرت کی کوئی غیبیاب انگوٹھی تمہارے خلاف حرکت میں آئے گی تمہاری
حالت کو فائدہ نہ کرے تم لوگوں کو خواب آلود لٹاؤں۔ اجازت۔ ویران خانقاہوں جیسی بنا کر
کہہ دے گی۔

خودہ کی اس منظم کے جواب میں کوئی پکھ نہ ہوا۔ ان سب کی گردنیں ہلک گئیں
خودہ بھی تھوڑی دیر تک خاموش رہی اس کے بعد وہ مدخل کو غائب کر کے کہنے
لائی۔

اسی مدخل آج اوروں کے ساتھ تھوڑی گروں بھی کھنچا ہوا ہے۔ کیا پھر روز
تھوڑی چوٹی میں کھڑی ہو کر میں نے یہ نہ کہا تھا کہ وہ لوگ کل از وقت میں لاؤں گی
ایک لاؤں گی کہ عروں کی ہنسی اور خلیں تک یاد رکھیں گی۔ میں نے اپنی برہنگی کی
ان دے کر تھوڑے فیصلوں کو بھجوا دیا ہے۔ اب یہ تھوڑی مرضی ہے چاہے تو دوبارہ
وہ غفلت مسئلہ کو نوچا ہے تو پیدار ہو کر فیصلوں کے خلاف کوئی عملی قدم اٹھائے۔ پھر
رات یاد رکھا میں شادی کے بعد فیصلوں کے پاس رات بسر کرنے کے بجائے موت کو
کہہ لائی گی۔

اسی مدخل جنہیں خصوصیت کے ساتھ میں نے اس لئے غائب کیا ہے کہ عروں
فرق واضح سہارا ہو جس سے امید کی ہا کھتی ہے کہ وہ فیصلوں کے خلاف کوئی عملی قدم
رہنے کے لئے عروں میں امید کی پٹنگاری پیدا کر سکتا ہے۔ آخر کو ایک روز تھوڑی شادی
میں راتیں کے ساتھ ہوتی ہے یا تم برداشت کر لو گے کہ راتیں ایک شب فیصلوں کی
گھر میں بسر کرے۔

خودہ جب خاموش ہوئی تو مدخل نے گردن ہدھی کی اور مالک بن عثمان کی طرف
نے دیکھتے ہوئے کہا۔ مجھے کچھ کہنے کی اجازت ہے۔ مالک نے بڑی سعادت مندی کا
رہ کرے ہوئے کہا جنہیں اجازت ہے تم جو کچھ کہنا چاہو میری اجازت کے بغیر کہہ دو۔
ان تک فیصلوں کے خلاف حرکت میں آنے سے جنہیں روکنا رہا۔ آج اور آج کے بعد
سے حلق تم جو بھی فیصلہ کر گے۔ مدخل میرے بھائی جنہیں میری چوری چوری تائید
میں حاصل ہو گی۔

مدخل سزا اور وہاں بیٹھے ہوئے سب اکامین سے کہا اب سب لوگ فی الحال اپ
موت کے کام میں لگ جائیں۔ ہر حال خودہ کی شادی آج شام کو ضرور ہو گی کسی بھی

مالک بن عثمان اور مدخل دونوں وہاں سے اٹھ کر حویلی کے اندرونی حصے کی طرف
جائے ہی وائے تھے کہ خودہ ایک بار پھر حویلی سے باہر آئی اب وہ کپڑے پہن چکی تھی۔
مالک بن عثمان نے اس کی طرف دیکھ اور غیبیاب ہو کر پوچھا تو اس کاٹل ہے کہ تیری
گردن کاٹ دی جائے تجھے کچھ شرم اور قیاب نہ آیا کہ تو اپنے بھائی اور ان سب عرب
اجنب کے سامنے دانت طور پر نکلی اور میرا ہو کر گزری۔ میں تجھے اس بے جا بیانیہ اس
بے حیائی اور بے محنتی کی سزا ضرور دوں گا۔

خودہ نے بھی فیصلے کی حالت میں کہا مجھے ضرور سزا دینا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی
سزا بھی تجویز کر رکھو کہ تم وہ لوگ ہو جو خود شادی کی پہلی رات اپنی فیصلوں کو نکالنا اور میرا
ہونے کے لئے فیصلوں کی غفلت نہ بھی سمجھتے ہو۔ فیصلوں کے سامنے بچا ہونے سے کیا یہ بہتر
میں کہ میں اپنے بھائی یا باپ کے سامنے نکلی ہو جاؤں۔ تم نے میری برہنگی کی سزا تو میری
کی ہے لیکن تم سب کی سزا کیا ہو گی سب آج شادی کے بعد تم مجھے فیصلوں کے پاس بھیج
گے۔ اور رات کو وہ تم عروں کی عزت کو داغدار کرے گے اس لئے اپنے ہاتھوں سے
پروہ کر دیا ہو گا۔

تھوڑی صبر اس وقت تو جوش و مسب میں آئی ہے۔ میرا یہ ہو کر تھوڑے
سامنے آئی لیکن اس وقت تم بے غیرت اور اندھے کیوں ہو رہے ہو جب فیصلوں تھوڑی
طریقوں کو نکال کر کے ان کی عزت اور صحت سے کہنا ہے۔ پہلے تم سب مل کر اپنی ہڈیوں
اور بے میری اور سب محنت کی سزا تجویز کر کہ اس کے بعد تم لوگ جبراً مجھے دو گے میں
پس کر قبول کر لوں گی۔

سنو۔ اکامین اوس و خزانچہ۔ تم لوگ مل دو جاؤ۔ بھائی کے غصے سے نا افسانہ لوگ
ہو۔ تم لوگ احساساتی۔ جلی۔ ویدائی اور جہلمائی۔ عشق اور عقل آدرشوں سے بھر محروم
ہو۔ تم لوگ درد جراحت میں محروم تو طلب کرتے ہو پر والی افراط و مقاصد کو اجتماعیت
میں نہیں دیکھتے۔

تھوڑی زدگی۔ بحر عثمانی کے جزیروں میں امید کی خاموشی اور بے چینی اور بے سزا
تھوڑی عروں جس ہے جس کے اندر کوئی تبدیلی کوئی انقلاب ہوتا نہ ہوتا ہو۔ تم لوگ غلام
لذت۔ قلب کے لٹاں خانوں۔ ہڈیات کی خاموشی اور دل کی مصلحتی کی درمیاں بند کر رہے
ہو۔ تم لوگ اس کے عادی ہو چکے ہو۔ اور غصے سے صحت۔ ماضی کے قصوں اور
پراسرار۔ استخوانوں پر ہی اتکا کرتے ہو۔

عام پر ہم اس شادی کو اجازت نہیں دیتے تھے۔ مگر اس کے بعد سب سردار اٹھ کر چلے گئے تو بدلتل نے مالک بن عثمان اور خنوز سے کہا تم دونوں یہاں بیٹھو اور میری بات غور سے سنا۔

تینوں نشستوں پر بیٹھ گئے جہاں تھوڑی دیر تک عرب سردار بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر بدلتل نے مالک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ عثمان کے بیٹے مجھے غور سے سنا۔ خنوز نے جو کچھ کہہ رہا ہے اسے بھول جاؤ۔ اس کے خلاف کوئی تدبیر کاروائی نہیں کی جائے گی اس سے جو کچھ کیا ہے ہماری آنکھیں کھولے اور خواب غفلت سے بیداری کی طرف لانے کے لئے دوست ہی کیا ہے۔

آج جب خنوز کی شادی ہوئی اور قبیلوں کے آدمی خنوز کو چلے آئیں گے تو ہم دونوں بھی اپنا آپ احاطہ کر خنوز کی سیڑیوں کے پھس میں اس کے ساتھ ہو سیں گے۔ اور جب خنوز کو قبیلوں کی جانب بھاگنا پڑ جائے گا تو وہاں تک ہم بھی ساتھ رہیں گے۔ اور موقع پا کر یہاں کو قتل کر دیں گے۔ اگر کسی نے ہمیں یہاں کو قتل کرتے ہوئے دیکھ لیا تو ہم اسے بھی قتل کر دیں گے۔ اور رات کی تاریکی میں وہاں سے بھاگ کر ہم اپنے اپنے گھروں میں آجائیں گے۔

اس کے بعد تم لوگ تہی کر کے گھوڑے۔ اور ہر گھوڑے پر چار آدمی بٹھائے اور اس وقت تک میں بھی تیار ہو چکا ہوں گا پھر ہم دونوں مل کر یہاں کے اس یہودی مسلمان کے پاس جائیں گے جس کا نام زہون ہے اور جس سے میرے قیدی والے قرضے چتے رہتے ہیں۔ میرے قیدی کی دہائیہ اس کی لڑکی نے چند روز پہلے خودکشی کر لی تھی وہ بھی اس کی مقدمہ ہے اور میں نے اس سے وعدہ بھی کر رکھا ہے کہ میں اس کے سارے قرضے ادا کر دوں گا ہم دونوں اس دہائیہ کے سارے قرضے چکا کر وہاں زہون کے پاس ہی بیٹھے رہیں گے۔

اب تمہارا کام شروع ہو گا۔ یہاں کے قتل کے بعد یہاں کی خواہش میں کچھ دیر تک خاموش بیٹھ رہے گی۔ جب اسے اندازہ ہو جائے گا کہ ہم یہاں تبدیل کر کے زہون کے یہاں پہنچ چکے ہیں تو یہ شور کرنا شروع کر دے گی۔ کہ یہاں کے کرم میں پیسے ہی سے تین آدمی چھپے بیٹھے تھے جسوں نے یہاں کو قتل کر دیا ہے۔ اور کفر کی کڑی سزا دے دی جائے گی۔

روایت یہ رہا کہ اس نے دوبارہ کہا شروع کیا۔ خنوز سے شور کرنے پر بھڑکتے ہوئے قاتلوں کو تلاش کرنے کی کوشش کریں تے ہم دونوں چونکہ اس وقت یہاں

میں گئے اس لئے ہم پر کوئی شک بھی نہیں کر سکے گا۔ اس کے علاوہ زہون ایک ایسا آدمی ہے جو یہودیوں کے اندر سب صلاحوں سے زیادہ اثر و رسوخ رکھتا ہے جب وہ یہودی اسے گا کہ ہم دونوں اس کے یہاں تھے تو یہودی اعتبار کریں گے۔

اس کے علاوہ اس وقت یہودی فیملیوں کی موت پر خوف رہتا اور پریشان بھی ہوتے۔ اور اسیں زیادہ سوچنے کی سلسلہ بھی نہ ہوگی۔ گو ان کی قوت زیادہ ہے پھر بھی انہوں نے اپنا سوتون سمجھتے ہیں اور اس کے بل بوتے پر ہی وہ عروس سے زیادہ تیار کرتے رہتے۔ اس کی موت پر وہ عروس کی طرف سے بھی اشت رہا اور غمزدہ ہوں گے۔ اور سب دیکھ کر اسے کوشش کریں گے۔

بدلتل جب خاموش ہوا تو مالک اور خنوز دونوں بھی بھائی کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی۔ بدلتل نے بھی مسکراتے ہوئے پوچھا کہ یہی ہے میری تویذ۔ عثمان نے خوشی اور فحشیاں کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ بہت مسرتوں اور مناسب تویذ ہے۔ اس پر اگر ہم عمل نہ کریں تو کیا ہو جائے گا تو اسے وہی شب یہودی کی زندگی کی آخری شب ہوگی۔

بدلتل نے کہا میں اب جاتا ہوں۔ مجھے تھوڑی دیر تک صبر میں کام کرنا ہے جو کی بہت پیٹھ پٹا ہے اسے اگر کائنات گیا تو وہ ایک دور بعد اس کے آئے گا کہنا شروع ہو جائے گا۔

مالک بن عثمان نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ جو کائنات موقوف کر دیں وہو۔ یہاں ہونے سے مجھے حوصلہ اور دلیری ہوگی۔ بدلتل نے بھی مالک بن عثمان کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا میرا ہاتھ صحت ہے کلی بدلتل راضی خند کر رہی تھی کہ ہمیں یہ بات دکھائیں۔ آج وہ دونوں آپ بھی ہیں۔ اسے ساتھ لے کر باغ میں نام کریں۔ اور یہاں کے قریب ہے۔ ناگال گروہ، یہ یہودی صورت محسوس کر دے تو مجھے وہاں سے ہٹا دیا۔ دیکھو میرے خیال میں ایسی کوئی صورت محسوس نہیں ہوگی۔

یہاں تک کہتے کہتے بدلتل رات گیا تاکہ حویلی میں یہودی داخل ہوا اور بدلتل کو اب کر کے اس نے کہا نفی آپ تو یہ کہہ کر کہہ رہے تھے کہ میں ابھی آتا ہوں اور اپنے بیٹھے ہیں جیسے کوئی کام ہی نہ ہو۔

بدلتل کھڑ ہوا ہوا بولا کیا میں لڑ رہا۔ راضی اور ہم نواں باغ کی طرف چلے گئے ہیں۔ یہودی پھر جمع کرنے کے بعد میں آئے گا کہیں گے ہیں۔ وہ مالک بن عثمان کی بات سے باہر نکلتے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

بدلتل کھڑ ہوا اور حویلی کے اسٹبل میں بندھا ہوا اس نے اپنا گھوڑا کھولا اور یہودی کے

روایت یسوا اور بعل جو کانٹے تھے جبکہ راحیل - عمران اور زورہ جو کے مجھے بنا
 یا کہ اس ہموار اور سخت میدان میں ڈھیر کرنے لگی تھیں جو بھجوریں تنگ کرنے کے لئے
 بنا، مگر تھا۔ پھر تنگ انہوں نے جو کاٹ کر مجھے بنا کر اس کنٹوں پر اس خیال سے چھر کہ
 بنے کہ ہوا سے کھیں نہ اڑ جائے۔

نام سے فارغ ہونے کے بعد روٹیل نے دھران سے کہا میں تم گھر چلو۔ راضیل اور
 نیل کو ساتھ لے کر جاتا۔ یہ نہ صرف کھانا ہمارے ہاں کھائیں گے بلکہ رات بھی وہیں
 رہیں گے۔ میں اپنے بھروسے کے بارغ کی طرف چکا۔ یہ گھر آتا ہوں۔ وہاں بھی نہ ہیں اگر
 چپکے چپکے وہاں توکل انہیں بھی کٹ لیں گے۔

دو تیل اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پیر میں کی طرف چلا گیا جو وہاں سے نصف میل
- بائیں پر تھیں شرق کی طرف تھا۔ راحیل۔ دھرم۔ زور۔ میں در یسودا پر زانو ہاتھ
تھے شرک کی طرف جا رہے تھے۔

جب وہ صبح کیس کے پاس آئے تو انہوں نے دیکھ دیا بہت سے لوگ جمع تھے اور
ان کے ارد گرد بی رہا ڈکڑے تھے ایک جگہ گول، ایک لی شکل میں عرب مرد اور
ان میں جمع تھے۔ ان دنوں ڈکڑوں اس کے حوض سے پانی پاتے تھے جس میں ہر وقت پانی جمع
رہتا تھا۔ یہاں پر وہاں سے اس طرف بڑے جہاز لوگوں کا گھنٹا ہوا تھا۔
وہاں سے کہ چل کر جب اندر گیا تو اس نے دیکھ دیا ان کے رہنے کے ایک بڑی عورت کی
نہایت ہی دور وہاں میں بہت دور رہی تھی۔

ہوا نے قہقہہ کھڑا کیا۔ ایک ہزار سے زیادہ خاتون کھڑی تھیں اور اسے دیکھ کر ہنسنے لگیں۔ اس نے ہنسنے سے انکار کیا۔ وہ جیسے ہی اسے دیکھا اسے چمکاتے ہوئے دیکھا۔ اس نے اسے دیکھا۔ اس نے اسے دیکھا۔

یہ عہد ہے اور اس وقت سے ہے کہ میں پر اس فارماری پٹی پی رہا تھا کہ اپنے سے اور
 میں اپنا ریوڑ لے آئے اسوں نے مدد کی اس بوڑھی خاتون کے ریوڑ کو ہانک کر پیچھے ہٹا
 اور اپنے ریوڑ کو پانی پلانے لگے۔ اس سرے والی خاتون نے جب عرض کیا تو اس
 نے سے اس نور مارا کہ یہ بے بی کی حالت میں مر گئی۔ یہ سب چھاری آنی ہی ریوڑ
 ساتھ آئی تھی۔ ریوڑ اس آچندہ سالہ بیٹا چہ ایا کرتا تھا وہ بے چارہ چارہ ہو گیا اور
 وہ اس خاتون کو ریوڑ کے ساتھ اتار دیا۔

سودا نے قبض و فصب کی حالت میں پوچھا وہ یہودی جوان کہاں ہیں اس پر ارمے نے کوئٹہ کے قریب ہی کھڑے ہوئے وہ یہودیوں کی طرف اشارہ کیا یہود اہل ست

ساتھ وہ حویلی سے باہر نکلا تو اس نے دیکھا اس کی ماں زمران یہودا کے گھوڑے پر سوار ہے جبکہ نجل اور راحیل دونوں باپ بیٹی اپنے کمروں کے دروازوں پر روکے ہوئے تھے۔ زمران بھی اس کام میں ان کی مدد کر رہی تھی۔ وہ نجل اپنے گھوڑے کی ہانگ پکڑے ہوئے تھے۔

رائیل۔ رائیل۔ تم اور زورہ دونوں میرے گھوڑے پر بیٹھ جاؤ۔ راجا کو اب
جنم لیں گے۔ رائیل اور زورہ فوراً گھوڑے پر بیٹھ گئیں۔ جبکہ نیکل کے ساتھ مل
دو قتل اور یہود راجا کو ہانکتے گئے تھے۔ اس طرح وہ شہر سے نکل کر یہودیس کی طرف
رہے تھے۔

ہر عہد میں کے قریب آ کر وہ رک گئے اور دلوڑ کو اپنی چالنے لگے تھے یہ کنواں تھا۔
 دو سو فٹ مغرب کی جانب ہے اور یہ وہی کنواں ہے جس کے اندر اسد علی وہاں میں
 جنوں کی انگوٹھی گر گئی تھی۔ یہ انگوٹھی وہی تھی جو حضرت عمر صل اللہ علیہ وسلم
 دست مبارک میں ہو کر آئی تھی۔ اس کے بعد یہ انگوٹھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ
 اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
 میں۔ ایک روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں جیسے حسب روایت انگوٹھی اٹھائی میں پھر اسے
 کہ یہ انگوٹھی تیرے میں گر گئی پھر میں بدر تک کو میں کا بار اپنی شکل کر کے انگوٹھی
 تلاش کیا مگر وہ نہ ملتی تھی اور۔ میں جس طرح حضرت سیدوں کی انگوٹھی کم ہو جا
 سے ملی حالت میں افزائش اور انتشار ہو ہو گیا تھا اس طرح حضرت عثمان سے انگو
 کا کم ہونا تھا کہ عالم اسلام میں فتنہ و فساد کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا اور مسلمانوں کا شیر
 تار ہوا اور ہو گیا۔ انیس سو اسٹھ تک اس کو میں میں پانی موندنا تھا تر میں سوچا تھا
 اس کا اپنی شکل ہو گیا۔

اسلامی دور میں انڈیوں کی میڑھیوں کی جگہ وہابی میڑھیوں لگائی گئی تھیں اور انہوں
کی زیارت کے لئے اس میڑھیوں سے نیچے اتر رہا کرتے تھے کیونکہ اس کو نہیں
حضور اکرمؐ پائی ہو کرتے تھے۔ انیس سو اڑسٹھ تک اس کو نہیں کے آثار باقی تھے میں
میں ایک سڑک کی توسیع کی دو میں آگیا۔ آج کل اس کے آثار معدوم ہیں۔ ہر حال
کو پانی پلانے کے بعد روئیل سب کے ساتھ اپنے باغ میں آیا وہیں دور دور تک بنے
موجود ہیں کھڑی تھیں اور ان کھجوروں کے اندر گندم اور جو کی فصلیں کھڑی تھیں اور
پک چکے تھے لیکن گندم ابھی جڑی تھی۔ راجا کو انہوں نے باغ کے اس جیسے میں
داجاں فصل نہ تھی۔

[illegible]

یہود نے مجھے کی حالت میں ایک زوردار طمانچہ اس یہودی کے منہ پر مارتے ہوئے
کہا تو انہی قدرت تو نہیں دیکھتا۔ یہاں یہ مظاہر کو اپنا حق ہانپتے تھے۔ میری ایک طرف
ماں کو قتل کیا ہے میں تیری کھال اوپر رکھ دوں گا۔ اور تم سے اس کے قتل کا قصاص
لوں گا۔ اس کے ساتھ ہی یہود نے ایک سخت ٹھکے سے ساتھ اپنا کھار پیچھی اور اس
یہودی کی اس سے گردن کاٹ کر رک دی تھی۔

دوسرا یہودی لڑکھ لگا کر بھیجے ہٹ گیا اور اپنی گورنیا سے انھیں کر دیا۔ اسے
اور یہود اپر حملہ آہ ہوا۔ لیکن اس وقت تک یہود اس کے حامی کو قتل کے لیے اس
پٹنے کو تیار ہو چکا تھا۔ لوگوں کے ہجوم سے دھڑلے میں اور رورہنے لگیں کہ یہود
اس سے روکنا چاہیں جب وہ اس کے پاس پہنچے تو یہود اسے دوسرے یہودی
گروہ کاٹ کر اس کے جسم سے علیحدہ کر دی تھی۔

رائیل کو ابھی تک اس لڑائی کی خبر نہ ہوئی تھی کہ غمہ اس کے اور یسوا کے درمیان
لوگوں کا جہم مائل تھا۔ فسادا بڑے سلطان سے اپنے ریوڑ کو پانی پلا رہی تھی۔

۱۰ یہودی خواتین کے قتل ہونے پر وہاں کھڑے بیس پچیس کے قریب یہودی جوان بچے لائے اور اپنی کھوپڑیوں سے ان کی طرف بھاتے دھراتے۔ انہیں اور زخمی ہونے والے بچوں کو ان سب سے یہود کو بچانا چاہا لیکن وہ بچوں کو حملہ آور ہوئے تھے جیسے حملہ کے سور ڈانے سے اٹھتے ہیں۔ یہود نے مقابلہ کرنے کی ہوشیاری نہ لی تھی۔ انہیں تین دو گھنٹوں کے ساتھ ساتھ چارہ ادا کیا کرتے۔ اور حملہ آور یہودیوں نے یہود کے ساتھ ساتھ دھراتے۔ انہیں اور ان کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ وہاں کھڑے سارے عرب ایسے خوف زدہ ہو گئے

۱۔ میں سے کسی ایک کو بھی حرات نہ ہوئی کہ آگے بڑھ کر یسود کا دفاع کرتے۔
۲۔ ریوڑ پانی کی کر پیچے ہٹ گیا تو راحیل یسود۔ ورمز۔ نجل اور ذرہ کو بلانے
۳۔ اس سمت آئی جہاں ٹوگ جمع ہو رہے تھے۔ اس وقت تک حملہ آور یسودی اپنا کام
۴۔ پیچے ہٹ گئے تھے۔ اور اب وہ اس خدشے کے تحت کہ وہاں کھڑے حرب کہیں بھر
۵۔ پھر حملہ آور نہ ہو جائیں اپنے اپنے ریوڑ ڈانک کر وہاں سے ٹھٹکے کی کوشش کرنے
۶۔ راحیل جب اس جگہ آئی جہاں اس کے باپ کے علاوہ یسود۔ ورمز اور ذرہ
۷۔ تھے تو بہت ہمت پڑی تھیں تو وہ بے چاری بھانپ گئی تھی اور ایک
۸۔ ٹھٹک پھٹ کر وہاں سے مار کر مرنے لگی تھی۔

میں نے اپنے اہل خانہ کو ساتھ لے کر وہاں پہنچا۔ وہاں پہنچ کر میں نے اپنے اہل خانہ کو بتایا کہ میں نے یہاں پہنچا ہے۔ انہوں نے میری بات سنی اور میرے ساتھ آکر وہاں پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر میں نے اپنے اہل خانہ کو بتایا کہ میں نے یہاں پہنچا ہے۔ انہوں نے میری بات سنی اور میرے ساتھ آکر وہاں پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر میں نے اپنے اہل خانہ کو بتایا کہ میں نے یہاں پہنچا ہے۔ انہوں نے میری بات سنی اور میرے ساتھ آکر وہاں پہنچ گئے۔

میں تھکی پوری دماغ سے کے بعد روٹیل نے ہاں کھڑے مہموں کو مخاطب کر کے
 اوں خرچ جیسے نصف تھکے ہوئے۔ ی۔ تھکے، چارگی۔ تھکے برون اور لم بھی
 یوں قتل کرتے رہتے اور تم خاموشی میں۔ دائرہ کیستے رہتے میں پہنچتا ہوں کہ
 وہ لوگ پتھروں سے پانی تلاش کرتے ہو گئے۔ کہ یہ تم ہیویوں کے اندر پر شکت
 ی طرح داس وقوت اور شدید ناامیدی ڈوبے رہ گئے۔ آجہ اوں و خراج کے
 ہاں اوں کہ تک تھکری روح میں ترپ اور قلب میں حرارت پیدا ہو گی۔

اپنے اوپر سبب خاموشی کی ہلکے کو انار پڑھو اور زندگی کی حرارت اور توانائی سے کام لے کر سحر کا آواز کرو۔ اگر تم یوں ہی خاموش رہو کہ اپنے حریف بھائیوں کا قتل عام کرتے تو یاد رکھو ایک روز وہ بھی اُسے تاکہ شرب کے یہ یودی تساری شیشیں تک مٹا کے تاریخ کے بوسیدہ اوراق میں تساری حیثیت ایک برہن اور بے حمایت قوم کی سی نظر ٹھکرائے گی

دہلی دربار کا یہ انتخابی جانشین اور کرب "میزمجے میں اس نے کہا کہ اے اوس و

ہاگ کر اپنی جان بچا لے۔ دودھ یودی آپ سے انتقام میں آگے میں آپ کی
بھلی اور اپنے آپ کا غم تو سب جانوں کی لیکر آپ کو اگر کچھ ہو گیا تو میں
انتہا کر سکوں گی۔ جیتے جی مر جانوں گی۔ زندہ و زکوہ ہو جانوں گی۔

ایں کی یہ ساری گفتگو اور موت اور جنت کے جواب میں رسول جب خاموش رہا تو
اس نے اسے کہہ حوں سے پکڑتے ہوئے بھنھوڑ کر کہا آپ میری زندگی کی حرارت اور
زندگی ہیں۔ اگر یہودیوں نے آپ کو مجھ سے جین لیا تو میں یہ وطن طبر کی طرح
سے صحراؤں میں بھگ بھگ کر مر جانوں گی۔ پھر آپ تک رانیل بچے جیتے جی اور رسول
جانوں پر اس نے رانی اور سنسنی بولی آواز میں جھل جھاک چاہئے۔ لہذا کے واسطے
ہاگ کر اپنی جان بچا لے۔

رانیل سرور زمین پر بیٹھی ہوئی رانیل کو جانوں سے پکڑ کر زمین سے اٹھاتے ہوئے
کہا۔ رانیل۔ رانیل میں بڑبڑ میں جس میں ہم بھڑک رہے ہیں۔ ہاگ جانوں۔ رانیل سے
نہ پر پھینچے ہوئے کہ پٹے میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں۔ آپ ہم بڑبڑ میں نہیں
ہیں گے۔ یہی اور دھت موت ہمارے حوں پر مطلق رہے گی۔

دوئل سے چپے ہوئے کہا میں رانیل۔ ہر رانیل سے بھڑک رہے ہیں۔ آج رات
ہے۔ اور یہ ہیں حوں کے ذمے ایک ایسا کام ہے کہ ہم اس میں کامیاب ہو گئے تو
حوں کی منت سے جیتے کے۔ نجات مل جائے گی اور اپنی قوم کی خاطر اپنی زندگی داؤ پر
کار بھی ہیں یہ کام ضرور کھوں گے۔

پھر دوئل سے رانیل کی بیٹہ چار سے چپے چپے ہوئے کہا چہ رانیل گھر چلیں اور
وہاں رہیں کے کل میں چاروں کے صدق کے پاس بیٹھ کر دعا کریں کہ ہمارا
ہا چپے آئے والے صحرائی دس کے صدقے میں رہی ہمارے کا تم لکھو۔ ہو
انیل میراں کہتا ہے بولی نہیں ہاتھ۔ ذل کے باجہ گھر چلیں آج سے تم میرے ساتھ
گھر میں رہو گی اپنا راجہ بھی وہیں لے چلو۔ کل سے میں تمہارے اس راجہ کو سو بھار کے
تھوڑے راجہ میں شامل کروں گا آج کے بعد تم راجہ راجہ سے نہ جلا کر کی گھر میں رہا کی تم
راجہ لڑا ہک کر لڑائی میں لاشوں کو لے کر چلا ہوں۔

رانیل نے بار دہتے ہوئے کہا اگر آپ کی یہی رائے ہے تو مجھے بھی منظور ہے اگر وہی
معبیت آئے گی تو دونوں پر انھیں ہی آئے گی اگر میرے مقدور میں آج کے دن موت ہی
میں سے تو میں آپ کے ساتھ مرنا پسند کروں گی۔ دوئل جب دسوں ٹھوڑوں کی بائیں پکڑ
ر چلے گا تو رانیل نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا کہ ابھی نہیں رکھتے۔ میں راجہ لڑا ہک

171

میرا۔ قاتل یہودی بچ کر بڑبڑ میں داخل نہ ہونے پائیں تو ضرب قوی اور برق رفتی ہو
کر میں سے انتقام میں اگر تم میرے ساتھ جھگڑو گئے تو میں جس جس طرح کی لویہ اور انتقام
آفریں بیٹام کی خبر دوں گے۔

اپنے گھوڑے کو وہیں چھوڑ کر دوئل اپنی کھوار بے پام کرتا ہوا بول کر میرے ساتھ
دیکھا ہوں وہ ہم سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ عرب جو تھوڑی دیر قبل تک یہودیوں کے ساتھ
خوف و وحشت کا شکار تھے دور دور سے یہودیوں کے خلاف غم بھڑک رہے تھے۔ اب
تھانوں نے دوئل کے کہنے پر غم اور حسرت کی عتاب انداز بیٹگی ہو کر وہ وحشیانہ انداز میں
اپنی کھوار میں بے پام کرتے اور تہہ و بالا کرتے ہوئے ایک ایک ٹکڑے ٹکڑے اور بڑے اشتیاق میں
دوئل کے ساتھ ہوئے تھے۔ دوئل اس کے ساتھ آگے آگے تھا اور سب عرب اس سے
بچے بچے ان یہودیوں کی طرف بھاگتے تھے جو کونہی کے اطراف سے اپنے راجہ راجہ
وہاں سے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔

یہودیوں نے جب عربوں و دوئل کی سرکشی میں اپنی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا تو
اپنے راجہ لکھوڑا انہوں نے اپنی کھوار میں سونت لیں اور ایک جگہ جمع ہو گئے۔ انہیں
اور انتقام کی آگ نہ بچے ہوئے۔ دوئل اور اس کے ساتھیوں نے اس پر اس قدر مشت
ہے۔ اس قدر قربانیت کے ساتھ تھا کہ یہودیوں کا سینہ تو کیا آپ دھت تک کے
کاہلے اور حوں بھل گئے تھے۔

حوں نے ایک ایک یہودی کے جسم کی کئی کئی جگہوں میں گاہ کر رکھ دیا تھا۔ یہودی
یہودیوں کو ختم کرنے کے بعد دوئل نے حوں سے کہا۔ وہ اپنے راجہ سے۔ آپ یہ
گھروں کو جائیں۔ لہذا سب عرب وہیں سے اور آپ اپنے راجہ و شہر کی طرف دھتے گئے
تھے۔ دوئل اس جگہ آیا جہاں لاشیں پائی تھیں اس سے بعد وہیں رانیل بیٹھی رہی۔ وہی
دوئل تھی۔

جب دوئل اس کے پاس آیا۔ رانیل سے اسے خوش آواز میں دیکھا تو آپ نے
اٹھ بیٹھی اور بے آنسو پوچھتے ہوئے اس سے تشریف لے جانے میں پوچھا آپ رانیل تو نہیں
ہیں دوئل سے اسے حوصلہ دلاتے ہوئے کہا نہیں یہ قتل ہونے والے یہودیوں کا خون ہے
ہم نے اس سب کو لٹکا لٹکا کے دوئل نے اپنی پارٹی میں کو بھیجا اور انہیں وہاں سے
لور یہودیوں کے گھوٹوں پر رکھنے لگا تھا۔

رانیل کو نہ چاہے کیا سمجھی وہ بے چاری بھاگ کر آگے بڑھی اور دوئل کی پشت سے
پھٹتے ہوئے اس نے کہا آپ یہاں سے بھاگ جائیے میں لاشوں کو جھیلوں کی قد کے

لاؤں بھر اکٹھے چلتے ہیں۔ میں آپ کو غات جالتے دوں گی۔ اپنے ساتھ لے کر جاؤں گی۔
 راحیل اپنے ریز کو ہانک کر اس جگہ لائی جہاں دونوں گھوڑوں کی بائیں بازو
 کھڑا تھا دونوں گھوڑوں میں سے ایک پر زمران۔ زمران اور ہودا نف کی ہر دھڑکی محسوس ہوتی تھی۔
 دوسرے گھوڑے پر یسودا اور عیش کی لاشیں رکھی ہوئی تھیں۔ دونوں جب شرمیں داخل
 ہوئے تو اوس و خروج کے ان سمت ہوجان دونوں کی حفاظت کے لئے ان کے گرد جمع ہو
 گئے تھے۔ شاید وہ عرب جنہوں نے یسودوں کو قتل کرنے میں مدد کی مدد کی تھی وہ اپنے
 ہی عربوں کو اس ساتھ کی اطلاع کر چکے تھے۔

بکریوں کو ہاتھتے ہوئے راحیل دونوں کے پاس تلی اور کسی قدر سکون محسوس کرنے
 ہوئے اس نے کہا۔ یہاں تو ہر جوں کی حمایت میں مسلح ہو رہا ہے۔ آپ کا۔ یہاں ہے
 فیصلہ مناسب اور درست تھا۔ آپ نے اس قدر مسلح عرب بھائیوں کے اندر اس میں
 محسوس کر رہا ہوں سب ہم وہاں سمجھتے ہیں۔ اور عرب میں ہمیں یسودوں سے کوئی خطرہ
 نہیں ہے۔

دونوں نے اسے قلبی لب کی خاطر کہا کہ ہم نے یہاں سے ہٹا دیا۔ راحیل اس و
 خروج کے مسلح ہونے کی خبر کی میں یسودوں کے ساتھ ہر دوں پر چڑھائی۔
 نہیں گئے۔

اوس و خروج نے راحیل کو اس کے گھٹنے میں جب راحیل اور راحیل حویلی میں داخل
 ہوئے تو انہیں جانتے ہوئی کہ حویلی کا کھنڈہ کے مسلح جوانوں سے بھرا ہوا تھا۔ جب
 وہ اندر گئے تو پتہ چلا کہ وہاں کے یسودوں اور بکریوں کو پکڑ پکڑ کر جس میں ہانڈے لگے تھے۔
 راحیل اور راحیل باہر اور جوانوں کی مدد سے لاشوں کو گھواڑوں سے اتراتے ہوئے تھے۔
 حویلی کے چاروں طرف اور ہر گلی میں اوس و خروج کے مسلح جوان پھیلی کر راحیل
 اور راحیل کی حفاظت کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔



عرب کے یسودوں کا سردار عیش اپنی حویلی کے دیوار خانے میں یسودی سرداروں
 اور انعام کے ساتھ بیٹھ راحیل کے ہاتھوں مارے جانے والے تھیں جنہیں جوانوں کی موت
 کے متعلق جھگڑ کر رہا تھا۔ دیوار خانے سے باہر کچھ مسلح یسودی پہرہ دار رہتے تھے اوس و
 خروج کا سردار مالک بن جہاں اپنے گھڑے کو بھگاتا ہوا حویلی میں داخل ہوا شاید اسے خبر
 ہو گئی تھی کہ یسودی راحیل کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے کے لئے یمن کے ہاں جمع ہیں۔ وہ

وہاں جانے کے قریب آکر اپنے گھوڑے سے اترا اور وہاں کھڑے مسلح پہرے داروں میں
 ایک کو ٹھہر کر کے اس نے کہا۔ یہاں سے کو مالک بن جہاں آیا ہے وہ عیش کی
 طرف چلے گئے۔ کچھ لمحوں تک جھگڑا کرنا چاہتا ہے وہ پہرہ دار وہاں جانے کا دروازہ کھول کر اندر
 آیا۔ حویلی ہی درپردہ بیٹھ باہر نکلا اور مالک بن جہاں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تم
 یہاں کھڑے ہو گئے اندر آ جاتے۔ اس گھر میں تم سے کوئی پرہیز نہیں ہے۔

مالک نے باغ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ذرا اس طرف آؤ میں عیش کی میں کچھ
 چاہتا ہوں۔ پھر وہ بیڑیوں اتار کر باغ کی طرف ہو گیا۔ مالک بھی اس کے ساتھ تھا۔
 ان کے ایک درخت سے ٹھک لگاتے ہوئے بیٹھنے لگے۔ مالک کو لیا کھانا چاہتے ہوئے۔ مالک
 نے باغ کی طرف اشارہ کیا۔

درمیان میں بنائے آپا تھا کہ ناگزیر حالات میں راحیل اور چھ عربوں کے ہاتھوں
 وہی جوان قتل ہوئے ہیں وہ بے چارہ بے گناہ ہے اس نے ہاتھوں سرے والوں نے پہلے
 ہاتھ کی ایک دھڑکی محسوس کی تھی اس کے علاوہ اس کی ماں اس کے بھائی اور اس کی
 بہن کے ساتھ اس کے ہونے والے سر کو بھی قتل کر دیا تھا۔

یسودوں سے چمکتے ہوئے پوچھا اس کی شادی کس سے ہوئے والے ہے۔ اس پر مالک
 ان لاشوں بولا اور بتاتے گا اس کی شادی ہو سالم کے بیٹے کی بیٹی راحیل کے ساتھ ہونے
 والی ہے۔ یہ بتاتے ہی وہ بھی اکتفا کرتے ہوئے کہا میرے خیال میں وہ عربوں ہی میں نہیں
 ہے۔ عرب کی سب سے حسین اور پرکشش لڑکی ہے۔ میں ایک عرب سے اسے لگائے بیٹھا
 تھا۔ اس کی شادی ہو فوری طور پر ان دونوں کی شادی کا انتظام کر۔

مالک بن جہاں نے عیش سے کہا میں کل ہی ان دونوں کی شادی کا بندوبست کر
 رہا ہوں مگر تم یہ وعدہ کرو کہ راحیل کے خلاف کوئی نا اچھی کارروائی نہ کی جائے گی
 نہیں لے اپنے سر کو جھگڑتے ہوئے کہا۔ میں جہدوت میں یہ تو بھول گیا تھا کہ وہ قاتل
 ہے اور یسودی رہا تھا مجھ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ مالک نے دیکھی
 ہی کو اڑا میں کہا۔

سو۔ عیش اس کے قتل سے جس میں کیا حاصل ہو گا۔ اگر ایسا ہوا تو راحیل خود کشی کر
 لے گی کیونکہ وہ راحیل سے محبت کرتی ہے اور پھر یہ بھی سوچو کہ اس نے چارے کی ماں۔
 اس اور بھائی بھی مارا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اوس و خروج کے جوان مسلح ہو کر اس کی
 مدد کے اندر اور باہر پہنچا رہے ہیں۔ اس موقع پر اگر اس سے باہر پرس کی گئی تو
 وہاں اور یسودوں میں ایسی جھگڑا چھڑ جائے گی جسکی عیش کے ہاتھوں نے پہلے کسی نہ دیکھی

ہو گی۔ اور اگر اطراف و اکناف میں پھیلے ہوئے دوسرے عرب قبائل بھی اس جنگ میں
کود گئے تو تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ جنگ کی صورت حال کیسی خوفناک ہو گی۔

فیصل بن عیاض آواز میں پوچھا کیا تم ہمیں جنگ کی دعوت دے رہے ہو۔ مالک نے
غرم لیجے میں کہا نہیں۔ میرا کسے کا مطلب ہے کہ ایسا بھی ممکن ہے۔ اور پھر اس کے
خلاف اگر کوئی کارروائی کی گئی تو میرے سارے اخراجات اور اخراجات پر بھی پالی ہو جائے
گا کیونکہ آج شام میری بہن حضور کی شادی ہے۔ اور روٹل کو کچھ ہو گیا تو یہ شادی
روک دینی پڑے گی۔ جو اخراجات میں نے کئے ہیں انکارت نہیں کئے۔

مالک بن عیاض ہر طرح بوجھ اور لالچ دے کر فیصل کو پھنسنے کی کوشش کر رہا تھا۔
فیصل نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا وہ میں تو بھول ہی گیا تھا کہ آج تمہاری بہن
حضور کی شادی ہے۔ اچھا اب غصہ گھٹ گیا ہے۔

مالک بن عیاض نے اس وقت غرم آواز میں کہا میں ہاں ہوں روٹل کو سنا کر
جائے۔ چونکہ لہذا کھڑا کرے میں اس نے ہل نہیں کی۔ پھر یہ بھی تو سوچ رکھو کہ عرب
اس بات سے بھی ناواقف ہیں کہ اس کی بیٹی شامی کے بعد پہلی رات تمہارے پاس رہ کر
سے روٹل کو اگر قتل کیا مگر تو وہ اور پھر جائے گے اور ہو سکتا ہے کہ پھر لوگ چھپ کر
تم پر بھی حملہ کرے گی و شش کریں۔ اگر تم دے گئے تو ماہو تمہارے۔ وہ تمہارے قیدیوں
کی کیا حالت ہو گی دیکھو بیٹیوں کی عزت بھی ہمو کریں گے۔ میں کہتا ہوں نہ تم
سب کچھ کر سکتے ہو اس واقعے کو یہیں دباؤ۔ اسی میں تمہاری اور میری بہن ہے۔

مالک کے ڈرانے دھمکانے اور دھب اور لالچ دینے کا ایسا اثر ہوا کہ فیصل نے جھینور
ڈالتے ہوئے کہا۔ مالک تم درست کہتے ہو۔ روٹل کی زندگی ہی میں میری قلعہ ہے تو
مطمئن ہو کر چلے جاؤ۔ میں سب یہودی رعایا کو سمجھا لیتا ہوں کوئی بھی روٹل سے کسی قسم
کا تعرض نہ کرے گا۔

فیصل وہاں سے اٹھ کر دوبارہ وہاں قلعے میں پڑا گیا تھا جبکہ مالک بن عیاض مطمئن
انداز میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اسے ڈھڑاتا ہوا حویلی سے باہر نکل گیا تھا۔



روٹل کی حویلی سے باہر مالک بن عیاض نے اپنے گھوڑے کو روکا۔ وہاں کھڑے ہو کر
پہرہ دیتے دے اوس و خروج کے جوانوں میں سے ایک سے بھاگ کر اس کے گھوڑے کی
ناک پکڑی۔ مالک بن عیاض گھوڑے سے اترا اور تقریباً بھاگتا ہوا حویلی میں داخل ہوا تو

نے دیکھا چار یا پانچ لاشیں پڑی تھیں اور راحیل اوس و خروج کی ان گنت عورتوں
کا رتھ بھٹی رہی تھی۔ ایک ستوں سے ٹپک ٹپک کر روٹل کھڑا تھا اس کی آنکھیں بند
تھیں اور اس کے آنسو بہ رہے تھے۔ اس کے ارد گرد بنجار کے نوجوان اپنے ہاتھوں میں
گلی گولیاں لئے چاقو و چھڑا کھڑے تھے۔

مالک کی گردن غم اور دکھ میں ٹپک مٹی تھی پھر وہ آہستہ آہستہ روٹل کی طرف بڑھا۔
اس کی آنکھوں سے بھی آنسو بہ نکلتے تھے۔ گئے پڑے روٹل کو اس سے گلے کا یا تھا۔
اسے گلے لٹنے پر روٹل نے چارہ اور پودے سک پڑا اور اس کے آنسو جھڑی سے مالک
کے شانوں پر گرنے لگے تھے مالک نے پت اپنی آنکھیں ملگ لیں۔ پھر پتے سے پتے
سے روٹل کی آنکھیں پر پتے ہوئے گا۔

میرے محسن میرے بھائی میرے گھر۔ میں جانتا ہوں یہ سحر من ہو گیا ہے۔ لیکن قسم ہے
مے زمین اور آسمان کے مالک کی تعظیم و وقت ادا جانتا ہے جب میں یہودیوں کے
نہاں میں بدترین حالتوں اور اس سے زیادہ ہولناک ویرانی بھاگ رہا ہوں گا۔ مجھے یہاں سے
یہاں اور ہوئی میں تمہارے سسے میں بات کرنے نہیں کے پس پنا گیا تھا۔ وہاں سارے
ہاں سردار بھی منع تھے۔ میں سے بیٹوں کو بلجود بلا کر اس سے گفتگو کی اور اسے اس امر
کا اندازہ کر لیا ہے کہ تمہارے طرف کوئی بھی دعوتی کارروائی نہ کی جائے گی۔

مالک بن عیاض نے دارا دیکھ کے راتل سے کہا۔ روٹل۔ روٹل مگر تم کو تو اس
سے بے افسوس میں حضور کی شادی بتائی کر دی جائے۔ روٹل نے چونک کر کہا۔
نہیں۔ میں یہ شادی حضور ہو گی اور آج رات ہم یہاں کا بوجھ غریبوں کے سر سے اتار
دیں گے۔

مالک نے روٹل کا ہاتھ تھامے ہوئے نہ پھر آواز دے والوں کی جھینور غنیمت کے بعد
اصل قسم کی ابتدا کریں۔ دونوں وہاں سے بے اور اوس و خروج کے جوانوں کے ساتھ
لی کر لاشوں کو دفن کرنے کا بندوبست کرتے لگے تھے۔

ساری لاشوں کو دفن کرنے کے بعد روٹل اور راحیل گھر آئے اب شام ہو مٹی تھی
اور اندھیرا چھیل کر خوب گہرا ہو گیا تھا۔ اوس و خروج کے جوان ابھی تک روٹل کی حویلی
سے اندر اور باہر پہرہ دے رہے تھے۔

اپنے کمرے میں کھڑا ہو کر روٹل کچھ دیر سوچتا رہا اور راحیل اس کے قریب السرہ
نہاں ہی اسے دیکھے یا رہی تھی۔ پھر روٹل نے نکلائی کا ایک صندوق کھولا اور اس میں
اس نے اپنی ماں کا ایک لباس نکالا اور بغل میں دبا کر جب وہ کمرے سے باہر نکلے گا تو

پاس کھڑی ہوئی راضی نے چہکتے ہوئے کہا۔ نصیریے۔ روٹل رک گیا راضی اس کے قریب آئی کہ جسے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

آپ اس وقت کہاں جا رہے ہیں اور اپنی ماں کا پاس آپ نے کیوں بغل میں دیا ہے۔ روٹل نے اس کی ڈھارس بندھاتے ہوئے کہا ابھی صبح پرچھو راضی۔ دیا روٹل جس کام کے لئے جا رہا ہوں اس میں مجھے کامیابی ہو تو نہیں۔ کرپوری داستان تم کہوں گا۔ راضی نے روٹی ہوئی کواد میں کہا۔

آپ کے انداز رہے ہیں کہ آپ کسی اہم کام انی کے لئے جا رہے ہیں۔ پھر راضی نے روٹل کا ہڈ پکڑ لیا اور پیچھے کھینچے ہوئے اس نے کہا میں آپ کو رات کے اس وقت کہیں نہ جانے دوں گی۔ آرام سے سوئیے اب آپ کو باہر نہ جانے دوں گی۔

روٹل نے کپڑوں کی گھڑی سنبھالی سے بغل میں دہائی اور چار سے راضی کا گھڑا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اس سے کہا۔ راضی۔ راضی یہ نہ سوچنا کہ میں اپنی دواہوں سے تنگ ہوں۔ میں جانتا ہوں تم اس دنیا میں تنہا رہو گی۔ تمہیں میری ضرورت ہے مگر نہیں بلکہ مجھے مگر تمہاری ضرورت ہے میں اس سونے کو اسے جا رہا ہوں جس کے کرنے کے بعد میں اور تم میں یہی کی حیثیت ہے۔ پر سونے رنگی ہر کر سکیں گے۔ فکر مند نہ ہو میں جانتا ہوں کہ میں کسی ا سارا ہوں۔ لہذا میں اپنے آپ کو نہایت ہی ڈالنے کی کوشش نہ کروں گا۔ میں مالک بن سونے کے ساتھ مل کر وہ کام ایسا کر سکتا ہوں۔ تھیر سے کہوں گا کہ ہم دونوں پر کوئی حرف بھی نہ آسکے گا۔ اور سونے کا بھی کھانا نہ کھائے گا۔

دیکھ راضی۔ میں قصہ کی شادی میں شرکت کے لئے جا رہا ہوں۔ پانچ انسانی جا کے ضیاع کے بعد یہ شادی یقیناً تھوڑی ہو چکی ہوئی لیکن مجبوری کے تحت یہ شادی ہو رہی ہے حالات پر سکون ہوتے تو اس شادی میں تمہیں بھی میں ساتھ لے کر جاتا لیکن اس آشوب گاہ میں تمہارا گھر کے اندر رہنا ہی بہتر ہے۔ میری خدمت سہوگی میں تم اپنے اہم گھبراہٹ طاری نہ کر لینا۔ میں بہت جلد لوٹ آؤں گا۔ تم میری کامیابی کی دعا بھی کرنا۔

راضی بے چاری اس اور افسردہ سی ہو گئی تھی وہ کچھ کتنا چاہتی تھی کہ روٹل سے کمرے سے نکل کر اسٹبل سے اپنا گھوڑا لیا اور حویلی سے باہر نکل گیا تھا۔ مشام کے تھوڑی دیر بعد قصہ کی شادی کی رسم ادا ہوئی اور جب فیملی کے آدمی اسے محل میں بٹھا کر لے جانے لگے تو روٹل اور مالک میں محبت بھی زمانہ کپڑوں میں اپنا آپ بھائیپ اور اس کی سیبیوں کی حیثیت سے اس کے ساتھ بیٹھ گئے اور بیٹوں کے آدمی اسیں

قصہ کے ساتھ فیملی کی حویلی میں لے گئے تھے۔

راتے میں روٹل نے مالک کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا میں تم سے ایک۔ لہذا اصول کیا تھا سونے بیٹوں کو لٹکانے لگانے کے بعد میں بھی تمہارے ساتھ تمہاری دلی میں آؤں گا اسی لئے میں اپنا گھوڑا وہیں چھوڑ آیا ہوں۔ اور وہاں سے لباس تبدیل کر۔ یہ یہودی مسافر کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ میری حویلی میں چوٹکے اپنے جواں بہو۔ رہے ہیں اس لئے بیٹوں کو قتل کر کے رہا لباس میں میرا جانا مناسب نہیں۔ محل کی حویلی میں داخل ہو گئی تھی لہذا روٹل حاشوش ہو گیا تھا۔

بیٹوں کے آدمی پاکی کو سیدھا بیٹن کی راہگاہ میں لائے۔ انہوں نے پاکی ایک عجیب سی سکن سے قریب رکھ دی اور جب وہ وہیں جانے لگے تو روٹل اور مالک میں محبت طبعان کی طرح پاکی سے باہر نکلے۔ روٹل نے بھاگ کر چاہا کہ اور وہ بند کر دو پھر ایک لمحے سے ساتھ اس نے اپنی گھوڑا نکالی اور چاروں کناروں کی گردنیں اس نے کات دی ہیں۔ خود بیٹن بھی چونکہ اس وقت خوابگاہ میں سونے تھا لہذا مالک میں محبت بھاگ کر سونے کی طرف چھا اور اپنی گھوڑا کی نوک اس نے انہوں میں گھونپ کر رکھ دی تھی۔

قصہ بھی پاکی سے نکل کر باہر نکلی تھی چاروں بیٹوں کو تم کرنے کے بعد روٹل اس کے پاس آیا۔ تم کو انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

دیکھ تمہیں نے دیکھا تمہاری دواہیوں کے عوض قدرت نے میرے جسم میں اس اور مجھ کو اسے دوسرے سامنے لا کر کیا ہے۔ اس کے بعد روٹل اور مالک نے نگاہوں سے نگاہوں میں ولی اشارہ کیا پھر مالک کی چھوڑ گھوڑا بند ہوئی گردن اور پھر بیٹوں کو وہ حصوں میں کاتی ہوئی چلی گئی تھی۔ روٹل اور مالک نے اپنی گھوڑا بیٹوں کے پاس سے پانچ اور میان میں کر لیں اور کھڑی کے راستے حویلی سے باہر لے گئے تھے۔

گھڑی تاریکی میں داخل گلیوں میں وہ دونوں واپس جا گئے جا رہے تھے۔ آسمان پر بادلوں نے کھوئے ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ چاند ابھی طلوع نہیں ہوا تھا اور تاریکی اپنے عروج پر تھی۔ کبھی کبھی لونی سحرانی پرندہ دیا کے آواز اور ابتداء کے گیت گانا ہوا غریب کے اوپر سے گزر جاتا تھا۔ ان کی آوازوں سے چند لمحہ تک صاف میں ایک روشنی سا پیدا ہوا اور دوبارہ فصاحتیں کسی اداس گیت کی طرف مصمم اور طول ہو کر رہ جاتیں۔

مالک کی حویلی میں دونوں جاگتے ہوئے واپس آئے جدی ہدی انہوں نے کپڑے بدلے اور اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر وہ حویلی سے باہر نکل گئے تھے تھوڑی دیر کے بعد وہ

یہودی صاحب زولوں کی حویلی کے سامنے کھڑے تھے۔ دروازے پر دستک دینے سے عمل مالک نے روئیل کے ہاں میں سرگوشی کرتے ہوئے تم سے اچانک اپنا فیصلہ کیوں بدل لیا۔ اور یوں کے ساتھ تم سے کناروں کو بھی قتل کر دیا۔ روئیل نے بھی سرگوشی کرتے ہوئے کہا کہ مجھے بھی دیر سے اس کا حیاں آیا تھا ایسا کر ضروری تھا اگر ہم اکیسے بیوں کو مارتے تو لوگ یہ شک کر سکتے تھے کہ اسے قصورہ نے مار دیا ہے۔ اب کناروں کے ساتھ مرنے سے قصورہ پر کوئی شک کی گنجائش نہ رہے گی۔

مالک بن عثمان۔ خوش ہوتے ہوئے کہا۔ روئیل میرے بھائی تم نے مہارت و الشہادہ قدم اٹھایا ہے۔ میں و آسمان کے مالک کی قسم جس کا تم جیسا رقیب و صیب ہو اسے کوئی غلہ کوئی خوف نہیں ہو سکتا۔ مالک جب خاموش ہوا تو روئیل نے دروازے پر دستک دی۔

قصوری ہی دیر بعد زولوں نے دروازہ کھولا اور س دونوں کی طرف اس نے دیکھتے ہوئے کہا آج تم دونوں سرد رہی طرف کیسے نقل آئے سو۔ روئیل نے کہا ہمارا کی وہ یہ جس کی بنی نے بچنے دل خود کشی کی تھی میں اس کا نام صلیب میں اس نے تم سے کچھ قرض لے رکھا تھا۔ میں وہ لوٹا کرتے آیا ہوں۔

زولوں نے خوش ہوتے ہوئے کہا اندر آہذا میں صبا۔ لئے دیوان خانے کا دار کھولتا ہوں پر صبا لگا کر بتاؤ ہوں کہ اس کے سے کتنی رقم ہے۔ زولوں۔ یہاں خانے میں اس دونوں کا حیاں ہر اس نے اس یہودی رقم بتائی جو روئیل نے اواس قتل اور جب وہاں پہنچے ہوئے دھن کر رہے تھے کہ زولوں کا جانے والا ایک یہودی بھاگتا ہوا آ اور زولوں سے کہا۔

غضب ہو گیا۔ یوں کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔ آج جب مالک بن عثمان کی من قصورہ کو اس کی خوبیاں میں پر بچا دیا گیا تو کچھ دیر بعد وہ بچل ہوئی خوابگاہ سے باہر نقل اور لوگوں سے کہا یوں کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔ قصورہ کا کہنا ہے کہ کچھ لوگ پہلے سے چھپ کر خوابگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اپنے چہرے ڈھانپ رکھے تھے فلذا قصورہ پہچان نہیں سکی۔ ہر حال اس کا کہنا ہے کہ وہ قصورہ میں نہیں تھے اور انہوں نے صرف اس ہی کو نہیں بلکہ ان کناروں کو بھی سوت کے گھٹ آثار دیا ہے۔ یہ اس کی پاکلی خوابگاہ میں لے کر گئے تھے۔

روئیل نے روئیل اور مالک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو میں کی حویلی میں چلے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یوں کو کسی نے اور کیسے قتل کیا ہے۔ روئیل اور مالک رصاصہ ہو گئے

اس کے ساتھ ہوئے جب وہ بیوں کی حویلی میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھ دیاں گنت یہودی بیچ تھے اور بیوں کے قتل پر غم و غصے کا اظہار کر رہے تھے۔

روئیل اور مالک بن عثمان وہاں پہنچے تو یوں نے دونوں کو شک کی نگاہ سے دیکھا لیکن جب زولوں نے انہیں بتا دیا کہ یہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو یہودی میں ہو گئے۔ اس وقت تک قصورہ اپنے گھر جا چکی تھی۔ مالک نے روئیل کو اشارہ کیا کہ دونوں حویلی سے باہر نقل گئے ایک باہر ایک اور ایک ایک مالک آکر رک گیا اور روئیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

روئیل میرے بھائی۔ میں ابھی اور اسی وقت ہر شخص کے بادشاہ ابو صیب کی طرف آ رہا ہوں۔ میں آج رات ہی اپنے سر کا کالی حصہ لے کر یوں کا میرے بعد قصورہ گھر سے دوسرے افراد کا خیال رکھتا۔ میں واپس آ کر سطوں کو اس کے شوہر کے گھر لے کر دیاں گا۔ میرے بعد اوس و خروج کا خیال رکھنا تو شش کرنا کہ میرے آنے تک اس طرح کے ساتھ کوئی الجھن نہ پیدا ہو۔

دیے مجھے امید ہے کہ چند روز تک یہودی دینے بھی مصروف رہیں گے۔ اور یوں نہ جگ اپنا سردار بچانے کے لئے چند روز تک جوڑ توڑ و رہاگ بڑا کرتے رہیں گے۔ اس وقت تک میں جلد کی صورت میں گریہ عذاب میں کرنا مل ہو جاؤں گا۔ میرا کوئی پاتھ تو نہ کہ جس کی شادی پر اس نے کیسے طواف ہاں رکھا تھا اور وہ گھر میں ہوا ہے۔

گھوڑے پر بیٹھے ہی مالک نے روئیل سے مصافحہ کیا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو۔ روئیل وہاں ابھی میرے میں صوری دیر تک کھڑا رہا۔ چاند اب طلوع ہو گیا تھا اور سورج کے کھنڈوں کے چھوٹے دامن آسمان پر ستاروں کے نقش و نگار فطرت کے گیت گاتے اور کائنات پر مسکراتے دکھائی دینے لگے تھے۔ جب مالک کے گھوڑے کی ٹانگوں کی رات آتا بند ہو گئی تو روئیل نے اپنے گھوڑے کو سڑ کر اپنا لگا دی تھی۔

روئیل اپنی حویلی میں داخل ہوا اور اوس و حزیج کے ہاں حویلی کے اندر اور باہر بہت سو رہے تھے اور کچھ جاگ کر پھر دے رہے تھے۔ روئیل اصطلح کی طرف گیا گھوڑے کو وہاں باندھ کر اس کی رین اور دھانہ اٹار اور اسے چارہ ڈال کر جب وہ اپنے کمرے میں آیا تو اس نے دیکھا کہ کمرے میں راجس نے نقوش کے قتل سے بچنے والا ایک چہرہ دیا۔ اس نے کر رکھا تھا اور وہ خود فرش پر چٹائی پھا کر بیٹھی روئیل کا انتظار کر رہی تھی۔ یوں نے روئیل کو دیکھا وہ کھڑی ہو گئی اور قریب آکر اس سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

میں تب کو آپ کی کامیابی مبارک یاد دہانی ہوں۔ میں حافی ہوں تب اور مانتے

موا یوں کو کوئی قتل نہیں کر سکتا اپنے آنے والے رسول کی قسم آپ نے اتفاقاً
اور نیک عمل کیا ہے جس پر آنے والی عرب جنسیں غرور و سخی کریں گی۔ راحیل سے
سے روئل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینے ہوئے پوچھا آپ سے کھانا کھایا ہے۔ روئل نے
نئی میں سر ہلا دیا تو راحیل نے اسے کھینچ کر چٹائی پر بٹاتے ہوئے کہا۔

تھوڑے دنوں کے لئے کھانا بھجوا دیا تھا ہر پہرہ دینے والے جوان بھی چار
باری جا کر کھانا کھا آئے ہیں۔ آپ بیٹھیں میں آپ کے لئے کھانا گرم کر کے لائی ہیں
روئل چٹائی پر بیٹھ گیا۔ قہوڑی دیر بعد راحیل آئی اور روئل کے سامنے کھانا رکھنے کے بعد
وہ ہر تھپکی میں گئی اور وہاں سے دودھ کا ایک برتن بھر کر لے آئی اور کہا آپ کے بارے
کے بعد میں نے بکریوں کا دودھ بھی کھل لیا تھا اب آپ کھانا کھائیں۔

روئل نے کھانے کی طرف ہاتھ جوڑ دیا ہی تھا کہ راحیل کی طرف اس نے
دیکھتے ہوئے پوچھا راحیل تم نے کھانا کھایا۔ راحیل نے حسب نئی میں سر ہلا دیا۔ تو راحیل
نے ہاتھ نیچتے ہوئے کہا میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ راحیل نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے
کہا آپ ہاتھ کیوں دھو کر رہے ہیں شروع کیجئے میں بھی آپ کے ساتھ کھاتی ہوں۔ دودھ
مل کر کھانا کھالے گئے تھے۔ کو دودھوں اس اور فہمید تھے میں دودھ کے وہاں اٹھنے سے
سے ان کو کسی قدر طبیعت اور یکسوی ضرور حاصل تھی۔



ایک روز دوسرے قہرپ راحیل بن عمران شام میں جو خصال کے بلاشبہ ابو بید
سامنے بیٹھ ہو رہا تھا یہ وہی کھوٹا جس میں ایک بار روئل بھی بید سے مل کر گیا تھا
بید کی نشست کے عقب میں حدام کھڑے شتر مرغ کے پردوں کا پھرتا رہا ہے اور
راحمیں ہائیں اس کے عرب حالت کھڑے تھے۔ راحیل ہاتھ کی دیوار کے ساتھ سریم کا ایک
بجس رکھا تھا اس کے اوپر دیوار کے سامنے صینی کا بت تھا جو آہوں کی صلیب پر لٹک رہا
تھا۔

راحیل بن عمران ابو بید کے کہنے پر جب اس کے سامنے بیٹھ گیا تو بید نے پوچھا
تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ راحیل بن عمران بولا اور کہے۔ میرا نام راحیل بن عمران
ہے بید نے سچتے ہوئے کہا تمہارا ایک سردار پہلے بھی میرے پاس مدد کی درخواست
کر آیا تھا شاید وہ دوبارہ سے تھا اور اس کا نام روئل تھا۔

راحیل نے بڑی بے تعلی سے کہا ہاں اس کا نام روئل ہے وہ میرا کافی اچھا ساتھی

ایسا سردار اور شجاع ہے کہ اس جیسے ایک ہزار جوان بھی اگر میرے ساتھ ہوں تو
میں نے آخری کوئے تک یہودیوں کا تعاقب کر سکتا ہوں۔ مدد کی جو درخواست روئل
میں اب میں نے کر لیا ہوں۔

راحیل نے بڑی یہودی کا اہلکار کرتے ہوئے پوچھا کیا بیٹوں کے مظالم تم پر اور
ان کے ہیں۔ جواب میں راحیل بن عمران نے اپنی سن کی شادی اور بیٹوں کے قتل کی
کہانیاں کہہ دی تھیں۔ ابو بید نے مسکراتے ہوئے اور حش ہوتے ہوئے کہا اب
تم سے عربوں میں کام مراعات مل جائے۔ میں سب قتل ہو چکا ہے تو اب
میں اپنے ساتھ ہوں۔

راحیل سے کہا۔ یہودی کسی وقت بھی ہم پر اور ہمارے قہروں پر حملہ آور ہو سکتے ہیں
میں اس کی شادی بھی اس روز چند یہودیوں نے ایک عرب بیوہ عورت کو ماں
کہا تھا جس کے جواب میں روئل کے پھولے بھائی یسودا نے اس کو یہودیوں کو
تھکاتا اور وہ جیسوں نے اس عرب بیوہ کو قتل کیا تھا۔

راحیل نے یہودی بھرتے اسوں نے روئل کی ماں۔ اس اور اس سے بھائی کے علاوہ
اس کے والد بھی کے باپ کو بھی قتل کر دیا۔ روئل وہاں پر مودوں۔ صاحب اس
کا۔ اس کے پاس۔ یہودیوں کے ساتھ یہودی جوانوں کی سوت کے گھات انداز دیا۔ اس
کا۔ اس کے والدین روئل کی حفاظت کے لئے اس کے گھر کے ارد گرد پہرہ
دیتے۔

راحیل نے یہودی چند روز تک اپنا سردار راحیل بن عمران میں اٹھے رہیں گے اس کے
دوسرے عربوں کے خلاف جرات میں آئیں گے۔ اگر اب ہاتھ بڑب میں ہم عربوں کا
راحمیں ملک سٹائیں گے۔ ابو بید نے ان بات میں کھڑا ہوتا ہوا کہا۔

راحیل نے کہا کہ وہ عرب کے عربوں کو مٹائیں۔ عرب اس میں سزا دیں گے کہ وہ
میں سے منظر اور اپنا ہو کر رہ جائیں گے۔ مدد سے لے کر حضرات و ادب
عرب ملک کی سر زمین ہم عربوں کی ہے۔ اس کے بعد یہودی اگر ہم پر روئتی
ہو تو ہم پر جیت اور محنت ہے۔ میں دیکھتا ہوں وہ عربوں پر کیسے مظالم اور ستم اٹھاتے
ہیں۔ تم تعاقبات محسوس نہیں کر رہے تو میں ابھی وہ اسی وقت اپنے لشکر کے ساتھ
کی طرف کوچ کرنے کو تیار ہوں۔

راحیل بن عمران بھی کھڑا ہو گیا اور دلی دلی مسرت میں اس نے کہا آپ میری تعاقبات
میں نہ کریں۔ میں یہودیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے دنیا کے آخری کوئے تک

برسرِ پانپ کا ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ ابو حنیفہ نے منکراۓ ہوئے کہ۔ تم لوگ واقعی
قابل ہو کہ تم لوگوں کی مدد کی جائے۔ پھر ابو حنیفہ نے مالک بن عوف کا ہاتھ قسام کیا کہ
اے لے کر کہو سے باہر نکل گیا تھا۔



رات بھانگی جا رہی تھی۔ قدرت کے گماشتے سحر کی تلاش میں اومیدوں کی مٹائیں، اوروں کی طرح تیز رہے تھے۔ آدمی رات کے سہل پر تباہ ستارے اپنے طے دینے والوں کے ساتھ وقت کی نشو و ارتقا کا سفر دیکھ رہے تھے۔ دو ٹیل شدہ کراٹھ بیڑا اس کے قریب ہی دوسری مصری، یعنی ہوئی رائیل بھی اٹھی اور رائیل کے قریب - راس رائیل سے اچھٹا تھا جسے ہوئے پر چھانے

کیا؟ - آپ یوں پہلیں کہ انہوں نے راتیں نے راتیں میں
 ہوئے پورا۔ یہ تم جاگ رہی تھیں۔ راتیں نے لگی ہیں۔ مجھے ہندوستان میں
 آپ بھی تو جاگ رہے تھے۔ آپ نے اس کتاب کو آپ کو کرنا ہے۔ یہ
 راتیں سے لکھیں۔ یہ کسی کے لئے ہے۔ اس کی وجہ سے ہر راتیں نے پتہ
 ہوئے کہا۔

سنہ ۱۰۰۰ء میں باجمہ کھڑے گئے اور لے لی اور انہیں سن دی ہے۔ یہ آپ کے
آپہ ترقی پاریں۔ یہ ہمت لادھو کہ ہے۔ راجیل۔ ہورے سے ہے کہ ہے
ہمت لادھو کہ نہیں۔ یہ ایک نئے ہیں ہیں ہے کھڑے کو رہا۔ انار کی ہوئی
طرف آ رہا ہے۔

رائل اپنے اترے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا میں صاف اس دور میں ہوں۔ میں
اٹھ کر اس کے لئے دروازہ کھاتا ہوں۔ رائیل نے پریشان ہو کر پوچھا توں ہے۔ جس
نے آپ دروازہ کھلیں گے۔ رائیل نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے ساتھ ساتھ رائیل
رات کے اس وقت شہر کی گلیوں میں اکیلا سوار مالک میں عمار کے حدود اور کس ہر
ہے۔ رائیل بھی اس کے ساتھ ہی لی تھی اور حویلی کے اندر پہنچنے والے مسیح جو اس
دروازوں کے اندر گرو پھیل گئے تھے۔

کئی عمار حویلی سے باہر آ کر رہا اور باہر کھڑا اوس دو خروج کے جوانوں کے ساتھ گفتگو کرتے لگا تھا۔ روئیل نے جیب آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو اس نے دیکھا سات سالہ بن محمد اپنے گھوڑے کی باگ تھامے کھڑا تھا۔ روئیل آگے بڑھا اور اس سے لگے

۔ اے اس کے گلن میں سرگوشی کی۔

۱۔ یہ کہیں ہے اور اس نے تم سے کیا کہا۔ مالک بن عمار نے حویلی میں داخل ہوا تو کہنے لگا: میرے بھائی اچھے چٹاپ نہ ہو، میرے کام کو سب کچھ تم سے چھین گیا۔ صحن میں آکر انہوں نے دروازہ بند کر دیا پھر وہیں کھڑے کھڑے مالک کے ادنیٰ میں گیا

دوئل۔ دوئل۔ میرے بھائی۔ ابو سید اپنے لشکر کے ساتھ یہاں پہنچ گیا ہے اس
 کی یہ خبر میں اپنے پوتھی لشکر کے ساتھ روانہ ہو رہا ہے اور باقی لشکر کو اس نے جیل
 میں رکھ دیا اور تاریک دہانوں کے اندر پھنسا دیا ہے۔ سو دوئل۔ آج رات ہی وہ وہاں
 کے مکے میں اس کی صفائی کروائے گا اور کل وہاں یہودیوں کی دعوت کرے گا۔ اس
 میں ہی میں وہاں کا کام تمام کر دے گا اور نوحہ یہودی قسم میں رو جائیں گے۔ میں
 اور تم دونوں پہنچیں گے۔ دوئل سے میرے اور جویش میں آکر مابوقت آنیو
 اور ہم سب کے لئے رہے ہاتھ بن کر یہودیوں کے ہمارے کو نہ مرادیں اور سوچ لیں
 کہ اب ہم اس سے نصورات کے بت توڑ دیں گے تو اس میں وقت کے دوسرے میں جیل
 میں رہیں اور واپس لوں کا صدقہ ایک صاحب دینا ہو گا۔ میری قوت کے چہرے پر اس
 تم کو ملے گی، اب اب اس کی جو مالک دعوت ہے وہ ہیں اس میں ہم یہودیوں کے
 سے ہی وہ صاحب کریں گے۔ امت عرب میں یہودی تھیں اور اندر انہیں لی
 اس میں ہیں اب اس قتل کو جیسے آگاہ بھیجئے گا وقت آگیا ہے۔

میں اب غائب ہو رہا تھا۔ میں اب بکھر جاتا ہوں۔ تھوڑی
 گھنٹوں کا ہر کل میں ویران کے آپ کو منتظر رہتا رہتا کرتے کے بعد
 آپس میں کہیں کہیں اس کے ساتھ جگہ سے طبعی طور پر شکستہ نہیں۔

[illegible]

دھنل گئے بڑھی اور یہ سکون انداز میں اپنا سر دائیں کی چھائی پر رکھتے ہوئے کہا۔
- "جیسے رہتا، میرا تو اکید پاپ مر ہے۔ جگہ تپ کی ہاں۔ بس اور بھائی موت کے
- "سے ہیں۔ بدلتی مسموم اور المردو جو کرشمی سوچوں میں کھو گیا تھا۔"

ہوئے۔ اس معاملے میں تم دونوں میں سے کسی کو کوئی اعتراض ہے؟

مالک نے کہا میں کوئی اعتراض نہیں ہے ہم تو خود چاہتے ہیں کہ ابھی اور اسی وقت ان عالم اور سفاک قوم کا قتل عام شروع کر دیا جائے۔ ابو سید نے فیصلہ کن لہجے میں کہا کہ آج رات میں ان کے سرکہہ لوگوں کی دعوت کو ان کی تعداد کم از کم ایک ہزار ہوگی۔ ان کے لئے کسی کھانے کا بندوبست نہ کیا جائے گا بلکہ میرے لشکر کے لئے جو سامان ہمارے پاس ہے اس سے انہیں پھر دیا جائے گا کہ ان کی دعوت ہے۔ جب وہ سارے کھانے کے وقت جمع ہو جائیں گے تو میں ان سب کو اپنے اس لشکر کے ہاتھوں قتل کر دوں گا جو اس وقت میرے ساتھ ہے۔ اب تم دونوں کا کام باقی ہے۔ دونوں میرے لشکر کا سامان اعلیٰ ہو گا جو اس وقت جنبل امہ کے ریلوں میں چھپا ہوا ہے۔ اب اس لئے ہمارے ہاتھ کے دونوں یودیوں کے ان مضبوط لٹکڑوں سے واقف ہے جہاں یودی چھپ رہے ہوتے ہیں۔ اور ہمارے لشکر کو قتل عام کیا جاتا ہے۔

اس دن مالک تمہارے ساتھ اوس و خراج کے جوانوں کا لشکر ہو گا تم شہر کے جنوب کی طرف حملہ آور ہوگا۔ جبکہ دونوں میرے لشکر کے ساتھ شہر کی طرف سے اپنے حصے کی تعداد لے کر تم دونوں شہر کے اندر مسیح اور سرخ یودیوں کو جن جن کر قتل کر دے گا۔ کیا کرنے میں تم کہلا رہے ہو گئے تو آنے والے دور میں صدیوں تک یہودی تمہارے پاس رہے گا۔ ابھی میرا ایک سالار دونوں کو اپنے ساتھ لے کر جنبل امہ میں گھس گیا ہے۔ اپنے اپنے لشکر میں لے کر جانے کا اور انہیں مطلع کرے گا کہ اس جنگ میں دونوں ان کا سالار ہو گا تاکہ وہ دونوں کو دیکھ لیں اور اس کا اہتمام کریں۔ تم دونوں کے آنے سے قبل میں اپنے سالاروں کے ساتھ اسی موقع پر پہنچ کر رہا تھا۔

ابو سید نے کسی کو آواز دی اور جواب میں ایک عرب بھاگتا ہوا جیسے میں داخل ہوا۔ ابو سید نے دونوں کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ دونوں ہی میرے ہیں جس کا ذکر میں تم سے کیا ہوں اسے جنبل امہ کے اندر اپنے لشکر میں لے جاؤ اور لشکروں کو بتاؤ کہ آنے والی شام کو جس جنگ کی ابتدا ہوگی اس جنگ میں یہی دونوں بن صلاح ان کا سالار اعلیٰ ہو گا۔



دوسرے روز ابو سید کے آدھوں کے علاوہ مالک میں بھی دو دونوں کے ساتھ اوس و خراج کے لوگوں نے شہر میں یہ خبر پھیلادی کہ ابو سید کا ارشاد ہے کہ یہودیوں اور یودیوں میں مسیح راہ کے علاوہ جہاں کے اس ملک کی بدولت نہ ہوگا۔ جو آنے والے نبی کے لئے بنایا گیا ہے۔

4185

رائیل نے پیار سے دونوں کی گروں پر اپنا حسین اور گندار ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کہ آپ میرے لئے طہارت کی گود اور میری زندگی کا حسین ترین وقت ہیں۔ رائیل نے کہا کہ اس نے عیسیٰ کی مجلس تڑپ اور ایک انوکھی خام اور مدھ بھری آواز میں کہا۔ آپ مجھے مل گئے ہیں تو میں سمجھوں گی میں نے کچھ نہیں سمجھا۔ دونوں نے الفاظ کی رقت میں کہا کہ ناش میری ماں۔ سن اور بھائی زندہ ہوتے۔ اور تمہارے اس گھر میں آئے سے وہ ایک امر مت سکون اور ادبی راحت دیکھتے۔ اس سے آگے دونوں پہنچے۔ کہہ سکا۔ اور اس کی غوطہ کھا گئی تھی رائیل نے اس کا ہاتھ تھامے ہوئے کہا۔

آپ واکرم کی ضرورت ہے اب آپ سو جائیں۔ دونوں نے اپنے آپ کو چھوڑ اور مسکرا کر کہ ان مالک میں مجھ سے بہت لمبے ایک ایسی خوشخبری لایا ہے جس کو میں سے مجھے انتظار تھا۔ آج مجھے نیک نہیں آئے گی۔ تو دشمن اس جنگی پیمانہ میں ہمارے اپنے ماضی کے حالات ایک دوسرے کے شاکر محراب کا انتظار کریں۔

رائیل کے حسین ہرے۔ ابھی مسکراہٹ۔ غرضی نہیں ہو رہے۔ پانی۔ چنے۔ گزرتی وقت کی باتیں ایک دوسرے کو سناتے ہیں۔ کہتے ہیں اور رات کو تلاش میں پڑی چیزیں سے جس کی چارہ تھی۔



دوسرے روز ابو سید کے آدھوں کے علاوہ مالک میں بھی دو دونوں کے ساتھ اوس و خراج کے لوگوں نے شہر میں یہ خبر پھیلادی کہ ابو سید کا ارشاد ہے کہ یہودیوں اور یودیوں میں مسیح راہ کے علاوہ جہاں کے اس ملک کی بدولت نہ ہوگا۔ جو آنے والے نبی کے لئے بنایا گیا ہے۔

یودی سلطین ہو گئے کہ ان کے پاس ابو سید کے لشکر کی طرف کے ہمارے ہیں فرید و فروخت کر رہے تھے اور یودیوں کے ساتھ ان کا رویہ نہایت مہربان اور نرم تھا۔ لہذا انہیں کسی قسم کا شک اور وہم نہ گزرا تھا۔

دونوں اور مالک اسی دوران ابو سید کے پاس گئے وہ اس وقت اپنے خیمے میں بیٹھے اپنے چند سالاروں کے ساتھ کھنگو رہا تھا۔ دونوں اور مالک کے آنے پر سالاروں کو چاہنے کا اشارہ کیا اور انھیں کہ اس سے دونوں اور مالک کے ساتھ مصروف کیا پھر وہ جنبل امہ کے سامنے جموں کے اندر چھپی ہوئی کھجور کے پتوں کی بنائی ہوئی چٹائی پر بیٹھ گئے پھر ابو سید نے کہا کہ یہ ہوا تم آگئے۔ در۔ میں خود تم دونوں کو بلانے والا تھا۔ میں آج ہی یودیوں سے نپٹ جاؤں گا۔

وقت کھاتا تھا جو حقیقت میں ابو سید کے لشکروں کے لئے تھا۔

دوسری طرف روتل بھی جبل احد کے اندر ابو سید کے لشکر میں جا چکا تھا اور مالک بن عثمان نے اس دغریج دونوں قبیلوں کے جنگجو جوانوں کو چند حویلیوں میں جمع کر کے محکم کر لیا تھا۔ جب دعوت میں حصہ لینے والے یہودی کھانا کھانے کے لئے یہی جگہ تقاریر میں بیٹھ گئے تو اچانک ابو سید نے اپنے لشکر کے ساتھ حملہ کر کے ان کا قتل عام شروع کر دیا تھا۔

اسی وقت جنوب کی طرف سے مالک بن عثمان اور شمال کی طرف سے روتل نے حملہ کر دیا تھا۔ دونوں نے ایسی خونخواری سے حملہ کیا تھا کہ یہودیوں کے بڑے بڑے حربہ آراہ۔ بڑے بڑے سوار اس کے آگے صحرائی بزمروں کی طرح بھاگ رہے تھے۔ وہ دنوں کے ایک عرصے سے انعام کی آگ میں جل رہے تھے لہذا دونوں پرانی حکمرانوں اور دروغوں کی طرح دھڑائی آمدنیوں میں غر کر رہے ہوئے یہودیوں کے قتلوں میں کس کس تھے۔ اور ان سب یہودیوں کا قتل عام شروع کر دیا جو جنگ میں حصہ لینے کے قابل تھے۔

بھاگتے ہوئے یہودی کہہ کر آواروں میں کتبہ درج۔ لودہ کے لئے پارے گئے تھے لیکن کوئی کسی کی مدد کو نہ آیا اور روتل اور مالک بن عثمان نے یہودیوں کے اعضاءوں کاٹنے کا خوفناک کام جاری رکھا۔ یہاں تک کہ عربوں نے اندر انہوں نے ہر شخص اور باقی یہودی کو قتل کر کے دھک دیا تھا۔

اس وقت تک ابو سید بھی دعوت میں حصہ لینے والے یہودیوں کو قتل کرنے سے باز نہیں آئے۔ مالک بن عثمان اور روتل نے بھی شہر کے اندر پھیلی ہوئی یہودیوں کی انہوں نے وادی دلی حشر میں جمع کیا اور انہیں جلا کر رکھ دیا تھا۔

جب وہ اس کام سے فارغ ہوا تو ابو سید مالک بن عثمان اور روتل کے پاس آیا اور ان دونوں کو قاطب کر کے کہنے لگا دیکھو اوس دغریج کے محترم مرد۔ میں نے جو وعدہ تمہارے ساتھ کیا تھا وہ پورا کر دیا ہے۔ میں اب ابھی اور اسی وقت یہاں سے ہوتی کہوں گا لیکن روانگی سے قبل میں ایک کام کرنا چاہتا ہوں۔ دیکھو میں نے بیٹھ کر تمہارے روتل کی ہونے والی بیوی کے باپ کو مار دیا گیا تھا وہ لڑکی کون ہے اور اس وقت کہاں ہے میں خود روتل اور اس کی شادی کر کے عرب میں اس امر کی ابتدا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ عرب میں عربوں کی بیٹیاں شادی کے بعد کسی یہودی کی خواہش کے بجائے یہودی آپ شہروں کے گھروں میں چلا کر رہیں گی۔

جب تک میں اس شادی سے پٹ ہوں اس وقت تک میرا لشکر کھانا کھا کر کوچ کرتے

جاری کر لے گا۔ مالک بن عثمان نے کہ اس لڑکی کا نام راحیل ہے باپ کی موت کے بعد یہ لڑکی رہ گئی تھی۔ اور اب روتل کے ساتھ اس کی حویلی ہی میں رہتی ہے۔ اس پر ابو سید نے کہا اگر آپ یہ ہے تو چلو مجھے روتل کی حویلی میں لے کر چلو۔

ابو سید۔ روتل اور مالک بن عثمان شہر کی طرف بڑھے۔ جب وہ روتل کی حویلی میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا۔ گھن میں حسین و جمیل پر کشش راحیل بکریوں کا دودھ پلا رہی تھی۔ مالک بن عثمان نے کہا وہ لڑکی جو اس وقت بکریوں کا دودھ نکال رہی ہے یہی ہے۔

راحیل کا ہوشیار ابو سید آگے بڑھ کر راحیل کے قریب ہوا اور بڑی شفقت اور پیار اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہہ بنی تو دودھ نکالنا بند کر دے کہ ابھی تیری شادی ہوئی ہے۔ راحیل بے چاری ایسی بوکھلائی کہ اس کے ہاتھ سے دودھ کا دھڑا گر گئے۔ پھر ابو سید نے راحیل کی طرف بھاگ گئی تھی۔

ابو سید بھی راحیل اور مالک کے ساتھ اس گھر میں گیا اور وہاں اس نے روتل راحیل کا شک پڑھا دیا۔ تھوڑی دیر تک وہ وہاں بیٹھا رہا۔ روتل اور مالک کے ساتھ اپنے لشکر میں آیا اس کا لشکر اس وقت تک کھانا کھا کر چلا ہوا تھا۔ ابو سید نے مالک بن عثمان کے ساتھ مصافحہ کرنے کے بعد کوچ کا حکم دے دیا تھا۔

روتل اور مالک اپنے گھروں پر سوار ہوئے ابو سید کے لشکر کو پیچ کر ہوا دیکھتے رہے جب وہ وہاں سے گزرے تو ابو سید اپنے لشکر کے ساتھ جبل احد کے دامن میں اس کی نظروں سے اٹھ گیا تو انہوں نے اپنے گھروں کو سوار کر کے روتل اور مالک کی طرف سے انہوں کو اپنے گھروں کو پہنچانے کے لئے عربوں کی طاقت و کجلی اور مسل و دھک دیا تھا۔



یہاں نے ابھی تک تدمر شہر اور صحرا کے اندر شہر کے قلعے کے درمیان پرانے والی حالت میں قیام کر رکھا تھا وہ لگا کر شہر کے مختلف مقامات پر لوگوں کو شرب کے طائفے بٹھاتا رہا اور اس مقصد میں اس نے خاطر خواہ کامیابی بھی حاصل کر لی تھی۔ مگر وہاں اس سے پہلے تدمر بہت حد تک بے بس کے پاس جا کر رہا دیکھتے تھے وہاں اب لوگوں نے تدمر بہت حد تک حسان کی لاش کے پاس جا کر ایسا کرنے سے بند کر دیا تھا۔ شرک کے جو

دوسرے طور طریقے اہل دھرم نے اپنا رکھے تھے ان سے بھی وہ کافی حد تک باز آچکے تھے اس طرح دھرم میں قیام کے دوران یونانی کی کوششیں دمک لائے گئیں تھیں۔

ایک روز شام کے قریب یونانی سرائے میں داخل ہوا تو اسے دیکھتے ہی سرائے کا مالک نے اسے اپنے پاس بلایا۔ یونانی اس کی طرف گیا اور سرائے کے مالک کے پاس بیٹھ گیا۔ سرائے کے مالک نے بڑی خوش طبعی میں یونانی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ وہاں یونانی میرے معزز اور محترم مسافر۔ آج کا کھانا میرے ساتھ کھاؤ۔ کھانے کے بعد میں سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر یونانی ہلا اور کہنے لگا جو کچھ تم پر جانے چاہئے ہو کھانے سے پیسے ہی پوچھ سکتے ہو اس پر سرائے کا مالک بڑی خوش طبعی میں ہنس نکلا۔

یونانی یونانی میرے عزیز۔ پہلے یہ سون ہو کر دو لوں انہما کھا کھاتے ہیں اس کے بعد میں جو کچھ پوچھنا چاہتا ہوں پوچھوں گا اس کے ساتھ ہی سرائے کے مالک نے غلاموں کو اشارہ کیا اس کا اشارہ دیتے ہی وہ کھانے آئے لہذا یونانی سے سرائے کا مالک کے ساتھ مل کر کھانا کھا۔ سرائے کے مالک کے غلام حلقہ بن کر بیٹھ گئے سرائے کا مالک ہوا اور یونانی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

ابھی تمہاری ہی در پہلے ایران کی طرف سے کچھ آئے اس طرف سے ہیں اور انہما نے میری سرائے میں قیام کیا ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ ایران کی سر زمین میں ایک انقلاب اچھا سبب اذکائی سلطنت کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ ایک شخص اور اس نے سیاسی سلطنت کی بنیاد رکھ کر ایران کو رومنوں کے مقابلے میں مضبوط اور مستحکم بنا کر شروع کر دیا ہے۔

یونانی میرے دوست۔ تم مجھے پہلے بتا چکے ہو کہ تم افغانوں کے اندر ایک عرصہ قیام کرتے رہے ہو۔ میں جانتا ہوں تم ایک عرصہ جنت قسم کے اسیل ہو۔ کیا تم میرے لئے افغانوں کے مذہب ان کے طرز حکومت ان کی تہذیب و تمدن اور ان کے کچھ، مگر انہوں نے روشنی ڈالو گے۔ اس پر یونانی ہوا اور سرائے کے مالک کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ وہ میرے بھائی میں افغانوں کے حلقے جس قدر جانتا ہوں میں تجھے بتاتا ہوں اس کے ساتھ ہی یونانی نے اپنا گلا صاف کیا چارہ دھرم کی اس سرائے کے مالک کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ میرے بھائی۔ جہاں تک افغانوں کی سلطنت کا تعلق ہے تو وہ خراسان، ہرات، ہلمند، ہرات، کابل، شام، نملند، آذربائیجان، آرمینیا یا قدیم آشوریوں کی سر

زمینوں، فروریوں، رے، اصفہان، ہاتل سے صبح فارس، خراسان، اور خراسان جہاں تک پہنچی ہوئی تھی۔

افغان بادشاہوں نے جب اپنی حکومت کو دھم اور قزاق تک پہنچا دیا تو انہوں نے اپنا نام اصفہان کو رکھا۔ جو بین النہرین کا ایک مشہور اور مصروف شہر ہے اس سے ایک پانچ گنا شہر تھا جو اشک آباد اور فیروز نام کے شہروں کے درمیان واقع تھا۔

کافی سلطنت میں بادشاہ کو عمارت میں خیال کیا جاتا تھا بلکہ اعلیٰ اختیارات کی تین ہوتی تھیں جن سے بادشاہ کو اس سلطنت میں حکم کرنا ہوتا تھا۔ ایک مجلس شاہی بادشاہ کے افراد پر مشتمل ہوتی تھی۔ ہر بالغ شہزادہ اور بیٹا اس کا رکن بن جاتا تھا۔

اس مجلس میں مسکن تھا جس میں پہلی دو مجلسوں کے علاوہ سے شریک ہوا کرتے تھے۔ جس میں شاہی خاندان کے جس شخص کو بادشاہ کا اہل سمجھا جاتا تھا اسے بادشاہ کا

نائب بادشاہ کا بیٹا شہزادہ ولی مدد ہونا تھا لیکن بادشاہ کے قریب ہونے پر شہزادہ نائب ہوتا تھا۔ بادشاہ کا اہل نہ ہونا تو مجلس میں حصہ نہ لے سکتا تھا بلکہ بادشاہ کے بھائی یا چچا کو بھی بادشاہ نائب کر دیا کرتی تھی۔

لیکن بادشاہ اگر ایک بادشاہ تھیں ہو جاتا تو عمارت میں جاتا تھا۔ افغانوں کے اندر سات سو سو خاندان تھے جس میں بادشاہ کا اپنا خاندان بھی شامل تھا۔ بادشاہ صرف انہی خاندانوں میں شہزادی کر سکتا تھا۔ بادشاہ کو تھیں اور جو حاصل تھا۔ شاہی خاندان کے کسی کو زخمی کرنا منع تھا بادشاہ تک عوام کو رولہ راست رسائی نہ ہو سکتی تھی۔ شکایت درباریوں کے ذریعے بادشاہ تک پہنچائی جاسکتی تھی۔

بادشاہ کے بعد سب سے بڑا عہدہ سپہ سالار کا تھا جسے سورہ کہتے تھے اس کا مقام بہت اہم تھا جہاں جاتا تھا۔ امور سلطنت میں بادشاہ کے بعد یہ دوسرا درجہ رکھتا تھا۔ سورہ ہی بادشاہ کی تین پوٹری کرتا تھا۔ سورہ کے تحت وہ طرح کے لشکر ہوتے تھے ایک سوارہ دوسرے پیادہ۔

اس میں اس قدر کے تحریکات کی عدالتی ہوتی ہے اس سے شہزادہ کہہ رہے ہیں اس میں ان کے دور کے حکمت و حکمت اور سپہ سالار ہیں اس سے یہ چاہئے کہ اس دور میں افغانوں کا اراستہ رہا۔ اس تحریک میں ایک سرگرمی ملی ہے اس سے دیکھتے ہوئے دور شاہی حکمت کو دیکھا جاتا تھا۔ سپہ سالار رہتے تھے۔ وہ جانتے ہیں جن افغانوں کے قتل و گناہ ہیں۔

جہاں تک اشکانوں کے پاس اور وضع قلع کا تعلق ہے تو اشکانی لیے لیے چرنے پر ہیں جن کے ساتھ کسی بھی جیسے ہوتی ہیں۔ لباسوں کے رنگ مختلف ہوتے ہیں بعض پوشاکوں پر زردی کا کام ہوتا ہے ان اشکانوں کے ہاں عموماً کھنکریالے ہوتے ہیں لوگ داڑھیاں بھی رکھتے ہیں۔

جہاں تک اشکانی سکوں کا تعلق ہے تو اشکانی سکہ کے ٹکے چاندی۔ تانبے اور مسکے کے ہوتے تھے۔ سونے کے ٹکے اشکانی نہیں ڈھانے تھے۔ ان کے شروع کے سکوں پر پانی حرف کندہ ہوتے تھے۔ لیکن بعد میں ارستی حرف بھی کندہ ہونے لگے۔ سکوں بادشاہوں کے نام نہ ہوتے تھے صرف "اشک" کندہ ہوتا تھا۔ اس لئے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ کس بادشاہ کے دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ اکثر "سکوں" پر "اشک" اور "شہید" ہوا کرتی تھی جسے ایک عوامی جہاں پر بیٹھنے ہوئے دکھایا جاتا ہے اس کے ہاتھ میں کمان ہوا کرتی تھی۔ بعض سکوں پر اس کے ہاتھ میں عقاب بھی دکھایا گیا ہے۔

جہاں تک کسے کے حد پر تانہ تھوڑی دیر کے لئے راجہ پھر وہاں سرائے کے مالک کا صاحب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ میرے بھائی اب میں تھے اشکانوں کے راجہ کے حلقہ پر تانا ہوں۔ میں تمہیں یہ جانا چاہوں اشکانی تو یہ تھے۔ سب یہ ایمان کے ان علاقوں میں وارد ہوئے تو یہ قدیم اراکوں کی طرح چاندی۔ سونے اور ستاروں کی پرستش کرتے تھے۔ سونے کو وہ سترکھتے تھے اور اسے کتبے کا ٹھکانہ خیال کرتے تھے۔ سونے طرح ہونا نہ سہل کے لئے اس کے جانے سرگرم کرتے آداب کے نام پر قربانی دے دینے یا زینے دیتے تھے۔ سب ان لوگوں کا ایمان کے قدیم باشندوں کے ساتھ میل جول ہو تو یہ ان کے وہ

دیکھی ہرزہ کی پرستش کرنے لگے۔ ہرزہ ان کے نزدیک سب سے بڑا خدا تھا۔ ہائی ہرزہ معبود ہرزہ کے نائب کہتے تھے۔ ان اشکانوں کا مذہب ارتشت کے مذہب سے ملتا تھا جہاں ہے اللہ وہ در شیریں کے خلاف مردوں کو جلا دیتے ہیں۔ شروع میں ان اشکانوں نے اپنے مذہب کی انفرادیت قائم رکھی۔ لیکن بعد میں انہوں نے ہرزہ ارتشتی مذہب اختیار کر لیا۔ ہیرانوں کی دیکھا دیکھی اشکانی ہرزہ کے بعد سب سے زیادہ اہمیت اپنی دہری الہیہ کو دیتے تھے۔ جگہ جگہ اس دہری کے لئے معبد تعمیر کئے گئے۔ اس سے بڑا معبد کہاں شہ کی مشرق سمت کنگاور نام کے کوہستانی علاقے کے اوپر ہے۔ اس معبد کا نام دین نو ہے یہ یونانی فن معماری کا نمونہ ہے یونانی اسے آریکس بھی کہہ کر پکارا ہے۔ اور اسے ڈا ہنا یعنی دہری الہیہ کا معبد خیال کرتے ہیں۔ اس معبد کا وسیع پیمانہ پر ہے۔ اطراف میں چھوٹے چھوٹے برآمدے بنے ہوئے ہیں۔ معبد کے ستون بھی

دہری مصلے کے پورے پورے چھوٹے کواڑش کرنائے گئے ہیں۔

اس دہری الہیہ کا دور راجہ مندوہ ان میں ہے۔ اس کا نام بھی دین نو رکھا گیا ہے۔ جہاں پر پتل آکر قربانیاں پیش کرتے ہیں تاکہ دہری الہیہ ان سے خوش رہے۔ ایک عجیب کی سکران اغنی علیہ کس نے اس معبد پر حملہ آور ہو کر یہاں اس قدر دولت کے اہار اور سونے اور جواہرات کے ذخائر جمع تھے وہ لوٹ لئے تھے۔

جہاں تک کہنے کے بعد یہ مختلف خاموش ہو گیا پھر وہ دوبارہ بولا اور سرائے کے مالک کو صاحب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ میرے بھائی اشکانوں سے متعلق جس قدر معلومات میں تھیں (اور اگر سنا تھا وہ میں نے نہیں سنا تھا) میں سب تم مجھے اجازت دو کہ میں کمرے میں جا راجہ کر سکوں۔ اس پر سرائے کے مالک نے سکراتے ہوئے برفانے کے ساتھ مصالحت کیا جواب میں برفانے اس کے پاس سے اٹھ کر سرائے میں اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھا۔

برفانے جوں ہی اپنے کمرے میں داخل ہوا رنگ وہ کیا اس لئے کہ اس نے دیکھا کہ اس کے ستر پر ایک ایسی لڑکی بیٹھی تھی جو کائنات کی سب سے خوبصورت کے درمیان میں سے خواہوں جیسی پر جمال۔ پھول کیوں سے گھرے۔ لیکن میں تھیلوں کے رنگوں جیسے۔ ہوں کی طرح جس زلف کی گرم ہزاری میں تو فطرت ہوسوں پر شہنم بھی پر کشش۔ دیکھ کے وہاں عجوبوں میں حقیقی دنگوں کی طرح حیرت انگیز شکل اور وقت کی تھکی میں مل فر اور ساروں کے دہر کی سی نو گھنٹہ۔ آکاش سے دھیرے دھیرے برقی فضاؤں کی غامضی میں آرمندوں کے چاند کی طرح شہاب اور فرقتوں کے حساب میں قربوں کے صاحب جیسی دلچسپ تھی۔ اس کی کشادہ جبین لابی پلوں والی نلی کرنی آنکھوں میں اس سے دروازے کے نو گھنٹہ چوں لہلہا رہے تھے جبکہ اس کے بازو سرخ ہونٹوں پر لگا تھا اس سے جسم کی ساری مندوہ اور تن کی پوری شیرینی اور مجلس آکر جمع ہو گئی ہو۔

برفانے تھوڑی دیر تک اس لڑکی کو بڑے غور۔ بڑی توجہ سے دیکھتا رہا۔ پھر تھوڑا سا کہنے بچا اور لڑکی کو صاحب کر کے پوچھے لگا۔ تم کون ہو اور کیوں میرے کمرے میں داخل ہوئی ہو۔ وہ لڑکی برفانے کے اس سوال کا کچھ جواب دینا ہی چاہتی تھی کہ اسی لمحہ ایک دروازے میں کمرے میں داخل ہوا۔ اس آئے والے لوگوں کی شکل کمرے میں بیٹھی ہوئی اس لڑکی سے حیرت انگیز طور پر ملتی جلتی تھی۔ لگا تھا وہ اس لڑکی کا بڑا بھائی ہو۔ اس لئے وہ لڑکی اپنی عمر کے ایسے جیسے میں تھی جہاں چھین اور بھائی ایک دوسرے سے گئے تھے۔

کمرے میں داخل ہونے والا وہ لڑکا بولا اور برفانے کو صاحب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ بھئی کے نمائندے میرا نام شیریں ہے اور یہ جو تمہارے ستر پر لڑکی بیٹھی ہے

میری چھوٹی بہن ہے اور اس کا ہم کیرش ہے۔ ہم دونوں انسان نہیں بلکہ انسانی روپ میں
تھارے سامنے ہیں۔ ہمارا تعلق جنوں کی نسل سے ہے۔ لیکن ہم دونوں بہن بھائی بلکہ چچا
بھو کو صرف بس اپنے دشمنوں سے بچنے کے لئے تھاری طرف پلے آئے ہیں۔ اور
امید ہے کہ تم ہمارے دشمنوں سے ہماری اس بہن کی حفاظت ضرور کرو گے۔ یہاں
کیرش سے لگائیں بنا کر شولیں کی طرف دیکھا پھر کسی قدر زری میں اس نے پوچھا تھارے
دشمن کون ہیں اور کیوں وہ تھاری بہن کی جان کے ورپے ہیں۔ اس پر شولیں پھر بولا
کہنے لگا۔

دیکھ نیکی کے لحاظ سے۔ میں اور میری بہن کیرش دونوں جانتے ہیں کہ تھارے
یونانی ہے۔ اور ماضی میں تم اپنی بڑی سہ ما کے ساتھ عوازیل اور اس کے رفقاء کے
برسر پیکار رہے ہو۔ عوازیل کے بلکہ ساتھی میری اس بہن کے ورپے ہیں وہ اس
زبردستی شادی کرنا چاہتے ہیں جبکہ کیرش قلعی طور پر ان لوگوں کو پسند کرتی ہے۔ وہ
کے لحاظ سے میں تم پر یہاں یہ بھی مت واضح کرتا ہوں کہ عوازیل اور اس کے ساتھی
کے برخلاف میں اور کیرش دونوں بہن بھائی وہ انتہیت پرست ہیں اور مدائے واحد کی
اور وحدت کے سوا کسی کو بھی اس لائق نہیں سمجھتے۔ اس لحاظ سے بھی عوازیل
اس کے ساتھیوں سے ہماری دشمنی ہے۔ عوازیل اور اس کے ساتھی ہمارے مقابلے
طاقت ور اور زیادہ دوازدست ہیں۔ ہم نے بہت بار دوازدستی نہیں تھارے سوا ہمیں
دکھائی نہ دیا جو عوازیل سے مقابلے میں ہماری مدد کر سکے۔ اب تم ہی میری بہن کیرش
عوازیل کے ساتھیوں کے ظلم اور ستم سے بچا لیتے ہو اگر تم نے اس فی مدد کرے سے
کر دو تو عوازیل کے ساتھی اسے زبردستی اٹالے جائیں گے اور اسے بے امید کر دے
گے۔ کیا ایک نیکی کے لحاظ سے ایک مدد انتہیت پرست انسان کی حیثیت سے تم یہ
گے کہ مدائے واحد کو مارنے والی کسی لڑکی کو پدی کے گمانتے بے امید کرتے پھر
میں اور میری بہن کیرش بھی استدعا لے کر تھارے پاس آئے ہیں۔ میں تو کسی
طرح اپنے دشمنوں کے درمیان گزارا کروں گا اس لئے کہ وہ میرا کیا بگاڑیں گے
کیرش کی آمد۔ اس کی صحت کو اس سے خلیہ ہے۔ لہذا میں اسے تھارے پاس
ہوں۔

دیکھ نیکی کے لحاظ سے۔ کیرش کو اپنے ساتھ رکھو اس کی حفاظت کرو یہ بھی نیکی
ایک کام ہے۔ اگر تم اس سے شادی کرنا چاہو اور اسے اپنی بڑی بھانجی تو یہ کیرش ہی
میری بھی خوشی کا باعث ہو گا۔ اور اگر تم کیرش سے شادی نہ کرنا چاہو اور اسے اس

کہہ دے اسے نیکی کے کاموں میں اپنا ایک ساتھی بنا کر ہی اپنے ساتھ رکھو۔ میں سمجھتا
ہوں۔ تم ہماری اس احساس کو ٹھکراؤ گے نہیں۔ یہاں تک کہنے کے بعد شولیں جب
بولی ہو تو یونانی نے دیکھا کہ کیرش بے چاری بڑی اچھا تیز نظروں سے یونانی کی
دیکھ رہی تھی۔ اس موقع پر یونانی بولا اور کہنے لگا۔

یہ شولیں اور کیرش مجھے پہلے اپنے ایک ساتھی سے مشورہ کرنے وہ پھر میں تم دونوں
بھائی کو کوئی جواب دوں گا۔ اس پر کیرش فوراً بولی اور کہنے لگی۔ ساتھی سے اگر آپ
اطلا بلیا ہے تو آپ بے شک اس سے مشورہ کریں اس پر یونانی نے حیرت انگیز
کیرش کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ تم ایسا کے متعلق کیسے جانتی ہو۔ اس پر کیرش
اور کہنے لگی۔ ایسا کہ تو ہم ایک عرصے سے جانتے ہیں۔ یہ کہ آپ ایسا ہی کی مدد
اور پیشتر عوازیل اور اس کے کشتوں کو مار رہے ہیں۔ اور عوازیل اور اس
ساتھیوں کے ہاں ایسا کا اکثر و بیشتر ذکر ہوتا رہتا ہے۔ لہذا ایسا نام کی ہر آپ کے
وقت ہے اس سے ہم طوب آگے ہیں۔ یونانی کے چہرے پر کیرش کے ان الفاظ سے
کچھ غصہ اور نفرت نمودار ہوئی۔ پھر وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا ہوا بولا۔ تم دونوں بہن
میں رہو۔ میں مشورہ کرنے کے بعد نہیں جہاں رہا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی یونانی
کمرے سے نکل گیا تھا۔

میں سے نکلنے کے بعد یونانی ایک اوٹ میں گیا پھر اس نے ایسا کو پکارا۔ اس کے
پاس جا کر کہنے پر ایسا نے اس کی گردن پر اپنا ریشی لمس دیا۔ پھر وہ بولی اور کہنے لگی۔
یونانی نے یونانی میں تھارے۔ شولیں اور کیرش کے درمیان ساری محنت بن چکی ہو اگر میں
میں پر میں تو تم کیرش اور شولیں کے تعلق مجھ سے کچھ پوچھنا چاہو گے۔ اس پر یونانی
نے ہونے کہنے لگا ایسا تھارے احوال دوست ہے۔ تم کو یہ کیرش اور شولیں کیسے ہیں
شولیں کے کہنے پر مجھے کیرش کو اپنے ساتھ رکھ لینا چاہئے! کہیں۔ اس پر ایسا بولی اور
کہنے لگی۔ جہاں تک شولیں اور کیرش کا تعلق ہے یہ واقعی دونوں بہن بھائی مظلوم ہیں۔
شولیں کیرش کو تھارے پاس رکھنا چاہتا ہے۔ تو بے شک دیکھو یہ تھارے لئے خطرناک
ہے۔ تھارے لئے تقویت کا ہی باعث بنے گی۔ چونکہ کیرش کا تعلق جنوں کی جس سے
ہم تھارے طریق یہ بھی مانق القلوبت قوتیں رکھتی ہے۔ اور عوازیل اور اس کے
ساتھیوں کے خلاف تھاری بہترین مددگار اور معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ دونوں بہن بھائی
ہم سے ساتھ دھوکہ اور قریب میں کریں گے۔ اس لئے کہ دونوں ہی عوازیل اور اس کے
ساتھیوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ شولیں تو داپس اپنے مسکن کی طرف چلا جائے گا۔ یہ

خیال میں یہ صرف کیرش کو تھامے پاس چھوڑے گا۔ یہاں تک کہنے کے بعد ایسا
خاصی ہوئی تو یہ جگہ اسے غائب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ ایسا۔ تھامی جھنگو جاتی ہے کہ یہ شلیس اور کیرش دونوں میرے لئے تھامی
اور آئے والے دونوں میں میرے لئے خطرہ ثابت نہیں ہوں گے۔ لہذا میں کیرش کو
ساتھ رکھ لیتا ہوں لیکن میں فی الحال اس سے شادی نہیں کروں گا۔ یہ میرے ساتھ
میں اس کے احوال اور اس کے غلاموں اور اس کے چڑوں کا جائزہ لوں گا۔ جب یہ
معیار پر پوری اتنی تو پھر میں اس سے شادی کر کے اسے اپنی بیوی کی حیثیت سے
ساتھ رکھ لوں گا میرے خیال میں ماضی میں جس طرح یہ سامی ہڈی ہڈی اور سوانہ رہا
ایسے ہی میرے لئے کیرش ایک بہترین ہڈی ہڈی ہو گا۔ اس پر ایسا ہوئی اور اسے
تھامی اندازہ درست ہے اگر ہم فی الحال اس سے شادی نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی۔
ایک تھامی۔ چلی تھامی کی حیثیت سے اپنے ساتھ رکھ لو۔ اور اگر تم دیکھو
تھامی معیار پر پوری اتنی ہے تو تم اس سے شادی کر لیتے۔ اب تم میرے کی طرف
وہ دونوں بن بھائی بنی ہے جہاں سے تھامی انکار کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی
ہلا سانس دیتی ہوئی چلی ہو گئی تھی جبکہ یہ جگہ اس اوت سے نکل کر وہاں اپنے
میں داخل ہوا۔ اور شلیس کو غائب کر کے کہنے لگا۔ دیکھو شلیس میں ایسا سے تھامی
چکا ہوں۔ اس نے تم دونوں بن بھائی کو واقعی مظلوم اور ضرورت مند بنا دیا ہے۔
دونوں بن بھائی میرا ہی لہجہ سنو۔ اگر تم بند کرو تو کیرش کو میرے پاس چھوڑ دیتے
میں عزائل اور اس کے ساتھیوں سے اس کی پوری پوری حفاظت کروں گا۔ شلیس فی
یہ میرے ساتھ ایک ماضی کی حیثیت سے رہے گی میں اس سے شادی نہیں کروں گا۔
اسے اپنی جان اور اپنے جسم کا ایک حصہ سمجھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ اور
حفاظت کروں گا۔ کو کیا میری یہ تجویز تمیں حصور اور قبول ہے۔ شلیس سے پہلے ہی
اپنے ہاں پر گہری اور پراثر مسکراہٹ نکھیرتے ہوئے کہنے لگی۔

دیکھتے ہیں آپ کی یہ تجویز منظور ہے۔ شلیس بھائی واپس اپنے مسکن چے جائے
میں اگلی آپ کے پاس رہوں گی۔ میں آپ کے معیار پر پوری اتنی کی کوشش کروں
اس لئے کہ میں آپ کے ساتھ آپ کی بیوی اور آپ کی زندگی کی ماضی کی حیثیت سے
رہنا چاہتی ہوں۔ اور اپنا یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے میں آپ کے معیار پر پوری
کی کوشش کروں گی۔ کیرش کا جواب سن کر یوٹاف خوش ہو گیا تھا۔ پھر وہ دونوں میں
کو غائب کر کے کہنے لگا۔

تو دونوں میں بھائی بنجھو۔ میں تم دونوں کے لئے کھانا کھانا ہوں کہ تم میں خود تھے
کے مالک کے ساتھ کھانا کھا کر آیا ہوں اس پر شلیس فوراً بولا اور کہنے لگا۔ یوٹاف
بھائی تھامی ہے۔ شلیس۔ تھامی ہے۔ یہ وہ بھائی ہے کہ تم کیرش کو اپنے ساتھ رکھنے پر
میں گئے ہو۔ دیکھو میں تو اب یہاں سے رخصت ہوں گا۔ میں صرف کیرش ہی کو
پاس چھوڑنے آیا تھا۔ اس کیرش نے کھانا کھانا ہے اس کے کھانے کا اگر آپ
میں تو آپ کی بھائی۔ مجھے اجازت دیں میں اب رخصت ہوں گا۔ اس کے ساتھ
میں گئے پھر یوٹاف کے ساتھ وہ لپٹ گیا یوٹاف کی پشتی پر ایک طویل برس۔ اس
پھر وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔

تھامی کے جانے کے بعد یوٹاف نے کیرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا دیکھ کیرش تو یہاں
میں تھامی نے کھانا لے کر آتا ہوں۔ اس پر کیرش اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور
اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ آپ کو دعوت کرتے ہیں ضرورت نہیں۔ میں آپ
ساتھ بیٹھے جاتی ہوں وہیں کھانا کھائیں گی۔ اس پر یوٹاف نے لگا اگر ایسا ہے تو پھر آؤ
ساتھ۔ کیرش چپ چاپ یوٹاف کے ساتھ ہوئی۔ کیرش کو لے کر یوٹاف سرائے کے
پاس آیا اور اسے غائب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ میرے بھائی جس وقت میں میرے
پہنچے بند کرنا میری ماضی لڑکی کیرش مجھ سے ملے اور اپنی بیوی ہوئی تھی۔ یہ
میرے ساتھ ہی رہے گی اس پر سرائے کا مالک بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے
ہوئے یوٹاف میرے مزے کیا تم اس کیرش سے شادی کر لو گے۔ اس پر یوٹاف
فرماتے ہوئے کہنے لگا ارادہ تو ہے لیکن ابھی میں ایسا نہیں کروں گا۔ فی الحال تم اچھا سا
کھاؤ اور اس لئے کہ کیرش کو صوبہ لگی ہے اس پر سرائے کے مالک نے پہلی ہی بیوی کی
انتہا کرتے ہوئے کہا تم دونوں یہاں بنجھو۔ میں کیرش کے لئے کھانا کھانا ہوں۔
میں کیرش کو لے کر اس میں بند کر دیتا ہوں۔ پھر سرائے کے مالک نے کیرش کے سامنے کھانا
کھاؤ اور کیرش چپ چاپ کھانا کھانے لگی تھی۔ اس دوران یوٹاف اٹھ کر سرائے کے
پاس آیا اور اسے کہنے لگا۔

یہ میرے بھائی۔ میرے کہنے میں کیرش کے لئے ایک اور ہنر لگواؤ اس لئے کہ
میں مسئلہ میرے ساتھ ہی رہے گی۔ سرائے کا مالک خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے
لگا۔ تم دونوں یہاں رہو۔ میں ابھی اپنے غلاموں کو بھیجا ہوں۔ سرائے کے
مستز کے ساتھ ایک اور ہنر لگاتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہاں
رہاؤ کر تو شک خانے کی طرف چلا گیا تھا۔ جبکہ یوٹاف دوبارہ کیرش کے سامنے

تھا۔

سرائے کے مالک نے اپنے ملازموں کے ذریعے پورب کے کمرے میں کیرش بھی بستر لگوا دیا تھا۔ کہاں کھلانے کے بعد پورب کیرش کو اپنے کمرے میں لے گیا۔ اپنے اپنے بستر پر آرام کرنے لگے تھے۔



ایران کی نئی سلطانی سلطنت کے پہلے حکمران اردشیر نے اپنی حکومت کو داخلی محکم کرنے کے بعد رومنوں سے انتقام لینے کا ارادہ کر لیا جو انسانی دور میں ایران پر شاندار مصیبتوں والوں اور ہتھیوں کا باعث بنے ہوئے تھے۔ اپنے اس قصد کرنے کے لئے اردشیر نے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ سب سے پہلے وہ اپنے جوار ملکوں میں لایا اور دیہاتے فرات کو اس نے عبور کیا۔ اور جس قدر رومن خصوصیتوں کے اندر سارے رومنوں کو تہ تیغ کرنے کے بعد اس نے اس علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ اردشیر کے دور حکومت میں رومنوں کا شہنشاہ انگریز مسیور تھا۔ انگریز اردشیر کی فتوحات کا علم ہوا تو اس نے اردشیر کے پاس اپنے سفیر بھیج کر کہا کہ اردشیر کے لئے مناسب کیا ہو گا کہ وہ اپنی ملکیت پر حق قاعدت کر لے اور رومن مقبوضہ جات پر قبضہ کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرے۔

انگریز نے اردشیر کو یہ بھی پیغام بھجوایا کہ اگر وہ ایٹانے کو چمک میں اٹھائے غائب دیکھ دیا ہے تو یہ اس کی نگاہوں کا دھوکہ اور قریب ہے۔ انگریز نے یہ بھی دی ہے کہ اگر اردشیر نے اپنے اطراف میں فتوحات کا دائرہ وسیع کرنے کی کوشش اسے رومنوں کی حکیم نشان سلطنت سے نبھانا پڑے گا۔

انگریز نے یہ بھی دھمکی دی کہ اگر اردشیر شہل کے وحشی قبائیل کے فتوحات حاصل کرنے کے ساتھ اپنی مغربی سرزمینوں میں بھی کامیاب رہا ہے تو رکھا جائے کہ وحشی قبائیل کے مقابلے میں رومنوں کے ساتھ جنگ کرنا انتہائی دشوار گزار ہے۔ اس کے علاوہ انگریز نے قاصدوں کے ذریعے سے اردشیر رومن شہنشاہ آگسٹس نراجن اور دوسرے حکمرانوں کی ایران کے خلاف فتوحات دلانیں جو انہوں نے ایران کے بعض علاقوں کو تہ و بالا کر کے حاصل کی تھیں۔ اردشیر انگریز کی ان دھمکیوں میں تسنے والا مسیور تھا۔ انگریز کا یہ پیغام نہایت برہم اور براعزت ہوا لہذا انگریز کی اس دھمکی کا جواب دینے کے لئے

انہوں نے ایک طاقت ور اور مسلح نوجوان مرصع گھوڑوں پر سوار کر کے سفارت گاہ پر بھیج دیا۔ یہ چار سوار رومن شہنشاہ انگریز سے ملے اور اردشیر کا پیغام لے کر اپنے اپنے علاقوں کے جن جن علاقوں کو نصب کر رکھا ہے وہ ملکیت ایران کا لئے مناسب کیا ہو گا کہ رومنوں کی حکومت ان سارے علاقوں کو ایران کو اور صرف اپنی پر ہی اکتفا کرے۔

ایران حاصل کا یہ پیغام سن کر سخت برہم ہوا اور سفارتی اکواب کو والائے اس نے ان سارے ایرانی سواروں کو رماں میں ڈال دیا تھا۔ اور ساتھ ساتھ اردشیر کے خلاف جنگ کرنے کے لئے رومن تیاریاں شہر کر دیں۔

اپنی معرکے تیاریاں مکمل کرتے ہوئے رومن شہنشاہ انگریز نے ایک بہت بڑی فوج اس فوج کو اس نے تین حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک فوج اس نے اپنے علاقوں کی سرحدوں میں آواز بایاں پر حملہ کور ہونے کے لئے روانہ کیا۔ دوسرا فوج اپنے علاقوں کے ہی برابر ہی اسے شوش شہر کی طرف روانہ کیا۔ تیسرا فوج نے ایران کے وسطی حصوں پر حملہ کور ہونے کے لئے جہاز جہاز سے طرف پہنچا۔

ایک فوج کور بایاں پر حملہ کور ہوا تھا اسے شروع شروع میں کچھ کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ اس لئے کہ کور بایاں میں اردشیر کا جرنیل جو رومنوں کے مقابلے میں ایک نامور فوجی رہتا تھا۔ تاہم اس کی دوسری شہادت اور ہارامی پر کسی شک نہیں کیا جاسکتا تھا۔ چار جنگوں میں وہ سب شک رومنوں کے مقابلے میں ہوا۔ ہلاخ اس نے کور بایاں سے رکتے۔ بایاں پر حملہ کور ہونے والے پہنچے پہنچے پر مجبور کیا۔ تیسری فوج نے کور بایاں فوج کے اس خونخواری ہمارے رومن میدان جنگ پھوڑ بھاگنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

ایک فوج شوش شہر پر حملہ کور ہونے کے لئے پہنچا تھا اس کے مقابلے میں آیا۔ اپنے پہلے ہی حصے میں اردشیر نے اس خونخواری۔ اس قدر سختی کے ساتھ دس کیا کہ اس نے رومنوں کی صفوں کی صفیں درہم برہم کر کے رکھ دیں۔ اور ان کے باہر کھلے میدان میں اردشیر نے رومنوں کو پٹا ہونے پر مجبور کیا۔ پہنچے ہوئے رومنوں کا اردشیر نے تعاقب کیا اور رومنوں کی اکثریت کو اس سے تہ و بالا کر دیا تھا۔

شوش کے مقام پر رومنوں کو بدترین شکست دینے کے بعد اردشیر ہنری رگاری نے اپنے اس فکرمند کے لئے پہنچا تھا جو دسلی ایران میں دوسرے شہنشاہ اسکندر کے قتل کرنے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ ابھی دوسرے شہنشاہ اسکندر نے ایرانوں کے اس فکرمند کو بھی نہ کیا تھا کہ اردشیر بھی اپنا فکرمند لے کر وہیں پہنچ گیا دسلی ایران میں اردشیر اسکندر کے تحت کام کرنے والے رومن فکرمند کو شکست ہوئی اور دوسرے شہنشاہ اسکندر شکست اٹھ کر بھاگ کر ہلاک ہوا۔

اس طرح تمام دوسرے شہنشاہ اسکندر ایٹانے کو یکے سے ایرانوں کو ٹالنے کے لئے آیا تھا وہاں اسے ملو پہنچا اور اپنی کڑی پڑی اور اپنی جان کے لئے پڑ گئے۔ اس موقع رومنوں کی بددلی اور شکست سے فائدہ اٹھ کر اردشیر نے چاہتا تھا ایشیا میں جس قدر رومنوں کے مقبوضہ جہت تھے وہ سارے جس قدر کے رومنوں کو ایشیا سے نکل جانے پر مجبور کر سکتا لیکن نہ جانے اردشیر نے کیا کیا۔ کیا ہر حال رومنوں کو بدترین شکست دینے کے لئے اپنے جیسے فکرمند کے ساتھ اردشیر نے آرمینیا کا رخ کیا جو پیش ایران کی اطاعت داتا اور پھر جب بھی یہ ملک ایران کے خلاف رومنوں کا ہاتھ دیتے کے لئے تیار ہوا تھا۔ آرمینیا بھی ایرانی اور رومنوں کے مابین شگوفے راج اور تک کا ایک مستقل حصہ ہوا تھا۔

آرمینیا کا علاقہ ان دنوں ایک شخص مسود تھا۔ اسے جب خبر ہوئی کہ ان دنوں مملکت کا بادشاہ اردشیر آرمینیا پر حملہ آور ہونے کے لئے پیش قدمی کر رہا ہے تو وہ اپنے فکرمند کے ساتھ لڑ کر اردشیر کا مقابلہ کیا۔ کوہستانی جنگوں کے اندر آرمینیا حکمران اور مسود اور ساحلی سلطنت کے پہلے بادشاہ اردشیر کے درمیان کچھ عرصے جھگڑیں ہوئی رہیں لیکن اردشیر ان کوہستانی جنگوں میں کوئی خاص کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ آخر اردشیر نے آرمینیا کے حکمران مسود سے ایک معاہدہ پایہ دے کر اسے مسود کے خلاف کراڑا اور درپردہ مسود کو بعد میں اس نے قتل بھی کرا دیا۔ مسود کے قتل کی خبر پہنچی تو نابل آرمینیا نے ہتھیار ڈال دیئے اور یوں اردشیر کا آرمینیا پر قبضہ ہو گیا۔

اردشیر نے قتل اشکال حکمرانوں اور اس کے سرداروں نے آرمینیا دسلیوں سے سلوک کر کے نفرت کے جھگڑے ہوئے تھے۔ اشکال اگرچہ شروع شروع میں ذرتش ہی مذہب کے پیروکار تھے لیکن رفتہ رفتہ وہ قدیمی آریائی مذہب کے مطابق ستاروں سیاروں کی پرستش کرنے لگے تھے۔ انہوں نے آرمینیا کے آتش پرستوں کو قدیم مذہب کی طرف لوٹا دیا۔ ان پر غصے بھی کیں اس کی غصیوں کا یہ اثر ہوا کہ قرین

... لکھنے پر گئے اور آتش پرستوں کے معبود اور مذہبی پیشوا اشکانوں سے سخت ہو گئے تھے۔

... انہوں نے اردشیر نے انہیں آتش پرستی پر قائم رہنے کی اجازت دے دی۔ ... اشکانی شہزادوں اور امراء کو سوت کے گھاٹ اندر دیا جو آرمینیا میں پناہ لئے ہوئے تھے۔ ... بعض جہت کے وہ بین اشریں ہندوستان اور افغانستان کی طرف بھاگ

... نے ملک میں ایک جہت کا کام کرنے کے لئے آتش پرستی کو سرکاری مذہب قرار دیا کہ آتش کدے جو سود پڑتے ہیں ہر سے دس بجے جائیں معدوں کا ... میں جاگیریں عطا کیں۔ آتش کدوں کے اخراجات پر دے کرنے کے لئے ...

... علاوہ اس نے ذرتش کے دین کے علاوہ کہ خرم دیا کہ ذرتش کی قدیم اوستا ... راہ چل کر کے اسے از سر نو مرتب کریں۔ چنانچہ ان علاوہ کی جدوجہد اور ... اوستا پھر مرتب ہوئی اور اسے اردشیر نے مسود اور مسود نائب قرار دیا۔ ... ذرتش میں ذرتش کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے امراء اور حکمرانوں ... بھی جاری کئے۔

... نے ملی امور کی طرف توجہ بھی دی اور حکومت کی بیادیں مضبوط کرنے کے ... میں خود مختار قائم مقرر کرنے کا طریقہ بھی ختم کر دیا۔ اس کی وجہ سے ... سرانجام دے رہے تھے۔ اس کے علاوہ اس نے معبود مرکزی حکومت ... ممالکوں پر اقتدار آتی حاصل تھا۔ آتش پرستی کو سرکاری مذہب قرار دینے ... کی مرکزیت کے کام میں اور دین کی ترقی۔

... نے لوگوں کو مختلف طبقوں میں تقسیم کیا۔ سرکاری ملازموں کی درجہ بندی کی۔ ... عامہ کے ادارے قائم کئے۔ قدیم ایرانی شہنشاہ دارپوش کی طرح اردشیر نے ... ممالکوں کا فکرمند مقرر کیا جس کا نام اس نے فکرمند حادواں رکھا تھا۔ یہ فکرمند حادواں کے ساتھ سپہ سالار کے ماتحت ہوتا تھا۔

... عقیدہ تھا کہ ملک کی حالت فوج کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور زور دیا ... ترقی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس نے فوج اور ذراعت پر ... دی۔ اور محصولات میں کمی کر دی۔ اس کی دلی تمنا تھی کہ ملک بے شال اور رعایا ... ہو۔ چنانچہ اس نے عدل و انصاف کو بھی کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ مذہب

پرستی اور بدل و انصاف کی جو روایات اردشیر نے قائم کیں وہ اس کے جانشینوں کے مشعل راہ کا کام دیتی رہیں۔

اردشیر بڑا دیکھ و دانشمند اور مستقل مزاج اور وسیع الطولی حکمران تھا۔ اس نے مملکت کی تمام مختلف جماعتوں کو اپنا ہی خوب بھلا اور من مہلک ممالک کو بھی سلطنت میں شامل کیا جنہوں نے اس سے پہلے بھی مملکتوں کا تسلط نہیں کیا تھا۔ اس نے اپنی مملکت میں جو سیاسی اور مذہبی نظام رائج کیا وہ اتنا پائیدار تھا کہ یہ چار سو سال تک رہا۔

اردشیر کی کامیابی اور اس کی مملکت کا پختہ ہونا غیرت سے بھی پیدا ہے جو اس نے کیں۔ اس نے آٹھ شہزادہ اپنی مملکت کی نسبت سے بسائے۔ سب سے پہلے اس نے سیوی شہر کی ازسرنو تعمیر کی اور اس کا نام دے۔ اردشیر کے ہم سے موسم قبل اس کے مملکت اور اس نے اپنے نام کی نسبت سے اردشیر خورہ۔ اردشیر۔ راسم اردشیر جیسے شہزادہ کے۔ اس خورہ میں آبد ہوا دہا پینے کو ہر آبد شہر کا تھا۔ یہ شہریوں کو اوقات آبد کر کے اس نے اپنے نام کی نسبت سے اردشیر خورہ رکھا۔ اس کا مطلب ہے شہر اردشیر آپ کے فیروز آبد کے نام سے موسم ہے۔ اس کے علاوہ اس نے ایک حوزہ خورہ دستل میں کیا جو بعد میں شولہ اورو کسانیا۔ اس کے علاوہ اردشیر۔ امار آبد۔ پورا اردشیر۔ اور آبد شہر آبد کے۔ یہ محنت آبدی شہر اسلامی دور میں بھروسے نام سے یادوار آ۔ اور سورجیں کا خیال ہے کہ خورہ زم شہر بھی اسی اردشیر نے ہی سلطنت۔

اس کے علاوہ ملکہ کھدائی میں اردشیر کی یادگاریں بھی ملی ہیں۔ اس میں مشہور یادگار چٹانوں پر نقش ہے جس میں ایرانیوں کا جدا آہور مزہ اور اردشیر کے سوار ہیں گھوڑے سار و سہیل سے مزین ہیں اور وہ گھوڑوں میں فرق اس قدر ہے کہ بادشاہ کے گھوڑے کے سبز بندھن تختیاں نظر آتی ہیں جس پر شیروں کے چوہوں کی تصویریں ہیں۔ لیکن آہور مزہ کے گھوڑے کے سبز بندھن پر حوروں کی تصویریں ہیں۔ بادشاہ کے پیچھے ایک خواجہ سزا ہے اور اس کے علاوہ ایک مسیح شخص اور آہور گھوڑے کے پاؤں پر گرا ہوا ہے۔ سورجین کا خیال ہے کہ گھوڑے کے پاؤں پر مسیح شخص مملکت سلطنت کا آخری بادشاہ اردوان ہے جسے شکست دے کر اردشیر نے سلطنت کی بنیاد رکھی تھی۔

مرنے سے پہلے اردشیر نے اپنے بیٹے شہزادہ کو باپ نصیحتیں کیں جو انتہائی دور اور مہرت خیر ہیں۔ پہلی یہ کہ طاقت لشکر کے بغیر مل و دولت کے بغیر مل و

جیر۔ ذراعت عدالت اور حسن سیاست کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔

دوسری یہ کہ جس اور کسے کو اپنا شہر مت بنانا۔

تیسری یہ کہ لوگوں کی رسد نہ دو تاکہ تمہیں بھی قہ کا سہارا نہ کرنا پڑے۔ مسافروں کو رات کو۔ کیونکہ تمہیں بھی سفر آخرت درپیش ہے۔ دنیا میں دل نہ لگاؤ یہ کسی کو رہا نہیں کرتی۔ دنیا کو ہاتھل ترک بھی نہ کرو کیونکہ اس کے ذریعے عاقبت کے لئے دنیا پر کر سکتے ہو۔

چوتھی یہ کہ حکومت جب بہت مدت تک چلتی رہے تو عدالت سے دور رہنا ہے۔ بادشاہ سے رعیت دوری ہے۔ اس بادشاہ سے بہتر ہے جو رعیت سے دور رہے۔

پنجمی یہ کہ بادشاہ ظالم ہو تو آبدی اور خوشحال نہیں رہتا۔ ملال بادشاہ ہر اس نعمت سے دور رہتا ہے۔ جو خورہ شیر ظالم سلطان سے بہتر ہے۔

ششمی یہ کہ ہر شخص کو ملی ہونا چاہئے لیکن اگر بادشاہ غی نہ ہو تو وہ ناقابل معافی ہے۔ طاقت پر سب سے زیادہ غور دینی ہوتا ہے۔

ہفتمی یہ کہ بادشاہوں کے لئے اس سے زیادہ اور بڑا شیشک حج ہوگی کہ سر میں کے اور وہ حق کے۔ ایک سر ہو جائے۔

آٹھویں نصیحت یہ کہ بہترین بادشاہ وہ ہے جس سے بے گناہ لوگ آجیں۔ نصیحت یہ تھی کہ سلطنت کی بقاء و سب سے زیادہ سب کی آواز اور اشاعت و نصیحت سے ہے۔

نہم نصیحت یہ تھی کہ بادشاہ پر لازم ہے کہ حور اور چشم پاشی کو لوگوں کی تدبیر و حاکم اور نہ تنقید اور قطع حق کرے۔

دسویں نصیحت یہ تھی کہ نام سب جسم واحد کی مانند ہیں۔ کسی عضو کو کوئی راحت نہ دے۔ اس کا اثر تمام اعضاء پر پڑتا ہے۔ تم میں بعض منہ نہ سر ہیں۔ جس کی حکومت و اعضاء پر ہوتی ہے۔ بعض ہنر۔ ہاتھ ہیں جو تفصیل رسا چیزوں کو دور کرتے ہیں اور دوسرے کو حاصل کرتے ہیں۔ بعض قلب کی طرح ہیں جس سے فکر اور احساس پیدا ہوتا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ ایک دوسرے کے کام نہ کرے۔ ہر شخص اپنے سامنے کو نصیحت کر کے رہنا چاہئے تاکہ حسد اور کینہ سے دور رہے۔

گیارہویں نصیحت یہ تھی کہ مذہب اور تخت و تاج کو لازم و حزم سمجھو۔ دونوں ایک کی بقاء کا ذریعہ ہیں۔ جس کا کوئی مذہب نہیں ہو سفاک انسان ہے۔

اردشیر کو اپنی رعایا سے بہت بددوستی تھی اس کو جب اطلاع ہوئی کہ اس کی
 میں اہل اشترک سلطنت کی چٹائی کا محل بیان کرنے آئے ہیں تو اس کی دستک میں کر کے
 بارش آسمان سے نہیں برسی تو ہماری حکومت کی بدش ہوگی اور ختم ہوا کہ رعایا کے
 کی تہائی خزانہ شہنشاہ سے کر دی جائے۔
 اس طرح سامانی سلطنت کا پہلا بادشاہ اردشیر اپنے عدل و انصاف اپنی دانشمندی و
 فطرت ہندی سے ایک کامیاب حکمران کی طرح حکومت کرنے کے بعد اس دنیا سے
 اس کی موت کے بعد اس کا بیٹا شاہ پور سامانی سلطنت کا بادشاہ بنا۔



ایک روز یونانی اور کیرش دونوں تدمر شہر اور سرائے کے درمیان پہاڑوں کے
 کے اندر چل رہے تھے کہ ایک نالے یونانی کی گردن پر اپنا بھتیجی لٹا کر
 لٹس کے آتے ہی یونانی سبیل سے لٹا کر ایک جگہ رک گیا۔ کیرش بھی کہہ مٹی مٹی
 یونانی ایک کے ساتھ گھٹکتا رہا لگا ہے لہذا وہ بھی یونانی کے شک سے شدہ
 ہو گئی تھی۔ لٹس اپنے لئے بعد بھاگتا ہوا گھر گئے۔

ایک یونانی میں سمجھتی ہے تدمر شہر اور سرائے کے درمیان چھوٹی
 جہاں سے پہلے اس شہر میں شہر۔ مگر اور پہاڑوں کے درمیان
 پہاڑوں کے درمیان کے شہر کو اس کی جڑوں سے جدا کیا ہے اب تدمر شہر
 تدمر میں سرائے کے پاس جا کر نہ رہا نہیں دیکھتے ہیں اور۔ لٹس کی طرف اس
 کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ تدمر شہر میں جو دو کیرش کے بھتیجے ہیں ان کی پوجا
 لوگوں نے ترک کر دی ہے۔ تدمر میں اس کا پہلا پہاڑوں کے درمیان اور
 دکھائی دے رہا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد ایک تھوڑی دیر کے لئے وہی چاروہ اپنا مسدود مقام
 ہوئے کہنے لگی کہ یونانی میرے جیبیہ تدمر شہر میں اب ہماری کھیل رہے
 اب تم احادیہ شہر کا رخ کرو۔ وہاں اس عرازل نے عجیب و غریب حرکات کر رہی
 شرک کی ابتدا تو اس نے احادیہ میں عروج پر پہنچائی رکھی ہے پر وہاں اس
 یہودی عالم کو بڑی لائیت ہوئے کہ وہاں میں جگہ کر رکھا ہے۔ وہ یہودی عالم و خدایت
 ہے۔ اور احادیہ شہر میں ہر وقت خدا سے واحد کی زندگی اور اطاعت کی تبلیغ
 ہے۔ پر اس عرازل نے اسے ایک ایسے لوگ میں جلا کیا ہے جو اس یہودی عالم

افضل برداشت ہو رہا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ شرک کے پھیلاؤ اور وحدانیت کے خلاف
 کرنے کے لئے عرازل نے یہ ناپاک طریقہ اختیار کیا ہے۔

ایک یونانی۔ اپنی باوق الفطرت قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس عرازل نے اس
 وہی عالم کے وائیں پاؤں کو سانپ کے منہ کی طرح تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ جہاں اس
 وہی عالم کے پاؤں کی انگلیاں تھیں وہیں ہوسے ہوسے ڈھریٹے سانپ کے سے دانت نکل
 رہے ہیں۔ پاؤں کا درمیانی حصہ خوب پیچھے ہٹ چکا ہے جس کی وجہ سے اوپر کا حصہ جس
 میں دانت نکل آئے ہیں خوب پیچھے ہٹ چکا ہے بڑی مٹی لوہے کی ایڑی کی شکل
 کی ہو گئی ہے جیسے کسی گھوڑے کے سر کا تھپڑ حصہ ہو۔ اب اوپر کا حصہ جہاں سانپ کی
 طرف جب سے ڈھریٹے دانت نکل آئے ہیں وہ حصہ دانتوں کے پاؤں کے نیچے آئے
 ہیں۔ اصل و صورت گھوڑے کے منہ جیسی ہے مانا رہتا ہے۔ اوپر کے حصے کے نیچے کے
 حصے سے وہ یہودی عالم بڑی لائیت بڑی شرافت میں رہا ہے۔ اس یہودی عالم کو
 اب ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہی روز ہوئے ہیں تدمر شہر۔ حیرت انگیز شہر کے ساتھ تدمر شہر سے
 سرائے اور احادیہ کی طرف جاتا۔ اپنی سری قوتوں و قدرت میں مانا اور اس یہودی عالم کی

اس کے ساتھ ہی یونانی نے محسوس کیا جیسے ایک کالے س۔ لباس کی حیرت میں کوئی
 ہو۔ یونانی اس چیز کا جاننا لینے ہی لگا تھا کہ ایک چاروہ اور اسے غائب کر کے لئے

یونانی میرے جیبیہ۔ تدمر میں حیرت میں میں نے پہلے کا ایک گھوڑا لایا ہے اس
 میں راج ہے۔ اسے استعمال کر کے تم اس یہودی عالم و عرازل کی تکلیف اور لائیت
 حالت دیکھتے ہوئے احادیہ کی طرف کوچ کرنے سے پہلے تم پہلے پر تھیں ہوئی اس
 کو پہلے کر زہلی یاد کر لیتا۔ میرے خیال میں اب تم سرائے کی طرف چلو اور یروش کا
 میں سمجھتا ہوں احادیہ کی طرف کوچ کرو۔ میں اس یہودی عالم تک تم دونوں کی رہنمائی
 کرے گی۔

اس کے ساتھ ہی ایک اپنا مکا سائیس رچی ہوئی علیحدہ ہو گئی تھی۔ یونانی اس کے کسے
 رائے کی طرف چل دو تھا۔ اس موقع پر کیرش ہوئی اور یونانی کو غائب کر کے پونپنے

یہ احادیہ تب کو کیا پیغام دے گئی ہے۔ جواب میں یونانی سرائے ہوئے کہیں لگا
 رہتی ہے کہ تم دونوں کو تدمر شہر سے احادیہ شہر کی طرف کوچ کر جانا چاہئے۔ اس لئے

کہ وہاں اس عرزیل نے ایک یہودی عالم کو بڑی لائیت اور کرب میں جلا کر رکھا ہے۔ یہودی عالم کو جو وحدانیت پرست اور ہر وقت خدا کے واحد کی بندگی اور عہدیت کی تبلیغ عہدیت کرتا رہتا ہے اس عرزیل نے اس کے پاؤں کو قفل و صورت کے لحاظ سے تبدیل کر دیا ہے۔ پاؤں کا اور کاحر سہاپ کے منہ جیسے درمیانی حصہ اندر گھسا دیا گیا ہے۔ پاؤں ایزی والا حصہ گھولنے کے منہ کے پچھلے حصے کی شکل و صورت میں دے دیا گیا ہے اور اس پر بدتر حالت یہ کہ لوہ کا حصہ جس میں سہاپ کی طرح چارے بڑے دانت ہیں وہ حصہ پچھلے حصے کو بٹھارتا ہے جس سے وہ واحد پرست یہودی بڑی طرح تکلیف اور لائیت محسوس کرتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہم دونوں کو دھرم سے کوئی کر کے اٹھانے کی طرف جاتا ہے اور اس یہودی عالم کو عرزیل کی مانند کردہ لائیت سے بھارت والی چاہئے۔

اس کے ساتھ ہی یوحنا نے اپنی جیب کے اندر سے چارے کا حصہ نکال کر دیکھا۔ اس کی جیب میں والا تھا۔ پچھلے اس سے اس تحریر کو خود بخود اور بڑا کر دیا۔ پچھلے سے وہ نکلا کیرش کو دیا۔ اور آئینے کا کرب یہ وہ عمل ہے جو جہان نے طے کیا ہے اس عمل سے ہم اس یہودی عالم کو عرزیل کی جی ہوئی لائیت سے رستہ رستہ میں اور اس عمل سے وہ اپنی یاد کر رہا۔ تھوڑی دیر کی وشن سے وہ کیرش کی اس میں عرزیل کی یاد سے اس سے یوحنا جگہ سے اس سے وہ چارے کا گھولنے کے ساتھ اپنی جیب میں اٹھاتا تھا۔

یوحنا اور کیرش تھوڑا سا ہی آگے گئے ہوں گے کہ ادا نے یوحنا کی طرف سے تھوڑا سا۔ یوحنا فوراً رک گیا۔ کیرش بھی پریشانی کی حالت میں چلتے چلتے رک کی طرف سے اسیتہ کے بعد ایسا ہوا اور بدتر اس کی اور پریشانی تو اس میں کسے تھی۔

دیکھ یوحنا۔ تم اور کیرش دونوں سمجھو۔ عرزیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ طویل میں تم پر وارد ہونے کے لئے چلا رہا ہے۔ یوحنا سمجھ چکا ہے کہ عرزیل کے وارد ہونے سے پہلے ہی تم کیرش کو اپنی طاقت اور قوت میں دس گنا مضبوط کرنے کا علم تھا۔ اس یوحنا نے مطمئن لہجہ میں بولا اور کہنے لگا۔

ایسا تم فکر مند نہ ہو۔ یہ عمل میں کیرش کو پہلے ہی سکھا چکا ہوں اور وہ سنو۔ یہ وہی سکھانے میں دس گنا سے علوم بھی کیرش کو بتا اور سکھ چکا ہوں جو تم نے مجھے اور یہ کو مصری ساحر کے بیٹے سے حاصل کر کے دیئے تھے۔ اب تم عرزیل اور اس کے ساتھ ہونے کو تے دو۔ کیرش خداوند قدوس نے چھانو میں طرح طرح میں یہودی میرے ساتھ ہونے انداز میں عرزیل اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کرتی رہی ہے ایسے ہی کیرش بھی میرے

اتھ میں کے سامنے چٹائی کی طرح جم جائے گی۔ اور سنو ایسا میں تم پر انکشاف کروں کہ یہ سنو ایسا سے بھی زیادہ زوردار اور پر قوت ضرب لگائے والی ہے۔ یہاں تک کہنے کے بعد یوحنا جب دکان کا ایسا بولی اور کہنے لگی۔

دیکھ یوحنا میرے جیب میں تھوڑی باتیں سن کر مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ تم نے یہ باتیں دانشمندی اور پیش بندی کا ثبوت دیا ہے کہ تم نے سارے علوم کیرش کو سکھا دیئے ہیں۔ اس طرح یہ اپنے آپ کو بہتر انداز میں مسخ کر کے تمہارے پہلو پہلو عرزیل اور اس کے ساتھیوں پر ضرب لگائے۔ اب دونوں سنبھل چکے۔ میں بھی میں ہوں تھوڑی دیر عرزیل اور اس کے ساتھیوں اور ہادی کی قوت کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہاں سانس دیتی ہوئی ایسا مینجھ ہو گئی تھی۔ جب یوحنا اور کیرش دونوں صحرا کی اس پٹی میں بدتر حالت میں تھے تو عرزیل اور اس کے ساتھیوں کا اتحاد کرنے لگے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد عرزیل صلہ ہارم اور عرش کے ساتھ دھرم کے من صحرائوں میں رہا۔ اور کیرش کے سامنے نمودار ہوا۔ اس میں شاید کیرش عرزیل اور اس کے ساتھیوں کے دھمکیوں کا شکار رہی تھی لہذا ان ہی عرزیل ہارم۔ صلہ اور یوحنا اس کے سامنے نمودار ہوئے۔ وہ بے چاری بکھر پڑا۔ اسروز اور لوہاں ہو گئی تھی۔ اس موقع پر یوحنا ان باتوں میں اس کے قریب سے گیا پھر اسے قتل اور احاطہ اپنے ہوئے کہنے لگا۔

کچھ کیرش میں عرزیل اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ایک حصے سے میں زندگی اور تے کا تھیل کھینچا آ رہا ہوں۔ انہیں دیکھتے ہی تمہارے چہرے پر پریشانیوں کیوں برتنے لگی ہیں میں تمہارے ساتھ ہوں۔ جب تک میں ہوں یہ تمہارا بلی بھی بکا نہیں کر سکتے۔ دیکھ یہ تم پر وارد ہونا چاہیں تو جس طرح میں نے تمہیں سکھا رکھا ہے اسی طرح میں پر حملہ اور ہوئے اپنی قوت میں دس گنا مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ جب میں پر ضرب لگو تو پہلے میں کی قوت کو طبعی حالت میں لانے کے بعد میں پر ضرب لگاؤ۔ اب تم اس سے ٹکرانے کے تیار ہو جاؤ۔ میں اپنی قوت میں دس گنا مضبوط کرنے لگا ہوں تم بھی ایسا کرو۔ پھر دیکھو عرزیل کے یہ گمانتے کیسے مٹی کے کھولوں اور رست کے گھروندوں کی طرح ہمارے سامنے بار ہو کر رہتے ہیں۔ یوحنا کی اس گفتگو سے کیرش کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ بڑی چٹکی چٹکی لگائیوں سے اس نے یوحنا کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگی آپ کی بات نے میری ساری پریشانیوں۔ ساری افسردگیوں دھو کر رکھ دی ہیں۔ اب میں آپ کے ساتھ پہلو میں پر ضرب لگانے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے ساتھ ہی یوحنا اور کیرش دونوں نے اپنی اپنی قوتوں میں دس گنا مضبوط کر لیا تھا۔

ہ کے داخل ہونے ہیں۔

یہاں پر ذکر شہر کے ان دروازوں میں کیا گیا ہے ممکن نہیں کہ ہر صمد اور ہر شاہ
دے رہ کر تماشہ دیکھیں اور تو اکیلا میرے ساتھ ٹکرائے۔ اگر تو ایسا کرے تو
میرے تو میں جیسے پہنچ رہا ہوں کہ میں مار مار کر تیرے دل و ذہن میں کانٹے
در پیسے پیسے پھیلے احاطہ تیری سماعت میں ڈال دوں گا۔ عزاہل اگر تو مجھ سے
میں تیری فرد عمل کو حقوق سیاہ کی طرح مٹاؤں گا اور تیری سرشاریوں کی اصل
حرب میں کر نمودار ہو جاؤں گا۔ عزاہل میں جانتا ہوں تو باتوں میں ہاروں کی
جیت کے اندر بھی صورت لے کر نمودار ہو۔ تین پہ عمل میں تو دعائے
میں سے حرب میں کھڑی کے جانے اڑتے خس و غلغلا اور ایام کے سوکے
سے کی بدتر ہے۔ دیکھ عزاہل اس صمد اور ہارص کو ایک طرف رہنے دے تو
اور مجھ سے ٹکرا۔ پھر دیکھ کج کس کے مقدر میں دستی ہے اور شکست کس کے
میں ختمی ہے۔

ان نے یونانی کے اس پہنچ کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ اس نے اشارے سے صمد
ہو شاکو پہنچ اور کیش پر حملہ توڑ ہونے کا علم دے دیا تھا۔ عزاہل کی طرف
اٹھتے ہی صمد یونانی کے دائیں طرف سے رعبوت سے لبرز غلغلا کی دھوپ
میں طوفانی سرخی طرح آگے بڑھا۔ بائیں جانب سے ہارص چٹاؤں کے شہر میں
ان دور پابیت نمودار آسویں میں لوہوں کے آسیب کی طرح حریت میں آیا تھا۔
لوہوں کی من پوش سہاگہ کر میں سطحوں کے تیشوں اور گہپ اندھروں کی
میں طرف لپکتی بھیلوں کی طرہ کیرش کی طرف بڑھی تھی۔

یہ طرف کیرش بھی انتہائی تیز۔ انتہائی چالاک ثابت ہوئی۔ ہر شاہی اس سے
میں ہی قہمی کہ وہ مقدر کی راہوں پر موت نے گمراہ نمودار اور ٹھنڈوں کی سر
کار سے وقت کی ضرب کی طرح حرکت میں آئی۔ اپنی جگہ سے وہ تیزی کے ساتھ
موت میں اس نے پہلے ہی دس گنا اضافہ کر رکھا تھا بھاگتے ہی بھاگتے اس نے ہر شاہ
میں کس کم کرنے کے بعد لگا کر کلی ضربیں اس نے ہر شاہ کے جسم کے مختلف
میں زور سے لگائیں جیسے کہ ہر شاہ زمین پر گرنے کے بعد بری طرح کراہے اور

ان طرف پہنچ ابھی تک کسی قدیم مجسمے اور مادہ کی طرح اپنی جگہ پر
تھا جیسے وہ کوئی چٹان ہو اور حرکت نہ کر سکتی ہو۔ ہارص اور صمد لگا کر اس کی

یونانی اور کیرش کے سامنے نمودار ہونے کے بعد عزاہل تھوڑی دیر تک ان دونوں
کو بڑے غور سے دیکھا رہا پھر وہ یوں اور یوں کو مخاطب کر کے
کسے لگا دیکھ نکل کے نکلتے۔ تو تم نے کیرش کو بھی پتا دے رکھی ہے۔ تیری اس پتا
کے باوجود یہ کیرش ہارے ہاتھوں سے نہ نکلے گی۔ پھر عزاہل یونانی کے جواب کا انتظار نہ
بلکہ صمد۔ ہارص اور یونانی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو۔ میرے ساتھیو۔ اس یونانی اور کیرش کے خلاف ذکر کے ان مصرعوں میں اختلاف
کی ایسی شکر آگ بھڑکاؤ کہ انہیں اپنے سامنے و دشمن کے مناظر ہونے لگوں اور نسبت و
مروت کی کشش کے سوا کچھ نہ نظر آئے انہیں ایسا مادہ کہ ان دونوں کی حالت سیاہ شب
کی برہنہ میت کی طرح قم کا سیلاب میں گر رہا ہے۔

اس کے بعد عزاہل رگے بغیر لٹا چلا گیا تھا۔ سنو میرے رفیقو۔ آج ان دونوں پر اس
طرح وارد ہو ان کی ایسی پٹائی نہ کہ ان دونوں ہی کی حالت بیکراں ملک کی دستوں میں
خوابوں کی سریرہ لاش چاروں طرف چپ کے نکلنے میں کرنا۔ تین تواریوں کے
تل میں تڑے غلابوں کے نمودار بیٹیاں بیٹیاں ہواؤں میں ڈھانکے زور آچلوں جیسی ہو
کر رہ جائے۔

عزاہل کچھ اور بھی کہتا چلتا تھا یہ یونانی ہلا اور اس کی بات کانٹے ہوئے کہنے کا
دیکھ بدی کے گناشتے خیر و شر کے ٹھیک میں میں اکثر و بیشتر تیرے لئے زہر کا مادہ اور
لک کا ایک ساتھ بننا رہا ہوں۔ ماضی میں کئی بار میں دن نونئی سردی میں دھمکیں کھاتے
گالے لوہوں کے ناموں کی طرح تم پر نکل کرتا رہا ہوں۔ دیکھ عزاہل ماضی میں ہی ہار
اس حقیقت فریب دنیا کے مجھ نے سچے خوابوں اور نسبت لذتوں میں میں تیرے احساس کی
کھڑکوں سے تیرے تن کے ہمد کھول کے رکھتا رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں تو سراہوں کا سارا
لے کر دوسروں کے حق میں کانٹے ہونے والا ہے۔ اپنے ساتھیوں کو میری طرف کیوں
بوجھتا ہے خود مجھ سے ٹکرا۔ پھر دیکھ میں تیری حسن کے نئے کو خزاں کے لوہوں میں کیسے
تبدیل کرتا ہوں۔

یونانی تھوڑی دیر کا پھر اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے عزاہل کو مخاطب کر کے
کہہ رہا تھا۔ خداوند کے راندھے اور مردود۔ تو پانچو کو اپنی سب سے بڑی قوت کچھ کر
میرے مقابل لایا تھا۔ لیکن یہ انکشاف تیرے لئے یقیناً دل جلانے والا ہو گا کہ میں سے
پانچو کو ختم کر دیا ہے۔ اور دیکھ بد بخت مخلوق۔ تو ہارص اور صمد کو مجھ سے ٹکرا کر کہیں
انہیں میرے ہاتھوں مردانا ہوتا ہے۔ ماضی میں یہ دونوں بھائی کئی بار مجھ سے ٹکرائے۔ میرے

صورت نہیں ہے۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے سامنے ہیں ایک دوسرے کے خلاف اور
ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ ضرورت کے وقت آپ میری اور میں آپ کی مدد نہیں
دے گی تو ہر ہم دونوں کے ساتھ ہونے کا ہر کیا فائدہ کیرش کہتے کہتے خاموش ہو گئی
اور عراہیل اپنی جگہ سے اٹھ کر یونان کے سامنے آ کر ہر دے بیٹے لگا۔

یہ بچی کے لٹا کھڑے۔ آج لگتا ہے مجھے میرے ساتھ وہ دھوکہ کرایا چاہیے کہ تو مجھ
اور میں سے گزرتا چلا جا رہا ہے۔ یہ مت سمجھتا کہ میں میرے سامنے آنے سے کھڑا
ہوں۔ میں جب اور جہاں چاہوں اپنی مرضی کے مطابق تم پر ضرب دے سکتا ہوں۔ اس کے
عراہیل نے صاف ہارم اور یونان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تم تینوں دریا ایک طرف
اٹکڑے ہو جاؤ۔ میں خود یونان سے نکلتا ہوں پھر دیکھتا ہوں یہ میرا بیٹا بگاڑ دیتا

اور اس کے اس الفاظ سے یونان کے چہرے پر بڑی گہری اور بڑی ہنس پھوٹ مٹ کر اٹھ
ہوئی۔ ہر دے اپنے پیلو میں گہری کیرش کو غالب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ کیرش تو میرے
میرے من سے اور دیکھ میں اور عراہیل کیسے آپس میں ٹکراتے ہیں۔ اس پر کیرش بولی اور
کہہ گئی میں تمہاری نہیں ہوں گی اگر اس عراہیل نے بچے کے سامنے آپ کو رو کرے گی
اس کی تو میں اس پر ٹوٹ پڑوں گی اور اسے آپ پر حاوی اور غالب نہیں ہونے دوں
اور اس پر یونان بولا اور کہنے لگا کیرش میری مہربانی شکریہ۔ جس نے عراہیل کے خلاف
کھلم کھلا کر کہا۔ قہقہہ دیکھ میرے اور اس کے ٹکراؤ کا کیا نتائج ہے اگر تو اس کے
دھوکے میں مت آنا۔ قہقہہ دیکھ میرے اور اس کے ٹکراؤ کا کیا نتائج ہے اگر تو اس کے
دھوکے میں مت آنا۔ قہقہہ دیکھ میرے اور اس کے ٹکراؤ کا کیا نتائج ہے اگر تو اس کے
دھوکے میں مت آنا۔ قہقہہ دیکھ میرے اور اس کے ٹکراؤ کا کیا نتائج ہے اگر تو اس کے

گئے۔ میں اس موقع پر ایسا نے یونان کی گھبراہٹ میں دیکھ کر کہنے لگی۔
یونان میرے حبيب تم سے بھر اور بے پروا ہو کر اس عراہیل کے ساتھ ٹکراؤ۔
اس سے بھی کہو کہ اسے اس مقابلے میں دخل اندازی کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر
اس کی حد کے لئے صاف ہارم اور یونان کے سامنے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو کیرش ضرور
اسے سہاوتی دے گا۔ صاف ہارم سے میں خود پت لوں گی۔ دیکھو اب عراہیل آگے
بڑھ رہا ہے اب تم اس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ ہی
عراہیل کی گھبراہٹ پر ایک ملکا ماس دے کر طبع ہو گئی تھی۔ اس موقع پر یونان نے
یونان میں گہری کیرش کی طرف دیکھ اور کہنے لگا۔

یہ کیرش اب عراہیل مجھ سے ٹکرنے لگا ہے اس پر صاف ہارم نے کوشش کی۔

طرف دیکھ رہے تھے۔ ہارم اور صاف نے جب دیکھا کہ اس سے قریب ہی کیرش
کی سن پر شا کو مار مار کر ادھ مٹا کر رہا ہے تو صاف یونان پر حملہ آور ہونے کے
بجائے جبکہ ہارم نے اپنی سن پر شا کی مدد کرنے کے لئے کیرش پر حملہ آور ہوا
صورت حال دیکھتے ہوئے یونان بھی لڑنے والوں کے میلے کٹیوں میں رقص شروع
دشت میں آدھار آئیوں کے عکس کی طرح حرکت میں آیا۔ ہارم کی طرف وہ ہارم
ضربیں اس پر ایسی جاندار لگائیں کہ ہارم مل کھٹا ہوا زمین پر گر گیا تھا۔ اس پر
یونان پر لگا تھا اور یونان کی گھبراہٹ پر اس نے ایک زوردار ضرب لگائی یونان اس
بے داشت کر گیا تھا۔ حالانکہ وہ بڑی زوردار ضرب تھی اس لئے کہ صاف نے یہ صاف
حالت میں دس گنا اضافہ کرنے کے بعد لگائی تھی۔ اس کے ساتھ ہی یونان بھر حرا
آوا۔ صاف کی قوت کو اس نے کم کیا۔ صاف پر وہ چار ضربیں ایسی لگائیں کہ صاف
ہوا پیچھے ہٹ گیا تھا یونان پر اب ایک طرح کا سودا اور جنون سوار ہو گیا تھا۔ وہ کانٹا
کو پیٹتا ہوا پیچھے ہٹنے پر مجبور کرتا چلا جا رہا تھا۔ دوسری طرف کیرش نے اپنے سارے
دار مار کر زمین پر گرا دیا تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ صاف کو یونان مارا ہوا پیچھے
ہے اور زمین پر گرا ہوا ہارم اس کے پیچھے کی پشت سے حملہ آور ہوتا چاہتا ہے
آندھریوں اور طوفانوں کی طرح حرکت میں آئی اور ہارم کی پشت کی طرف سے وہ
ایسی اس نے لگائیں کہ ہارم بھر کراہ اٹھا۔

یونان صاف کو مارنے مارنے عراہیل کے قریب سے گزرتا پھر یونان نے ہارم
ایک زہریلی موت لگائی اور اپنی دائیں ٹانگ اس زور سے اس نے عراہیل سے
ہارم کی عراہیل ہی طرح کراہتا ہوا اور جاگرا تھا۔

یونان اور کیرش دونوں ایک بار پھر پیلو سے پیلو مار کر اٹھے ہوئے۔ ہوش ہارم
صاف ایک بار خوب ہٹنے کے بعد اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے تھے۔ اس موقع پر ہم
نے بڑی رازداری اور بڑی نرم آواز میں اپنے پیلو میں گہری کیرش کو غالب کرنے
کا کیرش تم نے تو کمال کر دیا۔ مجھے تم سے لکھا۔ ایسی امید نہ تھی کہ تم یوں کھڑے
اور اس پر شا کو اپنے سامنے زیر کر لو گی اور اسے ادھ مٹا کر دے کے بعد میری
طرف سے حملہ آور ہونے والے ہارم پر بھی ضرب لگا دی۔ کیرش میں اس
تعداد ہتھیار گزار اور منوں ہوں کہ تم نے ہارم کو میری پشت کی طرف سے حملہ
ہونے دو۔ اس پر کیرش نے گہری ٹھانوں سے یونان کی طرف دیکھا پھر وہ چاروں
اور انانیت اور پردگی کے جذبات سے بھر پور آواز میں کہنے لگی آپ کو میرا حبيب

کرتا۔ اسی اسی ایسا لے میری حرکت پر پس کیا ہے اس کا گنا ہے کہ اگر صادق۔ ہارم
اور چٹا نے بھی عزائیل کی مدد کرنا چاہی تو کیرش صرف ہوش سے گمراہ ہارم اور صادق
کو خود ہی ایسا خیال لے گی۔ لہذا تم ایک طرف ہٹ کر کھڑی رہو۔ اور عزائیل کے
ساتھ میرے ٹکرائو کو دیکھو میں اس کی کیا حالت کرتا ہوں۔ یونان کے کسے پر کیرش یونان
کے پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی اتنی دیر تک عزائیل آگے بڑھا اپنا ہاتھ اس نے بلند
پھر ایک زوردار ضرب اس نے یونان کے پیچھے پر لگائی تھی۔ وہ ضرب کھانے کے بعد
یونان کسی دیوالی جیسے کی طرح ہے جس کوڑا رہا۔ اس پر عزائیل نے دیکھی ہی ایک
دوسری ضرب اس کے پیچھے پر لگائی تھی یہاں میں یونان نے اپنے پیچھے کو تھوڑی دیر
لے سلا پھر وہ کھلتے لیجے میں عزائیل کو قابض کر کے کسے گا۔

اسے بد بخت قتلوق۔ اسے ہڈی کے فروغ کا کام کرنے والے مردود۔ اور قوت کے
ساتھ میرے جسم پر ضرب لگاتا کہ میں برا بدنت ہوں اور تم پر ایسی ضرب لگائیں کہ تم
توڑ پھوڑ کا کام شروع ہو عزائیل ہوا میں اچھلا اور ایک ایسی ضرب اس نے یونان سے
شانے پر لگائی جو وقتی یونان کے لیے ناقابل برداشت تھی اور یونان مٹی کو مٹا ہوا پیچھے ہٹا
اور زمین پر گر گیا۔ یونان کی یہ حالت دیکھتے ہوئے کیرش بے چاری پریشان ہو کر فریاد مقرر ہو گئی
تھی لیکن بہت جلد یونان سے اپنے آپ کو بڑھلا ڈالا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا اپنی قوت کو پہل
کی عزائیل کی قوت میں اس نے دس گنا کی کی۔ پھر جو اس نے ہوا میں جست لگائے
ہوئے عزائیل کی اٹل پر ضرب لگائی تو عزائیل سکتا ہوا کی قدم پیچھے لڑھک گیا تھا۔ اس
کے بعد یونان پر گویا سول اور سوارا سوار ہو گیا تھا۔ اس نے لگا کر کی ضربیں عزائیل
دے دے داری ساتھ ہی ساتھ اس کی حالت میں وہ دس گنا کی بھی کرتا چلا تھا۔ اس نے
یا کرنے سے عزائیل کسی بھی حد اس کے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتا تھا۔

تھوڑی دیر تک عزائیل کو احوں کی طرح بھانے کے بعد اور اس پر ناقابل ہذا
ضربیں لگانے کے بعد یونان پیچھے ہٹا۔ کیرش کے پہلو میں آکھڑا ہوا۔ یونان کی اس
گزارہی پر کیرش بے حد خوش دکھائی دے رہی تھی۔ یونان جب اس کے پہلو میں ہوا
کیرش واردات ادا میں محبت بھری آواز میں کہنے لگی۔ میں تو اس عزائیل کو ناقابل
تغیر اور ناقابل شکست خیال کرتی تھی لیکن آپ نے مار مار کر اسے ایسا ادھ مٹا کر دیا۔
کہ اس میں جیسے حالت اور قوت ہی نہ رہی ہو۔ میں آپ کو آپ کی اس کارگزاری
مبارک یاد دیتی ہوں۔ کیرش کی اس بات سے یونان کے چہرے پر ہنسنے لگا۔ یونان
ہوئی۔ اتنی دیر تک عزائیل بھی اٹھ کر ہارم کے پہلو میں آکھڑا ہوا تھا۔ یونان

کے کہنے لگا۔

ہاں کے گناہت۔ مصیبت کے پروردہ۔ تو نے مجھ پر ضربیں لگا کر دیکھ لیا۔ آخر تو
کا گنا۔ اس پر عزائیل نے ایک ہونٹاگ تھپہ لگایا اور کہنے لگا۔ دیکھ سلی کے
سب میری تیری ضرب تم پر پڑی تھی تو تم مرے لے کر پوسا تک مل کر رہا
اور انتقال ہے ہی کے عالم میں زمین پر گر گئے تھے۔ پھر بھی تم کہتے ہو کہ میں
یہ گنا ہے۔ اس پر یونان لڑ بھڑا انداز میں کہنے لگا۔ یہ وہ میں جس میں اصول کی
ہوئے اور کسی آہنگری کی طرح تم پر ضربیں لگاتے ہو۔ جس کا کافی دور تک پیچھے
تھا تھا تو یہ کہ یہ سانچہ تمہارے ذہن سے نکل گیا ہے۔ اس پر عزائیل بھی
کہنے لگا۔

اس کے نامکھ۔ اس خیال اس گھڑ میں نہ رہنا کہ لاکھ اپنے سامنے کسی
اور مطلب کر سکتا ہے۔ میں جب چاہوں تم پر چھ مٹا ہوں۔ اس لئے کہ
میں ہر حال غیر محدود۔ میری قوت ہر صورت میں ہر مطلب سے عزائیل میں
تھا کہ یونان خفگی کا اظہار کرتے ہوئے کسے لگا۔ دیکھ بد بخت عزائیل۔ تو
میرے خداوند کے مقابل کھڑا کرتا ہے۔ لامحدود قوتیں میرے خداوند کی ہیں۔
تو میرے وجود و تقدس ہے۔ وہی عظمت اور ہندی کی معراج ہے۔ وہی قدسیوں کو
تو ہے۔ وہی ہواؤں کی شہزادی میں ہواؤں کو بلند کرتا ہے۔ وہی باد و سال کی
دن اور موت کی باتیں کہتی کرتا ہے۔ صبح و شام کے فرشتے مٹا کر وہی
اس کا ایک ساعت میں سمیٹ کر رکھ دیتا ہے۔ دیکھ عزائیل ہر شے کے تاروں
میں کے مقدس نام کے حوالے سے ہے۔ ہر مخلوق نے اس کی تعریف
کی ہے۔

آپ کو میرے خداوند کی قوتوں اور اس کی تعریفوں کے مقابل کھڑا کرنے
کا ہوں کی پتا۔ مصیبت کا دشت۔ دایوں کی سیاہی ہڈی کا آشوب رسوائیوں
ان کا قیام تھیرا اور دیکھ لکھتے ہے تو کیسے اور کہے گرائی قوتوں کو لامحدود اپنی
ان کی تیسرے قرار دے سکتا ہے۔ میرا خداوند بے پناہ ہے لا شریک اور واحد ہے۔
اور نہ ہو گا۔ نہ اس سے کوئی ہوا۔ ہو گا۔ میں تو اب ایک ذلیل و نام ہے
میں بھی مار کر اپنے سامنے پہنچنے پر مجبور کیا ہے۔ اس پر عزائیل بولا اور

۔ مانتے آتے گھڑا آتے عزم میں نہ کھو جا۔ تو یہ پس کر سکتا کہ

سے سفارش کر کے ملک کی جاں بخشی کرا دی۔ اور ملک کو اس نے اپنے ہاں

ہاں قیام ہی کے دوران ملک کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شاہ پور رکھا۔
اس شاہ پور کی پیدائش اردشیر سے نقل رکھی اور شراذوں کی طرح اس کی
نگاہ شاہ پور نے ہوش جھٹکنا تو اس کی ہوشندی۔ دانشمندی اور اس کی
فہمت و درددل تک جھل گئی۔

اسی طرح اردشیر کے آخری دن قریب آنے لگے اسے یہ فہم ہے مہینہ کرنے لگا
یہاں تا تو تین وقت کا وارث بنا۔ پارشا کی یہ فکر مندی دیکھ کر اردشیر نے
کو سکون اور مہینہ فراہم کرنے کے لئے یہ کہہ دیا کہ ہارشاہ کو فکر مند ہونے
سے شاہ کا ایک بیٹا زندہ ہے تاہم اردشیر نے ابھی تک شاہ پور کا ذکر
نہ کیا تھا۔ اردشیر کا بیٹا ہے۔ اردشیر سے یہ خوشخبری سن کر اردشیر کی خوشی اور
دل اندازہ نہ تھا۔ اردشیر نے اردشیر سے بیٹرا پوچھا کہ بیٹرا کیا کون ہے لیکن
اسے سے گریز کیا۔ اور کہنے لگا وہ اب بیٹا ہے کہ ایک روز وہ خود ہی آپ کے
رہا۔ اور آپ اسے پہچان پائیں گے کہ وہ آپ کا بیٹا ہے۔

اب تک شاہ پور خامہ بڑا ہو چکا تھا۔ ہارشاہ نے اپنے بیٹے کی بچوں کے لئے
وہ چاہن کے میل کا انتظام کرے اور میرے بیٹے کو بھی اس چاہن کے
وہ خود ہی بچوں کے لئے کہہ اس کا بیٹا کون ہے۔ ہارشاہ کے کہنے پر اردشیر نے
کہا اس میں کے وہاں شاہ پور سے اپنے دل کا حیرت انگیز مظاہرہ کیا۔
میل سے بے حد متاثر ہوا۔ ایک بار پوچھا کہ گید ہارشاہ کے قریب آکر
میرے واسے کو حوصلہ دے پڑا ہارشاہ سے پاپ جا گید لے۔ آخر ایک لڑکا
گید کی طرف بڑھا اور گید وہاں سے لے آیا۔ یہ شاہ پور تھا۔ اردشیر کا

نہ لے کی جراثمدی پر ہے حد حوش ہوا اور اسے اپنے پاس بلایا جب شاہ
نے "کھڑا ہوا تو اردشیر سے بڑی شفقت اور مری میں پوچھ لڑکے کا نام یا
نہا پر کہے گا ہارشاہ پور ہے۔ ہارشاہ حوش ہوتے ہوئے کہنے لگا خوب۔
نہ ہارشاہ کے بیٹے۔ اس موقع پر اردشیر کو شاہ پور کے چہرے پر اپنا عکس
دیکھتے ہوئے کہ اس سے بیٹے کو گلے لگا دیا۔ اپنے بیٹے کو اپنے سامنے زندہ اور
اردشیر کی خوشیوں کی انتہا نہ رہی تھی۔

ابھی ابھی تو نے مجھے مغلوب یا ہپا کیا ہے۔ اگر تو نے مجھ پر ضرر نہیں لگائی ہیں تو اس
لیا امت تو ضرر نہیں میں نے بھی تم پر لگائی ہیں۔ اگر تو نیکی کے لحاظ سے کی جاتی
مجھ پر جس پڑنے کا دعویٰ کرنا ہے تو میں بھی بیویں کے ایک گشتے کی حیثیت سے
ہر مقام پر تیری راہ مدد کرنے کی امت اور جرات رکھتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی
اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے
سے غائب ہو گئے تھے۔ حراذیل اور اس کے ساتھیوں کے جانے کے بعد کیرش
اور قریب ہو گئی اور اپنی آوار کی چار دیواریں میں وہ یونان کو قابض کر کے لے
آپ تک میں سکی سکی اور خوفزدہ تھی کہ اگر کسی موقع پر حراذیل سے
گیا تو شاید وہ آپ کے ساتھ مجھے بھی پیش کر دے گا۔ لیکن اب مجھے یقین
ہے کہ حراذیل آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ بلکہ آپ جب اور جس وقت چاہیں
پہرے اور بگاڑ کا کام کر سکتے ہیں۔ مجھے آپ کے ساتھی کی حیثیت سے اپنی ذات
مجھے آپ کی رفاقت پر ہلا اور زندگی کی راہوں پر آپ کے ساتھ چلے ہوئے ایک
اور بھروسہ ہے۔ اس پر یونان کیرش کا شاہ جہت پتے ہوئے تھے لگا۔

دیکھ کیرش۔ تیری سوانی۔ تیرا شہر یہ کہ تو مجھ پر بھروسہ دے رہا ہو کر رہی ہے
سرائے کی طرف چلیں اور وہاں اپنا سامان سمیٹ کر ایبہ کی رہنمائی میں اس
طرف کوچ کر جائیں۔ کیرش نے یونان کی اس میں اس طاقی لدا صحرائی اس
کر وہ سرائے میں آئے اپنا سامان اسوں نے سمیٹا پھر وہاں سے ایبہ کی
اطلا کیہ شہر کی طرف کوچ کر گئے تھے۔



سامانی سلطنت کے پسماندہ اور اس سلطنت کی بنیاد رکھنے والے ہارشاہ اردشیر
کے بعد اس کا بیٹا شاہ پور تخت نشین ہوا۔ شاہ پور کی پیدائش کے حلقہ اردشیر
کہتے ہیں کہ وہ آخری انسانی ہارشاہ اردشیر کا بیٹا کی بیٹی کے بطن سے تھا۔ جسے اپنے
قتل ہونے اور انسانی حکومت کے ختم ہونے کا بہت حق تھا۔ اس نے انتقام لینا
اردشیر کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی۔

اردشیر کو اپنی ملک کی اس سادش کا علم ہو گیا تو اس نے ملک کو قتل کر
دیا۔ پر جس وقت ملک کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا۔ ملک مالہ تھی اردشیر کا قید
جس کا اہرام تھا۔ اس اہرام نے اس خیال سے کہ شاید ملک کے بطن سے وہ



سر حال جواب میں شاہ پور نے بھی تیر پھیکا اور نظیو کی شہ کو قہر کر لیا۔ آخر وقت
 آپ جبکہ تیرا قلعے کے پاسیوں شراب کے نشے میں چور تھے اور اپنے ارد گرد اور خود اپنی
 سے بھی بے خبر تھے نظیو حرکت میں آئی اس نے رات کی تاریکی میں قلعے کا ایک
 دروازہ کھولا۔ شاہ پور پہلے ہی اپنے فکڑ کے ساتھ مستعد اور تیار تھا، قلعہ کا دروازہ
 کھلا۔ شاہ پور اپنے چور سے فکڑ کے ساتھ بھاڑ کر آیا قلعے میں داخل ہو گیا۔

اس صورت حال میں شاہ کے عسکران خیر کے لئے شاہ پور کا مقابلہ کرنا ناممکن ہو گیا
 باوجود تیرا کے عسکران کے لئے اختیار والے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا۔ سر حال نظیو
 داخلی عسکران شاہ پور کے ساتھ جو دھوا یا قلعہ اس نے پورا کر دیا اور اس ناقابل
 تیرا نے ساسانی پرچم ہراسے میں مد فرما کر دی تھی۔

شاہ پور اپنی لڑکی کو لکھ بٹا نہیں جانتا تھا جس سے اپنے باپ کے ساتھ ایسے
 میں حرم و در فربہ کیا ہو جبکہ شاہ پور کی بیٹی نہیں ہو چکی تھی۔ جب یہ لڑکی شاہ
 کے پاس سے نکلی تو شاہ پور نے اس کا سر قلم کرنے کے لئے اسے جادو کے حوالے کر دیا
 اور جادو سے لڑکی کا انعام لکھ سکے۔ بعض مورخین یہ بھی کہتے ہیں کہ شاہ پور نے
 اس سے لیتے لئے ہاتھ کو ایک سرخس گھڑے کی دم سے پانچھ کر چھوڑ دیا۔ گھوڑا
 اسے کر شکوں میں بھاگتا رہا اور لڑکی گھوڑے کے ساتھ تھمس جلی مٹی در اس کے
 اچھوڑ پڑا لکھ ہو گیا۔ اس طرح اس لڑکی کا قاتل ہو گیا۔

یہ سلطنت کے اردوین حالات درست کرنے کے بعد شاہ پور سے دونوں کی طرف
 گیا۔ اس سے کہ روغن ماضی میں ایرانیوں کے لئے اذیت اور تکلیف کا باعث بنے
 تھے۔ شاہ پور کا اردو تھا کہ اشیاء میں دونوں کے ماس قدر متوازن حالت ہیں اس میں فتح
 کے برقرار کر لیا جائے اور اگر دونوں کی طرف سے بول فارانی نہ ہو۔ تو
 اپنی ضرب لگائی جائے کہ تے والے دور میں وہ کسی بھی شہ کی طرف نگاہ اند
 ہو سکیں۔ دونوں کے خلاف حرکت میں تے کے لئے شاہ پور بڑی تیزی سے
 گئے لگا تھا۔

اس طرف دونوں کی یہ حالت تھی کہ دونوں کا شہنشاہ تیر پھیکا جب شاہ پور کے
 شہ سے فکڑ کھالے کے بعد واپس آئی گی تو اس کے سنے ایک اور سمیت انھ
 میں اور وہ یہ کہ وہ کچھ عرصہ چھوڑ دیں کی سلطنت کے خلاف مشرق میں مصروف
 رہے۔ دیانے راجن کے اس پار جرمنی کے وحشی قبائل نے اس کے خلاف بغاوت کر
 لی۔ دیانے راجن کے آس پاس دونوں کے بولتے تھے ان کے جرنیل نے اس

اور شیر سر گیا اور اس کی جگہ شاہ پور ساسانی سلطنت کا دھرا بادشاہ بنا۔ اس
 وفات کی خبر گرد و نواح میں پھیلی تو آرمینیا اور تیرا میں ساسانی حکومت کے
 بغاوت بند ہو گئے۔ شاہ پور نے پہلے تو آرمینیا پر فکڑ کشی کی۔ چوتے دروازہ
 انداز میں یہ آرمینیا پر حملہ آور ہوا اور ہاتھوں کی اس نے خوب سرکائی کی۔ اس
 عسکران نے اپنی پوری طاقت اور قوت استعمال کرتے ہوئے شاہ پور کا مقابلہ کیا۔ شاہ
 سے آرمینیا کے فکڑ کو بد زبیں شکست دی۔ اور آرمینیا کو اپنی سلطنت میں شامل
 اس کے بعد شاہ پور نے تیرا کا سین کیا جسے اند بھی کہ کر پھار جاتا تھا۔

اور فرات کے درمیان شاہ کے سرحد پر واقع تھا۔ یہاں کا عسکران ساطوں تھا۔
 خیر تھا۔ یہ شہر دماغ سے انداز سے ناقابل تعمیر اور انتہائی محکم خیال کیا جاتا
 تھکائی اور حد آوروں نے اسے سر کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔

اسی طرح تیرا کے قلعے کی سیود دیواروں کے ساتھ روسوں کا شہنشاہ رہا
 رہا تھا اور وہ بھی اس قلعے کو فتح کرنے میں ناکام رہا تھا۔ اس کے بعد بھی کئی
 شہنشاہوں نے اس قلعے پر حملہ آور ہو کر مستحکم بنا دیا لیکن یہ ایک کو اس
 ناکامی ہوئی۔ اب شاہ پور کو بھی مٹی مسموم پیش تھم۔ وہ ایک بہت بڑا فکڑ نے
 طرف بڑھا اور اس کا محاصرہ کر لیا تھا۔

اند کے محاصرے نے جب طویل پکڑا تو شاہ پور کو نہیں ہو سکا کہ جس طرح
 روس شہنشاہ اس قلعے کو فتح نہیں کر سکے اس کے ہتھ میں بھی اس قلعے کو فتح
 لکھا ہے۔ آخر کار ایک ایسا حادثہ اور سانحہ پیش آیا جس کی وجہ سے شاہ پور
 کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

ہوا یہ کہ تیرا کے عسکران خیر کی مٹی تھی جس کا نام تھم تھا۔ اس شہ
 مشابہہ اس کے لئے ایک روز وہ تیرا کے قلعے کے سین میں آئی تو شاہ پور
 حمایت کو بصورت ہوا اور تیس تھا فریت ہو گئی۔ آخر ایک دن اس میں
 مراسلہ پڑ کر شاہ پور کے نیچے کی طرف پھیکا۔ مراسلہ نامعلوم یہ تھا کہ اگر شاہ
 لے کہ مجھے اپنی ملک ہالے گا اور شاہی کے حد میرے ساتھ اچھا سلوک کرے
 شاہ پور کے لئے ایک ایسا انتظام کر دیا گیا کہ شاہ پور با آسانی قلعے میں داخل
 کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

کل جائے دہن اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ کچھ دن تک الیگزینڈر
 کے کنارے پڑاؤ کئے جا رہے تھے اور ۲۰ جنری کے وحشی قبائل کے سرداروں سے
 رہا۔ آخر جرمن قبائل کے سردار اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ الیگزینڈر اگر
 مستقل اور بھاری رقم ادا کرے تو وہ دریائے رائن کو پار کر کے روموں کے لشکر
 اور ہمیں ہوں گے۔ الیگزینڈر نے کچھ جگہ سے چٹا پتھر لے لیا اور اس نے فرما
 "میرے جرموں کو ادا کر دی اور لشکر لے کر دوسرے رائن کے دوسری طرف سرے کے
 پڑاؤ کیے۔"

دوسری یہ حرکت کہ اس نے رقم لے کر جنرل سے ہاں پھرنی تھی بڑی
 کی بات سے کبھی مگلی۔ مگر صرف اسی میں وہ جوں کے بیٹے کے مہربان اور عالم
 نہ تھے۔ اس کی اس حرکت کو ناہید کیا بلکہ اس کی اس حرکت سے وہ لشکر اس کے
 پیرامون میں آگے بڑھنے سے نفرت کرنے لگے تھے۔ آخر ان پڑوں کے لشکر سے اور
 دن رات روکے ہوئے۔ بلکہ الیگزینڈر اور اس کی اس کہانہ لشکر میں الیگزینڈر کے
 روموں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ الیگزینڈر کے قتل کے بعد ایک شخص میکسی
 روموں کا شہنشاہ بنا گیا۔

میںوں میں یہ طور پر کہیں کا شہنشاہ تھا۔ یہ آسمانی ظالم۔ روم اور لشکر اسان
 مظالم و دشمنوں کی وجہ سے جگہ جگہ بدلتے آتے تھے۔ سب سے
 روموں سے دیر۔ روم اس پار سے کی اور دریائے رائن کو پار کر کے
 روموں کے قتل و غارتگری کا ایک ہزار گرم کر رہا تھا۔ میکسی روموں سے چوتھے خود بڑا
 ایک طرح سے اہستہ تھا۔ "ماں تھا لہذا یہ بڑی تیزی سے حرکت میں آیا۔
 اس کے ساتھ اس سے بڑی خود گردی سے جڑاں کا سامنا کر رہے تھے۔ اس
 شہنشاہ کی اور دریائے رائن سے اس پار یہ دور تک ان کا تعاقب کرتا چلا گیا
 میکسی کا واقعہ تو وہاں تک کہ جرمن بڑی طرف رہا وہ سرائی پہ گاہوں کی
 گئے تھے۔

حکومت میکسی میںوں کے خلاف دریائے انیچوب کے اس پار رہنے والے
 میںوں کی تھی۔ میکسی میںوں اس کے خلاف بھی جرمنوں کی طرح حرکت میں
 طرح جرموں کو اس نے داخل کر دیا۔ پیٹھ دیا تھا اسی طرح اس نے دریائے
 میں پار کیا۔ جگہ جگہ اس نے وحشی کل قبائل کو بدترین شکنجے دیں اور اس
 کو بھی فرو کر کے اس نے سکون بحال کر دیا۔

حکومت کو فرو کرنے کی پہلی کوشش کی لیکن اسے ناکامی ہوئی اور جرمنی کے وحشی قبائل
 نے لگاتار روموں کو شکست دے کر انہیں دریائے رائن سے دور آگے تک داخل ہونا
 یہ صورت حال دیکھتے ہوئے دریائے رائن کے اس پاس روموں افواج کی کمانداری
 واسے جرمنی نے روموں شہنشاہ الیگزینڈر کو پیغام بھیجا کہ جرمنی کے وحشی قبائل کے حوالے
 سے حد بندی ہو چکے ہیں۔ اور جب تک الیگزینڈر خود لشکر لے کر اگلی سے نہ آئے
 وقت تک جرمنی کے اس وحشی قبائل کو زیر نہیں کیا جاسکتا۔ یہ پیغام سن کر ہی الیگزینڈر
 ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا اور بڑی تیزی سے وہ جرمنی کی طرف
 تھا۔

اپنے لشکر کے ساتھ الیگزینڈر نے دوسرے رائن کے کنارے آکر پڑاؤ کیا مگر اس
 دریائے رائن کے کنارے متحرک گھونٹا پھیل گیا اور اس میں کے درمیان اس
 دریائے رائن کو عبور کیا اور وحشی قبائل کی طرف بڑھا۔
 لیکن لگتا تھا جرمنی کے وحشی قبائل بھی روموں کے لشکر اور اس کے شہنشاہ کی
 ایک نئی حرکت پر نظر رکھ رہے تھے۔ جوں ہی الیگزینڈر اپنے لشکر کے ساتھ اور
 رائن کو عبور کرتے رہے کنارے جنگل میں داخل ہو کر وحشی قبائل چاروں
 سے اس پر یوں فوٹ پڑے جس طرح سردار پر گدہ منزل کرتے ہیں۔ اس اچانک حملے
 جرمن وحشی قبائل نے روموں کو ایک طرح سے اویڑ کر رہ دیا تھا۔ الیگزینڈر
 تھا کہ جوابی کارروائی کرے۔ لیکن اس وقت تک جرمن حملہ آور اس کے لشکر و
 نقصان پہنچائے کے بعد جنگل میں غائب ہو گئے تھے۔

اپنے لشکر کو سہارے کے بعد الیگزینڈر نے پھر پیش قدمی کی۔ لیکن وہ تھوڑا
 آگے گیا تو گا کہ جرمنوں نے پھر ایک بار اپنی گھاٹ سے نکل کر حملہ کیا۔ پہلے کی طرح
 چاروں طرف سے چھوٹی چھوٹی فوجوں میں روموں پر فوٹ پڑا۔ روموں کو انہوں سے
 نقصان پہنچایا ان کے ان گنت لشکروں کو انہوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔
 پہنچنے کا جو سامان ملا اس کے علاوہ جو اشیاء ان کے ہاتھ آئے سب لے کر دھوکے
 کے جنگل میں غائب ہو گئے تھے۔

الیگزینڈر بیداری طور پر سپاہی نہیں تھا۔ لڑائی کے فن اور تجربہ سے اسے کوئی
 نہیں تھی۔ اس نے جب دیکھا کہ جرمن دور اس پر گدھوں کی طرح فوٹ پڑا
 لشکر کی کر توڑ چکے ہیں تو اس نے جرمنوں کی طرف قاصد بھیجے تاکہ صبح کی
 جرمنوں نے صبح کی گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اور الیگزینڈر کو یہ کلام بھیجا کہ

ان جنگوں میں چونکہ یکسی میونس کا تدارک نہ تھا ایک مصروف رہا تھا۔ اور اس کا بے شمار اغراہت گئے تھے لہذا یہ اغراہت پورے کرنے کے علاوہ اپنے فطری انصاف کرنے کے لئے یکسی میونس نے اپنی سلطنت میں بالکل برداشت نہیں کی۔ ایکس اس قدر اس قدر علم کے ساتھ وصل کیے گئے کہ لوگ چلا آئے۔ ایکسوں غیروں کا پورا رومل افریقہ میں ظاہر ہوا۔ جہاں لوگوں نے یکسی میونس کے خلاف کر دی۔ افریقہ کے دشمنوں نے اپنا ایک فطر چار کر یا افریقہ میں جو روسوں کا اسے اسوں نے مار ہو گیا۔

افریقہ کے علاوہ خود اٹلی کے لوگ بھی یکسی میونس کے مظالم سے تنگ آئے۔ پھر ایسا ہوا کہ کچھ آدمی اپنی حرکت میں آئے اور انہوں نے مناسب موقع پر یکسی میونس کو قتل کر دیا۔

یکسی میونس کے بعد اٹلی ایک طرح سے طوائف آمدنی کا مرکز ہو گیا اس نے ایک وقت دو جریوں سے شہنشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ ان میں سے ایک جنوری دوسرا جی ٹوس تھا۔ ان دونوں کے حالات سے بحث کے ممبران نے یہ پیشکش کرنا چاہتے تھے کہ ان دونوں میں سے کون ایک کو شہنشاہ مقرر کے دونوں کی سلطنت نقل دوست کریں لیکن ان میں سے کوئی بھی شہنشاہت سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہ تھا۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے بیٹ کے ممبران نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ دونوں محاذوں پر جا کر حاکمیت کے خلاف جو بدعنوانی تھی اس کو دور کر دیں۔ دونوں میں سے جو زیادہ کامیاب رہے گا اسے روسوں کا شہنشاہ بنانا چاہئے۔ یہ جانتے ہوئے کہ جتنی بوس مشرق کا رخ کرے اور مشرق میں جو اس کی وسعت اور طاقت اور قوت حاصل کرتی جا رہی ہے اس کا سامنا کرے بعد جی ٹوس و مل گیا کہ وہ دریا۔ انیسویں اور اسیارہ صدیوں کا رخ کرے اور یکسی میونس سے بعد قبائلی۔ پھر روسوں کی سلطنت کے اندر اور اور جاکو تیس پچیسوا شروع کر دی۔ کی سرکاری کرے لیکن جتنی ٹوس اور جی ٹوس دونوں نے بیٹ کا سامنا سے کیا تھا

رومیں کی خوش قسمتی کہ ان دونوں میں سے ایک جو جی ٹوس گورنر تھا وہ روس شہنشاہیت کا دوسرا تیس تھا لیکن اس نے عزم کر لیا تھا کہ وہ جی ٹوس کی ٹوس دونوں کا خاتمہ کر کے رہے گا تاکہ اٹلی کے اندر جو طوائف آمدنی کا مرکز

کا خاتمہ کر دیا جائے گورنوں نے اپنے حامیوں کا ایک دستہ بڑا فطر چار کیا۔ اور شہنشاہیت کے دعویداروں کے خلاف وہ حرکت میں آیا۔ گورنوں کی خوش قسمتی کہ پہلے وہ روسوں پر حملہ آور ہوا اسے بدترین شکست دی اور اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد وہ جی ٹوس کے خلاف حرکت میں آیا۔ جی ٹوس کے فطر کو بھی اس نے بدترین شکست دی اور جی ٹوس کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اٹلی میں گورنوں کے اس کردار سے اس کا متاثر ہونے کہ انہوں نے بالآخر گورنوں کو اپنا شہنشاہ مقرر کر لیا۔ اس طرح جی ٹوس جی ٹوس کی موت کے بعد اٹلی میں طوائف آمدنی کا خاتمہ ہو گیا اور اٹلی رومل نے طرہ پر گورنوں کا شہنشاہ تسلیم کر لیا۔



رومیں شہنشاہ گورنوں کے دور حکومت تک اٹلی کے بادشاہ شاہ پور نے اپنی جنگی فوجیں بحال کر لی تھیں اور رومنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اس نے ایک دستہ بڑا فطر چار کر لیا تھا۔ وہ اس فطر کے ساتھ حرکت میں آیا۔ سب سے پہلے اس نے کسیں کو مارا۔ لیکن ان دونوں روسوں کے قبضے میں تھا۔ کسیں شراب طرح سے روسوں اور فطر کے اس کی سرحد پر واقع تھا۔ اس کی جغرافیائی صورت حال کچھ ایسی تھی کہ جب کسی اٹلیوں اور روسوں کا صلوم ہوتا کسیں شہر کو ضرور حد تک جتا پڑتا۔

سرطان بران سے شہنشاہ شاہ پور نے کسیں شہر کی کا رخ کیا۔ شہر کا اس نے یہ صوبہ کیا۔ یہ کامیاب کچھ عرصہ جاری رہا۔ کسیں شہر کے اندر جو روسوں کا فطر تھا وہ اپنا دفاع کر رہا تھا کہ قبضے کے اندر جو رسد کا مہاں تھا وہ ختم ہو گیا۔ رسد کی کمی ہوئی تو یہ فطر سے ہتھیار ڈال دیئے اس طرح یہ شہنشاہ شاہ پور کے ہاتھوں میں آ گیا۔

کسیں پر قبضہ کرنے کے بعد شاہ پور نے اپنے فطر کے ساتھ خیرہ روم کی طرف کوچ کیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ خیرہ روم کے سرداروں کے سب سے بڑے مرکز اٹاکہ کو فتح کرے اور اسے فتح کرنے کے بعد روسوں کی قوت پر اپنی ضرب لگا کے رہے۔ اس مقصد کے لئے وہ پہلی تیاری اور ایک طرح سے برق رفتاری کے ساتھ حرکت میں کیا۔ یہ کہ اس نے اٹاکہ شہر کا محاصرہ کر لیا۔ کسیں شہر کی طرح جب اٹاکہ شہر کے اندر سے نہ بھی طول کھینچی تو یہاں جو رومن فطر تھا اس نے شاہ پور کے آگے ہتھیار ڈال دیئے اس طرح اٹاکہ شہر بھی شاہ پور کا قبضہ ہو گیا تھا۔

دوسری طرف قیصر روم گورنوں کو جب اٹلی کے شہنشاہ شاہ پور کی اس پیش قدمیوں

قدر دانشمندی کے ساتھ کام کرنا شروع کئے اور عوام کی بھڑکی کے لئے اس نے وہ
 کام نہایت انجام دیئے کہ اس نے اپنے کارناموں کی وجہ سے عوام کی طریت کو محبت
 میں تبدیل کر دیا۔ اپنے نئی کارناموں کی وجہ سے عرب سے تعلق رکھنے والا قلیپ ایک
 اہم شمشاد کی حیثیت سے گذر چکا تھا۔ سال تک روسوں پر حکومت کرتا رہا اس کے دور
 میں سکون پیدا ہوا۔ تاہم اس کے دور کے آخری ایام میں شمال کی طرف جنگ
 نہایت خراب ہوئی تھی۔ پہلے جرمنوں سے دریائے راس کو عبور کر کے تاجی و بھادی
 میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے وحشی کال لے گئے، مینوب کو عبور کیا۔ اور
 اس کے قتل کیلئے شمشاد شروع کر دیا۔ قلیپ کو جب ان عداوتوں کا پتہ چلا تو ایک جہاز
 نے ساتھ وہ حرکت میں کیا سب سے پہلے اس نے وحشی جرمنوں کو بدترین شکستیں
 دیں اور انہیں دریائے راس کے اس پار دور تک تھکاتھیں۔

تتبعاً کی اس فتوحات سے اس کی سلطنت میں جو یہ اثر پڑا ہوا تھا کہ قلیپ جنگ کا
 ایک تجربہ نہیں رکھتا اور یہ کہ وہ جنگ سے پہلو ہٹ کر کے اس سلطنت میں اصلاحات کر
 سکتا تھا چاہتا ہے لیکن قلیپ نے جب دریائے راس کے کنارے جرمنوں کو بدترین
 شکست دی تو روسوں پر ہاتھ پر مجبور ہو گئے کہ قلیپ کو سرحد ایک پیر کئی پانی ہونے کے
 ساتھ جنگ کا تجربہ بھی رکھتا ہے۔

وحشی جرمنوں کی عداوت کو فرو کرنے کے بعد قلیپ نے وحشی کال کا رخ کیا۔ دریائے
 اس کے کنارے اس نے وحشی کال قبائیل کو بھی بدترین شکست دی اور اس کا حسب
 عمل کام کرنے اس کی حکومت کو بھی فرو کر دیا۔ یہیں اس دور میں پتہ لوگ پھپھ کر قلیپ پر
 مکر کر رہے اور اس عداوت کو موت سے گھٹا انداز دیا۔ قلیپ کی موت کے بعد
 اس نے ایک شخص بطریقین کا شمشاد بنا دیا۔



روسیوں کے شمشاد قلیپ کا تعلق پرتگال عرب سے تھا لہذا اب تک وہ روسوں پر
 مات کرتا رہا اور اس کے شمشاد شاہ پور نے اس کے ساتھ کئے ہوئے معاہدے کی افہام
 اور خلاف ورزی نہیں کی۔ شاید شاہ پور قلیپ کے مشرق سے باختر رکھنے کی وجہ سے اس
 کی موت سے اس کا احترام کرتا تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ٹکرائے لیکن وہ
 شاہ پور کو خبر پہنچی کہ قلیپ عرب سے قتل کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ ایک شخص
 روسوں کا شمشاد بنا ہے تو وہ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اراکہ کو یا کہ وہ مشرق

کی اطلاع ہوئی تو وہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ اٹلی سے نکلا اور مشرق کی طرف پیش
 شاہ پور کو جب خبر ہوئی کہ روسوں کا شمشاد گورواں ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ اس کی
 طرف پیش قدمی کر رہا ہے تو وہ اراکہ سے پہا ہو کر دریا۔ ذات کے کنارے پہنچا۔
 روسوں کے ساتھ جنگ کی صورت میں اسے اس کی پشت کی سمت اپنی سلطنت کی طرف
 سے دھک اور کھٹا سامان فراہم ہوتا رہا۔

دوسری طرف روسوں کا شمشاد گورواں بڑی خونخواری سے مشرق کی طرف تیز
 تیزی سے پیش قدمی کر رہا تھا اور شاہ پور اس سے پہلے کسی مزامت کے بغیر نہ رہا تھا
 دریائے فرات کے کنارے روس شمشاد گورواں اور شاہ پور کے درمیان ایک جنگ ہوئی
 لیکن بد قسمتی سے روسی بیٹا کے قتل پر غری جانے والے اس جنگ میں شاہ پور کو شکست ہوئی
 اور شاہ پور اپنے لشکر کو لے کر پشیمان ہوا۔ چار گیارہ لاکھ روس شمشاد گورواں اس سے
 تعاقب میں لگ گیا تھا۔

روسی بیٹا کے مقابلہ پر شاہ پور کو شکست دینے کے بعد روس شمشاد پرتگال
 پیش قدمی کرنے اور امیرانہ کے دربار میں رہنے لگا۔ یہیں گورواں کی بد قسمتی
 کہ اس کے لشکر کے اندر بغاوت ٹھہر چکی ہوئی۔ پانی کی اربوں میں گورواں پر حملہ
 آور ہوئے اور اسے موت سے گھٹا انداز دیا۔ گورواں نے لشکر میں شمال ایک جرمن قلیپ
 نے شمشاد ہونے کا اعلان کر دیا۔ قلیپ بنیادی طور پر ایک عرب شمشاد تھا لہذا انہوں نے
 اسے قلیپ عرب کہہ کر پکارا۔ اسے قلیپ کی قلیپ سے لے کر وہ جگہ تھے جسے
 اس کی دانشمندی اور اس کے جنگی تجربے کی سبب تھی۔ قلیپ ان لشکروں سے
 سے تعلق رکھنے والے قلیپ کو اب شمشاد حلیم کر یا وہاں روسوں کی حیثیت سے بھی سب
 روسوں کو اپنا شمشاد بنانے کی منظوری دے دی تھی۔

شمشاد نے کے بعد قلیپ عرب سے لے کر سب سے پہلے قلیپ کے مشرق سے
 اپنا مارے لشکر کو سینہ۔ اٹلی چلا دیا۔ اور اس نے شاہ پور سے صلح کا ایک معاہدہ
 اس معاہدے کے تحت قلیپ نے ترکیب اور میں اترنے کے علاوہ شاہ پور وہیں
 دیئے شاید عرب سے لے کر قلیپ مشرق کو محفوظ کرنا چاہتا تھا اس طرح روس اور
 ایرانیوں کے درمیان معاہدہ ہو جانے سے دونوں سلطنتوں کے درمیان اس کا سامنا ممکن
 ہو گیا تھا۔

نئے شمشاد قلیپ عرب کے مشرق کے کچھ علاقے سے متبرکہ رہ جانے کی وجہ سے
 روسوں نے اسے چھوڑ کرنا شروع کیا تھا لیکن قلیپ عرب سے ایک شمشاد کی حیثیت سے

سے دونوں کو نکال باہر کرے گا۔

لگاتار چودہ سال تک اس کا دار فتم ہو گیا۔ شدہ پر اپنے فکر کے ساتھ حرکت میں آیا۔ یوں برق رفتاری سے اپنے فکر کے ساتھ اس نے اصطلاح کا رخ کیا۔ اور شہر کی اہمیت سے اہمیت بجا کر اس نے شہر پر قبضہ کر لیا تھا۔ شہر کے اندر اور اطراف میں جس قدر رومن فکڑھے تھے ان سب کو اس نے موت کے گھاٹ اتار کر رکھ دیا تھا۔

نیا رومن شہنشاہ ویرجین پوزحاق اس کی عمر اس وقت کم از کم اسی برس کے قریب تھی۔ جب اسے اصطلاح پر ایرانیوں کے قبضے کی خبر ہوئی تو اسے سخت رنج ہوا۔ چنانچہ اپنی کمری کے باوجود وہ خود ایک لشکر لے کر مشرق کی طرف بھاگا کہ شدہ پر سے مقابلہ کرے۔ اور سے اصطلاح نکال کرے۔ یہ ناپاک کام ہو گیا۔

اصطلاح شہر سے باہر رومن شہنشاہ ویرجین اور ایرانی شہنشاہ شدہ پر کے درمیان ایک ہولناک جنگ ہوئی جس میں بد قسمتی سے شدہ پر کو شکست ہوئی اور شدہ پر اپنے لشکر سے ساتھ مشرق کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ ویرجین نے بھی اپنی پوری قوت اور طاقت سے شدہ پر کا تعاقب کیا اور یہ تعاقب اصطلاح سے شام کے وسیع میدانوں تک مددی رہا۔

شام کے میدانوں میں شہر ایران کا شہنشاہ شدہ پر ایک بار پھر رومن شہنشاہ ویرجین سے ٹکرا کر ہار گیا تھا کہ ویرجین کی بد قسمتی کہ یہی شام کے میدانوں میں وہ اپنے ہی ایک سپہ سالار میکریانس کی سازش کا شکار ہو گیا۔

یہ میکریانس ویرجین ہی کے ایک لشکر کا جرنیل تھا۔ بڑا جلد پسند تھا اور ویرجین راستے سے ہٹا کر خود رومنوں کا اقتدار و ترغ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ آخر شام کے میدانوں میں اس میکریانس نے ایک سمیت خطرناک چال چلی۔

وہ اس طرح کہ وہ ویرجین کے لشکر کو ایک ایسے مقام پر لے گیا جہاں ایرانی لشکر ویرجین کے لشکر کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ ویرجین نے وہاں سے نکلنے کی بڑی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ یہاں رومنوں اور ایرانیوں کے شہنشاہ شدہ پر اور اول کے درمیان ایک ہولناک جنگ ہوئی جس میں رومنوں کو سخت جانی نقصان اور بلی جانی اور بربادی کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ ایرانیوں نے یکے اس طرح رومنوں کا قتل عام کیا کہ انہوں نے رومنوں کی صفوں کے اندر گھس کر ان کے شہنشاہ ویرجین کو زخمی کر ڈالا۔ یہ رومن سلطنت کی انتہائی بد قسمتی اور بد بانی تھی کہ ایرانیوں نے اس کے شہنشاہ کو قتل کر دیا۔

رومن جینٹ کو جب اپنے بادشاہ ویرجین کی ایماں کے انہوں شکست ہو چ

نہ ہرچی تو انہوں نے ویرجین کے بیٹے میلی لوس کو اپنا شہنشاہ بنا لیا۔

پھر رومن شہنشاہ ویرجین کو اپنا قیدی بنا کر اپنے مرکزی شہر رومن لے گیا۔ یہاں میں بھوپا کے آخری حمل کو پہنچ گیا تھا اس کے ہاتھوں میں ہتھیار ہیں۔ یہ ہتھیار دانی اور تخت شہنشاہ کی چٹانوں کی انچوروں تصویروں میں اب بھی

ان کے شہنشاہ شدہ پر نے رومن شہنشاہ ویرجین کے ساتھ بڑا سخت برتاؤ کیا۔ شدہ پر اپنے گھوڑے پر سوار ہونا چاہتا تھا اس نے ملکہ رومن شہنشاہ ویرجین کو اس کے پاس کے آجپہ زخمی پر لاتے اور شدہ پر ویرجین کی بیٹہ پاؤں رکھ کر لپٹ لے لیا۔

اس کے بعد شدہ پر نے رومن شہنشاہ ویرجین سے ہاتھ جو دوسرے رومن قیدی اس سب کو اس نے خوب استعمال کیا اور اس سے ایک بہت زیادہ کام کیا اور وہ یہ کہ رومن رومن قیدیوں سے شہر کا بندھن تھیر کر لیا۔ جو پھر وہ قدم لگا تھا آج رومنوں کے پانی کو اس کھیتوں میں پھیلانے کے لئے جو بربادی پر واقع ہیں اس بندھن کا ہے۔ آج کل اس کام بندھن ہے۔

رومن شہنشاہ ویرجین کی گرفتاری کے بعد اس کے جرنیل میکریانس نے پڑے نکالا۔ ویرجین میکریانس نے ویرجین کو سازش کا شکار کر کے اسے شکست سے دوچار کیا۔ یہ بیٹے کے لشکر کا ہمارا ہی گیا۔ اور یہ منصوبہ یہی کہ وہ شدہ پر کے خلاف حرکت کرے۔ کسی نہ کسی بہت میں شکست دے اور رومن شہنشاہ میلی لوس کی ہمدردیاں اس میں کامیاب ہو جائیں۔ لیکن شدہ پر نے اسے ایسا کوئی موقع نہ دیا۔ بلکہ شدہ پر بات سے کام لیا۔ اس نے رومی حکومت کے سے سارے کو کھڑے کرنا چاہا اور اس نے ایک شخص فلوپس کو جو اس کا خوب چاہنے والا تھا قیصر رومن کا لقب دے کر اس کا عہدہ تسلیم کر لیا۔

اس نے کے بعد شدہ پر ایک بار پھر اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے رومن شہنشاہ ویرجین نے اس کے حملے کو اور ایک بار پھر اس شہر پر اس نے

بعد شدہ پر کے قدم چڑھتے ہی چلے گئے۔ اور وہ ایسا کوچک کے کئی شہروں پر آیا تھا۔ کیونکہ اس کے لشکر کی تعداد ایک زیادہ تھی۔ قذال مفتوحہ۔ صدافوں۔ مستقل لشکر وہ۔ رکھ رکھا۔ نہ ہی اس پر اپنا قبضہ برقرار رکھنا ضروری سمجھا۔ اس

نے محض تکی و غار تھکی کی۔ اور ہزاروں محروموں اور مزدوروں کو حکم بنا کر دیکھ کر
مرکزی شہر کی طرف چلا گیا تھا۔

اسی دوران ایک معمولی واقعہ شہر پر کی دانت اور دھانی کا باعث بن گیا تھا اور
طرح کے اوزن ہم کا ایک حرب سردار تھا جس کی حکومت پانیہ میں تھی۔ یہ شہر اس
میں عام تجارتی مرکز سمجھا جاتا تھا اور ایک طرح سے نیم منگرا بھی تھا۔

شہر پر نے حسب استطاعت پر قبضہ کیا تو اوزن نے اس سے اپنی حقیقت کا اظہار
کیے مختلف اوزنوں پر اور اس کی خدمت میں بھیجے تین ساتھ ہی جو سراسر اس
پر کے ہم لگا اس کا ارادہ تھا کہ یہ شہر اور یہ خطبہ شہر پر و بجا
اور کہنے لگا یہ اوزن توں سب اس ملک کا رہنے والا ہے جو اس کے شہر کو خطبہ
کے آداب تک سے واقف نہیں ہے۔

پھر شیے کے عالم میں شہر پر نے حکم دیا کہ اوزن کے پیچھے ہونے تھا کہ
فراٹ میں پھینک دیئے جائیں اور یہ بھی کھلا دیکھا کہ اوزن نے چونکہ شہر
سے شہر پر کی عزت میں تھان ہی ہے لہذا اس نے اوزن کی طرف قہر بھجوا کر
طرح نہیں شہر پر کی خدمت میں حاضر ہوا اسے صبر کرے اور اپنی معنی کا اظہار ہو۔
فرود و غارت تاپے بلا وجہ اظہار شدہ بود کے سے دانت اور سمیت کا باعث بن
لئے کہ حرب سردار اوزن انتہائی جنگجو۔ اٹھلی، دانشمند اور لوجہ مکرر تھا۔ اس کی
اس کی ملک جس کا ہم زینب تھا وہ بھی ایک انتہائی جری اور بہت جلد تھی۔ وہ
میاں پوری نے صبر و مشورہ کیا کہ کسی بھی صورت میں شہر پر کی خدمت میں
نہ سجدہ کیا جائے اور نہ ہی اس سے معافی مانگی جائے۔ بلکہ اس نے جوں کے تو
دروائے فراٹ میں چینگے ہیں اس کا اس سے فوائد انتقام لیا جائے۔

اوزن کی سلطنت دفاعی لحاظ سے بہت محکم تھی یہ صحرائے شہر کے وسط میں واقع
جس پانی مشکل دستیاب ہوتا تھا اس لئے بیرونی حملہ آور وہاں تک پہنچنے کا حیل
میں نہ آتے تھے۔

اوزن اپنے تمام قایم حشر دیکھ کر سخت نفرت ہوا اور شہر پر سے اس کا
انتقام لینے کا حکم دیا۔

آخر اوزن کو بہت جلد یہ موقع مل گیا کہ شہر پر میں قیمت کے ساتھ ایشیا
سے ہوتا ہوا ایران واپس جا رہا تھا کہ اوزن نے اپنے محرومی قبیل کے انتہائی تجزیہ کار
ساتھ شہر پر کے لشکر پر حملہ آور ہوا یہ حملہ ایسا محروم اور برکت تھا کہ شہر پر

پہلی طرح سے لوجیز کر دیکھ دو۔ شہر پر کے لشکر کا ایک بڑا حصہ اوزن نے موت کے
دار دو۔ اور جس قدر میں قیمت شہر پر ایران کی طرف سے جا رہا تھا وہ اوزن نے
یہ۔ اس طرح کچلے میدانوں میں لوزن نے شہر پر کا بہترین قسمت دی۔ اور پھر
اپنے لشکر کے ساتھ دروازے فراٹ کو عبور کر کے مرکزی طرف چلا گیا تھا۔

ایران کے شہنشاہ شہر پر کے خلاف شہر پر کے بعد صحرائے شہر کے میدانوں
میں ہاتھ پاؤں پھینکا شروع ہو گیا۔ چاندن کا وقت ازل کر اس نے اپنے لشکر کو آرام
کا موقع فراہم کیا۔ پھر وہ نگار ایران کے شہر پر پر حملہ آور ہوا اسے بھی
جس سس کر دیا۔ شہر کی اس نے اس وقت سے اسے نہ دی۔ شہر پر قبضہ کر لیا۔ اس
عد اوزن۔ جس کی طرف بڑھ رہی تھی پر وہ ایران لشکر خادہ بھی اور یہ کا مقابلہ نہ
کا لویہ۔ یہ سارے ایرانوں کو موت کے گھاٹے ڈال اور جس شہر پر اس نے قبضہ

ایران کا شہنشاہ شہر پر لوزن سے ایسا محروم تھا کہ اپنے دو شہروں کے کل جات کے
اور بھی وہ لوزن کے مقابلے پر نہ آیا۔ اور یہ کی اس انتہیت سے رو من ایسے حشر
کہ انہوں نے فرار لوزن کی طرف قہر بھجوا کر اس سے دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔
یہ صبح روشن نہ تھی صرف لوزن سے محنت کر کے اسے اپنا اتحاد بنالیا بلکہ روضوں
کا لے دیا۔ کہ وہ دوسوں کا سب سے بڑا خطبہ یعنی اسے آگشس کا خطبہ عطا کیا جو
فائدہ روم کے لئے مخصوص تھا۔

یہ طرح پانچ ایران اور روم کے مابین ایک باہمی دوستی بن گئی سب تک لوزن زندہ
یہ۔ اور اس کے خلاف حرکت میں آنے کی بڑا۔ ہوئی

اوزن کی موت کے بعد اس کی ملک و منصب سراسر بنی اس لفظ کو رومن ملک رومن
پہنچتے ہیں۔ لوزن کی موت کے بعد اس کی ملک تخت نہیں ہوئی

خطبہ نے پانیہ کی سمیت جیسے قدر سے چلائی اور نہ صرف اپنے شہر کے
بلکہ بہت پر تسلط برقرار رکھا بلکہ اپنی حکومت کو مزید وسیع کرنے کے لئے بھی ہاتھ پاؤں
بے لشکر کے ساتھ یہ ملک حرکت میں آئی مصر پر حملہ آور ہوئی۔ جس کی فتوحات
میں میں اور مصر میں نے قدر کر لیا۔

اور یمن کہتے ہیں کہ ملک زینب ایک انتہائی جنگجو صورت تھی وہ ماہر تیر انداز اور شہیر
تھی اور محروم کی سواری میں بھی ماہر تھی۔ شکار اس کا بہترین مشغلہ تھا اس کا تیر کہتے
میں حطانہ جاتا تھا ہر وقت زندہ کتے سے ترست رہتی تھی۔ پیدل اور سواروں کی

میں وہ خود کر لیتی تھی۔ وہ بے حد حسین و جمیل تھی اور مجھ کے علاوہ غامی۔ یونانی۔ شاہی اور مصری لہلوں پر بھی خوب عبور رکھتی تھی۔

لڑنے کے بعد جب ملکہ نضب سکر میں تو ایک موقع پر ایران کے شہنشاہ پورے اس کے خلاف حرکت میں آئے۔ لیکن اس دوران جب ملکہ نضب نے مصر پر قبضہ کر لیا تو شہ پور اس کی قوت سے ایسا خوفزدہ ہوا کہ اس نے ملکہ نضب پر حملہ آور ہونے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اس طرح دونوں اور ایرانیوں کے مقابلے میں ملکہ نضب ایک خیریت یوں قوت کی حیثیت سے سکر میں رہی۔

ملکہ زینب نے جب مصر کو فتح کر لیا تو اس وقت واقعی طور پر ایں ہاشمیہ شاہ پور
اول ملکہ زینب سے خوفزدہ ہو گیا۔ اسے فکر مندی لاحق ہو گئی تھی کہ اگر اس نے ملکہ زینب
سے ٹکرانے کی کوشش کی تو جس طرح ملکہ زینب نے مصر کو فتح کر لیا ہے اسی طرح میں
وہ ایران پر بھی قابض نہ ہو جائے اور اسے تخت و تاج سے محروم نہ کر دے۔
اور میں غمزدگی کی بنا پر شاہ پور میں فی الفور ملکہ زینب کے خلاف حرکت میں۔ یہاں تک
اندر ہی اندر وہ اپنی عسکری قوت میں اضافہ کرتا چلا جا رہا تھا

ایران کے شہنشاہ شہ پور اول کو جب یہ خبریں ملنا شروع ہوئیں کہ مدعوں نے پادشاہ کی ملکہ زینب کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات اور اچھے مراسم استوار کرنا شروع کر دیئے ہیں تو اسے یہ فکر مند ہی لاحق ہو گئی کہ اگر پادشاہ کی ملکہ زینب اور مدعوں کے تعلقات مزید استوار ہوئے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ مدعوں پادشاہ کی ملکہ کے ساتھ مل کر ایران کی حکومت پر حملہ آور ہو جائیں اور اگر ایسا ہوا تو شہ پور اول دونوں قوتوں کا مقابلہ نہ کر سکے گا اور اس دونوں طاقتوں کے مقابلے میں شہ پور کو کہیں بھی ہتھ نہ مل سکے گی۔ اس وجہ سے قوت ایران کے شہنشاہ شہ پور اول نے بڑی جیڑی سے اپنی طاقت اور قوت میں اضافہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس نے نئی بھرتی شروع کر کے نئے لشکروں کی تربیت کا کام بھی سرعت کے ساتھ اپنے تجربہ کار سرداروں کے دستہ لگایا تھا۔ شہ پور چاہتا تھا کہ اپنا ملک شب خون کے ایوان میں وہ پادشاہ کی ملکہ زینب پر حملہ آور ہو اسے بدترین شکست دے اسے اپنے ماتحت بنائے اور یہ ہونے پر مجبور کر دے اور پادشاہ کی ملکہ کو اپنا مظلوم اور مفتوح بنائے۔ اسے اس قابل نہ رہنے دے کہ وہ آلے والے دور میں ایک قوت بن کر مہمراؤں سے اپنے اور ایران کی سلطنت کے لئے کوئی خطرہ ثابت ہو۔ شہ پور کا خیال تھا کہ اگر وہ اپنے ملک میں کامیاب ہو گیا اور ملکہ زینب کو اس سے اپنے ساتھ لے کر آیا تو آگے والے دور میں مدعوں میں اس پر حملہ آور ہونے کی جرات نہ کر سکیں گے۔ اس صورت حال کے تحت

۱۔ ہجرت نبوی سے اپنی خلقت میں اضافہ کرنا شروع کر دیا تھا۔
۲۔ ہجرت نبوی کی ملک فتنہ بھی بڑی صاحب فراموشی تھی۔
۳۔ ہجرت نبوی اور ہجرت حبشہ کی ہجرت اور ہجرت حبشہ تھی۔
۴۔ ہجرت حبشہ سے نکل کر ایران کی سلطنت میں جگہ جگہ پھیلے ہوئے تھے۔ اور
۵۔ ایران کے شہنشاہ شاہ پور نعل کی بی بی کی جبری ہو چکا ہے تھے۔

ن طرف ایسا کی رہنمائی میں آئی اور اطلاق شدہ کے ایک گھر کے دروازے پر
- ش دھک دے رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ایک لڑکی اور لڑکے لڑکی نے
اور وہ دروازے پر کھڑے ہو کر یوں لڑکی لڑکی - ہائی جیڑائی اور پشیمانی میں
ا کی۔ پھر وہ چٹک کو چاہتے کر کے کہے گئے۔ اسی میں سے جانتی کم کوں ہو اور
- تے ہو۔ اور یہ کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اور کس سے سے کے خواہش مند ہو اس پر
ناور سے چاہتے کر کے کہنے لگے۔

میں بین اگر میں قطعی پر نہیں تو تمہارا نام کریں ہے اور تمہارے باپ کا نام
 اور جو بیویوں کا ایک مستتر عالم اور کائن ہے۔ کو میں نے تمہارا باج۔ اس
 : نگاہوں سے یہاں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے کی۔ جیسی کہ تو تم نے یہ ہے پر
 اور ہو اور میرے باپ کو تم کیسے جانتے ہو۔ اس پر یہاں ہوا اور میرے نگاہ۔

یوں۔ میری بس۔ میں بھی کا ایک نمائندہ ہوں۔ میں جانتا ہوں تمہارے باپ
نے ایک کرب لاییت اور مصیبت اور پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ میں
بے نور خیر کے ایک گمشت کی حیثیت سے تمہارے باپ آؤں کو عزرائیل کی
تخت والا پہناتا ہوں۔ یہاں تک کہ بچے کے بعد پورے جب خاموش ہو اتو کریں
گی۔

وہی تیری بڑی مصلحت۔ تیرا شکر یہ کہ تو نے ہم سے ہر وہی کا اظہار کیا۔ یہ تیری
 رحمت ہے جس نے تم پر نرمی آجائی۔ میں تم پر انکشاف کروں کہ اس سے پہلے میں
 جیم' ٹیبلہ' عالم' دیپاسی نے میرے باپ کا علاج کرنے کی کوشش کی وہ اپنی
 اور اوسینہ' لہذا میں تجھے صحت کر لے ہوں کہ تو میرے باپ کا علاج کرنے سے
 نہیں تیری حقیقت اور حقیقت ہے۔ اگر تو نے میرا کیا۔ ماما تو اپنی حال سے ہاتھ دھو
 کہ کہ عذرا میں سے کچھ ایسی مطلق الفطرت تو تھی میرے باپ پر وارد کر دی ہیں
 نے والے کا غلط کر رہی ہیں اور میرے باپ کو تو سوں سے ایک سے آخر
 وہ میں جھکا کر ہی دکھا ہے اس پر پوچھ جوا اور کہنے لگا۔

ہوئے پھر کہنے لگے۔

یہ ایک ناکمل اور کاردار ہے اگر تو یہ کرے گا تو اپنی جان سے ہاتھ دھو
 پھر پھرتی تانتے ہوئے کہنے لگے میرے کرم آپ فکر کریں میں آپ
 ہوں کہ جس قوتوں نے آپ کو اس کرب میں مبتلا کر رکھا ہے اگر انہوں سے
 نہ ناکوش کی تو میں انہیں لو لو اور دیر لے کے دیکھ دوں گا آپ اس
 صبیحے تاکہ میں اس کا جوا دل اور آپ اس ایتھ سے صحت مند ہو جاؤ۔

اسی شش و پنج اور ہچکچاہٹ میں ہی ملا تھا کہ لوہا سے آگے بڑھ کر
 ایک تانتے پڑا ہوا ایک ٹکڑے کا جواڑا بیٹا ہوا پوچھ لیا کہ کیرش اور کیرش دو
 ایک کہ پوس کا انگلیں والا حصہ خوب تھکا ہوا بیٹھ گیا تھا۔ اس
 صورت سناپ کے حصہ کے لیے جسے میں ہو چکی تھی اور اس میں سے دو
 تانتے ہوتے تھے جو پاؤں کے اس حصے کو انتہائی رستہ بنا دیتے تھے۔
 سر خوب ہلکا دھک کیا تھا اور اس کے چم میں خانہ بڑا سا رخ ہو چکا تھا
 اس کے ساتھ ساتھ خوب اوپر اٹھ کر گھوڑے کے سر کی نیچے حصے کی شکل و
 قیاس کی گئی تھی۔ چار کا اٹھ تھا کہ اس غفرت نے ایک دھنگ عوام کی دل اور
 دل میں طرف کیا۔ پھر اسی موقع پر پوچھ حرکت میں آیا اپنا ٹھکانہ سے ایک
 دور اس پر گھبراہٹ کیا اور اسے اپنے سامنے رکھ لیا تھا۔

اس صبریت سے بھی حرکت کی درجہ کی جس میں وہ سوار تھا اور جو
 اس کی شکل و صورت تھی کہ گیا تھا پھر وہ ایک حمار غریب کے
 اس میں سے ایک سناپ پتھر کی دھن سے پوچھ کر اٹھ گیا تھی۔
 اندر سے کی طرح حرکت میں آیا اور پھر اس نے اس پر دے دیا۔

کہ ستریں اندر میں اس رہی کاٹا بیٹا ہوا پھر اڑا تھا اس میں کی
 دھن تھی کہ فرق ملوت اندر میں وہ رہی پدم ستر رہی ہٹ گئی
 تھرتھرت رہی بل کی تھی تھی اس کے ساتھ ہی اس سناپ کی صبریت فاسر
 اس کا دل اس میں سے ٹپ کے بجائے دھڑکتا ہوا جس کا ایک اوپر
 طرح کھولتے ہوئے خوب دھمکنا اور راست پوچھ اور کیرش کے چہرے پر
 جیسے ہی دلوں کے چہرے پر ہوں ہی پڑا پوچھ اور کیرش دلوں اپنی

دیکھ کر یہ۔ میری من تو کسی دھوکے کسی فریب میں مت رہتے میں کوئی نام
 عالم۔ غلبہ۔ ظلم گر یا سزا نہیں ہوں۔ میں بتا چکا ہوں کہ میں باحق عظمت قوتوں
 ہوں۔ میں جیسے پتھریں دلاتا ہوں کہ میں نہ صرف تمہارے باپ کو عواریل کی لڑائی
 نہایت دلاؤں گا بلکہ جو قوتیں عواریل نے تمہارے باپ پر مسلط کر رکھی ہیں میں کامیاب
 کر کے رہوں گا۔ پوچھ کی حوصلہ افزا گفتگو سن کر کرب کے چہرے پر غلی بھلی مسرت
 نمودار ہوئی پھر وہ پوچھ کو غائب کر کے کہنے لگی۔

اسے سہاں اچھی۔ اسے نیکی کی خواہش رکھنے والے سو اور اگر جسے میں ارد
 عوام ہیں تو میں ان کی جی جیسے اپنے گھر میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ پر
 صبریت ساتھ یہ لڑکی ہوتا ہے۔ اس پر پوچھ بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ میری من
 پوچھ ہے اور میرے ساتھ ہو چکی ہے اس کا نام کیرش ہے۔ ہم دونوں کے متعلق
 لئے ایک ہی جانا کافی ہے کہ ہم ساتھی ہیں اور دونوں ہی نیکی اور خیر کے ساتھ
 تو دیکھ مجھے اپنے گھر میں داخل ہونے دے۔ اور مجھے اپنے باپ کے پاس لے جائے۔
 کیرش نے دروازہ پر دھک دی۔ ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہوئی پھر کہنے لگی
 دونوں اندر انہیں میں آپ دونوں کو بخش دیتی ہوں۔ پوچھ اور کیرش جب وہ
 داخل ہو گئے تو دروازہ پٹنے کی طرح بند کر دیا۔ پوچھ کو سے کرب وہ
 آگے بڑھی تو پوچھ اور کیرش نے دیکھا کہ ایک بوڑھا مکان سے برآمد
 میں ایک تختہ پڑھ پر بیٹھا تھا۔ اس کا ایک پاؤں کا قد دوسرے پر غور
 ڈال رکھی تھی اور اس بوڑھے کے چہرے پر کرب کے آثار چھلے تھے اس بوڑھے
 اشارہ کرتے ہوئے کہتے تھے اے میرے سہانا اچھل اب میرے رحم۔ چل
 پوچھ میں اس کا نام آؤں ہے اور اسیں عواریل نے اس لڑیت اور کرب میں
 ہے۔ پوچھ اور کیرش دونوں آگے بڑھے۔ انہیں کے ساتھ بیٹھ گئے پھر پوچھ
 غائب کر کے کہنے لگے۔

میں جانتا ہوں کہ آپ ایک نیک اور انتہائی عظمیٰ انسان ہونے کے ساتھ ساتھ
 واحد کی زندگی اور جہالت کرنے والے اور اسی کی جہالت کے لئے بیچ کر دے
 اسی عمارت پر عواریل نے آپ کو اس کرب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ میرا نام پوچھ ہے۔
 ساتھی اس لڑکی کا نام کیرش ہے۔ ہم دونوں آپ کا علاج کرنے کے لئے آئے ہیں۔
 کو یقین دہاتے ہیں کہ ہم دونوں مل کر آپ کو عواریل کی دلی ہوئی اس لڑیت اور
 نہایت دلاؤں گے۔ پوچھ کے من اٹھتا ہے اس بوڑھے کے چہرے پر انتہائی

بھٹل سے محروم ہو گئے تھے۔

تھوڑی دیر تک ایسی کیفیت رہی۔ یوسف اور کیرش دونوں اپنی بھٹلی جتنے کی حیرت اور پریشانی میں ڈوبے ہوئے تھے کہ اسی لمحہ یوسف کی گردن پر ایسا ہلکا سا یوسف کی گردن پر پس دینا تھا کہ یوسف کی بھٹلی سوٹ گئی اس کے بعد اس نے یوسف کی گردن پر دیکھتے ہوئے اس کے کانوں میں رس گھونٹی آواز کے ساتھ واردوارانہ ہنسنے لگی تھی جس کے جواب میں یوسف کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ گھڑی چلی چارویں تھی۔

یوسف کی بھٹلی جوں ہی لوٹ کر آئی اس نے اپنے سامنے ایسا وہ دمک رہا کہ کان آہیں اپنی مکہ نہیں تھا وہ بائیں انصرفت انداز میں غائب ہو چکا تھا۔ پوچھ کر اس نے دیر پہلے آواز میں ہوا تھا اس کے قریب ہی اس کی بیٹی لڑی ہوئی ہوئی تھی۔ یہ بھٹل تھوڑی دیر تک غلط فہم پرش اور اس کے قریب پڑی کی دھڑکیوں سے حیرت سے کھینچا ہوا چہرہ کیرش کی طرف مڑا اس کے چہرے پر اور پریشانی کے آثار تھے اس نے کہ وہ اپنی بھٹلی جتنے پر پڑی فکر نہ ہو رہی کی طرف دیکھتے ہوئے یوسف کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اس کی بھٹلی لوٹ کر آئی اس نے غصے سے غصے سے اس کی بھٹلی کو دھڑکیوں میں اس کے کان میں گناہ اپنے ہاتھوں پر اپنا من عمل کر کے کے بعد جوں جوں یوسف نے کیرش کے چہرے پر پھر سے کیرش کی بھٹلی لوٹ کر آئی اور یہاں پہنچے انتہائی منوہیت کے اندر میں یوسف کی طرف دیکھ چکے تھے۔

اس منفریت کے اچانک حوں تھوکنے کی وجہ سے جو میری بیٹی چلی گئی تھی گھومنے لگی۔ میں سوچ رہی تھی کہ اب میری بھٹلی وٹ کر نہیں آئے گی اور کیرش کی گردن میں زخمی ہو کر رہے ہو مجھ پر مجبور ہو جانے کی۔ آپ نے مجھے میری ایک طرح سے مجھے اپنی زبردستی ہونڈی بنا کر رکھ دیا ہے۔ آپ کا یہ فعل میں فریوٹ نہ کر سکتی کی۔ کیرش تھوڑی دیر تک بیٹی منوہیت سے یوسف کی طرف رہی پھر وہ کسی قدر پریشانی کن بہتے میں یوسف کو غائب کر کے پوچھنے لگی۔ یہ ابھی ابھی تھوڑی دیر پہلے جو گھڑی کے اس تخت پرش پر جو آہیں ہوا تھا وہ نہ ہر چلا گیا اور یہ کان آہیں کی بیٹی کریوں کیوں ڈنکے سے ہے۔ اس پر یوسف بولا اور کہے گا کیرش۔ کان آہیں بائیں انصرفت سے غائب ہو چکا ہے اور اس کی بیٹی بائیں کر دی گئی ہے۔ تھوڑے سا تھوڑے سا

دست میں بلکہ اس کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ یوسف کے اس انکشاف پر کیرش نے اس میں اور اس کو کہہ گئی تھی۔ اسی لمحہ ایسا نے یوسف کی گردن پر پس دیا پھر وہ وہی تھی

یوسف میرے حبیب۔ اب تمہارا اطلاق میں صبر کا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ دراصل معاملہ میں آنے کی وجہ صرف یہ تھی کہ کان آہیں کو عرواہ کی گرفت سے نجات دلائی۔ میں اب معاملہ بالکل اٹل ہو گیا ہے عرواہ نے مکمل طور پر کان آہیں کو اپنی میں کر لیا ہے جس سے خوش ہو کر عرواہ نے اسے کچھ بائیں انصرفت حافقیں لگی۔ میں میں اور نہیں طاقتوں سے مسخ ہو کر کان بست پتہ پتہ کا رہا ہے۔ دراصل میں اپنی ساری پریشانیوں اور اپنی ساری حشرات کو فراموش کر چکا ہے اب اس کا سارا بائیں انصرفت کی طرف ہے۔ یہ معاملہ تم لکھ رہے ہو۔ میں آواز نام کے اس کان میں ساری دھڑکیوں کی اور دیکھوں گی کہ عرواہ کی طرف سے بائیں انصرفت تو نہیں ملے گا۔ ۱۰۰ نام سے چھپنے کے لئے کان پناہ لیتا ہے۔ میرے خیال میں تم وہاں اگر جاؤ گی سارا مشاعرہ عا کر قیام کر۔ جو تم لوگوں سے اس سے پہلے قیام کر رہی ہو اگر تم پہنچو۔ اطلاق میں ہی قیام کر لو۔

ایسا کی اس ہنسنے۔ یوسف نے کیرش سے مشورہ کیا جو اب میں کیرش نے شہر میں رہنا نہ تھا کہ کیرش کے اس فیصلے کے بعد یوسف نے اطلاق شہر کے میرے ہی قیام کو طے کیا۔



تین دھڑکیوں کا نسب ایسا۔ چنے کر کے میں اہل اور تھا نہیں ہوئی تھی کہ کے دو دواے پر کسی نے کھانا دیا۔ ملک سے جب نکلا۔ نے والے کو اندر آنے کی میں خود سے میں ملک کا مشیر ہو چکا اشون میں حب داخل ہوا وہ ملک سے قریب تھا۔ واردوارانہ طریقے میں اسے غائب کر کے کہنے لگا۔

آپ کے پاس وقت ہو اور آپ پہنچ کر میں آپ کے لئے ایسا بہت صبر ہوں۔ ہوا میرے اشون میں حب کی طرف دیکھتے ہوئے سب سے چہرے پر ہلکی ہنسنے نمودار ہوئی۔ آنکھ کے اشارے سے اشون میں حب کو اپنے سامنے بیٹھنے کے منوہیت میں جب ملک اسی طرح کی ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں کہنے لگی۔ کو تم کیا کا۔ اس پر ہوا اشون بولا اور کہے لگا۔

میں تھانوں کی گھری پاس کرب کی سسکیوں میں مرگ کی بچ دیکار۔ خاموشی کے
بعد میں بے انت جھنڈوں کے رقص اور کھلی گاڑھی چپ کی دھڑ میں "تل خیل
میں بھری پڑی ہو۔

ہر سب وہ منہ کرنا ہے۔ جب وہ یوں ہے تو یوں لگتا ہے جیسے زندگی کے ششوں
میں رہے انت کواریں شام کے زندوں میں ہنگامہ شور و غرہ صرم کے جوش "بگونوں
میں دھنیں جوش زن ہو گئی ہو۔

دار اس آئے والے بندوں کے بازوؤں کی قوت۔ وہ اصل کی آغوش جیسی اس کی
میں ساری دلوں کی رہائی جیسی ہے۔ ملک تک میں نے اس کا اندازہ لگا ہے وہ ایک
میں ہے جو دھن کی سرگوشیوں پہل حریفوں میں تھیل کا پیر "قص۔ محبت کی گری
میں کی گئی۔ برے اپنی شام میں دھنوں کے رقص منہ کر دینے کی جرات دہست

میں تک سننے کے بعد ملک زنب کا شیر اشوں بن حرب صب خاموش ہو تو ملک
میں عجیب سی دلکش مناظر میں اشوں کی طرف بکھیتی رہی پھر اس کی کھلتی
میں بند ہوئی وہ اشوں سے کہنے لگی۔

دوب کے بیٹے مجھے لگتا ہے تم کچھ اس آنے والے جوان سے زیادہ ہی متاثر ہوئے
میں اس کی تعریف میں جو اس قدر لبا قصیدہ پڑھا ہے تو کیا تمہیں نہیں ہے کہ وہ
اس تعریف کے مدح پر اترتا ہے۔ اس پر اشوں بن حرب کی قدر چھاتی تانتے
میں کہ۔ عالم آپ حلق میں میرے اندازے بہت غلط ہوتے ہیں۔ جس جوان کی
تعریف کی ہے جس کا نام میں نے آپ کو عارف بن حسن بتایا ہے میں سمجھتا ہوں
میں تعریف کے الفاظ سے کہیں بڑھ کر ہے۔ میں یہ بھی حال کرتا ہوں کہ میں آپ
میں اس کی دہری اس کی جراتمدی اس کی مسلمان مانتے اس کے چہرے اس کی
میں بہت وقت بجز کی ہوئی سرخ رنگ کی بہتر تہنیل میں کر سکا اس پر ملک اپنی ملک
میں رہی ہوئی اور کسی قدر دھنیں کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ب کے بیٹے اس انداز میں تم نے اس آنے والے نوجوان کی تعریف کر کے مجھے اس
میں اور دیکھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ میرے ساتھ چو میں اسے ضرور دیکھنا پند کروں گی۔
میں جواب میں کہ اشوں بن حرب ہر گید وہ ملک کو ساتھ لے کر جب ملک کے
میں رہے پر آتا تو ملک نے دیکھا۔

میں ایسا جو میں اپنے گھوڑے کی ہانگ تھلے کھڑا تھا اپنی عمر کے لحاظ سے وہ چوبیس

خاتم گل میں ایک ایسا نوجوان داخل ہوا ہے جو بلا طاقتور۔ بہتر تنق زن اور دیکھ
اور جراتمدی میں اپنا جواب نہیں رکھتا میں نے اپنی طویل زندگی میں ایسا جراتمد اور
ہوا میں نہیں دیکھا۔ سب وہ گل میں داخل ہوئے گا تو گل کے دھارے پر کھڑے ہونے
میں انہوں نے اسے روکنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ دیکھا نہیں اس پر مانتوں نے گھوڑوں
سوت میں پر وہ اکیلا گھوڑا سوت کر کے حقایقہ پکڑا ہو گیا۔ اندر سے پانچوں مانتوں
دھنیں کے بغیر اس نے سب کی گھوڑوں کاٹ کر اس میں اپنے ساتھ رہ کر باور میں گل
اندرونی دروازے کے سامنے آں کھڑا ہوا۔ اس پر ملک زنب کے چہرے پر گہری آتش
نوردار ہوئی اور وہ اپنے مشیر شہنشاہ و غلبہ رکے چمچنے لگی۔

یہ نوجوانوں سے جس کی تم تعریف کر رہے ہو اور کہیں یہ اندر سے مانتوں و
کے گل کے اندرونی دروازے کے سامنے آں کھڑا ہوا ہے۔ اس پر اشوں نے تھوڑا سا
تک بڑے غور سے ملک زنب کی طرف دیکھا وہ بڑی عاری اور اندر میں کہے کا
خام اگر یہ انہیں متائیں تو میں ایک ایسی بات کہوں جو۔۔۔ کی دولت۔۔۔ سے ہے
پر ملک زنب بڑی مری سے سننے لگی موم پامتا چاہتے ہو۔ میں برا نہیں ہوں گی۔ اس
اشوں کہنے لگا اس کے والے سوت کا ہاں کہ وہ ملک زنب کو پند کرنا سے اور
ایک نظر دیکھتا پاتا۔۔۔ اسی بنا پر جب گل کے مانتوں نے اسے دیکھا پاتا وہ نہیں
کر کے گل میں داخل ہو۔ اس پر ملک کے پہلے ہی دست بڑاؤ کشش سے
طرف دیکھتے ہوئے پڑے۔

یہ جوانوں سے تھل سے کیا اس کا تعلق دھن سست سے ہے
اشوں نے لگا اس کا تعلق دھاری سلطنت سے ہیں۔ وہ دور، ان کے علاقے
ہے میں نے اس سے تفصیل تو نہیں پوچھی لیکن لگتا ہے وہ غدار کی مدد میں غارت
ہے۔ وہ اس وقت گل کے اندرونی دروازے کے سامنے پہنچے گھوڑوں پر آیا۔
میں نے اسے لگا ہے کہ تم نہیں دیکھیں تمہارے آنے کی اطلاع ملک کو
ملک زنب سے غور سے اشوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ تمہارے خیال میں وہ جو
ہے۔ اس اشوں نے کچھ دیر سوچا پھر وہ سے لگا۔

خام اس آنے والے نوجوان کا نام عارف بن حسان ہے۔ حار میں تک میں
اس نوجوان کا جائزہ ہوا ہے اس کی تمہیں ایسی ہیں جیسی "ظنی ماسوس" ہوا کی
مردمانی جنگ میں انکادوں کے طسم واروں کو نہ پڑھتی موت اور آتشیں موت کا
ختم ہوئے والا رقص جاری ہو۔ اس کا چہرہ کچھ ایسا ہے جیسے چپ کے گہرے

اور اسے اندر کیسے پیدا ہوئی۔ اس پر حادث بن حسان پر شرق نگاہوں سے ملک کی طرف
بجئے ہوئے کہنے لگے۔

دیکھ ملک میں آنے والے رسول کی سر زمینوں میں وادی تہا کا رہنے والا ہوں۔ میں
وادی دکن کے بچوں کو حرب و ضرب کی تعلیم دیا کرتا تھا۔ اس دوران ایک یہودی لڑکی مجھ
سے بے حد متاثر ہوئی اور مجھے چاہنے لگی۔ جو بچے مجھ سے حرب و ضرب کی تربیت
میں حاصل کرتے تھے ان کا تعلق بھی یہودی خاندانوں ہی سے تھا۔ آخر اس یہودی لڑکی
نے وارثوں نے مجھے اس لڑکی سے شادی کرنے کی ترغیب دی وہ لڑکی بڑی حسین بڑی
صورت اور مہدار تھی۔ لیکن دیکھ ملک میں نے قصاصی خاطر اس لڑکی سے شادی کرنے
کا ارادہ کیا۔ اس لئے کہ اس سے بہت پہلے میں تسماری محبت اور چاہت میں گرفتار ہو
چکا تھا۔

پھر۔۔۔ کچھ اس طرح ہوا کہ کہ وادی تہا سے کچھ یہودی تاجر تسمارے اس شہر میرہ کی
طرف تجارت کے سلسلے میں آکر آجایا کرتے تھے جب وہ یہاں سے چلتے تھے تسمارے
اس تسماری خوبصورتی۔ تسمارے دنگل انداز کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے اس تسماری
بے باقی بن کر میں عاتبت تسماری طرف ٹھپٹا چا گیا۔ جس طرح حریفوں کے اندر چلنے والی
جو باتیں میرے منہ سے شہر کے اپنی رقیبہ کو جاری رکھتی ہیں ملک میری محبت بھی اسکی ہے۔ میں
پچھلے چھپتا چھپتا چھپتا کر رہا۔ اس کا ذکر میں نے کسی سے نہ کیا۔

یہاں تک کہ وہ لمحہ بھی گیا وہ یہودی لڑکی جو مجھ سے محبت کرتی تھی اس کے لواحقین
میں سے کسی سے شادی کرنے کے لئے کساتو میں نے انکار کر دیا۔ میرے انکار پر اس یہودی
لڑکی کے والدین اور رشتہ داروں نے بڑا برا متاں انھوں نے میرے پاس تربیت کے لئے
اسے لے کر آکر بھجوا کر رک کر دیا اس طرح وہ مجھ سے تیار کر کے مجھے غلاموں کا شکار کرنے
لگا۔ اس یہودی لڑکی سے شادی پر مجبور رہا پاتے تھے۔ لیکن میں نے جب بھی اس کی
بابت بات کی تو میں نے اسے انتہائی دلیر اور جرات مند یہودی جوان ایک درد میرے گھر میں داخل
کیا۔ اسوں نے کہا کہ یہ تو میں اس لڑکی سے شادی منظور کر لوں گا مگر اسے کے لئے تیار ہو
وہاں۔

کچھ ملک رات کی تاریکی میں میرا ان تینوں خونخوار یہودیوں سے مقابلہ ہوا۔ اور میں
میں اور سبکی کی بات کہتا ہوں کہ رات کی تاریکی میں ان تینوں یہودیوں کو قتل کر کے میں
میں سے شہر میرہ کی طرف بھاگ آیا۔ ملک میں یہاں یہ بھی بتاتا ہوں کہ میں اکیلا ہوں۔
میں باپ فوت ہو چکے ہیں بھائی بہن کوئی ہے ہی نہیں۔ وادی تہا سے تسمارے شہر

تسمارے کے من کا ہر گھ خوب دروازہ اور بھرے ہوئے جسم کا قتل اس کی آنکھیں اسکی
جیسے ان کے اندر شیطانی ہلک رہے ہوں اس کے چہرے پر سختی تھی ہاتھ اس کے درمیان
کے بچوں جیسے تھے۔ اس کا ہاتھ لپٹے ہوئے ملک (غلب) نے اذان لگایا کہ اشوں بن
نے اس کی تعریف کرنے میں کوئی بہتہ طرازی سے ہم نہیں کیا۔ اس بچوں کے قریب
اشوں بولا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگے دیکھ حسان کے بچے یہ غلام جو اس
تسمارے سے ملنے کھڑی ہیں لیکن پالنے کی ملک غلب ہیں۔

اشوں بن حرب کے اس اعتراف پر حادث بن حسان سے چونک کر ملک کی طرف
تھوڑی دیر تک اس نے ملک کے سر پر اس کے چہرے اور جسم کے ہر حصہ کا جائزہ لیا
اس نے دیکھا کہ ملک غلب غلب کے حمل رنگین بہاروں کے آواز میں بھی
شگوفوں کے ہاں نہیں۔ ملکوں کے حسن جیسی شلابان بیوں کی رنگیں آہوں۔ گلاب
نزدک بھی خواہدورت گیت بھرے لہجوں۔ جلتے رنگ کے جود بھی پشیمانی اور
صدعت شوق اور خوابوں میں ٹھہری رشید کی طرح حسین تھی۔

حادث بن حسان نے یہ بھی دیکھا کہ ملک کے شیطوں کی طرح جسم کو جلاتے گلاب
صبح کی شبنم شوق جیسے سرسبز عارضی پیم کی بجلی لٹکی۔ رات اور قدرتی جیسی آواز
والہ رخ انگوں سے بھرپور رنگوں کے مفرجیسا اس کا چہرہ ملک کہ حسن و خوبصورتی
طوفان بنائے ہوئے تھے۔ اس وقت حادث بن حسان چونک کر "اجب حد غضب" نے
بھرپور مٹاس "میں کی ملک اور انگوروں کے پچکے پیسے شیریں سے میں مخاطب کر۔۔۔
پوچھا کیا تسمارا نام حادث بن حسان ہے۔

حادث بن حسان نے فوراً اپنی نگاہیں جھکا لیں اور رہم "دار میں کہنے لگا ہوں۔"
حادث بن حسان ہی ہے۔ ملک نے پھر دوبارہ ویسے ہی پشیمانی پوچھ تم یہاں
محل میں کیوں داخل ہوئے ہو۔ جب تھیں محل کے صحنوں نے وہاں تم میں سے
کر کے اور انہیں ابر کر کے کسی بہت سے محل کے اندر لئی جس کی طرف چلے
حادث بن حسان نے ایک بار پھر نگاہیں اٹھا کر ملک غلب کی طرف دیکھا۔ پھر دوبارہ
جھکے ہوئے رہ گئے۔

دیکھ ملک چاہے تم میری گہری ہی کیوں نہ کٹ دو۔ جو کچی بات اس وقت میرے
میں ہے وہ میں ضرور کھوں گے اور وہ بات یہ ہے کہ میں عاتبت نہیں پسند کر پنا
مکڑی لٹی لٹا سے تم سے محبت کرتا ہوں۔ اس پر ملک نے یہ نگاہوں سے حادث
کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جب تم نے مجھے آج پہلی بار دیکھا ہے تو یہ محبت

اسی خود تھا پھر حادث بن حسان نے اپنے لباس کا ایک حصہ ہٹایا لکھنے لگا اس کے
 ایدہ اور پٹے ہوئے لباس کے نیچے چھٹی ہوئی صاف ستھری لڑکی والی زرد قمی۔ اس کے
 حادث نے ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی گوارہ پیام کی اور لکھنے لگا وہ کھوار شیشے کی
 صاف ستھری اور چمک رہی تھی۔ اور اس کی چمک لگاؤں کا خیرہ ترقی تھی اور لکھ
 یہ بھی دیکھا کہ وہ ایک بھاری اور چوڑے پھل کی ایسی کھوار تھی جو کسی عام انسان کے
 ہاتھ کی جاسکتی تھی۔ اس کے بعد حادث ہلا اور لکھنے کو غالب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ لکھ کتنا درست ہے مجھے اس سے انکار نہیں کہ میں ایک سلسلے اور قلائد
 ہوں۔ میں بے باک ہوں کوئی دولت کوئی حق حصہ اپنے پاس نہیں رکھتا میرا لباس بھی
 ہر جگہ سے ہر جگہ پہن ہوا ہے میں انکار نہیں کرتا کہ میں نے ہاتھ رکھے ہیں
 اپنے کئی برسوں سے میرے پاس ہیں اور میں لگتا ہوں لگاتے ہوئے ان سے کام چلا رہا
 ہوں۔ مجھے اس سے انکار نہیں لیکن لکھنے کو نے میری کھوار۔ میری زرد میرے آہلی خود کو
 لکھ لکھ میرے ظاہر پر نہ چلا۔ جس طرح تو نے میرے ان جنگی بھیاڑوں کو خوب
 شہر صاف اور چمکاتا ہوا دکھا ہے۔ ایسے ہی میرا باطن بھی میری ظاہر کے مقابلے
 میں صاف ستھرا چمکدار اور شیشے جیسا تیار ہے۔

لکھ نے اس بار موضوع بدلنے ہوئے پوچھا۔ یہ تو کہ تم نے میرے پانچ
 ہاتھوں پر حملہ آور ہو کر انہیں کھوار اور مصوب کیا۔ اس پر حادث ہلا اور کہنے لگا
 کہ لکھ وہ مجھے محل میں داخل نہیں ہونے دے رہے تھے۔ جبکہ میں نے اپنے ہاتھوں میں
 ہوا تھا کہ میں ایک بار تدمر کی لکھ سے مل کر مسودہوں کا چاہے ایک کرتے ہوئے
 ہی جن میں خطرے میں تھیں نہ پڑ جائے۔ لکھ نے اس میں جو ارادہ کرتا ہوں وہ کر گزرا
 وہ دیکھ لکھ جب تمہارے پانچ محافظوں نے مجھے محل کے اندر داخل ہونے سے روکا تو
 تو میں نے ان کی سخت تاجت کی۔ انہیں میں نے بھانے کی کوشش کی کہ میں ہر
 حال میں لکھ کے لہجہ کو مٹا چاہتا ہوں لیکن جب انہوں نے کسی بھی صورت مجھے اندر داخل
 ہونے سے روکا تو لکھ میں نے اپنا آخری حربہ استعمال کیا۔

میں نے اپنی کھوار بے نیام کی۔ اور اس پر حملہ آور ہو گیا۔ دیکھ لکھ تجھے تو مجھے وار
 د کرتے تھے۔ کہ میں نے ان میں سے کسی کو زخمی نہیں ہونے دیا۔ بلکہ ان پانچوں کا
 رستے ہوئے حال میں نے ان پانچوں کے سطوں کو روکا وہاں داری داری میں نے ان
 کو کھوار بھی کٹ کر اس میں بے بس اور مطلوب کیا۔ میں لکھ یا یہ کام میرے فن کا
 حصہ ہے۔

یا میرے یعنی تدمر کی طرف بھاگتے ہوئے میں نے دل میں یہ سوچا تھا کہ پامیر کی لکھ کے
 یہاں مجھے پناہ مل گئی تو اس کے سامنے میں اپنے دل جہدیت کا اظہار شہر کروں گا۔ اور اگر
 لکھ کے یہاں مجھے پناہ نہ ملی تو میں پھر تدمر سے نکل کر خوشیاں کے یہاں جا کر رہا
 ہوں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد حادث بن حسان تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ دوبارہ بھاگ
 گیا تھا۔ دیکھ لکھ میں جانتا ہوں تم خلافت و راکت کی رہائی۔ حیا و شرمی میں چھلتا ہوں
 عجم۔ حسن و خوشبو کا پیکر اور جوان و دلور کی راحت ہو۔ جبکہ تمہارے مقابلے میں میں
 ایک کروا ہوں۔ بغیر دشمن۔ اتنا دینے والا موضوع اور انسانوں کی اس منہی میں ہے۔ وقت
 دن کا ایک دھارا ہوں۔ ہر گھنٹہ میں تم سے کہوں کہ اپنے جہدیت کا اظہار کرنا کوئی
 نہیں۔ دیکھ لکھ جو میرے دل نے خیالات تھے اس کا اظہار میں نے تم سے کر دیا ہے۔
 یہ محدود نہیں کہ تمہارے خیالات ابھی میرے خیالات سے مطابقت کریں۔ ہو سکتے
 جس چیز کو میں پسند کرتا ہوں یا جس چیز سے میں محبت کرتا ہوں اس سے تم نفرت رکھتے
 ہو۔ دیکھ لکھ میں تم سے یہ میں کہتا کہ تم میری محبتوں کا معنی چاہتے ہو۔ اب محبت اور
 چاہت ہی سے وہ۔ میں تو اس حسی دنیا چاہتا تھا میں نے دیکھ لکھ یا وہ تمہارے سامنے
 اپنے دلی جذبات کا اظہار بھی کرنا چاہتا تھا وہ بھی میں نے کر دیا۔ اب تم جو بھی جواب
 مجھے حکور ہے اگر تم مجھے اپنے یہاں پناہ دو تو یہ تمہاری طاقت سے میری اور میری
 قسمتی ہوگی۔ اور آتم مجھے پناہ نہ دو تو میں یہاں سے چپ چاپ سو حسان کی طرف
 کر جاؤں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد حادث بن حسان جب غاموش ہو تو عد نے پھر اسے غاموش
 کرتے ہوئے پوچھا۔

اپنے کن اوصاف کی بنا پر تم نے اپنے دل میں یہ امید رکھی کہ میں تمہاری محبت
 جواب محبت سے ہی دل کی۔ میں تمہاری حالت دیکھتی ہوں تمہارا لباس پرانا اور
 جب تمہارے ہوتے برسوں پرانے ہیں جس پر کئی پتھر لگے ہوئے ہیں۔ جو حملہ تم
 اپنے سر پر باندھ رکھا ہے اس میں مجھے کئی سوراخ دکھائی دے رہے ہیں۔ تمہاری یہ طاقت
 آپ سے آپ اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ تم ایک معصوم قندش اور بے باک
 ہو۔ پھر اپنی کس خصوصیت کی بنا پر تم میرے دعوے دار ہونے کے جتنی ہو۔

لکھ کی اس محنگو کے جواب میں حادث بن حسان نے دیکھ لکھ پھر اس نے اپنے
 سے ایک دم اپنا بوسیدہ اور پٹن ہوا عمامہ اتار دیا لکھ نے دیکھا اس عمامے کے نیچے چہرہ

... کی میں اس کے ساتھ ایک بہت بڑا حادثہ پیش آیا۔ اس پر ملک زنگ نے تڑپ کر
 بڑا ہلکا ہوا۔ جواب میں اشمون بن حرب ہزار تک کر گئے تھے۔

دوسرے دن پانچ محافظوں کو زیر اور مطلوب کرنے کے بعد حادثہ بن حسان محل
 میں ہوا تھا ان پانچوں محافظوں نے اس بات کو اپنے لئے توہین سمجھا کہ یہ اکیلا اس
 کی نگہداشت کرنے کے بعد محل میں چلا گیا۔ لہذا کچھ رات گئے وہ پانچوں کے پانچوں
 میں داخل ہوئے۔ زندان کے پیرہاروں کے ساتھ مل کر یہ اس کو گھری میں داخل
 کر کے اس میں یہ حادثہ بن حسان بند تھا۔ زندان کے پیرہاروں کے ساتھ مل کر پہلے
 یہ حادثہ بن حسان کو زندان کے کمرے کے اگلی دروازے کے ساتھ بندھا دیا۔
 یہ خوب مارا پیٹا۔ شاید ایسا کر کے اسوں نے انتقام لیا۔

اشمون بن حرب کے اس انکشاف پر ملک زنگ کے چہرے پر غصہ نکلا اور خوش
 نہ رہے بھرے گئے تھے۔ تھوڑی دیر تک وہ انتہائی غصہ کی حالت میں اپنے
 درت در سرخ سرخ ہونٹ کاٹی رہی۔ پھر وہ اشمون بن حرب کو مخاطب کر کے کہنے
 لگا۔ پانچوں محافظوں کو کیسے جرات ہوئی کہ وہ زندان میں داخل ہو کر ایک ایسی ممان
 داری کر رہے ہیں۔ سو اشمون بن حرب۔ میں نے اس حادثہ بن حسان کو سزا کے طور پر
 اس میں نہ سمجھا تھا۔ اس نے چونکہ پانچ محافظوں کو اپنے سامنے دیکر کے محل میں
 اس ہونے کی غلطی کی تھی لہذا اسے اس کی اس غلطی کا احساس دلانے کے لئے صرف
 اس کی عاقبتی سزا کے طور پر زندان کی طرف روانہ کیا گیا تھا۔ اشمون بن حرب یہ
 کہ میں حسان کیسے ہی عریب انسان کیوں نہ ہو لیکن ہر حال یہ ہماری سلطنت میں انجبی
 ایک مصلی ہے اس شخص کی موت کرنا ہم پر فرض ہے۔ ان پانچوں محافظوں کو بلاؤ۔
 ان سے رات زندان میں داخل ہو کر اسے باندھ کر مارا۔ اس پر ملک کا حکم سن کر اشمون
 بے دہی سے ہٹ گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اشمون بن حرب نے پانچ جوانوں کو ملک زنگ کے سامنے لا کھڑا
 کر ملک کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ خاتم۔ یہ وہ پانچ محافظ ہیں جو رات کی تاریکی میں
 میں داخل ہوئے اور حادثہ بن حسان کو زندان کے محافظوں کے ساتھ مل کر باندھ
 دیا۔ اس پر ملک زنگ تھوڑی دیر تک انتہائی غصہ کی حالت میں ان پانچوں کی
 طرف دیکھ رہی تھی پھر وہ کڑکائی ہوئی آواز میں بولی۔ تم لوگ کیوں زندان میں داخل ہوئے
 یہ تم نے حادثہ بن حسان پر ہاتھ لگایا۔

اس پر ایک محافظ بولا اور کہنے لگا۔ خاتم یہ کل ہم پانچوں پر غالب رہا۔ ہم پانچوں کی

حادثہ بن حسان کی اس گفتگو کے جواب میں ملک زنگ تھوڑی دیر تک کچھ سوچنے
 رہی پھر اس نے اپنے مشیر اشمون بن حرب کی طرف دیکھا اور فیصلہ کن انداز میں کہنے
 لگی۔ دیکھ حرب کے بیٹے۔ اس حادثہ بن حسان کو زندان میں ڈال دو۔ اور کل دوسرے
 پہلے اسے میرے سامنے پیش کر دو۔ اس پر اشمون بن حرب فوراً حرکت میں آیا اور پانچ
 محافظوں کے ساتھ وہ حادثہ بن حسان کو تدر فصر کے دروازے کی طرف لے گیا تھا۔



دوسرے روز دوسرے پہلے حادثہ بن حسان کو ملک زنگ کے سامنے پیش کیا گیا۔
 ملک زنگ نے اس وقت اپنے محل کے سامنے ایک کھلے میدان کے اندر ایک نشست پر بیٹھ
 تھی اور اس کے اطراف میں تدر فصر کے لوگوں کے حدود بہت سے مسلح جوان بھی کھڑے
 ہوئے تھے۔ جب حادثہ بن حسان کو ملک زنگ کے سامنے پیش کیا گیا تو اس کی حالت
 دیکھتے ہوئے ملک زنگ مد گئی اس نے دیکھا اس کا لباس بگ بگ سے پٹا ہوا تھا اور وہ
 جہاں سے لباس پہن ہوا تھا وہاں چونوں کے پتھر تھکاتے تھے۔ اس کے چہرے پر بھی
 ضربوں اور چونوں کے نشان لگے تھے۔ اس کے ہاتھ خون آلود تھے۔ کانوں پر بھی بگ بگ
 اور گردن پر بھی خون تھا۔ تھوڑی دیر تک ملک زنگ بیٹھے ہوئے بیوی حیرت اور حسرت سے
 اسے دیکھتی رہی۔

پھر ملک نے حادثہ بن حسان سے اپنی نگاہیں ہٹائیں اور اپنے قریب کھڑے اپنے حیر
 اشمون بن حرب کی طرف دیکھا۔ اس وقت اشمون بن حرب شرعاً کے سے اندر
 اپنی گردن کو جھکائے ہوئے تھا۔ اس کی یہ حالت دیکھتے ہوئے ملک زنگ کے چہرے پر بھی
 اور غصے کے آثار نمودار ہوئے پھر وہ اشمون بن حرب کو مخاطب کر کے پوچھنے لگی۔

حرب کے بیٹے۔ کل جب اس حادثہ بن حسان کو میرے سامنے پیش کیا گیا تھا تو اس
 کا لباس بے ہودہ ضرور تھا پر اس طرح پٹا ہوا نہیں تھا جس طرح آج ہے۔ جب یہ میرے
 سامنے آیا تھا تو اس کے چہرے جسم پر ضربوں اور چونوں کے نشان عین تھے اس کی یہ
 حالت کس نے اور کیوں بنائی ہے۔ اس پر اشمون بن حرب نے اپنی جگہ جھکی ہوئی گردن ہلکے
 کی اور ملک کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

خاتم اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ کل جب آپ کے حکم کے مطابق اس حادثہ
 بن حسان کو زندان میں بند کر دیا گیا تو میں نے اس سے اس کے سارے ہتھیار۔ اس کی
 زبرد اس کی ڈھال اور اس کا خود لے کر زندان کے خاتم کے پاس بیچ کر ادیتے تھے۔ میری

۱۔ سے حوا بنے گا اور وہ ایک طرف ہٹ کر زمین پر بیٹھ گیا تھا۔ دوسرے حوا کے
 ۲۔ میں حادثہ نے اپنا تہی گھٹنا اس دور سے مارا کہ وہ بری طرح ہلچلا اور چیلا، زمین
 ۳۔ کا تھا۔ اس کے بعد حادثہ بن حوا کی حالت آندھی اور طوفان کے کسی مسافر
 ۴۔ کی قی نہ ہائی تھی۔ جانوروں پر لٹ پڑا تھا۔

اس بات کی ہے

ملکہ اس جانوروں کی معقولات اور زیادہ برہم ہو گئی تھی۔ تھوڑی دیر تک وہ آہستہ آہستہ ری پھر رہی تھی۔

اب سے بعد حادث بن حسان اس محادثہ کی طرف توجہ دے کر حسان نے اپنے
دور خیر اور وہ اچھے تک دور کی شدت سے سنبھلا تھا حادث بن حسان نے اپنے
دور میں اس کی گردن پر ڈالا اور ایک کھونٹے کی طرح اس کو اوپر اٹھاتے ہوئے نضام میں
رہا تھا پھر اس نے اسے ہوا میں اچھالتے ہوئے نضام میں ملندہ کیا اور جوں ہی وہ زمین
پر لگا اس کی پٹلیوں پر اس نے اپنے پاؤں کی ایسی ضرب لگائی کہ وہ محادثہ زمین پر گر
ہوئی طرح تو وہ ڈاری کرنے لگا تھا۔ اس کے بعد حادث بن حسان پھر اپنی پہلی جگہ پر
آئے جانے سے روک کر کھڑا ہو گیا تھا۔ مگر نضام حادث بن حسان کی اس کارگزاری پر
دل میں خوش ہوتی رہی پھر اس کے ہاں یہ جگہ ہی مستراہٹ بھی مودار ہوئی تھی۔
اب وہ اپنی اسی کیفیت میں بڑے غور سے دہسدا اندام میں حادث بن حسان کی
وہ پستی رہی پھر وہ اسے طالب کر کے کہنے لگی۔

[illegible]

من حسان کے بیٹے۔ کہا کہ اس پانچویں سے دیکھیے مقام کر کے اپنا مقام لیتا پس
 گا۔ جواب میں عادت بن حسان کی گزریں چلی دی اس سے نہ ملنے کی طرف دیکھا
 سے کہے کہا کہ اس نے حرف اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

حادث بن حسان کا مثبت جواب من کر ملکہ غضب کے چہرے پر ملی ملی سی مسک
نمودار ہوئی پھر وہ پانچوں خانکوں کو کھلب کرتے ہوئے کہے گئی۔ تم پانچوں ایک
کھڑے ہو جاؤ۔ یہ ہادی سر زمینوں میں داخل ہونے والا اسی مہمان اکیلا تم
کرنے کی حامی بھر چکا ہے اب دیکھتے ہیں کون کس پر حاوی رہتا ہے اس کے ساتھ
حادث بن حسان حرکت میں آیا اپنے سر سے خود اتار کر اس نے ایک طرف رکھ دیا
سے بندھی ہوئی کھوار اور بھڑکی جیٹی بھی اس نے خود کے قریب رکھی۔ اپنی اذالہ
میں بکڑی ہوئی آفتی کڑیوں کی زور بھی دیں اس نے رکھ دی تھی پھر سرسری سی ایک
س نے لکھ پر والی اس کے بعد وہ پانچوں خانکوں کے سامنے آں کھڑا ہوا تھا۔

ملکہ کا اشارہ پاتے ہی وہ پانچوں محافظوں کے پھیلنے لگے۔ دوسری طرف عمارت بن حسان بھی مدد کی گئی۔ اس طرح عمارت بن حسان پر فوج پڑے تھے۔ دوسری طرف عمارت بن حسان بھی مدد کی گئی۔ اس طرح عمارت بن حسان پر فوج پڑے تھے۔

سے ہاتھوں کا شعلہ اور حیات کی انہوں سے امن کی بشارت بنا کے نکلے۔ اسے
مجھے غور کی صداؤں سے خوشوں کا گیت۔ غمگینوں سے وصال کا سیکہ بنا کر اٹھ دے
اسے اللہ۔ میں بے سارا اور بے آسرا انسان۔ صرف تیری ہی ذات پر بھروسہ
ہوں اور تجھ سے دعا مانگتا ہوں۔ تیری ہی ذات کے ساتھ سر بہبود ہوتا ہوں۔
زندگی کے استغاثوں میں نیست کی آہ نشوں میں مجھے کاسیاب و کاربان بنا کر میں اپنی
اپنی زندگی کا کوئی مرکز بنا کر ایک عزم کے ساتھ کھڑا ہو سکوں۔

زمین پر سجدہ ریز ہو کر عارث بن حسن دعا مانگتا رہا۔ اپنے درد کے اوپر اس
پن پر اٹا ہوا پتا ہوا تھا وہ تیرا ہوا میں اٹا رہا اس کی دعا کے الفاظ میں کر قریب
نہیب کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلک صاف اور نمایاں طور پر دیکھی جاسکتی تھی
ختم کر کے عارث اٹھ کھڑا ہوا۔ اس صدمہ نے نہیب نے دیکھا اس کی آنکھوں میں آنسو
چمکے اور ہونٹوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ تھی۔ جیسے : اپنے رب اپنے مالک۔ اپنی
ساتھ کوئی حد کرنے میں کاسیاب ہو گیا۔

اس کے ساتھ ہی ملک نے نہیب نے مقابلہ شروع کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ یہ
ہی نوس بن دارم نے پہلے اپنے بائیں ہاتھ میں ہاتھ سمیں پھر ایک ہتھکے کے ساتھ
نے اپنی کتوا بے تمام کوئی تھی۔

عارث بھی حرکت میں آیا اپنی ڈھال سپرد۔ کتار بے نیام کی اور آہستہ
انوس بن دارم کی طرف بڑھا تھا اس موقع پر ملک نے نہیب سے بڑے غور سے اشارہ
حسن کا جائزہ لیا اس نے دیکھا کہ انوس بن دارم کی طرف بڑھتے ہوئے عارث نے
کی آنکھوں میں تاریخ کی گھنٹوں کے اندر جوش مارنے اسی طوفان اور سمندر کے
جوش مادی جوہر کی مصدحیت جیسی حالت طاری ہو گئی تھی۔ اس سے پرہیز پر ہر
طویل سلسلوں میں رقص کرتے عارث کی مہر۔ دکھ کے دریاں گھول میں مٹنے
کے چراغوں اور اس گنت کروں کی مسکراہٹوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ دیکھ
تھا۔

عارث بن حسن کی طرف، بکھیتے، بکھیتے ملک نے نہیب کی ہڈی اس سے کر
دیکھا کہ انوس بن دارم بے انتہ اور یوں میں ریت کی پاس بیکراں دستوں میں
کے سطر تاریک گھول کی کوکھ میں وحشت بھری تنہائیوں کی طرح حرکت میں آیا۔
کتوا لہوا ہوا۔ دھوئیں کے گھول بھر و فراق کے طوفانوں میں ریت کے جزیرہ
اور غول کی برسات کی طرح عارث بن حسن پر حملہ آور ہوا تھا۔

حد۔ مجھ جیسے اجنبی اور اپنے اس انوس بن دارم کے درمیان مقابلے کا اوصاف
سائنے میں نے اسے جتنی بھی کے فنی میں زمین پر گرا کر اس کی کتوا اور
انوس کے ہاتھ سے جھین لی ہے اب بعد حیرت ہاتھ میں ہے چاہے تو مجھے
سے چاہے تو پھر مقابلہ شروع کرا دے لیکن میں جھین نہیں دلاتا ہوں کہ اگر
مقابلہ پھر کرایا یہ تو میں اس کی حالت پسے کی نسبت بدترین بنا کر رکھ دوں

کا ملک نضب کے جواب دینے سے پہلے ہی انوس بن دارم بھلائی ہوئی آوارہ ہو کر
حارث بن حسان کو مخاطب کر کے کہے گا اے اجنبی میں نہیں جانتا کہ اس موقع
فیصلہ دینی ہے یا نہ بلکہ سے پہلے تو میرا فیصلہ سن لے میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں
سے بہتر مجھ سے اعلیٰ پایہ فاتح زن ہے میرے بعد محو ہونے کا انداز کم از کم
اجنبی اور نا آشنا ہے دیکھ اجنبی تو نے اس مقابلے میں مجھے ات کر دیا ہے میں نے
تسلیم کرنا ہوں انوس بن دارم کے اس الفاظ سے ملک نضب کے چہرے پر
شکراست نمودار ہوئی پھر ہو کسی قدر اچھی آوارہ میں حارث بن حسان کو مخاطب
کلی۔

دیکھ حسان کے بیٹے یہ مت خیال کرنا کہ میں تمہارے اور انوس بن دارم
کسی قسم کا ظلم یا نا انصافی اٹھائی دیکھ تو انوس بن دارم سے مقابلہ جیت چکا
شہ اپنے ذہن میں مت لانا کہ میں تمہیں پہ سالار کا عہدہ دینے کے بجائے
لوٹی دھوکہ اور قریب گروں کی میں اب میرا انصاف اور میرا ایمان بھی سن رہا
ہے تو یہ مقابلہ بڑی آسانی اور بڑی حرارت میں کامیاب ہو رہا ہے
میں ابھی اور اسی وقت اپنے انصاف سے تمہیں کی مروت کی میں تمہیں اپنے
سالار مقرر کرتی ہوں پھر ملک نضب اپنے مشیر شمس بن حرب کی طرف بڑی
مخاطب کر کے کہنے لگی۔

من حرب کے بیٹے تو ابھی اور اسی وقت حارث بن حسان کو اپنے ساتھ
میرے محل کے شرفی حصے میں قیام کرے گا اس کے لئے میری پہنچ اور
انتظام کرو اور ضروریات کی جو چیزیں ایک پہ سالار کے لائق ہونی چاہئیں وہ
فراہم کرو یہ انتظام جب ہو چکے تو مجھے اطلاع کرو میں اس سارے انتظامات
کروں گی۔ ملک نضب کا یہ فیصلہ من کر حارث بن حسان کے چہرے پر خوشی
نمودار ہوئی حتیٰ اتنی دیر تک اشموں میں حرب آگے بڑھا اور حارث بن حسان
لے گیا۔ وہاں بیٹھ ہونے والے لوگ بھی بے ہمت کر اپنے اپنے گھروں
بیکہ ملک بھر اپنی غولہا کی طرف چلی گئی تھی۔



یونان اور کیرش ایک دور انطا کہ شہر کی ایک بوجی سڑک کے کنارے
ہوئے تھے کہ ایسا بے یونان کی گروں پر مس دیا کیرش سے مصفقہ کرتے کرتے

حارث ہو گیا تو کیرش بھی کچھ گئی کہ یونان پر ایسا دارم ہو رہی ہے لہذا وہ اپنے
یونان کی گردن کے قریب لے گئی حتیٰ اور کچھ نے کی کوشش کرتے گئی حتیٰ اس
نے یونان کی گردن پر مس دینے کے بعد بڑی خوش کن سی آواز میں کہنا

میرے حبیب تم لو کیرش دونوں اپنی اپنی مسم کے لئے چار ہو جاؤ میں نے آواز
نہیں دی کہ یونان کو تلاش کر لیا ہے جو تمہیں لو کیرش کو اندھا کرنے کے بعد اور
کا کھانسنے کے بعد تم دونوں سے بڑی ٹانگیں میں کھایا ہو گیا غلہ ایسا کے اس
یونان نے تقریباً چوتھے ہوئے کہہ

تم نے یونان کی گردن کو تلاش کر لیا ہے تو کو اس وقت وہ کہتی ہے اس پر
میں آواز میں کہنے لگی دیکھ یونان وہ آواز ہم کا کہن اب پہنچے جیسا ہے مس
میں نہیں ہے بلکہ جب سے اس نے عزراہل کا کتنا شروع کیا ہے عزراہل نے
یونان کو اس وقت بنا کر رکھ دیا ہے۔ دیکھ یونان اس کا ہے۔ پاؤں کو جو عزراہل
میں تھیں کی دانت اس سے پہلے ایک ڈوہا کے منہ کی طرح شکل و صورت دے
پاؤں اب اس کا ٹھیک ہو چکا ہے لیکن میں تم سے یہ بھی کہوں کہ اس آواز
یونان سے تم خور کی سی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ عزراہل نے اس سے اس قدر
بڑی قوتوں سے نوازا اور ستارا ہے کہ وہ کھن بوقت ضرورت بڑا تھوڑا ایک مت
مالکی صورت اختیار کرتا ہے جس طرح تم نے اس کے پاؤں کو دیکھا تھا کہ اس کے
کسی مت بڑے سناپ کے انھوں کی طرح خوفناک تھے اسی عین اور انکی ہی
نہ اب وہ کھن اپنی چہرے کی بناتا ہے۔ یہ جانو کہ وہ کھن اب بے شمار قوتوں
اس سے بڑھا اب تمہارے لئے لاکھوں نہیں جتنا تم اس سے پہلے اس سے
تھے۔

اب اسے کھل چھٹی نہیں دیں گے کہ وہ اپنی مرضی اور فٹا کے مطابق جو چاہے
دیکھ یونان میرے حبیب آواز ہم کے اس کھن سے اس دواں دواں
مدد سے قدم نیا شہر کے کھنڈرات میں قیام کر رکھا ہے۔ گاہے گاہے وہ مت
مالکی شکل و صورت اختیار کرتا ہے اور نیا شہر کے کھنڈرات میں اپنی بکریاں
پر رچوڑ چرانے والے چرواہوں پر وارد ہوتا ہے بھی وہ کسی چرواہے کو لنگھ جاتا ہے
سوتے سوتے چارو کو اس طرف نیا شہر کے کھنڈرات میں ایک طرح سے اس سے
نیں بچا کر رکھ دیا ہے۔ مت سے لوگوں نے چونکہ آواز ہم کے اس کھن کو

اڑوہا کی صورت میں نیا شہر کے کھنڈرات میں رکھا ہے لہذا وہ لوگ خیال کرنے کے
کہ یہ نیا شہر چونکہ قدیم اور ایک طرح سے دیوانہ کی طرح کیا جاتا ہے اور نیا شہر کی
بہاؤ کا انتظام وہ اس شہر کے کھنڈرات میں داخل ہونے والے لوگوں سے لیتا ہے۔

اب نیا شہر کے ان کھنڈرات کے اس پاس کی بستیوں کے لوگوں کی یہ حالت ہے
ہے کہ وہ سے نیا کا کوئی قدیم دیوانہ آج کل کر کھنڈرات میں اس کے لئے چھوٹے چھوٹے
گھر ہیں۔ لوگ اپنی بھینز، بکریاں کے پلوٹھے، گھڑے، گشت اور طرح طرح کی
مزدار کھیلے جاتا ہمارا شہر کے کھنڈرات میں کھاتے ہیں جب سے حتی کے لوگ
کڑا شروع کیا ہے لہذا انہوں نے بھی جتنی اور بہاؤ کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔ اس
لوگ یہ گھر کرنے لگے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے سے نیا شہر کے کھنڈرات کا وہ دیوانہ
ہوتا ہے اور کسی کو قصص نہیں، پرچہ، اور اب لوگوں کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ
نیا شہر کے کھنڈرات سے پھرے مار اس جیسے اڑوہا کے بت دیتے ہیں جس
صورت میں انہوں نے نیا کو نیا کے کھنڈرات میں، کچھ قلعہ اسی طرح کے
کے بت اپنے گھروں میں بھی رکھے گئے ہیں اور نیا شہر کے کھنڈرات میں بھی
تا کہ دیوانہ سے خوش ہو اور انہیں کوئی قصص نہ ہو چکے۔ اس طرح سے ان
کو استعمال کرتے ہوئے اڑیل سے ایک طرح سے ان دیوانہ میں شہر کی
ہے۔ دیوانہ میرے حبيب آؤ۔ کیرش کو ساتھ ہو اور ان کے خلاف حرکت میں
دہل سے مار بگاڑیں یا اس کا حاصر کریں تا کہ یہ شہر کے ان کھنڈرات میں شہر
ہو۔ یہاں تک کہ انہوں نے بعد ازاں جب غلامش ہوئی تو دیوانہ ہوا اور کہے لگا

تم ٹھیک کہتی ہو ایسا ہی ہے اور کیرش بھی اور اسی وقت نیا شہر کے
طرف کوچ کریں گے۔ اور اصطلاح کے ان سے پیش کی کوشش کریں گے۔ اس
گرمند سی آواز میں ہونے اور کہنے لگی۔ دیکھ دیوانہ اصطلاح کے اس
آہن میں پھنسا آہل سے تم نے کہہ دیا ہے۔ میں تمہیں پیش کی تا جی ہوں کہ
نے اسے اتنا ارج کی اور طرفان قسم کی باوقی الصلوات قوتوں سے میں کر رہی
ہیں دیکھ بھل کے بہت محکوم انداز میں سچی کچھ کر نیا کے کھنڈرات میں داخل
اصطلاح کے اس لہجہ سے پڑتا ہو گا۔ ہر حال تم دونوں تیار رہو۔ تا کہ یہاں
کریں۔ دیکھ اس لہجہ کے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے میرے مشورے اور
اقدام کا انتظار ضرور کرنا۔ اب تم اور کیرش حرکت میں آؤ۔ میں حصارے ساتھ ہوں
نیا شہر کی طرف یہاں سے کوچ کریں۔

یہ جب غلامش ہوئی تو دیوانہ نے اپنے پہلو میں چھپی ہوئی کیرش کی طرف تیز
دھڑ سے دیکھ کر جواب میں کیرش مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔ میں آپ اور ایسا دونوں کی
نہ جو سے سن چکی ہوں آپ بے فکر رہیں۔ میں تو ہر حال میں اندھی طرفوں گرم۔
میں آپ کا ساتھ دینے کا طے کر کے ہوتے ہوں۔ لہذا آئیے نیا شہر کی طرف کوچ کریں۔
میں ساتھ ہی دیوانہ اور کیرش دونوں نے ایک دوسرے کو مخصوص اشارہ کیا پھر وہ دونوں
ی قوتوں کو حرکت میں لانے اور اصطلاح شہر کی سرائے سے وہ نیا کے کھنڈرات
طرف کوچ کر گئے تھے۔

یہ وہاں پہنچے کے بعد دیوانہ اور کیرش دونوں دیوانہ فرات کے کنارے نیا شہر
کھنڈرات میں نمودار ہوئے۔ قوتوں کی دہر تک وہ اصطلاح کے اس لہجہ کو تلاش کرنے
نے کھنڈرات کے اندر گھومتے رہے یہاں تک کہ وہاں لوگ کر اور دہشت زدہ
شہر ہو گئے۔ انہوں نے دیکھ اس کے سامنے ایک ست ہوا اڑوہا نمودار ہوا
نے اپنے پیچ کو کسی جڑے درخت کے تنے کی طرح لپٹا رکھا تھا اس کی آنکھوں
کو دیکھ کر وہاں دیوانہ اور کیرش کو دینے والی روشنی پھوٹ رہی تھی۔ کل اس کے کہ
انہوں سے نکلنے والی روشنی دیوانہ اور کیرش کو اپنا دیوانہ بنا کر دیوانہ نے فوراً
اپنے ساتھ لپٹا کر وہ نذر دار انداز میں جست لگا کر ایک طرف بہت گیا قلعہ
یہ بعد دیوانہ اور کیرش دونوں اپنی سرئی قوتوں کو حرکت میں لانے اور ایک بہت بڑی
پہنچ چھپ کر بیٹھ گئے تھے۔ اس موقع پر دیوانہ ہوا اور کیرش کو مخاطب کر کے

یہ کیرش یہ ہو اڑوہا ہم نے نصیحت اور جس کی آنکھوں سے جسم کو بد دینے والی
وہ سے جس روشنی پھوٹ رہی تھی میں سمجھتا ہوں یہی اصطلاح کا لہجہ آہل
یہ کیرش تو یہیں چھپی رہے۔ میں پیشے ہی جیسے اس چٹان کے طراف میں جس کی اوت
ہم نے ہونے ہیں سرئی عمل کرتا ہوں تا کہ وہ اڑوہا اگر وہی طرف بدھ کر ہم پر
ہونے کی کوشش کرے تو ہم محکوم رہیں۔ کیرش نے دیوانہ کی اس تجویز سے اتفاق
دیوانہ فوراً حرکت میں آیا اور اپنی تلواریں نکل کر اس نے اپنا سرئی عمل کیا پھر
اس کی لوٹ میں وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے اس کے اندر وہ اس نے ایک حصار کھینچ دیا
یہ دیوانہ اپنی جگہ وہ کیرش کے پہلو میں آہٹ قلعہ

اس موقع پر کیرش بولی اور کہنے لگی۔ ہمیں چٹان کی لوٹ سے حصار کر دیکھنا تو چاہئے
حساب کھل ہے۔ دیوانہ نے کیرش کی اس تجویز سے اتفاق کیا ہوں ہی ان دونوں نے

چنل کے اوپر سے جھانکا انہوں نے دیکھا اڑوہا اب ان کے ہاتھ قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔
 لڑا اچانک نے فوراً کیرش کو نیچے کھینچ لیا اور دونوں ایک کونے میں سے اڑوہے کی طرف
 دیکھنے لگے انہوں نے دیکھا کہ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے اڑوہے نے جو منہ کھولا تو اس نے
 سے گویا ایک سیلاب پھوٹ نکلا تھا اس آگ سے اڑوہے نے اس چنل کو بہت
 ہلاتا جس کی لوث میں چنل اور کیرش بیٹھے ہوئے تھے لیکن چونکہ چنل نے پہلے
 چنل کے گرد ایک حصار کھینچ لیا تھا لڑا اڑوہے کے منہ سے نکلے دلی آگ اس چنل
 ہونچنے میں کامیاب نہ ہو سکی تھی۔ جس کی بنا پر چنل اور کیرش دونوں محفوظ
 تھے۔

اڑوہے کے منہ سے نکلے والی آگ جب اس چنل کو کوئی نقصان نہ پہنچا
 اڑوہا شاید غرور سے اپنا منہ پھیرا اور اپنے منہ سے نکلے والی آگ اس میں
 جب ایک دوسری چنل کی طرف گیا تو چنل اور کیرش دھک رہ گئے تھے۔ اڑوہے کے
 سے نکلے والی اس آگ کے قریب ہی ایک دوسری چنل کو پاش پاش کر کے اور
 کرتے ہوئے راتھ میں تھریں اور اچانک اس موقع پر ایذا چنل کی سرس پر لپس
 پھر ایذا کی پر سکون آواز چنل کی حالت سے نکلا۔

چنل میرے جیسے۔ یہ جو سانسے بڑے درست تھے کسی حد تک کی طرف
 کھڑا ہے یہ ہی اظہار کیا کہ کائنات میں ہے۔ جو بے شمار سری قوتوں کا ملک ہے۔ اس
 چنل کے پیچھے بسپ کر یہ اڑوہا تھو میں آئے دلا نہیں اور۔ جو ہونے والا نہیں۔ اس
 کے خلاف حرکت میں آنا ہو گا اب تم دونوں میں چنل کے پیچھے آ کر۔ ہو۔ چنل
 نے بت اچھا کیا جو تم نے چنل کے گرد حصار کھینچ لیا ہے اس طرف اڑوہے کی آنکھ
 مر سے نکلے والی آگ اور روشنی تم دونوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

یہاں تک کہنے کے بعد اڑوہا تھوڑی دیر کی پھر وہ اپنا سلسلہ کام جاری رکھتے
 کر رہی تھی۔ دیکھ چنل۔ پہلے تم کھڑے ہو۔ جلد کیرش تھوڑی دیر پر کھڑی ہو
 پوری طرح تھوڑے جسم کے ساتھ پیٹ جائے گی۔ اس کے بعد میں جا کر آتی ہوں
 دیکھتے جاؤ۔ اب تم دونوں کھڑے ہو چنانچہ کہ میں اپنے کام کی ابتدا کر رہا ہوں۔ ایذا کی
 چنل چنل کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ کیرش بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور وہ چنل کی پیٹ سے
 کھڑی ہو گئی تھی۔ اپنے دونوں ہاتھ اس نے چنل کی چھائی کے گرد پیٹ لئے تھے
 اڑوہے نے جب اپنے سامنے یوں سب پاکی کے ساتھ چنل اور کیرش کو کھڑے کر
 اپنے منہ سے اٹھا اور جب کی طرف آواز میں نکلتا ہوا آگے بڑھا۔

موقع پر ایذا بھی حرکت میں آئی۔ چنل نے دیکھا کہ ایذا نے پہلے اس کی
 اس واقعہ پر۔ اس کو کچھ مہیا کیا ہو کہ ایذا اپنی جسامت بڑھاتی چلی گئی پھر ایذا کی
 نے بھی کہ چنل اور کیرش دونوں کو ایذا نے پاؤں سے لے کر کندھوں تک
 سے اڑوہے کی صورت میں لپٹے دے کر اچانک لپکا تھا۔

وقت ایذا بہت بڑے اڑوہے کی صورت میں چنل اور کیرش کے جسموں پر مل
 تھیں۔ اچانک رہی تھی تو کیرش چلا اسی اور ٹوٹا وہ سے انداز میں چنل کو
 سے وہ پوچھے تھی چنل یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا تم کسی نے جہل میں پھنس گئے
 ان پر چنل مسکراتے ہوئے بولا اور کہنے لگا۔

شکر ہے کہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اڑوہا جو میرے اور تھوڑے جسم
 میں دھبے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ یقین میں ایذا ہی ہے۔ جو ہمارے
 جہل دہ رہی ہے۔ چنل کے اس انکشاف پر کیرش کو کچھ تسلی ہوئی اور پھر
 جس نے اس نے اپنی تھوڑی چنل کے شانے پر تھوڑی تھی۔ اور بڑی فکر
 ہے اسے اس اڑوہے کو کچھ رہی تھی جو کہ باوجود قریب ہونا چاہتا تھا اب اس
 سے ایذا بہت بڑے اڑوہے کی صورت میں رہی تھی چنل اور کیرش
 سے لے کر دونوں تک اپنی پیٹوں میں اچانک یا تھا پھر یہ ہو کہ کیرش اور
 اس نے ایذا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ دھک رہ گئے ایذا ایک بہت بڑے اور
 کے اڑوہے کی صورت میں تھوڑے تر چلی تھی۔ اور یہ چنل اور کیرش کے
 رہی ہوں ان کے سامنے لے آئی تھی۔

ان تھیں کے بعد جس طرف شہر کے عمارتوں میں نمودار ہونے والے
 انہوں اور منہ سے نکلے والی آگ اور آگ ہمارے منہ سے اڑوہے پر پڑی۔
 انہوں کے اندر ایک خوفناک آواز آئی جو گت تھی جیسے میا کے ان
 میں یہ ایک وقت کئی لوگوں کو ایک ساتھ کند چھری کے ساتھ درخ کر دیا گیا ہو۔
 ان تھیں تو چنل نے دیکھا اس کے سامنے نمودار ہونے والا اڑوہا وہاں نہ تھا اور
 عمارتوں میں چاروں طرف اسی اور سرور کی گھٹی ہوئی تھی اس کے ساتھ ہی
 چنل اور کیرش کے گرد اپنے ہی کھول دیئے۔ اپنی جسامت اس نے تبدیل کر
 دے اور ہارک سے سانپ کی صورت میں اس نے چنل کی گردن پر لیٹا دیا۔
 یہ اور تھیں برساتی ہوئی آواز میں وہ بولی اور چنل سے پوچھا۔

میرے جیسے اظہار کیا کہ اس لیکن کے خلاف میرا حرکت میں آنا نہیں

کیا لگے جوں ہی میں نے اسی کی سی شکل و صورت اختیار کرتے ہوئے اس پر انگ
روشنی چٹکی وہ چلا اور یہاں سے بھاگ گیا۔ اس پر کیرش غرور کی آواز میں بولی۔
یہاں کو غلط کر کے کہنے لگی۔ پوچھا یہ ایسا تو کہہ رہی ہے وہ یہاں سے بھاگ
ہے کیا آراء کا حائر نہیں ہوا۔ کیرش کی آواز پر ملک ابھارے بھی من کی تھی لہذا
پیسے کی نسبت بلند آواز میں کہے لگی اس کاہن کا خاتمہ کرنا اتنا آسان نہیں جتنا تم دونوں
کچھ بڑا ہے۔ اس میں نے تم دونوں کا اس سے دفاع کر لیا ہے تاہم وہ یہاں سے بھاگ
میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اب ایک بار پھر مجھے اسے تلاش کرنا پڑے گا اب میں دیکھتی
وہ کس تک اپنا لٹکا رہا ہے اور اس بار ہم کسی نئے حربے کے تحت اس کے
حرکت میں آئیں گے تاکہ اس کا خاتمہ کر سکیں۔ اب تم دونوں حرکت میں آؤ اس
شر کے اندر جس قدر سانپ لہراتے رہے ہیں۔ وہ مارے توڑ پھوڑ دو۔ اور پھر وہ
اطلاق کی اسی سزا میں چلے جاتے۔ اور میرا انتظار کرو یہاں تک کہ میں پھر جس
سے حلقہ معلومات فراہم کر دوں گی۔



حادثہ میں حمل ایک دور ملک زینب کے کمرہ خاص میں داخل ہوا اس نے دیکھا ملک
کمرے کے وسط میں سونے کے کمرے سے مرنے والی آتش پر بجتی ہوئی تھی حادثہ بن
میں کو دیکھتے ہوئے حسین و جمیل ملک کے خوبصورت چہرے پر خوش کن مسکراہٹ نمودار
ہوئی۔ ہاتھ کے اشارے سے ملک زینب نے حادثہ میں حمل کو اپنے سامنے مجھے کے لئے
مدد حادثہ چپ چاپ وہاں بیٹھ گیا پھر وہ ملک کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور پوچھے ملک خاتم
کا تم نے مجھے طلب کیا ہے۔

اس پر ملک زینب تھوڑی دیر تک بڑے پارے انداز میں حادثہ میں حمل کی طرف
بجتی رہی پھر وہ کہنے لگی دیکھ حمل کے بیٹے۔ میرے محبوبوں نے یہ اطلاع کی ہے کہ ایران
شہنشاہ شہ پور نے ایک فکرمندی طرف روانہ کیا ہے شہ پور کو خطو ہے کہ میں کہیں
انہوں سے تھکر کر کے اس کے لئے خطو کا پامٹ نہ بن جاؤں لہذا وہ ایسا ہونے سے پہلے
دھمکاؤں میں سلطنت کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے۔ حمل کے بیٹے۔ میں نے حسین اس لئے
کہا ہے کہ اب تم میرے شکلوں کے سپرد رہو۔ میں تم سے چمکتی ہوں یا تم شہ
پور کے اس فکرمندی کو جو ہم پر حمل آور ہونے کے لئے جی تیری سے ہمارے مرکزی شہ
پور کا رخ کر رہا ہے۔ مار بھگنے کا حوصلہ اور عزم دیکھتے ہو

کیا لگے جوں ہی میں نے اسی کی سی شکل و صورت اختیار کرتے ہوئے اس پر انگ
روشنی چٹکی وہ چلا اور یہاں سے بھاگ گیا۔ اس پر کیرش غرور کی آواز میں بولی۔
یہاں کو غلط کر کے کہنے لگی۔ پوچھا یہ ایسا تو کہہ رہی ہے وہ یہاں سے بھاگ
ہے کیا آراء کا حائر نہیں ہوا۔ کیرش کی آواز پر ملک ابھارے بھی من کی تھی لہذا
پیسے کی نسبت بلند آواز میں کہے لگی اس کاہن کا خاتمہ کرنا اتنا آسان نہیں جتنا تم دونوں
کچھ بڑا ہے۔ اس میں نے تم دونوں کا اس سے دفاع کر لیا ہے تاہم وہ یہاں سے بھاگ
میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اب ایک بار پھر مجھے اسے تلاش کرنا پڑے گا اب میں دیکھتی
وہ کس تک اپنا لٹکا رہا ہے اور اس بار ہم کسی نئے حربے کے تحت اس کے
حرکت میں آئیں گے تاکہ اس کا خاتمہ کر سکیں۔ اب تم دونوں حرکت میں آؤ اس
شر کے اندر جس قدر سانپ لہراتے رہے ہیں۔ وہ مارے توڑ پھوڑ دو۔ اور پھر وہ
اطلاق کی اسی سزا میں چلے جاتے۔ اور میرا انتظار کرو یہاں تک کہ میں پھر جس
سے حلقہ معلومات فراہم کر دوں گی۔

ایسا کہنے پر پوچھا اور کیرش فوراً حرکت میں آئے۔ خیرا شر کے
میں لوگوں نے دو پتھروں اور مٹی سے بنا دیو تارے سے بت بنا کے رکھے تھے وہ
مل کر سب توڑ پھوڑ دیئے۔ اور ان سب کا منہا سے کے بعد وہ دونوں بھ اعطاف
سزا میں قیام کرنے کے لئے خیرا شر کے عذر و علت سے اپنی مری قوتوں کا حربہ
لانے ہوئے آئے۔



پایہ یعنی تھمر کی ملک زینب اپنے نئے سپہ سالار یعنی حادثہ میں حمل کے
کر دن رات اپنی مہر کی قوت میں مسافہ کرتی جاتی تھی۔ یہ بات ایران کے بادشاہ
اور کے لئے یقیناً اندیشہ کی علامت تھی۔ گو ایران کا شہنشاہ شہ پور پایہ کی خدمت
طاقت اور قوت سے خائف بھی تھا لیکن وہ مری طرف وہ یہ بھی پسند نہیں کرتا تھا
مادقوں میں ملک کی طاقت اور قوت میں اضافہ ہو۔ شہ پور کو یہ بھی غصہ اور اندیشہ
ملکہ نے اپنی طاقت اور قوت میں اضافہ کر لیا اور کسی موقع پر اس نے دونوں
اس نے اتحاد کر لیا تو وہ ایران میں سامانی سلطنت کے خاتمے کا باعث بھی بن سکتی
اس خدشہ سے وہ اس خطرات کے تحت ایران کے شہنشاہ شہ پور سے ایک
ترتیب دیا اور اپنے ایک سپہ سالار اور تجربہ دار جرنیل کو اس فکرمندی کا سپرد مقرر کیا۔

ملکہ زینب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے حادثہ میں حمل نے ایک بار اسے
خود سے دیکھا پھر وہ اپنی چھاتی ٹانگے ہوئے کہ کچھ ملک میں میری بھی طاقت
ہے گا اور میری سلطنت کی بھی۔ میں حسین جیسے دلانا ہوں کہ شہ پور نے وہ فکرمندی
حمل آور ہونے کے لئے روانہ کیا ہے میں اسے ہمارے اس مرکزی شہ تک نہ پہنچنے
دوں گا بلکہ اسے صحراؤں کے اندر انکی شکست دوں گا کہ آنے والے دور میں پھر بھی شہ
پور کو تم پر حمل آور ہونے کی جرأت اور ہمت نہ ہوگی۔

حادثہ میں حمل کا یہ جواب سن کر ملک زینب ہک چہرے پر مہر کی مسکراہٹ پھیل گئی
تھی۔ کچھ دیر تک وہ بھی بڑے عزم سے حادثہ کی طرف دیکھتی رہی پھر ایک عزم اور فیصلہ

حادث بن حسان اپنے لشکر کو پھیلاتے پھیلاتے ایرانی لشکر کے پہلوؤں تک پہنچا۔
 یہاں پہلے دھڑ سے نکلا اور جارجیت، اترام سلسلے اور طرفین سے اپنے لشکریوں کی
 مدد کو راہ کرتے گزروے کھیلے (افغان) صحلوں کے سلسلوں میں عزم کی ہے یہاں
 کی طرح حرکت میں لایا۔ ایرانی لشکر یہ وہ مانتے دامیں ہائیں سے موت کے سکوت
 پر اور مدد کی دیر نہیں پھیلاتی ہے کل خواہشوں، رقص کرے سیالوں، موسم کے تغیر میں
 ت میں آئے والے خاکے کے چہ کن سیلاب کی طرح تند اور ہو گیا تھا۔

مصرائے پالیہ میں تھوڑی دیر تک گھسکی کی جنگ ہوئی رہی۔ اس دوران حادث بن
 حسان نے اپنے جہازوں سے ایرانی لشکر کی حالت صدوں کی تملی، ماری کی لہر، ہڑتائی
 سب میں جسم ہونے پھر گزروں جیسی داکے رکھ دی تھی۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ
 حسان نے اپنے لشکریوں کے ساتھ ایرانیوں کی اہل صلیں محل طور پر اجیز کر رکھ
 تھیں اپنی یہ حالت دیکھتے ہوئے ایرانی اپنا سار جتنی سار و سلسل اور خوراک کے آغاز
 میں میدان جنگ سے ہٹا کرے ہوئے۔ یہ حادث بن حسان کے ہاتھوں ایرانیوں کی
 جنگ تھی۔ حادث بن حسان نے اس کا تعاقب کیا اور یہ تعاقب کئی میلوں تک
 رہا۔ یہاں تک کہ حملہ آور ایرانی لشکر کی تھوڑی حادث بن حسان کے ہاتھوں قتل عام
 کی وجہ سے نہ ہونے کے برابر رہ گئی تھی۔ بہت کم ایرانی لشکر اپنی جانیں بچا کر
 اترام پالیہ سے نکل کر اپنی حدود میں داخل ہونے میں کامیاب ہوئے تھے۔ حادث بن
 حسان نے لشکر کے ساتھ چٹا اور جس جگہ جنگ ہوئی تھی وہاں ایرانیوں کے پڑاؤ میں جو
 کچھ بچے سار و سلسل سے بچا پڑا تھا قبضہ کر لیا اور اس نے اپنے لشکر کے ساتھ وہیں
 رہا۔ یہاں تک گھسٹ کا رہا۔ اپنے کے لئے کوئی اور ایرانی لشکر کو حراست کرے تو وہ اس
 نے بھی جھوٹ بخری کا سلسل غلام کر سکتا۔

ایران کے شمشادہ پور کا لشکر بڑی تیزی سے مصرائے پالیہ میں جنوب کی طرف
 قدم کر رہا تھا کہ مصر کے اندر حادث بن حسان اپنے لشکر کے ساتھ اس کی راہ روک
 ہوا ایرانی لشکر کے کھار کو جوں ہی جہ ہونے کے ملک نصیب کے پہ سار سے اس کی
 روک دی ہے تو اس نے فوراً اپنے لشکر کو حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا۔
 اپنے سار کا حکم سننے ہی ایرانی لشکر کی غرت کے آشوب میں دھشت کے عروج
 ٹکراؤ و سختوں میں وقت بہترین تھوڑا گزردہ پیش کے دعوتیں میں جبر کی سکتی آگ کی طرح
 ہر طرف سے حملہ آور ہوتے ہوئے میدان جنگ کے اندر پاس کے اچھے ٹھکانے۔ اچھے
 میں دشمن۔ قدم قدم پر دیر نہیں گزری کرتے گئے تھے۔
 دوسری طرف حادث بن حسان بھی بڑی حاضر دانی سے کام لے رہا تھا وہ ایرانیوں
 مقابلہ کرتے ہوئے بہت بہت اپنے لشکر کی اہل صلوں کو پھیلاتا رہا تھا۔ اور اہل صلوں
 کے پیچھے کے ساتھ ساتھ پھیل صلیں بھی اس کے تعاقب میں پہنچتی جا رہی تھیں۔ شاید
 سب کچھ حادث بن حسان کی پہلے سے لشکریوں کے ساتھ طے شدہ منصوبہ کے مطابق
 تھا۔ اسے آگیا اور وہ اس جگہ دینا سے کوئی کر سکتا۔

کن انداز میں دیکھنے لگی۔ کچھ حسان کے بیٹے۔ اگر تو نے شہ پور کے اس لشکر کو جو
 حملہ آور ہونے کے لئے پیش قدمی کر رہا ہے گھسٹ دے دی تو میں تیرے ساتھ وعدہ
 ہوں کہ جب تو فاتح کی حیثیت سے پالیہ شہر میں لوٹے گا تو میں شہ عروسی کے لباس
 تیرا استقبال کروں گی اور جس روز تو شہر میں داخل ہو گا اسی روز میں تم سے شادی کر
 گی۔ اور مزید سو این حسان۔ اگر تم شہ پور کے لشکر کو رہ بھگائے میں نصیب نہ ہو
 پھر میں تم سے شادی تو نہیں کروں گی لیکن تم میرے لشکر کے پہ سار اسی طرح رہو
 گے۔

ملکہ نصیب کی اس پیشکش پر حادث بن حسان بے حد خوش ہو گیا تھا۔ پھر وہ کہنے
 لگا کہ میں نہیں یقین لاتا ہوں کہ میں تیرے علاقوں کی خوب حفاظت کروں گا۔
 تاہم اب سنتے ہوئے ملکہ نصیب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی اگر یہ بات
 میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہارے کوچ کی تیاریاں کرائی ہوں میں چاہتی ہوں کہ تم تیزی سے
 سے کر شہ پور کے لشکر کا مقابلہ کرنے کے لئے روانہ ہو جاؤ۔ حادث بن حسان اپنے
 سے اٹھ کھڑا ہوا اور چپ چل ملکہ نصیب کے ساتھ ہو لیا۔ شہ سے پہلے ہی پہلے
 نصیب نے کوچ کی تیاریاں مکمل کر لیں پھر حادث بن حسان شہر سے جنوبی محاذوں کی طرف
 کر گیا تھا۔

ایران کے شمشادہ پور کا لشکر بڑی تیزی سے مصرائے پالیہ میں جنوب کی طرف
 قدم کر رہا تھا کہ مصر کے اندر حادث بن حسان اپنے لشکر کے ساتھ اس کی راہ روک
 ہوا ایرانی لشکر کے کھار کو جوں ہی جہ ہونے کے ملک نصیب کے پہ سار سے اس کی
 روک دی ہے تو اس نے فوراً اپنے لشکر کو حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا۔

اپنے سار کا حکم سننے ہی ایرانی لشکر کی غرت کے آشوب میں دھشت کے عروج
 ٹکراؤ و سختوں میں وقت بہترین تھوڑا گزردہ پیش کے دعوتیں میں جبر کی سکتی آگ کی طرح
 ہر طرف سے حملہ آور ہوتے ہوئے میدان جنگ کے اندر پاس کے اچھے ٹھکانے۔ اچھے
 میں دشمن۔ قدم قدم پر دیر نہیں گزری کرتے گئے تھے۔

دوسری طرف حادث بن حسان بھی بڑی حاضر دانی سے کام لے رہا تھا وہ ایرانیوں
 مقابلہ کرتے ہوئے بہت بہت اپنے لشکر کی اہل صلوں کو پھیلاتا رہا تھا۔ اور اہل صلوں
 کے پیچھے کے ساتھ ساتھ پھیل صلیں بھی اس کے تعاقب میں پہنچتی جا رہی تھیں۔ شاید
 سب کچھ حادث بن حسان کی پہلے سے لشکریوں کے ساتھ طے شدہ منصوبہ کے مطابق
 تھا۔ اسے آگیا اور وہ اس جگہ دینا سے کوئی کر سکتا۔

شہ پور نے ملک مختلف مواقع پر روسوں کے خلاف بہترین کامیابیوں حاصل کیں
اس کے ذمے میں اس نے اپنی سلطنت کے لئے جہاں کے کام بھی کئے۔

اس واکٹ کے ذمے میں شہ پور نے تعمیرات کی طرف بھی توجہ دی۔ وہ اپنے
میں اکثر عمارتیں آتی تھیں۔ جس سے شہروں کے شہرہ ہو جاتے تھے۔ شہ پور نے نو
مقام پر ایک محکمہ بنوایا تھا۔ جس سے خطرات کا سد باب ہو گیا۔
شہروں کا بند قیصر کے نام سے منسوب ہے۔ اس بند کے ذریعے بند ترشیاں پر پانی
کر عینوں کی آب پاشی ہوتی تھی۔ یہ بند اب بھی موجود ہے۔ اور روسی شہرہ و
امیر کی یاد دلاتا ہے اس لئے کہ یہ بند روسی شہرہ اور اس کے ساتھ گرفتار ہونے
وہاں کو کام میں لاکر تعمیر کیا گیا تھا۔

شہ پور نے متحدہ شہر بھی آباد کئے ایک شہر کا نام شہ پور رکھا جو ابواز کے
میں واقع تھا جیسے ہیں یہ شہر اس علاقے میں رہنے کے لحاظ سے سب سے بڑا اور
سڑکی کا موسم ہو یا گرمی کا یا سردی کا یہی شہر ہے اس میں آتی تھی اس علاقے میں شہ
شہ پور کے نام سے بھی ایک اور شہر بسا۔ اس شہر کا نام اصل میں انڈیا شہ پور
مطلب یہ ہے کہ یہ شہر انڈیا سے بہتر ہے۔ اس شہر کا نام وری شہ پور
شہ پور اور آخر میں جہاں شہ پور بول۔ یہ شہر شہر اور انڈیا کے مابین وسط
میں روسی امیروں کو آباد کیا گیا تھا اس کے علاوہ شہ پور نے اکثر شہر کے شہر
اور شہر بھی آباد کیا۔ جس کا نام اس نے اپنے نام پر شہ پور رکھا۔

اپنے دار حکومت کے آخری ایام میں شہ پور نے ایک بہت بڑا لشکر رتبہ
خزائن کے حکمران، ملیرگ کو حکومت دی اور اسے قتل کر دیا۔ اور جس جگہ خزانہ
حکمران کے ساتھ رکھا ہوئی تھی وہیں اس نے ایک محکمہ شہر بنایا۔ اسکی تھی۔
نام شہ پور نے نئے شہ پور یعنی پندرہ شہ پور رکھا۔ جو بعد میں کل عرصہ تک اس
مشہور رہا لیکن آئے دن اس میں اس کا نام بڑھ کر نئے شہ پور سے نیشا پور مشہور
شہر بھی نیشا پور کے نام سے منسوب ہے۔

تعمیرات کے علاوہ شہ پور نے فن نگارشی کی طرف بہترین دھیان دیا تھا۔
روم و ایرانی پر فتح حاصل کرنے کی یاد میں متحدہ مملکت پر ابھروں تصویریں بنوائیں
جس کی ایک بہت بڑی تصویر شہر حرم میں ہے جس میں شہ پور ایک گھوڑے پر
گھوڑے کا وایں پڑا ہوا ہے شہ پور کے جس کٹھن اور کھوں میں
ہوئے ہے اس کا ایسا ہاتھ کھوار کے قیسے پر ہے جو جہاں کے ساتھ تصویریں ہے

قیصر روم و ایرانی کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو اس کے آگے گئے تھے۔ ملک رہا ہے اور
شہ پور کی طرف پھیلا رکھے ہیں۔ جسے وہ اس سے روم کی التجار رہا ہو۔ اس کے
ایک شخص بدمن لباس میں بیٹھ کر کھڑا ہے مورخین کا خیال ہے کہ یہ شخص
ہو گا جو ایک بدمن جرنیل قاضی نے قیصر روم کے ساتھ دشمنی جاتے ہو۔ شہ
پور میں پتہ لے لی تھی۔ یہ تصویر ساسن عہد کے فن نگارشی کا ایک عہد
تصویر کے نیچے بھی ایک کتبہ بھی تھا قاضی اب بھی موجود ہے لیکن اس کی تحریر
میں جا سکتی۔

یہ اور تصویریں شہ پور گھوڑے پر سوار ہے اور بدمن جرنیل سڑاں اس کے
علاوہ گھوڑے کے نیچے ایک شخص پڑا ہے جسے قیصر روم و ایرانی گھنے دے کر
ہو گیا۔ خدا انہوں عزا کے فرشتے کو پڑا کر لے گئے دیکھا گیا ہے۔ اور وہ
یہ دیکھ کر انہوں سے شہ پور کو تین دے رہا ہے۔

یہ اور ابھروں تصویریں بہت سے اشخاص اپنے مور پھر دیکھیں اس میں کھڑے ہیں اس
تصویر پر کھلی دی ہے۔ دائیں طرف کی اوپر لی وہ تھا اس کے لوگ گھنوں
تے کرتے پتے ہوئے ہیں نیچے پچھلے ہیں۔ بعض کے ہاتھوں میں تاج اور بعض کے
ہاتھ میں ہیں۔

اس طرف کی تصویریں کچھ لوگ بدمن لباس میں بیٹھیں ہیں ان میں سے
لوگ اور گھوڑا کھڑکی کے لئے رہا ہے۔ اس سے آگے لال روم کا مذہبی پیشوا
اس کے سر پر امیرانہ کی عیسیٰ الہیہ پرواز کر رہی ہے۔ یہ مملکت سلطنت کا پوٹھ کی
جہ رہا تھا ساسنہ پوٹھ گھوڑے پر سوار ہے جس کی خدمت میں مخالف ہزار لوگ
ہے ہیں۔ دائیں طرف کی چلی تصویریں پوٹھ نورجہ میں سوار دیکھا گیا ہے اسے
سے بھیج رہے ہیں۔ بائیں طرف کی چار تصویروں میں ساسنہ سوار دیکھائے گئے ہیں۔ یہ
ہاں ہے ہوئے ہیں سب کی لوہوں پر۔ گوں ہیں۔ یہ تصویریں ساسنہ عہد کی
میں تصویروں میں شمار کی جاتی ہے۔

یہاں شہ پور ساسنہ خانوں کا ایک چھوڑ پوٹھ ہوا۔ مورخین کہتے ہیں کہ یہ مملکت
یر۔ جہاں اور مستقل عزاز پوٹھ تھا۔ اسی مملکت کی بدولت وہ لوگوں میں بہت
ہا۔ چنانچہ جب وہ فوت ہوا تو ایرانی کے گوشے گوشے میں اس کا نام پائیے۔

یہ پور کی خارجہ سیاست ایرانی کو باہر نکلنے نہ پڑی تھی۔ کیونکہ وہ سیاسی تدبیر کے
دولت سے کام لیتا تھا۔ جہاں اس میں بہت سی خصوصیات تھیں وہاں اس میں

اگر وہ شخص جو سب سے اعلیٰ قسم کی دیکھنے کے اہلکے چرت و اعطا کہہ ایک
نہ خدائے اس کہہ کر پکار جاتا ہے۔ اس صورت کے اندر بڑے بڑے پھولوں کی
اس سے حسن و بھیر کر حیرت ہوتی ہے۔ یہ صورت اربوں کے شہسہ شاہ پور سے اس
وہ اس سے اعطا کہہ شروع یا تھا اس عمارت میں ہے شمار کھڑیاں ہیں۔ رات
بے چاند لکھا ہے تو اس کی لڑکی ایک عذری سے اندر آتی ہیں اس طرف جو
وہ بہت خوش ہوا، جا رہے ساتھ ہی ساتھ عذری بھی ہنسنے لگی جاتی ہیں۔

علاقہ شہر میں دوسری بڑی گمارت پورٹریس ٹاؤن کا ہے۔ اسے منسلک کی علاقہ کہہ کر
 ۱۔ اسے یہ علاقہ اصطلاحاً شہر کا باہر پارک یا قلع ہے اس سے قریب ہی
 ۲۔ ایک گاؤں کا ہے اگرچہ اسے محلہ کہتے ہیں۔ یہ گمارت جواہر نگر نامی ہے اس کا
 ۳۔ نام ہے یہاں کے قصبے میں تھا اور اس میں پارک کے جس پر قریب ہی مریم کے نام
 ۴۔ پر ایک مسجد ہے۔ تو دوسرے قسم کی گمارت ہے تو اپنی تعمیر کی خوبی اور جگہ کی کھلی
 ۵۔ حالت میں شہر کی جاتی ہے۔

۱۔ شہنشاہی طاقت وسیع شہر ہے۔ اس کی اندرونی اور بیرونی دو نصیبیں ہیں۔
 ۲۔ ساتھ ہی میں میں چار ہزار چالیس قوت و ثروت پر وسیع رہتے ہیں۔
 ۳۔ اپنا سلسلہ قائم جاری رکھتے ہوئے اعلاکہ سے متعلق کیرش کو مزید معلومات
 چاہتا تھا کہ چاکا دو بولتے بولتے خاموش ہو گیا اس لئے کہ ایذا سے اس کی
 اس دنیا نقد کیرش بھی سمجھ گئی تھی کہ یونگ کی گردن پر ایذا سے کس دنیا ہے
 اس یونگ کی گردن کے قریب لے گئی تاکہ ایذا اگر کوئی نہ پہنچا دے تو وہ بھی

وہ نہ گراں، بلکہ بس اپنے کے بعد بیواہلی اور جسے گلی دیکھ بچاؤ میرے
رہتے ہو کہ میرا کے گھنڈرات میں ہاں آگیا ہم سے بچ کر بھاگ گیا تھا۔ نتیجہ
سے بھاگ کر وہ بہت کی سر زمین کی طرف گیا۔ وہاں ایک کو ہتلی مٹنے کو
کہا کہ بتا دیا ہے وہاں اس۔ حیرت انگیز اور مافوق الہیت ناموں کا مظاہرہ کیا
کہ اس کے گرد و ہوا ہو گئے ہیں۔ اب وہ بڑے میں ایک بار ایک کو سہانی مٹنے

ت جڑے اڑدھے کی صورت میں نمودار ہوتا ہے اور لوگ دور دور سے اسے
 دیکھتے ہیں۔ جب وہ پکار کی بند پونی پر نمودار ہوتا ہے تو بچے، لڑکی اور سب
 جمع ہونے والے لوگ اس کے سامنے جھک کر رہ جاتے ہیں۔

خامیاں بھی تھیں اور وہ یہ کہ وہ نے حد معذور تھا۔ اس کی وجہ سے انہیں ہر
اعانت پر الہی ایوان سے سہاں حد کا ریشہ بننے لگی۔ یہاں سے
محنت کی مرست میں یہ کہ اس کی فوجات تھیں کہ وہ تاج سے تھیں
مدافقوں کو اس نے فتح کیا وہیں اپنی خدمت قائم۔ لی ہر حال۔ سہاں حد کی
حق کی اسے اور شیر کے بعد شلو پود جیسا حکمران۔ اس سے سہاں شہت کی
مستقیم۔



یونان اور یروش اطلاق کے لئے ہے۔ یہ ہے کہ اس میں یونان ہے۔
 یونان کے لئے یروش کی طرف دیکھتے ہیں۔ یہ ہے کہ اس میں یونان ہے۔
 یہ ہے کہ اس میں یونان ہے۔ یہ ہے کہ اس میں یونان ہے۔
 یہ ہے کہ اس میں یونان ہے۔ یہ ہے کہ اس میں یونان ہے۔
 یہ ہے کہ اس میں یونان ہے۔ یہ ہے کہ اس میں یونان ہے۔
 یہ ہے کہ اس میں یونان ہے۔ یہ ہے کہ اس میں یونان ہے۔
 یہ ہے کہ اس میں یونان ہے۔ یہ ہے کہ اس میں یونان ہے۔

[illegible]

یونان کی طرف دیکھتے ہوئے سے لگی۔ آپ یا وہی قائلے ہیں۔ جواب :
ساتھ ہے۔ میں آگاہ۔
یہی سرش تھک اظہارہ ثم اقصیت تو یہ ارمش ثم اسب سے
سے ان کی نصیب پڑتی ہے۔ نو عمر اور ان سے ضلالت میں چلے آئے۔
ان کے اظہار سے دلت ہے۔ انھیں سے اور بھی محبت اور بہت بدلی
اہل درم شمس کی طرح گاہوں سے اظہارہ کے ایک شخص کا ہے

— کہ اصطلاح کی تعمیل کا عہد ایکہ دنیا کی منزل کے برابر ہے۔ یہاں نہ م
نہ دنیا کا۔ میں جسے دیکھتا ہوں وہ یہ ہے۔

میں آپ مجھے انطاکہ شہر ہی تھا چلا دیں۔ اس پر یوسف ہو اور کسے لگا چھاپے
میں صاف کہتے ہیں اس کے حد انطاکہ شہر کی طرف جاتے ہیں۔ یوسف کا جواب
میں دوش ہو گئی تھی وہ بھی یہاں کی طرف غلب کی طرف آئی تھی وہ دھور دانی
میں اپنے کمرے سے نکل کر کھانا کھانے کے لئے بھیر غلب کی طرف جا رہے



میں کے ششہ شہر پار کے لشکر کو شکست اپنے کے بعد غلبہ رعب کے سپہ سالار
میں سے چند یوم تک صحرا میں رہے اور ان کے انتقاد کے ساتھ قیام کے رکھا
میں کی طرف سے کوئی اور لشکر اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لئے روانہ کیا جائے تو
میں بھی پتہ لگے۔

میں نے قیام کے بعد ہی حادثہ میں صلیب و صلیب خیر ہوئی کہ شہر پر یوسف ہو
اب یانوں کا انتقام یہی کاوئی ارادہ نہیں تو وہ آپ لشکر کے ساتھ صحرا
میں وچ کر کے غلبہ رعب نے مرکزی شہر نہ م کی طرف بڑھا تھا۔

میں کے ساتھ حادثہ میں صلیب ایک قافلہ کی حیثیت سے بدھ شہر میں داخل ہوا
میں کے مطابق یوسف کی غلبہ رعب نے شہر غریب میں میں حادثہ میں صلیب
میں صلیب آیا کہ اپنے اہل کے مطابق غلبہ رعب نے حادثہ میں صلیب سے اسی
میں رہی تھی۔



پار کے قتل ہونے کے بعد اس کا بیٹا جرجس صلیب اس کا شہر بنا۔ یہ جرجس شہر
اور حکومت میں خراسان کا حاکم مقرر کیا گیا تھا۔

میں سے بدل اور انصاف میں رہے اور شہر پار کی تھیلہ کی طرف آپ صلیب
میں میں شہروں کی تھیلہ پر توجہ دی اور کئی ایک شہر بنا۔ میں
میں ابوازا۔ اور لوم جرجس کے شہر بنائے مشہور لوم قتل ذکر ہیں۔

میں نے اپنی مملکت میں کہ وہ مملکت کی طرف اچھا رہے۔ اس
میں مملکت میں کر پنا تھا۔ غر کے مقام میں اس کا انتقال ہوا۔

جرجس کے قتل کے سب سے مشہور واقعہ صلیب کا قتل اور اس کی عزت اور توقیر ہے۔ میں وہ

میں جگہ وہ نمودار ہوتا ہے بقیہ کے بقیہ میں جگہ اس جگہ نمودار ہوتا ہے
طرح طرح کی سرخس اور عمدہ چیزیں تیار کرتے اس آواہ کی خدمت کرتے ہیں
ناگ ہونا کی شکل و صورت اختیار کرتے ہیں۔ لوگ اس آواہ میں ناگ ہونا سے
ساز ہیں کہ کو سہلی جھٹکے کے اطراف میں انہوں نے ناگ ہونا کے نئی مدد
ہیں صلیب جھٹکے سے تراش کر ایسے ہی ہونا جھٹکے کے ہیں جس طرح کو سہلی
آواہ کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ اس طرح نیا شہر سے نکل کر اس
جنت کی سر زمینوں میں کو سہلی جھٹکے کے اندر شرب کا کام شروع کر دیا ہے
یوسف ہوا اور پوچھتے لگے۔

سنو ایفہ کیا تم چاہتی ہو کہ ہم دونوں آواہ کے اطراف جنت میں آتے
ہیں سے کوچ کریں۔ اس پر آواہ بولی اور کہے لگی ہیں ابھی نہیں۔ چہ روز
سلاطین روز آواہ کی صورت میں جنت کے کو سہلی جھٹکے کی چوں ہے۔
میں روز اس نے ایسا ناگ میں تھیں وہی آواہ سے پہلے اطلاع کر دی۔
دونوں اس جگہ نمودار ہونا جہاں وہ آواہ کی صورت میں لوگوں کے سامنے آتے
جگہ وہ نمودار ہوتا ہے قمری قوتوں کا استقبال کرتے ہیں اس جگہ کا قصہ کہ
راستے پر آواہ کی صورت میں رہتے ہوئے آواہ میں رہتے ہیں۔ چنانچہ اس راستے
نمودار پر عمل کرتے اس علاقے کو اپنے قصہ میں لیتے۔ ہم ساتھ کھلی تھیں
آواہ کی صورت میں آواہ میں داخل ہو رہے ہیں سہلی جھٹکے کے لوہے کے
نمودار ہو۔ اور جب وہ لوگوں کے سامنے آتے تو تم لورا۔ قصہ کہتے ہو۔ وہ را
کر دینا جس راستے سے وہ کو سہلی جھٹکے کے آواہ نمودار ہو کہ اس طرح کو سہلی
آواہ کی شکل میں ہونے تمہارے قصہ سے وہ باہر میں نکل گئے جگہ اس کے بعد آواہ
کر آواہ کی یہ رگت بناتے ہیں۔ دیکھو یوسف میں جاتی ہوں تم اور یوسف
بطیار خانے میں صلیب جھٹکے جا رہے تھے میں چہ وہی بعد تمہارے پاس آواہ کی
اپنی تیاری کیے رعبہ جھٹکے میں تھیں ساتھ لے کر جنت کے کو سہلی جھٹکے کی
کی اور جھٹکے میں لے کر آواہ کی صورت اختیار کر کے وہاں آواہ کی
بہ شش رہیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ایفہ کا ساکس اپنی جاتی عیدہ ہو گئی تھی
جانے کے بعد کیمیش بولی اور کہنے لگی۔

سنو یوسف میں تو سمجھ رہی تھی کہ ایفہ میں قوراہ کی صلیب ہوا۔
اس سے آواہ میں چوں کی مملکت میں ہے میری آپ سے گزارش ہے۔

مجلس تھا جس سے اہل حق کے مذہب کی بنیاد اٹھ کر اہل حق نے اس مجلس کو
نے کی دعوت دی جب وہ اہل حق تیار ہوئے اسے اپنے محل میں لے آیا۔ اور اہل حق
سے ہوا۔ لیکن یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ ہرگز اس کا مذہب اہل حق کی یا
بعض امور میں اہل حق ہے کہ ہرگز اس کا مذہب اہل حق کی یا نہ ہے اسے
اپنے محل میں قیام کرنے کا شرط تھا۔



اہل حق کی ہدایت کے لئے مقرر ہوئے۔ درشت اہل حق کی ہدایت کے لئے
مجلس میں سے اہل مغرب کو رہا ہدایت دکھائی اور کہا کہ مجھے جو میرا کر رہا ہے
اہل حق کی ہدایت کے لئے کیا ہوں۔

حقیق اس نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اس کے اہل حق میں سے
کے ساتھ اس نے تعلق برقرار رکھا اور درشت نے اعتراض سے ایک یا
بہر اس کے ہم کی مناصب سے اہل حق کی ہدایت کی۔

اہل حق نے شہ پور کی تخت شہی کے ساتھ پر کیا۔ عرب امور میں لکھتے ہیں
شروع شروع میں اہل حق کے عقائد سے متاثر ہو گیا۔ اس میں حد وہ اپنے فہمی
ن طرف دیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شہ پور اس سے مذہب کی وجہ
س کی وجہ اہل حق کی طرف سے اپنی حق کا بھی حقدور اور اہل حق ایران
کے جو عربی عقائد کی طرف چلا گیا۔

اہل حق کی اہل حق سے متاثر ہوا۔ یہاں سے تبت اور چین کا رخ کیا وہیں سے نکل کر
وہیں پہنچے۔ قید کیا جلاں وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا رہا۔ تنگ میں
اس کے یہاں کو قیوں یا ب بھی تبت میں سے لوگ ہیں جو ہدایت
میں شہ پور جتنا عرصہ سکھان رہا اہل حق میں داخل نہ ہو۔

مذہب پیش کیا کہ جو ہر دو ہیں اور وہی اور وہی کے لئے
اس سے اب اس میں کوئی حلی ہے وہ یہ کہ اس میں اپنے اسباب میں
اس میں داخل ہوتے ہیں اور ہم اسکی حقیقت بھی روشنی تک پہنچتے ہیں۔

حاجب کہ جب سارے لوگ اس دنیا سے بچا چھوڑ کر اس روشنی تک پہنچ
تے ہوں گے۔ زمینوں اور تہوں کو قہار رہا ہے اپنی گرفت کو اسیکا کر
دیا۔ یہاں تک کہ اس کی خدایک شہد نمودار ہو گا اور یہ روشنی تاریکی و
بہا کے لئے اور روشنی کی کرنیں ہمارے ہاں کی طرف لوچ کر جائیں گے اور
انہی سے جائیں گی۔

وہاں کی درشت و تعلیم میں بھی پالی حاتی ہے اور اہل حق کی تعلیم میں بھی نیکی

مجلس تھا جس سے اہل حق کے مذہب کی بنیاد اٹھ کر اہل حق نے اس مجلس کو
نے کی دعوت دی جب وہ اہل حق تیار ہوئے اسے اپنے محل میں لے آیا۔ اور اہل حق
سے ہوا۔ لیکن یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ ہرگز اس کا مذہب اہل حق کی یا
بعض امور میں اہل حق ہے کہ ہرگز اس کا مذہب اہل حق کی یا نہ ہے اسے
اپنے محل میں قیام کرنے کا شرط تھا۔

ہرگز کے فوت ہونے کے بعد اس کا محل سرزمین اول کے ہم سے تخت نشین
کے اور میں چند برس کے بعد اہل حق نمودار ہوئے۔ پہلے حدیثی اور اہل حق میں
تھا۔

اہل حق کے باب ۱۰۰۰۔ مباحثہ خور و عورت۔ اہل حق نے اہل حق میں
ہجرت کر کے وہاں میں چلا گیا۔ اہل حق کے عقائد کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔
ایک شہادی تھی۔ اہل حق ۱۰۰۰۔ مباحثہ خور و عورت۔ اہل حق نے اہل حق میں
کی پیدائش سے پہلے وہاں سے کہ ان کا والدہ کوہ میں ایک درخت کے تلے
اسے اہل حق کے منصب کی بشارت دی۔

شہ پور کے محل میں اہل حق نے ہجرت کر کے حاصل کی۔ اس سے درشت کی طرف
یا وہاں سے پیش کیا۔ صدیوں تک۔ صرف شرق میں بلکہ مغرب میں بھی نہ
متاثر کیا۔

اہل کا باب میں اس کے فرق بعد سے تصدیق رہا تھا۔ عرفان کے عقیدہ
قابل ہیں۔ اس سے اس کے اہل کو بھی نئی عقائد کی تعلیم دی۔ اس عقائد کی
گوشت کھانا اور شراب پینا مسنون تھا اس کے چپ سے اس کے اہل چیزوں سے اہل حق
رہا۔

اہل شرع اور اہل حق سے نہیں رہا۔ اہل حق اور اہل حق کے عقائد
یہاں مختلف مذاہب سے لوگ آتے جاتے تھے اور ایک دوسرے کے عقائد سے
رہتے تھے۔

اہل حق نے ہوش سنبھالا تو اسے مختلف مذاہب کے حقیق شوق ہو رہا
درشتوں کے مذاہب اس نے بہترین انداز میں غامبی مطالعہ کیا پھر اس سے
کے فرق بعد کے عقائد کو توبہ روپے۔

تک ن تعلیم اور مل کی تعلیم میں بڑا فرق ہے درشت کی تعلیم کے لحاظ سے اور مخلوق شر دووں روح اور مادہ دونوں پر مشتمل ہیں مخلوق تیرے ساتھ دینے والے میں معیار حاکم کا تہ پودے اور درست عقیدہ دینے والے بھی مخلوق تیرے ساتھ اس کے علاوہ یہ سارے عناصر مخلوق تیرے کی طرف سے مخلوق شر سے لڑتے ہیں ضرور دس سال چاروں طرف لوہے کا گڑھ ہے۔

درشت مذہب کی روح اس کی تھیں لڑتے ہیں کہ نسل بھلا دیا کو تہ محنت کرنے سے نہیں اٹھا اور ملا۔ خانہ نشینی اس مذہب کی رو سے محنت مباح ہے طرف مل کے نزدیک ہے دنیاوی ہے اور دینی کا نتیجہ ہے جس سے بچنے کی ہر کوشش کرنا چاہئے اس لئے اس کی کسی چیز سے دل لگانا اور ایسا عمل کرنا جس سے اس کے دیر تک برقرار رہنے میں مدد ملے۔ انی ہے ایا کو ترک کرنا یا اسے طاعت کرنا اصل خیال ہے۔

مل کے نزدیک رگ، گزیرہ اور صاحب عزت رگ وہ میں بد شر اور انہی نہ کریں گوشت نہ کھا میں شہی۔ کریں بکریاں سے بک تھک کر اور بکری کے گوشت نشینی نہ دیکھی۔

ملی کا پیش کرنا مذہب شروع شروع میں لالہ اس نے قبول کیا واپس مذہب کا مرکز پھر غلطیوں سے اور نکل گئی عرب میں بھی یہ مذہب بچا اور اسے قبول کیا بعد میں یہ بحرین اور الامم مصر تک بھی پہنچا۔

مصر کے بعد اہل طرابلس اور قطیف سے بھی اس مذہب کو قبول کیا۔ چنانچہ تک بھی یہ مذہب پانچ مل کی مذہبی تائیں اعلیٰ رہیں میں۔ ان میں اسکی مذہب کا قرآن میں بھی چرچا ہوا۔

اس مذہب کی اشاعت کے ساتھ ساتھ اس کے دشمن بدھتے گئے۔ یونانی سے عت بعد تھے یہودی بھی یوں کو برا سمجھتے تھے چنانچہ انہوں نے مذہب بھی انہیں آفریں پرست مذہب کو مذمت خیال کرتے ہیں اور ان سے مذہب انہوں نے کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔

مل سے اپنے مذہبی معارف و پانچ مکتوب میں تقسیم کیا پسلا ملکہ فرما اہلیوں کا تھا اور اس طبقہ اہل علم یعنی مذہبی دانشوروں کا تھا تیرا طبقہ مشیخ و قریہ پرگزہ مل یعنی پرگزہ لوگوں کا تھا اور پانچویں طبقہ لکھنک یعنی عام لوگوں کا تھا۔ مل نے اپنی بیرونیوں کے لئے ضروری قرار دیا کہ دنیا میں چار یا سات

تہی نہ کریں لوٹ مار لالچ قتل۔ دھوکہ چوری۔ فریب۔ جھوٹا یا مکر فریب۔ کریں کے ناموں میں سردمی اختیار کریں۔ ان کے ساتھ ہی انہیں بھی تھے کہ خدا۔ بدشت کا بدشت ہے اس کی بدشتی اس کی قدرت اس کی اللہ پر ایمان رکھیں۔ اس ملت دن عاقہ سے رہنا چاہئے یہی تھنکو بدست حیالات اور برے اعمال سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔

مذہبی تعلیم کے لئے سات کتابیں تصنیف کیں۔ جن میں سے چھ سریانی اور ایک پہلی وہی میں ہے۔ انی سریانی کتاب اس کا نام ملہ پر خان تھا جو پہلی میں سریانی میں سے اس کے شہنشاہ شہ پر کے ہاتھ سے منسوب کی گئی۔

کتابیں ایک مخصوص رسم اللہ میں تھیں جو طوطہ اس کا ایک کراہ تھا۔ اور خطا۔ اللہ کا۔ اللہ مل کی نصیحت تصدیق سے مرعیں ہوتی تھیں۔ اس کی یہ رسم مشہور ہوئی۔ اس کی تصویروں کی ایک کتاب ارشنگ مل کے نام سے ہے۔ اس کتاب کی تصنیف کا مقصد یہ تھا کہ روشنی اور ایک کو انواع و اقسام کی سے روپے و طرح یہ جائے تاکہ یہ ہم دیکھی ملٹی اور بی کا فرق سمجھ سب کو وہ فرق سعادت سمجھا تھا اور اپنی بیسری۔ ثبات کے طور پر پیش کرنا۔

اس قیام کے دوران مل کو جب شہ پور کے قوت ہوئے کی سریانی تو وہ اپنے راجہ راجاں سے۔ وہ شہنشاہ ہرزیل خدمت میں پیش ہوا۔ اور اپنے عقائد پیش کئے۔ کہ ہرگز ان کے عقائد بڑے پند آجندہ در ہر مل کے حیالات سے اس کے مذہب یہ کہ اس نے مذہب کو قبول کیا بلکہ ملی اس نے اپنے عمل میں اور ارشنگ۔ مل ہر مذہب جدیدی قوت ہوئے۔ اس کی قہد اس کا پہلی ہرام۔ ملی سے دیکھا کہ ہرام ابھی تو عمر اور ناتجربہ تھا۔ لہذا اس نے خیال کیا کہ اسے ہرزیل طرف سے اپنے عقائد اپنا مذہب پیش کرے تو ایسا کر کے وہ ہرام کا رکن تھا۔ قہد ملی شہنشاہ ہرام کی خدمت میں حاضر ہو۔ اور اس کے سامنے پیش ہوئے۔

درشت مذہب کا جو کار تھا اور اپنے دین کے معاملے میں بڑا کڑا مذہب ملی سے مل میں حاضر ہوا اور اپنے عقائد پیش کئے تو ہرام نے ملی کو بڑے غور سے سمجھنے کے لئے مذہب سے بڑے علماء کو طلب کیا۔ درشت کے اس میں علماء کو معذرت کر کے دیا۔ ہرام نے سارے معجزوں کو غم دیا کہ اس کے دربار میں جمع ہوں اور ملی

کے ساتھ ملاکرہ رہیں۔ — بڑا — مسجد اسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
شروع ہوا۔

نور تشبہ کے سادے معبودوں نے انہیں میں علاج منظور کرتے تھے۔
سلطنت میں جو سب سے بڑا سدا تھا اسے پناہ دینا مقرر عادات ہیں۔
کرنے کی اجازت اسے لکھا۔ سب متاعہ شروع ہوا۔ اس میں سب سے بڑا
نور کریم سے موال کیل۔

فلکوں کے معلق تھوڑا سا تھوڑا سا
ملی سے جواب دے فلکوں کی انہی سے فلکوں کی پیدائش سے حساب دے
میں سے اختیار ہے۔ یہ ہے کہ ہم در ان کی عام سے حد سے
کس حد میں نہ تو یہ حد کی حد کی ہوا میں ہوگی

()

معدہ سے دو سو سال پہلے۔
تبدیلی کے لئے یہ آگیا کہ یہ
ملنے سے وہ سب میں یہ تکیہ دیا کہ وہ لی فیر میں ہے
معدہ سے تیس سو سال پہلے۔
یہ وہی وقت ہے کہ تکیہ دیا کہ یہ تکیہ دیا کہ یہ
ملنے سے تکیہ دیا کہ یہ تکیہ دیا کہ یہ
اس کے بعد یہ تکیہ دیا کہ یہ تکیہ دیا کہ یہ
تکیہ دیا کہ یہ تکیہ دیا کہ یہ تکیہ دیا کہ یہ

[illegible]

شہ پر حق طعن نہ ہو۔ اور اعلیٰ جہ شریعہ کی تائید ہو۔

اس طرح کہ ایشیا کے ارمائی نام کے کچھ اور وحشی قبائل نے یورپ کا رخ کیا۔
 جرمنی میں داخل ہوئے اور چاروں طرف ٹک اور ٹوک کا ٹھیل انہوں نے
 اس اپنے آپ کو دیر بڑا شجاع اور ہنرمند سمجھتے تھے۔ لیکن اس ارمائی نام کے ایشیائی
 نے جب جرمنوں کو روئے کر رکھا۔ جرمنی کے پھل بچ ہوتے ہوئے اس لوگوں نے
 اس کو عبور کیا اور آئندہ ہی اور طوفان کی طرت یہ جنوب مشرق کی طرف پیش قدمی
 فرامیں میں داخل ہوئے۔

ہر جرمن تک انہوں نے فرانس میں آگ اور ٹوک۔ چابی اور بڑی کا ٹوک ٹھیل
 فرامیں نے کوستان انہیں کی برف پوش چٹانوں کو عبور کیا۔ اور شمالی اٹلی میں داخل
 ہوئے۔ ان کی راہ روکنے کے لئے پہاڑ بعد دیکرے کئی لشکر روانہ کئے لیکن
 ان وحشی قبائل نے ہر دوسرے لشکر کو بدترین شکست دی شمالی اٹلی میں دور
 پھیل گئے اور ہر طرف انہوں نے لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے
 بعد اٹلی کا بھی کوئی دانی۔ وارث۔ ۲۰ ہو۔

مصر میں حال دیکھتے ہوئے یا قیصر روم کیلے نوس بڑا فخر مند ہوا۔ اسے خدشہ لاحق
 ہوا کہ اب اگر ارمائی قبائل اسی طرح پیش قدمی کرتے رہتے تو پورے اٹلی کو روئے کر
 ایک روز وہ روموں کی سلطنت کا حاکم کر دیں گے۔ اس خدشہ کے تحت کیلے
 روموں کی پوری قوت کو جمع کیا ایک ایسا لشکر اس سے تیار کیا جو اس سے پہلے
 نہ ہوا تھا۔ پھر اس لشکر کی قیادت وہ خود کرنا ہوا انہوں کی راہ روکنے کے لئے
 اس وقت تک ارمائی فرانس اور اٹلی سے روٹ مار کر کے بہت کچھ حاصل کر
 لیا تھا۔ لہذا وہ مزید پیش قدمی کرنے کے بجائے، اسی کے متعلق سوچ رہے تھے کہ
 ارمائی کیلے نوس اپنے لشکر کے ساتھ ان کے سر پر پہنچ گیا۔

اٹلی کے شمالی شرمیلاں کے باہر کھلے میدانوں میں روموں اور ارمائی قبائل کے
 درمیان جنگ ہوئی یہ جنگ کئی روز تک چاروں دیں یہاں تک کہ ارمائی قبائل اپنا
 ہار سمجھتے ہوئے اس طرف سے آئے تھے اور وہ ہار ہار ہو گئے تھے

روم کے ہاتھوں ہونے جرمنی کو سخت نقصان پہنچا تھا۔ روموں نے اس کی
 اپنی خدمت۔ یہ تھا لہذا جرمنی میں روموں کے خلاف کیے بعد دیگرے پانچ
 حملے لیکن قیصر روم کیلے نوس کی خوش قسمتی کہ پانچوں بار بخیر سے اس حادثوں کو
 بچا۔

قبائل کے واپس جانے کے بعد اور جرمنی بھارتوں کو لبر کرنے کے ساتھ ہی

کا تھ اور ہتھیں قبائل کی تھی اور بھارت کی خبریں جب اٹلی پہنچیں تو روموں
 شہنشاہ اسوس ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا وہ درمیانے زمینوں
 کر کے اس سے وحشی کا تھ اور ہتھیں قبائل کا مقابلہ کیا لیکن بدترین شکست کھان۔
 اس شکست کے بعد رومن شہنشاہ اسوس نے ایک اور لشکر تیار کیا اور وحشی

اور کا تھ قبائل کے مقابلے پر تو اور موہودہ بلکاریہ کے وسیع میدانوں میں اسکی فر
 اور روموں کے شہنشاہ اسوس کے درمیان ہونا تک جنگ ہوئی جس میں روموں کو
 ہوئی۔ اس فتح مندی کے بعد کا تھ اور ہتھیں قبائل نے اپنی تیزی سے یورپ کی
 پیش قدمی کی۔ روموں کا شہنشاہ ایک بار اپنی قوتوں کو جمع کر کے وحشی ہتھیں
 کے مقابلے پر آیا۔ لیکن پھر اسے بدترین شکست ہوئی اور یہ اپنی جان بچا رہا۔
 ہوا۔ اب ایشیا سے تعلق رکھنے والے کا تھ اور ہتھیں قبائل نے روموں کی سلطنت

تباہی اور بڑی پیمانی تھی۔ انہوں نے ستیوں کی بقیات شہر کے شہ بوت کر شہر
 شروع کر دی تھی۔ یہ سب کچھ روموں کے شہنشاہ اسوس کے لئے ناقابل برداشت
 ایک بار پھر اس نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور کا تھ اور ہتھیں قبائل کے مقابلے
 کیا۔ لیکن اس کی بد قسمتی کہ اس وحشی ایشیائی قبائل نے پھر روموں کو بدترین شکست
 دی۔ جنگ میں روموں کا شہنشاہ بھی اپنے بیٹے کے ساتھ مارا گیا۔ اسوس کی موت کے
 بدترین روموں کا شہنشاہ بنا۔ روموں کے تخت ٹھین ہوئے۔ تک و تیس کی وضع
 کہ شمال کی طرف سے حملہ آور ہونے والے کا تھ اور ہتھیں قبائل نے دور دراز
 رومن سلطنت میں حملہ آور ہو کے۔ شہر مال و دولت جمع کر لیا تھا۔ اب یہ وہ دور
 اس کے لئے پیش قدمی کرنے میں حرام ہوا تھا۔ لہذا جنوب کی طرف اور اٹلی کی
 مزید پیش قدمی کرنے کے بجائے انہوں نے جو کچھ مال ہوا تھا وہ اسے سمیٹ کر وہاں
 گئے۔ اس طرح کا تھ اور ہتھیں قبائل کے آپ سے آپ ہی لوٹ جانے سے
 سلطنت کے سر پر خطرہ نہ ہوا ایک بہت بڑا خطرہ ٹھیک گیا تھا۔

رومن شہنشاہ رومین شاہ پور کے ہاتھوں شکست اور پھر گرفتار ہونے کے بعد
 دیا گیا نوس رومن سلطنت کا شہنشاہ بنا۔ گوئے رومن شہنشاہ کیلے نوس نے قوت
 ہونے تک ایشیا کے وحشی کا تھ اور ہتھیں قبائل رومن سلطنت کے وسیع حصہ
 روئے اور بوٹ مار کا بازار گرم کرنے کے بعد واپس جا چکے تھے۔ لیکن کیلے نوس
 تحت شکنجے ہونے کے بعد اس کے لئے ایک نئی مصیبت اٹھ کھڑی ہوئی۔

تو کہا۔ پرغیراد خورد و روازی کے پاس ہی کھڑا رہا جبکہ اسے والد حاسوس نے ٹھکے اور حادث کے سامنے تن کھڑا ہوا تھا۔ یہ حادث نے اسے غماہ

اس غاروں کی بڑائی کا سن کر ملک رسب کا چہرہ لڑکھڑکھ گیا تھا۔ اس نے جس بھی پرستہ تاسف اور انداز میں ملک کی طرف دیکھے یا رہا تھا۔ پھر والے چاسوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا اب غریب۔ مصرعوں نے اگر غاروں کو بوٹ کر کاررواں سے افراد داخل کیا ہے تو وہ اس سزا سے بچ سکے۔ حادثہ ہوا تھا کہ یہ ختم من کر وہ خبر دیاں سے چلا گیا تھا۔ بعد میں ملک کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا کہ ملک خود بول پڑی۔ اور حادثہ ہو۔ وہ نہیں کر کے کہنے لگی۔

۱۰۰۰

اس غاروں کی بڑائی کا سن کر ملک رسب کا چہرہ لڑکھڑکھ گیا تھا۔ اس نے جس بھی پر سے تاسف اور اذ میں ملک کی طرف دیکھے یا رہا تھا۔ پھر والے چاسوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا اب تم جاؤ۔ مصرعوں نے اگر غاروں کو بوٹ کر کاررواں سے افراد داخل کیا ہے تو وہ اس سزا سے بچ سکتے۔ حادثہ ہوا تھا کہ یہ ختم من کر وہ خبر دیاں سے چلا گیا تھا۔ بعد میں ملک کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا کہ ملک خود بول پڑی۔ اور حادثہ یہ ہو کہ پہلے اسے کہنے لگی۔

یہ جانے میں کیا میں ہے ہمیں کیا اقدام لینا چاہئے۔ مصریوں کے ہمارے
موجودہ وجود کا قتل نام نہ نہ صرف ہماری توہین کی ہے بلکہ مالی طور پر
بڑی نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس کی مصریوں کو ہر حال میں مٹانی چاہئے۔ اس
دن حراپہ دیتے ہوئے بولا اور کہنے لگا۔

مصریٰ حملہ آوروں سے پہلے درساویہ کا ایک ہی طریقہ سمجھ میں تھا۔
میں اپنے لشکر کا ایک حصہ لے کر یہاں سے گھراسہ جینا کی طرف روانہ
ہوا۔ آخر کار وہاں کی صورت میں میرا یہاں جب مصریوں کا اطلاع ہو گیا کہ
میں ان حملہ سے بچتا ہوں، انہوں نے مصر کی طرف جانے سے توجہ مبذول دینا چھوڑ
کر اپنے درپیشہ کارروائی کی طرف میں کا قتل عام کرنے کی کوشش
کی۔ یہاں تک کہ میں اپنے ساتھیوں سے ساتھ ساتھ ان حملہ آوروں کا

لوہ کو کسی قدر اطمینان حاصل ہوا یہ تھا کہ اس کے لئے مزید مصیبتیں اٹھ نہ سکتی ہوں گی۔
ایشیا کے وحشی قبائل اور یمن کے قبائل جو اس سے پہلے جرمنی اور اٹلی کے وسیع حصوں پر
کوٹ کر رہ رہے تھے، وہ اب دولت جمع کر کے واپس چلے گئے تھے۔ اسی قبائل کے واپس
جانے کے بعد انہوں نے پیدار کرنا شروع کر دی۔ یہ دونوں وحشی قبائل ایشیا کے اہم
سوار ہوتے اور دونوں کی سلطنت کے میں وسیع حصوں میں اسوں نے قبضہ کر لیا اور وہ
نہیں لینا شروع کر دیا۔ یہ دونوں قبائل اس نے ان کی رہائش کے لئے اپنے
دیکر نئی لڑائی کے لئے ایک نئی راہ دکھائی۔ اس نے ان کی رہائش کے لئے یہ وحشی
قبائل اسی کی طرح دونوں کی سلطنت میں پوری طرح پھیل چکے تھے۔ دونوں
کے ساتھ ان وحشی قبائل کے ہمسایہ تھے۔ جس میں انہوں نے رہائش کر لی۔
تھیں۔ ان کے ساتھ رہنے والے اس قبائل کے رہائشی تھے جو ان کے ساتھ رہتے تھے۔
قبائل کی کوٹ مار اس کے بعد جرمنی میں اپنے دن بھر کے اور آخر میں انہوں نے
قبائل کے ہاتھوں میں سلطنت کے میں حصوں کی زیادتی سے دونوں قبائل کو
ساتھ کر لیا۔ ان کے ساتھ رہنے والے اور کچھ حصوں میں انہوں نے اس کے ساتھ رہ
کرتے گئے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے رہائش کر لی جس کو کس کر دیا۔ اس نے
تک انہوں کو رہائش کا شہنشاہ بنا دیا تھا۔



پالیہ کی ملک نصیب اور رعایت میں جس دنوں میں یوں ایک روز آپ کے
ایک کمرے میں بیٹھے تھے کہ ایک پرچہ رکھ کر کے روزانہ کے دروازے پر ملے
سرا کو خوب بھٹاتے ہوئے ملک کو تعلیم پیش کرنے پر آمادہ کئے گئے۔

خام مس کے مھرائے سینا کی طرف سے دارے دو جاسوس آتے ہیں اور وہ آپ سے مل کر کوئی انتہائی اہم اطلاع آپ کو فراہم کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر غلہ نشین مدد آپ پہلو میں پیش ہوئے۔ حادثہ سر مس کی طرف ایک کھانا شاید لے جاسکتی تھی۔ اس کے بعد حادثہ کی پہلی رات آپ اپنے ملے رہنے ۱۲ اشارہ حادثہ سمجھ گیا تھا خدا وہ مکمل خانہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

[illegible]

اور مجھے امید ہے کہ میں ان سب کا قلع قمع کر کے رکھ دوں گا۔ اس طرح جب مصر میں جواب کے طور پر قتل و غارت گری کی مڑاٹے کی تودہ آئندہ کسی بھی تہارتی کارروائی کے لئے اور ہونے کی کوشش نہیں کریں گے۔

حادث بن حسان کا یہ جواب سن کر ملک زینب خوش ہو گئی تھی مگر وہ بڑے چارہ کامت میں حادث بن حسان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ آپ کی تجویز بڑی مستعملہ کامل عمل ہے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ اس لشکر کے ساتھ میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ اس پر حادث بن حسان بولا اور نے لگا، کچھ زینب تو میرا ساتھ جانا مناسب نہیں ہے۔ اس لئے کہ ایک تو تمہارا اپنے مکر میں رہنا ضروری ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ مصر کے صحرائے سینا میں مصریوں کا قتل عام کروں گا اور اس قتل عام کا من کر دکر مصر کی حکومت نے ہمارے خلاف حرکت میں آنا چاہا تو ہم تم پانیہ سے ٹک لے کر میرا پیچھا کر رہے ہیں۔ اس طرح کچھ میدانوں میں ہم مصریوں کا مقابلہ کریں گے۔ اور مجھے ہے کہ ہم مصری لشکر کو یہ تینوں شکست دے کر دیں گے۔

حادث بن حسان کا یہ جواب سن کر ملک زینب نے کچھ سوچا ایک بار اس نے اپنی بیٹی اور چاہت بھری نگاہوں سے حادث بن حسان کی طرف دیکھ پڑا، کہنے لگی میں کی تجویز سے اتفاق کرتی ہوں لیکن گپ یہاں سے کہہ نہ سکوں کہ کچھ کرنا پسند کریں گے۔ پر حادث بن حسان بولا اور کہنے لگا۔ بس جب بھی تیاری ہو پانچ لشکر کوچ کے لئے ہو تو میں دونوں لشکر یہاں سے کوچ کروں گا۔ اور صحرائے سینا میں مصریوں سے موت و مرگ کا وہ نہیں کہیں گا جو اس کے لئے ایک عبرت بن رہ جائے گا۔ اس زینب اللہ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔

اگر یہ معاملہ ہے تو ایسے لشکر گاہ کی طرف چلیں جس لشکر کو آپ کے ساتھ روانہ ہے اس کی تیاری کریں۔ میرے خیال میں کل نہیں تو پرہوں آپ صحرائے سینا کی روانہ ہو جائیں حادث بن حسان نے ملک زینب کی اس تجویز سے اتفاق کیا مگر وہ وہاں میاں بیوی محل کے اس کمرے سے نکل کر اپنے مشرقی طرف جا رہے تھے۔ وہ حادث بن حسان لشکر کے ایک حصے کو لے کر ایک تہارتی فاروہاں کی صورت میں صحرائے سینا کی طرف کوچ کر گیا تھا۔



یونان اور کیرش ایک روز قضا کا شہر کی لڑائی سرائے میں اپنے کمرے میں بیٹھ

رہے تھے کہ اچانک ایسا نے یونان کی گردن پر لمس دیا۔ یونان جب گھٹکھو کرتے تھے اچانک رک گیا تو کیرش سمجھ گئی کہ ایسا اس کی گردن پر لمس دے رہی ہے۔ لہذا یونان کے قدموں سے کندھا لگا کر اس کے قریب ہو گئی اور اپنا سر وہ بالکل یونان کے ساتھ لگاتے ہوئے اپنے کان اس نے یونان کی گردن کے ساتھ ملا اپنے چہرے کی گردن پر لمس دینے کے بعد ایسا بولی اور کہنے لگی۔

یونان میرے صیبہ تم اور کیرش دونوں یہاں سے تبت کے اس کو مستانی مسئلے کی تیاری کرنے کی تیاری کرو جس پر کیرش کا اس آواز ایک بہت بڑے اڑھے کی صورت میں ہوا ہو گا تاکہ اس کے پیچھا کرانے والے اس کی حسرت سے متاثر ہوں۔ اس کی پریشانی کا سلسلہ جاری رکھیں۔ میرے خیال میں ہم سب کو مل کر تاج اس کی پریشانی کو دھوا جائے تاکہ عراہیل اس کی مدد سے مزید لوگوں کو شرک میں مبتلا نہ کر سکے۔ میرے خیال میں تم دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور تبت کے اس کان سے کی طرف کوچ کرو میں بھی تمہارے ساتھ ہوں اور کو مستانی مسئلے تک پہنچائی کروں گی۔ ایسا کی اس گھٹکھو کے جواب میں یونان کیرش دونوں نے اپنا سامان سمیٹا پھر وہ دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور قضا کا شہر سے دو تبت کے کو مستانی مسئلے کی طرف کوچ کر گئے۔

یونان پر قریب یونان اور کیرش دونوں ایسا کی رہنمائی میں تبت کے ایک کو مستانی مسئلے میں پہنچے۔ اس موقع پر ایسا نے پھر یونان کی گردن پر لمس دیا اور کہنے لگی یونان سامنے دیکھو۔ جیسی کچھ جی کھنٹی دیتی ہے۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا میرے قریب ہیں۔ اس پر ایسا بولی اور کہنے لگی۔

میرا کتا دوست ہے یونان یہ یونان تم آپ مانتے دیکھتے ہو اور انور سے اس کا یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ بولنے کے ساتھ ساتھ وہ سے خوب چوڑی دور وسیع ہے اسی چٹان کے ایک بہت بڑے اڑھے کی صورت میں تو اس کے سامنے نمودار ہوتا ہے اور یہاں تبت کے نیچے دیکھو کچھ اور وسیع میدان ہیں انہیں میدانوں کے اندر جنگ کی تیاری کرنے والے لوگ اس سمت تبت میں جمع ہوئے ہیں۔ تاکہ وہ ناک و دھواکے انہوں سے دیکھیں اور اس کے سامنے غزوہ بنانا پیش کریں۔

یونان شام سے تھوڑی دیر پہلے تم دیکھنا یہ سامنے والا میدان تو اس سے پھر تبت میں لوگوں کا ایک خاصہ مارنا ہوا سمندر میں ہو گا اس وقت آراں ایک بہت بڑے کی صورت میں اس چٹان پر نمودار ہو گا۔ اور یہاں پس و پیش کریں۔ ہائیں اور آگے

دوسرے روئے تھے اڑھسے کی اس مصروفیت کو دیکھتے ہوئے یونان اور یروش دونوں
دوسرے کی طرف کھڑی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے یونان بھی اور رازدارانہ انداز میں
دوبارہ کر کے کہنے لگا۔

ایلیکا کی ہدایت کے مطابق ہمیں فوراً اس راستے پر حصار بھیج دینا چاہیے
تہہ یہ اڑھسے کیا ہے تاکہ یہ حصار کھلی ہوئے کے بعد یہاں سے نکلے۔
یونان کی اس تجویز سے اتفاق کیا کہ دونوں کھینچنے والے کھینچ رہے تھے
تہہ قریب آئے اور اپنی نگاہ نکال لی۔ ایک بار راستہ پر حصار بھیج دیا۔
تہہ اڑھسے نے نکلنے کی ساری راہیں بند کر دیں۔ یونان میں اس سے بعد اس
میں آگے بڑھنے کے لئے تھے۔

یونان نے اپنے جسم کے اس گھٹ میں دیکھنے کے بعد اڑھسے نے اپنا ہنس والا حصار
باندھ دیا۔ یونان نے اپنے سر کو آگے اور انہیں بائیں گھماتے
سے اس کی طرف حصار کی آگ لگانا شروع کی۔ یہ صورت حال دیکھتے
یونان ہو گیا اور اپنا سر کھینچ کر اس کے قریب لے جاتے ہوئے کہنے لگا۔
یونان سنی ہوئے والی تھی۔ اس پر کیرش نے فکرمندوں سے بات کی
یونان پوچھا وہ کیا ہے۔ یونان بولا اور کہنے لگا۔

یونان تو جانتی ہے کہ اس پنڈاں کے اوپر اس نے حصار بھیجا تھا اور یہ حصار
کے دونوں طرف سے۔ بعد میں لے جا کر بند کر دیا تھا۔ نیکس تو دیکھتی ہے کہ یہ
تہہ حصار ہو گیا۔ یونان بھی لگا۔ تھا یہ ایک دایم۔ بائیں اور ساٹھ کی طرف
تہہ ہمیں سب تک حصار کھینچنے کے لئے ہی وہ ہے اس اڑھسے کے۔ سے کہنے
یونان حصار کے اندر ہی محدود ہو کر رہا کرتے تھا جب کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک
تہہ اس کے اس اڑھسے نے بائیں اور ساٹھ انداز میں میرے حصار کا حصار کر دیا
تہہ سنگھ کے خواب میں یروش کچھ کہے تھے والی ہی تھی کہ ایک بار یونان
کا حصار ہو گیا۔ کسی قدر فکرمند کی سی گواہی میں کہنے لگی۔

یونان حصار کے اندر ہی محدود ہوئے کی ضرورت تھی ہے۔ تہہ حصار کا اڑھسے
تہہ میں سے نکلے۔ یونان بھی دیکھتا ہوں کہ ایک بار یونان کا حصار کر دیا
تہہ یروش پنڈاں کی لوت میں آکر بیٹھ گئے تہہ تم نے ہر پنڈاں اور راستے کے
تہہ حصار کے اندر ہی حصار میں تھے۔ حصار کے اڑھسے کے اڑھسے کے اڑھسے کے
تہہ یونان کے اڑھسے کے حصار سے نکلے والی ایک بار یونان کا حصار کر دیا۔

یونان ہوتے ہوئے لوگوں کے سامنے آئے تاکہ لوگ اسے دیکھیں اور اس کی پرستش
سلسلہ جاری رکھیں۔ میرے جیوں میں تم اور کیرش دونوں حرکت میں آؤ۔ پہلے اس پنڈاں
کے اوپر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے حصار کھینچو۔ یونان کے دیکھنے
میں سے ایک راستہ ٹھیل کی طرف ایک قدرتی اعلان کی طرف جانا ہے۔ اسی راستے
اڑھسے کی صورت میں توازن چلتا ہو اس پنڈاں پر نمودار ہو گا۔ اس پنڈاں کے حصار
کھینچنے کے بعد ٹھیل میں راستے کے دونوں طرف حصار کھینچتے چلے جاؤ۔ اس پنڈاں کے حصار
حصار کھینچتے چلے جاؤ۔ راستے کو کھلا رکھو تاکہ اگر اس اڑھسے کی صورت میں اس راستے
سے گزر کر اس پنڈاں پر مود ہو سکیں اور جب تم دیکھو کہ وہ اڑھسے پنڈاں پر نمودار ہو گیا
تہہ تم تم لپٹتے ہوئے اور دیکھتے ہوئے ہر راستے کی طرف جانا اور راستے پر بھی حصار کھینچ
دینا تاکہ اڑھسے اس حصار کے درمیان ہو کر رہے اور اس کے بعد تم نہیں آؤ۔
ایسا پنڈاں کے کہ وہاں یہ آؤں گا۔ حصار کی صورت اختیار کرنے کی کوشش ہی میں کرے
گا۔ اور ہر لوگوں کے سامنے جب ہم آئے گا یہ نہیں حالت کریں گے تو میرے جیوں میں
لوگ اس کی پرستش بھی ترک کر دیں گے۔

یونان تک کہنے کے بعد ایلیکا قدرتی دیر کے لئے دیکھ رہی تھی اور ہر ایک سلسلہ
جاری دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ یونان نے یہ حصار کا سارا حصار لے لئے ہوئے
دونوں ایک پنڈاں کی لوت میں ہو کر بیٹھ جاتا۔ اور دیکھتے سے اڑھسے کے آنے کا انتظار کرتے
ایلیکا کی اس تجویز پر یونان فوراً حرکت میں آیا۔ یونان نے اپنی کوئی سری قوت
کی۔ پہلے اس پنڈاں کے گرد حصار کھینچی جس پر اس اڑھسے سے نمودار ہونا تھا۔ ہر ایک
طرف جانے والے راستے کے گرد دونوں جانب اس نے حصار کھینچ دیا۔ حصار کھینچ دیا
ایلیکا کے کہنے پر کیرش کو لے کر ایک پنڈاں کی لوت میں ہو بیٹھا تھا۔

یونان اور کیرش کو وہاں بیٹھے ہوئے ابھی ٹھوڑی سی دیر ہوئی تھی کہ اسوں سے دیکھ
کہ لوگوں کا ایک جھوم چھپے گاؤں کے لئے اور وسیع میدانوں میں بیٹھ ہوئے گا۔ ہر ایک
آہستہ اس قدر لوگ وہاں جمع ہو گئے کہ دور دور تک کوہستانی علاقے کے بیچے انسانی سری
سہ کھائی دیتے تھے۔ لوگوں کے وہاں جمع ہونے کے تمہوں میں سے یونان اور کیرش
پنڈاں کی لوت سے دیکھ کر ٹھیل کی طرف سے ایک بار راستے سے ایک بار راستے سے
نمودار ہوا تھا۔ آہستہ آہستہ پتہ چلتا ہوا تھا۔ اڑھسے میں یونان نے اپنے اس راہیں
پنڈاں کی ایلیکا کے نظارے میں کی تھی۔

یونان اور کیرش کے سامنے ہی دیکھتے ہیں پنڈاں سے ہر ایک بار۔

دور دور تک مار کر دی ہیں۔ سائے لوگوں کی طرف دیکھو کہ وہ کیسے اب زمین پر سے ہوتے ہوئے اڑدے کی عبادت اور پرستش میں مصروف ہو گئے ہیں۔ اگر تم مزید غور لوگوں نے اپنے سامنے کھاتے پینے اور خور و نیاز کی چیزوں کے ذخیرہ لگا دیئے ہیں جس میں شرک ہے جس کے خلاف ہمیں حرکت میں آنا ہے۔ یہاں تک کہتے کہتے ایسا دور پڑا اس لئے کہ شاید غزائیل نے اڑدہ کو پہاڑ اور کیرش کی مشابہت میں کر دی تھی اڑدے نے جو اس کی طرف متوجہ ہوئے اُنک بھٹی توجہ پہاڑ اور کیرش سے غور فاسے پر جو آگے پہنائیں تھیں وہ اس آگ کی وجہ سے جسم ہو کر رہ گئیں تھیں۔ اس پر پہاڑ فوراً پہلا دور کیرش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ کیرش میں اس اڑدے کے خلاف ایک نئے انداز میں حرکت میں آنے والا تم یہ اعتقاد کرنا کہ میرے پیچھے پیچھے رہنے کی کوشش کرنا اگر تم ایسا کرنا چاہو تو یہ اڑدے جس میں نہیں دلانا ہوں جس میں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ اس پر کیرش بلا۔ چاہت میرے انداز میں پہاڑ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے تھے آپ کی طرف نہ کریں جس طرح کہیں گے میں ویسا ہی کروں گی۔ کیرش کا جواب اس پر پہاڑ حوش ہو گیا۔ نے اپنے منہ پر اور کھوار دونوں ناکالے اور دونوں پر اس نے اپنا کوئی حصہ کیا پھر کھوار نے سامنے کیا اور کھوار اپنے دائیں ہاتھ میں تھمتے ہوئے وہ چٹان کی اونٹ سے تھا۔ کیرش بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر پہاڑ کے پیچھے کھڑی ہو گئی تھی۔ ان دونوں نے ہوئے اڑدہ بڑی طرح عیاں تھا پھر اس نے اپنے منہ سے آگ نکالتے ہوئے پہاڑ کی کیرش کو اپنا رخ بنا کر چلا گیا پہاڑ جو اپنے سامنے کھجور کے ہونے تھا اڑدے سے نکلنے والی آگ اس کھجور کے قریب۔ لڑتے ہو گئی تھی۔ یہ صورت حال دیکھ کر پہاڑ اور کیرش دونوں کے چروں پر مسکراہٹ کھڑ گئی۔ پھر کھجور کو اپنے سامنے اپنی کھوار کو پیچھے میں سراتے ہوئے پہاڑ آہستہ آہستہ اڑدے کی طرف بڑھا تھا۔ اس کے پیچھے پیچھے آگے بڑھنے لگی تھی۔

یہ منظر اور صورت حال دیکھتے ہوئے کو سننے سننے کے پیچھے کھلے میدانوں میں کھجور کے راج تھے وہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور بڑے آتشیں اور کھڑکی سے وہ ان کی طرف بڑھتے ہوئے پہاڑ اور کیرش کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

اڑدہ پہاڑ پر تک پہنچا رہا جب اس نے دیکھا کہ اس کے آگے والی آگ پہاڑ کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کھجور تک محدود ہو جاتی ہے اور وہ کوئی آگ نہیں ہوتی تو اس اڑدے کی آنکھوں میں ایک عجیب سی غمسمندی

ہوئی۔ میں اس لمحہ غزائیل اڑدے کے قریب نمودار ہوا اور اس نے اڑدے کے ہاتھ سرکوش کی جس کے جواب میں اڑدے کے روپ سے نکل کر آواز نے اپنی اصل صورت اختیار کی اس کے بعد وہ غزائیل کے ساتھ اپنی سری قوتوں کو حرکت دیا وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔

ان اور کائنات آواز کے پہلے جانے کے بعد اڑدے نے پہاڑ کی گردن پر پس دیا۔ اس وقت اور غمزدگی میں پہاڑ کو مخاطب کر کے کہتے تھے۔

میرے حبیب۔ یہ کائنات آواز ایک بار پھر تیار ہے۔ انہوں نے بچے نکلے میں رہا۔ یہ حال تم دونوں کو غمزدہ نہ ہوگا۔ تم۔ بلکہ دونوں غلطی کی اسی طرف چلے جاؤ جہاں تم دونوں نے قیام رکھا تھا۔ اب مجھے ایک بار پھر اس تلاش کرنا ہو گا اور جب یہ مجھے ملے گا تو میں ہر صورت اس کا حاکم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آواز تیار ہے۔ انہوں نے نکل بھاگا ہے۔ دراصل یہ سب ان کی وجہ سے ہوا۔ جس نے آگے ہی کھوارے حصار سے نکل کر واپس کر دیا۔ ان کے کامیاب ہونے کی وجہ سے میرے جہاں میں اب تم دونوں غلطی کی طرف کوچ کر رہے ہو۔ کیرش دونوں نے ایسا ہی کیونکہ سے اٹھ کر پھر وہ دونوں اپنی سری قوتوں میں آگے آگے تبت کے اس کو ہتائی سٹلے سے وہ غلطی کی طرف کوچ کر رہے تھے۔



میں جہاں اپنے کاروں کے ساتھ میرے بیٹا میں داخل ہوا۔ بس وہ میرے جہاں میں شاہراہ پر سر کر رہا تھا جو شاہراہ ٹھہرے ہوئے تھی۔ صغریٰ کی طرف پہاڑ سامنے کی طرف سے کھڑے تھے۔ اس کا ایک گہرا نمودار ہوا اور وہ منہ تائی کے جسم اور حرکت کے باوجود سال کی طرح حادثہ میں جہاں سے روتے ہوئے تھا۔

جہاں میں کھجور کے گہرے وسیع میدان میں جو صغریٰ کی پائنی حکومت کی شہ پر آگے کو بڑھتے ہیں۔ لہذا اس سے اپنے غلطیوں کا مخصوص اشارہ نہ اس کے ان کے غلطی جو بظاہر تیاروں کے جسم میں تھے اپنے گھوڑوں اور دونوں کو دیا۔ صغریٰ کی آنکھوں میں بڑھتی آگ کی طرح حرکت میں تھے۔ راہ روئے تھے۔ یہ وہ اٹھتے پہاڑ۔ وحشی اندھروں کی مار۔ بیکل زندگی کی سواں کی طرح

سہری بڑی کچھ تھے کہ وہ کوئی غارت آباد ہے اور روضہ شام سے بعد
تو روضہ شام سے ماہر ہے۔ لہذا وہنے کی طرف سے وہ سب پر حملہ آور ہو
میں اسکی یا جہر تھی۔ وہ ایک سلسلہ ہے جو اس واقعے سے لے کر
میں داخل ہوا تھا۔ محمد آفرین مصریوں سے اپنی طرف سے بہت کوشش کی کہ
وہاں سے ماتیوں کو وہ اپنے ساتھ لے کر کہیں نہیں بھیج سکتا تھا۔ یہی وجہ
کہ حادثہ یہاں پہلے مسیح ماتیوں کے ساتھ اس پر تھی۔ شہری اسکی
کے راویوں کی طرف سے تھا۔ چرچہ ہو گیا تھا۔ حادثہ یہاں
طے سے ان کے درمیان ہو گیا کہ صحرا میں ان کی حالت کدات کے
پر آئیں۔ سنی ایسے ماتیوں کی لگت جیسی بنا کر رہانی تھی۔

سہری درمیان میں حادثہ یہاں کے ہاتھوں اپنے قتل ہو گیا تھا۔
اپنی ساری فوج کے ساتھ یہ طرف حملہ آور ہوا۔ روضہ شام کی
حادثہ میں حاکم نے اسکی کوشش کو بھی ناکام بنا دیا۔ چرچہ یہ تھی کہ
کے ساتھ اس نے اس حملہ کو روکنا شروع کیا۔ کہیں بھی سہری حملہ آور
بھاگتا تو قتل کیا۔ یہاں صحرا میں۔ لہذا حادثہ یہاں سے سارے
موت کے گم ہوئے۔ روضہ شام۔

اس حادثہ میں لے کر یہاں اپنے ہاتھ سے ساتھ حادثہ روضہ
روزہ شام کے سب سے پہلے میں قیام کیا۔ وہاں سے وہاں
سرخ شام۔ اسکی دو صحرا میں سے نکلا گیا تھا۔ یہاں سے
جری۔ یہاں ہائی صوبہ و صحرا میں مصریوں کے قتل ہوا۔
بہ خدا مرے وہاں صحرا میں سے ایک بہت بڑا شہر تھا۔ یہاں سے
کو ایک۔ یہاں سے یہاں سے۔ یہاں سے یہاں سے۔ یہاں سے
الطرح سے ان حادثہ میں صحرا میں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہا۔ یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
لے کر یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

اس موقع پر تھوڑی جگہ رہا ہے۔ یہاں سے یہاں سے یہاں سے
ہوئے ایک اور بڑا شہر تھا۔ یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
نہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

نائل ہو چکا ہو۔ گھری طرف دیکھتے ہوئے تم بھی ایسا ہی کرنے کی کوشش
 کرتے ہو۔ جب ہم دونوں سامنے اور دائیں بائیں سے بھی مصریوں پر زوردار حملے
 کیے گئے۔ امید ہے کہ ہم مصریوں کو مجبور کر دیں گے کہ وہ شکست کا داغ اٹھاتے
 ہو۔ شکست سے بھاگ کھڑے ہونے پر مجبور ہو جائیں۔

مصریوں نے خاموش ہوا تو ملک زینب خوش کن امداد میں حادثہ بن چلا
 اپنے ہونے کئے گئے۔ سنو حادثہ میرے حبیب۔ تمہاری یہ تجویز بہترین اور
 بہتر ہے۔ اگر ہم دونوں یہاں بھی اس پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو
 اس کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور اگر ہم نے ایک بار پھر
 اپنا ہونے سے سینا سے اٹھا کر رکھ دیا تو حادثہ بھی بدلتا اور ہٹنا مصر کے
 لئے بھی مصری قوت ہمیں بدلے اور ہماری اس میں حائل ہونے کی ہر بات
 نکلے گی۔

میں نے سنے تھے ملک زینب کو رک جانا پڑا اس سے کہ اس کے سامنے مصری لشکر
 کے قہر کا شروع ہو گئے تھے۔ اور جنگ کے لئے مصری اپنی صفیں درست
 کر رہے تھے۔ یہ اندازہ لگا یا تھا کہ اس کا اچانک حملہ اور ہونے کے
 بعد مارنے سے لئے صحرائے سینا میں ملک کا کوئی اور لشکر شکست میں نہیں
 ہوتا تو ملک کے ساتھ بعد کن جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ حادثہ اور
 یہ ہے کہ جنگ کے مصری نے اپنے اپنے صفوں میں درست کر رہے ہیں تو
 اس میں بھی آپ آپ لشکر کی صفیں درست کرنے لگے تھے۔

میں نے اس وقت کرتے۔ یہ مصری لشکر حقیقی حکم آنکھوں میں رہنے پر کے
 پر۔ پر بھی اچھی دیکھ رہا تھا۔ اس کی میں ہوں کے آشپ کی طرح آگے
 اور وہ اپنے پائل جریلوں کی سرانجامی میں حادثہ بن چلا اور ملک زینب
 نے بہت سیکھے۔ نہ تم کے بدنام امدادوں نہ وہ کے امدادے طوفانوں میں
 شک و تردید کی طرح ممد اور ہوا تھا۔

اور چاہے اس میں مصریوں نے میدان جنگ کی حالت صحرائی نقلی میں
 نہ ہجرت کے مذاہب میں بہت سہ آہوں اور ہراسہ سرخوں کی سی لڑ کے رکھ
 آج تھے کہ شروع ہی میں ملک زینب کے لشکر پر زوردار حملے لگا کر اس میں
 اور کر دیں۔

طرف حادثہ بن چلا اور ملک زینب دونوں کوں یوپی سے میرے۔ قتل

آپ نے صحرائے سینا کے اندر تجارتی کاروانوں پر حملہ آور ہونے والے مسیح
 خاصہ کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اسی طرح ہم دونوں یہاں بھی صحرائے سینا میں
 سامنے پڑا کر کے والے مصری لشکر کو بھی شکست دے کر انہیں بھاگنے پر مجبور کر دیں
 اس پر حادثہ بن چلا۔ نے جڑے خود سے ملک کی طرف دیکھا پھر دیکھنے لگا۔

یقیناً سینا ہی ہو گا اور آج صحرائے سینا میں ہم اس مصر کے یونانی حکمرانوں
 دین گئے کہ اگر انہوں نے ہماری ملک کو کھرد اور غارتوں بھج کر اس پر حملہ آور
 کوشش کی تو ان کی ہماری کوشش ان کی ہماری جدوجہد کو ان کے لئے رہا ہے۔
 دیں گے۔ یہاں تک کہ بعد حادثہ ہی حسان تھوڑی دیر کے لئے رہا ہو گا۔
 کام دوبارہ جاری رکھتے ہوئے کہ ہوا تھا۔

دیکھ زینب ہمارے ملک کے دو حصے ہیں کے جو حصہ پہلے سے میرے ہیں
 ہے وہ میرے ہیں وہ جب گا اور جو حصہ تم لے کر آئی ہو وہ تمہاری ہی ملک ہے۔
 کرے گا۔ مصریوں سے پہلے اور اس میں شکست دینے کے لئے میرے ہیں جس
 طریقہ کار ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ طریقہ انہیں تو ہوسکتا ہے۔ ہم اپنی آہنی کے ساتھ
 کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس پر ملک زینب نے ایک طرح سے
 حادثہ بن چلا۔ کی طرف دیکھتے ہوئے پرچا کیا حرکت کا۔ عذاب میں حادثہ بن

یہ جس وقت جنگ کی ابتدا ہوئی میرا لشکر اس طرف اور تیار ہوا
 اور ہم دونوں کی برائش کے حصوں کا داغ رہے۔ تھوڑی
 دن کے ساتھ جنگ جاری رہے گی پھر جب دشمن اپنے حصوں میں جاتی پڑا
 میں زوردار آواز میں کہ ہم کے وہ کچھ ان کا میرے ساتھ ہمارے والے
 بھی ایسا ہی کریں گے۔ جب تم اس کار کو جو تو اپنے لشکر کو بہت آہستہ سے
 طرف ہٹنی چاہتا ہے کہ میں آپ لشکر کو لے کر اس طرف چلا جاؤں گا۔ اس
 مصری جریلوں یہ سمجھیں گے کہ ہم ان کے لشکر کے وسطی حصے کی طرف ہوا ہوا
 سے اور اور اور ہٹ گئے ہیں۔ جب مصری لشکر آگے پیش قدمی کرتا ہوا
 تمہارے درمیان حائل ہو گا تب ہمارے لئے ایک کام کرنا ہو گا۔

وہ یہ کہ ہم دماغ سے کلر رجاہیت پر اتاریں گے اپنے لشکر کو میں
 دوں گا۔ لشکر کے ایک حصے کو مصریوں کے پسو پر حملہ آور دینے کا حکم دوں گا جب
 دوسرے حصوں کو مصری لشکر کے اس حصے پر حملہ آور ہونے کے لئے کون کا جو

اور جن سے بچنے کے لیے لوٹاؤں میں دکھ کے چلتے اور ان کی طرح بڑھی اور
 خطر کے دائیں پہلو پر وہ اندھیرے شیاؤں میں جنوں کی شدت و کثرت کے
 ان کے آشوب و آشوب کی دواؤں میں موت کی انجمنوں کی طرح حملہ آور ہوئی
 اور اس نے حادثہ میں حسان کی طرح مصری لشکر کے دائیں پہلو کی حالت
 میں موت کے سنگتے حیات اور بے ہی کے منظروں میں بڑھ چسوں بھی بنا
 تھی۔

تبدیل جنگ جاری رہی۔ دائیں طرف سے حادثہ میں حسان اور دائیں طرف
 سے بائیں طرف پہنچنے والے مصریوں کی کئی محاصرہ و کھل طور پر چار و پانچ
 مصری لشکر کے وسطی حصے کی طرف سے مارا گیا تھا۔ ان دونوں کے
 حصے مصری برقیل اب اپنے آپ کو کھل طور پر چلے گئے اور لاپہار محسوس کر
 گئے۔ ان کے حصے کے ایک طرف سے حادثہ میں حسان اور دوسری طرف
 سے بائیں طرف ان کے لشکر کے وسطی حصے کی طرف سے چلے گئے تو دونوں مل کر
 اس قدر قریب قریب دیکھ دیں گے بلکہ ان کے چاروں طرف سے گھیرا گیا تھا کہ
 ان کے اس صور حال میں مصری لشکر کے جریوں سے اپنی بلند آوازوں میں اپنے
 خطاب کرتے ہوئے اور ان کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے انہیں میدان جنگ میں جم
 ادا کرنے کی ترغیب دی۔ ان کے یوں ترغیب دینے پر مصری لشکر کی ایک بار
 وہاں پر اپنی پوری طاقت کے مظہر میں فائے کوسوں کی پڑھوں دات کی
 وہاں سے دو چار چلے گئے کہ اپنے لشکر کی حالت سوگ کے صحنہ اور بیوی کے
 کاسیالی اور فاسری کا نشان بنا کر رکھ دیں لیکن انہیں ناگاہی ہوئی۔ اس لئے
 ان میں حسان اور کھلے مصری دونوں طرف سے دھت کے رکے تھام گئے جو گھوڑوں پر چڑھ
 گئے اور ان کے ہر ادا کو ان کی ہر ذمہ داری کو گانے پلے گئے تھے۔

حادثہ میں حسان اور کھلے مصری دونوں طرف سے دھت کے رکے تھام گئے جو گھوڑوں پر چڑھ
 گئے اور ان کے ہر ادا کو ان کی ہر ذمہ داری کو گانے پلے گئے تھے۔
 ان کے حصے کے ایک طرف سے حادثہ میں حسان اور دوسری طرف
 سے بائیں طرف ان کے لشکر کے وسطی حصے کی طرف سے چلے گئے تو دونوں مل کر
 اس قدر قریب قریب دیکھ دیں گے بلکہ ان کے چاروں طرف سے گھیرا گیا تھا کہ
 ان کے اس صور حال میں مصری لشکر کے جریوں سے اپنی بلند آوازوں میں اپنے
 خطاب کرتے ہوئے اور ان کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے انہیں میدان جنگ میں جم
 ادا کرنے کی ترغیب دی۔ ان کے یوں ترغیب دینے پر مصری لشکر کی ایک بار
 وہاں پر اپنی پوری طاقت کے مظہر میں فائے کوسوں کی پڑھوں دات کی
 وہاں سے دو چار چلے گئے کہ اپنے لشکر کی حالت سوگ کے صحنہ اور بیوی کے
 کاسیالی اور فاسری کا نشان بنا کر رکھ دیں لیکن انہیں ناگاہی ہوئی۔ اس لئے
 ان میں حسان اور کھلے مصری دونوں طرف سے دھت کے رکے تھام گئے جو گھوڑوں پر چڑھ
 گئے اور ان کے ہر ادا کو ان کی ہر ذمہ داری کو گانے پلے گئے تھے۔

کے ساتھ اپنے آپ کو محدود رکھے تھے انہوں نے بڑی کامیابی پائی
 سے مصریوں کے حملوں کو روکا۔ تاہم ابھی تک وہ جوانی کا ادائی میں کر رہے تھے
 دیر تک حادثہ میں حسان اور کھلے مصریوں کے حملوں کو روکتے رہے۔
 دیکھا کہ مصری اپنے آپ کو حملوں سے ان کے لشکر کی اگلی صفوں کو درہم برہم کرنا
 حادثہ میں حسان کے لشکر میں ایمانیم کے رب کی عظمت کے سرب بلند ہوئے
 کے ساتھ ان حادثہ میں حسان کا لشکر خود آگیا جیسے تھا ہوا مصریوں سے لشکر
 طرف بڑھے گا تھا۔ یہ خبر سب کو رنجش بھی کرتی تھی آئی تھی اور اس
 خود آگیا جیسے ہٹانے کے بعد مصریوں کے دائیں پہلو کی طرف پھینکا شروع ہو گئی
 مصریوں نے جب دیکھا کہ ان کے حملہ آور خود ان حملوں کی وجہ سے کھلے
 دو حصوں میں بٹ کر انہیں طرف سے ہٹ گیا ہے اور ان کی مصریوں کو ہلاکت
 ان کے حصے میں مزید بلند ہو گئے۔ ان موقع پر مصری لشکر کے پائل ۲ بیوں سے
 لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دو مختلف سمتوں کی طرف ہٹا دیا۔ جب
 حسان کے لشکر پر تھوڑی سی فوجیں لگا کر انہیں شکست سے دوچار کر دیں تو پھر
 یہاں کرنا نصیب نہ آوے اس لئے کہ

میں ان موقع پر حادثہ میں حسان مصریوں سے دشمن کی مدد میں
 بھارت اور انہیں خیر سوا کی تھیں ان کی طرح مصریوں کے لشکر کے بائیں پہلو
 آیا۔ پھر وہ دو حصوں کے شرر آگے مصریوں کے خلاف ہٹے سیلاب کی طرح
 آور ہوا اور انہوں کے اندر اس نے ان کی حالت مٹی کی گھر گھر دیں اور ان
 حریف قہر کی تصاویر حقائق کی دہائی غراہوں کے ساتھ ہی ہواں تھیں
 رکنا شروع کر دی تھی۔

حادثہ میں حسان کو حملہ آور ہونے دیکھ کر انہوں کے اوسان نہ
 انہوں نے دیکھا کہ حادثہ میں حسان اس قدر کمزور رہے تھے اور ہوا تھا
 نے بائیں پہلوں کی صفیں اس کے اس سے ہولناکی کر دی تھیں۔ اور اب وہ
 لشکر کی اندر ملی صفوں کو اپنا جہت اور شاہ بابا کا تھا۔ یہ صورت حال
 مصری لشکر کے پوائی جریوں نے اپنی پوری طاقت سے حادثہ میں حسان کی طرف
 تھی۔ لیکن شاید وقت شاید تقدیر صحرا میں ان کے ساتھ۔ اسے رہے
 اس لئے کہ میں اس موقع پر کچھ فوجی اہل علم و نسب اپنے لشکر کے
 ہوس ساتوں کا شمار کرتی وقت کی ذلتی رفتار میں انہیں مذاب موسموں میں رنگ

یہ تعاقب حوائی میں دور تک جاری رہا یہاں تک کہ ملکہ نضیب اور حسان نے ہاتھ دے کر ملکہ نضیب کو ملکہ نضیب کے پاس بھیج دیا۔
 جب سارے مصری لشکر کا منتظا ہو گیا تو ملکہ نضیب اپنا گھوڑا دوڑاتی ہوئی
 حسان وراثت بن حسان اپنے لشکر کے سامنے گھوڑے پر سوار ملکہ نضیب کو اپنی
 دیکھ رہا تھا۔ ملکہ نضیب قریب آ کر ایک جست کے ساتھ اپنے گھوڑے سے نیچے
 ایک والاند اور چار بھرے ہوا زین آگے بڑھی اور عمارت بن حسان کے
 کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کے ہاتھوں کو ایک طویل پوسہ دیا۔ پھر وہ جلیبی
 سے عمارت بن حسان کو بچتے ہوئے کہنے لگی۔
 آپ نے مصریوں کے خلاف وہ معرکہ سر انجام دیا ہے جس کا میں آپ کی
 بھی نہیں کر سکتی تھی اب جو ہم مصریوں کو عمل طور پر شکست دے چکے ہیں تو
 آگے آپ کا کبار ارادہ ہے۔ عمارت بن حسان مسترا تے ہوئے کہے کہ جب تک
 گھوڑے پر سوار ہو۔ پھر وہیں کھتا چاہتا ہوں وہ کہوں گا۔ ملکہ نضیب عمارت
 کھتا مانتے ہوئے فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہوئی۔ جب وہ اپنے گھوڑے کو
 حسان کے قریب لائی تو عمارت بن حسان بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ نضیب اب تمہیں میرے ہاتھوں کو پوسہ دے کر میرا شہرہ ادا کرنا
 نہیں ہے۔ اس لئے کہ اب تو میری بیوی ہے میرے دشمن نہیں۔ شہرہ
 تیرے خیر خواہ۔ نضیب تیری عزت تیرے ہاتھوں کی خاطر میں عمارت بن حسان
 اپنے حوں کے تفری نقطے کا بھی نذرانہ پیش کر سکتا ہوں۔ جس تک نہ
 اشتیاق کا تعلق ہے کہ اب میں اگلا قدم کیا اٹھانا چاہتا ہوں تو اس سے یہ سنا
 میرے خیالات سے اتفاق نہ کر۔ اس پر ملکہ نضیب تڑپ کر بولی اور کہنے لگی۔
 آپ نہیں تو کسی کی کہنا چاہتے ہیں۔ میں کیوں نہ آپ کے خیالات سے
 کروں گی اگر اپنے خیالات اپنے ارادوں کی تلقین کر کے بھی آپ کی بات مانا
 ضرور آپ کی بات مانوں گی کہ اب آپ ملکہ نضیب کے سر کے تن اس کے
 ناحق اور اس کے جسم کے مالک ہیں۔ پھر میں کیوں آپ کی بات نہ کر دوں گی
 کہ وہ جسم کے سامنے سر تسلیم خم نہ کر دوں گی۔ ملکہ نضیب کے من اتفاق
 میں عمارت بن حسان کے چہرے پر جلی جلی خوشامسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔
 ملکہ نضیب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میں کا یہ جواب سن کر عمارت بن حسان خوش ہو گیا تھا۔ پھر دونوں مہیا
 عمارت کو حرکت میں لائے اور حوائی سینا سے نکل کر وہ مصر کے زرخیز علاقوں
 مصر کی سرزمین میں جگہ جگہ انہیں مختلف لشکروں کا سامنا کرنا پڑا لیکن
 انہیں اور ملکہ نضیب نے اپنے سامنے آنے والے ہر لشکر کو شکست دی اور اس
 میں ان کی تھک وہ اور یلغار کے بعد ملکہ نضیب اور عمارت نے سارے مصر کو
 شکست میں شامل کر لیا تھا۔



ان دنوں کی موت کے بعد اور اس دوسروں کا شہداء بنا۔ اور یوں کے تخت
 میں شمل کی طرف سے دوسروں کے لئے تکلیف وہ اور پر آشوب حالات اٹھ
 وہ اس طرح کہ جو تھک نام کے وحشی قبائل جو اپنے آپ کو انسانی قبائل کا
 ماننے سے نفرت کرتے تھے۔ جو تھک نام کے یہ وحشی قبائل آریخ میں پہلی بار
 وہ ان کے شمالی ساحلوں پر نمودار ہوئے اور شمالی ساحلوں کے ساتھ ساتھ انہوں
 انہوں نے شر قریہ قریہ قصبہ قصبہ نمودار ہو کر چابی اور بڑائی کا ایک نہ ظہر ہونے
 شروع کر دیا تھا۔

دربائے ڈیویپ کے شمال کناروں پر بند کرنے کے بعد یہ وحشی جو قتل قبائل
حرکت میں آئے ڈیویپ کو انہوں نے عبور کیا اور رومن سلطنت کے
صوبے میں داخل ہوئے جس کا صدر مقام راج تھا۔ اس صوبے میں وحشی جو قتل
نے دور تک لوٹ مار چھی و بھڑی کا کھیل کھلایا یہاں تک کہ پورے صوبے کی
کھسوت کرنے کے بعد یہ جو قتل قبائل صوبے کے مرکزی شہر راج کی طرف بڑھے۔
راج شہر میں رومنوں کا ایک بہت بڑا لشکر تھا جس نے راج شہر سے باہر نکل کر
قبائل کا مقابلہ کیا لیکن جو قتل قبائل اس قدر خنوازی اس قدر وحشت کے ساتھ رومنوں
مقابلہ آور ہوئے کہ پہلے ہی سے میں جو قتل قبائل نے رومنوں کو شکست
رومن لشکر راج شہر میں محصور ہو گیا تھا۔ لیکن لگتا تھا جو قتل قبائل رومنوں
کرنے والے نہیں تھے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر راج شہر کا محاصرہ کر لیا۔

راج شہر میں محصور ہونے والے رومن جیوں کرنے تھے کہ راج شہر کی اہمیت
مضبوط اور ناقابل تغیر خیال کی جاتی تھی لہذا جو قتل قبائل شہر میں داخل نہ ہو سکے
لیکن وحشی جو قتل قبائل سے رومنوں کے ساتھ جہاد دور اندازوں کو عبور
تبدیل کر کے رہ رہا۔ اس سے کہ ایک دور رات کی تاریکی میں وہ حرکت میں آئے۔
جس طرح بندر بڑی تیزی سے درختوں پر چڑھتے ہیں ویسے ہی وہ اہمیت پر چڑھے اور
داخل ہو گئے۔ ایک گروہ شہر کے صدر دروازے کی طرف بھاگا۔ دروازہ انہوں نے
لڑا۔ دروازہ کھل گیا کہ جو قتل قبائل اپنی پوری وحشت کے ساتھ راج شہر
ہوئے۔ جس قدر رومن لشکر وہاں تھا اسے انہوں نے قتل کر دیا۔ باقی رومن جو
قبائل نے راج شہر کو جی بھر کے لوٹا اور وہاں کے عیسویوں کا قتل عام کیا۔ اس سے
مذہب جنوب کی طرف بڑھے اور سیکن اور ہیز کے کوستلی دروں سے گزرے کے
اٹلی کے میدانوں میں داخل ہوئے دور تک انہوں نے بھاگا اور لوٹ مار کی یہاں تک
آگ اور خون کا اور لوٹ مار کا کھیل کھیلنے ہوئے اٹلی کے مشہور شہر اقلید تک جاتے
مچے تھے۔

رومن شہنشاہ اولوس کو جب وحشی جو قتل قبائل کے حملہ آور ہونے کی اطلاع
تو اس نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا تاکہ جو قتل قبائل کی بھارت اور ان کے خنوخ
کو روکا جاسکے۔ اس وقت جو قتل قبائل اٹلی کے شہر اقلید تک پہنچ چکے تھے
تھے لیکن اقلید تک آنے کے بعد وحشی قبائل نے واپس جانے کا ارادہ کر لیا۔
کہ ڈیویپ سے اقلید تک جو اسوں نے لوٹ مار کی تھی اس کی وجہ سے اس

ت کے علاقہ ہے شہر سالن اور خوراک کے ذخائر جمع ہو گئے تھے لہذا انہوں نے
جس قدر مال اور خوراک کے وسیع ذخیرے انہیں ملے ہیں انہیں دریائے
شمال میں اپنی آبادیوں میں محفوظ کرنے کے بعد دوبارہ دریائے ڈیویپ کو
رومنوں کی سلطنت پر بھارت کریں۔ یہ فیصلہ کرنے کے بعد وحشی جو قتل قبائل
سے واپس ڈیویپ کی طرف ہٹ گئے تھے۔

ان طرف رومن جرنیل اولوس بھی نہیں جانتا تھا کہ جو قتل قبائل اس طرح
بھاگ کر کے تخت واپس چلے جائیں لہذا اس نے اقلید کی طرف براہ راست
رہنے کے بجائے ایک دشوار گزار راستہ اختیار کیا۔ وہ جانتا تھا کہ اقلید آپ
تھے جو قتل قبائل کے پہلو پر حملہ آور ہو کر ان کو درہم درہم میں تقسیم کر دے
سے ہر وہ شے جہیں سے جو انہوں نے بھارت کے دروازے اٹلی کی سلطنت سے
آئے۔ یہ مفید حاصل کرنے کے لئے اولوس نے اقلید شہر کا رخ نہیں کیا۔
جو شہر کی طرف بھاگا اور کوستلی اہل کے اندر ایک لہجہ چکر لگا کر وہ
یہاں کی طرف بڑی تیزی سے بھاگا۔ اولوس کی بد قسمتی کہ دریائے ڈیویپ
پر پہنچتے وحشی جو قتل قبائل کی اکثریت دریائے ڈیویپ کو عبور کر کے شمال
پہنچ گئی تھی۔ ان کے بچے بچے بچے تھے تاہم ابھی تک دریا کو عبور کرنے کی
توانا نہ تھی کہ رومے تھے کہ اولوس اپنے لشکر کے ساتھ ان پر حملہ آور ہوا
۔ جو ان سے قتل عام کیا جاتی اپنی جانیں بچاتے ہوئے دریائے ڈیویپ کو
سے شمال کی طرف جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

وحشی جو قتل قبائل کا حملہ ابھی تک تھا اور رومنوں کے شہنشاہ اولوس نے
ایک تھا کہ اس کے لئے ایک اور مصیبت اٹھ کھڑی ہوئی اور وہ یوں کہ ہنگری
تمام میدانوں سے ایک اور وحشی قبائل نمودار ہوئی۔ یہ دغلا تھے۔ انتہائی
مردم اور بڑے گزیدہ لوگ تھے۔ ہنگری کے وسیع اور گرم میدانوں میں انہوں
شہر کی اور دریائے ڈیویپ تک لوٹ مار کرتے چلے آئے تھے پھر دریائے
سے عبور کیا اور اٹلی میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اولوس کو
شمال کے وحشی دغلا قبائل اس کی سرحد میں داخل ہو کر ان پر حملہ آور
کئے ہیں تو اس نے اپنی سلطنت میں ہر طرف اپنے کماندو اور جرنیلوں کو
بھارت کھانے پینے کی ہر شے اور سونے حتی کہ مہروں کی ہر شے کو نقصان
در محفوظ کر دیا جائے اور جس سمت سے دغلا اٹلی میں جنوب کی طرف بڑھ

دوسرے ہیں اس کے آگے آگے ہر جگہ کو آگ لگا دی جائے۔
 یہ احکام ملتے ہی جگہ جگہ دوسرے جرنیل حرکت میں آئے کھانے پیے اور سرور
 ہر جیسے انہوں نے قلعہ بند شہروں میں محفوظ کر دی ایک ایک سوئی بھی فیصلہ
 میں قصور کر دیا کہ اور پھر جن وسیع علاقوں اور میدانوں میں وحشی و غزال قبائل
 کر رہے تھے اس سارے علاقے کو آگ لگا دی گئی۔ اس طرح و غزال قبائل کی چٹائی
 رک گئی اس لئے کہ آگے بڑھتے ہوئے نہ انہیں خوراک ملی اور نہ لوٹ مار کا سامان
 دیکھا کی دیا۔ اس دور میں اور دوسرے ایک ہزار فکروں کے ان کی سرکوبی کے لئے لکھ
 اس سے پہلے ہی و غزال انہیں جانے کا عزم کر چکے تھے اس لئے کہ ان کا فکروں
 لگا تھا۔ اور پھر ان پر اوس کی صورت میں حملہ کا غصہ بھی مڈلانے لگا تھا۔
 انہیں ہوئے اور دوسرے ان کے سردوں پر آئے بہ نچا اور ان پر حملہ کر دیا تاہم وہ ان
 مرتے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے اٹلی سے نکل کر ایشیہ کے شمال کی طرف چلے گئے تھے
 طرح اور دوسرے وحشی و غزال قبائل سے بھی اٹلی کو محفوظ کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا
 و غزال قبائل کی اٹلی سے واپسی آپ سے آپ ہپائی اور دوسرے کے لئے انتہائی
 ثابت ہوئی اس لئے کہ جوں ہی وحشی و غزال قبائل کے ساتھ ایشیہ کو عبور کر کے
 طرف چلے گئے اس کے چند ہی دن بعد جو قسطنطنیہ پر نمودار ہوئے اس بار
 اپنے رشتہ داروں قبائل کو بھی اپنے ساتھ لایا تھا اور یہ دونوں وحشی قبائل
 ایشیہ کو عبور کر کے جنوب کی طرف بڑھے۔ لگتا تھا دوسرے کے شیشہ دوسرے
 دریائے ایشیہ کے کنارے پہنچے تھے جو قسطنطنیہ کا قتل ہوا تھا یہ جو قسطنطنیہ
 قبائل دونوں تھے ہو کر اور دوسرے سے اس کا انتقام لینا چاہتے تھے

دریائے ایشیہ کو عبور کرنے کے بعد جو قسطنطنیہ اور آٹلی قبائل نے اس دور
 راست اختیار کیا۔ اپنے راستے میں ہر آئے والے شہر اور ہستی کو بے رحمی سے
 ہوئے یہ تھوڑے وحشی قبائل اٹلی کے تاریخی شہر میلان کی طرف بڑھے۔ قیصر روم
 کو بھی جو قسطنطنیہ اور آٹلی قبائل کے حملہ آور ہونے کی اطلاع ملی پہلی قسطنطنیہ
 کے ساتھ بڑی تیزی سے میلان شہر کو بچانے کے لئے آگے بڑھائیں اور دوسرے
 شہر نہ پہنچا تھا کہ جو قسطنطنیہ اور آٹلی قبائل نے میلان شہر پر حملہ کر دیا۔ اس کا
 جو ایسا تباہ اور ایسا زوردار اور جیتا تھا کہ مکوں کے اندر اوسوں نے میلان
 لیا۔ شہر کی ہر چیز اوسوں نے لوٹ لی اور اس کے بعد وہ میلان شہر سے آگے بڑھتے
 کے میدانوں میں نمودار ہوئے یہاں دوسرے کا شیشہ اور دوسرے اپنے فکروں کے

اور دوسرے کو نہیں تھا کہ جس طرح باغی میں اس سے جو قسطنطنیہ قبائل کو اٹلی سے مار
 لگایا تھا اور وہ سب اس اور مجبور ہو کر دریائے ایشیہ کے اس پار چلے گئے تھے اس بار
 کی وہ انہیں ہپا کرنے میں کامیاب رہے۔ پھر کے میدانوں میں اور دوسرے نے جو قسطنطنیہ
 اور آٹلی قبائل کے سامنے اپنا ہڈا قائم کر لیا تھا۔ لیکن وہ اس کے لئے والی رات کو گھری
 تری کی اور اندھیرے میں جو قسطنطنیہ اور آٹلی قبائل نے اچانک حرکت میں آئے ہوئے اوسوں
 نے دوسروں پر ایسا زوردار اور ناقابل برداشت شب خون مارا کہ دوسروں کو اس شب خون
 کے چپے میں پھیل جانے کا قصاص اٹھانا پڑا۔

رات کی تاریکی میں دوسروں کے شیشہ اور دوسرے نے اپنے فکروں کی تنظیم کو درست
 کر لیا۔ جو قسطنطنیہ اور آٹلی قبائل پر جوابی حملہ کیا۔ لیکن اس جوابی حملے کا وحشی قبائل
 بکھر اڑے۔ صبح تک دوسروں اور وحشی قبائل کے میاں ہونٹا جگ ہوتی رہی۔
 اس جنگ میں جو قسطنطنیہ اور آٹلی قبائل نے دوسروں کے شیشہ اور دوسرے کو بدترین شکست
 دی اور دوسرے اپنے بچے لگے فکروں کے ساتھ ہپا ہونے پر مجبور ہو گیا تھا۔

جو قسطنطنیہ اور آٹلی قبائل کے ہاتھوں دوسروں کے شیشہ اور دوسرے کی شکست نے اس
 سے لئے اور زوردار معیشت اور بد بختی کے دروازے کھول دیئے۔ وہ اس طرح کہ چار
 برسوں نے اور دوسرے کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے قیصر روم ہونے کا دعویٰ کر دیا تھا۔

ان میں پہلے پہلی میسوس دھڑا اور بالوس تیسرا اور بالوس اور چوتھا وحشی کا تھ قبائل کا
 اور دوسرے تھا۔ جو وحشی کا تھ قبائل اب تک دوسروں کے مطیع اور فرمانبردار ہو کر رہی مگر
 سے تھے۔ لیکن اور دوسرے کے جو قسطنطنیہ اور آٹلی قبائل کے ہاتھ شکست کے بعد کا تھ
 قبائل نے بھی اپنے سپہ سالار فامیس کی سرکردگی میں قسمت آزمائی کا قصد کر لیا تھا۔ لہذا
 فامیس نے بغاوت کرتے ہوئے دوسروں کا شیشہ ہونے کا اعلان کر دیا تھا

ان چار جزیروں کے شیشہ ہونے کا اعلان کرنے کے ساتھ ہی جگہ جگہ اٹلی میں
 خاندانی اندھ کھڑی ہوئی تھی۔ دوسری طرف اور دوسرے کو بدترین شکست دینے کے بعد وحشی
 قبائل جو قسطنطنیہ اور آٹلی قبائل نے اپنی پیش قدمی جاری رکھی۔

اور دوسرے کو شکست دینے کے بعد وہ اپنا ایڑہ لٹک تک آئے اور ساحل مہرین کے
 ساتھ ساتھ وہ صوبہ کی طرف بڑھے۔ دوسرے شیشہ اور دوسرے کے لئے یہ بڑا کڑا اور سخت
 دھمکا تھا۔ تاہم اس نے ان حالات سے بچنے کا عزم کر لیا تھا۔ اور دوسرے اور دوسرے بغاوتوں کو
 دبا کر کے سب سے پہلے بیرونی حملہ آوروں سے بچنا چاہتا تھا۔ لہذا بڑی تیزی اور

جلدی میں بہت بڑا لشکر تیار کیا اور جو لشکر اور آٹائی قبائل کی راہ روکنے کے لئے تھے۔ اس وقت تک جو لشکر اور آٹائی قبائل اٹلی کے وسط تک پہنچ چکے تھے اور انہوں نے اس قدر لوٹ مار کی تھی اس سے اب وہ سالن سمیٹ سکیں جا رہے تھے۔ جو بار سے انہیں حاصل ہوا تھا۔ لہذا ان کے سرداروں نے فیصلہ کیا کہ اب چونکہ واقعی قبائل کافی لوٹ مار کر چکے ہیں لہذا اب واپس ہونا چاہئے یہ فیصلہ ہونے کے بعد جو لشکر اور آٹائی قبائل واپس زمینیں کی طرف جیسے لگے تھے۔

اس کی پہچانی سے اور یوں نے خوب فائدہ اٹھایا۔ اپنے لشکر کے ساتھ وہ بڑی تعداد سے آگے بڑھا اور ان پر حملہ کر دیا۔ اس طرح اس نے واپس جاتے ہوئے جو لشکر اور آٹائی قبائل کو جھیلے کا موقع دیا اور ان کی پشت اور دائیں بائیں جانب کی سمتوں سے اس قدر ہیرے پھینکے کہ جو لشکر اور آٹائی قبائل کی اکثریت کو اس نے قتل کر دیا۔ اور بہت کم ویشوں کو اس نے دریائے ڈینیوب کو پار کر کے بچ گئے کا موقع فراہم کیا تھا۔

میں اس موقع پر جس وقت اور یوں جو لشکر اور آٹائی قبائل کا مقابلہ کرتے ہوئے ان کا قتل عام کر رہا تھا وہاں ڈینیوب کے شرقی حصے سے کاتھ کے وحشی قبیلے نمودار ہوئے۔ جو لشکر اور آٹائیوں کو بدترین شکست دینے کے بعد اور یوں کا ساتھ قبائل کی طرف بڑھا اور انہیں بھی اس نے دریائے ڈینیوب میں کرے نہ دیا۔ اس طرح اور یوں نے ایک طرح سے اٹلی کو بڑی اور وحشی حملہ آوروں سے محفوظ کر لیا تھا۔

جو لشکر اور آٹائی قبائل کا قلع قمع کرنے کے بعد اور یوں سب سے پہلے وحشی کال قبائل اور ان کے اتحاد کار گاہوں کے خلاف حرکت میں آیا۔ گاہیں ڈاکو میدانوں میں اور یوں نے بدترین شکست دی اس طرح گاتھ قبائل کو ایک بار پھر قیصر دام اور یوں نے اپنا مطیع اور فرمانبردار بنا کے رکھ دیا تھا۔

اس کے بعد اور یوں نے چند ہی ہفتوں تک اپنی لشکر قوت کو مجتمع کیا۔ چند بار اس نے تھاری میں لگائے اٹلی کے ان تین جرنیوں کے خلاف حرکت میں کیا۔ جسوں نے بغاوت کرتے ہوئے قیصر دام ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور یوں کی خوش قسمتی کہ وہ باری باری ان تینوں باقی جرنیوں کو بھی اپنے سامنے مصوب کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس طرح قیصر دام اور یوں نے گاتھ کو شل اور جدوجہد کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اٹلی کو بڑی عمدہ اور یوں سے محفوظ کر دیا بلکہ اٹلی کے اندر جو حکومتیں اور خانہ جنگی بھی کیفیت پائی ہو گئی تھی اسے بھی ختم کر کے رکھ دیا۔

جلدی میں بہت بڑا لشکر تیار کیا اور جو لشکر اور آٹائی قبائل کی راہ روکنے کے لئے تھے۔ اس وقت تک جو لشکر اور آٹائی قبائل اٹلی کے وسط تک پہنچ چکے تھے اور انہوں نے اس قدر لوٹ مار کی تھی اس سے اب وہ سالن سمیٹ سکیں جا رہے تھے۔ جو بار سے انہیں حاصل ہوا تھا۔ لہذا ان کے سرداروں نے فیصلہ کیا کہ اب چونکہ واقعی قبائل کافی لوٹ مار کر چکے ہیں لہذا اب واپس ہونا چاہئے یہ فیصلہ ہونے کے بعد جو لشکر اور آٹائی قبائل واپس زمینیں کی طرف جیسے لگے تھے۔

اس کی پہچانی سے اور یوں نے خوب فائدہ اٹھایا۔ اپنے لشکر کے ساتھ وہ بڑی تعداد سے آگے بڑھا اور ان پر حملہ کر دیا۔ اس طرح اس نے واپس جاتے ہوئے جو لشکر اور آٹائی قبائل کو جھیلے کا موقع دیا اور ان کی پشت اور دائیں بائیں جانب کی سمتوں سے اس قدر ہیرے پھینکے کہ جو لشکر اور آٹائی قبائل کی اکثریت کو اس نے قتل کر دیا۔ اور بہت کم ویشوں کو اس نے دریائے ڈینیوب کو پار کر کے بچ گئے کا موقع فراہم کیا تھا۔

میں اس موقع پر جس وقت اور یوں جو لشکر اور آٹائی قبائل کا مقابلہ کرتے ہوئے ان کا قتل عام کر رہا تھا وہاں ڈینیوب کے شرقی حصے سے کاتھ کے وحشی قبیلے نمودار ہوئے۔ جو لشکر اور آٹائیوں کو بدترین شکست دینے کے بعد اور یوں کا ساتھ قبائل کی طرف بڑھا اور انہیں بھی اس نے دریائے ڈینیوب میں کرے نہ دیا۔ اس طرح اور یوں نے ایک طرح سے اٹلی کو بڑی اور وحشی حملہ آوروں سے محفوظ کر لیا تھا۔

جو لشکر اور آٹائی قبائل کا قلع قمع کرنے کے بعد اور یوں سب سے پہلے وحشی کال قبائل اور ان کے اتحاد کار گاہوں کے خلاف حرکت میں آیا۔ گاہیں ڈاکو میدانوں میں اور یوں نے بدترین شکست دی اس طرح گاتھ قبائل کو ایک بار پھر قیصر دام اور یوں نے اپنا مطیع اور فرمانبردار بنا کے رکھ دیا تھا۔

انی میں حادث بن حسان نے رومن جرنیل کو بدترین شکست دی۔ اور وہ رومن
 لشکر کے ساتھ پہنچ چکا تھا۔

حکومت نے رومن جرنیل کے ساتھ بدترین سختی سے اپنی اوک پہنچا اس وقت تک
 وہاں اپنے لشکر کے ساتھ پناہ کر چکا تھا اور ایک شہر میں حادث بن حسان کے
 دست کھانے والا رومن جرنیل بھی اپنے بچے کے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ چکا
 تھا۔ اور شہر کے باہر ہولناک جنگ ہوئی اس جنگ میں حکم نصیب کے جرنیل رومان
 دست ہوئی۔ رومان کو شکست دینے سے بعد رومن شہنشاہ اورلیوس نے سمرات کے بند
 کو حکم اس کا تعاقب کیا لیکن رومان اپنے لشکر کو بچا کر سمراتی بھول حیدوں میں
 پھرتے ہوئے مل گیا۔

اسی دن کے مقام پر شکست کھانے کے بعد رومان پہلے انوں شہر کی طرف گیا وہاں
 اپنے لشکر کے ساتھ پناہ کر لیا اور حاکم لینے کا۔ رومان اب کس طرف پیش
 کرتا تھا۔ انوں شہر میں قیام کے دوران رومان کی طرف حکم نصیب کے پہنچے تھے
 ان کے ذریعے حکم لے رومان کو حکم دیا کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ ایسا شہر کی
 طرف اور وہاں حادث بن حسان کے ساتھ مل کر رومن کے سامنے اپنے دفاعی حصہ
 اور رومن کے سامنے کی کوشش کرے۔ حکم نصیب کا یہ حکم ملے ہی رومان اپنے لشکر
 کے ساتھ حادث بن حسان کے ساتھ شامل ہونے کے لئے ایسا شہر کی طرف کوچ کر گیا۔

اس حربہ اپنی اور شہر سے باہر رومان کو شکست دینے کے بعد رومن شہنشاہ
 نے اپنے لشکر کے ساتھ ایسا شہر کی طرف بڑھا۔ اس کی وہاں آئے سے پہلے ہی
 رومان اور رومان دونوں نے مل کر ایسا شہر سے باہر ان دفاعی حصہ لیا تھا۔
 ان رومانوں نے اپنے لشکر کے ساتھ حادث بن حسان کے ساتھ لشکر کے سامنے

روان فیصلہ کن جنگ کرنے کے لئے دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے صف
 — جنگ کی ابتدا کرنے سے پہلے رومن شہنشاہ کے حکم پر اس کے لشکر میں بڑھے
 صف کے قبل اور دھم اور تاشے جتے گئے تھے پھر رومانوں کے حکم پر اس کا
 رخ ہونے کے لئے حادث بن حسان کے لشکر کی طرف ترمیم کی شورش دونوں
 درمیان قدرتی تقدیر کے سببوں کی طرح آئے پھر حادث حادث بن حسان پہلے لشکر

فصیحت کو ماتم بنا دیا تھا۔ حکم نصیب کو جب یہ اطلاع ملی کہ اورلیوس مصر پر حملہ
 رہا ہے تو اس نے مصر کے دفاع کے لئے کچھ نہ کیا۔ وہ جانتی تھی کہ اگر اس نے پناہ
 سمرات سے نکل کر مصر کا رخ کیا اور وہاں جنگ کی ابتدا کی تو ہو سکتا ہے ان دونوں
 طاقتوں میں وہ دونوں کے سامنے اپنا دفاع نہ کر سکے اور اس کی رہی سہی ساکھ ختم ہو
 جائے۔ پالیسہ کی حکم نصیب سے جب مصر کے دفاع کے لئے کچھ نہ کیا گیا تو رومن
 اورلیوس نے آگے بڑھ کر اسی کسی رکاوٹ کے مصر پر قبضہ کر لیا تھا۔

رومن شہنشاہ اورلیوس نے جب مصر پر قبضہ کر لیا تو پالیسہ کی حکم نصیب بڑی
 ہوئی۔ وہ جانتی تھی کہ مصر پر قبضہ کرنے کے بعد رومن حضور ارض شام پر حکم نصیب
 مرکزی شہر پالیسہ کا رخ کریں گے۔ لہذا اس نے جنگی تیاریوں کو مضام پر پہنچا دیا تھا۔
 نے ایک بہت بڑا اور بہترین لشکر تیار کیا۔ اس لشکر کو اس نے تیس حصوں میں تقسیم
 ایک حصہ اس نے اپنی کمانداری میں رکھ دیا۔ دوسرا حصہ اس نے حادث بن حسان
 سرکردگی میں دیا جبکہ تیسرا حصہ اپنے ایک اور جرنیل رومان کی کمانداری میں دے دیا
 مصر پر قبضہ کرنے کے بعد رومان کا شہنشاہ اورلیوس ایسا شہر کی طرف
 یہاں اس نے ان بدعتوں پر دوبارہ قبضہ کیا جو حکم نصیب نے فتح کئے تھے۔ ایسا شہر
 میں اپنی قوتات کھل اور اپنا قبضہ مستحکم کرنے کے بعد رومن شہنشاہ ارض شام کی
 طرف بڑھا۔

ارض شام میں داخل ہونے کے بعد اورلیوس نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں
 کیا۔ ایک حصہ اس نے اپنے ایک جرنیل کو دیا اور اسے ایسا شہر پر حملہ آور کرنے
 لئے روانہ کیا دوسرا حصہ جو اورلیوس نے اپنی سرکردگی میں رکھا تھا اسے اپنے
 اپنی اوک شہر کی طرف بڑھا تھا۔

حکم نصیب کو جب رومانوں کے شہنشاہ اورلیوس کی اس پیش قدمی کی اطلاع ہوئی
 فی الفور حرکت میں آئے۔ اپنے جرنیل رومان کو اس نے اپنی اوک شہر کی طرف روانہ
 کیا کہ اس شہر کی رومانوں کے شہنشاہ اورلیوس سے حفاظت کرے۔ جبکہ حادث بن حسان
 اس نے ایسا شہر کی طرف روانہ کر دیا تاکہ وہ رومان جرنیل ایسا شہر کی طرف
 کے لشکر کو لے کر پہنچے وہ اسے ایسا شہر میں داخل نہ ہونے دے۔

حادث بن حسان کے ایسا شہر پہنچنے سے پہلے ہی رومان لشکر شہر سے باہر
 تھا اور ایک طرح سے اس نے شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ ایسا شہر ہی حادث بن حسان
 نے اپنے لشکر کے ساتھ پناہ کر لیا۔ اسے ہی وہ رومانوں پر حملہ آور ہو گیا۔

طالب کر کے کہنے لگی۔

جیسے غرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تم دونوں کی دونوں کے خلاف اور یوں کے خلاف فتح مندی کی جبریل ملے گی۔ لہذا میں تم دونوں کو ایک توحیح کی دینے آئی ہوں دوسرے میں تم سے یہ کہنے آئی ہوں کہ یہاں سے اپنا پڑاؤ اٹھا کر ایک طرف سے میرے پاسوں نے خریدی ہے کہ اس کے مطابق اولیوں نے یہاں سے دس میل شمال میں اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر لیا ہے اور اس نے آئی سے مزید تک کر لی ہے تاکہ وہ ہمارے ساتھ ایک نہ فٹم ہونے والی جنگ کا تدارک کر سکے۔ میں نے مرکزی شہر یا لیمہ کے ارد گرد صحرائوں کے اندر ٹھکانوں کی صورت میں آبادی کی طرف اپنے قاصد بھجوا دیے ہیں کہ جوں ہی دشمن شمشاد صحرائے گزر کر ہمارے شہر یا لیمہ کا رخ کرے تو وہ رات کی تاریکی میں اس کے لشکر پر حملہ اس طرح کرے کہ اس سے اور بھی ایک پن سے شب ظن رہنا شروع کریں کہ اولیوں کو مجھ پر اپنا پڑاؤ کی پیش قدمی مدد کے واپس دیا جائے مجھے امید ہے کہ جب اولیوں کو اگلی سے ٹک جائے گی اور وہ ہمارے مرکزی شہر یا لیمہ کی طرف بڑھے گا تو در راستے میں ٹھکانوں جو صحرائی جنگ میں اپنا جواب سیکھ سکتے ہیں وہ دشمن لشکر پر حملہ کرے گا کہ اس کی پیش کو یقیناً مدد دیں گے اس طرح مجھے امید ہے کہ دشمن شمشاد کو ہم پر قہر حاصل کے چھانٹے گا کام و نامراد لوٹا پڑے گا۔

دوسری طرف میں تم دونوں کو یہ دینا چاہتی ہوں کہ آج ہی صبح سے اس طرف سے قتل میں نے اپنے قاصد امیر کی سامانی سلطنت کے شمشاد ہرام اور کی طرف سے ہیں اسے میں نے پیغام بھجوا دیا ہے کہ دس آج اگر ہم پر حملہ کرے تو ہمیں بھی شک ہو سکتا ہے لہذا ہمیں چاہئے کہ مل کر دوسروں کا مقابلہ کریں اور اس طرف یہاں سے اور یہاں بلکہ انہیں پیشانی متفرق جات سے بھی محروم کر دیں۔ مجھے امید ہے کہ ہرم اور میرے اس پیغام کا کوئی مثبت جواب دے گا۔

تیسری بات میں تم سے یہ کہنے آئی ہوں کہ تم آج ہی اپنے لشکر کا پڑاؤ بہت اچھا اور پائیدار کی طرف دیا۔ اور جاؤ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی۔ میں نے یہ صحرائے اندر جگہ پہلے ہوئے اپنے پھوٹے پھوٹے شہروں کی حفاظت کرنے کے ہیں اپنی پوری قوت اور طاقت کو اپنے مرکزی شہر یا لیمہ میں جمع کر لینا چاہئے۔ کے اندر آباد عرب بدوی قبائل دوسروں کی پیش قدمی مدد کر انہیں ٹھانگ جائے گا۔ دوسری تو یہ ہادی حوش حسنی ہو گی اور اگر دشمن کسی نہ کسی طرح اپنے لشکر کو

دوسری شہر یا لیمہ تک پہنچی جائے تو ہم شر سے باہر نکل کر پڑے حوصلے اور پڑے ساتھ بدوسوں کا مقابلہ کر سکیں گے حادثہ بین حسان اور زید اس دونوں نے ملکہ کی اس تجویز کو پسند کیا لہذا ان کے کہنے پر وہ دونوں اسی رات اپنے لشکر کو لے کر اسے پائیدار کی طرف لکھ کے ساتھ کوچ کر گئے تھے۔



دوسری دشمن شمشاد اولیوں کو اگلی سے ٹک کی صورت میں ایک بہت بڑا لشکر ملے گا۔ دشمن کی تعداد اس لشکر سے بھی زیادہ تھی نہ پہلے سے اولیوں کے پاس تھا۔ اگلی لشکر نے نا راج سے اولیوں کے حوصلے بلند کیے لہذا اس نے مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ سب کو ہر صورت میں شکست دے کر اور اسے گرفتار کر کے اپنے ساتھ دوم لے جائے گا۔

دوسری طرف مرکزی شہر یا لیمہ کی طرف پیش قدمی شروع کرنے سے قبل اولیوں کے در ٹھکانوں میں آباد بدوی قبائل سے رابطہ کرنا شروع کیا اولیوں جانتا تھا کہ صحرائے اندر آگے بڑھتے ہوئے اگر وہ ملکہ زینب کے شہر یا لیمہ کی طرف آتے راستے میں ٹھکانوں میں آباد بدویوں کے سنے نصیحت کھڑی کریں گے اور صحرائے اندر جگہ جگہ اس کے لشکر پر شب خون مار کر اس کے لشکر کو رعب اور ٹک اور ضروریات زندگی کے قیمتی سامان سے محروم کر دیں گے بلکہ قتل عام کرتے ہوئے۔ دشمن کی تعداد کو بھی گھٹا کر رکھ دیں گے۔

انہیں خدشات کے پیش نظر اولیوں نے اپنے نمائندے ہادی قبائل کے مختلف مقامات کی طرف روانہ کئے بدوی قبائل کے سرداروں اور سرکردہ لوگوں کو اولیوں نے انہیں اور تحائف پیش کئے اور ان سے وعدہ لیا کہ جب وہ اپنے لشکر کے ساتھ ملکہ کے مرکزی شہر یا لیمہ کی طرف پیش قدمی کرے گا تو وہ اس کے لشکر پر حملہ کرے گا۔ اولیوں کی طرف سے مستقل رقم لے کے بعد ان بدوی قبائل نے اولیوں کے وعدہ کو یاد رکھا کہ وہ اس کے لشکر سے ساتھ تصادم کا کھیل نہیں کھیں گے یہ راستہ کے بعد اولیوں نے ملکہ زینب کے مرکزی شہر یا لیمہ کی طرف پیش قدمی کر دی تھی۔



دوسری طرف ملکہ زینب کے قاصد جب امیر ان کے شمشاد ہرام اولی کی خدمت میں

سے دوسرے سرے کی طرف پھرتا لے جا رہا تھا۔ دوسوں نے مانگ کر حارث بن ابی نعمان کی جس کے نتیجے میں حارث بن حسان چھٹی ہو کر گیا اور اپنے سے نیچے گر کر وہ دم توڑ گیا تھا۔

حارث بن حسان کے مرتے ہی اس کے چھوٹے نظریوں نے بڑی حیرت و اشتہاد کا ثبوت دیا۔ حارث بن حسان کی لاش کو اٹھاتے ہوئے انہوں نے فکر و میدان جنگ پہنچ کر شہر کے اندر محصور ہو جانے کا حکم دے دیا تھا۔ یہ حکم سننے ہی پر سالار حارث بن حسان کی لاش کو لے کر اور اپنے فکر کو سمیٹتے ہوئے شہر میں گئے تھے۔ حارث بن حسان کی لاش کو شہر کے علی دروازے کے قریب رکھ دیا گیا تھا جس وقت فکر و حیرت اللہ کر شہر میں داخل ہوا تھا اس وقت حارث بن حسان کے اوپر مارا مگر دیکھ دی گئی۔ تاہم اسے یہ خبر نہ ہوئی تھی کہ اس کا شہر حارث بن حسان تھیں سے چھٹی ہو کر دم توڑ چکا ہے۔ وہ فیصل کے اوپر نظریوں کو قلعہ کے اندر حبس کرنے میں مصروف تھی کہ اسے حارث بن حسان کے مرتے کی اطلاع ہو گئی۔ چاروں کے پاؤں تلے سے شہر کی فیصل نکل کر رہ گئی تھی۔ اس نے مارے اپنے چند چھوٹے سالاروں کو سوئے ہوئے پھر وہ بھاگتی ہوئے فیصل سے اتر کر شہر دروازے کی طرف بھاگی تھی۔

جب وہ حارث بن حسان کی لاش کے پاس آئی تو دیکھ کر اس کے ہاتھ پاؤں اٹھائے اڑنے لگی تھیں اور رنگ ہلکی ہو کر رہ گیا تھا۔ لاش کے پاس وہ بیٹھ گئی۔ دیر تک وہ غیب سے انداز میں حارث بن حسان کے خوں آواز چہرے کو دیکھتی رہی۔ پھر پڑی اور بدلی طرح دھڑکیں مار کر رونے لگی تھی۔ تھوڑی دیر تک ایسی ہی حالت تھی۔ حارث بن حسان نے اپنے آپ کو سہارا اپنی آنکھیں اس نے خشک ہیں۔ حارث بن حسان چہرے پر اس نے اپنا نرم اور گداز ہاتھ پھیرا پھر وہ ایک عزم اور ایک جنگلی میں آگئی۔

"حارث میرے حبیب۔ میرے رفیق۔ تم میری تعانیوں میں امرت پرست ہو۔ اہل بیت کے لئے حرمت کی جہان، میری زیست کے لئے جیسے کی گلابی خوشبو، میری مرادی کی ساتوں میں میرے لئے خوشبو اور مسروں کا چرچا اور خواہش اور قوتوں و دلوں میں تم میرے لئے امن کی بشارت۔ خوشحالی کی امید تھی۔

ان دونوں نے دھوکہ دیا اور فریب سے غم لینے ہوئے حبس سکوت میں رہ گئے۔ ان کی دہل۔ تاریک گھون کی کوکھ میں پاتل کے نیلے اندھیرے۔ الماک گھن میں رہا۔

اصل ہمارے جبر کی اور زانی ہمارے رکھ دیا ہے۔

حارث میرے حبیب۔ اس نیلے آسمان کے اور بولہ زمین پر اب جبکہ تیری روح تاریکیوں میں گھوٹ گئی ہے تو تیری مرگ نے میری نظر نظر میں اداسیوں غصے نفس میں درد بردی ہیں۔ موت نے تیری روح کو جسم سے الگ کر کے میرے حیات کی دنیا کو برباد کر دیا ہے۔ مجھے تیری موت نے ذلت و ہستی اور موت اور نیستی کے گھن میں زندہ کر دیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی حارث نے اپنے آپ کو مضلا۔ سب سے پہلے اس نے حارث کی قبر و مہمیں کا ہندوست کیا اس کے بعد وہ دونوں کا مقابلہ کرنے کے لئے شہر کی فیصل سے نکلا۔ اس طرح اگلے جیسے اس واقعہ کے عجب سے کڑی دھوپ کی۔ جیسے جس دن و اماہیدی کے آسمان پر آگ کے پادوں کا پھیلاؤ۔ جیسے ستاروں کی گونج۔ اس کے طرف اور زندگی کے دھوپ چھاؤں کی طرف پہنچے گھون میں خواہشوں کی الجھن و تپ طبع میں اٹھ کر رہا ہے۔

اس کے علی دروازے سے اپنے فکر کے ساتھ حارث نے دونوں کا مقابلہ کرنے کے لئے آگئی۔ بڑی جراتوری۔ بڑی دھڑکی بڑی شہامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ موت و حیرت میں۔ غصے کے سال۔ چاہی کے جسم اور غرور کے دلخیز کی طرح دونوں کے ساتھ آتی اپنے فکر کی صفیں اس نے درست کیں پھر وہ دونوں پر موت کی بھڑکی۔

حارث نے اہلیت و کرب کے ذریعہ دم اور بھلیوں کے ساتوں کی طرح حصہ آور ہوئی تھی۔ حارث نے یہ حملہ اس قدر زوردار اور جاندار تھا کہ حارث کا ہاتھوں کے باہر کھول گئے۔ حارث سے اٹھا کر کھل چلا کر دے گی۔ یہ کہ جبر کی خلق آگ کے دھوئیں سے

حارث نے خاطر و دماغ اور قربتوں کی جھون کو لا کر رکھ دے گی۔ اس طرح زوردار حملہ حارث نے کیا تھا اسی زوردار انداز میں دونوں نے اپنا رخ اڑتے ہوئے جارحیت اختیار کی جس کے باعث میدان جنگ نظروں کے علاوہ۔ انہوں نے گھسیں۔ گوارہ ہواؤں کے سرد جھوکوں میں۔ اچاڑ پھیل۔ دیوار جذبوں۔ روح اور

ان کے اہل میں گراٹے گھون کے وحشتانہ رقص جیسی صورت اختیار کر گیا تھا۔ اہل میدان جنگ حارث اور دونوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی رہی۔ دونوں نے اپنے اپنے حارث کے فکر کی خداوند ہونے کے برابر تھی پھر کوئی قابل جرحل بھی نہ پاس نہ رہا تھا۔ جو اس جنگ میں اس کی مدد کرتا وہ بے چاری اکیلی ہی دوسوں کے لئے آتی رہی۔ آخر دونوں نے اسے زمین اطراف سے گھیر کر اس پر جان لیوا حملے شروع

یوں۔
یونان اور کیرش دونوں جب دہانے اڑک اور دہانے گورگن کے درمیان
سرخ رنگ کی چٹانوں کے کوستانی سلسلے میں داخل ہوتے تو ایک سمت پڑی چٹان
ایک لے یونان اور کیرش دونوں کو رک جانے کے لئے کہا۔ دونوں ایک کے
گئے پھر ایک لے اسی چٹان کے ایک طرف ہو کر سامنے دیکھنے کو کہا جب انہوں
تو دنگ رہ گئے۔ ان کے سامنے تھوڑے سی واسطے پر کھن ازان ایک چٹان کی تھیں
اکیلا بیٹا ہوا تھا یہ صورت حال دیکھتے ہوئے یونان نے کیرش کو پاند سے بکڑ کر اس
رنگ کی چٹان کی اوٹ میں بٹھا دیا تھا اس کے پیچھے وہ کیرشوں نے آزان کو
قبضہ ہی پڑی ہوئی سلیڈ سی مل کا ایک ایسا قہ یونان نے اسے اٹھا اور پڑی
ساتھ اس نے سرخ رنگ کی اس چٹان پر تصویریں بنائی تھیں۔ ایک کھن آزان
دوسری اس اڑوہا کی جس کا روپ آتن دھارا کرتا تھا جب وہ دونوں تصویریں
گئیں تو تصویروں اور چٹان پر یونان نے اپنا اصل کیا اس کے بعد اس نے اپنا
وہ پھر اس نے کیرش کو تھماتے ہوئے نئی اڑوہا میں اور سرگوشی میں کہا
دیکھ کیرش سرخ رنگ کی اس چٹان پر ہی نے ایک تصویر آزان کی اور انہوں
اڑوہا کی بنائی ہیں جس کا وہ روپ دھارنا ہے یہ جو پھر میں نے تھم دیا ہے
میں نے اپنا اصل کر دیا ہے تو اسی چٹان کی اوٹ میں بھی رہنے کی جگہ میں اکیلا
طرف جاؤں گا۔ اس موقع پر کیرش نے کچھ کہا چلا آج میں یونان نے اپنے ہاتھوں
دیکھے ہوئے اسے حاشا رہنے کا اشارہ کیا پھر وہ دہانہ پڑی اڑوہا میں کیرش
رہا تھا۔

دیکھ کیرش جب آزان اڑوہا کا روپ دھار کر مجھ پر حملہ آور ہوئے تو کیرش
تو اڑوہا کے عین سرواٹے مقام پر خوب لڑ سے میرا پیچھا چھوڑ دیا پھر دیکھا اس
ہوتا ہے۔ آزان فوراً اڑوہا سے اپنے اصلی روپ میں آجائے گا۔ اور اگر آزان
اصلی روپ میں اپنا کوئی اصل اپنی کوئی سری توہمی استعمال کرتے ہوئے میرے خلاف
میں آتا ہے تب تم آزان کی نئی ہوئی تصویر پر عین دل کے مقام پر اپنا پیچھا
دیکھنا اس کا کیا خوب رد عمل ہوتا ہے۔ اس طرح میں جڑی آسانی سے آزان کو اپنے
مطلوب کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

یونان کی اس مشکل سے کیرش کے چہرے پر خوش کن مسکراہٹ نمودار ہوئی
وہ زہد چھن جسم میں یونان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ دیکھ یونان میرے

میں قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جس طرح چاہتے ہیں میں ایسے
کے پیچھے امید ہے کہ یہ طریقہ استعمال کرتے ہوئے آزان کو ہم یہاں سے بھاگنے
کے اور ضرور اس کا قلع قمع کر کے رکھیں گے۔ چوں ہی آپ آزان کی طرف
کے میں پیچھا نہیں کر سکتی ہو جاؤں گی آپ پر نگاہ بھی رکھوں گی اور حالات کے
میں بھی استعمال کرگی رہوں گی۔ کیرش کے اس جواب سے یونان خوش ہو گیا تھا
اس کے کھن کے قریب لے گیا دہانہ اڑوہا میں کیسے لگا۔

یونان اب تو اپنا پیچھا نہیں کر سکتی ہو جا۔ میں آزان کی طرف جاتا ہوں پھر
دہانے گورگن اور دہانے اڑک کے درمیان اس کو سانی سلسلے میں آزان کا
یونان ہے۔ یونان کے کہنے پر کیرش پیچھا نہیں کر سکتی ہو گئی تھی جبکہ یونان اس
کے کی چٹان کی اوٹ سے نکل کر آزان کی طرف بڑھا تھا۔

یونان کے قریب جا کر یونان اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کھانا اس طرح وہ آزان
کے کھانے کا پتہ دیتا تھا چٹان اس کے کھانے کے بلکہ جب آزان اس کی طرف
ہو تو یونان کے چہرے پر حیرت اور پریشانی کے آثار نمودار ہوئے وہ آگے بڑھتا
اسی ہر آزان کی کشت اور کھلتی ہوئی اوار صحت سے گھرائی۔ آزان کہہ رہا

کلی کے لٹکے۔ یہ مت جان کہ میں سرخ اور سیاہ چٹانوں کے اس کوستانی
میں بند ہونے ایک فرگوش کی طرح بے خبر چڑھا ہوا ہوں۔ میں ساری اور
جی کیرش کی آمد سے پتہ نہیں میں جانتا ہوں تو کیرش کو اپنے پیچھے سرخ چٹان
نہ نہ کر آیا ہے اور خود میری طرف آیا ہے تاکہ مجھے اپنے سامنے زیر اور
پسے رکھ کر کشت کرے۔

یونان نے کہنے کے بعد آزان تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ اپنا سلسلہ کام جاری
کے کہ رہا تھا۔

یونان کے لٹکے۔ تم کہیں میرے پیچھے چڑے ہو۔ کس بات کا مجھ سے انتقام لینا
میں رکھو تم نہ مجھ پر غلبہ حاصل کر سکتے ہو نہ اپنے سامنے مجھے زیر کر سکتے ہو۔
میں سایوں کے سڑکے پیچھے لگ گئے ہو۔ ایسا کر دے تو اپنا اچھا چہرہ سیاہ گہری
مالی۔ یوں کی قہر قہرمت کو وصل و جگر کے پرانے قصے اور دالہ سرخ چہرے پر
آثار نمایاں کر لو گے جاؤ یہاں سے پیچھے جاؤ۔ تم اپنے حال میں مست رہو
یہاں میں زندگی بسر کرتے ہو۔ میں تم سے کوئی سروکار نہیں رکھتا تم مجھ سے کوئی

مہر کوئی تعلق رکھنے کی کوشش مت کرو۔ جاؤ چلے جاؤ۔

یونان جب وہاں سے نہ ہٹا اور جم کر دیں کھڑا ہوا تو آذان اپنی جگہ پر بیٹھ کر یونان کی طرف دیکھے بغیر کسے لگے۔ دیکھ نکل کے نکلتے۔ تم کیوں اپنی حالت گزرتی رات۔ قطبہ قطبہ آواز گراتی شب میں مدحوں کی جھلک۔ لوگوں کے وحش ہوش میں اپنے جسم کو سوجھنے غلے میں بدلنا چاہے ہو۔ اگر تم ایسا کرنے کی کوشش کرے تو سن رکھو تم سوئے دشت۔ چاس کے صرا میں رقص کرتے شرارت بھرا شکار ہو جاؤ گے۔ سر نہ شہر میں جلتی صرر کے انگاروں کا گہ ہوتی امیدیں میں جاؤ گے۔ جاؤ چلے جاؤ۔ اپنے کام سے غرض رکھو۔ میں کیا کرنا ہوں۔ حوازیں نہیں اس سے کیا غرض تم کوئی اس نکلنے پر ہونے والے سارے کاموں کے دھندلے ہو جاؤ۔ اس پر یونان اپنی تھک بھرا ہوا اور چھٹی تانتے ہوئے کسے لگے۔

دیکھ بدی کے گناشت۔ یہ مت گمان کرو کہ تمہاری اس دھمکی۔ تمہاری اس کرشت گنگو سے میں تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ کر یہاں سے چلے جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ میں تو اس کو مستحکم سطلے میں تمہارے شور اور ہشور میں شعلے دھواں ہی دھواں۔ اور میں گمان حاصل کر کے دکھا دوں گا۔ کچھ آواز اس سطلے میں میں تمہاری خواہشوں کی گہری پرچائیوں میں حوا کے دھارے آگ سے تمہارے دھماکوں کی یادوں میں خمیر اسالی کی جبین بھر کے دکھا دوں گا۔ آذان ایک ٹیک دل کاٹن تھا پر اب تو ہی نوع انسان کے لئے سوت کا ڈھ۔ زہر کا پالو۔ اندر ان کا پھول اور دود کی دھواں ہے جسے میں ہر حال میں آرا کے رہوں گا۔ ساتھ یونان نے ایک پھلکے کے ساتھ اپنی کھوار نکال تھی۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے آذان بجلی کے زوال کرنے والے کسی کومہ کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا لگاؤں بھر کے اس نے یونان کی طرف دیکھ کر لے انداز لگایا اس کی آنکھیں پڑی تیزی کے ساتھ سرخ ہونا شروع ہو گئیں جسے آہستہ ان کے اندر فیلے لپک کر یونان کا سرخ کرنے لگے تھے یہ صورت حال دیکھتے ہوئے اپنی کھوار پر اپنا کوئی سری عمل کیا پھر کھوار کو اس نے اپنے چادروں طرف گھما کر اپنے چہرے کے سامنے کر لیا تھا۔

اتنی دیر تک آذان کی آنکھیں پوری طرح سرخ ہو گئیں جس پر ان کے بے امن جسم کے شعلے پڑی تیزی کے ساتھ یونان کی طرف لپکے تھے لیکن وہ شعلے ان کی آنکھوں سے مافوق الفطرت انداز سے نکلے تھے وہ یونان کی کھوار کے قریب آ

ڈھونے لگے تھے۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے آذان کے چہرے اور آنکھوں میں کسی دھندلے کے آثار نمودار ہوئے تھے میں اس کو پنہان کے پیچھے چھٹی ہوئی کیرش نے ہی ہوئی صورت کے دل کے مقام پر پھر خوب قوت سے دلیا تھا پھر دلیا تھا کہ عیب کی لذیت سے آذان تڑپ کر دھڑسا ہوا گیا اور وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑا تھا۔ یہ وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور ایک بہت بڑا اڑو حوا میں کر کے سامنے نکل کھڑا ہوا تھا۔

اسی وقت کیرش نے اپنا پھر ہٹا کر اڑو سے کے میں چل کے اندر پوری قوت سے اٹھ اٹھایا ہوا تھا کہ آذان جو اڑو حوا کی صورت اختیار کر گیا تھا لڑا رہا پھر اچانک پھٹا پھٹا ہوا اور دوبارہ آذان کی شکل و صورت میں نمودار ہوا۔ اس کا ایسا ہونا تھا۔ اس نے اپنی کھوار خدا میں بلند کی اور پڑی پڑی رہی تھی اس سے اپنی کھوار آذان گزرتی تھی۔ یونان کی قمر اور پھلک پر ساتی ہوئی کھوار ایک ہی پھلکے کے ساتھ لڑتی لڑتی ہوئی لکل لکل تھی۔ خدا میں تھوڑی دیر کے لئے کھانک چھین بلند ہو کر خور کے اس کو مہینی سسلیوں میں چادروں طرف دھواں خورشید ملاری ہو کر نکلتی۔

یونان کا حاتم ہوا تھا کہ کیرش چھل کی لوت سے نکل اور اپنے ہاتھوں میں وہ پھر یونان کی طرف صحتی آتے ہی وہ پڑی طرح یونان سے پٹ گئی پھر اس نے یونان کی پیشانی پر اپنے پھر وہ چاہتوں اور تمہیوں میں ڈوب ہوئی اپنی کھوار نکال۔

اس کے نکلتے ہوئے آذان بجلی کے زوال کرنے والے کسی کومہ کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا لگاؤں بھر کے اس نے یونان کی طرف دیکھ کر لے انداز لگایا اس کی آنکھیں پڑی تیزی کے ساتھ سرخ ہونا شروع ہو گئیں جسے آہستہ ان کے اندر فیلے لپک کر یونان کا سرخ کرنے لگے تھے یہ صورت حال دیکھتے ہوئے اپنی کھوار پر اپنا کوئی سری عمل کیا پھر کھوار کو اس نے اپنے چادروں طرف گھما کر اپنے چہرے کے سامنے کر لیا تھا۔

اتنی دیر تک آذان کی آنکھیں پوری طرح سرخ ہو گئیں جس پر ان کے بے امن جسم کے شعلے پڑی تیزی کے ساتھ یونان کی طرف لپکے تھے لیکن وہ شعلے ان کی آنکھوں سے مافوق الفطرت انداز سے نکلے تھے وہ یونان کی کھوار کے قریب آ

یہ ہونا تھا کہ اس کے ایک افسر نے سازش کر کے اسے قتل کر دیا۔ اس طرح
نے حکومت ایران کی مدد کی دونوں اور یوں ایک کنزرو ایرانی بادشاہ کی موجودگی میں
ان کے علاقوں کو فتح کر کے اپنی مملکت میں شامل کر لیا۔ دوسری طرف آلائی قبائل
دوسرے شہنشاہ اور یوں کی ہلاکت کی خبر ملی تو وہ بھی ایران پر حملہ آور ہونے کے
اپنے لشکروں کو واپس لوٹ گئے تھے۔



ایک اور کیرش ایک روز قطاکہ شہر سے باہر کوستانی صوبے کے اندر ایک کوستانی
شہر سے شام سے قزوئی ویر پہلے چل کر رہے تھے کہ اچانک ایسا
پر حملہ ہوا۔ پھر قمرمدی آواز میں ایسا ہوا کہ وہ مخاطب کر کے کہنے لگی۔
تم اور کیرش دونوں اپنا دفاع کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ کیرش نے جو
جہاز تیار کی تھیں یہ انکشاف ہوئی قمرمدی سے سنا۔ اس کا پتہ پٹا ہو گیا تھا۔ تاہم
بہترے پر کسی قسم کے تاثرات نہیں تھے۔ یہ لکھ رہے ہو۔ یہ میں اس نے
مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

اور یہ تمہارا اشارہ کس کی طرف ہے ہمیں کس سے متعلقے میں اپنا دفاع کرنا
پڑے گا۔ یہی اور کہے لگی۔

اس میں پہلے بھی جیسے سمجھا کر چلی ہوں کہ عزرائیل کسی بہت بڑے منصوبے
پر تھا۔ اس کا انکشاف اب مجھ پر ہوا ہے۔ اس وقت وہ تم پر حملہ آور ہونے
پر آمادہ کر چکا ہے۔

یہ بات۔ سبھی ساحر کا جب تم نے حاکم کیا تو پہلی دھند کی قوتوں کو عزرائیل نے
تباہ کر دیا تھا۔ عزرائیل نے جب عارب کا حاکم کیا تو پہلی دھند کی قوتوں کو
ایک طرح سے اسیر بنا کر رکھا ہوا تھا۔ اب اس نے پہلی دھند کی قوتوں سے
بنا کام لیا ہے ان سب قوتوں کو جمع کر کے اس نے اپنی ذات میں ڈھالا ہے۔
یہ وہ روپ میں تمہارے سامنے آکر تمہارا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ایک اس کا نام
ہو گا کہ اب تک وہ تمہارے سامنے آتا رہا ہے دوسرا اس کا روپ وہ ہو گا جس
نے پہلی دھند کی ساری قوتوں اور طاقتوں کو یکجا کر دیا ہے۔ عزرائیل کا یہ روپ
ایک انتہائی مشکل اور خطرناک ہے۔

یہ دھند یا اپنا کوئی عجیب ساحل کر کے عزرائیل نے انہیں اس طرح بنا دیا ہے کہ جب

کوستانوں سے وہ قطاکہ کی اسی سرانے کی طرف کوچ کر گئے تھے۔ جہاں سے وہ
لجھ خور کی طرف آئے تھے۔



اپنے اندرونی عقیدہ کو فتح کرنے کے ساتھ ساتھ ایشیا میں نیکو نصیب کی
تولنے کے بعد رومن شہنشاہ اور یوں اب ایرانی سلطنت پر حملہ آور ہونے
سب دیکھا کرتے لگا تھا۔ اس وقت ایران کا بادشاہ ہرام اول ایک کنزرو حکمران
تھے۔ رومن شہنشاہ اور یوں کے مقابلے میں نیکو نصیب کی مدد کے لئے چند
کے تھے لہذا رومن شہنشاہ ابن دستوں کے بھیجے کی وجہ سے ایران سے انعام لینا
ہرام اول کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ رومن شہنشاہ اور یوں اس سے ناراض ہے اور
غلاف جنگی عیسویوں کر رہا ہے لہذا اور یوں کی ناراضگی دور کرنے کے لئے ہرام
بہترے دیکر اپنے سفیر رومن شہنشاہ کی طرف روانہ کیے۔

ان حوائف میں ارغوان رنگ کے کچے بھی تھے جو لچلچلاؤ وضع در رنگ
تھے کہ رومن کا شایع یہ ان کے سامنے بے حیثیت قرار دے کر ہرام کے
شرط ملاقات تھا۔ ان کے تھے حوائف بھی تھیں کر لئے لیکن دل اس کا ساتھ
بدستور ایران پر فوج کشی کرنے کی تیاریاں کر رہا۔

آخر جب اس نے اپنی جنگی تیاریاں مکمل کر لیں تو اپنے لشکر کے ساتھ اور
کی طرف کوچ کیا۔ ساتھ ہی ساتھ اس نے شمال کے وحشی آلائی قبائل کی طرف
گھبراہٹ کیے اور انہیں پیغام بھجوایا کہ رومن شہنشاہ ایران پر حملہ آور ہو
کوچ کر چکا ہے لہذا وہ بھی کوستان قضا کو حیدر کر کے ایران پر حملہ آور ہوں
شہنشاہ نے آلائی قبائل کو یہ بھی یقین دلایا کہ اس سے میں اس میں بے شمار
حاصل ہو گا۔ وحشی آلائی قبائل رومن شہنشاہ کی اس ترغیب میں آگئے لہذا
یہ لشکر تیار کر کے کوستان قضا کو حیدر کر کے ایران پر حملہ آور ہونے کے
تدارک کرنے لگے تھے۔

ایران کے ہرام اول جیسے کنزرو بادشاہ کو وہ طرف مشکلات کا سامنا تھا۔
سے رومن جرنیل بہت بڑا لشکر لے کر اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ دوسری طرف
آلائی قبائل بڑی خونخواری سے ایران کا رخ کر رہے تھے۔
لیکن ایران اور ان کے بادشاہ ہرام اول کی خوش قسمتی کہ رومن شہنشاہ

ہا ہے۔ ان کو مستفی حسوں کے اندر میں تھ سے رست کی پاس جیسا انتقام ہوں
 سرحدوں پر آتش قس سفاکی اور جبر و ظلم سے بھرور جذبے بکھریں گے۔ تنگی
 اس کو مستفی سبیلے میں میں جسے میں ہے حیدر آدمیوں کی نفرتوں اور پرانے
 سردار ہونے والے سفاکی اور بدگھنٹی کی طرح ہمارے سامنے آؤں گا اور
 میں میں ذریعہ اور مطلوب کرنے کی کوشش کروں گا۔

عزرائیل کی دھمکی آمیز گفتگو جی خاصوٹی بڑے صبر کے ساتھ سنا رہا۔ جب
 وہ بول ہوا تب یونان بولا اور اسے غائب کر کے کہنے لگا۔

اس سے گناہتہ میں اپنے کل کے روشن مکان کی خاطر میں پورے وجدان اور
 وہ تیرے مقابلہ کروں گا۔ ان ان دیکھی صداؤں کے ستاروں میں اپنے جسم کی
 صاف کر میں میرے سامنے لاؤں گا۔ دیکھ عزرائیل اب تک تیرے ہر مقابلے
 اے عزرائیل۔ اپنا کھنکول بے لوائی۔ اپنے اٹھ کے سامنے ہی دراز کرتا رہا ہوں
 اور اس کی۔ سے دھماکوں کا دھواں ہے۔ وہی ہے جو ظلم کے غبار پر عزم کی
 جس حیادت پر لفظوں کے نور کی یہ سات ڈال کرتا ہے۔

ماتے کہنے یونان اور رک ہانا پڑا اس لئے کہ اس پر خود آور ہانے کے لئے
 تیرے جیسا تھا۔ یہ صورت مل آئیچے ہوئے یونان نے کھپ سے امداد میں اپنے
 ہر مڑی کیرش کی طرف دیکھا شاید یہ ان دونوں کا آپس میں کوئی مخصوص اشارہ
 ان عزرائیل ان دونوں کے قریب آؤں ان دونوں نے اپنی حساسی طاقت میں دس
 ہاتھ پھر دونوں ایک ساتھ آگے بڑھے اور ایک ساتھ ہی انہوں نے عزرائیل
 داس میں کام میں لیں۔ یونان نے اپنی ضرب و ازبل کے ہیٹ میں جب کہ
 کی طرف مڑی تھی اور اپنی ضرب عزرائیل کی پشت پر لگائی تھی۔ لیکن وہ دونوں
 حالات انہوں سے پوری قوت سے نہیں لگائیں تھیں لیکن اس کے باوجود
 ہا کوئی خاص اثر نہ ہوا تھا۔ درد کی شدت اور عظیم سے تھوڑی دیر کے
 ہر سے سسکاریوں ضرور لکھیں تھیں لیکن اس نے فوراً اپنے آپ کو
 ہانے اس نے دائیں ہاتھ کی انہی بھرور ضرب یونان کی گروں پر ماری کہ یونان
 ان کھاتا ہوا درد جاگرا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دائیں ہاتھ کی ایک دیکھی
 تھی پر لگائی اور کیرش یونان سے بھی زیادہ ہوا میں مل کھاتی ہوئی یونان سے
 تھی۔ پھر عزرائیل نے ان دونوں کو سلیمنے کا موقع نہیں دیا۔ لگاتار مشین
 ہانے اپنے دائیں ہاتھ کی ضربیں یونان اور کیرش پر لگائیں اور انہیں

چاہے وہ انہیں اپنی ہی تشکیل میں اچال کر ہمارے سامنے ایک بھر پور قوت سے
 سکتا ہے اور جب چاہے وہ انہیں دنیاں نئی دھند کی قوتوں میں تبدیل کر کے
 کیے تیار کر سکتا ہے۔ دیکھ یونان۔ عزرائیل تھوڑی دیر تک اپنی ہی دھند کی انہی
 کے ساتھ ہمارے سامنے گئے گا اور اپنی قوت کو ہمارے اوپر اڑانے کی کوشش
 یہاں تک کہتے کہتے یونان کو یوں لگا جیسا ایسا چونک سی پڑی ہو۔ وہ یوں
 میں کہنے لگی دیکھ یونان تم کیرش کو لے کر سنبھل جاؤ۔ عزرائیل تھوڑی دیر تک
 پر وارد ہونے والا ہے۔ دیکھ یونان میں میںیں رہوں گی۔ لیکن میری بے بسی
 لاچارگی یہ ہے کہ جس طرح میں پانچو کے مقابلے میں ہمدردی کوئی مدد میں
 طرح عزرائیل کی اس ہی تشکیل کے سامنے بھی میں ہمدردی کوئی مدد میں کر سکے
 لئے کہ اس ہی تشکیل میں میں ایک کے بجائے کئی دو میں کچھ ہو گئی ہیں۔ انہوں
 سے آگے بھی بڑھ سکتا ہوں تھی۔ وہاں تک میں دیتی ہوئی طبع دہو گئی تھی۔

ایسا فائدہ ہوتا تھا کہ اس دھندلی سبیلے میں یونان اور کیرش کے سامنے
 نمودار ہوا۔ اس سے دور مغرب میں سورج خوب ہوتا تھا اور تاریکیاں گہب
 شے کو اپنے دامن میں سیٹھ لیتی تھیں۔ یونان اور کیرش۔ سامنے۔ عزرائیل
 دیر تک جسے نور سے ان دونوں کو بیکار رہا۔ بھرور وقت کی اس طبعی طاقت
 طرح حرکت میں آئے۔ عزرائیل آگ کے صوب میں بے انت بھدوں کے سگاہ
 یونان کو غائب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ جی کے سامنے شاید تو نے یہ مجھ یا تھا کہ میں جی کے سامنے
 سے تھ سے ابر اور غائب ہونے کے بعد بھی تیرے سامنے ہیں۔ اس کا
 نہیں ہے۔ میں تو ہر طرح سے ہر رست ہر رست سے تجھے اپنے سامنے رہا کرتے
 کروں گا۔ اس کے ساتھ ہی عزرائیل نے اپنا کوئی عمل کیا اور پھر یونان اور کیرش
 دیکھتے ہوئے ایک اور ہاتھ اس رو گئے تھے اس عمل کے باعث عزرائیل نے اپنی رست
 حالت ڈانکل بدل کر رکھی تھی۔ لگتا تھا اس عمل سے اس کے لو کے دشت میں
 مساموں میں بھدیاں کود رہی تھیں۔ یونان اور کیرش دونوں سمجھ گئے کہ عزرائیل
 اصل روپ کو چھوڑ کر وہ دوسرا روپ اختیار کیا ہے جو اس نے نئی دھند کی
 قوتوں کو کچھ کر کے حاصل کیا ہے۔ اپنا دوسرا روپ اختیار کرنے کے بعد عزرائیل
 یونان کو غائب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ تنگی کے لحاظ سے۔ ماضی میں کئی بار تو میرے ساتھ ریڈیوں کر چکا ہے۔

انی میں کھیلتا تھا۔ یہ وحشی سکائی قبائل سیستان اور افغانستان میں کچھ عرصہ پہلے
 سے۔ ان کی عداوت اور سرکشی کا سبب ہوئے بہرام دوم نے مراد داران کے
 وحشی کی اور اپنے ورہے حملے کر کے انہیں اطاعت پر مجبور کر دیا تھا۔

ان قبائل کی مہم سے فراغت پانے کے بعد بہرام دوم نے اپنے اپنے ہاتھ کے ان
 کو جمع کرنا چاہا جو کسی دور میں ایرانی مقبوضہ جات رو پچھے تھے لیکن لب دوسوں کے
 تھے۔ دوسری طرف رومنوں کے شیشہ اولیوس کے قتل ہونے کے بعد رومنوں
 نے انہیں پروسوں کو اپنا شیشہ بنا لیا تھا۔ پروسوں کو بھی بہرام دوم کے سامنے
 آئے۔ ان کے جاسوس ہر چارے تھے۔ اسے جب خبر ملی کہ سکائی مہم کی
 بعد بہرام دوم ایشیا میں دوسوں کے خوفزدہ تھے اور ہوتا چلتا ہے تو وہ
 حاکم میں آیا اور ایک بہت بڑا لشکر لے کر ان کی مدد میں داخل ہو۔

لشکر کے ساتھ رومن شیشہ پروسوں نے ایک سربرد شہاب کو مستی میں
 دیا۔ اس نے اب کو مستی میں لے کر وادیوں میں بھاگے ہوئے بارگ اور
 وادی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے نکلے گا۔

میں حاصل ہوئی تو اس حادثے کی روایت میں ہماری ہوگی۔

یہ وجہ ہوئی کہ اس کے دوسوں کے ملاتے حملہ آور ہونے سے پہلے
 دوسوں ایران پر حملہ آور ہوئے۔ ایک لشکر لے کر روم بھاگ گیا ہے
 میں اس کے لئے اور لشکر کو مانگنے کے لئے اپنے سیر دوش شیشہ کی

یہ دوس شیشہ کے پاس پہنچے تو ان کا خیال تھا کہ رومن شیشہ کا دربار
 اور شاہ امراء کے ساتھ بڑے جاہ و جلال سے بیٹھ ہو گا لیکن ان کے
 راجہ اشراف تھے کہ جب انہیں ایک بوڑھے شخص کے روبرو لایا گیا جو ایک چٹا
 اور مسکینوں کا لباس کرتا تھا۔ صرف اس کے بے سے پت چلتا تھا کہ وہ

یہ دوس شیشہ کی خدمت میں حاضر ہونے کو منگوا کر تیار کرتے ہوئے
 ان کے ہر طرف رکھا اور ایک خاص صانع کے بغیر نہیں اصل موصوع پر لے آیا۔
 یہ دوس دوس کے سے انداز میں اپنے سر سے ٹوپی اتاری تو اس نے
 اس کے سر کو اٹھانے کے لئے اڑھ دھکی تھی پھر طیف انداز میں وہ ایرانی
 راجہ کرتے ہوئے کہنے لگا اگر ایران کے بادشاہ سے میری قربانکاری و میرے

پوری طرح اپنے سامنے بڑھال اور مطلوب کر کے رکھ دیا تھا۔
 اچانک پوتال اپنی جگہ پر کھڑا ہوا بھاگ کر وہ کیرش کے قریب آیا اس کی
 عزاہل ان سے ذرا فاصلے پر کھڑا تھا۔ پوتال نے کیرش کے کان میں خاموشی سے
 اور کہنے لگا دیکھ کیرش۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے ہم دونوں اس وقت اس قابل
 عزاہل کی اس نئی طاقت اور قوت کا سامنا کر سکیں۔ اگر اپنی جانیں بچانے کے
 لئے سامنے سے بھاگ چلیں۔ کیرش نے پوری طرح پوتال کی تجویز سے اتفاق
 دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور پھر وہاں سے غائب ہو گئے تھے۔ اس
 طرح بھاگنے سے عزاہل کے چہرے پر کمری مسکرائیں کمری تھیں اس نے اپنی
 بھرپور اور بھیاک قسم لگا کر یہ کہنے لگا دیکھ بھئی کے لہجہ سے آج تمہارے ہاتھ
 مڑا آگیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ تو میرے سامنے سے دم ہٹا کر بھاگنے والی لڑائی لی
 ہے۔ اس کے ساتھ ہی عزاہل بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانا ہوا۔ دیکھ
 کو مستی میں سے چلا گیا تھا۔



ایران کے بادشاہ بہرام اول کے موت ہوئے پر اس کا بیٹا بہرام دوم سامنے
 مالک بنا۔ یہ ایک ظالم اور استبدادی بادشاہ تھا۔ اس نے شہر شہر میں ظلم و
 و راد کر کے اپنی حکومت کو مستحکم بنایا تھا لیکن اس کی رعایا اس کی ظالمانہ وادی
 ہی بیزار ہو گئی۔ چنانچہ اس بہرام دوم کے بڑے بڑے امراء۔ خاص صلاح
 کے بعد یہ پہلے کیا کہ بہرام دوم کے ظلم و ستم سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ
 و تاج سے صبر کر دیا جائے۔

امراء بہرام دوم کو ابھی تخت سے محروم کرنے کے متعلق صلاح و مشورہ
 تھے کہ ایران کی مذہبی کونسل کا سب سے بڑا معبد حرکت میں آیا اس نے اپنے
 استعمال کر کے ایران کے امراء کو ان کے اوروے سے نہ صرف باز رکھا بلکہ اس
 کو بھی تھیں کی کہ رعایا کے تالیف قلوب کرے چنانچہ معبد کی بات سامنے ہوئے
 نے اپنے طریقہ کار میں خاصی تبدیلی کی۔ ظلم و جبر اس نے بند کر دیا اور رعایا
 اپنے سونک میں اس نے خوشگوار تہذیب پیدا کر لی تھی۔

بہرام دوم تخت نشین ہوا ہی تھا کہ اس کے لئے ایک مصیبت اور دشواری
 ہوئی۔ اور وہ یہ کہ وحشی سکائی قبائل نے سیستان میں سر اٹھایا اور ہر طرف چابی

ماننے سے اطاعت ظم نہ کیا تو اس کے مرو بہنے سے اسی طرح محروم کر
جس طرح میرا سر پاؤں سے محروم ہے

اس تیسرے کے بعد جب ایرانی بادشاہ دوم نے پردوس کو کوئی خاطر نہ
نہ دیا تو پردوس نے ایران کے خلاف جنگ اٹھا کر دیا پہلے اس نے بین النہرین
علائے کا رخ کیا اور دور تک اپنی فتوحات کا سلسلہ پھیلاتا چلا گیا تھا اس کے
استعمان شہر کی طرف بڑھا اور شہر کا ماحولہ کر۔ چہریم کے محاصرے کے بعد اس
فتح کرنے سے دوسن شہنشاہ پردوس کے حوالے ہوئے تھے کہ اس نے ایرانی محکم
اندہ سمجھتے ہوئے اپنی فتوحات کا سلسلہ پھیلاتا افرام کر دیا۔ لیکن اس دور میں
حادثہ پیش آیا کہ دوسن شہنشاہ کو اپنے منصوبوں اور اپنے اردو اہل پر عمل در
لصیب نہ ہوا وہ یوں کہ جس جہد دوسن شہنشاہ نے اپنے فطرت کے ساتھ بڑا کر
اچانک وہاں رات کے وقت یہ نہ وار کر کے ساتھ چلی گئی اور اس نے
پردوس ہلاک ہو گیا۔ پردوس کی ہلاکت پر انہوں نے فکر ادا کیا کہ نگہ داروں
دن میں انہوں اور زمینوں میں اس کے تیسرے کے ہوتے تھا۔ دوسری طرف
فکر سے اپنے شہنشاہ کی ہلاکت و قہر بدلوئی کیا اور ایرانی اپنی فتوحات کا
پھیلاتے کے بجائے دوسن فطرت ایشیا سے واپس آئی چلا گیا۔

پردوس کے مار۔ چہریم کے بعد دوسنوں نے ایک شخص ذیو کشش کو اپنے
اس دور تک وہاں میں جیسا کہ پیدائش ہو گئی تھی۔ دوسن شہنشاہ پردوس
مرنے کے بعد ایرانی کے بادشاہ سراس دوم۔ وہ یہ کہ جب تک دوسن سپہ
سے شہنشاہ کا چناؤ کرتے ہیں۔ اسے اپنے لئے ہمارا حاصل کر لیتے ہیں۔
دوسنوں کے مقبوضہ جات پر حملہ آور ہو کر نواح سے زیادہ علاقے فتح کر کے اپنی
شمال کر لئے سب سے پہلے اس کی نظریں آریسا پر جم کر رہی تھیں۔

آریسا عرصہ دراز سے ایرانی اور دوسن کے درمیان وجہ جنگ بنا ہوا تھا
کو ہستال علاقہ پوری طرح ایرانیوں کے تسلیم میں چلا رہا تھا لیکن اب تو
جنگ دوسنوں کی طرف ہو گیا تھا۔ اس لئے کہ وہ اب ایرانیوں کی برتری کو
میں کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ساسانیوں نے اپنی اختلاعات کی بناء پر
لوگوں کے ہجرت کو سخت مجموع کیا تھا۔

ساسانی شہنشاہ چونکہ قدیم اشکانی مذہب کو ختم کرنے پر تلے ہوئے تھے اور
لوگ بھی اشکانی مذہب کے پیروار تھے چنانچہ ساسانیوں نے آریسا میں چاہا اور

مذہب کو توڑ کر چاہا وہ یہاں کر دیا جو گزشتہ چار سو سال سے آرمینیا والوں کے ہاں نہ
تھیں و مشہور تھا بلکہ آریسا والے اس چاہا اور سورج کے مقدس مجسمہ کی پوجا
تھے جب ساسانیوں نے اس مجسمہ کو چاہا یہاں کیا تو ان کے خلاف آریسا
ن طرقت ایک فطری عمل تھا۔ آریسا والوں کو جب خبر ہوئی کہ ایرانی کا بادشاہ ہرام
یہاں پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہے تو انہوں نے مدد حاصل کرنے کے لئے
شہنشاہ ذیو کشش سے رجوع کیا۔

دوسن شہنشاہ ذیو کشش کو جب خبر ہوئی کہ ہرام دوم آریسا پر حملہ آور ہوا
تو وہ ہرام دوم سے پہلے ہی حرکت میں آیا اس نے نی میں قیوم پتہ پر ایک اشکانی
دوسے رجوع کیا اور اس کی بہت بڑھائی کہ ذیو کشش اسے ایک فطرت
کا اس کی مدد سے وہ آریسا پر حملہ آور ہو کر جو آریسا کا حکمران بن چاہے اور
نے اب بھی دوسنوں کا صلح اور رہائیوار بن کر رہے تھوڑے دنوں میں ذیو کشش کی اس
کیا۔ گنہگار ایک فطرت کر ائی سے آریسا کی طرف مدد ہوا۔

قوی وکل ہونے کے ساتھ ساتھ ہرام دوم اور جادو اور فطرت اسان تھا۔ وہ
ہرام میں متحد ہوا اپنی فتوحات کا مظاہرہ کر چکا تھا۔ اس سے علاوہ وہ قدیم اشکانی
سے خلق رکھتا تھا جس کی بناء پر پہلے کھجے اشکانی فور۔ اس کے فطرت میں شامل
آریسا کے تھے۔

طرح یہاں نے اشکانیوں پر مشتمل ایک بہت بڑا فطرت تیار کیا تھا۔ دوسری
دوسن شہنشاہ ذیو کشش نے بھی اسے چھوٹے سے ایک فطرت میں وہ
ایران میں تھی۔ لہذا تھوڑا سا پہلے ہرام دوم ساسانیوں کے ساتھ آریسا کی مدد میں

آریسا کو جب خبر ہوئی کہ تھوڑے دنوں کا بھیجا ہوا ہے اور یہ کہ اسے دوسنوں
ذیو کشش کی تائید حاصل ہے اور وہ آریسا کا تاج و تخت حاصل کرنا چاہتا ہے تو
اس کا پرہوش انتظار کیا اور ساسانی فوج کے وہ دستے جو پہلے سے آریسا میں
تھیں نکال باہر کیا اس طرح تھوڑا جنگ کے بغیر ہی آریسا کا تخت و تاج حاصل
کر لیا۔ آریسا پر قبضہ کرنے کے بعد تھوڑے دنوں میں شہنشاہ ذیو کشش
نے اس کے مطابق اپنے آپ کو ایرانیوں کے اثر سے آزاد رکھا بلکہ دوسن شہنشاہ کے
ایران میں دوسنوں پر وقت و فطرت میں بھی کرتے لگا تھا۔

ی طرف بڑھا اور وہیں سے اٹھنے والی بغاوت کا اس نے خاتمہ کر دیا تھا۔ تاہم
 یہ زمانے میں ایرانیوں کو اپنے دو بڑے صوبوں سے ہاتھ دھوئے پاس تھے۔

تاہم کچھ ہی عرصہ حکومت کرنے کے بعد قوت ہو گیا اس کی یادگار میں کچھ
 یہ کہ کچھ نقش و رسم کے مقام پر اور کچھ شہر شاہ پر کی پٹانوں پر آج بھی نظر آتی

ستم میں اور شیر کی تاج پوشی کی تصویر کے ساتھ بہرام دوم نے ایک تصویر
 میں وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ کھڑا ہے۔ بادشاہ وسط میں ہے اس کے سر پر
 تاج پہنچے ہوئے ہیں اس کے دو ہاتھ ایک لمبی تلوار کے قصبہ پر ہیں۔

یادگار کی پٹانوں پر بہرام دوم کی ایک تصویر ہے جو اتوارم سافر پر تاج پہننے کی یادگار
 ہے۔ یہی بہرام گھوڑے پر سوار ہے اور مفتوحہ اوقم کے سردار اس کے سامنے
 سجدہ کر رہا ہے۔ بادشاہ کے سامنے ایک ایرانی سپہ سالار ہے جس کے دونوں ہاتھ
 تلوار کے قبضے میں ایک گھوڑے اور دو اونٹوں کے سر بھی نظر آتے ہیں۔

بہرام دوم کی وفات کے بعد اس کا بیٹا بہرام سوم تخت نشین ہو لیکن وہ صرف چار ماہ
 کی عمر میں ہی انتقال کر گیا۔ اس کے بیٹے سری نے اس سے خلاف بغاوت کی جس میں
 اس کی بہن چنانچہ بہرام سوم موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور اس کی جگہ سری جوان

نہایت جوان سلاطین کی سب سے زیادہ طرف متوجہ ہوا اور بہرام سوم سے زمانے
 کی حکمت کے تحت تھا لیکن بہرام دوم کے زمانے میں تھوڑے ہی عرصے میں حکومت دوم کی
 دونوں حکمت سب سے ختم چنانچہ اب تو یہ براہ راست دونوں کے تعلق میں
 تھا۔ یہ کو یہ قلعہ کسی صورت گوارا نہ تھا۔

یہ گوارا اپنی جنگی تیاریاں مکمل کر کے نہ رہا یہ حملہ کیا تو مینیا کے حکمران
 اس کے بادشاہ سری کا مقابلہ کیا جس پر تین شکست کھائی اور بھاگ کر اٹلی کی
 طرف چلا گیا۔ اٹلی میں جا کر تھوڑے ہی عرصے میں اس کے شہنشاہ ذیجیشین سے
 یہ بادشاہ سری کی شکایت کی اور ذیجیشین کو اس بات پر ابھارا کہ ذیجیشین
 بادشاہ سری کے خلاف جنگ کرے۔ روس شہنشاہ ذیجیشین نے تھوڑے ہی عرصے میں
 یہ فوج ایرانیوں پر حملہ آور ہوئے کے لئے دو بڑی تیاریاں سے جنگی تیاریاں کرنے

ایران کا شہنشاہ بہرام دوم چاہتا تھا کہ ترکیسیا اور رومنوں کے گٹھ جوڑ و ختم
 کر دے اس کا ارادہ تھا کہ پہلے ترکیسیا پر زور حاصل کرے اور ترکیسیا کو فتح کرے
 بعد وہاں اپنے پاؤں سے اس کے بعد اگر رومن ترکیسیا کو واپس لینے پر مجبور ہو جائے
 ہیں تو اس کا مقابلہ کر کے انہیں بھی شکست دے اس طرح ایشیا سے رومنوں کی اس
 کو ختم کر دے اس مقصد کے لئے بہرام دوم نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کر لیا لیکن
 حالات ایسے ہو گئے کہ بہرام دوم کو رومنوں کے ساتھ معاہدہ دینا پڑا۔

یہ معاہدہ دو بہرام دوم اور رومن شہنشاہ ذیجیشین کے درمیان طے پایا اس کی
 آمد و آمد میں انہیں دونوں صوبے رومنوں کے حوالے کر دیے گئے۔ ایسے وقت
 جب کہ حکومت دوم میں کچھ کمزوری کے آثار نمودار ہو رہے تھے ایرانیوں کا اس
 سے بہتر ہزار ہو جانا بظاہر ایرانی سلطنت اور اس کے بادشاہ بہرام دوم کی کمزوری
 رہا ہے۔

لیکن بہرام دوم کا اپنے دو صوبوں سے دست بردار ہونا رومنوں کے ساتھ
 رہنا خالی اور مفید نہیں تھا اس کے لئے اس کو دو روسوں اور ترکوں کے
 حیرت میں آنے کے لئے اپنی تیار کردہ فوجیں بھیج کر ان کی سلطنت
 حصوں میں بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی۔

اس بغاوت کی تفصیل یہ ہے کہ بہرام دوم نے زمانے تک خراسان کا
 پیش کوئی نہ بولی شہادہ دیا تھا اور وہ وشن شاہ ہوتا تھا۔ مثلاً کے طور پر
 کے بعد اس نے اپنے بچے کو وشن شاہ ہرگز لکھا ہے۔

شاہ پور اس نے اپنے پوتے موبد کو جو بعد میں ساسانی سلطنت کا بادشاہ بنا
 حکمران مقرر کیا تو اس کو بھی اس سے روایہ شہادہ خطاب دیا گیا اسے شہنشاہ کو
 لکھا گیا۔

بہرام اول اور بہرام دوم بھی بادشاہ ہونے سے پہلے اس اعلیٰ عہدے پر نہ رہے
 بہرام دوم کے زمانے میں اس کا بھائی حمزہ خراسان کا حاکم رہا۔ جس وقت
 رومنوں اور ترکیسیا و اس سے خلاف جنگ کرنے کے لئے یہ تیاریاں مکمل
 بہرام دوم کے بھائی حمزہ نے خراسان میں بغاوت کر دی اس سے خراسان سے
 وشن اور اس کو اپنے ساتھ لایا اور ایرانی سلطنت سے مشرقی حصوں میں یہ
 خود مختار سلطنت قائم کرنے کا حاکم کر دیا۔ یہی وجہ تھی کہ بہرام دوم نے
 ترکیسیا و اس کے خلاف جنگ کا ارادہ ترک کر دیا اپنی پوری طاقت اور قوت

یوٹاف اور کیرش اپنی سرانے کے کہیں بنے آپس میں منگھو کر رہے تھے کہ
نے یوٹاف کی گردن پر ہلکا سا منگھو اور بھرتا ہوا۔ اس لمبے پر یوٹاف چونک کر
ہو گیا۔ پہلو میں بیٹھی کیرش بھی متوجہ ہوئی۔ فی ثورزی دیر تک اپنی لمبے
ایٹا ہولی اور یوٹاف کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

اس یوٹاف میرے حبیب! تمہارے ہمارے میں ایک ایسا ظلم ایسا جبر ہو رہا
جو کم از کم ہم جیسے نیکی کے حاملہوں کے لئے بالکل برداشت ہے اس پر یوٹاف نے
کر پوچھا۔ قصصیں سے کوا ایٹا کیا ظلم کیا جبر پر ایٹا پھر ہولی اور کہنے لگی۔

میں یوٹاف میرے حبیب! قطعاً کہ شمر کے سلی ساحل پر سمندر کے کنارے چند
ہیں ان بستیاں میں ایک یہ عورت رہتی ہے۔ یہ وہ پہلے تک اس جہ کا ایک بیٹا
انتہائی خوبصورت بیٹیاں تھیں اس ہستی کے بچہ کو اس بیوی کی بیٹیوں پر غلط نگاہ
اس بیوی سے ہستی کے بدحاشوں نے اس بیوی کی بیٹیوں کو طلب کیا اس کے انکار پر
اور جبراً ان سے لے لیا لیکن یہ وہ کا بیٹا اس کے رہنے میں دبا رہا گیا آخر ہستی
ادھائوں نے یہ کہنے کے بچے کو قتل کر دیا۔ اب یہ کہنے کے بچے کو قتل ہوئے وہ بچے
اب وہ یہ اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ بالکل بے سوا رہے اور ہستی کے وہ اداش
بچے کے قتل کی وجہ سے بچہ عورت خاوش رہے۔ پھر اس کے خلاف حرکت میں
گاسچے ہیں۔ وہ زبردستی اس بیوی سے اس کی جسمیں اور خوبصورت بیٹیوں کو جبراً
ہیں لٹا یوٹاف تم اور کیرش ابھی اور اسی وقت اس ہستی کا رخ کر اور اس اداش
بدحاشوں سے اس بیوی اور اس کی بیٹیوں کا قلع کر۔

یہاں تک کہنے سے بعد ایٹا جب خاموش ہوئی تو یوٹاف چھاتی کہتے۔
کہنے لگا دیکھ ایٹا میں اس بیوی کو ہستی کے اداش اور بدحاشوں کے ہاتھوں
ہونے دوں گا اور نہ ہی اس کے ہاتھوں میں اس بیوی کی بچیوں کی عورت و صحت لئے
گا قصداً کہنے کے مطابق میں کیرش کے ساتھ ابھی اور اسی وقت اس ہستی کی طرف
گردن گا۔ ایٹا کیا تم مجھے اس بیوی کا نام اس کی بیٹیوں کے نام بتاؤ گی۔ اس پر
اور کہنے لگی۔ تم دونوں یہاں سے کوچ کرو۔ میں تم دونوں کی رہنمائی کرتی ہوں اور
اس بیوی کے گھر تک لے جاتی ہوں باقی ساری تفصیل تمہیں دیں سے مل جائے گی۔
نے ایٹا کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر ایٹا کے کہنے پر یوٹاف اور کیرش دونوں
قوتوں کو حرکت میں لائے اور قطعاً کہ اس سرانے سے ساحل سمندر کی طرف
گئے تھے۔

اور کیرش دونوں ایٹا کی رہبری اور رہنمائی میں ایک ہستی کے قہر ایک
میں سے کے اندر نمودار ہوئے اسی لمحہ ایٹا نے یوٹاف کی گردن پر لمبے ہوا۔ پھر وہ
کی یہ یوٹاف وہ جو سامنے ہستی ہے اس ہستی میں وہ بیوی رہتی ہے تم دونوں اس
میں سے اتر کر اس ہستی کا رخ کرو میں اس کے گھر تک تم دونوں کی رہنمائی
دے گا۔

یہ اس انکشاف کے جواب میں یوٹاف اس کو ہستی کے اندر سے اتر کر
جسٹا ہی چاہتا تھا کہ ہاتھ عرازیل اپنے سے روپ میں ہاتھوں اور دھنوں
میں اس گوشوں کی نخواست کے زنگار میں رہاں کے خانے اور دکھ کے سمندر کی
الہ اور کیرش کے سامنے نمودار ہوا۔ یوٹاف اور کیرش اسے دیکھتے ہی چونک سے
یہ اس موقع پر عرازیل سے ایک صبا تک قطعاً لگا پھر وہ یوٹاف کو مخاطب کر کے

میں نے عمارت سے میں کہیں بھی تیرے نام نہ سنے ہوں گا۔ تنہا قطعاً کہنے کے
میں سلیط کے اوپر بھی میں تیری اور تیری ساتھی کیرش کی رات کی تقدیس اور
میں رہا ہوں تیرے امیر کا دوں گا۔ تمہارے دل کی صداوں کی پادگشت میں جہ ریم
میں کہیں بھر دوں گا اور تم دونوں کی حالت میں اس کو ہستی کے سلیط میں پتہ ایسی
اتھ سیار رات کے پچھلے میں دھنوں کے نیزے شعلہ دہکتے ہیں۔

یوٹاف نے اس عرازیل جب خاموش ہوا تو یوٹاف بولا اور اسے مخاطب کر کے
یہ دلچسپے عمارتوں کے پاس۔ یہاں کے گراؤں۔ دی کے خوار۔ میں ہاں میں
یہ اس اساعت کی خدمت بھرتا رہا ہوں۔ تیرے گھر اور احساس کے
میں گھر کا کرب الہ ہوں اب بھی مجھے مناسب موقع ملا تو میں تیرے
ہاتھ میں حرف و گھر کی مکمل ضرورت ہوگی۔

یوٹاف نے یوٹاف کی اس منگھو کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ایک جست کے ساتھ یوٹاف
جسٹا جیسے کوئی شاہین بلندی سے اپنے نگار کی طرف اٹھا رہا۔ اور ایک ایسی اور
یہ اس نے یوٹاف کی گردن پر لگائی کہ کو ہستی کے اوپر یوٹاف مل کھانا ہوا
یہ تھا۔ اس موقع پر کیرش حرکت میں آئی وہ فوراً عرازیل کی پشت کی طرف گئی
وہ دور درازت اس سے عرازیل کی پیٹھ پر دے ماری تھی۔ عرازیل فوراً مڑا وہ
کیرش پر حمل آور ہو کر اس پر بھی ناقابل برداشت ضرب لگائے کہ اتنی دیر تک
اور مڑا ہوا اپنی طاقت اور قوت میں اس نے دس گنا اضافہ کیا پھر ہوا میں اچھلا اور

۱۰۰ روپے سندھ کے اندر اس روشنی کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔ وہ روشنی اس کے
 ہونے لگی تھی یہ کل مدح اور سراویں جیسی بے ہیں یہ بیلوں کی طرح آتے جاتے
 وہ اپنی رفتار تیز کرتے تو وہ روشنی بھی اپنی رفتار تیز کر دیتی تھی۔ اور اگر وہ
 اس میں دھیمپا لگاتے تو اس روشنی کے آگے بڑھنے کی رفتار بھی دھیمی ہو جاتی

۱۰۰ روپے سندھ کے اندر اس روشنی کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔ وہ روشنی اس کے
 ہونے لگی تھی یہ کل مدح اور سراویں جیسی بے ہیں یہ بیلوں کی طرح آتے جاتے
 وہ اپنی رفتار تیز کرتے تو وہ روشنی بھی اپنی رفتار تیز کر دیتی تھی۔ اور اگر وہ
 اس میں دھیمپا لگاتے تو اس روشنی کے آگے بڑھنے کی رفتار بھی دھیمی ہو جاتی

۱۰۰ روپے سندھ کے اندر اس روشنی کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔ وہ روشنی اس کے
 ہونے لگی تھی یہ کل مدح اور سراویں جیسی بے ہیں یہ بیلوں کی طرح آتے جاتے
 وہ اپنی رفتار تیز کرتے تو وہ روشنی بھی اپنی رفتار تیز کر دیتی تھی۔ اور اگر وہ
 اس میں دھیمپا لگاتے تو اس روشنی کے آگے بڑھنے کی رفتار بھی دھیمی ہو جاتی

۱۰۰ روپے سندھ کے اندر اس روشنی کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔ وہ روشنی اس کے
 ہونے لگی تھی یہ کل مدح اور سراویں جیسی بے ہیں یہ بیلوں کی طرح آتے جاتے
 وہ اپنی رفتار تیز کرتے تو وہ روشنی بھی اپنی رفتار تیز کر دیتی تھی۔ اور اگر وہ
 اس میں دھیمپا لگاتے تو اس روشنی کے آگے بڑھنے کی رفتار بھی دھیمی ہو جاتی

۱۰۰ روپے سندھ کے اندر اس روشنی کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔ وہ روشنی اس کے
 ہونے لگی تھی یہ کل مدح اور سراویں جیسی بے ہیں یہ بیلوں کی طرح آتے جاتے
 وہ اپنی رفتار تیز کرتے تو وہ روشنی بھی اپنی رفتار تیز کر دیتی تھی۔ اور اگر وہ
 اس میں دھیمپا لگاتے تو اس روشنی کے آگے بڑھنے کی رفتار بھی دھیمی ہو جاتی

ایک زوردار ضرب اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے عمارت کے شاہے پر مارے۔
 اس ضرب کا عمارت پر طاعن ہوا اثر تھا۔ اس نے کہ وہ اپنی جگہ پر رہے۔
 تعاقب اس نے ترک کر دیا جو ضرب لگی تھی اس کے کرب کی وجہ سے وہ سنبھل
 تھا۔

۱۰۰ روپے سندھ کے اندر اس روشنی کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔ وہ روشنی اس کے
 ہونے لگی تھی یہ کل مدح اور سراویں جیسی بے ہیں یہ بیلوں کی طرح آتے جاتے
 وہ اپنی رفتار تیز کرتے تو وہ روشنی بھی اپنی رفتار تیز کر دیتی تھی۔ اور اگر وہ
 اس میں دھیمپا لگاتے تو اس روشنی کے آگے بڑھنے کی رفتار بھی دھیمی ہو جاتی

۱۰۰ روپے سندھ کے اندر اس روشنی کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔ وہ روشنی اس کے
 ہونے لگی تھی یہ کل مدح اور سراویں جیسی بے ہیں یہ بیلوں کی طرح آتے جاتے
 وہ اپنی رفتار تیز کرتے تو وہ روشنی بھی اپنی رفتار تیز کر دیتی تھی۔ اور اگر وہ
 اس میں دھیمپا لگاتے تو اس روشنی کے آگے بڑھنے کی رفتار بھی دھیمی ہو جاتی

۱۰۰ روپے سندھ کے اندر اس روشنی کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔ وہ روشنی اس کے
 ہونے لگی تھی یہ کل مدح اور سراویں جیسی بے ہیں یہ بیلوں کی طرح آتے جاتے
 وہ اپنی رفتار تیز کرتے تو وہ روشنی بھی اپنی رفتار تیز کر دیتی تھی۔ اور اگر وہ
 اس میں دھیمپا لگاتے تو اس روشنی کے آگے بڑھنے کی رفتار بھی دھیمی ہو جاتی

۱۰۰ روپے سندھ کے اندر اس روشنی کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔ وہ روشنی اس کے
 ہونے لگی تھی یہ کل مدح اور سراویں جیسی بے ہیں یہ بیلوں کی طرح آتے جاتے
 وہ اپنی رفتار تیز کرتے تو وہ روشنی بھی اپنی رفتار تیز کر دیتی تھی۔ اور اگر وہ
 اس میں دھیمپا لگاتے تو اس روشنی کے آگے بڑھنے کی رفتار بھی دھیمی ہو جاتی

لگایا غار کے اندر وہ آوازیں سننے ہوئے کیرش ہے چاروی کی حالت غمگینی میں
سورج کے اٹکاف اور اوبام کے بخور میں خراب اور یس انگیز موت
خندوں جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ اس موقع پر یونان نے شاید کیرش کی ڈھار
کے لئے اسے مخاطب کر کے پوچھا۔

کیرش۔ کیرش۔ یہ اس غار میں اٹھنے والی صیبا اور خوفناک آوازیں تم
کیرش نے پریشان اور غمگین آواز میں کلد سنا جو یونان میں اس آوازوں
ہوں۔ یہ آوازیں ایسی ہیں جیسے ان گنت ذی مدح کو ایک ساتھ موت کے گم
کر دیا گیا ہو۔ یونان میں اب تک پریشان اور غمگین ہوں کہ جس روشنی نے ہم
ہم ادلوں سمندر کے کوہستانی ملبے کے اس غار میں داخل ہوئے ہیں اس
حقیقت ہے۔ اور یہ روشنی جس غار میں لے آئی ہے اس غار کے اندر یہ
اور موت کو پکارتی آوازیں بلند ہونے لگی ہیں یہ کیسی ہیں۔ اس پر یونان نے کیرش
آپ کو سہالا۔ انتہائی نرم اور تسلی سنبھالنے میں وہ کیرش کو مخاطب کر کے کہے
دیکھ کیرش تمہیں غمگین ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اور تم اس
قوتوں کے مالک ہیں پھر اس غاروں کے اندر کیسی بھی کوئی صیبا طاعت اور قوت
ہم دونوں مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔ دراصل کوئی قدم اٹھانے سے پہلے میں
پوچھتا ہوں کہ روشنی کی کیا حقیقت ہے اور غار کے اندر اٹھنے والے یہ آوازیں کیسی
کے ساتھ ہی مدہم اور جیسی آواز میں یونان نے ایلیا کو پکارا تھا۔

تھوڑی سی دیر بعد ایلیا نے یونان کی طرف پر مس دیا ایلیا کا مس غمگین
یونان کے چہرے پر لگی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ پھر غلیں کے کیرش
سے کچھ پوچھتا ایلیا خود ہی بولی اور ہر سکون لیے میں یونان کو مخاطب کرتے ہوئے
گئی۔

یونان۔ میرے صیب۔ تم نے یقیناً مجھے اسلئے بلایا ہے کہ مجھ سے یہ ہیں
سمندر کے اندر جس روشنی کا تم نے تعجب کیا تھا اور جو ہمیں اس غار میں لے
اس کی کیا حقیقت ہے۔ اور یہ جو آوازیں غار کے اندر بلند ہو رہی ہیں یہ کیسی ہیں۔
یونان کسی قدر مطمئن انداز میں کہنے لگا ہیں ایلیا تمہارا انداز درست ہے۔ میں
یہ احوال تم سے جانتا چاہتا ہوں۔ اس پر ایلیا پھر بولی اور کہنے لگی۔

دیکھ یونان۔ میرے صیب جہاں تک اس غار کے اندر اٹھنے والے خوفناک اور
آوازیں کا تعلق ہے تو یہ آوازیں سمندری آوازوں کی ہیں۔ یہ غار غلیں لہا اور غلیں

سمندری آوازوں کے آخر میں رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ تم دونوں کی طرف بڑھ
میں ہی کوئی دی مدح شے غار کے اندر داخل ہوئی ہے وہ آواز اسی طرح
اور خوفناک آوازیں بلند کرتے ہوئے غار میں داخل ہونے والی ہے کی طرف بڑھتے
آوازوں میں بھی اس وقت تمہاری ہی طرف بڑھ رہے ہیں۔ لہذا میرا تم دونوں کو
یہ پتا چاہیے کہ تم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور اسانی اور حیوانی
سے اوصل ہو کر غار کی پھٹ کے قریب پہنچ جاؤ وہاں میں مزید تمہارے ساتھ
ہوئے۔ ایلیا کے اس مشورے پر یونان اور کیرش دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت
دلائی اور حیوانی آنکھوں سے اوصل ہونے کے بعد وہ غار کی پھٹ کی طرف اٹھ

پھٹ کے قریب جا کر یونان پھر بولا اور ایلیا کو مخاطب کر کے کہنے لگا دیکھ
اپنی اور سری بات کو مکمل کر اس پر ایلیا بولی اور کہنے لگی۔ تمہاری دیر
میں رہنے والے ان گنت آوازوں میں اب نزدیک پہنچ گئے ہیں۔ تم دراصل
ہوئے ان کا نظارہ کرو جب وہ ہمیں پہنچ کر واپس نہیں گئے تو میں اپنی اور سری
میں کڑوں گی ایلیا کے کہنے پر یونان خاموش رہ کر انتظار کرنے لگا تھا۔

یونان نے یہ بعد ان کے نیچے بڑے بڑے آوازوں سے غار کے دھانے کی طرف
لپکتے وہ اپنے سر گھومتے ہوئے اور طرح طرح کی خوفناک اور صیبا آوازیں نکال
ہیں کے وقت اس قدر بے درجہ سے تھے جیسے کوئی خوفناک چیتا اپنا منہ کھول کر
ان کے دلوں داخل کو بھرا کر رہا ہے۔ وہ بے شمار آوازوں میں ایک دوسرے کے
میں جلی انگیر آوازیں نکالتے ہوئے غار کے دھانے تک گئے جب میں کچھ دکھائی
دیا۔ ساتھ اپنے جسموں کو کھینچتے ہوئے بولے اور جس سمت سے آئے تھے اوپر
پہنچ گئے تھے۔

یونان کے واپس جانے کے تھوڑی دیر بعد ایلیا پھر یونان اور یونان کو مخاطب کر
گئی۔ دیکھ یونان! یہ آوازوں سے غار کے دھانے سے ہو کر واپس گئے ہیں یہی
یونان صیبا اور خوفناک آوازیں نکال رہے تھے۔ چونکہ وہ تم دونوں کو دیکھ نہیں
تھام و غامض واپس پہنچ گئے ہیں۔ اب تم اس غار میں اٹھنے والی صیبا اور خوفناک
آوازوں کو جان پہچانے ہو اب ہمیں اس روشنی سے متعلق باتیں ہوں جس کے تعجب
اس غار میں ان داخل ہوئے ہو۔ یہاں تک کہ اسے کے بعد ایلیا تھوڑی دیر سے
اپنا سلسلہ کام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

تے بچھا۔ وہ روشنی دو تھوڑی دور قاصدے پر تم کر کھڑی تھی اپنی جگہ پر ہی سعلق
وہ یونان کو دیکھ نہ پا رہی تھی اس لئے وہ کسی قسم کا رد عمل ظاہر نہ کرنے پا رہی
تھی اس کے قریب گیا وہ ایک سیپ تھی جس کے چاروں طرف سے روشنی سورج
نہیں طرح نکل رہی تھی۔ یونان تھے بچھا اور اپنے دائیں ہاتھ سے اس نے اس
گرفت میں لے لیا تھوڑی دیر تک وہ سیپ تڑپتی تھوڑی دیر تک یونان کی گرفت
نہیں۔ یونان نے اس سیپ کو کھولا۔ اب ایک سرنی مغل کیا اور پھر اس کے اندر
پہنچا۔ اس نے اپنے دائیں ہاتھ میں جب اسے تحصیل کر لیا تھا۔ یہاں
تہ یونان پھر سریش کے پاس آیا وہ کیرش سے یہ سناں چاہتا تھا کہ کیرش نے
پس کی اور یونان کو طلب کر کے کہنے لگی۔

یہ روشنی جو ہم نے دیکھی ہے یہ اسی محو چ کا جلاؤ اور سحر ہے سمندر کے
سحر اور جادو کا ایک سیپ لے نکل جا تھا۔ وہ سیپ اپنی سحر پوری کر کے مری گئی جا
کا وہ سحر اور جادو اس سیپ کو حرکت میں لاتا ہے اور اب تک وہ سیپ ویسے ہی
اور دواں دواں ہے جس روشنی کے نقاب میں ہم اس جگہ تک آئے ہو وہ آواز
ہے اور اس سے اچھے دانی روشنی انھو چ کے سحر کی وجہ سے ہے۔ لیکن یہ سحر
سحر کو اپنے قبضہ میں کر لے تو اس سے بہت سے کام لے سکتا ہے اس پر یہ سحر
ایک کو قابض کر کے اپنے لگا پر ایک ایسا میں اس پر ایسے قابض پاؤں اور اسے
اپنے کام میں دواں اس پر ایسا ہوں اور کہے گئی۔

یہ کام کے لئے مجھے بھی اسے دیا گیا۔ اس پر جواب دہلا اور کہے گا، کچھ کپڑے
 اور اب میرے دامن ہاتھ میں محفوظ اور یہ ہے۔ اور اب چاہتا ہوں کہ میں
 یہ تمام کام اپنے شہس کو دے کر نکلا ہوں۔ میرے بیاں میں اب اٹھا
 میں کہ میں یہ دینا چاہتا ہوں اس واقع پر چاہتا ہے پورے کی طرف سے

ایک میرے جیسے پہلے تو میں تمہیں تمہیں انگوٹھ کے حلقہ کا پانے کے لئے
 ہوا اب تمہارے دامن منہ میں یوں جاو کہ موقوف حضرت قسم کی قسمیں ہیں
 نہ لانے کے میں تمہیں دقت دقت "تفصیل سے بتاتی رہوں گی اب تمہیں
 سے فکر میں مت ہے۔ اسے ہی مت کہ وہ اور ایسی سنی مسند
 میں تھوڑے دن پہلے تمہارا "مذہب" دہرائی ہے وہ تھا۔ عمارت میں تک ان
 مسند کے ابو جہاں سے امید ہے کہ وہ میں تھوڑی دیر کے بعد کے بعد ترمیم
 میں آئے ان کے کہ اسے حم ہو چکا ہے کہ ہم وہیں نہیں سنی مسند کی قافل
 میں وہی مذہب شاکھت ہو جس کی میں نے شادی کی تھی۔ اس پر بات ہو، اور

دیکھ یونانی تبارے لئے اس حکم پر کھڑے پانا چاہتا تھا اور صل ہے اور حالت میں تم اور میری ہو اس حالت میں کوئی بھی دلی روح نہیں دیکھ نہیں سکتا میں تم اس حکم کی طرف بڑھو اے میپ کے اندر سے نکالو اور پھر اپنی اس سر زد پر اس حکم کو اپنے دائیں ہاتھ کے اندر جذب اور تحلیل کر لو ایسا ہونے ہاتھ سے تم باوقیہ صحت کام لے سکو گے۔ اور اس ہاتھ کی ضرب سے ہاتھ دن کے وقت بھی تازے نظر سے شروع ہو جایا کریں گے۔ اس کے علاوہ اگر اپنے ہاتھ میں تحلیل کرنے کے بعد تم کو چپ کے اس سر سے یہ شمار کام سے سب کی تحلیل میں تمہیں بعد میں محل کر سکتی رہوں گی اب تم تازے بڑھو نے بہت دیر ہی ہو۔ یہاں کے خاموش ہونے پر یونانی سے آپ پہلے میں رہا۔

۱۔ یہ خیال ہے کہ حدود کے نکل کر ہندوؤں کو اپنی سید پر مودار
 کیا ہے اور اس جتنی کاغذ کریں اس پر ایسا نقل ملے مسکرات میں کسی
 ۲۔ حدود سے اس سے پہلے جب حواریل اپنے نے راج میں تم پر ضرب لگایا
 ۳۔ یہ حدود نے ناقابلِ برائت ہوا کرتی تھی یہیں اب انکو پ سے سم و
 ۴۔ یہیں جذب کرنے کے بعد جب تم اس حمر سے کام لیتے ہوئے وریل پر صوب

یہ سن تھیں اسی حالت میں رہو اس میں تم ہو میں اس روشنی کی طرف
جو قدیم بحرِ محض و ماضی اور اسے اپنے قدر میں کرے کی روشنی ہے
ایسا کرے ہے مجھے اب وہ ہے ماضیہ کیرش ہے ناک کی اس تھیں ہے

سے پیدا ہونے پر مجبور کرتا رہا ہوں اگر اب تم نے اپنا ایک اور روپ دھار لیا
تو یہ بھی وہی قوتوں کو نکھار کے اپنے لئے ایک نئے روپ کو جنم دے گا تو
اپنی قوتیں پڑتا میں تیرے اس نئے روپ تیرے اس نئے جسم کو بھی لو جان
میں گا، کچھ عرازل کسی دھوکے میں نہ رہتا اٹا کیہ کے اس کوستانی سلسلہ کے
سے سامنے تیرے لئے قصہ الم، سرخس اور حتم کا تیرہ گر ثابت ہوں گا۔ تیری
ہیر پر ہے درد موسوں کی صلیب اور تیرے نعوش خلیل پر نواہے سو گوار بھیج کر

جب خاموش ہوا تو عرازل طویہ سے انداز میں سے لگا کچھ نیکی کے لئے کھڑے
تیرے کے تو اپنے حوصلوں کو صلیب تو میں کش نکلا۔ کیا تھوڑی دیر پہلے
سلسلہ کے اوپر میں نے تمہیں اور کیرش وادارہ میں سے بھاگ جانے پر
ادھا۔ تھوڑی دیر پہلے جب تم اس کوستانی سلسلہ سے کیرش کو اٹھا کر سمندر
کا گئے تھے تو اب تم نے کلبہ کو کیا تھا۔ پتھرا تم بدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے
ت سے بھاگے تھے۔ کیا سمندر کے اندر تمہیں اپنا کھوپ ہو گوہر مقصود مل گیا ہے
اس کوستانی سلسلہ کے اوپر میرے ہاتھوں پہنے کے سے لوٹ آئے ہو۔ اس پر
اور کئے گئے۔

عرازل اپنے آپ سے نہ نکل سکتے ہی پاؤں پھیل جھٹی تیری چادر سے اور
کے اس گنگ اس پر عرازل کا چوہہ خد میں ہے ہوئے بوسے صیبا ہو کر رو گیا
انھا ہوا وہ یونان کی طرف بھاگا اور کسے نکلا۔ دھن یوں تو میرے کیا بگارتا ہے
ہاتھ میں اپنا ہاتھ فضا میں مدہرتے ہوئے۔ عرازل سے اب یونان کے ضرب لگانا
ان کی ہدایات کے مطابق یونان انونپ کے اس سر کو حرکت میں لایا اپنا ہاتھ
سے خوب پھیل کر پھیلی عرازل کے سامنے کی تو یونان کی تھیلی سے اسی ہتک
عرازل کی تھیں چکا چم ہا تھیں اور یونان پر ضرب لگا بھول گیا اسی موقع پر
اپنا انونپ کے طسم والا ہاتھ بلند کیا اور جب یونان نے اپنے اس ہاتھ کی
عرازل کی پیلیوں پر گالی تو یہ ضرب ایسی دودار تھی ایسی قوت تھی کہ عرازل
بھاگا ہوا دور جا کر اور اس کے منہ سے نہیں اور سسکیاں نکلنے کے رہ گئی تھیں۔
یہی طعنہ گرنے کے بعد عرازل اٹھ کھڑا ہوا اور بڑے دھشت ناک انداز
یونان کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے کے آثارات سے پتہ چلتا تھا کہ یونان کی
اسے ایسے رد عمل کی قطعہ کوئی امید نہ تھی اور یہ کہ وہ یونان کی طرف سے

لگاؤ کے تو دیکھا عرازل کیسے کرب کیسے دکھ میں مبتلا ہونا ہے الیہ کے اس دکھ
یونان کے چہرے پر بھی بھگی مگر اہمیت نمودار ہوئی تھی پھر اس سے اپنے پہلو میں
مخصوص اشارہ لگا ہوں ہی لگا ہوں میں کہا اس کے بعد وہ دونوں بڑی تیزی سے
اندرا فاصلوں کو پہنچنے ہوئے تھا کہہ کے اسی کوستانی سلسلہ کا رخ کر رہے تھے وہ
دونوں سمندر میں کودے نئے راستے میں اپنا یونان کو انونپ کے اس سر سے
کے گر بھی نکالی چلی رہی تھی۔

یونان اور کیرش سمندر سے نکل کر اسی کوستانی سلسلہ پر آئے جس میں تھوڑی
اس کا عرازل سے ہوا تھا۔ اس دونوں نے دیکھا عرازل ابھی تک اس کو
پر ستون کی طرح بٹا کھڑا تھا۔ یونان اور کیرش کو دیکھتے ہوئے عرازل نے یہ
نقد لگایا۔ یونان اور کیرش دونوں جب ان کوستانی سلسلہ پر آئے تو عرازل
مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ نیکی کے نمائندے میں جتنا تھا تو سرور دوبارہ اس کوستانی سلسلہ اور اس
طرف آئے گا اس سے کہ اس سختی میں تو ایک بڑھ چکا ہے۔ پر تھوڑے ہی
کوستانی سلسلہ پر تیری ہی وہی کا خنجر تھا۔ کچھ میں تھے اس سختی میں داخل
دوں کا ایسے ہی تھے مار بھاگوں گا جیسے کوئی محبت نصیبان سے لڑوں کو مار بھاگتا ہے
میں غوطہ میں ہوئے کے بعد کیرش کے ساتھ اس لئے بٹ تھا ہو گا کہ تو نے چاہا
کہ اب تک میں یہاں اس کوستانی سلسلہ سے جا چکا ہوں کا اور تو اپنی مرضی
کے مطابق ہر کام کر گزرے گا پر دیکھ میں تو اسی کوستانی سلسلہ پر تیرا خنجر
پر پھر نہیں لگاؤ۔ تجھے کرب میں جلا کر دے گا کسی اور ہی سمت بھاگ
کروں۔

اس کوستانی سلسلہ کے اوپر کیرش نے ہاتھ عرازل کے لئے سے بعد یونان
یونان اور عرازل کو مخاطب کر کے کہنے لگا کچھ عرازل میں جاتا ہوں تو صدیوں
میں وہوں کی سیڑی سے مگی بدلتے رہے ہیں اسے دھارے عرازل کے
اسے آگ کے بے اندر قفلے میں پہ بھی جاتا ہوں کہ تو ایسے کے مسموم گھس
غزاد آدمیت کا بدترین دشمن سے پہنچے کسی دہم کی مٹا دینی کسی دھوکے میں
یہ مت خیال کرنا کہ اس کوستانی سلسلہ میں تو مجھ پر ضرب لگا کر کسی اور سمت
پر مجبور کر دے گا۔

دیکھ عرازل تو جانتا ہے صدیوں سے میں تم پر ضربیں لگاتا چلا رہا ہوں۔

ایسی ضرب کی امید نہ رکھتا تھا۔ عمل اس کے عزائم میں گرا اپنے اثرات کا اثر
 پہنچا دی تھی سے آگے بڑھا اور لگاؤ اس نے عزائم کی پیچھے پانچ صریح
 تھیں۔ عزائم بری طرح ابھرا تھا قلاب وہ پوری طرح بھٹک کے سامنے اپنے
 عاجز اور بے بس محسوس کر رہا تھا جب اسے دیکھا کہ اگر یونان نے اس کو سنبھال
 ایسے طرح صریح لگائی تو وہ عمل طور پر مطلب ہو رہا تھا۔ گایک ہی مست
 وہ چپے ہٹا اپنے آپ کو بحال بنا پھر اس سے ایک دہری ہمت لگائی اور ایک دور
 جو اس سے یونان کے شانہ پر لگائی تو یونان بری طرح دھکی پڑ گیا تھا اور
 کہ سلائے لگا تھا۔ اس موقع پر عزائم سے توجہ دینا۔ تاہم لگاؤ کی صریح
 شاہوں عمروں اور پیچھے رہ گئی تھیں۔ لیکن یہ ثابت کے ساتھ یونان اس سے
 برداشت کرنا ہوا میں اس موقع پر کیرش حرم میں تھی اپنی قوت میں اس سے
 مگر اضافہ ہوا اور عزائم کی پہلو کی طرف سے حملہ آور ہوتے ہوئے اس سے
 شاہوں پر لگاؤ کی صریح سے بری تھیں۔ اس صریح سے پڑے سے عزائم
 تھا۔ لورا برا اور ہاتھ تھا کہ کیرش کے صریح گات میں ہی موقع پر کوئی
 ظلم کو حرکت میں نہ ہوا یونان تھا۔ آپ باتیں ہاتھ سے اس سے جب انکو
 ظلم ہی کی بناء پر عزائم کے صریح لگائی تو عزائم پریشانی سے دور ہونے
 لڑکھا کر زمین پر گر گیا تھا یونان سے اسے مضمین ہوتے دیا۔ اس نے عزائم
 صریح سے مارا۔ عزائم ہٹا اٹھا پھر اپنی جان بچانے کی خاطر وہ اپنی
 حرکت میں رہا۔ اور اس کو سنبھالنے سے عاجز ہو گیا تھا۔

عزائم کے پٹے جانے کے بعد ایسا سے یونان کی اس بات پر حیرت
 دیا۔ پھر اس کے ساتھ ہی ایسا ہوا اور یونان کو مخاطب کر کے سننے لگی۔ وہ
 اطمینان کے اس کو سنبھالنے کی سنبھال کے اوپر تو یہ محنت کے تم شہرہ خراب
 ہونے عزائم پر کیا خوب صریح لگائی ہیں۔ یہ صریح پیچھا عزائم کے
 برداشت ثابت ہوئی میں تب ہی وہ اس کو سنبھالنے سے بھاگ بھاگ ہوا اس سے
 میں اگر تم ہی طرح اس بحر کو عزائم کے خلاف استعمال کرتے رہو تو عزائم
 روپ میں بھی تمہارا کچھ میں بگاڑ سکے گا۔

سنو یونان۔ اب بد عزائم یہاں سے چاہتا ہے اب قدموں اس کے
 سے اثر کر اس سامنے والی ہی اس سے توجہ دیتی ہے۔ عمل ہونے سے پیش
 تفصیل سے بتا دوں جس یونان کے یہاں تم نے کیا کیا۔ اس کا نام بیٹھ ہے اس کی

میں ابھر رہی اور یونانی کا نام بٹا ہے۔ سستی کے جن بد معاشوں نے اس یونان کے
 میں یا ہے اس کے نام متاثر ہیں۔ اسوں اور جو آتش ہیں متاثر ہیں اس سستی کے سردار کا
 میں یہ کہہ سکتے ہو وہ خود ہی اس سستی کا سردار ہے۔ اس لئے کہ اس کا باپ
 اور باپ اس سے متاثر ہیں اس سستی کا سردار ہے۔ یہ تینوں اوپاش بد معاش اور بد
 معاش ہیں اور بیٹھ کی بد معاش اور حسن بیٹیوں کے چپے لگے ہوئے ہیں۔ ہمارا
 یہ اس سے اس سے کہ متاثر ہیں اسوں اور جو آتش سے پیچھے ہوئے ہیں بیٹھ کی دونوں
 یہ اور بیٹھ کی حمایت میں ہے اور اگر ممکن ہو تو ان دونوں کے گھر بھی آکر
 یہ یہاں تک کہنے کے بعد بیٹھ جب خاموش ہوئی تو یونان پر ہلا اور کہنے لگا۔

یونان تو جو اپنی سستی سے ویسا ہی ہو گا جس میں اس سستی میں داخل ہونے کے بعد
 بد معاشوں سے خوب نہیں گئے اور یہ بیٹھ اس کی دونوں بیٹیوں کی خوب
 یہ کہہ کر اس پر اس پر پوری اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سے لگی۔ یہ بات ہے
 یہ قدموں اس کو سنبھالنے سے اس اور سستی کا رخ کرو۔ لیکن ایک بات تو
 یہ کہ اس میں داخل ہوئے اور یونان سے ٹھہراؤ گے تو پھر
 یہ کہ تمہارا کیتاں یا رشتہ ہے تو تم کیا بتاؤ گے۔ اس پر یونان کچھ سوچتے
 یہ کہ ایک قدم ہی بتاؤ نہیں اس یونان بیٹھ کو اس حال کا کیا جواب دینا چاہئے۔

یہ میں ایسا کہنے لگی کہ میری ماں تو تم دونوں اپنا رشتہ بیٹھ سے سیال دی
 یہ اس پر یونان اور اس کے بیٹے لگا۔ پر ایسا یہ کہہ ہو سکتا ہے کہ یونان نے
 یہ بات۔ یونان بھی شاید یہ سادہ سادگی میں ہی اس موقع پر اس کے چہرے
 یہ کہ اس کے لئے تاہم کھڑے تھے پھر اس سے اپنے آپ کو کسی قدر سنبھالا
 یہ بھی ہی تو اس میں ہوتے ہوئے کہنے کی گئی تھی اس پر ولی اس میں ہو گا اگر
 یہ آپ مجھے ہی دی بتاتے ہیں تو اس کے خلاف ولی اس میں لڑوں
 یہ ایسا سے کیا میں دیتے ہوئے خوشی سے بھرپور اور اس یونان کو مخاطب
 یہ پھر ہوا۔

یونان یونان نے تمہاری ساری دشواریاں آسمان کر دی ہیں۔ اس موقع پر یونان
 کاموں سے سستی کی طرف بچھا۔ یونان نے بھی یہ بھرتے ہوئے پھر سے بھرپور
 یہ یونان کی طرف دیکھا اس کے بعد اس کی نگاہیں حرم سے ٹھک گئیں تھیں۔ اس
 یہ پھر بول اور یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ یونان ایسا ہی دشنامی میں پھر
 اس میں کہیں اور اس یونان کی اوپاشوں اور بد معاشوں کے مقابلے میں ہو لیں۔

میر میری بچیوں اپنے ان دونوں مہمانوں کے لئے آج بہترین کھانے کا انتظام کرو۔
 رات بولا اور عزیز اور نیا کو کامب کر کے کہے گا۔ میری دونوں بیویوں تم میری
 بہ میری بات سنا۔ اس کے بعد کھانے کا اہتمام کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی پرنس نے
 سے بندھی ہوئی طہرے سکوں سے بھری ہوئی ایک چھوٹی چھوٹی تھیلی نکالی وہ بھول کر اس
 تھیلی کی گود میں رکھ دی پھر وہ کہنے لگا۔

۴۔ میری ماں۔ اس قبیل میں سترے کے ہیں ان سکوں کو پانچ سو روپے اس
۵۔ اخراجات بھی چلاؤ اور ———

اس وقت کہتے کہتے ہوائ کو رک جاتا ہے اس لئے کہ ہمسے سے چھٹی کھول کر دیکھی
 ۱۰۔ اسے انداز میں کہنے لگی دیکھ میرے بیٹے اس صلی میں سارے شہری تھے
 اتنی بڑی رقم کیا کسوں کی اسی پر ہوائ چڑھ اور گئے دیکھ میری ماں۔ اس
 ۱۱۔ کہ گئے غراہات بھی پھلا لود اپنی دونوں بیویوں کے لئے اچھے رشتے بھی تلاش
 ۱۲۔ تک میں یہاں قیام کرتا ہوں اس وقت تک اس کی حالت بھی کوئی گام اور
 ۱۳۔ سے بچ کر نے سے عمل میں چاہتا ہوں اس دونوں کی شاہوں آ کے اس کے گھر
 ۱۴۔ چلا جاؤں۔ اس سلسلے میں دیکھ میری ماں اگر تجھے مزید نقد کی ضرورت ہو تو
 ۱۵۔ نہیں ماسکول گا اس پر ہمسے انھ کھڑی ہوئی وہ کہنے لگی۔

دلت ہے تو میں بازار جاتی ہوں اور کھانے کا اچھا سفیان خرید کر لاتی ہوں۔
 کیرش سے بعضہ کی اس تجویز سے اتفاق کیا بعضہ قحطی منسلک کر دوسرے
 مانی گئی۔ چند عکے اس نے لئے پھر وہ گھر سے نکل گئی تھی۔ جب عربہ اور ہذا
 اور کیرش کے پاس بیٹھ کر مسکرت کرنے لگیں تھیں۔ قحطی دیر بعد یونانی
 تھی۔ پھر اس نے اپنی دونوں بیٹیوں عزیزہ اور ہذا کو ساتھ لیا اور سطح میں جا کر
 بیٹیاں کھانا پیار کرنے لگی تھیں اس وقت تک مارج خوب ہو گیا تھا اور لعلوں
 بیٹیاں پیٹنے لگی تھیں ایسے میں ایلہ نے بونٹ کی گروں پر لمس دیا پھر وہ کسی
 در میں قابض کر کے گئے تھے۔

۱۔ میرے حبيب تم اور کيرش دونوں منجھل جاؤ۔ وہ تينوں بد معاش ہو اکر نہ گئیں
میں چاہ کے پہلی آتے ہیں اور جس کے نام متاقيم۔ اسوں اور بھ آتی ہیں وہ
ان کے والے ہیں اس وقت اسوں اور بھ آتی ہیں ان دنوں متاقيم کے کہ ہیں اور
وہ۔ ہاں یہ دھڑکی سے والے ہیں۔ اس کا دوران فایہ مھویں ہے کہ وہ
میرے سر تک آتے ہیں تا۔ وہ کی نہ کی روزی دوکوں میں۔ کہ اب سے

حوالے کر دے۔ ایسا اپنا سلسلہ کام جاری رہنا چاہتی تھی کہ یونان بیچ میں ہونا
سے پہچنے لگے۔

دیکھ ایسا۔ پہلے تو مجھے یہ بتا دیا منام کے یہاں اس کی دینی میں بھی ہے۔
ایسا عورت بولی اور کہنے لگی ہیں۔ اس کی ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان میں
کا نام رفات ہے۔ یہ تم پر سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہو۔ اس پر یونان دینی
کرتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ ایسا میں اس منام میں اس اور یونان کے ساتھ
ایک بھر پر طمانچہ مارا جاتا ہوں۔ پچھلے میں منام کی من کے طرف حرکت میں
اگر یہ بھر میں باز نہ آئے تو اس اور یونان کی کر بھیں یہ میں تو اس کے
میں ایسی ہی حرکت کروں گا۔ اس پر ایسا نے چونک کر پوچھا کیسی حرکت۔
یونان کہنے لگا۔

دیکھ ایسا میں چاہتا ہوں کہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں راتے ہوئے
امون اور یونان کے آسے سے پہلے ہی پہلے منام کی بہن رفات کو اغوا کر اس
مکان کے ایک کمرے میں ڈال دوں۔ اور جب منام میں اس اور یونان
بھڑکی انداز میں استنبال کیا جائے اور منام سے خصوصیت کے ساتھ مخاطب
جائے کہ چنگ و نوگ ہر دو یہاں آتے ہیں۔ کہ یہاں آنا جانا ہر دو یہاں
بلیوں کے لئے سے عزتی کا باعث ہے لہذا یہاں کی دوں پیش وہ سانسے کرے۔
تم جاؤ ان دونوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ وہ تینوں اب وہاں اس کے دور
اپنی بہن رفات کو دیکھے گا تو دیکھ ایسا اعلان اور مدار کے ساتھ سے وہاں وہ
دیکھنے کے قابل ہو گا۔ یہاں تک کہ کے بعد یونان جب حادثہ ہو گا تب ایسا
کہنے لگا۔

دیکھ یونان۔ تمہاری یہ ترکیب بے حد پسند ہے اور قابل عمل ہے۔ اس نے
لوگوں کے اندر رفات کو اغوا کر یہاں لائے ہو اور رفات کے حوالے سے خصوصیت
ساتھ منام اور خصوصیت کے ساتھ امون اور یونان کے چروں پر یہ ایک بھر پر
کا۔ یہاں تک کہ سے بعد ایسا توڑی دہرے سے لے کر یہاں کسی قدر فکر سے
یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگی تھی۔

یہاں امیرے حبیب جو کچھ کرتا ہے کر مژدہ۔ اس لئے کہ منام میں اس پر یونان
میں کی طرف آتے کے لئے نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ اس پر یونان عورت اپنی
اور کھڑا ہوا۔ اور جو سے پیارے ادار میں وہ کیرش کو مخاطب کر کے سے لگا کیرش
میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے منام کی من رفات کو اغوا
میں کیرش سے یونان کی اس تجربہ سے اتفاق کیا۔ پھر یونان اپنی سری قوتوں
میں لاتے ہوئے توڑی دہرے کے لئے اس سرے سے مات ہو بھر وہ ایسا کیرش
میں ہوا اور یہاں ادار میں وہ کیرش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

یونان میں اس کام ختم کر چکا ہوں۔ منام کی من ہوا کر میں نے اس بیوہ کے
میں سب سے دینی طرف والا کر دے۔ اس میں لا مشغول ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں
بلیوں سے سزا دیئے ہیں اور منہ پر کپڑا باندھ دیا ہے تاکہ وہ شور نہ کرے۔
یہ بارگاہی من ر کیرش میں خوش ہو گئی تھی۔ وہ جواب میں کچھ کہہ کر ہی چلتی
دھانے پھر یونان کی گردن پر پس دیا اور بھلی بھلی مسکراہٹ میں وہ کہنے لگی۔

یونان! میرے حبیب کیرش کی طرف سے بھی خطا ہوتی ہے۔ تم جانتے ہو کیرش ہادی
بصورت اور کشش ہے اور یہ منام امون اور یونان اس کے حسن میں اس کی
سے حاش ہو گا کہ اس کی طرف بھی مائل ہو سکتے ہیں۔ اور اسے اپنی ہوس کا نشانہ
انہیں کر سکتے ہیں۔ اس پر یونان بے پناہ سے کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ کیرش
یونان! اس معاملہ کر کے کیا اس میں اپنی موت اپنی مرگ کو دعوت دینی ہے۔ کیرش
یونان اور ایسا کی ساری گفتگو میں رہی تھی۔ لہذا یونان کے یہ الفاظ اس کو
میں تیز اور تیزی انداز میں یونان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ جواب میں کچھ
کہتی تھی کہ اس کو مکان کے چھوٹی دروازے پر دروازہ دیا ہوگی۔ اس پر
یونان اسے سانسے بھی کیرش کو مخاطب کر کے سے لگا۔ کیرش تم نہیں جانتو۔ میرے
میں وہ تینوں سواش ادب آگئے ہیں۔ میں دروازہ کھولا ہوں۔ اس پر کیرش کہنے
میں آپ کے ساتھ جاتی ہوں اگر وہ میرے حسن کو دیکھتے ہوئے میری طرف مائل
یونان کرتے ہیں تو میرے خیال میں ہم آج ہی اس میں ایسا سنی ملے میں گے کہ
اس کو گارنٹی میں کریں گے۔ اس پر یونان مسکراتے ہوئے کہنے لگا میں نہیں
حد بھانے کی ما ضرورت ہے۔ تم نہیں جانتو۔ اتنا کہتے تھے یونان کو رک جانا پڑا
یونان اس نے دیکھا کہ ہر دو میں حیث کی دونوں بیویوں عربیہ اور بھاد لکر مندی کے
میں سے نکل کر محسن میں تو کھڑی ہوئی تھیں۔ انہیں دیکھتے ہوئے یونان اور

کیے ش بھی محکم میں آسٹ کیے ش عزیزہ نور بیلا کے قیام گھڑی ہو مئی حب کر
کوٹنے کے لئے پوچھ آئے ہوا قند

دردانہ کھوٹے کھوٹے اچانک پرانے رک گیا۔ وہ پتا ہوا وہ بھٹہ ہ کاٹھ
 کہنے لگا۔ دیکھ میری جہ اور بول رہی ہیں تو عریہ بھٹا اور میری جہ کی پیش کہ نے
 خانے میں جا کر بیٹھ جا اور دپاس خانے کا دروازہ بند کر کے۔ اس پر بھٹہ بن اور
 دیکھ بیٹے ان تینوں کے مقابلے میں ہم تھیں۔ کیا اور تھا میں پھوڑیں تھے۔ آخر
 کے ساتھ ہمارا ٹکڑا ہی ہوتا ہے تو اس سلسلے میں ہم چاروں بھی لڑ رہے تھے۔
 گئے اس پر پورانی منکرت ہوئے تھے لگا۔ نہیں آپ کو ایسا کرنے کی ضرورت
 آپ عریہ بنانا اور کیش دے کر کمرے میں چلی جائیں۔ ویلہ میری ماں۔ اس
 تینوں ماں ریشاں۔ میں میں مصروف تھیں۔ میں متاثر نہ ہوں۔ یہاں اٹھا رہا ہوں۔
 وقت مناسیم کی سن لو میں نے تمہارے مکان سے سب سے ہائیں طرف والے دروازے
 بٹھا رکھا ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں باندھ رکھے ہیں۔ اور میں نے اس کے سر پر
 ڈال دیا ہے تاکہ وہ هیچ چوڑ نہ سکے۔ مناسیم آپ اپنے بدحوش مایہوں کے ساتھ
 آئے گا تو میں ان تینوں کو کسی کمرے کی طرف بھیجوں گا۔ جس میں مریم کی بیوی
 اس سے یہ کہوں گا۔ عزیہ اور بیٹا اس وقت دونوں اس کمرے میں ہیں۔ تم تیار
 انہیں اپنے ساتھ لے جاتے ہو۔ میرا یہ رد عمل دیکھ کر ہے بدحوش ہوں تھے
 کمرے کی طرف جائیں گے۔ جب مناسیم وہاں اپنی س رہا تو انہیں کاٹھ دیکھ کر
 وہ ملنے نہ ملو بھی دیکھنے کے قابل ہو گئے۔

اس پر بعضہ نے غمر مادی سے یونان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ نہرت
ناخیم کی بہن کو کیسے کب یہاں آغا لائے۔ ہمیں تو خبر تک نہیں ہوئی۔ تم —
کیا۔ اس پر یونان کہے آگاہ۔ میں نے یہ سب کیسے اور کس وقت کیا اس کو تم
جواب میں بعضہ کہہ کرنا چاہتی تھی کہ دوبارہ سے پر پھر مردہ وار دستک ہوئی۔ میں
سے یونان جلدی میں کہنے لگا۔ بعضہ میری محترم ہاں تو عربیہ آباد اور یہ کہ
دو این خانے کی طرف چلی جا۔ بعضہ فوراً حرمت سمجھ گئی۔ عربیہ آباد اور یہاں
کے ساتھ دیوان خانہ کی طرف گئیں اور دیوان خانہ اور وہاں یونان کے ساتھ
نے بند کر رہا تھا۔

جوں ہی پرفانی نے سہ پہر کے دردناک غصے کی بجائے عجب دردناک
 مسرت کے جواں اداستہ ہرے اور افسانے کو کہا ہے۔

۱۔ مکان میں داخل ہونے کے بعد اس میں سے ایک - یا دو - یا تمام رتے
 ۲۔ پوچھا۔ تم کون ہو اور اس گھر میں کیسے سوتا ہو۔ اس کا جواب دی کہ تم کون کا
 ۳۔ ان تینوں کو دیکھنے ہوئے پوچھنے لگا کہ پستل میں تم تینوں سے پوچھتا ہوں۔ تم میں سے
 ۴۔ پستل میں بغیر ابدت اس مکان میں داخل ہو گئے ہو۔ اس پر وہ جواب دیا۔ میرا
 ۵۔ اٹھ سے میں اس ہستی کا سردار ہوں۔ یہ میرے ساتھ میرے دو ساتھی ہیں۔ چوتھ
 ۶۔ انہیں طرف ہے اس کا نام اسوں اور جو بائیں طرف ہے اس کا نام بائیں ہے۔ دیکھ
 ۷۔ دیکھنا ہے کہ اس چارہ حصہ کی دو چٹیاں ہیں۔ جو اس ہستی میں سب سے زیادہ
 ۸۔ تپاؤ پر کنکش ہیں۔ اس ہم جنوں کی نگاہ میں دوسرے پر سب سے کم ہر مرد یہاں آتے
 ۹۔ رتے سے کہ کسی نہ کسی روز تو جوڑی میں۔ جوڑے ٹک ہو کر اپنی جنوں کو دھارے
 ۱۰۔ میں نے یہ یہ تو سوچا کہ تم کون ہو۔ اس کا جواب دے میرا بڑا حکم کا مظاہرہ
 ۱۱۔ اٹھ کے لئے لگا۔

ہر نام برائے ہے جس میں شر کا رتہ والا ہو۔ اس پر بعضہ کے دور کے قارب میں سے ہو۔ اور بعضہ سے ملنے کے لئے میں شر سے تبا ہو۔ اس پر گفتا ہے تم تنہی اس گھر میں داخل ہونے ہو۔ جو اب میں پتہ سے کے بجائے اثبات میں سرحد دی تھا۔ پھر اس نے کچھ سوچا اور منائیم کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ تم دس روز یہاں آئے جانے اور عزیز اور ملا کو پسند کرنے کے متعلق بعضہ میں سے ملنا چاہی ہے۔ دیکھو تم تینوں کا دور کا یہاں آنا نا اچھا نہیں۔ اس دور لڑکیاں اس سنی میں مدنام ہو کر رہنا چاہیں۔ مگر تم اس دوروں کو چاہتے ہو۔ دے دے ہو ان کی محبت سے نصیب انداز ہونا چاہتے ہو تو وہاں میں طرف دے دے پتے چلو۔ وہ دوروں اس وقت کی کمرے میں نہیں ہیں۔ آخر یہ انوں سے جوت کرنا چاہتے ہو تب بھی اور اگر تم اس دوروں کو اپنا نہیں لے سکتے تو چاہتے

۱۔ ایک صاحب اس فرمائیم اور اس اور پاشا تینوں حیرت واد سے رو گئے تھے۔
۲۔ چوبیس پر سکون اور پسندیدہ مسکرائشی طعرجی تھیں۔ پھر فرمائیم چند تدریس
۳۔ ۲۰۔ اور پسندیدہ اور مسکرائشی طعرجی تھیں۔ پھر فرمائیم چند تدریس
۴۔ تو انہوں نے ایک کا ہوا نام کس سے اور اس کے رتبہ کا کیا ہے۔
۵۔ اس سے پسندیدہ اور مسکرائشی طعرجی تھیں۔ پھر فرمائیم چند تدریس
۶۔ اس سے پسندیدہ اور مسکرائشی طعرجی تھیں۔ پھر فرمائیم چند تدریس

یونان بنیاد سے طبعی بگاڑ دو۔ یہ کیا کہے گا منانیم یہ ہاتھ اٹھائے گا بولی خیر نہیں اسے اتنا مار کر اس حیل کے جس میں اس کا دم نکل جائے۔ میرے حیل میں اسے اور تکی لڑی سمجھ رہے ہیں اسی کے ساتھ میدان سے آئی ہے۔ اس کا ہاتھ بعد میں اس تیوں لڑیوں کو سے کریم اس کے ساتھ وہ ۱۰۰ پیش میں سے اس کے سے مثال نہ ہی ہو۔ منانیم کے سے پر اسوں اور پراش ۱۰۰ سے بڑھے سے یونان پر حملہ آور ہو۔ یونان اپنی جگہ پر باطل پر سکون لڑا تھا۔ تاہم اس میں یورش 'محصہ' عرب اور بناد کی طرف سے ہٹ کر یونان کے پہلو میں اس میں تھی۔ اس موقع پر یونان نے مرکز کیش کی طرف دیکھا۔ یونان کی تباہی مت میں غلبہ کر کے کیے لگا۔

کیرش تم وہیں 'محصہ' عرب اور بناد کے پاس ہی کھڑی رہیں۔ میں اس تیرہ بڑی آسانی کے ساتھ پٹ ہوں گا۔ اس یورش محبت اور چاہت بھری رہی ہے جس میں ایسے موقعوں پر آپ کو ایسا کیسے تجویز ملتی ہوں۔ میں آپ کے ساتھ مل کر ہٹاؤں گی کہ کسی کی بیٹی پر ملنا چاہتے ہیں۔ کیا یہ تجویز لگا ہے۔ تکی یہ جگہ میں اور قریب آگئے تھے۔ دونوں ایک ساتھ حملہ آور ہوئے اور چاہتے تھے کہ آگے پیچھے پر اپنے ٹکوں کی ہارش کر دیں کہ ان کے حرکت میں آئے سے پہلے ہی یونان نے دار گھوڑہ اسوں کی گردن پر اس انداز میں مارا کہ اسوں پر ہی حملہ ہوا میں اچھلتا کے قریب گرا تھا۔ میں ان وقت کیرش بھی حرکت میں آئی تھی اور جس طرح یونان نے اسوں کے را تھا ایسا ہی گھڑ اس نے پراش کے سے ادا اور پراش کھاتا ہوا منانیم کے پاؤں کے قریب جا کر اٹھا۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے منانیم چرے پر اور زیادہ تھا یاں برس گئی تھی۔ پھر وہ یونان کو قافلہ کرتے ہوئے گئے گلا ہے تو اپنے اور میرے مقام پر بھول گیا ہے۔ دیکھ ایسی تو اس ہستی میں

مسافر ہے جب کہ میں اس ہستی کا سردار منانیم ہوں۔ میں جب اس وقت چاہتا ہوں ہستی میں تمہارا خاتمہ کر دوں اور کوئی بھی تمہاری مدد نہ کرے۔ اسے قریب سے ساتھ یہ جو ہر تریں ملتی کیا ہے کہ میری ہستی کو تم یہاں اسے اور میری ہستی میں مجھے سمجھا یہ ناقابل محال ہے۔ اس کی مرانیم صدارت جس میں منانیم سے ہوں۔ یونان ہوا۔

یونان کے دور دو۔ یہ صرف دوسروں کی بیٹیوں کی عادت اور بنادوں سے وقت سے قریب سن رجت ہوا۔ انہی کرکوں پر بیٹیاں ہو گئیں تھے۔

یونان میں ان کا ایسا طبعی بگاڑوں کا کہ وہاں یہ اس طرف کا رخ کیا کہ یہ تو ایسا کرک اپہ گھر کے پوٹے سے راجہ سے تہ پھر دیکھ کر بگاڑا ہوا۔ میرے راجہ لالے کے لئے چپ چاپ ہستی کی طرف چلی

مات و حسرت اہمیت رکھتی ہے اسی طرح عرب اور بناد کی عزت بھی ناقابل اس طرح اپنی مس رجات کو یہاں دیکھ کر حسرتی غیرت نے جوش را تھا اسی اور بناد کے سلسلے میں بھی حسرتی اہمیت کو جوش را اٹا چاہئے تھا۔ دیکھ بیٹی ہوسکی کی بھی وہ قاتل عزت اور قاتل توتیر ہے۔ لہذا میرے ہاتھوں سے نکل میں جنہیں تسلیم کرتا ہوں کہ تم تیوں یہاں سے رفع ہو جاؤ اور پھر کسی میں کامیاب کرنے کی کوشش کی تو میں تم تیوں کی گردن میں لٹ کر کسی حسرتی لاشوں کو دفن کر دوں گا۔ اور یہ کہ جہنم سے ہوگی کہ تم یہاں کو

یونان کے ہاتھ سے ہٹاؤں گے۔ میں نے جگہ جس میں قتل اور دفن تو ہم اس کے جس میں کریں گے اس کے ساتھ ہی منانیم سے ہے دونوں یونان کو مخصوص اشارہ کیا پھر وہ تیوں میں قافلہ سستا ہے یونان اور یونان بڑھے تھے اس موقع پر یونان نے کیرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ کیرش یقیناً قریب 'محصہ' عرب اور بناد کی طرف چلی جاؤ اگر اس میں سے کوئی اس کی اور اس کی بے عزتی کا باعث بنا چاہے تو تم ان جہنم کی حفاظت کرنا۔ اگر اس میں اس طرف نے بھی جیسا تو تم جانتی ہو میں ہوں کے اندر ان تیوں سے اپنے کی بات کہتا ہوں۔

یونان کے لئے یہ یورش عرب اور بناد کے قریب جا کھڑی ہوئی تھی۔ اتنی ہی وقت کے آگے تھے تا تیوں کے قریب سے۔ یونان ہارے دھاکے کی تیوں اور ان تیوں پر ہاں ہاں سے ہے ہاں ہاں اور ہاں ہاں

ہے۔ یعنی کڑے طراپوں کی سرزمینوں میں گونجتی ہواؤں اور رست کے سمندر میں
اتالی طرح حملہ آور ہوئے تھے۔

انہوں کے اس منصوبے سے دریائے فرات کے کنارے کی رست کی پراسی گمراہی خوں
گلی تھی۔ کڑی دھوپ کی تیز ہی برسی کی بجائے کی طرح خون آلود اور دہل
تھی جس میں ان محنت اسام بے آوارہ ہونے لگے تھے۔

وہ فرات کے اس کنارے جہاں جنگ شروع ہوئی تھی۔ ہڈیوں کی لذت
اور آوارہ پن کے رنگوں کے گہنی سائے، لطف و لذت کے کس شیب کی چٹائی، پکی
ہاں زندگی کے گہم راستے، سوچوں کے پیشے غریبہ، شے خون آلود ہو کر وہ
ان جنگ میں جانوں طرف گہری مرگ کے سمندر اور رست سمیر موت کی
لہریں لگے گی تھی۔

رومن در شہر سے حملہ آور ہو رہے تھے جب کہ ایرانی شہنشاہ رسی نے اپنے لشکر
باسوں کے حصے روک کر اپنے دفاع تک محدود رہا ہوا تھا۔ اگر وہ اس تک
نہ رہے۔ رومن براہ راست چڑھ کر حملہ آور ہوتے۔ رست لکھ نری بڑے قتل
میں ملتا تھا۔ اس کے حلقوں کو روک کر اپنا دفاع کرتا۔ رومنوں نے پنی کوشش
ہاں جنگ میں برائیوں کو پاپ ہونے پر مجبور کریں لیکن رسی کمال جراتمداری کا
دعا۔ رومنوں کے حلقوں کو روکتے ہوئے وہ اپنے لشکر کے ساتھ ایک قدم بھی
نہ نکلا۔ جنگ کی ہر سمت سے اس نے اپنے لشکر کی صفوں کو رومنوں کے سامنے
تھا تھا۔

اس نے جب ایرانی شہنشاہ رسی نے دیکھا کہ رومنوں کے اندر تھکاوٹ کے آثار
ہیں تو اس نے اپنا اصل ٹھکانہ دھنا شروع کیا۔ اپنے لشکر کے ساتھ وہ
دریائے فرات سے نکلی اڑتا۔ دکھ کے صحرا سے لائے طوفان آندھلوں کی رست سے
وہ اپنے پیادے صحرائی طرح فرست میں کیا۔ آندھلوں کے گھور اندھیوں میں
نہ نہ چلی سے بھٹکتے پھرتے طوفان کی طرح وہ رومنوں کا حملہ آور ہوا اور
لشکر کی ہر سمت کو اس نے دھواں دھول ہر جہت دھواں دھواں کر کے دکھ دیا
شہنشاہ رسی نے تیرے دور کی اس جنگ میں رومنوں کو ام نہ لیے دیا۔ رومن
وہ اس جنگ کرتے ہوئے جھگے ہوئے تھے۔ ہر نری نے اپنا رنگ دکھاتے
تھا۔ وہ گھوڑوں سے آدمیوں اور طوفانوں میں تبدیل کر کے دکھ دیا تو رومن بھی
اس کی اس حالت سے رسی نے چار کاغذ اٹھایا اور چاروں سمت سے رومنوں

ہاں کچھ باوقار اظہار فرمیں ہیں۔ جنس فرست میں ہر کر میں رست و سبیل اور
طاسات ہو گیا۔ میں جنسیں بقیں لاتا ہوں کہ اگر مٹائیں اسوں اور پراسی سے نہ
ماریں وہی بیا قدم اٹھائے لی کوشش کی تو اس سری قوتوں و حرکت میں لڑتے ہوئے
ہاں ہاں کی حالت بدترین ہو گئی۔ اس پر بعضہ مرقی کا اٹھار کاتے ہوئے
گئی۔ میرے شیعہ تو رومنوں میں پوری ہم قیوں میں پہنچوں کے نئے فرشتہ صفت
ہوئے۔ اب میرے خیال میں تم رومنوں میں پوری لہو اور اسی کرے میں ہا کر
اس کرے میں تم نے رست و نہضیا تھا۔ بعضہ کے کسے پانچ اور ہریش
ہاں سے پانچ ہاں سے لی طرف دیکھتے ہوئے اٹھے اور پھر جس کرے کی تھکوں
سے کی قسری کرے میں ہا کر و آراء کرتے لگے تھے۔ پانچ پانچ اور ہریش سے
بعضہ کے یہاں قیوم رہا تھا۔



ایران کے نئے شہنشاہ رسی سے جب آرمینیا پر تھک کر پناہ اور ترمیم
بہگ کر اٹلی میں رومن شہنشاہ ڈیویش کے پاس چلا۔ تو ڈیویش نے اسے
اور بے عرقی جہاں کہ ایرانیوں نے آرمینیا پر قبضہ کر لیا۔ لہذا اس نے رومنوں
مٹلی تیاریوں کیوں اور اپنے ایک جرنیل تیبے رسی کو ایک دست بڑے لشکر کے
کے شہنشاہ کا مقدمہ کرتے تا علم دیا۔ کیے رسی اس رسی آرمینیا کی تیاریوں کے
رومنوں کے لشکر کا رسی تھا۔ وہ دروازے آرمینیا سے روانہ ہوا۔ آرمینیا کی ط
پہ لشکر کے ساتھ وہ پہلے وہ بین السرون پہنچا۔ پھر دریائے فرات کے کنارے
قیوم رومن جرنیل تیبے رسی اپنے لشکر کے ساتھ پناہ کر گیا تھا۔ وہ رسی طرف
شہنشاہ رسی کو اب علم ہوا کہ رومن لشکر نے ہرام کے قریب دریائے فرات سے
پناہ لیا ہے تو وہ اپنے لشکر کے ساتھ آگے بڑھا اور رومن لشکر کے ساتھ صف
دریائے فرات سے غارت ہونا تک کی پناہ ہوئی۔ اس جنگ کی
رومنوں نے۔ رسی شاید جنگ کو طویل دیا۔ تھا ہوا تھا۔ اور رومنوں کا تھا
چاہتا تھا۔ اس کہ رومن جرنیل فی اندر حملہ آور ہو کر اور ایرانیوں کی صفوں
کے جنگ کے سنگ و پے حق میں پیسے کا ارادہ لے ہوئے تھا۔

اسی بنا پر کہ رسی رومن لشکروں سے اپنی صفیں درست ہیں۔ رومنوں کی
سے جنگ کی اڑت۔ تیبے رسی کے علم۔ رومن برادریاں رسی کے رست

طرح ہونا چاہئے۔

لیکن کچلے ریس کو اپنے سابق دوست شمشاد و بی بی کا اجلاس یاد تھا۔ ان کے شاہ پار اول مرکزی شہر لے گیا تھا۔ اور جس وقت وہ گھوڑے پر سوار ہوا تو دوست شمشاد و بی بی پر پاؤں بھا کر گھوڑے پر بیٹھ کر آتا تھا۔ ایرانی سیر کی یہ رسم تقریر بھی کیے ریس کو مصالحت پر آمادہ نہ کر سکی۔ وہ یہ تقریر سن کر اور روانہ ہو گیا یہ کہہ کر ایرانی سفیر کو ہٹا دیا کہ جن شرائط پر ایران حکومت کے ساتھ مصالحت ہو وہ میں بعد میں ایران کی حکومت کو واضح طور پر بھجوا دوں گا۔

آخر چند ہی دن بعد دونوں کے خارجہ جرنل میٹے ریس نے ایرانیوں سے مصالحت کرنے کے لئے ہندوچہ پہلے شرائط پیش کیں۔

اول یہ کہ ایرانی حکومت ایرانیہ و جد کے دائیں ساحل تک کے پانی کو مسترد کر دے جائے یہ پانی سوسے ایرانیوں تک زیادہ نہ رہے اور نہ

دوئم یہ کہ روسوں اور ایرانیوں کے مابین فرات کے بجائے دریائے دجلہ سرحد تسلیم کر لیا جائے۔

سوم یہ کہ "میرا سے" کہ "آرمینیا" کے قلعہ تک کا علاقہ روسوں میں دے دیا جائے۔

چہارم یہ کہ آرمینیا (مگر صحتوں) پر رام کا تسلط تسلیم کیا جائے۔

پنجم یہ کہ خلیج فارس میں صرف ایسا مقام ہونا چاہیے جہاں روسوں اور ایرانیوں کی

تجارتی جہازوں کا چلنا ہو سکے گا۔

ایران کی فوجی طاقت چونکہ دونوں کے ہاتھوں شکست کے بعد پوری طرح مفلوج تھی۔ اور ایرانی شمشاد نری کو یہ بھی خطرہ تھا کہ اگر اس نے شرائط و شہ

روستوں کا خارجہ جرنل میٹے ریس پیش قدمی کرتے ہوئے ایرانیوں کے مرکزی شہر

پہنچ سکتا ہے۔ لہذا اس نے شرائط و تسلیم کر لیا۔ ان شرائط کی رو سے ایرانیوں کی

مشرکہ سرحد دریائے فرات کے بجائے دریائے دجلہ کو تسلیم کر لیا گیا۔ اور

قلعہ تک کے علاقہ پر روسوں کا تسلط مان لیا گیا۔ مگر متنبوں نے اس سے سخت قہر

تھے وہ بھی روسوں کے یہ اثر آگئے۔

اور میں شاہ پر دوئم اس ذلت آمیز شکست کا بدلہ چکا کر اس صبح ناس کی

بھیر بھرتا کر سامان حکومت کو روسوں کے ہاتھوں پیش ہی خطرہ لاحق رہتا۔

دلت آمیز معاہدہ کے بعد نری نے اپنے آپ کو حکومت کے قائل نہ سمجھا اور

بعد کو اپنا جانشین نامزد کر کے تخت و تاج سے دست بردار ہو گیا اور اس

سے کچھ ہی عرصہ بعد وہ اس جہاں غالی سے کوئی کریمہ بر حال اس کے بعد اس

ایران کا شمشاد بنا۔

اس کے شمشاد نری کی یادگاروں میں شہر قسطنطنیہ کی بنائے ہوئے ایک بھرواں

اس میں بادشاہ قلعہ سلطنت ایک دیوی کے ہاتھوں سے لے رہا ہے۔ قسطنطنیہ کا

یہ دیوی ایران کی مشہور و معروف دیوی نامیہ ہے اس کے سر پر اس قسم کا

سینا اس کے عہد کے سکوں پر ہے یہ ایک ٹھک ٹوپی کی شکل کا ہے جس کے اوپر

آرمینیا ہے۔ سر کے ٹھکانے ہال کندھوں پر چھلے ہوئے ہیں۔ گلے میں سرتیوں

یہ دیوی نے ایک دیوار دار تاج پہنا ہوا ہے۔ ہال کندھوں پر لٹک رہے ہیں۔ گلے

پاؤں کے ہار ہیں۔ قبالوں سے ہوئے ہے اس کے اوپر کمر بند ہے دیوی اور بادشاہ کے

ہاتھ لڑکا ہے یہ شمشاد نری کا بیٹا محمد ہے۔

اسی جب تک زندہ رہا وہ موسم گرما اپنے شہر اور موسم سرما طلائع میں بسر کیا کرتا

وہ دور یا لباس پہنتا تھا۔ صرف وہی لباس دوبارہ پہنا جاتا جو اختتام تھیں اور گراں بہا

یہ اپنے قریبی طبقوں کی ست عزت کرتا تھا۔ کھانا اس کے لئے مخصوص نہ ہوتا

وہ سادہ صافوں کے لئے ہوتا خود کسی دی کھا۔ وہ کبھی اپنی برتری کا اظہار نہ کرتا

۔ رہار کے اوقات میں جب شمشاد ہوئے کی حیثیت میں اس کی شان اخیازی

تھی۔

اس کا حرم دو عیقات اور دو لوتیوں پر مشتمل تھا وہ کبھی عبادت کی غرض سے

میں نہیں جاتا تھا۔ جب اس سے سوال کیا گیا کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو تو اس نے

یہ جواب دیا کہ میں بھی اتنی عظمت نہیں دیتی کہ میں تم کی پرستش کر سکوں۔ وہ

مجلس تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مدیوں کے ساتھ اس نے نہایت رسوا کی شرائط

لی تھی۔



ہال اور کمرش ایک روز دوئی حیث کے دیوان خانہ میں اکیلے بیٹھے ہوئے تھے

دوڑی طہارت ہمارے خیر کے خلاف ہے۔ میں مغرب یہاں سے کوچ کرنا چاہتا
ہوں۔ یہ بھی چاہتا ہوں کہ میرے اور کیرش کے یہاں سے جانے سے پہلے تھوڑی
دیر غریب اور بھلا کی شادی ہو جائے اور وہ اپنے گھر میں خوش آباد ہو جائیں۔
بچوں کے لئے چند دن میں کوئی مناسب رہنے مکان میں کر سکتی ہو۔

۱۔ کی اس منگھ کے جواب میں بڑی سیٹھ کی گردن تھوڑی دیر تک جھکی رہی
اور پریٹل کی ملی بلی آواز میں کہنے لگی۔ یونٹ میرے مہمان بنے! میری نگاہ میں
ہیں جو میری بیٹیوں عزیز اور بھلا کو بھی پسند کرتے ہیں لیکن وہ اس سے شادی
نہیں کرتے۔ نہ اس شادی پر ان کے گھر والے آمادہ ہیں۔ اس پر یونٹ نے چونک کر
خواب دھما اور پچھلے میری مہمان بن! وہ بوجھوں کو کہتے ہیں۔ ایک طرف وہ عزیز
پسند بھی کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ اس سے شادی پر آمادہ نہیں ہیں۔ یہ کیا
دعا ہے! تم بھلا کے لئے بہت زحمت اور غمزدہ آواز میں کہنے لگی۔

۲۔ بنے! اس بستی کے وہ نوجوان ہیں۔ دونوں بھائی ہیں۔ ایک کا نام عسوار اور
دوسرا عزیز ہے۔ دونوں میری بیٹیوں عزیز اور بھلا کو پسند کرتے ہیں۔ ان کے ہاں
میں اس پسند سے اتفاق کرتے ہیں پر یہ شادیوں نہیں ہو سکتیں۔ یونٹ نے احتجاجی
اور مصنفہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا شادیوں کیوں نہیں ہو سکتیں؟ مصنفہ گہری دنگ
میں آگے آئی۔ اس نے کہا عسوار اور عزیز دونوں بھائیوں کے ہاں باپ ڈرتے ہیں
اور اپنے بیٹوں کی شادیوں میری بیٹیوں سے کر دیں تو بستی کے اہلش اور
مہتمم اسوں اور پادش شادیوں ہونے ہی نہیں دیں گے۔ اور اگر یہ شادیوں ہو سکیں
تو اب وہ عزیز اور بھلا کو تنگ کرتے ہیں ایسے ہی وہ انہیں شادی کے بعد بھی
کرتے ہیں گے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ عزیز اور بھلا کی وجہ سے وہ ان کے بیٹوں
کا کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اس پر یونٹ فوراً بولا اور مصنفہ کو
نہ سے لگا۔

عسوار اور عزیز کے ہاں باپ کو مٹاٹیم! اسوں اور پادش کا خوف نہ رہے تو کیا وہ
خود سے شادی پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اس پر مصنفہ نے چونک کر یونٹ کی طرف
بوجھ بلیں یہ کیسے ممکن ہے؟ یونٹ نے سر کو جھکا دیتے ہوئے کہا ہاں! تم یہ نہ
کہتے ہو کہ اگر میں کاڈر اور خوف نہ رہے تو کیا عسوار
اس کے گھر والے میں شادیوں پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اس پر مصنفہ بڑے دھڑلے
بولی۔ میرے بیٹے! میرا خیال ہے کہ پھر وہ اس شادی پر آمادہ ہو جائیں گے۔

کہ ایسا نے یونٹ کی گردن پر ہلکا سا پس دو پھر وہ اپنی خوش طبعی میں یونٹ
کر کے کہنے لگی۔

یونٹ میرے حبیب! ادا کیہ کی اس لڑائی بستی میں اپنے کام کو جلد میرے
کہ میرے! تھوڑے اور کیرش کے لئے ایک اور رسم انھہ کرنی ہوتی ہے۔ اس
لئے جنس آمیز آواز میں ایسا کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ وہ رسم کوئی! کہیں
جگہ ہے۔ اس پر ایسا جھپٹتے ہوئے کہنے لگی۔ وہ رسم کہیں! کہیں اور کس طرح۔
تفصیل تو میں تمہیں بعد میں بتاؤں گی پس تم اپنی اس رسم کو تو عشاء۔ وغیرہ
بیٹیوں بد معاش مٹاٹیم! اسوں اور پادش کاڈر سے آج ہی لوٹے ہیں اور اس وقت
اپنے دونوں دوستوں، مہمان اور پادش کے ساتھ اپنے دیوان خانے میں بیٹھ تم سے
لئے علاج و مشورہ کر رہا ہے۔

یونٹ! تم مصنفہ ہمارے اس چارے سے بات کرو کہ وہ اپنی دونوں بیٹیوں عزیز
کو کہیں جانے کی بات کرے۔ دراصل ان دونوں بیٹیوں کا یہاں سے جانے اور یہاں سے
آباد ہو جائیں تو پھر تم دونوں میری رائے میں اپنی ہی قسم کی طرف سے سونگے۔
کہنے کے بعد ایسا حسب خاموش ہو گئی تو یونٹ بولا۔ تم غیب کھتی ہو ایسا میں تم
سے بات کرنا ہوں۔ دیکھتا ہوں وہ کیا جواب دیتی ہے اس کے ساتھ ہی یونٹ
پلو میں بیٹھی کیرش کو مخاطب کر کے کہا۔ دیکھ کیرش! تم مصنفہ کو تو ہار کر میرے
عزیز اور بھلا کو ویران رہنے دیتا۔ مصنفہ سے کہنا کہ میں اس کی بیٹیوں کے حقوق
میں منگھ کرنا چاہتا ہوں۔ کیرش فوراً اپنی جگہ سے اٹھی اور دیوان خانے
میں گئی۔

تھوڑی دیر بعد کیرش لوٹی۔ اس کے پیچھے مصنفہ بھی تھی۔ دیوان خانے میں
ہوتے ہوئے مصنفہ نے تھوڑی دیر تک جنس آمیز نگاہوں سے یونٹ کی طرف دیکھی
یونٹ نے اپنے سامنے ایک خالی نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑی نرمی
میری مہمان بن! یہاں جنہو میں انتہائی اہم موضوع پر تم سے منگھ کرنا چاہتا ہوں۔
آگے بڑھی اور یونٹ کے ساتھ بیٹھ گئی۔ کیرش بھی۔ بیٹھ کے پلو میں جم گئی تھی۔
دیوان خانہ میں تھوڑی دیر تک خاموشی رہی۔ اس کے بعد یونٹ بڑی نرمی
مخاطب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ میری مہمان بن! میں تم سے تھوڑی بیٹیوں اور اپنی
اور بھلا سے متعلق منگھ کرنا چاہتا ہوں۔ تم بتاتی ہو کہ میں ایک فوق القلوب
ہوں۔ کیرش بھی ایسی ہی ہے اور ہم دونوں کا کسی ایک جگہ تم کو رہنا اور قرار دینا

یونٹ بولا اور بعضہ کو صلب کر کے کہنے لگے میری ماں! تو جا عداؤں اور انحراف کو بلا
میرے پاس لے میں خود ان سے بات کرنا ہوں۔ میں چند ہی دن میں ع۔ یہ اور عداؤں کی
سے فارغ ہونا چاہتا ہوں۔ یونٹ کی یہ سنگین کہ بعضہ خوش ہو گئی۔ پھر وہ یونٹ
سے اٹھ گئی تھی۔ جب کہ یونٹ اور کیش وہیں بیٹھ کر بیٹھی ہے جتنی سے بعضہ
کا انتظار کرتے لگے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد بعضہ لوٹا۔ اس کے ساتھ دو عداؤں بھی تھے۔ دوس کی
انہیں میں خوب مٹی ملتی تھی۔ وہ ان غلطی میں آ کر بعضہ نے باری باری یونٹ
اور انحراف عداؤں کا کہیں میں متعارف کرایا۔ یونٹ کے کہنے پر عداؤں اور انحراف دونوں
ساتھ بیٹھ گئے۔ پھر یونٹ سے ان دونوں بھائیوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا کہ مجھے
ہے کہ تم دونوں بھائی عزیز اور عداؤں کو پسند کرتے ہو۔ کیا یہ سچ ہے؟ اس پر بھائی
بولا۔ ہاں انجی یہ سچ ہے۔ یونٹ نے پھر پوچھا۔ اگر یہ بات ہے تو پھر تم دونوں
سے شادی کرنے سے کیوں ڈرتے ہو؟ اس پر چھوٹا بھائی انحراف کہنے لگا۔

شادی کرنے سے ہم اس لئے ڈرتے ہیں کہ عزیز اور عداؤں کو بہن
بد معاشرہ متاثیم، اسوں اور پواش نے اپنی نگاہوں میں سارے کچھ وہاں پر فریفت ہیں
ان دونوں سے شادی بھی نہیں کرنا چاہتے بلکہ ان دونوں سے کہہ دیجئے کہ
ہوئے ہیں۔ ہم دونوں بھائی ان کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے اس لئے کہ ایک تو انظرانی
اور مل و دولت میں ہم سے زیادہ ہیں دوسرے متاثیم حتی کا سردار ہی ہے۔ لہذا ہم
بھائی ان کے سامنے ٹھن طور پر ہے پس اور بھجور ہیں۔

یونٹ نے بڑے جبر بڑے قہقہے سے ان دونوں بھائیوں کی سنگین کو تباہ و تاب
خاموش ہوا تو یونٹ پوچھنے لگا اگر یہ دھارگی یہ سے ہی نہ رہے تو کیا تم دونوں بھائی
عداؤں سے شادی کر لو گے۔ اس پر عداؤں نے چھاتی آنسوئے کہہ دیں! اگر متاثیم
اور پواش کا خوف نہ رہے تو ہم عزیز اور عداؤں سے شادی پر آمادہ ہیں۔ اس پر یونٹ
پوچھا یہ خوف اور یہ خدشہ کس طرح دور ہو سکتا ہے۔ کیا متاثیم، اسوں اور پواش ان میں
کا خود اہتمام کریں تو تم اس پر رضا مند ہو۔ اس پر عداؤں خدشات کا اظہار کرتے ہوئے
لگا۔

اسوں تو متاثیم، اسوں اور پواش جیتوں خود مل کر ان شادیوں کا ہتھمہ کریں گے
نہیں۔ اور اگر کسی بھجوری کسی دھارگی کے تحت وہ عداؤں پر بھجور ہ بھی جائیں گے
وہ جب یہ بھجوری ختم ہو جائے گی تو پہلے کی طرح عزیز اور عداؤں کو ٹھکارتا شروع

اسی دنوں بھائیوں کا جینا بھی حرام کر دیں گے۔ اس پر یونٹ پھر پوچھنے لگا۔
متاثیم کو بہن کی سرداری سے محروم کر کے کسی اور کو بہن کا سردار بنانا چاہتے تو
اس بہن میں ہے اس بہن کی قلعہ رکھتے ہو۔ اس پر عداؤں کہنے لگا اگر یہ ہو تو اس
بہن مانتی ہے۔ لیکن اس طرح بہن کے لوگ دو حصوں میں بٹ جائیں گے۔ کچھ
سردار کا ساتھ دیں گے اور کچھ لوگ دار اور خوف کے مارے متاثیم، اسوں اور
انہی دن شروع کر دیں گے۔ اس طرح بہن کے لوگ دو حصوں میں بٹ کر ایک
خلاف جنگ و جدل پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اور بہن کی حالت پہلے سے بھی بدتر
ہو جائے گی۔

عداؤں کے اسی جواب پر یونٹ نے تھوڑی دیر تک سر جھکا کر مزید کچھ سوچا۔ اس
دونوں بھائیوں کی طرف دیکھتے ہوئے فیصلہ کیا کہ ان میں سے کسی ایک کو متاثیم، اسوں
سے عداؤں کی کوئی بد معاشرہ اور پواش اس بہن میں ہے۔ وہ ان جیسا کہیں کہیں
انحراف کے لئے لگا نہیں دے گا۔ پواش اور بد معاشرہ تو یہی جیتا ہیں۔ پواش کے نکل
وہ خوف اور خدشے کی وجہ سے ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ اگر یہ نہیں ہوں تو
ہم انہوں کو بہن کے اندر سے بد معاشرہ اور پواش کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ یہ سن کر
ان دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے متاثیم، اسوں اور پواش کا خاتمہ کر دیا جسے تو یہ تم سمجھتے
تھے کہ شادی پر آمادہ ہو اور بہن میں اس بھی رہے گا عداؤں نے بے ہوشوں اور
انظرانی کا اور کہنے لگا۔

متاثیم، اسوں اور پواش کا خاتمہ ہو جائے تو یقیناً یہ شادیوں بھی ہو سکتی ہیں اور
اس میں بھی قائم رہ سکتا ہے۔ پھر اچانک عداؤں کے پرے کی حالت بد ہو گئی۔ پھر وہ
پواش تیسرا توار میں یونٹ کو صلب کر کے کہنے لگا۔ لیکن دیکھو اسی ان جیتوں
یہ بات قہقہے میں ہے۔ اگر ان جیتوں کے خلاف ہم حرکت میں آکر ان جیتوں کا
خاتمہ ہو تو اس کے بعد ہماری شادیوں ہوتی ہیں تو بہن کے لوگ یقیناً ہم دونوں
کو شہید کر دیں گے۔ کہ عزیز اور عداؤں سے شادیوں کرنے کی خاطر ہم نے
انحراف اور پواش کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ اس پر یونٹ پھر کچھ سوچا اور پھر وہ
یونٹ عداؤں کو صلب کر کے کہنے لگا۔

عداؤں میرے بھائی۔ میں متاثیم، اسوں اور پواش کا خود قتل نہیں کروں گا بلکہ وہ
دوسرے کے خلاف حرکت میں آئیں گے۔ اور ایک دوسرے کے قتل کا
کے۔ پھر تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ اس پر چھوٹا بھائی انحراف بڑے اطمینان

کا اقدار کرتے ہوئے کہنے لگا اگر وہ تین ایک دوسرے سے الجھ پڑیں اور ایک دوسرے
عائد کر دیں تو پھر اس تجویز کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ اس کے قتل کا کسی پر
گا۔ نہ کسی سے کوئی انتقام لیا جائے گا اور اپنا کے خاتمے پر ہستی میں امن و سکون
دورہ لگی ہو جائے گا۔ اس پر ہٹل لہلہ کن انداز میں کہنے لگا تو تم دونوں بھائی بہن
مطمئن رہو۔ بہت جلد تم دیکھو گے کہ منامیم اسوں اور پراش آپس میں ایک دوسرے
خاتمہ کرنے کے درپے ہو گئے ہیں۔ پرتاب کی اس گفتگو سے ہیرا اور انجرا دونوں
مطمئن سے ہو کر دوا میں خاتمے سے نکل گئے۔

ان دونوں کے جانے کے بعد پرتاب نے اپنے سامنے بیٹھی ہوئی کیرش کو مخاطب
کیا۔ کیرش تم یہیں بیٹھو۔ میں منامیم اسوں اور پراش کو آپس میں لڑانے کا ایک
ہوں۔ جواب میں کیرش بولی کیا ایسا ممکن نہیں کہ اس معاملے میں بھی آپ کا ساتھ
جواب میں پرتاب کہنے لگا نہیں۔ ایسا کرنے میں تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ تم جیسے
مجھے لگے ہے کہ میں بہت جلد منامیم اسوں اور پراش کا آپس میں ٹکڑو کر کے
کراؤں گا اس کے ساتھ ہی پرتاب انجرا اور دوا میں خاتمے سے نکل گیا تھا۔

راستے میں پرتاب نے ایڈا کو چارل ایڈا نے پرتاب کی گردن پر پس بٹا
نے فوراً پچھا ایڈا اس وقت منامیم اسوں اور پراش میں ہیں۔ جواب میں ایڈا
گئی۔ منامیم اسوں اور پراش یہ تینوں منامیم کے یہاں اپنے چپے ہیم گفتگو کر رہے
گفتگو کا موضوع تم اور ہڈا تھے۔ اب تھوڑی دیر ہوئی اسوں اور پراش اس کے
سے اٹھ کر نکلے ہیں۔ کیا تم ان کے خلاف کوئی جیلہ استعمال کرنے لگے ہو۔ اس پر
ہوا۔ ایڈا میرا جیلہ دیکھتی جا۔ میں کیسے ان تینوں کو ہیم لڑاؤں ہوں اور میں ان
پر معاملہ کا کیسے خاتمہ کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی پرتاب پڑی تھی سے آگے
منامیم کی حویلی سے تھوڑی سی دُور پرتاب کو اسوں اور پراش اپنی طرف
دبکتے اسوں اور پراش منامیم کے ساتھ اس سے پہلے چرنگ پرتاب کے ہاتھوں
تھے۔ اڑا پرتاب کو دیکھتے ہی وہ خوفزدہ ہو گئے۔ وہ چاہتے تھے کہ راستہ بدل میں
لے انہیں پکارا اور رک جانے کو کہہ اس کے ہوں نرمی اور شفقت سے پکارنے پر
رک گئے۔ پرتاب ان کے قریب آیا اور انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیزو! میں تم دونوں سے تمہارے ہی فائدے اور شفقت کے لئے
کہتا ہوں۔ کیا تم دونوں مجھے کسی ایسے مل سکتے ہو۔ اس پر اسوں پرتاب
نے پوچھا کہ تم ہمارے ساتھ کیسی گفتگو کرنا چاہتے ہو۔ پرتاب بولا کہ میں

میں کا جواب دو۔ جو کچھ میں تم سے پوچھتا ہوں وہ تمہارے ہی فائدے کے لئے
ہے۔ تم پسند کرو تو تم دونوں کسی جگہ جمع ہو۔ اور میں تھوڑی دیر بعد تم سے ہوں اور
میں فائدہ کی گفتگو کروں۔ اس بار پراش نے لگا۔

میں اسوں کو اپنی حویلی میں لے جاتا ہوں اور دونوں دوا میں خاتمے میں تمہارا انتظار
ہے۔ دیکھو پرتاب ہمارے ساتھ دھوکہ اور قریب۔ لڑنا۔ اس پر پرتاب مسکراتے
تے گاتم دونوں جگہ میں ابھی تھوڑی دیر تک قریب رہا ہوا۔ اور تم سے ایسی گفتگو
کا جس میں تم دونوں کا فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اور ساتھ ہی گفتگو عریہ اور ہڈا کے سامنے
کیا۔ اسوں اور پراش اس لحاظ پر خوش ہو گئے۔ پھر وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔

اسوں اور پراش کے جانے کے بعد پرتاب اپنی سرن قوتوں کو حرکت میں لایا اور ایک
سے دُور پارس شخص کا بجیس اس نے ہمارا پیر منامیم کے دیوں خاتمے میں داخل
اپنے دیوں طے میں اسوں اور پراش کے رخصت ہونے کے بعد اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔
پرتاب نے منامیم کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا اب ہستی کے سرکار میں
بستی اور بھائی کی ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ اگر تم بدلت دو تو میں اندر آؤں۔ اس
نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے پڑی قراضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لگا۔

میرے بڑے اگر تم کوئی ایسی گفتگو کرنا چاہتے ہو جس میں میری بستی اور
تو پھر جس اور داخل ہونے کے لئے مجھ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں
ہے۔ میرے سامنے مشور اور کو کیا کہنا چاہتے ہو۔ پرتاب آگے بڑھتا منامیم کے سامنے
پرتاب سے مخاطب کرتے کہنے لگا۔

نہی! یہ مت پوچھنا کہ میں وہ ہوں؟ میرا نام کیا ہے؟ اور کہیں سے آیا ہوں؟
وہ ان میں یہ بات غلط کہ میں میرے تیرے ہوں میں سے ایک ہوں۔ تیری بھائی
ہیں چاہتا ہوں۔ منامیم پڑی جگہ سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ کیا کہنا
ہو۔ اس پر پرتاب کہنے لگا۔

پھر منامیم ہمارے دونوں دوست اسوں اور پراش تمہارا یہاں سے اٹھ کر
میں صاف گفتگو کرتے جا رہے تھے۔ اس وقت وہ دونوں پراش کے دوا میں خاتمے میں
اس کی گفتگو کا موضوع ہستی کی حسین اور خوبصورت لڑکیاں عریہ اور ہڈا ہیں۔
یہ مشور کیا ہے کہ جب تک منامیم زندہ ہے اس وقت تک وہ عریہ اور ہڈا
میں کر سکتے۔ خدا ان دونوں نے ہام مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ جس قتل کر کے
ہمارا جاننے اس طرح وہ دونوں مل کر عریہ اور ہڈا کو حاصل کریں۔ یہاں

تک کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ جواب میں یوسف نے کچھ سوچا پھر کہے لگے۔
 پھر میرے دونوں صاحبزادے تم سے یہ کہنا چاہتا تھا کہ تمہارا تیسرا دوست اور اس
 دار منانم تم دونوں کے خلاف ایک سازش تیار کر رہا ہے۔ اصل میں وہ بہتی کی
 ان دونوں بھٹیوں عزیز اور بھلا کو اپنے حرم میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ تمہاری
 اس وجہ سے کہ ایسا نہیں کر سکتا لہذا اس نے تیرے روبرو ہے کہ تم دونوں کو قتل کر کے
 سے مٹا دے۔ یہاں تک کہنے کے بعد یوسف پھر پیسے سری قتل کو حرکت میں لاتے
 اس میں اور یوسف کی ایک طرح سے دلدور ہوا اور ان دونوں کے دس میں منانیم کے
 اس سے کہ اور غصہ پیدا کر دو۔

یوسف اور اس کے سری قتل سے اسوں اور یوسف دونوں کی حالت بدل کر رہ گئی
 ان کے چہرے غصے میں لال سرخ ہو چکے تھے۔ پھر اسوں بولا اور یوسف
 نے اس سے کہنے لگے۔

یہ ہمارے بھائی مصلیٰ! جو کچھ تم نے کہا ہے اگر سچ ہے تو قتل اس کے منانیم
 کے خاتمے میں اور یوسف اس کے حرکت میں آئے سے پہلے ہی اس کا غلطیوں کا
 کیا ہے۔ جو یوسف اسوں صاحبزادے یوسف اور یوسف ان دونوں کو مخاطب رہے کہنے لگے۔ سو
 ان صاحبزادے منانیم کے خاتمے میں تم دونوں کا فائدہ اور بھلائی سے اس نے کہ منانیم
 اس میں کہ ختم کر دیتے ہو تو عزیز اور بھلا کے سبب میں تم دونوں کی راہیں بالکل
 اور بھلا اور اس میں کہ منانیم کے خاتمے کے بعد تم سے ایک عزیز و اپنے میں
 اور دوسرا بھلا کا نام بن جائے اس طرح تم دونوں کی ایک دینہ خواہش پوری ہو
 جائے۔ یہاں تک کہ تم کہنے پڑا کہ ایسا کرنا۔ اس نے کہا کہ اس پر اس نے پھر ایسا
 کرنا۔ اس نے کہ گویا کہ کہنے لگی۔ یوسف سنبھل۔ منانیم اپنے کچھ ساتھیوں سے ساتھ
 یوسف کا رخ کر رہا ہے۔ وہ ضرور اس پر حملہ آور ہو گا لہذا تو ایک طرف ہو چکے
 اس کے بعد جب ایسا نہ ہو اس نے اس کے قتل یا تو یوسف اپنی جگہ پر اٹھ کر ہوا اور
 اس کے بعد میرے ساتھیوں کو تمہاری بھلائی اور بہتی کی بات تھی وہ میں سے تم دونوں
 میں ہے۔ اب تم دونوں اپنی تیاری کرو۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں منانیم اپنے
 ساتھ تم پر حملہ آور نہ ہو جائے۔ اس پر یوسف اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور
 اس کے بعد میرے ساتھیوں کو قتل کیا ہے۔ منانیم کے کہنے سے پہلے ہی پہلے ہم اپنی
 جیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یوسف وہیں سے نکل گیا۔

یوسف کے ہاں سے نکل کر یوسف بہتی کے اس محلے میں جس قدر یوسف اور اسوں

تک کہنے کے بعد یوسف اپنی سری قتلوں کو حرکت میں لایا اور منانیم کے خیر کے اور
 اور یوسف کے خلاف اس نے غیبت کی اور غصہ پیدا کرنے کا عمل کیا۔

اس صورت حال میں منانیم کا چہرہ غصے اور غیبت کی میں سرخ ہو گیا تھا۔
 ہوئے یوسف کی طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ دیکھو بھائی! جو کچھ تم نے کہا ہے اگر یہ
 یقین حاصل میں اس اسوں اور یوسف دونوں کی گردنیں کٹ دلاں گے اس پر یوسف نے
 تو ایسا کرے تو اس میں تیری ہی بھڑی ہے۔ اس لئے کہ اسوں اور یوسف کو اگر تو
 ہے تو پھر عزیز اور بھلا کا کیا مالک اور وارث بن سکتا ہے۔ اگر تجھے میری باتوں پر
 ہو تو اپنے کچھ ساتھی لے اور یوسف کی حوالی کی طرف چل پھر دیکھتا وہیں یوسف
 دونوں مل کر تیرے خلاف سازشیں کرنے میں مصروف ہیں اور انہوں نے یوسف ہمارے
 غصے کو بھی اپنے ساتھ ملا رکھا ہے جس نے ان دونوں عزیز اور بھلا کے یہاں
 کیرش کے ساتھ قیام کر رکھا ہے۔ اور یہ یوسف وہی شخص ہے جس نے ایک بار
 علاوہ اسوں اور یوسف کے ساتھ بھی شکار کیا تھا۔ منانیم اور زیادہ برہمی کا اظہار کرتے
 کہنے لگا اگر یہ معاملہ ہے تو اسوں اور یوسف دونوں میرے ہاتھوں سے ہی نہیں بلکہ
 ابھی ان کی طرف جاؤ ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ کیسے مجھ سے بچتے ہیں۔ اس پر یوسف
 بولا۔ دیکھ منانیم! میرے بعد تیرے خیر خود کی حیثیت سے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں
 اکیلے مت جاؤ۔ اپنے چند ساتھی ساتھ لے کر جاؤ۔ اس لئے کہ اگر اسوں اور یوسف
 حملہ کر دیا تو اس طرح تمہاری جلی بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ اس پر منانیم اپنی
 اٹھتا ہوا ہوا۔ نہیں۔ میں تمہاری نصیحت پر عمل کروں گا۔ اپنے کچھ ساتھی ساتھ
 جلاں لگے اور اس اسوں اور یوسف کو قتل کر کے وہیں لگے یوسف اپنی جگہ سے اٹھا
 لگے تمہاری بھڑی اور بھلائی کے لئے میں جو کچھ کہنا چاہتا تھا کہ وہاں میں رہتا
 ہوں۔ اس کے ساتھ ہی منانیم کی طرف سے کسی جواب کا انتظار نہ کرتے بلکہ یوسف
 وہاں خاتمے سے نکل گیا۔

منانیم کی حوالی سے تھوڑی دور جانے کے بعد یوسف نے پھر اپنے سری قتل
 حرکت میں آئے ہوئے اپنی اصل شکل و صورت اختیار کی اس کے بعد وہ یوسف کی حوالی
 وہاں خانے میں داخل ہوا۔ اس کے کہنے پر اس خانے میں یوسف اور اسوں کی
 کر رہے تھے۔ یوسف کے پڑا ہوا اسوں اور یوسف کے کہنے سے جھپٹے ہوئے بولا۔
 صاحبزادے! مجھے اتنے میں کچھ دیر ہو گئی۔ اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ جواب میں
 پوچھنے لگے۔ اگر تو ہمارے ساتھ ہر روز ہی آ کر چاہتا ہے تو تمہاری حیرت خواہی کو چھٹ

مانے میں اکیلے بیٹھے ہوئے تھے تو ایک نے یوسف کی گردن پر لمس دیا۔ کھل اس کے
 اس عمل کرنے کے بعد کچھ کشتی یوسف نے پسے ہی اسے مخاطب کیا اور پوچھا۔
 کیا اس سے پہلے تو نے اطلاع کی تھی کہ ہمیں حبش کی دلوں میں بیٹھ کر رہنا
 ہے؟ اس نے غصہ سے جواب دیا کہ ہاں ایک ہی قسم کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ کیا تم جہاز کی
 اس قسم کھلی ہو کہ جس پر ایسا سفر کرنا کھٹکھٹاتی ہوئی آواز میں بیٹھے

یوسف میرے حبیب! ایک بات کہنے کے لئے تو ابھی میں نے تمہاری گردن پر لمس دیا
 وہاں اب اٹھانے کے اس طائفے سے حرام۔ عرب کی طرف کوچ کرنا۔ اس پر
 ایک طرف سے چوتھے ہوئے پوچھا۔ کیا یہ سمرائے عرب کے اندر کی قسم اٹھ
 ہے۔ کیا وہاں عزادیں نے کسی نے نور چاک۔ میں کی ابتدا کر دی ہے۔ اس پر
 پوچھنے والے نے کہے گئے۔

یوسف میں کی ابتدا ہوئی نہیں بلکہ بہت جلد ہوئے ہیں یہ۔ یوسف بولا۔ جو کچھ تم
 ہو کھل کر کہو۔ اس کے جواب میں اٹھانے لگا۔

یوسف۔ سمرائے عرب سے انسانی گروہ کا ایک طوفان اٹھانے لیتا ہوا اٹھ ہے اور
 یہ وہاں کا سب سے بڑا ہے۔ اس انسانی گروہ کا عزم اور ارادہ ہے کہ وہ عربین کو
 اپنے اند سے جہالت و اذکار خوار قہر کریں گے۔ اٹھانے کے اس انکشاف پر یوسف نے
 پوچھنے لگا۔

یوسف نے کہا۔ سمرائے عرب سے ایسے والے یہ انسان آگاہ کیا ہے اور
 میں نے کہا۔ یہ قہر کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر اٹھانے لگا۔

یوسف۔ عرب سے ایسے والے انسانوں کا قہر عرب کے مختلف قافل پر مشتمل ہے
 میں نے تو توگ سوچا ہے کہ اس میں عرب کے ایک دہلی
 کا سردار میر بن وائل اس نسل گروہ کی سروری اور سرکردگی کر رہا ہے۔
 اس پر وہ توگ سوچا ہے کہ دہلی قبیلے حجاز میں سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ میر
 بن وائل کی اس نسلوں کا یہ گروہ عربی ہے۔ قبضہ کرنا چاہتا ہے یہ لوگ پوری طرح
 اس سے مسلح ہیں اور اس کے پاس سواری کے لئے لوٹ گھوڑے اور گنا بھی
 ہے۔ اپنے ساتھ رسد اور نمک کا سہارا بھی وافر مقدار میں جمع کر رکھا ہے۔ اور
 میں نے کہتے ہیں کہ میر بن وائل اس سے بعد وہ چاروں طرف لوٹ مار کا
 اپنے لئے مزید رسد اور نمک کا سہارا حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس انسانی

کے رشتہ دار تھے انہیں اطلاع کرنے لگا کہ منانیم یروش اور امون پر حملہ آور ہوا ہے۔
 لہذا اس کی حفاظت کا سہارا کریں۔ میں اسی موقع پر منانیم اپنے ساتھیوں کے ساتھ یروش
 حوالی میں داخل ہوا۔ امون اور یروش کو دیکھتے ہی وہ برہم ہوا اور کہنے لگا میں
 صورت تم دلوں کی خواہش کو قیام پانے سے وہاں تک اس پر امون نے سیدھے
 اٹھانے کرتے ہوئے کہا۔

اس منانیم نے کہنے سے بھی بدتر جہالت ہو گیا۔ کہ میں اپنے ساتھی اپنے مالک
 کو ہم بدلتا ہے اور پاؤں پھانسا ہے تو نے تو تک حواس سے بھی بدتر مصلحت یہ ہے کہ
 اور یروش پر صورت میں قحطی قتل کرے وہیں گے۔ میرے قتل کے بعد ہی ہم عرب
 کے مالک بن سکتے ہیں۔

منانیم کو جو باتیں یوسف نے کھلی تھیں امون کی اس گفتگو سے اس میں
 یقین ہو گیا۔ لہذا اس کے جو ساتھی تھے انہیں اس دلوں پر حملہ آور ہونے کا مشورہ
 تھا۔ منانیم کا اشارہ ملنے ہی اس کے ساتھیوں نے اپنی گواراں سوت آگے بڑھائی
 اور یروش پر امون نے حملہ کر دیا۔ اس اور یروش نے پناہ مانگ کر پناہ مانگی وہاں
 اور منانیم کے ساتھیوں نے انہیں کے اندر اس دلوں کی خوشامد کرنا دہلی نہیں
 ہوں ہی منانیم کے ساتھی اور یروش کا ماتر کر کے کے بعد فارغ ہوئے۔
 اور یوسف کے اٹھانے کرے پر امون اور یروش کے مسلح رشتہ دار دہلی داخل
 جب امون نے اٹھانے کے ساتھیوں کے ساتھ اور یروش و قتل کر دیا۔
 سارے منانیم اور اس کے ساتھیوں پر حملہ آور ہوئے اور بڑے عواراں اٹھانے
 نے منانیم سے ساتھ ساتھ اس کے سارے ساتھیوں کی بھی گردنیں کٹ کر رکھ دیں۔



منانیم اس کے ساتھیوں امون اور یروش کے قتل کے بعد چند روز بعد
 اندر مدوات اور دشمنی کی کھچتی رہیں پھر انہوں نے باہر مل بیٹھ کر انہیں میں
 عروا دی۔ اس مسلح قبیلے کے چند ہی روز بعد ان کی شادی ہو گئی۔ وہ
 حجاز کے ساتھ کر دی گئی۔ یہ وہاں سے ساتھ اپنے ہی باپ سے یہاں رہا
 کہ ان کی قبیلہ کہ انہیں اپنی بیوی کے ساتھ حبش کے ہی مستقل طور پر
 گیا تھا۔

عرب اور یہاں کی شادی کے بعد صرف دو برس وقت یوسف اور یروش

گروہ کے لئے چند خطرات بھی منظر آ رہے ہیں۔ اس پر پورے توجہ سے غور فرمنا پڑے گا۔
ایک نیا پلے یہ بتا کر یہ انتہائی گروہ جس کا تعلق تریبون عربوں کے قبیلے سے ہے اور جس کی سلامتی حیرت انگیز اور آسان ہے کہیں کہیں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اور یہ ان کے لئے اس سے خطرات سر اٹھا رہے ہیں۔ اس پر ایسا کہنے لگی۔ پورے خیال ہے کہ بحریں بیلوی طور پر ان کا علاقہ ہے اور انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ لہذا وہ بحریں کو انہوں سے واپس لینا چاہتے ہیں۔

بحریں پر حملہ آور ہونے اور اس پر قبضہ کرنے کے لئے عربوں کے پاس ایسا دھبہ بھی ہے اور وہ یہ کہ بحریں سوتیلوں کی سر زمین خیال کی جاتی ہے۔ اس کے پیش برائی اور کٹھن تھوڑی سوتی لگتے ہیں۔ ہر وقت پانچ سو کشتیاں بحریں کے ساتھ ساتھ سوتی تلاش کر کے میں سرگردی رہتی ہیں۔ اور یہ سوتی دنیا کے سب سے قیمتی اور باارزوی خیال لئے جاتے ہیں۔ ان سوتیلوں سے ایرانی کی حکمت عملی کا یہ ہے۔ لہذا عربوں کو قیمتی چیزوں کی وجہ سے بھی بحریں کو اپنے قبضے میں آنا چاہیے۔ یہاں تک کہ جس کے بعد ایسا سب خاموش ہو کر رہ جائے۔

تم نے کہا ہے کہ عربوں کا جو گروہ بحریں و حملہ آور ہونے کے لئے پیش ہے اس کے لئے خطرات بھی منظر آ رہے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ ہی ہے۔ عربوں کے پاس لئے کھل اور کدھر سے خطرات اٹھنے کے اندیشے ہیں۔ اس پر ایسا ہوں اور کہ ان حملہ آور عربوں کے لئے خطرات ایرانی کی حکمت عملی کی طرف سے اٹھ رہے ہیں۔ ایرانی میں غریب کی دست برداری کے بعد اس کا بیٹا ہرم دوم ایرانی کا بادشاہ بن گیا۔ وہ تم کو ایک عرصہ بادشاہ ہے اس سے ملک میں بدل و مصاف۔ لئے ایک بادشاہ ہے جس شخص پر وہی ظلم و جبر ہوتا ہے وہ بلا خوف و لرزہ رہا۔ اور وہ ہے۔ یہاں تک کہ اپنی شکایت بادشاہ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ اور مصاف کرتے ہیں۔ ہر ملے یہ ہرمزگوں کو حوصلہ دینے کے لئے اپنی پارٹی کو ششیں آ رہا۔ بادشاہ وہ ایسی چاہتا کہ عرب بحریں پر قبضہ کر لیں۔

بحریں پر حملہ آور ہونے والے ہی عربوں کو روکنے کے لئے ہرمز سے پہلے ہال چلی ہے۔ وہ یہ کہ اس نے اپنے کچھ انتہائی خوشحور جسم کے حواس بحریں پر قبضہ کرنے والے عربوں کے اس گروہ کی طرف روانہ کئے ہیں۔ ہرمز کے یہ خوشحور عربوں کی طرف بڑھنے والے عربوں کے سلام حیرت انگیز واکل اس نے اپنے محبوب میں ہرمز بنت حیرہ پر حملہ آور ہو کر ان تینوں کا اعزاز کریں۔ گروہ کا خیال ہے

اعزاز کر دیا جائے تو ان کی سلامتی اور ان کی سرکردگی میں جو خوشحور عربوں کا گروہ ان طرف بڑھ رہا ہے وہ بحریں کی طرف جاسے کے بجائے واپس جاسے کے لئے منتشر ہو گا۔ لہذا یہ جاسوس حیرت انگیز اور اس کے بیٹے اور بیٹی کو قتل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ایرانی جاسوس ایسی کٹھن دور ہیں۔ اور تم اور کیرش اس سے پہلے ہی حیرت انگیز ہیں۔ پس کچھ کر اس کی حفاظت کا سہل کر لیتے ہو۔ میں نہیں چاہتی کہ بحریں کی جاننے والے یہ عرب ایرانی کے بادشاہ ہرمز کی طرف سے کسی تکلیف کوئی نصرت میں

اور پورے عربوں کا وہ گروہ جس میں ہرمز کا لوگ عہد انیس کے ہیں اس کی جان میں جیسے بتا چکی ہوں کہ حیرت انگیز واکل کر رہا ہے۔ اس حیرت انگیز واکل کا جاسوس جس کا نام محبوب میں حیرت انگیز واکل جس کا نام حرمز بنت حیرہ ہے۔ بادشاہ ہرمز چاہتا کہ اس تینوں کو قتل کر دیا جائے تو اس کے یہ اثرات ہیں کہ وہ ان طرف سے حملے والے عربوں کے قدم روک جائیں گے اور وہ اپنی جان پر محو ہو جائے۔ میں نہیں چاہتی کہ خوشحور ایرانی جاسوس اس تینوں کا خاتمہ کرے بحریں کی طرف سے عربوں کے قدم روک دیں۔ لہذا تم کیرش حرمز میں آؤ اور بحریں کی طرف سے عربوں کے اس گروہ میں شامل ہو کر ہرمز کی طرف سے جو خطرات حیرت انگیز لئے اٹھ رہے ہیں اسے اٹھ کر اور دوں مل کر ان تینوں کی حفاظت کا انتظام

وہ میں جیسے یہ بھی بتاتی چوں کہ ایرانی کے بادشاہ ہرمز سے حمل اپنے خوشحور واکل اس کے بیٹے ہرمز کی بیٹی واکل نے کے لئے روانہ کئے ہیں وہاں وہاں کشتیوں اور جہازوں میں سوار کرتے ایک دستہ بادشاہی بحریں کی طرف سے ہے۔ جو بحریں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ ان کا گروہ جب کشتی پر سوار ہوتے ہیں۔ ہرمز کے کدھر سے آئے گا تو ہرمز کے ہمارے وہی نظریہ اس کی رازدارانہ کارروائی ہے۔ گروہ ہی نے کسی طرح ہرمز کو اس میں داخل ہونے

اور وہاں میں جیسے یہ بھی بتاتی چوں کہ بحریں اس وقت چھ تریبون پر مشتمل ہیں۔ اس کا پرانا نام اس ہے جس پر ہرمز کا پورا اعتماد ہے۔ ہرمز میں مشفق سے اس میں ہے۔ ہرمز بحریں کو ہرمز کا نام اب صاحب ہرمز کا نام ام العیسیٰ پرتی ہے۔ وہاں اور پانچویں کا نام ام العیسیٰ ہے۔

گئے ہو۔ ہر حال تمہارا اندازہ درست ہے۔ ہم بحرین پر ہی حملہ آور ہونے کے لئے
اور ہمارے ارادے یہ ہیں کہ ہم برصورت میں ایران کے بادشاہ ہرمز کے لشکر کو
بحرین پر قابض ہو کر دیں گے۔ اس عرب فوجوں کی یہ گفتگو سن کر یونان
بحرین کی بجلی مسکراہٹ میں اسے قاطب کر کے کہنے لگا۔

یہ میرے بھائی! میں تمہارے رئیس تمہارے سپہ سالار میرین وکیل سے ملتا
ہوں۔ یہ تم اس کے جیسے تک میری رہائی کر دو گے۔ اس پر وہ عرب لوگوں حرا اور
اس سے لگا لیاں لیں۔ قہراؤں صبر کیجئے گا میں تمہیں اپنے سردار اور سپہ سالار
یہ تک لے جاتا ہوں۔ یونان اور کیرش پپ پاپ اس عرب لڑاکا کے پیچھے ہو
گئے۔

میرین ویر بعد وہ عرب لوگوں اونٹ کی لٹال سے بے ہوشے ایک بہت بڑے
لوہے کے سائے رکھ کر وہ یونان کی طرف بڑھتے ہوئے گئے۔ دیکھ اسکی یہ
میرین وکیل کا خیال ہے۔ جسے کے سامنے جو وہ کھڑے ہیں ان سے
وہ نہیں جیتے۔ وکیل سے طرہیں گئے۔ اس نے ساتھ ہی وہ عرب لڑاکا
یہ کیا تھا۔ یونان آگے بڑھا اور جسے کے ردازے پر وہ ویسے والے پیرا دونوں میں
ایک کو قاطب کر کے کہنے لگا۔

یہ میرے بھائی! میں تمہارے سپہ سالار اور سردار میرین وکیل سے ملتا ہوتا
ہوں۔ اس نے کہ میرے پاس ایک حرکت ہیں جس میں اس کی بڑی دھمکے کے قاتلے
ہے۔ یہ ہے کہ وہ پیرا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے گتے لگا تم نہیں رکھ
میں اطلاع اپنے سالار کو دیتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی وہ حفاظت خیمے میں گھس گیا۔

میرین ویر بعد وہ حفاظت خیمے میں رہا اور یونان کو قاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ
میں نے تمہاری اطلاع اپنے سالار میرین وکیل سے روٹی ہے۔ باؤ اس نے تمہیں
کہا ہے۔ اس وقت وہ اپنے بھائی یونان میرین ویر اور یونان کے ساتھ بیٹھا
تھو کہ اس سے مناجات ہے جو حاکم کے کہہ دو۔ یونان نے اس پر یہ ار کا شکریہ
میرین ویر کے ساتھ خیمے میں داخل ہو گیا۔

جیسے میں داخل ہوتے ہوئے یونان نے اندر دیکھا کہ وہ بہت بڑا شہانہ نما خیمہ
ہے۔ اندر پردے لگا کر بیٹھ کر میں تبدیلی کر دیا گیا تھا۔ سامنے والے کمرے میں
میرین وکیل اپنے بیٹے اور بیٹی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ یونان کمرے میں داخل
ہوئے۔ دیکھ کہ کمرے میں کچھوروں کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی پھیٹی تھی۔ اور

یونان اگر تم ہرمز کے روانہ کردہ خونخوار جاسوسوں سے میرین وکیل اس
عرب میں میرین وکیل کی بیٹی حرم بہت میرین وکیل کی حفاظت کرنا تو جو ایرانی لشکر عیسائی
کی راہ روک چاہتا ہے میرین وکیل میں یہ خونخوار عرب اس ایرانی لشکر کو ہر تین گھنٹے
میں گلاب ہو جائیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو کوئی حالات اس عربوں کو بحرین میں داخل
سے روک نہیں سکتی۔ میرین وکیل میں اب تم دونوں عربوں کے اس گروہ کی طرف
کرد۔ اپنے سری قوتوں کو حرکت میں دے دو میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ اور اس
تمہاری رہنمائی کرتی ہوں۔ ایلیا کے کہنے پر یونان اور کیرش دونوں اپنی سری قوتوں
حرکت میں لاسے۔ اس کے بعد وہ کوچ کر گئے۔

تھوڑی ہی دیر بعد یونان اور کیرش صحرائے عرب میں ایک ایک جگہ نمودار
ہوئے۔ ان کے سامنے در در تک مختلف رنگوں کے خیمے ہی جیسے دکھائی دیتے تھے۔
وہاں تراوٹ کی لٹال کے سنے ہوئے تھے۔ ایک ملک کھڑے ہو کر یونان اور کیرش
دور تک حد اٹھ پھیلے ہوئے ان خیموں کے شر کو بڑھتے ہوئے دیکھتے رہے۔ اس
ایلیا نے یونان کی گردن پر پس و پور اسے قاطب کرتے ہوئے گئی۔

یونان! یہ جو تم اپنے سامنے در در تک پھیلے ہوئے خیمے دیکھ رہے ہو یہ
وہی گروہ ہے جو اپنے سردار میرین وکیل کی سرکردگی میں بحرین پر حملہ آور ہوئے
چوڑی قدی کر رہا ہے۔ تم ایسا کہہ لشکر میں سے ہوتے ہوئے میرین وکیل نے
طرف جلا۔ ایران کے بادشاہ ہرمز نے جو اس نے خلاف اپنے جاسوس صحیح رہا تو
ہے اسے اس نے آگے رے اس کی بھر دہی حاصل کر دی۔ اور میرین وکیل اس کا
اس کے بیٹے کی حفاظت کے سنے تم لشکر کے اندر ہی قیام رکھو۔ دیکھو آتے ہیں
مردار ہوئی ہے۔ یہ تو ایسا کا بادشاہ ہرمز عربوں کے اس گروہ کا سردار ہو کر
ہمگے گا یہ خونخوار اور جنگجو عرب ہرمز و شکست دے کر عیسائی پر قبضہ کر لیں
ہر حال دونوں میں سے کوئی۔ کوئی ملوث ہو کر ہی رہتا ہے۔ اب تم جانو اور میرین
کے خیمے کی طرف بڑھو۔ اس کے ساتھ ہی ایلیا کا سامنے آتی ہوئی یونان نے
ٹپکھا ہو گئی۔

ایلیا کے جانے کے بعد یونان اور کیرش خیموں کے اس شر میں داخل ہوئے۔
ایک فوجوں کو یونان نے قاطب کرتے ہوئے پچھلے میرین وکیل کے خیمے میں داخل
عربوں کا وہ گروہ ہے جو بحرین پر حملہ آور ہوئے کے لئے نکلا ہے۔ اس پر وہ عرب
حوشی اور فراہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گئے لگا تم دونوں ہمارے اس گروہ میں

ساتھ میرین وائل میں ہوا تھا۔ اس کے دائیں طرف اس کا بیٹا محبوب بن میرین
طرف اس کی بیٹی حرم بنت میرین بھی ہوئی تھی۔ کمرے میں داخل ہونے کے بعد
نے میرین وائل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا شروع کیا۔

اگر میں غلطی پر نہیں تو میں اس وقت عروں کے سردار اور سپہ سالار میرین
کے سامنے کھڑا ہوں۔ اس پر میرین وائل مسکراتے ہوئے کہے گا۔ ابھی تم
دوست ہے۔ میں ہی میرین وائل ہوں۔ میرے دائیں طرف یہ میرا بیٹا محبوب
ہے اور بائیں طرف میری بیٹی حرم بنت میرین ہے۔ میرا پروردگار مجھے بتا رہا تھا کہ تم
بات مجھ سے کرنا چاہتے ہو اس میں میری ہجرت اور بھلائی ہو۔ کوئی نیا مٹا چاہتے ہو
کچھ کہنے سے پہلے تم یہاں آتے آ کر میرے سامنے قریب بیٹھ جاؤ۔ اس پر وہ
بچا اور کیرش کے ساتھ میرین وائل کے سامنے بیٹھ گیا۔ میرین وائل بکھ
دولوں کو بڑے غور سے دیکھتا رہا۔ اس موقع پر اس نے اپنی بیٹی حرم بنت میرین کے
کچھ کہا۔ جسے اس نے حرم بنت میرین کہہ کر۔ اسے غلطی ہوئی ایک جھٹکے کر کے لی
گئی۔ میرین وائل قہقہوں اور ہنس بولنا شروع کر دیا۔ وہ لیتا رہا۔ اس
حرم بنت میرین سے کہتا ہوں۔ اس کے ساتھ میں ہو کر ایک چوٹی سدا ہی تھی۔ جس میں
اس بچہ ہوا تھا۔ اور وہ حال میں نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے۔ چہ پارہ
کے اس سے اس پر۔ اور پھر چھوٹی سی ایک جھٹکی میں اس سے رہ کر
کیرش کو پیش ہے۔ یونان اور یروش نے گھاس لے لے۔ اتار اس پیسے کے
واپس کرتے ہوئے حرم بنت میرین کا غریب ہاں اس پر حرم بنت میرین نے سراج
گھاس اور جھڑی ایک طرف رکھ دی۔ پھر وہ اسی جگہ بیٹھ گئی جہاں سے میں
اس کے پیچھے کے بعد اس کا آپ میرین وائل بولا اور یونان کو مخاطب کرتے ہوئے
ابھی اب ہو تم ہو؟ ماں سے نہ ہو؟ مجھ سے کیا مانا چاہتے ہو؟

سب کچھ بتانے سے پہلے یہ سو۔ تم دونوں کے ہاں یا میں؟ اور میرین وائل
رشتہ ہے۔ اس سوال پر یونان سے جیہب سے شش بٹ کے عالم میں کیرش کی طرف
اس موقع کیرش نے اس کی مشکل حل کر دی۔ وہ خود ہی میرین وائل کو مخاطب
کہنے لگی۔

دیکھ سردار! ہم دونوں کو یادی ہیں۔ میرا نام کیرش ہے اور میرے شوہر
یونان ہے۔ اب یہ کچھ تم پر چھنا چاہتے ہو اس کا جواب میرا شوہر ہی نہیں دے گا
پر میرین وائل بولا اور یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

بیب کہ مجھے پتہ چل گیا ہے کہ تمہارا یونان ہے اور تمہاری بیوی کا نام کیرش
ہے۔ اس کی بات کہنا چاہتے ہو جس میں میری بھلائی ہے۔ اس پر یونان بولا اور
نے میرین وائل کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ دیا تھا۔

میرین وائل اگر میں یہ کہوں کہ میں اور میرین یہ ساتھی کیرش دونوں ہی کچھ
موت قوتوں کے مالک ہیں تو کیا تم تیوں اس پر اصرار کرو گے۔ اس پر میرین
نے بیٹی حرم بنت میرین سے حرم سے یونان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ ابھی اکل کر
کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔

یونان کہنے لگا۔ میں تم تیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں اور میرین یہ
کچھ باوقی القوت قوتیں اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ یہی قوتوں کے درپے ہمیں پتہ
کہ اس کا بدشاہ ہر ماہ اپنے چند خواہار ماسوس کے درپے تم تیوں کو قتل کرانا
ہے۔ اس کے بدشاہ ہر ماہ کو خبر ہو چکی ہے کہ تم ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ
آمد کرو ہو کر بحرین کو اور انجلا سے چین لیتا چاہتے ہو۔

یونان سب سے پہلے یہ چاہتا ہے کہ ہمیں تمہارے بیٹے اور بیٹی کو جاک کر دو
اور تم تیوں کی بدکت کے بعد وہ توقع رکھتا ہے کہ وہ لشکر تمہارے ساتھ بحرین کی
میں وہاں ہے وہ وہی بدشاہ ہو کر واپس چلا جائے گا۔ اور اگر یہ لشکر واپس نہ گیا تو
یونان لشکر تمہارے لشکر کی اور دیکھنے کے لئے سمندر کے کنارے کھڑا کرے گا تاکہ
اس کے ساتھ جنگ کرے۔ اور ہمیں بحرین کی طرف بڑھنے سے روک دے۔ پر یہ
آمد ہو گا۔ اس کا پورا قدم یہی ہے کہ تم تیوں کو قتل کرواے اور اس کے
خواہار ماسوس رات کی تاریکی میں کسی وقت تم پر حملہ آور ہو کر تم تیوں کا
لے کی کوشش کریں گے۔

یونان جب خاموش ہوا اس پر میرین وائل کا بیٹا محبوب بن میرین بولا اور یونان کو
کہنے لگا۔

یونان! جیسا کہ تو بتا رہا ہے کہ تمہارے اور میرین وائل کے پاس باوقی القوت
یونان یا میں قوتوں کی مدد سے ہمیں یہ پتہ چلا ہے کہ ہر ماہ اپنے خواہار ماسوس
پتہ ہم تیوں کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے کیا اس کی قوتوں کے درپے تم یہ نہیں جان سکتے
ہو کہ اب اور کس وقت ہم پر حملہ آور ہوں گے تاکہ ان سے ہم اپنا دفاع کر
سکیں۔ یونان بولا اور کہے گا دیکھ میرین وائل میرین نے صرف یہ کہ ہمیں پتہ چلا ہوں کہ
ہو ماسوس تم پر کب اور کس وقت حملہ آور ہوں گے بلکہ اس سے تم تیوں کے

دفاع اور حفاظت کا کام بھی سرانجام دے سکتا ہوں۔ پوٹائف کے اس جواب پر میریجہ نے تہنیتی انداز میں اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ میریجہ کی آنکھوں میں پوٹائف کے اس جواب سے ایک چمک پیدا ہوئی تھی مگر میریجہ کی داخل ہوا اور پوٹائف کو غائب کر کے کہنے لگا۔

میں یہاں ابھی! اگر تو یہ بتا سکتا ہے کہ وہ خونخوار جاسوس کب صدمہ آور ہو گا اور اگر تو ان سے ہماری حفاظت بھی کر سکتا ہے۔ تو پھر تیری حیثیت میرے لشکر میں دعوٰی صماں ایک محترم اور قابل عزت رفیق کی سی ہو گی۔ یہ تو بتا تیرا اور تیری تعلیق کن سر زمینوں سے ہے۔ اس پر پوٹائف بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ سردار! زمین اللہ کی ہے۔ مشرق سے مغرب، صوبہ سے شہل تک زمین کے اوپر پھیلے ہوئے ہیں۔ سمندر اور زمین کا وہ مالک ہے۔ میں یہاں پر تک افوق العزت قوتوں کے ہوں۔ لہذا ہم ایک جگہ ٹھہر کر زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ میں ہوں جلاوٹ کہ یہ زندگی کا بارواں ہوا ہے۔ آج یہاں کل والہ۔ اس جگہ یہ زندگی کا کارواں چلتا جا رہا ہے۔ اور آج رہے گا۔ پوٹائف کے اس گول منہ جواب سے میریجہ کی داخل مشق ہو گیا تھا۔ اس نے کچھ سوچا پھر وہ اپنے سامنے پلٹے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھو پوٹائف! اب صوبہ کہ تو اپنی ٹھکانہ اپنی باتوں سے یہ ثابت کر چکا ہے۔ دونوں ممالک پیوی ہمارے ہمارے قاعدے کی بات کرنا چاہتے ہو اور یہ کہ وہ خونخوار جاسوس سے تم ہماری حفاظت بھی کر سکتے ہو۔ تو میں تمہیں دعوت دوں کہ تم دونوں ہی ممالک پیوی میرے ہی خیمے کے ایک حصے میں قیام کرو۔ اس پر پوٹائف بولا اور لگا دیکھ میرے سردار مجھے اور کیرش کا تمہارے خیمے کے کسی حصے میں قیام کرنے اعتراض تو نہیں۔ پر کیا ایسا ممکن ہیں کہ تمہارے خیمے کے قریب ہی ہمیں ایک خیمہ کر دیا جائے۔ جس میں ہم دونوں رہیں۔ اور تمہاری حفاظت کا سہارا بھی کریں۔ میریجہ نے داخل ہوتے فور اور پریشانی کے عالم میں پوٹائف کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے خیمے میں رہتے ہوئے تم ہم دونوں کی بہتر حفاظت نہ کر سکو گے؟ اس پر پوٹائف نے اور کہنے لگا۔ اس سے متعلق تم بے فکر رہو۔ میں پہلے ہی تمہیں بتا چکا ہوں کہ میں کیرش دونوں افوق العزت قوتوں کے مالک ہیں اگر ہم تمہارے خیمے سے مل جائیں تو تب بھی ہم بروقت پہنچ کر تمہارے دشمنوں سے تمہاری حفاظت کر سکتے ہیں۔ اس پر داخل خوش ہوتا ہوا پیوی اور میرے گا اگر یہ معاملہ ہے پھر ابھی اور اسی وقت ایک بہترین خیبر تم دونوں ممالک پیوی کے لئے مہیا کیا جائے گا یہ خیبر تم دونوں کے افوق

ہو گا۔ جس میں تم دونوں ممالک پیوی رہو گے۔ اس کے ساتھ ہی میریجہ نے اپنے بیٹے یعقوب بن میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

یعقوب میرے بیٹے! اپنے خیمے کے دائیں طرف جو خال جگہ ہے وہاں سرخ بنات اور سب سے عمدہ خیبر نصب کرو اور جب یہ خیبر نصب ہو جائے تو پھر آکر مجھے اطلاع کرو۔ میریجہ کی داخل کا یہ حکم پا کر یعقوب بن میر وہاں سے اٹھا اور خیمے سے تھوڑی سی دیر بعد یعقوب بن میر واپس آیا اور پوٹائف کو مخاطب کرتے کہنے لگا۔ میرے باپ مجھے سے دائیں طرف میں نے ایک خیبر نصب کر دیا ہے۔ آپ اٹھ کر خیبر دیکھ سکتے ہیں۔ اس پر پوٹائف فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور پوٹائف اور کیرش بھی کھڑے ہو گئے اور حرم بھی اٹھ کر باہر نکلی ہوئی تھی۔ وہ سب خیمے سے نکل گئے تھے۔

اپنے خیمے کے دائیں طرف آکر پہلے اس خیمے کے چاروں طرف گھوم کر میریجہ نے خیبر دیکھ لی پھر وہ سب کے ساتھ خیمے میں داخل ہوا۔ خیبر بالکل نیا تھا۔ اور اس پر پہنچائی بچا کر بہتر اور ضرورت کی دوسری سب چیزیں بھی مہیا کر دی گئی تھیں۔ خیمے کے باہر میریجہ کی داخل نے پوٹائف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا دیکھ یہاں ابھی یہ دونوں ممالک پیوی کا ہے۔ تم دونوں اس میں رہو۔ جیسا کہ تم بتا چکے ہو کہ ہر جگہ خونخوار جاسوس کے در پیچے صدمہ آور ہوتا چاہتا ہے۔ اگر یہ صدمہ آور تم دونوں کی ہم تینوں کی حفاظت کی تو پھر یہ بات اپنے دل پر رکھو کہ تمہاری حیثیت گھوموں میں ایسی ہی ہو گی جیسے اس وقت یعقوب بن میر اور نرہنت میر کی ہے۔ اس پر دونوں ممالک پیوی آرام کرو۔ ہر جب وہ جرم کے خونخوار جاسوس ہم پر حملہ آور ہوں گے تو ہمیں بروقت اس کی اطلاع کرو۔ اس پر پوٹائف بھلی بھلی مسکراہٹ میں داخل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ سردار تو فکر مند نہ ہو۔ میں تیری بیٹی اور بیٹی کی خوب حفاظت کروں گا۔ اس کے ساتھ ہی میریجہ کی داخل نے یعقوب بن میر کو بتاتے ہوئے اپنے خیمے کی طرف چلے گئے تھے۔ جب کہ پوٹائف اور کیرش خیمے میں داخل ہوئے تو پوٹائف نے کہا کہ اس کا اہتمام کرنے لگے تھے۔

تھوڑی سی دیر بعد یعقوب نے پوٹائف کی گردن پر مس دیا۔ پھر وہ غرضی سے پھر پوٹائف کی طرف کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔ پوٹائف اب تک میں تمہاری اور کیرش کی میریجہ کی اور اس کے بیٹے اور بیٹی کی ساری ٹھکانہ بن چکی ہوں۔ تم دونوں نے بہت خوب ٹھکانہ کیا ہے۔ اور یہ جو تم دونوں نے اپنے لئے عہدہ خیبر حاصل کر لیا ہے یہ بھی

کا اپنی جہل کی طرف لوٹ جائیں۔

لے بعد ایسا جب خاموش ہوئی تو پتہ چلا۔ ایسا! تھرا ٹھکرے کہ تم
ہاں جاسوس کے آنے کی اطلاع دی۔ کیا تم اس جیسے تک میری رہائی
میں ان چاروں جاسوسوں نے قیام کر رکھا ہے۔ ایسا نے جواب دیا کہ
جیسے تک تھرا رہا ہی کرتی ہوں۔ اگر کو تو ان چاروں جاسوسوں کے
خس تا دیتی ہوں۔ اس پر یونان کہنے لگا جس اس کی ضرورت نہیں۔ کیرش
میں وائیکل کے خیمے کی طرف جاتے ہیں۔ اسے لے کر ہم اس خیمے کی
طرف سے ہیں ان چاروں جاسوسوں نے قیام کر رکھا ہے۔ اس تم اس جیسے تک
ایسا بولی۔ اگر ایسا ہے تو اٹھو۔ وقت صالح مت کرو۔ دونوں میر
نے کی طرف جاتا۔ اسے ان چاروں جاسوسوں کے آنے کی خبر کرو۔ میں تم
نے تک رہائی کروں گی۔ یونان اور کیرش دونوں ایک دوسرے کی طرف
ہوئے اور کھنڈے ہوئے اور خیمے سے نکل کر وہ میرین وائیکل کے خیمے پر
پہنچا۔ پھر وہ دے رہے تھے ان میں سے ایک کو قلاب کرتے ہوئے یونان
اور اسے سردار میرین وائیکل سے کہو کہ میں یونان ایک انتہائی اہم کام
لے جاتا ہوں۔ اس پر وہ پھر ادا ہوا۔ اندر جا کر اجازت لینے کی ضرورت
سردار میرین وائیکل کے اپنے خیمے کے اور گرو پہنچنے والے سب
قلائد چاروں کر دیئے ہیں کہ آپ اور آپ کی بیوی بغیر کسی جارت کے میر
مے میں داخل ہو سکتے ہیں۔ لہذا آپ بغیر کسی رکاوٹ کے جیسے میں جانتے
ایہ جواب سن کر یونان اور کیرش کے چہروں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار
ہوئی تھی لگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے میرین وائیکل کے خیمے میں

اور کیرش جب اس جیسے کے پستے ہی کرے میں داخل ہوئے تو انہوں نے
نے اور پھوٹی سی ایک مندی مشعل روشن تھی جس کی وجہ سے اس کمرے
میں حشو بیکل ہوئی تھی۔ اس کمرے کے وسط میں چٹائی پر عروں کا سردار
اس کا بیٹا محبوب بن حیدر اور بیٹی حرمہ بنت حیدر بیٹھے ہوئے تھے۔ جو بیٹی
در داخل ہوئے وہ تینوں باپ بیٹا اور بیٹی اپنی جگہ پر چونک کر اٹھ کھڑے
داخل لے کسی قدر پریشانی میں یونان کو قلاب کرتے ہوئے پہنچا۔

تو ہمیں ہرگز کے جاسوسوں سے حلق کوئی سی اطلاع دینا چاہئے ہو۔

تم نے بہت اچھا کیا ہے۔ اب میری بات خود سے سنو۔ ہرگز کے چار جاسوس تاج راہ
بھی وقت عروں کے اس فکڑ میں داخل ہوں گے۔ وہ پوری طرح سنا ہوں گے
آدھی رات کے قریب وہ میرین وائیکل 'محبوب بن حیدر' اس کی بیٹی حرمہ بنت حیدر
کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس پر یونان ہوا۔ ایسا تھی جی مہائی کہ تو ان
حالات سے مجھے آگاہ کرتی جا رہی ہے۔ پر سن کیا تو یہ نہ کہہ گئی کہ یہ چاروں عروں
کوں ہیں ان کے نام کیا ہیں؟ اور کس وقت وہ میرین وائیکل اور اس کے بیٹے سردار
معد اور ہوں گے؟ اس پر ایسا بھڑکی اور کہنے لگی۔

دیکھو یونان! میرے سبب! مطمئن رہ۔ رات آنے سے پہلے جس وقت وہ
عروں کے اس فکڑ میں داخل ہوں گے میں تجھے ہی وقت اطلاع کروں گی۔ کہ ان
کے نام کیا ہیں؟ اس وقت وہ فکڑ میں مس جگہ ہیں۔ اور یہ کہ کس وقت وہ میرین
کے خیمے کے سامنے نمودار ہوں گے۔ اس پر یونان نے ایک بار پھر ایسا کا شہرہ
جواب میں ایسا یونان کی گردن پر کس دیتی ہوئی طعنے دو گئی تھی۔



سورج روشنی کی زندگی کا نو نچوڑا۔ اب کا خوب ہو گا۔ فتح کا چہرہ
ہونے کے ساتھ ساتھ اندر سے اور تاریکیاں قلاہ دور قلاہ صبرا رات کی گمراہیوں
کروں کے بجائے اور فوجوں کی آہوں میں وصل کی خواہشیں جوش مارنے لگی
فضائوں کے اندر چاروں طرف گہری تاریکیاں پھیل چکی تھیں ایسے میں یونان نے
اپنے خیمے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ یونان کی گردن پر ایسا نے کس دو بار ایسا
میں یونان کو قلاب کر کے کہنے لگی۔

یونان! ایراں کے بادشاہ ہرگز نے اپنے چار خونخوار جاسوس عروں کے اس فکڑ
سردار میرین وائیکل اس کے بیٹے اور بیٹی کو قتل کرنے کے لئے بھیجے تھے۔ وہ اس فکڑ
داخل ہو چکے ہیں۔ وہ تعداد میں چار ہیں۔ وہ ایک ایسے جیسے میں داخل ہوئے ہیں جس
دو عروں نے قیام کیا ہوا تھا۔ ان عروں کو بے خبری کی حالت میں ان چاروں جاسوسوں
چاہا۔ ان دونوں کو ذرا دھکا کر اس سے چاروں جاسوسوں نے میرین وائیکل کے خیمے
میں وقوع معلوم کر لیا ہے اور یہ سب کچھ ہاتھ کے بعد ان دونوں عروں کا گھانا
ایسی خیمے میں دفن کر دیا ہے۔ اس وقت وہ چاروں ہی جیسے میں ٹھہرے ہوئے ہیں
مناسب موقع حال کر وہ میرین وائیکل کے خیمے کی طرف بڑھیں۔ اسے اس کے بیٹے

بچے بچے جیسوں کے چہرے چمک مڑتے ہوئے آگے بڑھے گئے تھے۔ یونان کی تاریخ پر ایسا کر رہی تھی۔

میرے کے قریب آکر یونان رک گیا اور بڑی راز داری میں وہ میرین دانیل کو لے کر نکلتے گئے۔ دیکھو! دانیل کی وہ خیمہ ہے جس کے اندر وہ چاروں ایرانی قیام کر رہا ہے۔ یونان کے اس اعکاش پر میرین دانیل نے اپنے اشارہ کیا وہ مخالف اپنے ہاتھوں میں ملتی مشعل اور دامن ہاتھوں میں نکلے۔ جیسے کے چاروں طرف پھیل گئے تھے۔ اس کے بعد یونان پھر بولا۔ سردار تو اور ان چاروں جاسوسوں کی بے کسی کا قاتل دیکھو۔ میں خیمے کے دروازے پر جاؤں۔ میں دہر آئے کو کہتا ہوں۔ وہ یقیناً مجھ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں گے۔ دھجے ہٹ جاؤں گا اور جب وہ دیکھیں گے کہ میرے کو چاروں طرف سے دھجے نے گھیر رکھا ہے تو اس کی بے بسی ان کی لاشوں دیکھنے کے قابل ہو

نے ساتھ ہی یونان نے اپنی تلواریں پیام کی۔ اس کے پیلو میں کھڑی کیرش تلواریں پیام کر لی تھی۔ پھر یونان نے قریب کھڑے ایک محافظ سے ملتی ہوئی وہ جیسے کے دروازے پر آیا اور مشعل سے روشنی جب اس سے خیمے میں پھینکی۔ دیکھو کہ چاروں ایرانی اس جیسے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں دیکھتے ہی یونان نے دھجے ہٹا دی ہوئی تو میں ملے۔ تم چاروں باہر آجاؤ۔ اس پر ان چاروں میں سے ایک جواب کر کے کہے۔

”لوگوں! اور ہمیں باہر آئے کہ نہیں کہنے۔“ اس پر یونان بولا۔ ”یوں جانو کہ میں ایک عام مرد ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تم چاروں قاتل ہو۔ اس جیسے کے اندر میں قیام کر رہا تھا انہیں تم چاروں نے قتل کر کے اسی خیمے میں دفن کر دیا۔ تم مجھے کہتے تھے کہ ان دو عروں کو قتل کرنے کے بعد تم میرین دانیل کے جیسے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اور وہاں تم میرین دانیل اس کے بیٹے اور اس کے والد کے ہرگز نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم چاروں باہر آجاؤ۔ ورنہ یاد رکھو۔“

”مک کا دی حاسہ کی اور تم اسی ملک میں مل جین کر مر جاؤ گے۔“ اس پر

یونان نے کہا سردار تمہارا انداز درست ہے۔ ہرگز نے جو اپنے چار جاسوس قاتل کرنے کے لئے روانہ کیے تھے وہ تمہارے فکرمیں داخل ہو چکے ہیں۔ یہ تمہارے یونان کے لئے اس کا بیٹا اور اس کی بیٹی کچھ دیر کے لئے پریشان ہو گئے۔ پھر اس نے اپنے آپ کو کسی قدر سنبھال لیا۔ پھر میرین دانیل بولا۔ ”یونان میرے عزیز۔“ جاسوس اس وقت کہاں ہیں۔ تم بتا سکتے ہو کہ وہ کیسے میرے فکرمیں داخل ہوئے۔ وقت وہ کہاں تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اس پر یونان کہنے لگا۔

”ایں دانیل۔ ہرگز کے وہ چاروں جاسوس تمہارے فکرمیں داخل ہوئے۔ ایک لڑائی جیسے میں جس کے اندر دو عروں نے قیام رکھا تھا ان دونوں کو اس نے اپنا ہدف بنایا۔ وہ خیمے میں داخل ہوئے۔ دونوں عروں پر قابو پا کر انہوں نے قتل کر دیا اور تمہارے خیمے کا محل وقوع معلوم کرنے کے بعد ان چاروں نے ان دونوں عروں کا کھمبہ گھونٹ کر ان کا خاتمہ کر دیا۔ دونوں عروں کی لاشیں اسوں نے اسی محل میں دفن کر دیں۔ اور ان چاروں جاسوسوں نے اسی خیمے کے اندر قیام رکھا ہے۔ کوئی مناسب موقع جان کر تمہیں کے خیمے میں داخل ہوں گے۔ وہ تمہارا خاتمہ کوشش کریں گے۔“

اس پر میرین دانیل کی بیٹی حرریت میرین روم تو رہی یونان کو چاروں پہنچے گئی۔ یونان لیا لیا لیکن نہیں کہ ہرگز کے ان چاروں جاسوسوں تک نہیں رہنا کی کہ ان کا حاتمہ کیا جاسکے اور وہ ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔“

”تم سب ہم دونوں کے ساتھ آؤ۔ میں اس جیسے تک تم سب کی رہنمائی کروں گا۔ جس خیمے میں ہرگز کے جاسوس چھپے ہوئے ہیں۔ ان چاروں کو دیں گھیر کر اس کے اندر دیتے ہیں۔ اس طرح ہرگز کی طرف سے خطرہ جو تمہیں کے سر پر منڈا رہا ہے خاتمہ ہو جائے گا۔ یونان کی اس تجویز سے میرین دانیل نے فوراً اتفاق کیا۔ پھر لگا۔ ”میرین روم۔ میں سمجھتا ہوں کہ تو اس کے اندر نیکی کا ایک فرشتہ بن کر وارد ہوئے۔ ان انسانوں کو میں کبھی بھی فراموش نہیں کر سکوں گا۔ اس پر یونان کہنے لگا۔ یہ تمہاری اصل فہم ہے۔ یوں سمجھو کہ میں نیکی کا ایک محافظ ہوں۔ اور میں صرف اپنے فرض کی ادائیگی نہ کرتا ہوں۔ ہر حال میں وقت صالح میں اس کے لئے اور ان چاروں جاسوسوں پر وارد ہو کر انہیں گم قرار کر لینا چاہئے۔ میرین دانیل نے چلو چلیں۔ دیر کس بہت کی ہے۔ اس کے بعد سب باہر نکلے۔ جیسے سے باہر سب چلے

اور لوہے کے نہیں بنے ہوئے ہوں ہم تم دونوں کو رات کی تاریکی میں اسی خیمے کے گھاٹ اتار کر ہمیں دفن کر دیں گے۔ اس ایرانی کی یہ منگھوٹن کر پٹاب سے اعراس کی چادر اوڑھے اندیشوں کی دھن 'دھشت بھری ہواؤں' خوف و ہراس اور دیکھتاؤں کی دیرانیوں جیسی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ جب کہ اس کی آنکھوں ظلمتانی انداز میں دکھ کے بیانیہ کالے ساگر 'دود' الم کی آگ شرر برساتی تھی۔ گھمن اور بربادی کے سیلاب جوش مارنے لگے تھے۔ پھر وہ ان چادروں ایرانیوں کے کر کے کہنے لگا۔

سنو! رات کی اس تاریکی میں اپنی بربادی اپنی مرگ کو تازہ دینے والا ہے اور کوئی غلط حرکت کئے بغیر خیمے سے باہر آجاؤ ورنہ یہ دیکھو اس خیمے کے اندر کی بوکالت کر لو! ہاں کر دیا جاتا ہے گھنہ خیمے سے کوئی بھی اپنی گوارہ سے بام کرے نہ کرے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ میں چاہوں تو اکیلا اس خیمے میں داخل ہو کر تم چاروں کو کر سکتا ہوں۔ لیکن میں تمہیں اس خیمے سے باہر لا کر یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ اس چادروں طرف سے مسیح جہاں نے گھبر رکھا ہے۔ اور تم بچ کر کیسے جانتے۔ اس خیمے میں داخل ہو کر اکیلا بھی تم چادروں کو ابدی جیو سلا سکتا ہوں لیکن تم چادروں کی ضروری ہے تاکہ اس فکر اپنے سالار میربن وائیل اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق سے معلومات حاصل کر سکتے۔ میں تمہیں آخری بار کہتا ہوں کہ جیسے سے باہر آ جاؤ گے۔ اس بار ایک 'مرا ایرانی' ہوں۔ ہم ہر طرح سے باہر نہیں آ سکتے۔ تمہیں دھمت دیتے ہیں کہ تم جیسے کے اندر نکو۔ پھر دیکھو ہم تمہاری کیا حالت کرے گا۔ اس ایرانیوں کا یہ جواب اس کر پٹاب کے چرے پر غلبتانی اور سسے قہقہے کرتے ہوئے نکو پر اس نے اپنا کوئی سہی عمل کیا پھر جب وہ اپنی گوارہ میں اپنے سر کے ہوا ایک قدم خیمے میں داخل ہوا تو اس کی گوارہ سے ایسی پٹنگاریاں نکل کر اس طرف بڑھی تھیں کہ چادروں ایرانی اپنی جگہوں سے اٹھے اور بڑی اذیت اور بدن میں شور کرتے ہوئے مخالف سمت سے خیمے سے باہر نکل گئے تھے۔

وہ جب خیمے سے باہر نکلے تو اسوں نے دیکھا کہ جیسے لو چادروں طرف ہوانوں نے گھبر رکھا تھا۔ جیسے کے بیچ میں سے گزر کر پٹاب اور بیرش پھر اس کے سامنے آئے اور اپنی گوارہ میں سرائے ہوئے پٹاب نے پھر تھکدہ انداز میں چادروں اپنے سالارے ہتھیار پہ سارے پھینک دیے اور یہ دیکھ کر ایک سٹھلے سے چادروں کی 'میں اب ہی جائیں گی۔ وہ چادروں ایرانی پٹاب سے کچھ اس قدر

پٹاب پٹاب ان سب نے اپنے ہتھیار اپنے سارے پھینک دیئے پھر پٹاب کے میربن وائیل کے ایک پہرہ دار نے وہ سب ہتھیار اٹھائے اور پیچھے ہٹ تیار ہوئے۔ میربن وائیل کے قریب آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ کچھ این 'پٹاب' تم ایرانیوں سے پوچھنا چاہتے ہو پوچھ سکتے ہو تاکہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ میں ہو سکتا۔ اس پر میربن وائیل مسکراتے ہوئے بے لگ۔ پٹاب میرے چادروں کی باتوں پر پورا اچھا اور بخیر ہے۔ جو کچھ تم نے کہا ہے وہ میں جالاکہ سے۔ پھر یہ طریقہ ہے جسے کوئی مٹا سکی سکتا۔ پھر حال ان چادروں ایرانیوں سے یہ کہہ کر بند وشمی ضرور اٹھادوں گا۔ اس سے ساتھ ہی میربن وائیل سے اپنی رات اور چادروں ایرانیوں کی طرف بھٹا۔ اس کے ساتھ اس کا بیٹا اور بیٹی بھی۔ تمام کرتے ہوئے اپنے باپ کے ساتھ ہو گئے تھے۔

میربن وائیل نے ان چادروں ایرانیوں میں سے ایک کی گردن پر اپنی رنجی۔ پھر وہ انتہائی غصیلی اور غصناک آواز میں اسے مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔ 'وہ دور کس تبت سے میرے ظلم میں داخل ہوئے؟ اور اس خیمے پر تم نے کس جیسے میں قیام کرے والے دونوں مردوں کو تم سے مل کیوں کیا؟ میرے ان سوالات پر وہ ایرانی چٹوڑ بولا۔ اس نے خاموشی اختیار کر رکھی۔ میربن وائیل نے بار بار اپنی چادروں ایرانیوں سے یہ سوال کیا تب ان میں سے ایک نے جواب دیا۔ 'تبت میں اس شخص کا قصہ اپنے اوج پر آ گیا۔ پھر اس سے گرجا گیا۔ یہ کانٹوں کو کھم دیتے ہوئے کہا ان چادروں کو پکڑ کر وشن پر لادو۔ اور اس نے ایک ایک اعضاء کاٹتے پٹ پٹا۔ پھر میں دھنسا ہوں۔ یہ کچھ میں نے کیا۔ اس کا جواب نہیں سکیں وہ۔ میربن وائیل نے یہ سنا اس کے کانوں پر گرجا کر رہ گیا۔ اس نے کہے تھے کہ اس میں سے ایک ایرانی ہو۔ یہیں رات میں مارو۔ پھر تم یا پوچھتے ہو؟ میں دھو کر آ ہوں کہ سب جوتے بچ جائیں۔ میربن وائیل پھر بولا اور بے لگ۔

نام میربن وائیل ہے اور میں ہے ظلم کا سردار ہوں۔ میرے ساتھ میرا سردار یعنی حرم ہست میرے ساتھ۔ دیکھو جو کچھ چاہتا ہوں بچ کر مٹاؤں تم نے کیا کرنے کی کوشش کی تو بڑی اذیت کی موت رات کی اس تاریکی میں مارو۔ یہ چٹاؤ کہ تمہیں ہو اور یہاں سے آتے ہو۔ اس پر وہ ایرانی بولا۔ میں ایرانیوں سے دور نہیں آؤں۔ پوچھا حرم نے اس طرف رواں کیا

سلطنت کے شانِ حصول میں وحشی گال قبائل جو اب تک رومنوں کے ماتحت تھے حکومت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

گال قبائل کی حادثہ کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ رومنوں نے ان پر کاروائی کی تھی۔ جو گال کے لئے ناقابلِ برداشت تھے۔ لہذا وحشی گال قبائل کی سرکردگی میں اٹھ کھڑے ہوئے اور رومنوں کے مدافع امور سے بددلتی میں گال قبائل کی بدقسمتی کہ اس وقت تک رومن شہنشاہ ڈیو کلیشن ایراس نے ان کے خلاف کامیابیوں حاصل کرنے کے بعد فارغ ہو چکا تھا۔ لہذا بڑی برقی اپنے ظلم کو لے کر ڈیو کلیشن پر روم کی طرف چلا گیا تھا۔

ڈیو کلیشن نے جو سب سے پہلا قدم اٹھایا وہ یہ کہ اس نے اپنی دو سرگرمیوں کا انتظام کیا۔ ایک کا نام ہیلینا اور دوسرے کا نام کراسیور تھا۔ اس نے بری افواج کا کمانڈر مقرر یا جب کہ کراسیور کو اس نے اپنے سربراہ مقرر کر دیا تھا اور دونوں بہترین لشکروں کو مصلح کرنے کے بعد گال پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کر دیا تھا۔ گال قبائل اس قدر عسکری لحاظ سے فوجی تھے کہ وہ لگاتار کئی ماہ تک رومنوں کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ لیکن گال بدقسمتی تھے جس وقت رومن جنرل ہیلینا اور کراسیور گال قبائل پر حملہ کیا تو گال نے ان کے ساتھ جنگ چھیڑی تو پشت کی طرف سے گال قبائل نے ان کو کھڑا کر دیا تھا۔ اس سے کہ کچھ برس وحشی قبائل ہونے لگے تھے ان کی پشت کی طرف سے وحشی برس قبائل ہونے لگے تھے۔ گال قبائل کو ان کی پشت کی طرف سے وحشی برس قبائل ہونے لگے تھے۔ گال قبائل کی طرح ان قبائل نے اپنا دفاع اپنے جیسے کی طرف سے کیا تھا۔

میر اور جرمین قبائل ان دونوں کے پیچھے پیچھے آئے تھے۔ وہ درود نہیں کیا۔ قیام کیا۔ نظر ان کی طرف پیش قدمی کرنے لگا تھا۔ یونان اور تیرش میں شامل ہو گئے تھے۔

میر بن وائیل نے پھر اسے مخاطب کر کے پوچھا۔ اور کہنے کی تمہاری کیا اورانی کہنے لگا۔ ہمیں برس نے تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹی کو قتل کر دیا ہے۔ تمہارے بیٹے کو قتل کر دیا ہے۔ تاکہ عروں کا یہ لشکر جو میر بن وائیل کے لئے پیش قدمی کر رہا ہے منتشر ہو جائے۔ اس ایرانی نے سب سے میر بن وائیل سے اپنے بائیں طرف کھڑے ہوئے۔ یونان کی طرف تو میر بن وائیل کے پیچھے رہا۔

کیا یہ حقیقت ہے کہ تم چاروں اس جیسے میں داخل ہوئے اور وہاں قیام کر لوں گے؟ تم نے میر بن وائیل کو قتل کر دیا ہے۔ یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہارے بیٹے کی کھائی کروا کے حقیقت میں جانور گا۔ اس پر وہی ایراس سردار یہ بھی صحیح ہے ہم ان جیسے میں داخل ہوئے۔ ہم نے اس میں قیام کر لیا۔ عروں سے تمہارے جیسے کا قتل وقوع پڑا اس کے بعد ہم چاروں نے وہاں سے دوڑ کر عروں کا گامکھوٹا اور پھر ایسی ہی کے جیسے میں داخل کر دیا۔ یہاں تک کہ ایرانی بہت خاموش ہوا۔ میر بن وائیل کی منگوں میں عیبناہیاں وہ قیام کرنے لگی تھی۔ تو وہی یہ وہ خاموش رہا۔ میر بن وائیل نے اپنے منگوں کو کر کے کہنے لگا۔

ان چاروں کے سر قلم کر دیا۔ میر بن وائیل چلے گئے۔ جو چاروں حادی طرف رہا۔ میر بن وائیل نے ان کے مندر میں نکالیا اور نامزاد میر بن وائیل کا یہ قسم سن کر ان کے محاذ آگے بڑھے اور انھوں نے ان حادی کی گردنیں کاٹ دی تھیں۔ اس کے بعد میر بن وائیل بائیں طرف ہٹا۔

شہقت میں اس نے یونان کا ہاتھ تھا۔ پھر وہ اپنے جیسے کی طرف ہو گیا تھا۔ میر اور جرمین قبائل ان دونوں کے پیچھے پیچھے آئے تھے۔ وہ درود نہیں کیا۔ قیام کیا۔ نظر ان کی طرف پیش قدمی کرنے لگا تھا۔ یونان اور تیرش میں شامل ہو گئے تھے۔



رومن شہنشاہ ڈیو کلیشن نے جہاں مشرق میں براں کے شہنشاہ ایراس ہیلینا کا یہاں حاصل کی تھیں وہاں اس نے یورپ میں بھی اپنی کامیابیوں کے ہم بند کہے۔ جس وقت ڈیو کلیشن ایرانی شہنشاہ تیرس کے مدافع سر رہا۔

میں پستلہ میں خطر تھا جس نے باقاعدہ بیانیہ ذریعہ اختیار کیا۔ اس کے
انتہا کرنے کی وجہ سے دوسری سخت میں بڑی تیزی کے ساتھ صیانت پھیلنے لگی
میں نے ایشیا میں قلعہ بنام کا شہر بھی آباد کیا۔ بڑی تیزی سے اس نے اپنے
ان طاقت بڑھاتے ہوئے اپنی فکری قوت میں اضافہ کیا۔ اب وہ دنیا بھر کے
میں اپناں اور محاذ ہونے کا دعویٰ کرنے لگا تھا۔



میں نے وائیل کی سرکردگی میں یوں کا فکری محاذ وسیع خطوط کو روندنا ہو جب
نے سمندر کے کنارے کے قریب پہاڑوں اور ان فکری اس ن راہ روک کھڑا ہوا میری
نور دہاں اپنے فکری کو پڑا کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ دوسری طرف راہ روکنے
لی۔ ابھی اپنی صفیں درست کرنے لگا تھا اس وقت پر میری وائیل اپ قریب
نہ پہنچ لی طرف تباہ اور اسے غلبہ کر کے لئے لگا۔
اب جب کہ میں قلعے اپنے بننے کی طرح بچھ لگا ہوا۔ تم پر کال بھروسہ
نہ ہوں اس لئے کہ تو مجھ پر ایسے احسان کر چکا ہے جس کا اندازہ میرے بس کی
نہ موقع میں تم سے یہ جانا چاہوں گا کہ کیا اس ایرانی فکری کے مقابلہ میں تم
نہ لگے۔ اس پر یہ بات بڑی تری بڑی پابیت میں کہے لگا۔

اب وائیل میں کیاں تھا اس ساتھ نہ دوں گا۔ میں اور کیرش تو تھارے فکری
نہ میں نے سوچا ہے کہ ہم ایرانیوں کے مقابلہ میں تھاری کا سیاہیوں اور
نہ جتنی ہیں۔ اس پر میری وائیل خوشی اور سکون کا ظاہر کرتے ہوئے کہنے

وہ اب اتنا آپ اچھا اپنی فکری۔ میرا اس خوش کردہ ہے میں چاہتا ہوں کہ
نہ داسے ایرانی فکری کے مقابلہ میں اپنے فکری کو تین حصوں میں تقسیم کروں۔
نہ آپ پاس دوسرا حصہ۔ پاس اور تیسرا اپنے بیٹے محبوب میں میری سرکردگی میں
نہ بعد میں اس ایرانیوں سے جنگ کی ابتدا کروں۔ اس پر یہ بات کہنے لگا تم ایسا ر
نہ وائیل میں اپنے حصے کے فکری کی کنہ ری خوب کروں گا۔ اور میں جیسے نہیں
نہ نہ ہم بہت جلد اس ایرانی فکری کو شکست دے کر اپنے سامنے سے بھاگنے پر مجبور
نہ
نہ اس وائیل بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ یہ بات تھاری فکری

مگر جرمی فرانس اور برطانیہ ان دونوں پوری طرح دونوں کے ہاتھ
جرمی کے شاہی طاقتوں سے دقتاً فوقتاً اپنی قابل اٹھ کر دونوں کے لئے
دشمنوں کا باعث بنے رہے تھے۔ جس دنوں وحشی جرمی قابل دریاے را
بڑھ رہے تھے اور دوسروں اور کھل لے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے نہیں میں
تھا۔ اسی دنوں ایسا ہوا کہ ان گناہ وحشی جرمی قابل کے پیچھے ہی پیچھے ایک
اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ بھی وحشی قابل تھا۔ ان وحشی قابل میں فریک۔ امان اور
تھے۔ یہ تینوں نسل کے وحشی قابل بھی گناہ جرمی وحشی قابل کے ساتھ
کے اندر دوسری مقبوضات پر حملہ آور ہو کر اس وحشی قابل سے دور دور
برہادی فاکھیں کھلا اور ہر طرف انہوں نے دونوں کی لاشیں پھیل دیں۔

پھر ان وحشی قابل نے دریائے راس کو عبور کیا۔ پستلہ میں جنرل
آگے بڑھ کر اس کی راہ روکنا چاہی لیکن فریک امانی رگنڈی اور دیگر
نے کراسیور اور اس کے غری بیڑے کو بدترین شکست دی۔ کراسیور نے
دوسروں وحشی قابل کی طاقت اور قوت کا احساس ہوا انہوں نے کراسیور اور
جنرل اپنے لشکروں کو بلا کر ایک متحدہ طاقت بننے پر مجبور ہوا۔ اسی
ذی کلیش نے مسیحیوں اور کراسیور کی مدد کے لئے اٹلی سے ایک اور فکری
طرح یہ تینوں متحد ہو کر ایک بار پھر وحشی قابل فریک امان اور بدترین
آئے لیکن اب وقت تک دیر ہو چکی تھی۔ اس لئے کہ یہ وحشی قابل
اور ہو کر اب لئے بہترین حوراب اسلحہ اور ضرورت کی دیگر شامہ صلی
جب انہوں نے دیکھا کہ اس کے پاس اس قدر مل و دولت نہ ہو گیا ہے کہ
حرکت میں لے سکتے تو وہ حوراب بار کا سامان سمیٹتے ہوئے اس صحت سے
صحت لوٹ گئے۔ اس طرح ان وحشی قابل کے وہیں چھ جانے کے بعد وہ
مرد میں ایک بار پھر محفوظ ہو گئیں تھیں۔

ایک کامیاب فکری کی مشیت سے ذی کلیش دونوں پر حکومت کرتا رہا
باندہ دور امن و سلامتی میں گزرا۔ اس لئے کہ مشرق میں کوئی ایسی قوت
تھی جو اس کے خلاف سر اٹھتی۔ شمال کے وحشی قابل بھی جس میں
فریک امانی رگنڈی کمال اور جیسے شمال تھے وہ بھی لوٹ مار کرنے کے
دشمن گزراہ کو ہستی سلسلوں کی طرف چھپے گئے تھے۔ اس طرح ذی کلیش کی
مقبوضات دونوں کا شہنشاہ بنا۔

سمندر کے کنارے کے ساتھ ساتھ صحرائی بنی میں ایک چار بحر عرب اور ارا
دوسرے کے سامنے صف آراء ہوئے جس ایرانی لشکر کو اس سے پہلے عربوں نے
فلست دے کر کھل طور پر اس کا صفایا کر دیا تھا۔ ایرانی شہنشاہ ہرمز اپنے تیار ہونے
لشکر سے کئی گنا بڑا لشکر لے کر عربوں کی سرکوبی کے لئے آیا تھا۔

ہرمز کا سبیل تھا کہ اس سے پہلے عربوں نے جو صحرائی بنی میں ایرانی لشکر کا
تھا وہ عربوں سے اس کا بدترین اور بھیاکت انجام لے گا۔ لہذا اسی انتقام کی خاطر
جنگ کی ابتدا کرنے میں پہل کی تھی۔ عرب پہلے ہی وہاں پڑاؤ کئے ہوئے تھے۔ لہذا
کے لئے فی الفور انہوں نے اپنی جگہیں درست کر لیں تھیں۔ جنگ کی ترتیب اس
ویں رہی۔ لشکر کا وسطی حصہ خود اس دانیل نے اپنی کمانداری میں رکھا۔ لشکر کا
حصہ بے نام اور باقی حصہ بحر عرب میں کمانداری میں رکھا تھا۔

حملہ آور ہونے کا علم ملنے ہی ایرانی اپنے سالاروں اور اپنے بیٹوں کی
میں پہنچتے ہوئے بد نظمیوں کی ارتقا سے ہی کی طرف آگے بڑھے اور حسن طرح دوست
نشیوں میں بارود کی بوندگاری کی اندھیری راتوں میں سنگین پالائے اور قصہ مہم جوئی
جی ایسے ہی وہ بھی آگے بڑھ کر غلوں پر حملہ آور ہو گئے تھے۔

عربوں نے اس بار اپنا طریقہ جنگ تبدیل کر دیا تھا۔ پہلے غلوں سے متنبہ میں
لے پہلے اپنے آپ کو دفاع تک محدود رکھا تھا۔ اور پھر دفاع سے نکل کر چاروں طرف
آگے تھے۔ دراصل ان کو بدترین شکست دی تھی۔ تب اس بار وہ دفاع پر آمادہ
ہوئی ایرانی ان پر حملہ آور ہوئے۔ انہوں نے بھی حملہ کا ناپاکیا پہلے سے ہی دیکھا
لے اپنے آپ کو دفاع تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ ایرانیوں نے حملہ آور ہوتے ہی
سے بھی اپنے سامنے حمل کی ابتداء کی اور وہ بھی خانہ نشینوں میں دانیل کی شاہ
ہذات میں جہاں کئی کے کھات اور ریگستانوں کی دیرینوں میں ان کے اسرار عربوں
رات کی طرح ایرانیوں پر حملہ آور ہو گئے تھے۔

ایران کے شہنشاہ ہرمز نے اپنی طرف سے پوری ہوشیاری سے اس صحرائی بنی
کسی نہ کسی طرح ان عربوں کو شکست دے کر اس سے اپنا انتقام بھی لے لیا اور
طرب ان کی پیش قدمی کو بھی روک دیا۔ لیکن عربوں نے اس کی ہر کوشش اس
بدوہدہ اس کی ہر امید اس کی ہر خواہش کو خاک میں ملا کر رکھ دیا تھا۔ جنگ طویل
رہی تھی۔ اور جنگ کا طول پکڑا ہرمز پہنچنے لگے مگر وہ بھی تھک رہا تھا۔ ہرمز وہاں
آیا کہ عربوں نے ایک ہائشٹی "ایک سرفروشی اور خودکامی سے نئے شروع کئے کہ

انہوں کے سپاہی جنگ سے حد سونے ہوئے پیچھے ہٹے گئے تھے۔ ان کا پیچھے ہٹنا
ایرانی تعلق اور افغانی کا باعث بنے گا تھا۔

ان عربوں کا پیچھے ہٹنا تھا کہ عرب شیر ہا گئے انہوں نے پہلے کی نسبت زیادہ
بے حد کرنا شروع کیا اور پھر ایرانیوں کی اہل صفوں کو کھس طور پر لائے کے بعد
ان کے وسطی حصہ پر اس جگہ حملہ آور ہوا شروع ہو گئے تھے جہاں ہرمز اپنے
جہاں کے ساتھ پہنچ گئے لشکر کو جنگ کی ہدایت دے رہا تھا۔ عربوں کے سالار حمیر
نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ اگر وہ اس جنگ میں ہرمز کو قتل کر دے تو ایرانیوں کی
جگہ ہو جائے گی۔ اس لئے کہ اہل صفوں کے پیچھے جانے کے باوجود ایرانیوں کے
لے اب بھی عربوں کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ تھے۔

انہوں نے اس وقت حمیر کی دانیل حرکت میں کیا۔ اپنے حفاظتی دستوں کے ساتھ
انہوں نے اس طرح وہ ایرانی لشکر کے وسطی حصہ میں گھسنا اور میں ہرمز کے سر پر جا
پڑے۔ وہی عربوں کے سالار کو حملہ آور ہوتے دیکھا اس نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن حمیر
ان سے ایسا نہ کرنے دیا اور اپنے دستوں کے ساتھ اس خودکامی سے حمیر
دور ہوا کہ ہرمز اس کا مقابلہ نہ کر سکا اور حمیر کی دانیل سے گوارہ دار ہرمز کا
بے حد اس جنگ میں ایرانیوں کے شہنشاہ ہرمز کے مارے جانے کے ساتھ ہی ایرانی
انہوں کی اور بد نظمی پیدا ہو گئی تھی اور وہ میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ حمیر
بے قراری اور تک مدھمچے ایرانیوں کا مقابلہ کیا مگر وہ دانیل آگیا۔ ایرانیوں کے
انہوں نے اور اسلحہ کے بے شمار ذخائر ہاتھ لگے تھے۔ اس طرح دوسری جنگ
میں عربوں نے نہ صرف ایرانیوں کا بدترین شکست بلکہ ان کے شہنشاہ ہرمز کو بھی موت
انہوں کا تھا۔

یہ عربوں کی طرف پیش قدمی کرنے والے ان عربوں نے لئے میدان سال تھا۔
انہوں نے اپنی قوت اب اپنی یہ تھی جو عربوں کی طرف ان کی پیش قدمی کو روک سکتی
دانیل کی سرکردگی میں عرب۔ عربوں میں داخل ہوئے۔ عربوں میں جو ایرانیوں کا
انہوں سے بھی حمیر کی دانیل نے بدترین شکست دی اس طرح تانہ میں پہلے بار
پہلے بار پہلے گھنٹیں دیے کے بعد عربوں نے عربوں پہلے کر لیا تھا۔ یونان اور
اسی عربوں میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ہرمز ایران کا پہلا شہنشاہ ہے جس
پہلے شہنشاہ اور نگہ دانیل کی شہنشاہی موجود ہیں۔

انہوں نے موت کے بعد ان کا پوتا اور نرسی تخت نشین ہوا۔ یہ اتالی عالم اتالی باہر

ان نے اس سے پہلے ایرانوں کے ساتھ جی زیادتیاں کر رکھی تھیں۔ مگر
ایرانوں کو شکست دی اور ان کے کئی صوبوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن
اچمے کے کئی سال بعد تک شاہ پور دوسوں کے خلاف کوئی اتقانی جنگ
نہیں لڑا۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ شروع کے دور میں وہ اپنی مالی مشقت پر قابو
رکھ رہا تھا۔ مشکل امراء کی تھی جو اس کے ابتدائی زمانے میں بہت زور پکڑ

۱۱۔ اس نے یہ خصوصیت چلی آری تھی کہ جب کوئی بادشاہ کنزور ہوے کی وجہ سے اس کی اہارت دے دیتا تو بھگت کا نظریہ اس کو مانا کرتا تھا۔ شاہ ۱۲۔ اس میں بھی امراء نے اقتدار حاصل کیا تھا۔ لیکن سولہ سال کی عمر میں اس نے امراء کے اقتدار کو مٹھ کر لیا بلکہ اس کے دہوں میں بھی اپنے

حکومت پر قابو پاسے کے بعد اس نو عمر بادشاہ نے عربوں سے اپنے ملک کی مدد مانگی۔ اس طرح کہ بحریں پر عربوں نے قابض ہونے کے بعد وہاں اپنا ایک پایہ بٹھایا۔ پھر وہ وہاں سے پھولی چھوٹی کشتیوں میں بھیج کر ایرانی سرحدوں پر حملہ آور تک قوت مارا کہ بار بار گرم کر دیتے تھے۔ اس طرح عربوں کے اس حملوں اور سرحدیں میر محفوظ ہو کر رہ گئی تھیں۔ شاہ پور نے عربوں کے اس حملوں کو بلا عام یہ کیا کہ اس نے بے شمار کشتیاں تیار کروائیں۔ ان کشتیوں میں کچھ لوگوں کو بٹھائے اور ہونہی چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں عرب بیٹھ کر اس کی طرف آور ہونے کی کوشش کرتے ایرانی لشکر نے ان پر حملہ آور ہو کر انہیں مار مار کر ان مقام سے شاہ پور لے آجی ملک کی سرحدوں کو بحریں کے عربوں سے

۱۰۔ عربوں سے اپنے ملک کی سرحدوں کو محفوظ کرنے کے بعد شاہ پرورد میں
۱۱۔ ان دنوں قسطنطنیہ اعظمیٰ کے درباروں کا شہنشاہ تھا جس نے اپنے نام پر

۱۰۔ یا شمشادہ قسمیں بیاد کی طور پر پتلاں کا رہنے والی ایک معمولی اور اونٹ
سب بچی دلی قابلیت کی بناء پر ترقی کرتے کرتے رومنوں کا تاج و تخت
پر۔ قسمیں جب رومنوں کا شمشادہ بنا تو حسب دستور اس کے لئے روم کے
سب سے ایک فتح کی محراب تعمیر کی گئی۔ شمشادہ جتنی ہی قسمیں نے محسوس کیا

مخلص تھا۔ اس نے حکومت کا کنارہ ہی ہے رحمی اور مطلق سے کیا درا ذرا سی بات ہو جاتا تھا۔ اور سر قلم کروا دیتا تھا۔ امراء کو وہ شہابی اقتدار کی راہ میں مائل سمجھتا رہے تھے بعض امراء بھی اس کے ہاتھوں مارے گئے۔ آخر امراء نے آپس میں صلاح کر کے بعد آذر رسی کو قتل کروا دیا اور اس کے ایک بھائی کو اذہا کر دیا۔ ایسا بھائی امراء سے بھاگ کر اٹلی میں رومنوں کے یہاں پناہ گزین ہو گیا تھا۔

ہرگز کی اور میں سے اب کوئی اور۔ بچا جسے تخت نشین کیا جاتا، اس بادشاہ میں دو غم کی ملک سے متعلق ہوتا ہے کہ وہ امید سے جب آتش پرستوں کے معبود کو دیکھتے ہوئے چش کوئی کی کہ ملک کے بطن سے لڑکا پیدا ہو گا چنانچہ پیدا ہو۔ لڑکے کو بادشاہ سمجھ کر شامی تاج حد کی تاجہ میں اوڑھناں کر کرادیا تھا۔

قدوت نے معبود کی پیش گوئی پوری کر دی اور ملک کے ماں لاکا بیٹا نام شاہ پور رکھا گیا۔ شاہی آج اب اس شہر کے گوارہ کی رعیت بنے۔ مور بھی بنے کہ شاہ پور پہلا اور آخری بادشاہ تھانس کو شلم ماوری میں بادشاہ تسلیم کر گیا کہ تھانس شاہ پور چونکہ اپنی پیدائش سے پہلے ہی شمسہ تسلیم کر لیا گیا تھا لہذا اپنی پیدائش سے پہلے سے ملے کہ اپنی موت تک تقریباً ۷۷ برس تک شمسہ رہا جسے تک وہ باپ اس کی باور ملک امراء سلطنت کے مشورہ سے ایران کا دعوت کرتی رہی۔

شاہ پر بچپن ہی میں بڑا ہوشیار تھا۔ مورخین اس کے بچپن کی روایت دیاں دے ہوئے ملتے ہیں۔ شاہ پر پانچ سال کا تھا کہ ایک رات وہ مدرس کے شاہن محل کی ہمسایہ رہا تھا۔ دلتھا باہر سے کچھ شور سنائی دیا۔ جس پر شاہ پور کی آنکھ محل مٹی مور اس لیے خدام سے پوچھا یہ شور کیا ہے؟

اس کے پوچھنے پر غصہ مٹا دیا نے بتایا کہ لوگ دہر کے پل پر سے گزر رہے ہیں۔
کچھ لوگ آ رہے ہیں کچھ جا رہے ہیں۔ اس وجہ سے پل پر ہجوم ہو گیا ہے۔ جس کی بنا
لوگ گزرنے میں وقت محسوس کر رہے ہیں۔ اس لئے شور ہو رہا ہے۔

شاہ پر نے یہ بات سن بھی نہ سکی۔ دوسرے روز جب دل ٹھکا تو اس نے اپنے
کو بلوایا اور حکم دیا کہ وہ پر ایک ہل اور بھاڑا جائے، ایک ہل آنے والوں کے لئے
دوسرا جانے والوں کے لئے۔ دو سرا ہل بادشاہ کے حکم کے مطابق فی الفور تیار کر دیا۔
پس سے لوگ بہت خوش ہوئے اور لوگوں کو روئے وعدہ کو حصار کرتے ہوئے آئے جا
ئے آسانی ہو گئی تھی۔



ملکات کا علم قسطنطنیہ کو بھی ہو گیا لہذا قسطنطنیہ نے ایک حمام کو خوب گرم
 دیا جس میں اپنی بیوی قاشا کو بند کر دیا یہاں تک کہ وہ اسی حمام کے اندر دم
 نہ لے سکے۔

اپنے مرکزی شہر سے مطلق کوئی فیصلہ نہ کر پایا اس لئے کہ تخت نشین
 بادشاہ کی سلطنت میں اس کے لئے کوئی قانونی مسائل اٹھ کر پڑے ہوئے تھے۔
 بادشاہ سے پہلا مسئلہ یہ تھا کہ درباروں کے ایک جرنیل میکس نے
 بادشاہ کو دیا۔ یہ میکس نے اس پر پورا پائی تھی میں ایک بہت بڑے فکرمند
 تھے۔ اور دوسری بڑی حیثیت تھیں ان کے لئے یہ اٹھ کر پڑی ہوئی کہ
 اور بہت بڑے جرنیل تھے جو اس اور لیس نے بھی اس موقع پر
 تھے ان کا ساتھ دینے کا ارادہ کر لیا۔ میکس نے اس کے شہنشاہ ہونے کا دعویٰ
 کیا اور جرنیلوں کا ان کا ساتھ دینے کی وجہ سے بادشاہ کی سلطنت میں
 بادشاہ کی مسائل اٹھ کر پڑے ہوئے تھے۔

میں نے ہمت نہیں ہاری۔ اس نے چالیس ہزار روٹوں پر مشتمل ایک
دار کا اور ایکس ٹیوس سے بچنے کے لئے وہ شمالی اٹلی کی طرف بھاگا۔ ایکس
ٹیوس روٹوں سے ہٹا دیا گیا۔ اس کا اعلان کر دیا تھا۔ اس وقت اس کے پاس بہترین
میں تمام شہنشاہی کے کوستہ فی سبوں کے اندر قسطنطنیہ اور ایکس ٹیوس کے
روٹوں میں جس میں قسطنطنیہ فتح مند رہا اور ایکس ٹیوس کو بدترین شکست
ملی اس جنگ میں مارا گیا۔ شہروں کو اپنا بیلیج اور فراہم کردہ گیا۔

ہی۔ مخالف برٹیل رو گئے تھے۔ ایک کمرے میں اور دوسرا میں نہیں۔ کچھ
تھا جو پہلے دو مین شہنشاہ ذوالعیش کی طرح نہایت کاہر تھے۔ دشمن تھا۔ جس
نے اپنے دور حکومت میں ماحول یہ۔ یہاں میں ہم مقام کے بلکہ اس کے
دار یا اس طرح کچھ میں بھی یہاں کا مخالف اور ان کے گرجوں اور
وہ سہار کرنے کا شوقین تھا۔ جب کہ دوسری طرف۔ تو یہیں بڑی جلدی سے
بہت صفا کرنا چاہا تھا۔ تو یہیں کی خوش قسمتی کی کچھ میں اس دنوں شمال
تو نام قصبہ میں قیام کے ہوئے تھا۔ کس مقام میں اس کے ہاتھوں مارا گیا۔ اس
میں اس کے بعد کچھ میں سے بھی تو یہیں کی حال بھی پھوٹ گئی تھی اب باقی
میں دو کچھ تھا جسے تو یہیں انہ بدترین دشمن خیال کرتا تھا۔

سستی میں خوش کو ہتھ نہیں آتا جانتا تھا اس لئے کہ مردوں کا ایک ہتھ

کہ اس کی سلطنت میں خصوصیت کے ساتھ یورپی شہروں میں سکون و جمود پیدا ہو چکا ہو دیکھ رہا تھا کہ میلان سے لے کر کوہکن تک بننے شروع ہو چکے ہوئے تھے اس صرب یہ تھا کہ وہاں فوج رہ گئی اور تجارتی قافلہ کی آمدرفت میں کوئی غفلت نہ رہی۔ سب سے پہلے گمشدگی کا ارادہ تھا کہ وہ دریائے ڈینیوب کے کنارے اس قلعہ قریب کوئی بڑا شہر تعمیر کرے جہاں وہ پیدا ہوا تھا۔ لیکن بعد میں وہ اپنے اس ارادہ کو اس لئے کہ دریائے ڈینیوب کے کنارے کا یہ علاقہ ہر وقت خطرہ سے دوچار کیونکہ شمال کے وحشی قبائل اکثر و بیشتر دریائے ڈینیوب اور دریائے راسن کے درمیان سے اتر کر روس کی سلطنت پر حملہ آور ہوتے رہے تھے۔

بلقان کے بعد کئی ایک قبضیں قسطنطنیہ کے زیرِ غور نہیں جہاں وہ اپنا دار
قبر کرنا چاہتا تھا۔ اس میں اسکندریہ، افریسیس اور اناکیہ جیسے پر رونق اور مشہور شہر
تھے۔ لیکن آخر کار اس شہروں کو بھی قسطنطنیہ نے رو کر دیا وہ چاہتا تھا کہ بنایا دھم
کسی ایسے مقام پر بنایا جائے جسے مشرق تجارت میں مرکز کی حیثیت حاصل ہو اور یہ وہ
جگہوں کے خاکم سے محظوظ ہو۔ اس مقصد کے لئے قسطنطنیہ کی توجہ بکثرت کے لئے
پہاڑی پر بھی مچی رہی جہاں بہت عرصہ پہلے کبھی نئے شہر آباد تھا۔ یہ بہت قدیم
جہاں کبھی ہیلن کی وجہ سے ایک طویل جنگ ہوئی تھی اس شہر کو انیس بھی کہہ کر
تھا۔

اپنے نظریات کے لحاظ سے قطعاً پناہ بخشتا ہوا جاہر اور پناہ بخشی انسان تھا۔
 عطاء پر اس نے نرائے کو بھی رو کر دیا۔ اسی دنوں جب کہ وہ اپنے بچے وار، لنگر سے
 سرگرداں تھا اس کی زندگی کے دو بڑے حادثے اسے پیش آئے۔ پہلا حادثہ اس نے
 کرپس کی موت اور دوسرا حادثہ اس کی ہر دوسری بیوی فاشا کی موت تھی۔ جس کی تم
 کچھ یوں تھی۔

فاٹا فلسفین کی دوسری نو مراد استثنائی خوبصورت یہی تھی لیکن یہ اصطلاح سر
کا شکار تھی۔ اس کاٹا نے فلسفین کے جوئے میں کرپس سے ماہر تعلق قائم کر
کر کشش کی لیکن فلسفین کے بیٹے کرپس نے اپنی ساتھی ماں سے ماہر ضیق استوار
سے جب انکار کر دیا تو فاٹا نے اتار کرپس پر الزام لگایا کہ وہ اسے بے تہداد ہے
کرنا چاہتا تھا۔ اس انکشاف پر فلسفین آپے سے دھڑک اٹھا اور اس نے اپنے ہاتھ
اپنے بیٹے کرپس کی گردن کاٹ دی۔

بعد میں غانا نے محل کے ایک لحام ہی سے تعلقات قائم کر لئے ہیں۔

ن دوران ایک اور تازہ اٹھ کھڑا ہوا جس نے ایک بار پھر روم کے اس کو
خاکہ اس طرح کہ رومن سلطنت میں اس وقت صیانت کی نہ تھی
تھی۔ ایک تہذیبیں دوسری مشرقی صیانت۔ اگلی میں کچھ گروہوں کے
بت کے ان دونوں گروہوں میں تادمات اٹھ کھڑے ہوئے۔ قسطنطین نے
مذہب پر عمل کرنے کے لئے یہ معاملہ روم سلطنت کے صیانتی ہشپ کے
ان صیانتوں کے دونوں گروہوں نے ہشپ کا امداد سے انکار کر دیا
۔ حال کے لئے قسطنطین نے خود اپنی طرف سے ایسا کیا اور اپنی فیصلہ کو
مقبول کیا۔ یہ فیصلہ چونکہ قسطنطین نے روم میں صیانتوں کے حق میں دیا
تھا۔ اس بات کے ملحدان قسطنطین کے خلاف ہوئے۔ یہی نبیوں نے افزائش
کی۔ تاکہ انہی اور اس نے مشرقی صیانت کے صدر کی حمایت کا اعلان کر
دیا۔ اس میں ایک بار پھر نبی نبیوں کے خلاف طرے کا لہو اٹھ کھڑا ہوا۔
۔ رہتا تو شاید قسطنطین اور نبی نبیوں کی جنگ نہ ہوتی لیکن نبی نبیوں نے
۔ تاکہ اٹھ کھڑا کر دیا۔

طرح کہ جس دنوں سابق رومن شہنشاہ دیو کلیش کے دور حکومت میں
۔ نائب دو مدخل کے ایک بہترین ترجمان کی حیثیت سے کام کر رہا تھا
کامل قریبی کی متری کے لئے بے شمار کام کے جس بناء پر کمال قسطنطین سے
لئے تھے۔ نبی نبیوں نے جب مشرقی صیانت کے مداروں کے حق میں
مقبول تھے۔ قسطنطین کا ساتھ دیتے ہوئے نبی نبیوں کی مخالفت کی اس پر
انہی نے کمال پر چڑھ دیا اور ان پر مدد توڑتے ہوئے ان کے اندر
ایک باغی ہوئے والا مسلح شہر اٹھ کھڑا تھا۔ قسطنطین کو سب ان حالات
انہی نے کمال پر چڑھ دیا اور ان پر مدد توڑتے ہوئے ان کے اندر
ایک باغی ہوئے والا مسلح شہر اٹھ کھڑا تھا۔ قسطنطین کو سب ان حالات
انہی نے کمال پر چڑھ دیا اور ان پر مدد توڑتے ہوئے ان کے اندر
ایک باغی ہوئے والا مسلح شہر اٹھ کھڑا تھا۔ قسطنطین کو سب ان حالات

نبی نبیوں کی سرکوبی کرنے کے لئے جو فوج تیار کیا اس میں دو سو عربی
۔ عربی کے بحری جہاز ایک لاکھ بیس ہزار پیدل فوج اور دس ہزار سوار
۔ نبی نبیوں کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ قسطنطین اس سے جنگ کرنے کے
لئے کچھ تیار ہے۔ لہذا قسطنطین سے مقابلہ کرنے کے لئے نبی نبیوں نے ایک
۔ فوج کے علاوہ پندرہ ہزار سوار اور تیس سو پچاس عربی جنگی جہاز بھی تیار
کئے۔ روم سے کوچ کرتے ہوئے بڑی افواج کی کمانڈ لے رہا تھا۔

بڑا لشکر نبی نبیوں کا حامی تھا۔ جنگ کی صورت میں نبی نبیوں قسطنطین کے لئے
کھڑی کر سکتا تھا۔ لہذا قسطنطین نے نبی نبیوں کو رومن سلطنت کے شمالی حصوں
لشکروں کے ساتھ پڑے رہنے دیا ہوا اس کی کمانڈری میں کام کر رہے تھے۔

اسی دنوں ایک حادثہ رونما ہوا جس نے قسطنطین کے دل میں بھی نہ
شہادت اور نفرت پیدا کر دی اور وہ اس طرح کہ نبی نبیوں نے اپنے بھائی سین
اور نبی نبیوں کی بہن اناس تیسرے کے شوہر باسیانوس سے ساز باز کرنی شروع کر دی
کو یہ ترفیب دی کہ اگر وہ قسطنطین کو موقع ملے گا تو اس کی شہادت
سلطنت میں رومن شہنشاہ کے بعد سب سے زیادہ ہوگی۔ باسیانوس اس سازش میں
چاہتا تھا کہ قسطنطین کے خلاف حرکت میں آئے لیکن اس دوران قسطنطین کو اس
علم ہو گیا۔ لہذا اس نے اپنے بھائی باسیانوس کو گرفتار کر کے موت کے گھاٹ
چونکہ اس سازش میں نبی نبیوں کا بھائی سین بھی شامل تھا لہذا قسطنطین نے
سے اس کے بھائی سین سے کو طلب کیا تاکہ اسے بھی موت کے گھاٹ اتار جائے۔
اس کے خلاف سازش میں شامل تھا۔ لیکن نبی نبیوں نے اپنے بھائی سین سے کو
کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر قسطنطین نے نبی نبیوں کے خلاف
کر دیا تھا۔

قسطنطین اپنے لشکر کے ساتھ روم سے نکلا اور شمال کی طرف بڑھا دوسری طرف
نبی نبیوں بھی اپنے لشکر کے ساتھ شمال سے جنوب کی طرف بڑھا۔ اگلی کے وسطی
میں قسطنطین اور نبی نبیوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی۔ یہ جنگ بے اثر رہی
جاری رہی جس میں قسطنطین فتح مند رہا اور نبی نبیوں کو بہتریں شکست ہوئی۔
کھانے کے بعد نبی نبیوں اپنے لشکر کے ساتھ جتن کی طرف بھاگ گیا تھا۔

لیکن بھان جاکر بھی نبی نبیوں جتن سے نہ بیٹھا اور لگاتار اپنے لشکر میں
کرتے ہوئے اس نے اپنی قوت میں اضافہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ جب
نے دیکھا کہ اس کے ساتھ کافی بڑا لشکر ہو گیا ہے تو پھر اس نے قسطنطین کے خلاف
جنگ کر دیا تھا۔ قسطنطین ایک بار پھر اپنا لشکر لے کر نکلا۔ ایذا دہی اور ظلم و ستم
کے درمیان قسطنطین اور نبی نبیوں کے درمیان ایک بار پھر ہولناک جنگ ہوئی۔ اس
میں پھر قسطنطین کا ہاتھ بڑا۔ نبی نبیوں کو شکست ہوئی لیکن روم کے باغی
نورگوں کے بیچ میں پڑنے سے قسطنطین اور نبی نبیوں کے درمیان صلح ہو گئی۔ اس صلح
تبع کی سب گئی تھی کہ اب اس سلطنت میں امن و امان بحال ہو جائے گا۔

۱۱۰۱ اس نے سرحد لشکری جمع کئے اور ایک بار پھر اس نے اپنی پوزیشن

تعمیل کے بعد اس نے بھی وقت ضائع نہیں کیا۔ اینڈر ہولم کے میدانوں میں
جنگ ہونے کے بعد اس نے بھی نیوس کے پڑاؤ کی ہرجے کو سمیٹا پھر وہاں
میدانوں میں دو دنوں تک جنگ میں بھی قسطنطین سے بھی نیوس کو بدتریں شکست
ہوئی تھی۔ اس کی طرف بھاگ گیا۔ اس لئے کہ وہاں اس کا بڑا لشکر آباد
تھا۔ یہ بھی کہ اپنے بڑے دوستوں کے ساتھ مل کر وہ اپنی شکست کو فتح میں
تبدیل کرنا چاہتا تھا۔

۱۱۰۲ قسطنطین کا بیٹا کرپوس جو مدینہ میں تھا، اس نے اپنے
لشکر کو اپنی پوزیشن میں بھی نیوس کے بڑے بڑے کے سامنے آکر ٹھہرا دیا
اور وہاں دو دنوں تک جنگ میں قسطنطین سے بھی نیوس کو بدتریں شکست
ہوئی تھی۔ اس کی طرف بھاگ گیا۔ اس لئے کہ وہاں اس کا بڑا لشکر آباد
تھا۔ یہ بھی کہ اپنے بڑے دوستوں کے ساتھ مل کر وہ اپنی شکست کو فتح میں
تبدیل کرنا چاہتا تھا۔

۱۱۰۳ اس نے بھی نیوس کے سامنے اپنا لشکر جمع کیا۔ اس نے اپنے
لشکر کو اپنی پوزیشن میں بھی نیوس کے بڑے بڑے کے سامنے آکر ٹھہرا دیا
اور وہاں دو دنوں تک جنگ میں قسطنطین سے بھی نیوس کو بدتریں شکست
ہوئی تھی۔ اس کی طرف بھاگ گیا۔ اس لئے کہ وہاں اس کا بڑا لشکر آباد
تھا۔ یہ بھی کہ اپنے بڑے دوستوں کے ساتھ مل کر وہ اپنی شکست کو فتح میں
تبدیل کرنا چاہتا تھا۔

۱۱۰۴ اس نے بھی نیوس کے سامنے اپنا لشکر جمع کیا۔ اس نے اپنے
لشکر کو اپنی پوزیشن میں بھی نیوس کے بڑے بڑے کے سامنے آکر ٹھہرا دیا
اور وہاں دو دنوں تک جنگ میں قسطنطین سے بھی نیوس کو بدتریں شکست
ہوئی تھی۔ اس کی طرف بھاگ گیا۔ اس لئے کہ وہاں اس کا بڑا لشکر آباد
تھا۔ یہ بھی کہ اپنے بڑے دوستوں کے ساتھ مل کر وہ اپنی شکست کو فتح میں
تبدیل کرنا چاہتا تھا۔

۱۱۰۵ اس نے بھی نیوس کے سامنے اپنا لشکر جمع کیا۔ اس نے اپنے
لشکر کو اپنی پوزیشن میں بھی نیوس کے بڑے بڑے کے سامنے آکر ٹھہرا دیا
اور وہاں دو دنوں تک جنگ میں قسطنطین سے بھی نیوس کو بدتریں شکست
ہوئی تھی۔ اس کی طرف بھاگ گیا۔ اس لئے کہ وہاں اس کا بڑا لشکر آباد
تھا۔ یہ بھی کہ اپنے بڑے دوستوں کے ساتھ مل کر وہ اپنی شکست کو فتح میں
تبدیل کرنا چاہتا تھا۔

۱۱۰۶ اس نے بھی نیوس کے سامنے اپنا لشکر جمع کیا۔ اس نے اپنے
لشکر کو اپنی پوزیشن میں بھی نیوس کے بڑے بڑے کے سامنے آکر ٹھہرا دیا
اور وہاں دو دنوں تک جنگ میں قسطنطین سے بھی نیوس کو بدتریں شکست
ہوئی تھی۔ اس کی طرف بھاگ گیا۔ اس لئے کہ وہاں اس کا بڑا لشکر آباد
تھا۔ یہ بھی کہ اپنے بڑے دوستوں کے ساتھ مل کر وہ اپنی شکست کو فتح میں
تبدیل کرنا چاہتا تھا۔

میں رکھی تھی۔ جب کہ اپنے بڑے بڑے کا کمانڈر اس نے اپنے بیٹے کرپوس
اس طرح قسطنطین اپنی بڑی اور بڑی دونوں قوتوں کے ساتھ بھی نیوس کا
لئے شمال کی طرف اپنی بڑی سے جیسی تھی کر رہا تھا۔

۱۱۰۷ جولائی ۱۱۲۲ء کو اینڈر ہولم کے مقام پر دونوں لشکر ایک دوسرے کے
مقابلہ میں آئے۔ اپنی جرنیل بھی نیوس پر امید تھا کہ وہ اینڈر ہولم کے
میدانوں میں دو دنوں تک جنگ میں قسطنطین سے بھی نیوس کو بدتریں شکست
ہوئی تھی۔ اس کی طرف بھاگ گیا۔ اس لئے کہ وہاں اس کا بڑا لشکر آباد
تھا۔ یہ بھی کہ اپنے بڑے دوستوں کے ساتھ مل کر وہ اپنی شکست کو فتح میں
تبدیل کرنا چاہتا تھا۔

۱۱۰۸ ایک دن اور رات دونوں لشکروں نے ایک دوسرے کے سامنے جنگ
کیا۔ دوسرے دن جنگ کی ابتداء ہوئی اور دونوں لشکروں میں جنگ کے
آوازوں میں پہنچنے لگے تھے۔ پھر بھی نیوس نے جنگ کی ابتداء کی اور وہ اپنے
قسطنطین اور اس کے لشکر پر حقیر و توہین بھری بارش رفت و مت کی پانیوں
خودوں میں امواج آتش کی سفاکی اور آگ کے آگے سوہوں کی توجہ کرتی
ہوئے بے بسی کے ذہن کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

۱۱۰۹ دوسری طرف دوسرے لشکر بھی تلخ اور فتح کی امید لگائے
نے بھی اپنے آپ کو دفاع تک محدود نہیں رکھا بلکہ جو کسی بھی نیوس پر
بھی جاتی مدد کرتے ہوئے بھی نیوس کے لشکر پر رات کے بھاری گولوں کے
انسانی خون کی پروردہ آندھوں، زلزل اور اخطا کی لہروں میں گولوں کے
اضطراب خون خرابا چھوڑ کر آب کھائی قدیر کے اندھے اولیاء کی طرح مدد
اینڈر ہولم کے کھلے اور وسیع میدانوں میں قسطنطین اور بھی نیوس
میدان جنگ لقی و لقی ریت کے کھرام، قصب کی خونخواری کی آماجگاہ یہاں
خواہشوں کی پیاس اور بدعتی کے کھمبہ ظلم کی صورت اختیار کر گیا تھا۔
ہاتھوں کے کھرام ابل پڑے تھے۔ موت پانیس پیلائے ہر سوتلی کروں بکھرے۔
یہاں اور میدانوں کے ٹکڑے ٹکڑے کی طرح جیسے بکھرنے لگی تھی۔

۱۱۱۰ بھی نیوس نے جنگ کی ابتداء کی اور وہ بڑے خونخوار انداز میں اپنے
پہلے آکر ہوا تھا۔ لیکن جب قسطنطین نے بھی جہاں کارروائی کی تو بھی نیوس
لشکر کو کھلا دیا تھا۔ کوئی دیر تک اینڈر ہولم کے میدانوں میں قسطنطین
اس جنگ میں بھی نیوس کو شکست ہوئی۔ اور وہ اپنے بیٹے کے لشکر کو لے

نظر نہ کر دیا لیکن قلعہ میں جہاں تھا کہ اگر کسی نے اس کو دیکھا تو وہ کسی م
 مانیوں کی مدد سے زندان سے فرار ہو کر پھر اس کے لئے خطرات کا باعث
 لہذا چند ہی دن بعد قلعہ میں سے بھی لوگوں پر بھارت کا مقدمہ چلایا اور اس
 گھاٹ اٹھا دیا۔

دوسرے شہنشاہ قلعہ میں باقی جرنیل بھی بھارت سے خارج ہو رہے تھے کہ
 میں آباد جیسیت کے مختلف دھڑوں میں ایک قیدی مسئلہ پر استقامت الہ
 جیسیت کے ایک گروہ کا کمانڈر تھا کہ حضرت جی قتلوق ہیں جب کہ دوسرا گروہ
 کہ نہیں وہ قتلوق نہیں بلکہ حلق ہیں۔ اس طرح ایک گروہ حضرت جی
 بندہ تسلیم کرنے کا قصد اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے قلعہ میں لے آئے
 کے مقام پر پہلے پہلے یہ سالی ملاہ کی ایک کاٹرس طلب کی۔ اس کاٹرس
 دہاٹے ہوئے تھے لیکن کوئی بھی گروہ اپنے حلیہ سے بچنے کے لئے تیار نہ
 تھیں گروہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے یہ آخری فیصلہ دے دیا کہ حضرت جی
 بندہ بلکہ خدا کے بیٹے تھے اس طرح ایک تیسرے گروہ کے آگے یہ مسئلہ
 چونکہ دب گیا تھا لہذا قلعہ میں بھی اس مسئلہ پر بحث نہ ہو سکی۔



جب قلعہ میں کوئی قدر جہول اور داخلی طور پر امن اور سکون نہ
 ملے لہذا نیا دارالحکومت تعمیر کرنے کا عزم کر لیا۔ کیونکہ باقی جرنیل بھی
 جنگوں کے دور میں قلعہ میں تھے اور بحیرہ باجورس کا علاقہ بندے خدا
 سے دیکھا تھا اس لئے پھر میں کے مقام پر بحیرہ باجورس سے کیا گیا
 تعمیر کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ دارالحکومت کی اس تبدیلی کی نئی احکامات تھیں۔
 اس پر کہ قلعہ میں ایک ایسا دارالحکومت بنانا چاہتا تھا جو اس سے
 اس میں کسی اور کا حصہ شامل نہ ہو اور یہی وہ شہر اس کے خداوند قدیم
 ہو۔ دارالحکومت کی تبدیلی کی دوسری وجہ یہ تھی کہ قلعہ میں چاہتا تھا کہ
 کرے جہاں جیسیت قبول کرنے والے دوسرے انہی مرضی اور اپنی خواہش سے
 کر سکیں۔ انہی میں چونکہ جیسیت پروری طرح مقبول اور مشہور ہوئی تھی
 تک مدت ہی سزاوت کرنے والی قوتیں باقی تھیں لہذا بحیرہ باجورس کے
 نئے نیا دارالحکومت بنانے کا فیصلہ کیا۔

لہذا اس کی تبدیلی کی تیسری اور سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ انہی پر مشکی کی
 بیشتر وحشی قبائل حملہ آور ہوتے رہتے ہیں اور گاہے گاہے وہ انہی کے
 قلعہ کو چھائی اور بھائی کا قلعہ سمجھتے رہتے تھے یہ وحشی قبائل ویدئے رائے
 ب و عیور کرتے اور پھر انہی کے اندر دلاور تک خاک و خون کا قلعہ سمجھتے
 تھے۔ اس کا سامان حاصل کرتے اور پھر لوٹ جاتے۔ اس طرح شہل کے ان
 حملہ آور ہو کر مدینہ سلطنت کی جڑیں کو کھیل کرنا شروع کر دی تھیں۔
 دارالحکومت کسی ایسی محفوظ جگہ ہو چکا۔ انہی حملہ آوروں کا کوئی
 وحشی قبائل کے وارد ہو جائے گا وہی نظر ہو۔ اسی وجہات کی بناء پر
 یہ نقل کر بحیرہ باجورس کے کنارے یہاں دارالحکومت کی بنیاد ڈال
 اس کی تعمیر کا کام شروع کر دیا تھا۔

اس قدیم بستی کے قریب قلعہ میں اپنے نئے دارالحکومت قلعہ کی
 بنائی گئی اور قدیم بستی تھی۔ شہل جو مان کے رہنے والوں کا خاصہ تھا کہ
 بستی قوت حاصل کرتے تو وہاں ہی نو آبادیوں قائم کرتے۔ اس کی بجائے
 دارالحکومت بنائی جو مان نے بھی اپنی نو آبادیوں میں بستیاں بنانی شروع ہیں۔ ایک
 تہہ۔ پاسورس کے دہانے پر بنائی۔ یہ ایشیہ کے ساحل پر۔ بستی دوں
 اس کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس کے تقریباً ۳۰ سال بعد دیکھا۔ یعنی جنوبی
 دارالحکومت سے گریبا عورس کے کنارے ایک نئی بستی بنائی جس کا نام پڑ گیا
 اس کے قریب میں قلعہ میں نے اپنا نیا دارالحکومت قلعہ آباد کیا اس شہر
 دوسرے حکومت ایک طرح سے دو حصوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔ ایک
 اس میں تھی اور دوسرے شرقی دارالحکومت میں تھی۔

اس دارالحکومت میں سے قدرت نے اور اٹھا دیا۔ اس کے دوسرے شہر کو
 اس کے محل وقوع اور ماحول کے اعتبار سے دوسرے میں پر یہ اپنی مثال
 اس شہر میں م میں اس کی اعلیٰ ہزار سال کی سرگزشت کسی نہ کسی
 دہان خدا کے لئے عید نور اقوم عالم کے محل رہا اور عذاب توبہ رہی

ان اگر سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ یہ شرق و غرب کے درمیان
 انی مرکز بن گیا اور یہاں کے صرف تاجر ہی نہیں بلکہ ممالک گیر بھی خوب
 تھے یہ شہر جنگی کی ایک پھولی سی لوک پر تعمیر کیا گیا تو خدا جبر سے

محفوظ زمین بند سمندر میں آگے بڑھی ہوئی تھی اور یہی وہ مقام ہے جہاں ہم
یورپ، ایشیا اور افریقہ زیادہ سے زیادہ ایک دوسرے سے قریب ہو جاتے ہیں
شہر ایسی اس شہر کو جانے لگیں اور ہمیں سے بڑے دریا نیلگی میں اندر کی طرف
کا ذریعہ بن گئے۔ دوسرے لفظوں میں جن آبی راستوں کے درجے سے
ذریعہ پائینا ممکن تھا، نیلگی کے اس نیلے کی حفاظت کا فرض بھی انجام دینا
کی قطعیت واقع ہے۔ بحر روم کی قدیم تسبیح کا غالباً اس شہر کے علاوہ کسی
رکھا جاسکتا تھا۔



یونان اور کیرش نے ابھی تک بحری بی میں قیام کر رکھا تھا۔ ایک
سراٹے سے باہر چل قوی کر رہے تھے جس میں ان دونوں کے قیام کیا تھا۔
یونان کی گروس پر مس دیا۔ اس یونان جب چھوٹا کیرش بھی مشرق ہو گئی
کسے والی ہے۔ ایسا نے تصویریں دیا تھا۔ مٹی مس دو پھر اس کی تازیانہ
سے نکرائی۔ تیرش مٹی وہ توار عورت سے بیٹے کی، بیٹش کرتے تھی تھی۔
تھی۔

یونان میں میرے حبیب۔ سمندر پر تیریں و مٹی عز ازل و ان دونوں کا موافق
اور نہ اسے کئی امنی سرگرمیوں میں وہ مشغول ہے۔ آثار قریب میں
کی اور حمیس تناؤں کی کہ وہ سمندر کے خلاف کسی سازش کی تیاری میں
نہیں۔ فی الحال میں تم سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ تم دونوں کا اب بحریں میں
فیس ہے۔ یہاں بیکار پڑے رہنے سے بہتر ہے کسی جدوجہد اور سعی اور کوشش
زندگی کی ابتداء کی جائے۔ ایسا بتائی کہہ پائی تھی کہ یونان اس کی بات
دیا۔ سمندر ایک خیال ہے بحریں سے رنج کرنے کے بعد ہمیں کس
چاہئے۔ اس پر ایسا کہنے لگی۔ اس وقت نہ بڑی سختیں اور بڑی سطوتیں ہیں
تم دونوں سرخ کر سکتے ہو۔ اول دونوں کی حکومت وہ تم ایساں کی حکومت
حکومت اس کے شہنشاہ قسطنطین کے زیر سایہ اپنے عہد کو پہنچ چکی ہے۔ اس
کی حدود بھی وسیع سے وسیع تر ہو چکی ہیں۔ دوسری طرف ایساں کی حکومت
تک اکثر مواقع پر روموں کے سامنے جھکتی اور مطلوب ہوتی نظر آتی ہے۔
شہنشاہ شاہ پور بنا ہے۔ وہ اب جوں ہونے کے علاوہ جنگ کے بہترین تجربہ

خیال میں حالات تھاتے ہیں کہ قریب وہ روم شہنشاہ قسطنطین کے خلاف
کا اور ماضی میں جو ایرانیوں کو روموں کے انھوں رک اور شکست اٹھانا
انعام ملے گا۔ میرے خیال میں شاہ پور ان ایرانی مددگوں کو بھی واپس لے
گا جو روم ماضی میں اپنے مقبوضہات میں شامل کر چکے ہیں۔
خاموش ہوئی تو یہ بات پھر کہنے لگا۔ ایسا اگر جدوجہد اور کوشش کی زندگی
لے لے مجھے اور کیرش کو روموں یا ایرانیوں میں کسی ایک سلطنت کی طرف
اتار پھر میں شاہ پور کا انتخاب کروں گا۔ میں نے یہ ہے کہ یہ شخص بڑا جنگجو
اور کچھ کر گزرنے کی آرزو دار امید رکھتا ہے۔ میرے خیال میں مجھے اور
کیرش کو روم کے بعد ایرانی سلطنت کے مرکز شہر جانا چاہئے اور پھر
وہاں رہنے دیکھنا چاہئے کہ اگر شاہ پور درحقیقت کا کراؤ ہوتا ہے تو کون
سے طریقہ رہتا ہے۔

یونان کے بعد یونان تھوڑی دیر کے لئے رہا اور پھر سلسلہ کام جاری
کر رہا تھا۔ ایسا میں یہاں سے کوچ کرنے کے بعد ایران کے شہنشاہ شاہ پور
میں کوشش کروں گا۔ در اسے اس کی آئندہ جنگوں میں اس کی مشاورت کرنے کی
کہ مجھے امید ہے کہ وہ میری اس مشاورت کو قبول کرے گا اور میں اسے
ایسا کامیابیوں کے لئے بہترین مشوروں سے نوازا سکوں گا۔ اس پر ایسا فوراً

نہ نے یقیناً میرے دل کی بات کہی ہے۔ میں بھی یہی چاہتی تھی کہ تم
ایرانی سلطنت کا من کرو۔ اس لئے کہ ایرانی اب تک روموں کے
مقابلہ میں رہے ہیں۔ در بہت سے مواقع پر روموں نے ایرانیوں پر حد سے زیادہ
تسلیم کیا۔ اگر شاہ پور کی سرکردگی میں ایرانی روموں کے خلاف سید پر ہونا
پائی دھم کی گھنٹوں اور ہزیمتوں کا اتمام لینا چاہتے ہیں پھر حمیس اور کیرش
میں ہی کامیاب کرنا چاہئے۔

یونان بولا۔ ایسا اب یہ آخری فیصلہ ہے کہ میں اور کیرش دونوں بحریں
کے اور ایرانی سلطنت کے مرکزی شہر کا رخ کریں گے۔ در آئندہ جنگوں
دونوں کے خلاف بہترین مشوروں سے نوازنے کی کوشش کریں گے۔ ایسا
میں اس تجویز سے اتفاق کیا تو یونان اور کیرش دونوں اپنی سرری قوتوں کو
بحریں سے وہ ایرانی کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

یونان اور کیرش کے بحریں سے ایران کے مرکزی شہزادے پہنچے۔
 ایرانیوں کا شہنشاہ شاہ پور اعظم جو دو دولت کی طاقت پر روموں پر حملہ آور ہو
 اراہ کر چکا تھا پہلی وجہ یہ تھی کہ شاہ پور اعظم کے دور میں روموں کا شہنشاہ
 تھا جس نے قسطنطنیہ کا شہر سلا تھا۔ اس سے روموں میں ہمہ گیر بیچتی یہاں
 جیسائیت کو روموں کا سرکاری مذہب قرار دے دیا تھا اور اب وہ اپنے
 جیسائیت کا اعادہ کرتا تھا۔ ابراہم کے جیسائیوں کی حفاظت کرنا بھی اس سے
 ملا تھا۔ جو ایرانی حکومت کے اندر دلی معاملات میں ایک طرح کی مداخلت میں
 ایران کا شہنشاہ شاہ پور روموں کے شہنشاہ قسطنطین کو اپنا بدترین دشمن جیسا
 شاہ پور کے روموں سے خلاف جنگ کی تیاری کرنے کی دوسری وجہ یہ
 اور فرات کے درمیان پانچ سو پہاڑوں پر تعمیر شدہ تھے ایرانیوں کے تہذیب
 روموں نے تفر کر رکھا تھا اس سے اہل ایران کے جدیدیت سخت مشتعل تھے۔
 اس انداز میں تھے کہ کوئی اس کا اپنا طرہاں کے جو روموں کے خلاف اسے
 اپنے مفتون علاقوں کو اس نے۔۔۔ روموں کے ساتھ جنگ کی ابتدا کرے
 پور کے سامنے وہ طرہ کی مشکوک تھیں۔ پہلی یہ کہ اگر وہ روموں کے خلاف
 ابتدا کریں گے تو اس کے اپنے ملک سے اندرون و خارجہ اور سرکاری
 تھے۔ اس سے کہ ایران کے عوام جی سرکاری کے ساتھ یہ امن۔۔۔ ہو رہے تھے
 فرات کے درمیان میں پانچ صوبوں پر روموں سے قصد کر رہا تھا وہ ہر صوبہ
 نے بیٹھا تھا۔ دوسری مشکل یہ تھی کہ شاہ پور روموں کے خلاف جنگ
 ہے تو اس کا واسطہ روموں کے شہنشاہ قسطنطین جیسے تربیت سے پانچ قرنوں
 مذہ کی شہرت دار دور تک پہنچی ہوئی تھی اور جس سے وسیع فتوحات کے دور
 میں خاصہ مسافر تھا شروع شروع میں شاہ پور کچھ جنگجو۔ کچھ ایرانی دولت
 کچھ حسب اوضاع کے بدستور سے اپنا علاقہ دہاں لیے گا اس نے عزم کیا۔
 شاہ پور کی خوش قسمتی کہ اچانک ۳۵۸ء میں روم کا شہنشاہ قسطنطین
 فوت ہو گیا اس سے شاہ پور کا نام قدرے نمایاں ہو گیا۔ اس سے کہ
 سے روموں کی یکہ جہتی برقراری ہو سکی کہ قسطنطین نے اپنی رومی
 مملکت کو اپنی قیام میں تقسیم کر دیا تھا۔ اب شاہ پور روموں کا
 اسے صرف ایک شمالی مملکت کے حکمران کا مقابلہ کرنا پڑتا۔
 اس کے علاوہ اب آرمینیا میں بھی بے چین چھٹی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ

تھی۔ حیدر اویجی جیسائیت کا دشمن تھا اور جیسائیوں کا خون بہانے میں آرمینیا بھی دریغ
 تھا۔ اب وہ خود جیسائیت قبول کر چکا تھا۔ اور آرمینیا کے باشندوں کو جیسائیت
 پہنچی کرنا تھا۔ اس کی مذہبی حمیت سے اہل آرمینیا کے دل مجروح ہو رہے
 ان کے سینوں میں اس کے خلاف طرہت کے جذبات موجزن تھے۔ اسی دوران
 انات ہو گیا تو اس کے حاکموں میں کوئی بھی اس کی حق نہ تھا کہ حکومت کر سکا
 آرمینیا کے شہنشاہ شاہ پور کو روم اور آرمینیا دونوں ملکوں میں اپنی فتوحات کے لئے
 ایک نظر آنے لگا تھا۔



ایک روز ایرانی کا شہنشاہ شاہ پور جب داس شہ میں چوگاں پھیلنے کے لئے اپنے محل
 میں ایک محفل اس کے قریب آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ آقا۔ ایک
 ہر حال سے دو ایام برفانی ہوتا ہے آپ سے شاہ کا وائشند ہے۔ اس کے
 مذہبی بھی ہے جس کا نام وہ کیرش ہوتا ہے اور وہ اس کی بیوی ہے۔ برفانی نام
 اس کا کہنا ہے کہ وہ ایرانی کے شہنشاہ شاہ پور سے ملتا چلتا ہے۔ اس کا مزہ کہنا
 کا شہنشاہ شاہ پور روموں کے خلاف جنگ کی بڑا رستہ والا ہے لہذا وہ کہتا ہے کہ
 کے خلاف فتوحات کرنے کے لئے ایرانیوں کے شہنشاہ شاہ پور کو بہترین اور
 حیدر اویجی سے ہر ملک ہے۔

جب اس محفل کی یہ گفتگو میں کر شاہ پور نے کچھ دھپا چا کھنے لگا۔ فی الوقت تو میں
 اس سے ملے ہوا ہوں۔ جب وہ دہاں روئے تو اس نے دہاں کو میرے ساتھ پیش
 کر دیا کہ دہاں ہو اسی صاحب شاہ پور کو جانے ہیں۔ اس نے کہا کہ دہاں وہ
 دہاں تیار تو شاہ پور سے گا اچھا اس دن کو اس نے اس سے گفتگو کرے کے
 اس سے ملے لگتا ہوں۔ اس پر وہ محفل بھاگا بھاگا قسطنطین دیر بعد اس نے برفانی
 روموں کو شاہ پور کے سامنے رکھا کیا تھا۔

یہاں اور کیرش حسب شاہ پور کے سامنے آئے تو شاہ پور برفانی کو مخاطب کر کے
 اس نے کہا کہ تم نے بتایا ہے کہ تمہارا نام برفانی ہے اور تمہارا ساتھ تمہاری بیوی
 کا نام کیرش ہے اور یہ کہ تم مجھے روموں کے خلاف جنگ کے لئے کارآمد مشورے
 دے رہے ہو۔ اس پر برفانی کہنے لگا۔ دیکھ بادشاہ جو کچھ تمہارے مقابلے کے لئے
 ہے۔ میں روموں کے خلاف بیچتا ہوں۔ تمہیں بہترین اور کارآمد مشورے دے سکتا

ہوں اور میں یہ بھی مانتا ہوں کہ میں جنگوں کا بہترین اور وسیع تجربہ رکھتا ہوں۔ اس پر مسکراتے ہوئے کہنے لگا میں تمہاری اس پیشکش کو قبول کرتا ہوں لیکن میں تم کو اس کے شروع میں میں صرف اپنے مشوروں پر عمل کروں گا اور میں یہ دیکھتا ہوں کہ لگانا چاہتا ہوں کہ میرا اپنا ذاتی جنگی تجربہ کس قدر دونوں کے حراف کا سایہ رہتا ہے۔ کے بعد اگر مجھے ضرورت پڑی تو میں جنہیں مشورے کے لئے ضرور طلب کروں گا۔ دونوں مہاں بیوی کو ہاتھ بندھ کر اپنے لشکر میں شامل کرنے کے احکامات جاری کرنا۔ تمہاری حیثیت میرے لشکر میں ایک سالار کی سی ہوگی۔ جنہیں بہترین عزت بخش دیا جائے گا اور جب ضرورت پڑی میں تم سے مشورہ بھی طلب کروں گا۔ اس کے بعد پورے اپنے علاقہ کو حکم ایڈک وہ پرنال اور کیرش دونوں کو واران کے مشرق میں۔ اور ان کے لئے بہترین رہائش کا بندوبست کرے۔ خود شاہ پور چوگاں کیلئے کے لئے تھا۔ جب کہ اس کا وہ علاقہ پرنال اور کیرش دونوں کو واران شہر کے مشرقی مشرقی لے گیا تھا۔

چند ہی دن بعد شاہ پور نے دوسروں کے خلاف اپنی مہم کی ابتدا کی۔ اس نے لشکر کو چلنے چلتے ہتھیاروں سے لیس کیا۔ دونوں سے دو دو ہاتھ کر کے لئے وہ سے لگا۔ دوسری طرف دونوں کی سلطنت میں قسطنطین کے بعد اس کا بیٹا قسطنطین دونوں کا شہنشاہ بنا اور اس نے اپنے دونوں بھائیوں کو اپنے مائے کے کر کے خوب اور طاقت حاصل کر۔ اس قسطنطین دوئم نے رومس الان کی پہ سالاری خود اپنے میں اور جب اسے خبر ہوئی کہ ایران کا شہنشاہ شاہ پور دوسروں سے خلاف جنگ کرنے والے والا ہے تو قسطنطین دوئم اتنی سے لگ کر ایشیا میں اپنی مشرقی سرحدوں کے کر گیا۔

شاہ پور کے مقابلے میں ایشیا میں رومس الان کی تعداد کم تھی اور جو قسطنطین دوئم نے اس لئے کہ کافی عرصہ سے ان کی کسی نے ہمت افزائی نہ کی تھی۔ اور شاہ بھی اپنے لشکر کے ساتھ آگے بڑھا وہ اگر چاہتا تو دونوں کا مقابلہ کھلے میدان میں کر سکتا تھا لیکن اس نے مختلف وقتوں میں دونوں پر چھاپے مارنے کی ابتدا کی۔

شاہ پور کی اس حرکت سے قسطنطین دوئم کو سنے لشکر کی بھرتی کرنے اور اپنے لشکر کو منظم کر کے کا موقع مل گیا۔ اسی دوران شاہ پور نے اپنے کچھ دستے ارمینیا میں بھی بھیجے کہ اس پر حملہ آور ہو کر ارمینیا پر قبضہ کر لیا جائے۔ لیکن شاہ پور کی بد قسمتی کہ ارمینیا میں داخل ہونے والے ایرانی لشکر کو شکست ہوئی کیونکہ اس لحاظ سے شاہ پور کے لئے یہ

دہا۔



کہ حال شاہ پور پھر دونوں کے خلاف جنگ کے لئے لگا۔ اس نے سب سے پہلے ارمینیا پر حملہ کیا۔ جو بین النہرین میں رومس طاقت کا بڑا اہم مرکز خیال کیا جاتا تھا۔ شاہ پور نے حملہ کر لیا۔ مامور واد تک جاری رہا۔ لیکن کامیابی کی کوئی صورت نہ آئی۔ اس لئے شاہ پور مامور واد چھوڑ کر گیا۔

اس کے عاصمے کی ہلاکت کا خبر شاہ پور نے بین النہرین کے وسیع علاقے کو تحت کرنے کا اہتمام کر لیا۔ پلنار کے دور میں جہاں کہیں بھی رومس لشکر شاہ پور کے ہاتھوں سے شکست دی تھی اس کے باوجود شاہ پور دونوں کے مہمبندوں کو ہار کر گیا۔

اس شہر کے عاصمے میں ہلاکت کے بعد بین النہرین کے علاقے کو تاراج کرنے کے بعد شاہ پور نے ارمینیا کا رخ کیا۔ ارمینیا کو اپنے سامنے شاہ پور نے دیکھا اور وہاں رومس کے نیوس کو حکمران مقرر کر دیا۔ اسی طرح گوجا آرمینیا کے ایران کی بددلی کو ہار کر گیا۔

ایران کے لشکر اور قسطنطین دوئم سے فارغ ہو کر شاہ پور نے دوسروں کے خلاف اپنی مہم کی پھر شروعات کی۔ دو بار وہ سین پر حملہ آور ہوا لیکن اب کی بار بھی ناکام رہا۔ اس کے باوجود وہ فارس نہ ہوا۔ بلکہ وہ اپنے لشکر کو لے کر سار شہر کی طرف روانہ ہوا۔ رومس کا ایک دست بڑا لشکر بڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ یہ شہر کوستان میں تھا اور وہاں تک کہ دستانی سلسلہ تھا۔ جنگ کے دوران دونوں کا شہنشاہ کو دستانی دستوں سے کر دانت کرتا رہا۔ دوسری طرف شاہ پور نے بھی کوستان سلسلے سے گھری۔ وسیع وادی میں اپنے لشکر کا پڑاؤ کیا۔ اس طرح دونوں لشکر اپنی اپنی گھات سے ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے رہے۔ ایک جنگ کے موقع پر شاہ پور کو دوسروں کی فوج سے کر چبے بننے پر مجبور کر دیا۔ ارمینیا کی اس پہیلی اور شکست پر رومس بے چین ہونے اور فوج کی خوشیاں منانے لگا۔ یہی ان کی سب سے بڑی فطرتی تھی۔ اس اچانک شاہ پور اپنے لشکر کے ساتھ ان پر لوٹ پڑا۔

اس اچانک حملے سے رومس بدحواس ہو گئے۔ اور پھر سنبھل نہ سکے۔ جس کی وجہ سے انہوں نے بری طرح رومس چابیوں کا قتل عام کیا۔ اس امر انگریز میں شاہ پور کا بیٹا

دونوں قبائل کو اس نے شکست دی اور پھر شاہ پور کو یہ فائدہ ہوا کہ یہی
قبائل جو اس سے پہلے ایرانی سلطنت کی بڑی تھیں اس کے در پے تھے وہ شاہ پور
میں داخل ہو گئے تھے۔

اس میں دوسرے شہنشاہ تلمیس جہاں تو فائدہ اٹھا سکتا تھا اس لئے کہ شاہ پور
قبائل کے خلاف صف آرا تھا اور تلمیس پشت کی طرف سے حملہ آور ہو
سکتا تھا۔ اس سلطنت کا نقصان پہنچ سکتا تھا بلکہ ایرانیوں کے ہمت سے علاقوں پر قبضہ
کرنے میں تلمیس دھم کی یہ بد قسمتی کہ جس وقت وہ شاہ پور سے شکست اٹھا کر
واپس آیا تو اس کی اس شکست کے بعد اقل میں اس کی جنگ شروع ہو گئی تھی
اور اقل کی غارتگری کو ختم کرنے کے واسطے وہاں حال اسے میں کامیاب ہو
سکتا تھا۔ اس دوران شاہ پور میں اور گیلیاں قبائل کے خلاف برسرِ کار رہا
اور اس نے اپنی اندرونی شورشوں میں مصروف رہا۔ تاہم وہ ملک کے اندرونی
حالات میں کامیاب ہو گیا۔

یہ شہنشاہ تلمیس اول نے چونکہ عیسائیت کو سرکاری مذہب قرار دیا تھا۔
اس لئے کیا تھا کہ ملک میں ایک جتنی قائم ہو جائے چنانچہ دوسرے شہنشاہ یہ
مذہب بدل دیا۔ اس کے خلاف ہیں اور پوری دنیا میں جہاں تلمیس بھی عیسائی آباد ہیں
ان کے داری بھی ہو کر رہے۔ یہ خیال رومنوں اور ایرانیوں کے درمیان جنگ
میں وجود میں آیا تھا۔

اس وقت شاہ پور کو یہ خدشہ لاحق تھا کہ اس کی مملکت کی عیسائی رعایا جب
اپنے مذہب کی ضرورت سمجھے گی۔ اپنے بادشاہ کے بجائے وہ رومنوں کے بادشاہ
کو تسلیم کریں گے اور ایران سے اس کی وہ داری منسوخ ہو جائے گی۔ گو ملک میں جتنے
گروہ تھے ان میں سے اکثر ایرانیوں کی تعداد میں اضافہ ہو گا اور حقیقت بھی یہی تھی کہ
وہ رومنوں میں تصادم ہوتا اور رومن فتح پاتے تو ایرانی قوم کے عیسائی اسے
اور جب ایرانیوں کو فتح ہوتی تو ان کی امیدوں پر اس پر جاتی۔ گویا مذہب
بجائے سے ایران کی غیر عیسائی اور عیسائی رعایا کے مابین اجماعیت کی دہوار
تھی اور وہ ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے تھے۔

پتہ تھے کہ ان عیسائیت نے اس کے مذہب کی مدد پر کاری ضرب
تھی کہ عیسائیت کے پیروکار تلمیس کی پرستش کرنا سمجھتے ہیں حالانکہ جنگی
نے واسطے ہمارے خدا ہیں۔ ایرانیوں کا کہنا تھا کہ ہمارے تمام باؤں پیدا

بھی رومنوں کے ہاتھ لگ گیا جسے انہوں نے قتل کر دیا۔ یہ جنگ بھی فیصلہ کن تھی۔
اس لئے کہ رومن شہنشاہ اپنا بچا کھپا لشکر لے کر ہٹا گیا اور چرائی جنگی تیار ہو
مصرف ہو گیا۔

رومن شہنشاہ کے کار کے نواح سے شکست اٹھا کر بھاگنے کے نتیجے میں ایرانی
شاہ پور قسمت آزمائی کے لئے ایک بار پھر حیرت انگیز طریقہ اختیار کیا اور اس کا کام
لیا۔ اس وقت شاہ پور نے اپنے ہاتھوں کے دوستوں سے اس نے ہندوستان سے حاصل
کئے آگے بڑھائے۔ ہمارے لئے اس کی کڑاواں اس نے قلعہ لے کر اگر دوسری جنگ
اور کاپانی اس میں بہار۔ ہائی کے قلعہ کی دیوار میں شکست کر دے جس سے
میں اقل ہو۔ فارسی قبائل کو جس ہائی کی وجہ سے وہاں اس قدر دلدل ہو چکی تھی
گھوڑے اور ہاتھی اس میں اٹھ سکتے تھے۔

اس پر مشورہ یہ کہ تلمیس کے مخالف لشکر نے نہایت حوصلہ مند سے اسے
کرنے کے لئے "تانا" "تانا" آگے لیا اور چار بار بار کھڑی کر دی۔ اس طرح تلمیس
خلاف شاہ پور کی یہ بد قسمتی ختم ہو گئی۔ اس میں تقریباً بیس ہزار ایرانی فوج
آئے اور شاہ پور کو ایک بار پھر تلمیس شہر کا کام اٹھایا۔

اس عرصے میں ایران کے شہنشاہ شاہ پور کو ایک اور پیشانی لاحق ہوئی اور وہ
اس کی سلطنت کی شمال مشرقی سرحدوں سے اچانک دھڑی بن قبائلی نمودار ہوئے۔
لوگ شمال سے اترتے ہوئے جس وقت رومنوں کے تدارک ہمت کے دہریلے رہ گئے
اور مدد شب کے جلی پہاڑوں کی طرح ایرانی سلطنت پر ٹوٹ پڑے تھے۔ چاروں طرف
انہوں نے جانی و بھائی اور خونخواری کا کھیل کھیلا شروع کر دیا تھا۔

بن قبائل کے حملہ آور ہونے کے بعد شاہ پور فوراً ان کے خلاف حرکت میں
لیکن اس دوران شاہ پور کی بد قسمتی کہ شمال مشرقی سے دھڑی گیلیاں قبائل نمودار ہوئے
اور وہ بھی اس قبائل کی طرح ایرانی سلطنت پر بھرپور حملے کی دہرائی تھی۔
رقصاں لغات وقت کی اندھی آہوں اور شیطانی ہواؤں کی تہ تیہ کی طرح حملہ آور ہوئے
مچے تھے۔ اب شاہ پور کو ایک وقت دو محاذوں پر جنگ کرنا پڑ رہی تھی۔ ایک ان قبائل
خلاف دوسری دھڑی گیلیاں قبائل کے خلاف۔

لیکن شاہ پور نے بہت نصیب داری۔ بلکہ وہ دونوں قبائل پر خواہشوں کے ساتھ
سندھ، رگ، رگ میں "بھین خوف" سکوت کے حصار میں راتوں کی تہ تیہ کی اندھیوں
طرح ٹوٹ پڑا تھا۔ ایک عرصہ تک شاہ پور بن اور گیلیوں قبائل کے خلاف برسرِ کار رہا۔

اور مشاہیر جن کی زندگیوں سے ہمیں شہادت، صواب الٰہی، نیک اور خیر کا سبق ملتا ہے
ہمارے خدا ہیں۔

اس کے علاوہ ایرانیوں کا یہ بھی کہنا تھا کہ عیسائی نے اپنا رسول، اپنا پیغمبر، اپنا
اور نبی ماننے میں وہ حرج رکھ کر ادا کیا۔ اس لئے عیسائی پیشا بھی تقبیل کرتے ہیں کہ
نہ کرد اور اولاد پیدا کرنے سے اجتناب کرے۔ ایرانیوں کا یہ خیال تھا کہ ایران میں
عیسائیوں کی تمام مردوں ان کے دوسرے دیوتاؤں کے ساتھ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ
اہل ایران عیسائی ملکیت پر عمل کرتے ہیں تو یہ ہمارا ساتھ نہیں دیتے۔ اور اگر ساتھ
بھی ہیں تو نداداری کرنے کے لئے اس لئے کہ یہ ایران کی نسبت دعا کے نفاذ
ہیں۔

ایرانی صاب یہ بھی نہیں کہتے تھے کہ ایران کے اندر آباد عیسائی اپنے
بھائی بندوں کو اپنے بھائی نہیں بلکہ دعا کے عیسائیوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ اور دیگر
خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں آباد کیوں نہ ہوں انہیں اپنا ہر دور خیال کرتے
ایرانیوں کا یہ بھی کہنا تھا کہ یہ عیسائی لوگ سحر کو مارتے اور کھاتے ہیں اور بولی دیتے
کرتے کہ کونسا جانور سی مرغ انسان کے لئے مفید ہے اور ونا مستحب اپنی بیوتوں کو دیکھ
دکھ کر دیتے ہیں حالانکہ زمین کا وہ خدا مقرر ہے۔

ایرانیوں کا یہ بھی کہنا تھا کہ ہمارے عقیدے کے مطابق بری مخلوق کا خالق
اور ہر اچھی مخلوق کا خالق بھی یزدان ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ کیسے ہوگے ہیں جو کہ
ان کے نزدیک سانپ، درجھو تک کا خالق بھی خدا ہے جس نے تحقیق باڑی کے
سواروں کے لئے گھوڑے، حفاظت کے لئے کتے اور دوسرے مفید جانور پیدا کئے ہیں۔
ان مذہبی نظریات کے اختلافات سے ایرانی بادشاہ کا اپنی رعایا کے ساتھ سخت
کرنا قدرتی امر تھا۔ اس کے علاوہ ایران کے عیسائیوں سے کچھ کوتاہیاں بھی ہوئیں۔
یہ کہ ایران کے عیسائی ایرانی فنی صم میں حصہ نہیں لیتے تھے۔ یہ مورد عمل دیکھتے
شاہ پور نے ان پر دہرے ٹیکس عائد کئے۔ ایک ٹیکس لڑائی کے موقع پر ملل اور
دوسرا ٹیکس فنی خدمت سے ختم ہونے لگا۔

شاہ پور نے یہ ٹیکس وصول کرنے کا نام ایران میں عیسائیوں کے سب
بشپ لارڈ شمعون کے سپرد کرنا چاہا لیکن اس نے وہ دہرہ کی بناء پر ٹیکس وصول کرنے
انکار کر دیا۔ ایک تو یہ کہ عیسائی مخلص ہیں اور دوسرے یہ کہ بشپ کا منصب قیصر
کرنا نہیں ہے۔ اسی ناقرنی کی پادش میں شاہ پور نے ایران کے بشپ لارڈ

اس وقت پادریوں کے ساتھ قتل کر دیا۔ عیسائی پادری چونکہ ایرانیوں کے پیغمبر
کی تعلیمات کو علی الاعلان برا بھلا کہتے تھے اس لئے بھی ایرانی اس کو طعن طرح
تجدد کا نشانہ بنانے لگے تھے۔



ان اور گیلان قبائل کے خلاف برسرِ پار کرنے سے پہلے دوسرے شہنشاہ قسطنطین دوم
شاہ پور کو جب فتح حاصل ہوئی تھی تو اس سے شاہ پور کو یقین تھا کہ اب
اسی بھی ایرانی قتل سے دوگردانی نہیں کرے گا لیکن اس کا خیال غلط نکلا۔

اس لئے کہ جرنی شاہ پور نے ان اور گیلان قبائل کی سرکوبی کے لئے شمال مشرقی
ایران یا آرمینیا کے حکمران نے موقع غیبت جان کر اپنا سفیر امی بھیجا اور دونوں
مقام مرم قائم کرنے کی تجویز پیش کی اور یہ طواغیت بھی کی کہ اگر کسی دوسرے
شاہی اس سے کردی جائے تو اس سے دوستانہ روابط پیش کے لئے برقرار رہیں

دوسرے شہنشاہ قسطنطین دوم نے اس سے اتفاق کیا اور ایک دوسرے منصب دار
کا نام انوکھس تھا اس کے رشتہ ازدواج میں شغف کر رہی تھی۔ اس کے علاوہ
آرمینیا، فارس، سکوت کے مابین معاہدہ دوستی ہو گیا جس کی رو سے آرمینیا پر
ایران تسلیم کر لیا گیا۔

ان طرف شاہ پور نے جب لاکھ جنگوں کے بعد وحشی بن اور گیلان قبائل کو
دو بار بار مارا اور اپنی شمال مشرقی سرحدوں پر امن و امان قائم کر کے فارغ ہو
ان کی طرف سے دونوں کا آیت سردار شاہ پور کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور یہ
ان دونوں حکومتوں میں مصالحت ہو چکی تھی۔

دوسرے مصالحت کے لئے آمادہ ہو گیا اور قیصر دوم قسطنطین کے پاس اپنا سفیر بہت
دیر کر بھیجا اور ایک خط سفید کپڑے میں لپیٹ کر دیا اس خط کا مضمون کچھ

شاہ شاہان قرین نارنگ برادر مہمدا۔ اپنے بھائی قیصر قسطنطین کو سلام پیش
میں ہر پر خوشی کا اظہار کرنا ہے کہ قیصر بالاخر قریب کے بعد راہ راست پر آگیا

شاہ پور نے مزید لکھا تھا کہ اس کے بادا بداد نے سلطنت کو دست برد

دو سائے انگریزوں اور محمدیہ کی سرحد تک پہنچا دیا تھا اور وہ خود جلاو جلال اور
 خدیو کے اعتبار سے تمام گزشتہ بادشاہوں پر فائق تھے لہذا شاہ پر اپنا فرض سمجھا
 کہ یہاں اور بیسویں تیسری یعنی تین انگریزوں کے موصوں کو جو اس کے ہاتھ سے دھوکہ
 دیا تھا لے گئے تھے وہاں لے لے۔

سن قسطنطنیہ دہم اگر تم گھٹانہ طور پر یہ ظاہر کرو کہ جنگ میں کامیابی ہو
 قابل تعریف ہے خواہ وہ کامیابی شہادت کا نتیجہ ہو یا کر و فریب کا تاہم تساری و
 مرکز اعتبار نہیں کریں گے جس طرح طبیب بعض وقت جسم کے خاص اعضاء کو کا
 جلا دینا مناسب سمجھتا ہے تاکہ کم از کم باقی اعضاء کام دے سکیں اسی طرح
 چاہئے کہ ایک چھوٹا سا ملک جو اس قدر تکلیف اور خون ریزی کا موجب ہے وہ اس
 دے والے تاکہ باقی سلطنت امن و امان کے ساتھ حکومت کر سکے۔

شاہ پور نے یہ بھی دھمکی دی تھی کہ اگر ایرانی سفیر بغیر کسی نتیجہ کے واپس نہ
 شاہ پور موسم سرما میں آرام کرنے کے بعد دونوں پر پھر پوری اپنی فکری طاقت
 حصہ آور ہو گا۔ اور پھر جو بھی نتائج نکلیں گے اس کی ذمہ داری قسطنطنیہ دہم پر ہوگی
 اس خط کے جواب میں روسیہ شہنشاہ قسطنطنیہ نے شاہ پور کی تجویز سے اتفاق
 سے انکار کر دیا اور ساتھ ہی شاہ پور کو اس کی سب امتیاز اور رموز اقدس حرم پر
 ملامت کی۔ ساتھ ہی اس نے ایک جوابی خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ اگر مل مدد
 مصلحت کو جسے پر ترجیح دیں تو اسے بروڈی پر حصول کرنا چاہئے کہ اس کی مینہ
 دلیل ہے۔ اور اگر یہ بھی سمجھی اب بھی ہوا ہے کہ دونوں نے لڑائی میں بچا دیکھا ہے
 جنگ کا قطعی اور آخری فیصلہ کسی ان کے نقصان پر فتح میں ہوا۔

ایران کے شہنشاہ شاہ پور نے جب دیکھا کہ روسیہ شہنشاہ قسطنطنیہ دہم سے
 تین انگریزوں اور آرمینیا سے دست بردار نہ ہو گا تو اس نے جنگ کے ذریعے اپنے
 علاقے واپس لینے کا تہیہ کر لیا تھا۔ ایک دوز شاہ پور اپنے مرکزی شہر اس میں تو
 اندر اپنے سارے عائدیں سلطنت کے ساتھ کھلی چاروںوں سے حلقہ شکن کر رہا تھا۔
 اسے کوئی خیال گزرا کہ اس نے اپنے قریب ہی رکھی ہوئی لکڑی کی ایک ہتھوڑی
 اور اپنے دائیں پہلو میں لکڑی کے چوبیسے پر لٹکتے ہوئے چیل کے ایک ہتھ
 ہتھوڑی کو ڈور سے دے مارا تھا۔

لکڑی کی اس ہتھوڑی کا چیل کے اس ہتھ پر ضرب لگا تھا کہ ایک گولی
 تیار پیا ہوئی جس کی ہر گشت تقریباً سارے محل میں سنی دی ہوگی۔ پھر ایک

اور اپنے سر کو غم کرتا ہوا شاہ پور کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ شاہ پور نے
 سے خود سے دیکھا پھر وہ گھٹانہ سے ادا میں اسے کاٹھ کر کے کہنے لگا۔

اس کے اس شخص کو ہلا کے لاؤ تو اسے فکرمیں اپنی بیوی کیرش کے ساتھ
 اس کا کہنا تھا کہ وہ جنگ کے حصول میں صلاح و مشورہ دے سکتا ہے۔ اب
 یہی کوشش کی کہ روسوں کے مقابلہ میں ہمیں کوئی کامیابی حاصل ہو لیں
 اور مدد حاصل ہو کر سکے۔ اب میں اس شخص کے صلاح مشورہ پر بھی عمل
 کرتا ہوں کہ اگر اس کے صلاح مشورہ عمل کرتے ہوئے ہمیں کوئی کامیابی
 شاہ پور کا یہ حکم سن کر وہ حلقہ شکن شاہ پور کا لقمہ ہوا پانا اور پھر محل
 مل گیا۔

پھر بعد وہ محاذ اپنے ساتھ برٹانف اور کیرش کو لے کر آیا اور دونوں کو اس
 سے مل کر کرکڑا کر دیا۔ شاہ پور اور اس کے ساتھیہ ہتھوڑی درختدار اس
 طاقت سے غور اور بڑی توجہ سے برٹانف اور کیرش دونوں کی طرف دیکھ رہے
 یہاں کو بھٹک کر کے کہنے لگا۔

اس وقت تو بڑی بار میرے سامنے آیا تھا اور مجھے دھوکوں میں بغیر مشورہ
 کی اس وقت میں نے تمہیں کوئی اہمیت نہیں دی تھی چاہے تو یہ فکرم
 فائدہ مند تھا لہذا میں نے تیری خواہش کا احترام کرتے ہوئے تمہیں اپنے
 کر لیا تھا میں اب میں تیری صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ اگر
 نے سوچنا تھا کہ تو تمہاری عزت میرے برابر ہوگی۔
 میں نے اپنی صلاحیتوں کے مطابق دونوں سے حقیقی کی ہیں اس میں مجھے
 حاصل نہیں ہوئی۔ دیکھ اس پہلے تو مجھے یہ تاکہ تیرا تعلق کس سرزمین
 میں ہیں جنگ کا تجربہ رکھتا ہے۔ اور یہ کہ مجھے دونوں کے خلاف کیسے
 میں آنا چاہئے۔ اس کے نتیجہ میں مجھے کامیابی اور کامرانی کا منت دیکھنا

میں لگا۔ دیکھ بادشاہ جہاں تک ہم دونوں کا کسی مرد میں سے تعلق
 بادشاہ تو اسے حقیقی میں سمجھ لے کہ اس وہاں ہمارا تعلق ہو
 تاکہ میرے جنگی تجربے اور فکری مہارت کا تعلق ہے تو میں یہ
 میں اس جنگی صلاحیتیں حاصل کریں۔ تاہم میں ہو جنگ کے لئے
 اس سے ہی اسے بادشاہ تمہیں میرے تجربے کی جنگ کا اس سے ہو چاہئے

دیکھ بادشاہ تیرا سوال یہ تھا کہ ہمیں روموں کے مقابل کیسے
 چاہئے تاکہ ہمیں کامیابی و کامرانی ہو۔ دیکھ بادشاہ جہاں تک میری ذاتی صلاح
 ذاتی تجربہ کا تعلق ہے تو اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ اب تک جو تم نے
 خلاف کارروائی کی ہے بالکل غلط اور بے بنیاد تھی۔
 بادشاہ! تو نے روموں کے مقابل آتے ہوئے وہ غلطیاں کیں۔ پہلی غلطی
 نے روموں کے مقابلہ میں اپنے حیدوں کو اپنی مدد کے لئے آواز نہ دی اور
 روموں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تم نے غلط شرکا انتخاب کیا۔ اس پر
 کہنے لگے۔

میری وہ غلطیوں سے تمہاری کیا مراد ہے؟ وہ کون سے حلیف ہیں
 روموں کے مقابلہ میں مدد کے لئے پکارا جاتے تھے اور روموں کے لئے میں
 غلط شرکا انتخاب کیا۔ اس پر پوچھا۔
 دیکھ بادشاہ! جہاں تک اپنے حیدوں کو نہ پکارنے کی تمہاری غلطی کا
 تمہارے وہ بڑے حلیف ہیں۔ ایک بن قبائل اور دوسرے گیلان تھے۔ جس
 تم نے بدترین شکست دی تھی اور وہ اب تک ہمیں اپنا بھروسہ سزاوت
 سے اپنا حاکم اور سکراں خیال کرتے ہیں۔ خدا بادشاہ تمہاری پہلی غلطی یہ ہے
 کے خلاف جنگ کی ابتداء کرنے سے پہلے ہمیں اپنی مدد کے لئے بن اور گیلان
 کے لئے آواز دینی چاہئے تھی۔ انہیں اپنے ساتھ ملا کر روموں کے خلاف
 چاہئے تھا۔

بادشاہ تمہاری دوسری غلطی یہ ہے کہ روموں کے ساتھ جنگ کی ابتداء
 نے تم نے میں شرکا سے کیا۔ دیکھ بادشاہ یہ شرکے وسیع میدانوں میں ذاتی
 کے اور گرد لشکر کو گھاٹ میں بٹھانے کی کوئی جگہ نہیں تھا۔ اسی وجہ سے کہ
 کٹی کے باوجود تم میں شر کو فتح نہیں کر سکے اس وجہ سے جہاں ہمیں
 انت ہوئی وہاں تمہارے لشکر بھی وہ شکست ہوئے اور پھر بعد کی جنگوں میں
 روموں کے ساتھ جنگ نہ کر سکے اس پر شاہ پر فوراً پوچھئے گا۔
 دیکھ ابھی جو باتیں تو نے کہی ہیں وہ واقعی حقیقت پر مبنی ہیں اور تم
 احساس ہے۔ تم بتاؤ کہ مجھے روموں کے ساتھ جنگ کے لئے کس جگہ
 چاہئے۔ اس پر پوچھا۔

کہ

دیکھ بادشاہ تیرا سوال یہ تھا کہ ہمیں روموں کے مقابل کیسے
 چاہئے تاکہ ہمیں کامیابی و کامرانی ہو۔ دیکھ بادشاہ جہاں تک میری ذاتی صلاح
 ذاتی تجربہ کا تعلق ہے تو اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ اب تک جو تم نے
 خلاف کارروائی کی ہے بالکل غلط اور بے بنیاد تھی۔
 بادشاہ! تو نے روموں کے مقابل آتے ہوئے وہ غلطیاں کیں۔ پہلی غلطی
 نے روموں کے مقابلہ میں اپنے حیدوں کو اپنی مدد کے لئے آواز نہ دی اور
 روموں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تم نے غلط شرکا انتخاب کیا۔ اس پر
 کہنے لگے۔

میری وہ غلطیوں سے تمہاری کیا مراد ہے؟ وہ کون سے حلیف ہیں
 روموں کے مقابلہ میں مدد کے لئے پکارا جاتے تھے اور روموں کے لئے میں
 غلط شرکا انتخاب کیا۔ اس پر پوچھا۔
 دیکھ بادشاہ! جہاں تک اپنے حیدوں کو نہ پکارنے کی تمہاری غلطی کا
 تمہارے وہ بڑے حلیف ہیں۔ ایک بن قبائل اور دوسرے گیلان تھے۔ جس
 تم نے بدترین شکست دی تھی اور وہ اب تک ہمیں اپنا بھروسہ سزاوت
 سے اپنا حاکم اور سکراں خیال کرتے ہیں۔ خدا بادشاہ تمہاری پہلی غلطی یہ ہے
 کے خلاف جنگ کی ابتداء کرنے سے پہلے ہمیں اپنی مدد کے لئے بن اور گیلان
 کے لئے آواز دینی چاہئے تھی۔ انہیں اپنے ساتھ ملا کر روموں کے خلاف
 چاہئے تھا۔

بادشاہ تمہاری دوسری غلطی یہ ہے کہ روموں کے ساتھ جنگ کی ابتداء
 نے تم نے میں شرکا سے کیا۔ دیکھ بادشاہ یہ شرکے وسیع میدانوں میں ذاتی
 کے اور گرد لشکر کو گھاٹ میں بٹھانے کی کوئی جگہ نہیں تھا۔ اسی وجہ سے کہ
 کٹی کے باوجود تم میں شر کو فتح نہیں کر سکے اس وجہ سے جہاں ہمیں
 انت ہوئی وہاں تمہارے لشکر بھی وہ شکست ہوئے اور پھر بعد کی جنگوں میں
 روموں کے ساتھ جنگ نہ کر سکے اس پر شاہ پر فوراً پوچھئے گا۔
 دیکھ ابھی جو باتیں تو نے کہی ہیں وہ واقعی حقیقت پر مبنی ہیں اور تم
 احساس ہے۔ تم بتاؤ کہ مجھے روموں کے ساتھ جنگ کے لئے کس جگہ
 چاہئے۔ اس پر پوچھا۔

دیکھ بادشاہ! جہاں تک اپنے حیدوں کو نہ پکارنے کی تمہاری غلطی کا
 تمہارے وہ بڑے حلیف ہیں۔ ایک بن قبائل اور دوسرے گیلان تھے۔ جس
 تم نے بدترین شکست دی تھی اور وہ اب تک ہمیں اپنا بھروسہ سزاوت
 سے اپنا حاکم اور سکراں خیال کرتے ہیں۔ خدا بادشاہ تمہاری پہلی غلطی یہ ہے
 کے خلاف جنگ کی ابتداء کرنے سے پہلے ہمیں اپنی مدد کے لئے بن اور گیلان
 کے لئے آواز دینی چاہئے تھی۔ انہیں اپنے ساتھ ملا کر روموں کے خلاف
 چاہئے تھا۔

امیر انداز میں اسے دیکھا تو پھر مکرانے ہوئے گئے۔

... دونوں لشکروں نے اپنی اپنی صفیں درست کر لیں تو جنگ کی ابتدا ہوئی۔ جنگ
... دونوں نے کی تھی۔ دوسرے جنرل اپنے لشکر کو دھکی کے دیراؤں میں اپنے
... لاش کرتے عناصر کی طرح ابروؤں کی طرف بڑھا پھر وہ تیزی کے سحر میں
... ہو چلا۔ سحر یوں کے طوفان میں غم کی آواز کی طرح ابروؤں پر ٹوٹ پڑا
... ہر لمحہ آواز ہونے کے ساتھ ہی ساتھ اس قبیل کا بادشاہ گریہاں اور گیلان
... اس بھی روموں کے مقابلے میں دیکھ کے استغراب اور درد کے طوفانوں کی
... پھر وہ روموں پر صدر سے نکلتے ہوئے آواز اور ٹیکر دست
... اہم کے کالے بالوں کی طرح جلوہ گر ہو گئے۔

... رپ کے کنارے ہوتا ہے جنگ کی ابتدا ہوئی تھی۔ جب جنگ اپنے شباب
... طرف ایک شر چا ہوا تھا شاہ پور کا دوسرا شر اپنی گھات سے نکلا اور وہ
... کے پہلے جال میں دگ رہا۔ اس نے ہمتی خوف و ہراس
... کی طرح دونوں کی طرف دونوں پر حملہ آور ہو گیا
... پھر بیٹھے شہر سے مدد آور ہوئے 'میدان جنگ میں ہر سو ہر سمت خاک
... کی گڑاؤں میں کو گھاسیل کرتا تھا۔ لم رنڈ ورتا تھیں قبر اور شر
... کا تھا۔ اور دے رپ کے کنارے کافی دیر تک روموں اور شاہ پور کے حمہ
... دھڑلے جنگ ہوتی رہی یہاں تک کہ اس جنگ میں روموں کو بدتریں
... زلب کو عبور کرتے ہوئے پہاڑوں سے درگاہ شہر میں محصور ہو

... ہوں پور ملکا کا تھا۔ قہقراؤں قہقہات کھانے کے بعد جب محصور
... میں پہنچے تو شہر میں ایک پہاڑ اور کہہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ دوسری طرف
... کے بعد شاہ پور نے اپنے لشکر کو آرام کرنے کا موقع دیا اور اس
... اس نے اپنے لشکر کو کوئی کرنے کا حکم دیا۔ اور اسے رپ کو عبور کرنے
... شہر کی طرف بڑھا تھا۔

... محصور روموں نے دیکھا کہ چاروں طرف جہاں نگاہ کام کرتی تھی ہر
... نے لشکر ہی لشکر دکھائی دے رہے تھے۔ اور سواروں کی ہتھکالی
... کو دیکھ کر وہی تھی۔

... محصور روموں نے یہ بھی دیکھا کہ خود ابروؤں کا بادشاہ شاہ پور جو
... سے بڑھ چڑھ کر تھا گھوڑے پر سوار لشکر کے آگے آ رہا تھا۔ اس

... ابرو! میرے مہمان تیری لشکر نے مجھے خاموش کر دیا ہے۔ میں گھبرا
... تم نے قتال سے اس پر حمل کر کے میں یقیناً روموں کو شکست دیتے میں کان
... گا۔ دیکھو یہ شاہ! اب جب کہ میں نے تمہیں اپنی مشاورت کے لئے متنب
... جہاں کہیں بھی میرا لشکر پڑاؤ کرے گا تمہارا خیمہ میرے خیمہ کے قریب نصب
... تاکہ میں بروقت تم سے علاج مشورہ کر سکوں۔ اب تم دونوں میاں بیوی
... اس لئے کہ تمہاری نصیحتوں کو عملی جامہ پہناتے ہوئے میں روموں پر
... کو شش کروں گا۔ اس کے ساتھ ہی یونان اور کیرش دونوں شاہ پور کے
... کر کے سے نکلتے گئے۔



یونان کی تجویز کے مطابق ابرو کے شہنشاہ شاہ پور نے اپنی مدد
... تاحصہ بھیج کر اس قبائل کے بادشاہ گریہاں اور گیلان قبائل کے بادشاہ
... کے مقابلے میں پکا ہوا شاہ پور کی اس پکار کے جواب میں چند ہی دن
... گریہاں اور گیلان قبائل کا لشکر ابراہیم کا ایک لشکر لے کر
... مدد آئے۔ ان کی آمد سے شاہ پور جہاں بہت خوش ہوا وہاں اس دور
... میں بھی بہت اضافہ ہوا۔ اور پھر مزید چند دور کی تیاری سے بعد اس
... روموں کے آواز کی طرف توجہ دیا اور یونان کے ساتھ پہنچے۔ شاہ
... مطابق اس نے ایک لشکر تھوڑے عرصے میں گھات میں بٹھانے کے
... وہ لشکر اسے وقت گھات میں بندھا کر رات کو سر کرنا اور اپنے
... تک پہنچا۔ اب تھے کہ روموں نے جہاں کا حاکم کرتے ہوئے وہ لشکر
... گھات میں بندھا ہے اس میں شاہ پور اپنی تھی سے تھوڑے عرصے
... دوسری طرف روموں کو بھی شاہ پور کے آواز شہر پر حملہ آور ہوا
... لڑا گدا شہر سے دور ہی دیکھنے والے رپ کے کنارے روموں شاہ پور
... ہوں۔ روموں نے اسے شاہ پور سے جنگ کی تیاری کرنی
... کرتے ہوئے اپنے شاہ پور اس سے بچ گئے۔ اور اس طرف اس
... شہر گریہاں کو اس کے لشکر کے ساتھ تھیں اب جب کہ اپنے
... وحشی گیلان قبائل کے حکمران ابراہیم کو اس کے لشکر کے ساتھ رکھا تھا۔

کے سر پر تاج کے بجائے ایک مسخ ڈھل تھی جس کی شکل بکے کے سر کی تھی و
جواہرات بڑے ہوئے تھے۔

امراء جو کثیر تعداد میں شاہ پر کے ہر کاب تھے اور خدم و حشم جو مختلف
لوگوں پر مشتمل تھا۔ شاہ پر کے رعب و ہلال کو دہلا کے ہوئے تھا۔

اپنے لشکر کے آگے آگے شہر کی فسیل کے قریب آکر شاہ شاہ پر کا یہ
دراغین شہر کو اس بات کی ترغیب دینے کی کوشش کرے گا کہ پرمنا و درفت
اطاعت قبول کر لیں۔ شاہ پر کو اس بات کا پورا وثوق بھی تھا کہ جس جو کسی وہ
محصور لشکر کے سامنے آئے گا تو دشمن فرما رعب سے اس سے رعب کی دہلا
کے۔

چنانچہ جب شاہ پر اپنے ہاتھ دستوں کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو کر شہر
پہنچا اور نہایت اطمینان کے ساتھ اس قدر قریب پہنچ گیا کہ اس کے چہرے کے
کی فسیل کے اوپر سے پہچنے جاتے تھے تب ایک اخطاب اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ اس طرح کہ اس کا قریب آتا تھا کہ دروازہ اہل کو کچھ کرنا ضروری
اوپر جو دشمن تیر انداز سے انہوں نے شہر پر کو اپنے جیوں کا نشان بناتے
اندازی شروع کر دی تھی۔ حسن اسبق سے اس وقت چونکہ شہر پر کے لشکر
دوڑنے کی وجہ سے گرد و بار کا ایک ہائل اٹھ رہا تھا اس گروہ مبارکی وجہ
شاہ پر پر اپنا صبح نشان لے سکے اور شہر پر اس تیر اندازوں سے بچے سلاطین
کیا صرف اس فائدہ ایک تیر لگنے سے چاک ہوا تھا۔

دشمنوں نے جب اس طرح شاہ پر پر تیر اندازی کی تو شہر پر بیٹا
واہیں اپنے لشکر میں آکر کہنے لگا۔ ان لوگوں سے بڑی بے حرمتی کا کلام سرور
لوگوں نے میری توہین کرنے سے حقیقت میں ایک اس شخص کی توہین کی ہے
فرماندہاؤں اور فوس کا "آج" پھر شاہ پر نے کمال سرگرمی سے تیر انداز
کرنے کی تیاری شروع کر دی تھی۔ شاہ پر کو طبیعت دیکھتے ہوئے اس
رہ سائے اندازہ لگایا تھا کہ شاہ پر آگہ شہر پر قبضہ کرنے کے بعد وہیں
نقل عام کا حکم دیدے گا۔ لہذا لشکر کے ہر گروہ سرداروں سے یہ مست
اور محترم بادشاہ ہونے کی حیثیت کو نظر انداز نہ کیا جائے اور شہر پر
قوت استعمال کرتے ہوئے فتح کیا جائے اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے۔
امیروں نے بھی اپنے خیر خواہانہ حیثیات کا اظہار کرتے ہوئے اس کو شرمندہ

کے دن محصورین کو حکم دے دیا جائے کہ وہ اس کی اطاعت قبول کر لیں۔
ایک دودھ صبح سویرے ہی قبائل کے بادشاہ گرمہاٹس کے لئے یہ کام لگایا گیا کہ
ایک جاکر محصورین کو شاہ پر کا یہ حکم سنائے کہ وہ اطاعت قبول کر لیں۔ ورنہ
ان کی ضمانت نہ دی جائے گی۔ گرمہاٹس کمال وثوق کے ساتھ محصورین کو شاہ
پر جانے کے لئے شہر کی فسیل کی طرف بڑھا۔ ایرانی سواروں کا ایک دست بھی
وہ تھا۔ گرمہاٹس کا ایک جانثار دست بھی گرمہاٹس کے ہمراہ تھا۔

ایسی وہ فسیل کے قریب تھیں کہ اس میں آئے تو ایک بڑے ماہر تیر انداز نے
ان کا تیر میں قبائل کے بادشاہ گرمہاٹس کے بیٹے کو لگا جو اس کے برابر
دوڑتا تھا۔ اس زہریلے تیر سے گرمہاٹس کا بیٹا مر گیا اور اس کی لاش
بچے کو چھٹی۔

پہل کا بیٹا لکھنؤ دار تیر تھا جو گرمہاٹس کے بیٹے کی رہہ اور بیٹے کے پار ہو
گرمہاٹس نے نہایت حسنین اور جوان تھا اور قاست در رہنمائی میں اپنے ہم
وہ اس کے سر سے پر اس کے تمام ہم وطن پر اندھا ہو گئے لیکن پھر یہ محسوس
کی لاش دونوں کے ہاتھ نہ لگ جائے وہ گرمہاٹس کے بیٹے کی لاش لے کر
وہ پھر وہ بہن قبائل کو بند آوازوں میں پارتے ہوئے مدھول کے طرف
فرار ہوئی تھی دھوکھ دینے لگے تھے۔

پہل کے بیٹے کی موت نے شاہ پر کے سارے شہر خاندان کو سوگوار بنا دیا
وہ انسانی مدد میں گرمہاٹس کے شریف غم ہوئے۔ تمام جنگی کارمدائیں
بے موقع کر دی گئیں۔ یہ قبائل کی قدیم رسوم اور دستور کے مطابق
ری کی ریسس ادائی گئیں۔ غمے والا۔ صرف اپنی عالی حسی کی وجہ سے
بہرہ برد بھی بہت چرل عریض تھا۔

اس کے بیٹے کی تجبیرو تھیں کے وہ ان بعد شاہ پر نے تیر انداز شہر پر
کے بیٹے کو لگا جو اس کے برابر دوڑتا تھا۔ اس کا جوش پھیل گیا کہ ایرانی موت سے بے

شاہ پر اس قدر طبیعت ہوا کہ لڑائی شروع ہوتے ہی ایک معمول
ان کے میدان میں ٹھس گیا، کوڑا چلاتا اور تیر بڑھاتا ایک صف سے
ان طرف دوڑتا پھرتا۔ اس کا ردائی سے اتنا جوش پھیل گیا کہ ایرانی موت سے بے
صبر تھے کرتے رہے آخر ایرانیوں کو شہر میں داخل ہوئے کا راست مل

اس شرکی فیصل اسی مضبوط فیصل ہے غذا میرا یہ خیال ہے کہ بغیر کسی سخت
کے بازیدی شہر کا قبضہ ہونے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

اس تک دور شر کا تعلق ہے کہ اس شرکی فیصل اسی مضبوط فیصلوں سے بنی
ہے۔ اس شرکی فیصل اس قدر چڑی ہے کہ اس پر بیک وقت کئی گھڑے دوڑائے
جاسکتے ہیں اور مزہ یہ کہ اس شرکی فیصلوں سے بنی ہوئی فیصل کالی بند اور اوپری
اس پر چھٹا کر بائیں فیصلوں میں حال ضرور ہے۔ دیکھ بادشاہ جہاں تک بازیدی شہر کا
قبضہ میں فیصلوں سے متعلق ہے کہ تم اسے ضرور فتح کر لو گے لیکن اس شرکی فتح
میں فیصلوں کالی بند کرنا پڑے گا۔ لیکن چونکہ اس وقت دونوں کو شکست
نے بعد ضرورے لشکر کے حوصلے کالی بند ہیں تو ہو سکتا ہے کہ تم اس شر کو بھی بند
میں کامیاب ہو جاؤ۔

شاہ پرست کا دیکھ میرے محترم مسلمان! میں تمہارے مشورے تمہارے اس
استاد شکر گزار ہوں۔ تمہاری گفتگو سے لگتا ہے کہ تم نے بازیدی شہر کے علاوہ
بہت سی دوسری جگہاں پر یونان پر شاہی ہمارے بادشاہ کے دست پر ہے۔ میں
تمہارے کو کئی بار دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یونان پر شاہی ہمارے بادشاہ کے دست پر ہے۔ میں
تمہارے کو کئی بار دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یونان پر شاہی ہمارے بادشاہ کے دست پر ہے۔ میں
تمہارے کو کئی بار دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یونان پر شاہی ہمارے بادشاہ کے دست پر ہے۔ میں

تمہارے کو کئی بار دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یونان پر شاہی ہمارے بادشاہ کے دست پر ہے۔ میں
تمہارے کو کئی بار دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یونان پر شاہی ہمارے بادشاہ کے دست پر ہے۔ میں
تمہارے کو کئی بار دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یونان پر شاہی ہمارے بادشاہ کے دست پر ہے۔ میں
تمہارے کو کئی بار دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یونان پر شاہی ہمارے بادشاہ کے دست پر ہے۔ میں
تمہارے کو کئی بار دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یونان پر شاہی ہمارے بادشاہ کے دست پر ہے۔ میں

تمہارے کو کئی بار دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یونان پر شاہی ہمارے بادشاہ کے دست پر ہے۔ میں
تمہارے کو کئی بار دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یونان پر شاہی ہمارے بادشاہ کے دست پر ہے۔ میں
تمہارے کو کئی بار دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یونان پر شاہی ہمارے بادشاہ کے دست پر ہے۔ میں
تمہارے کو کئی بار دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یونان پر شاہی ہمارے بادشاہ کے دست پر ہے۔ میں
تمہارے کو کئی بار دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یونان پر شاہی ہمارے بادشاہ کے دست پر ہے۔ میں

میں۔ جس سے ان کے حوصلے بڑھ گئے اور دوسرے ہتھیار پیشہ آخر ایرانی دوسرے
عام کرتے ہوئے اور خود کا سیلاب بہانے ہوئے شہر میں داخل ہو گئے اور
انہوں نے دونوں کا قتل عام شروع کر دیا تھا۔

دوسروں نے جب دیکھا کہ شاہ پر کے ہاتھوں اس کی شکست اب جیت
پہنچے کھچے دوسرے لشکر شہر سے نکلے اور ہمارے لینے کی خاطر بازیدی اور دوسرے
ہمارے گئے تھے۔ جہاں اس دونوں شہروں کی حفاظت کے لئے بہت بڑے بڑے
موجود تھے۔

اس طرح تمام شہر پر شاہ پر کا قبضہ ہو گیا تھا۔ آہد پر شاہ پر کو کھل
ہوئی اور اسے اطمینان دے سکے ہوئے اس نے شہر کے ایک کچلے میدان میں اس
اور اپنے محافظ دستے کے ایک سالار کو اس نے یونان کو طلب کرنے کا حکم دیا۔
ہمارے پر جب یونان کیرش کے ساتھ اس کچلے میدان میں شاہ پر کے سامنے
تھوڑی دیر تک بڑے جتنی تیار انداز میں یونان کی طرف دیکھ رہا پر یونان۔

میرے محترم صلاح کار! آہد شرکی فتح سے پہلے میرے لشکر میں ایک
اور سکوت طاری تھا۔ چونکہ دونوں کے مقابلے میں یہ سے پہلے میں وہی
ہوئی تھی لہذا دونوں کے مقابلے میں میرے لشکر کی قدر بدل ہوتے ہوئے
تمہارے جنگی مشورے سے میں نے آہد پر حصہ آور ہوا کہ دونوں کے
حاصل کی ہے۔ تم میرے لشکر میں پہلے جو ہے۔ عالم اور سکوت کے مہوں میں
لگن عزم جوں جوں خود گرمی اور وقت کی بے پائی کے قصوں میں رہی ہے
ہوئے ہیں۔ تم یقیناً ان ہاتھوں میں سے ہو دو اور ان سے رحم سمجھنے سناؤ۔

خفا میں کہ نمودار ہوتے ہیں۔ تم یقیناً ان جنگوں میں سے ہو دو اور ان سے
دیکھو میں اپنے مخالفوں کے لئے سرد آواز کا جھوم میں ہاتھ ہیں۔ دیکھو
ذات میری کامیابیوں کا پتہ دروازہ ہے۔ میں تیری ہر شکل و شمیران
کی طلب مردانہ تیرے عزم کی تادیبی تیری سنگوں کی شدت کو سامہ لانا
دیکھ میرے معزز اور محترم مسلمان! اب بس کہ میں نے آہد شہر کو فتح

دونوں کا بہت بڑا مرکز میں کیا جاتا تھا۔ اب میرا ارادہ ہے کہ میں پہلے بازیدی
ہوں اس کے بعد دوسرے شہر کا رخ کروں۔ تمہارا اس سبب میں کیا خیال ہے۔
شاہ پر کے اس استاد کے جواب میں یونان نے تھوڑی دیر تک
کہنے لگا۔ دیکھ بادشاہ جہاں تک بازیدی شہر کا تعلق ہے تو اس میں دونوں

شاہ پر ابھی دریا شر کا کامو کیے ہو۔ تو۔ دوسرے شہنشاہ قلعہ میں آیا۔ اس نے آرمینیا کے حکمران کو انشیا۔ اپنے پاس بلایا اور اسے طرح کے تحائف سے نوازا۔ مقصد یہ تھا کہ دوسرے لوگوں میں وہ دونوں کا وفادار اس کے بعد دونوں کے شہنشاہ قلعہ میں آرمینیا۔ لشکر کو اپنے ساتھ ملا کر اس پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا جسے ملای میں شہر پر حملہ کر دیا تھا۔

قصر دوم قلعہ ہانڈی پر حملہ کر کے اپنی فوج کا انعام لینا چاہتا تھا لیکن بھی اس کی قسمت میں ناکامی تھی۔ اس نے کہ زندگی نے اسے ایسا رستہ نہ دی کہ وہ کسی میدان میں ایرانیوں کو شکست دے سکے۔ انشیا۔ وید ہانڈی کے شہر کی طرف کوچ کرتے ہوئے قلعہ میں آگیا اور وہ اپنی طاقت

ہوا۔

قلعہ کی وفات پر اس کا چچا بولیس قلعہ۔ وہ سخت جنگجو تھا۔ روم تخت پر بیٹھے ہی اس نے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ جس دور کے دور حکومت میں کہ گال قبائل کے اندر بغاوتیں رونما ہو رہی تھیں اس سے اس سب بغاوتوں کو اور تشدد کے ساتھ نکل دیا۔ قلعہ میں آرمینیا۔ دشمنی کے اندر نہ ہتکوتیں اور سرکشیاں بھی سر اٹھا رہی تھیں۔ لہذا۔ اپنا تمام جتن نے یہ کام کرنے کا اہل شورش اور بغاوتوں کو ختم کرنے اپنی محنت میں اس میں دشمنی تھیں تو کئی جگہوں کو فرو کرنے اور امن و امان قائم رکھنے بعد بولیس نے سابق قلعہ دوم تراخس کے قلعہ میں اپنی حکومت کی۔ اس طرح کا منصوبہ بنایا اور اپنے اس کام کی تکمیل کے لئے وہیں طرح جنگی تیاریاں بھی کر دیا۔

دوسری طرف ایران کے شہنشاہ شاہ پور کو کئی جگہوں میں قلعہ میں بعد اس کا چچا بولیس قلعہ دوم بنا سے اور یہ کہ گال قبائل کی جگہوں کو فرو کرنے کی امن و امان کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے وہاں سے جنگ کرنے کے طرح جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ یہ صورت حال جیسے ہوئے شاہ پور نے جو مصالحت کرنا چاہی اور اس عرض کے لئے اپنا سفیر بھیجا۔ دربار میں بھیجا۔ لیکن روم شہنشاہ جوین سفارتی آداب کو ملحوظ رکھ کر ایرانی سفیر کو بدی نظرت اور خشونت سے پیش آیا۔ جس کی وجہ سے ایرانی سفیر کو ناکام واپس آنا روم کے اس سلوک سے صاف پتہ چل گیا تھا۔ اس کے خلاف جوین کے

یہ کہ وہ ہر صورت میں ایران کے ساتھ جنگ کرنے پر تیار ہوا ہے۔

اس پر حملہ آور ہونے کے لئے جوین نے بحریں تربیت یافتہ ایک لشکر تیار کیا۔ اپنی ابتدا کرنے سے پہلے قلعہ دوم بولیس نے اپنے کچھ قاصد بحریں اور اس پاس کے سرداروں کی طرف روانہ کیے۔ اور انہیں اس بات پر آمادہ کرنا چاہا کہ وہ اپنی فوج کو محفوظ کرنے کے لئے سوار لشکر منظم کریں اور ان شاہزادوں سے ایرانیوں کو

دشمن اور اس پاس کے عرب علاقوں کے سرداروں کا خیال تھا کہ اگر وہ اپنے لئے فوجیں جمع کرتے ہیں تو ایسے لشکر تیار کرنے کے لئے قلعہ دوم ضرور ان کی مدد کرے گا۔ لیکن جوین کی خواہش کے مطابق سوار فوجی دستے تیار کرنے شروع کر دیے۔

کے علاوہ آرمینیا کا حکمران دونوں کے شہنشاہ جوین کا وہ سرا حنیف ثابت ہو آرمینیا کا سردار پوٹولہ لشکر عیسائی ہو چکا تھا جب کہ جوین اپنے چچا قلعہ میں عیسائیت کا سخت دشمن تھا۔ اس لئے جب ایرانیوں کے منہ بٹے میں مدد حاصل کرنے کے لئے بولیس نے اپنے قاصد آرمینیا بھجوائے تو آرمینیا والوں نے قلعہ دوم جوین سے ملنے سے انکار کیا۔

اس کی اہل آرمینیا کا کردار اب قحاشانی کا سامنا تھا۔ انہوں نے روم اور ایران میں بیٹھ اپنا واسن بچانے کی کوشش کی۔ وہ زیادہ سے زیادہ یہ کیا کرتے تھے کہ ان فرقہ کی فتح ہوئی۔ گئے بعد کر اسے مدد یہ تحریک پیش کر دیتے تھے۔ اس لئے ایرانی کی توقع رکھنا مبہم تھا۔

میں طبع ہونے کی وجہ سے انہوں نے بالکل نواستہ و مضرب کو اپنے فوجی دستے کے خلاف فوجی دستے بھیج کر مدد دی۔

مارے انعام کرنے کے بعد قلعہ دوم جوین اپنے ایک لاکھ کے لشکر کے ساتھ اور آور ہونے کے لئے پہلے میڈیا کی سر زمین پر حملہ آور ہوا۔ یہاں تک کہ میڈیا۔ دوسوں کا عمل ساتھ وائیل میڈیا کی صم کے بعد آرمینیا والے اچانک جوین واپس آرمینیا چلے گئے۔

روم جوین نے مملکت ایران پر حملہ آور ہونے کے لئے تمام فوجی وسائل وقف کر دیے۔ اور اپنے ایک لاکھ کے لشکر کو لے کر وہ میڈیا سے نکلا اور وہ دریاے فرات کے ساتھ ہو گیا۔

جس وقت قیصر روم جولین دریائے فرات کے کنارے کنارے ایران کی طرف
 قادی کر رہا تھا ایک ہزار جھانڈوں پر مشتمل اس کا جہز بھی دریائے فرات میں
 اس کا تھا۔ اس کے علاوہ بحرن اور آس پاس کے عرب سردار جیسے جولین نے
 لشکر تیار کرنے کے لئے کہا تھا وہ بھی اپنے اپنے لشکروں کے ساتھ لشکرِ خلافت کے
 جوشین کے ساتھ آئے تھے۔ قیصر روم جولین بین النہرین کے حق و حق میدانوں سے
 ہال کی سرسبز شاداب زمین میں آ پہنچا۔ اس طویل راستے میں کسی بھی اس کی
 اہمائی لشکر پہ نہ ہوئی۔

جس وقت قیصر روم جولین دریائے فرات کے کنارے کنارے جنوب کی طرف
 لشکر کے ساتھ پیش قدمی کر رہا تھا اس وقت ایران کا شہنشاہ شاہ پر اپنے لشکر کے
 دریائے دجلہ کے کنارے پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ اس پڑاؤ کے دوران ایک اس نے
 اپنے خیمے میں طلب کیا۔ یونان کیرش کے ساتھ شاہ پر کے خیمے میں آیا۔ اس وقت
 پر اپنے خیمے میں اکبر بیٹا ہوا تھا۔ اپنے پہلو میں ہاتھ دارتے ہوئے شاہ پر نے اس
 کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ جب وہ دونوں ہال پر بیٹھ گئے تو شاہ پر یونان کو غائب
 ہونے کہنے لگا۔

دیکھ یونان شاید تو جانتا ہو گا کہ قیصر روم جولین ایک بہت بڑے لشکر
 دریائے فرات کے کنارے کنارے ہماری سرزمین کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس نے
 اپنا ایک لاکھ کا بہترین تربیت یافتہ لشکر ہے جب کہ بحرن اور آس پاس کے عرب
 کے لشکر بھی اس سے کم نہیں ہیں اس طرح اس کی طاقت اور قوت میں خوب
 ہے۔ دیکھ میرے مہمان تو نے مجھے بہت اچھے مشورے دیئے ہیں۔ اب جب کہ روم
 اپنی پوری قوت کو میرے خلاف جموٹک رہا ہے تو ان سے بچنے کے لئے مجھے کیا کرنا
 اس پر یونان نے قہواری دیر تک اپنی گردن کو جھکا کر کچھ سوچا پھر وہ شاہ پر کو قہ
 گئے کہنے لگا۔

بادشاہ میرا دل کتا ہے کہ تو آگے بڑھ کر دوسرے شہنشاہ جولین کی راہ مت
 قیصر روم کو دریائے فرات کے کنارے کنارے آگے بڑھنے دو۔ اسے خبر ہے کہ
 دریائے دجلہ کے کنارے پڑاؤ کر رکھا ہے۔ اور تیسری پشت پر بہترین اور مضبوط
 رکھے والا شہر تیسہوں ہے۔ دیکھ بادشاہ میرا مشورہ یہ ہے کہ تو تیسہوں شہر کو اپنی
 رکھ کر رومنوں کا مقابلہ کر۔ اگر دریائے دجلہ کے کنارے تجھے رومنوں کے مقابلے
 اور کامیابی حاصل ہوتی ہے تو تیرا سارا ہی کام سیدھا ہو جائے گا۔ پر دیکھ بادشاہ

منا ہے میں پہلی اختیار کرنا چاہتی ہے تو اپنے لشکر کے ساتھ تیسہوں شہر میں
 تیسہوں شہر کی ادھری ٹھیکیں اس قدر مضبوط ہیں کہ رومنوں کو ان ٹھیکوں کو
 میں داخل ہونے کے لئے کئی ماگ لگ سکتے ہیں۔ اور میرے خیال میں رومن
 مہاجر تیسہوں شہر کا محاصرہ کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اور اگر وہ
 اپنے مرکزی شہر کا قصد بجو کر حکم دینا کہ ایک اور لشکر تیار کیا جائے جو باہر سے
 آئے ہوئے روم کے دور بھی کبھی تم بھی تیسہوں شہر سے باہر نکل کر رومنوں پر
 نے رہا۔ اس طرح ان شب خیزوں سے شک آ کر رومن خود ہی تیسہوں شہر
 کی اور طرف رخ کریں گے۔

شہنشاہ جب رومن ایسا کریں اور وہ تیسہوں شہر سے ہٹ کر کسی اور سمت
 ہٹیں تو تیسہوں شہر سے لکنا اور اپنا کمان اس کی پشت کی طرف سے حملہ آور ہو
 جائیں گے ان کی شکست اور امراؤں میں دل و نظ

کا شہنشاہ شاہ پر یونان کی اس تجویز سے اس قدر خوش اور مطمئن ہوا کہ
 اس نے آگے بڑھائے یونان کا دایاں ہاتھ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں
 کے ہاتھ پر بوسہ دینے کے بعد وہ بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے

اے میرے مہمان جس اچھے تجویز تم نے بتائی ہے میرا دل کتا ہے کہ اس پر عمل
 کرو۔ اس کے خلاف کامیاب و کامراں رہوں گا۔ میں ایک بار پھر اپنی جہز
 سے تیرے لشکر پر اڑا کر آؤں۔ اب تم دونوں مہال چوٹی جاؤ اور جا کر آرام
 کرو۔ یہی تجویز کے مطابق اپنے لشکر کو حرکت میں لاؤ۔ اس کے ساتھ یونان
 شہنشاہ پر کے خیمے سے نکل گئے تھے۔

رات کے ساتھ ساتھ جنوب کی طرف سر کرتے ہوئے رومنوں کے شہنشاہ
 رومن سے مصافحہ کو ملے کیا۔ پھر وہ ایرانیوں کے شہنشاہ شاہ پر آ پہنچا جو
 رومن میں واقع تھا۔ ایرانیوں کا یہ شہر دفاعی اعتبار سے بہت مضبوط تھا۔ ہم
 رومنوں نے اپنی حم کا آغاز ایرانیوں کے خلاف کیا۔

قیصر روم جولین آرمیوں کی سربراہی میں آگے کے آشوب دشت
 میدان کئے حقائق کہ سراب کئی صدیوں کی آرمیوں کی طرف لوٹ پڑا
 ان شہر پر حملہ اس قدر خونخوار اس قدر تیز تھا کہ رومنوں نے شہر کی
 پھر شہر میں گھس گئے۔

ایک اور وعدہ بہ لگا تھا۔ جب شام کی تاریکی پڑی تو ایران کے شہنشاہ شاہ پور نے
دشمنوں کا کھلے میدان میں مقابلہ کرنے کے بجائے تیسویں شہر میں محصور ہو کر
کے مقابلے میں مدافعت کی جائے اس لئے کہ دن بھر دریائے دجلہ کے کنارے
والی اس جنگ میں ایرانیوں کا کافی نقصان ہوا تھا۔ گو بہ شمار دشمن بھی اس جنگ
کئے تھے لیکن دشمنوں کی نسبت ایرانیوں کا زیادہ نقصان ہوا تھا۔ لہذا شاہ پور نے
شہر میں محصور ہو کر مقابلہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔

آخر شام کی تاریکی جب پڑی تو ایرانی لشکر اپنے پادشاہ شاہ پور کے حکم پر
اور تیسویں کے قلعے میں جا کر پناہ گزین ہو گیا۔ دشمنوں نے شہر کے دروازے
ایرانیوں کا تعاقب کیا تھا۔ لیکن یہ تعاقب کامیاب نہ ہوا اور شاہ پور اپنے لشکر کو
تیسویں شہر میں محصور ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

دشمنوں کے حوصلے اس ابتدائی فتح سے غلی باند ہو گئے تھے۔ اب سوش تھا
تیسویں شہر کا محاصرہ کر رہا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ مورخین اس کی وجہ یہ بتاتے
کہ دریائے فرات کے کنارے ایرانیوں نے جو قلعے بنائے تھے وہ دفاعی لحاظ سے
تھے۔ جو لین نے بعض قلعے فتح نہ ضرور کر لیے لیکن بڑی رانٹری کے ساتھ۔ اب
تیجی پر پکا کہ تیسویں فتح کرنے میں چونکہ کامیابی کا کوئی امکان نہیں تھا اس کا محاصرہ
بیکار ہے۔

تیسویں شہر کا محاصرہ کر کے شاہ پور کے لشکر سے غریبے کے بجائے مدافعت
نہیں نے ایک چال چل کر اپنے غریبے کو نظر آتش کر دیا۔ اس کا خیال یہ تھا
پور دشمنوں کے اس اقدام کو ان کی مایوسی پر مامور کرے گا اور لشکر لے کر قلعے
آجائے گا لیکن شاہ پور نے بڑی تھنڈی کا ثبوت دیا۔ وہ یہ خبریں کر اپنے لشکر کے
شہر سے باہر نہ نکلا۔

آخر سرد اور بہار کا موسم گزر گیا اور گرمی اپنے عروج پر آئی۔ ایران کے
شاہ پور کو اسی موسم کا انتظار تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سردی میں ان علاقوں کے اندر دشمن
کر مقابلہ کریں گے لیکن جو غشی گرمی شروع ہو گی وہ ان علاقوں سے ہٹ جائے گی کو خوش
ہے۔ اس ایسا ہی ہوا۔ جو غشی ہون کی شدہ گرمی نے اس علاقے کو تن گھیرا تھا
شہنشاہ جولین اپنے لشکر کو لے کر کرمستان کی طرف کوچ کر گیا۔

ایرانیوں نے جب دیکھا کہ دشمن اب کرمستان کی طرف ہٹا ہو گئے ہیں تو
نے تیسویں شہر سے نکل کر ان کا تعاقب شروع کر دیا۔ گرمی کی وجہ سے دوسرے
ایک اور وعدہ بہ لگا تھا۔ جب شام کی تاریکی پڑی تو ایران کے شہنشاہ شاہ پور نے
دشمنوں کا کھلے میدان میں مقابلہ کرنے کے بجائے تیسویں شہر میں محصور ہو کر
کے مقابلے میں مدافعت کی جائے اس لئے کہ دن بھر دریائے دجلہ کے کنارے
والی اس جنگ میں ایرانیوں کا کافی نقصان ہوا تھا۔ گو بہ شمار دشمن بھی اس جنگ
کئے تھے لیکن دشمنوں کی نسبت ایرانیوں کا زیادہ نقصان ہوا تھا۔ لہذا شاہ پور نے
شہر میں محصور ہو کر مقابلہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔

آخر شام کی تاریکی جب پڑی تو ایرانی لشکر اپنے پادشاہ شاہ پور کے حکم پر
اور تیسویں کے قلعے میں جا کر پناہ گزین ہو گیا۔ دشمنوں نے شہر کے دروازے
ایرانیوں کا تعاقب کیا تھا۔ لیکن یہ تعاقب کامیاب نہ ہوا اور شاہ پور اپنے لشکر کو
تیسویں شہر میں محصور ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

دشمنوں کے حوصلے اس ابتدائی فتح سے غلی باند ہو گئے تھے۔ اب سوش تھا
تیسویں شہر کا محاصرہ کر رہا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ مورخین اس کی وجہ یہ بتاتے
کہ دریائے فرات کے کنارے ایرانیوں نے جو قلعے بنائے تھے وہ دفاعی لحاظ سے
تھے۔ جو لین نے بعض قلعے فتح نہ ضرور کر لیے لیکن بڑی رانٹری کے ساتھ۔ اب
تیجی پر پکا کہ تیسویں فتح کرنے میں چونکہ کامیابی کا کوئی امکان نہیں تھا اس کا محاصرہ
بیکار ہے۔

تیسویں شہر کا محاصرہ کر کے شاہ پور کے لشکر سے غریبے کے بجائے مدافعت
نہیں نے ایک چال چل کر اپنے غریبے کو نظر آتش کر دیا۔ اس کا خیال یہ تھا
پور دشمنوں کے اس اقدام کو ان کی مایوسی پر مامور کرے گا اور لشکر لے کر قلعے
آجائے گا لیکن شاہ پور نے بڑی تھنڈی کا ثبوت دیا۔ وہ یہ خبریں کر اپنے لشکر کے
شہر سے باہر نہ نکلا۔

مگرداب میں سردراتوں کی اداسی اور سنگتے سایوں کی غولی امرنیل جیسی ہوتا تھی۔

دومنوں کی سرحد بدھنی کہ جس وقت جنگ اپنے چورے علاقہ پر تھی اور انتہائی براقتد اور بھادر ایرانی فوجوں جو لیس کی طرف بڑھا اور اس کے اس طاقت اور قوت سے نیزہ مارا کہ نیزہ جڑیں کے جسم میں جکڑت ہو گیا اور ہو کر اپنے گھوڑے سے گر پڑا۔ دومنوں نے جب دیکھا کہ ان کے شہنشاہ پر ایسا آور ہوا ہے اور اسے نیزہ لگا ہے اور وہ اپنے گھوڑے سے گر گیا ہے تو اس میں ایک محفوظ جگہ لے گئے تھوڑی دیر بعد جو لیس منسلک۔ اس وقت جنگ تھی۔ وہ لڑا رہا اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ایرانیوں سے جنگ کرنا چاہتا تھا۔ قوت جواب دے گئی تھی لڑا وہ ایک بار پھر اپنے گھوڑے سے نیچے آیا۔ اس نے بار جب دومن شہنشاہ اپنے گھوڑے سے گرا تو اس کی موت واقع ہو گئی۔

جو لیس بھادر اور عزم محض تھا۔ اس کی بھادری کا ان الجھواں تصویروں ہے جو شاہ پور نے چٹانوں پر کندہ کرائی تھیں۔ ان تصویروں میں جو لیس کو ایک میں دکھایا گیا ہے جس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔

سمو کی فکست پر دومنوں نے حوصلہ نہ ہارا چٹانچہ جو لیس کے مرنے ایک شخص جو تین کو اپنا شہنشاہ بنا لیا۔ جو تین نے ایک تازہ دم لشکر تیار کیا کو لے کر وہ سمو لشکر کی طرف بڑھا۔ جو تین کی سرکردگی میں جس لشکر کو شاہ پور فکست ہوئی تھی وہ بھی جو تین کے ساتھ تین ملا تھا۔ ایک بار پھر سمو لشکر میدانوں میں ایرانیوں اور دومنوں کا قتلاں ہوا۔ ایرانیوں نے پیسے کی طرح پہاڑ اس میں اگرچہ انہیں خود بھی نقصان اٹھانا پڑا لیکن آخر نقصان اٹھانے کے لئے میدان جنگ سے دومنوں کے پاؤں اکٹا دیئے تھے۔ اور دومنوں کو ایک پہاڑ میں اپنے نے شہنشاہ جو تین کی سرکردگی میں بھی فکست ہوئی تھی۔

اس جنگ میں شاہ پور اپنے لشکر میں نقصان کی وجہ سے دومنوں پر حملہ کرنا چاہتا تھا لڑا دومنوں سے گفت و شنید کے لئے اس نے اپنا سفیر بھیجا۔ جو تین کے پاس پہنچا۔ یہ سفیر گویا ایک غل کی طرف سے ایک متوجہ کے پاس جو تین سے جو سب کسی اور بڑی مصیبت سے ڈرتا تھا اور ایرانیوں کا مزہ نہ چاہتا تھا اس نے ایرانی سفیر کا خیر مقدم کیا اور نصیحت رسوا کن شراکت قبول کی۔ یہ شراکت متعدد ذیلی تھیں۔

کہ دومن حکومت وہ پانچ صوبے واپس کر دے گی جو ماضی میں دومن شہنشاہ ایرانی شہنشاہ نرسی سے چھین لئے تھے۔

کہ تینوں لود بھانہ ایران کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔

کہ مشرقی بین النہرین ایرانیوں کے تسلط میں رہے گا۔

کہ کہ آرمینیا سے دومن دستبردار ہو جائیں گے۔

یہ تمام شرائط دومنوں کے لئے رسوا کن تھیں لیکن میں شہر کا دومنوں کے کا رہا اس کے لئے سخت رنج وہ تھا۔ یہ تمام احکام کے تیار سے ناقابل عمل۔ شاہ پور کی مرتبہ اسے فتح اس میں تمام راتوں اور اب اس کی طرف سے دوسل نہ پاتا تھا۔ اس کے علاوہ یہ قسم دومن تھیں تا مرکز تھا اور یہاں کی دوسل کی تھی جسے ایرانیوں کا تسلط کسی صورت میں نہ تھا۔

اس سے اس شہر کو ایرانیوں کے حوالے کر دیا تو تین شہر میں اس قدر اس سے وہ اس شہر سے نکل کر ہجرت کرتے ہوئے اٹلی چلے گئے۔ ان لوگوں کی رائے کے لئے ایرانی شہنشاہ شاہ پور نے اعتراض اور پارس سے دس ہزار تین شہر میں بھادرا تھا۔

شاہ پور نے میں شہر میں نئے لوگوں کو مسات کے بعد اپنے لشکر کے پاس چٹانوں پر رکھا تھا۔ ان دنوں ایک دور پوٹاف اور کیرش اپنے خیمے لگائے۔ نام محفوظ کر رہے تھے کہ چٹان ان دنوں کے خیمے میں ایران کا شہنشاہ

اس شاہ پور کو اپنے خیمے میں کہ کر فوراً کھڑے ہوئے۔ شاہ پور کے لئے کے اطراف میں پھیل گئے تھے جب وہ شاہ پور آیا جیسے میں داخل پوٹاف اور کیرش کو اس نے خیمے سے لے کر کہ جب کہ وہ بھی وہ اس سے کہ گیا۔ تھوڑی دیر تک خیمے میں غامضی رہی۔ اس کے بعد شاہ پور سے

یہاں میں تم سے تم کیا ہوں یہ مجھے سدا کے میدانوں میں دومنوں کو صلح کا معاہدہ کرنے کے وقت ہی کہنا چاہئے تھا۔ لیکن میں کچھ ایسا معمول سے کے لئے میں الفاظ جمع نہ کر سکا۔ اب میں کی تہی سے فراغت سے سدا سے پاس آیا ہوں۔ میرے پاس تمہیں کہنے کے لئے بہت کچھ ہے لڑنا چاہتا ہوں اقتدار کے ساتھ کون گاہ۔

ایران میں حالات کچھ ایسے پیدا ہونا شروع ہو گئے کہ ایران کو اطمینان میر نہ آ سکا۔ قیصر روم جو نہیں نے ایران کے ساتھ شرائط مجبور ہو کر منظور کی تھیں۔ معاہدے میں اس بعد ان شرائط کی وجہ سے قیصر روم جو بھی فوٹ ہو گیا اور اس کی جگہ افسوس رہا۔

قیصر روم وائٹس کو بھی ایران کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ غصہ ناگوار کرتا تھا۔ وہ اس معاہدے کو توڑنا تو چاہتا تھا لیکن اس کی خواہش صراحتاً تھی کہ یہ معاہدہ ختم نہ ہو۔ اس نے معاہدے کو منسوخ کرنے کا ارادہ کیا۔ اس کے لئے رومن سلطنت میں تقسیم کر دیا۔ اٹلی پر وائٹس خود حکومت کرنا تھا جب کہ مشرقی علاقوں کا یہاں پہلے اٹلی کے ہاتھ میں تھا اور مشرقی علاقوں کا سرکاری سر تسلیم فرما دیا گیا۔

دوسری طرف ایران کا شہنشاہ شاہ چاہتا تھا کہ جس قدر ملکہ ممکن ہو آرمینیا میں سے اسے آزادی ختم کر دے اس لئے اس نے آرمینیا کے حکمران اشک کو جو یہ اثر تھا وہاں میں غلبہ کیا۔ اشک جب ایران کے شہنشاہ شاہ پور کی مدد پر آؤ تو شاہ پور نے اسے گرفتار کر کے اپنے زیر نگیں کیا۔

کے شہنشاہ شاہ پور نے عام قیدی اور اشک میں یہ امتیاز برتا کہ اس کے سامنے اسے احترام پیش کیا۔ اس کے علاوہ شاہ پور نے آرمینیا کے حکمرانوں کو یہ بتایا کہ شاہ پور نے اب یہاں حکمران آرمینیا بنایا اور پتا چلتا ہے کہ آرمینیا پر اس نے صرف ایک قلعہ آرمینیا میں باقی رہ گیا تھا۔ جس پر شاہ پور کا قصہ نہ ہوا۔ شاہ پور کو اس وقت کے اندر اشک کی لگا اپنے سارے حرموں کو اپنے ہاتھ میں رکھا۔

اس شہنشاہ وائٹس کو آرمینیا کے معذرت میں اس نے تعلق ہونا بہت مشکل تھا۔ صبح کے علاقے کوئی قدم اٹھاتے ہوئے بھی وہ چٹپٹا تھا۔ دونوں قدم سہرت پیدا ہوئی کہ اشک کا بیٹا اس کا نام پور تھا اور بیٹا سے بھاگ کر تلی حاصل کرنے کے سے روم شہنشاہ سے اس نے کمک طلب کی۔

نہ پور ہی چاہتا تھا کہ حالات کچھ ایسے پیدا ہوں کہ وہ ایران کے خلاف نہ چلے۔ جب آرمینیا کے حکمران اشک کا بیٹا پور وائٹس کی خدمت میں آئے اس نے اپنے لشکر کے کچھ دستے اس کے حوالے کئے اور اسے واپس

سنا پوائنٹ میں نے پہلی بار سمو کے میدانوں میں اپنے لشکروں کے رومنوں کے خلاف جنگ کرنے دیکھا ہے۔ قسم ایران کے یونان اور رومہ زندگی میں تم جیسے جنگجو دیر اور شجاع نہیں دیکھا۔ سمو کے میدانوں میں تم قہر کی گھٹاؤں کا۔ بحر میں حکمرانوں کی طرح میرے لشکروں کے رومنوں پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ تم رومنوں کے اندر اس کی کل رفتار تھی یوں اس میں تھکے تھے جیسے وقت کی بدترین احمقوں میں صف فرماں پر کوئی ہو جس کی تحریر ختم نہ ہونے والی ہو۔ تم نے سموں کے روم صحرانی کوکھ میں مرگ پیس کی شدت میں خاک صحران چھاننے کوں کی طرح رومنوں پر ہمارے تھماری اس کارگراوی کے لئے میں تمہارا دل سے شکر گزار ہوں۔

کچھ پوائنٹ جب پہلی بار تم مجھے دکان میں ملے تھے تو میں نے تمہیں نہیں دی تھی۔ میں نے تمہیں کوئی نام سنا تو ان مجھ کو نظر انداز کر دیا تھا۔ مشوروں سے جو مجھے فتوحات اور کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں اس کی بنا پر میں تمہیں حقیقت سے کام لیتے ہوئے کہہ سکتا ہوں کہ تم میرے لئے وقت کی تائید۔ انہوں کی دست جراتوں کی مدد سے انہوں کا بیٹا دھار اور بیٹا دھار پتہ نام ثابت ہوئے ہو۔ قسم مجھے سمجھو رومہ کی میں شہ پور جسے تک زندہ رہا۔ صحت تمہارا احسان مدد اور شکر گزار رہوں گا۔ سوچنا ہے کہ اس سے دکان تم دونوں میں کا قیام شادی محل میں ہو گا۔ آج سے تم دونوں کی شادی میرے بیٹے اور میری بیٹی کی ہو گی۔ اب تم دونوں انہو اور میرے ساتھ ہوں۔ دونوں میاں بانی تھا میرے ساتھ کھاو گے۔ شاہ پور کی اس گفتگو اور اس سے پوائنٹ اور کیرش بے حد خوش ہوئے۔ دونوں نے سوچا کہ یہ سب سے اہم میں کی طرف دیکھا پورہ دونوں اللہ کر خادوشی سے شاہ پور کے ساتھ ہوئے تھے۔ دونوں کو اپنے شادی میرے کی طرف لے جا رہا تھا۔



قیصر روم جو نہیں کے ساتھ صومت ایران کا جو معاہدہ ہوا اس کی رو سے لے بظاہر ایران کی برتری قبول کر لی تھی۔ وہ صوبے بھی رومنوں نے ایران میں تھے جن پر ایران اپنا حق سمجھتا تھا۔ اس کے علاوہ آرمینیا سے بھی رومنوں انہو کو رو کر یا تھا۔ اس لئے کہ ایران کو آرمینیا میں اپنا تسلط جسے کامیاب

آرمینیا کی طرف بھیج دیا۔

دوسری طرف شاہ پور بھی آرمینیا کے حالات پر غور رکھے ہوئے تھا۔ جب ہوئی کہ پارہ ایک لشکر لے کر اٹلی سے آرمینیا واپس آیا ہے تو اس نے آرمینیا پر کر دی۔ پارہ کے ساتھ چونکہ دوسرے لشکر تھا لہذا پارہ نے شاہ پور کے ساتھ جنگ عزم کر لیا۔ آخر کھلے میدانوں میں پارہ اور شاہ پور کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی۔ جنگ میں پارہ کو شکست ہوئی۔ پارہ کی شکست سے آرمینیا کے حکمران اشک بھی اس کی فکر میں لے کر آرمینیا کے محصور قلعے میں محصور تھے اس سارے خزانے پر شاہ پور کا ہوا گیا تھا۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے اشک کے بیٹے پارہ نے یہی مناسب کارروائیوں کے بجائے حکومت ایران کی اطاعت کر لے۔

آرمینیا کے حالات اب بھی درست کرنے کے بعد اور سارے آرمینیا فتح کرنے کے بعد شاہ پور کی نظریں اب آرمینیا سے بھارتی علاقہ گرجستان پر پڑیں۔ گرجستان کے بادشاہ شاہ سارو میں کو چونکہ ان دنوں رومنوں کی حمایت حاصل شدہ پور اس عقد پر حملہ کر رہے تھے کہ قلعہ کر چکا تھا۔ جس کے رومانی رومنوں

آرمینیا کے حالات درست کرنے کے بعد اب لشکر کے ساتھ شاہ پور نے طرف بڑھا۔ گرجستان کے حکمران سارو میں کو بھی شاہ ایران کی پیش قدمی پہنچی تھی۔ اسے اطلاع کر دی گئی تھی کہ شاہ پور جسے خود انہماک میں کر رہا ہے اور ہوتا رہتا ہے۔ کھلے میدانوں میں شاہ پور اور گرجستان کے حکمران درمیان ہولناک جنگ ہوئی۔ ایرانیوں کے حصے چونکہ بڑھے۔ تھے تھے کہ اپنے شہنشاہ شاہ پور کی سرکردگی میں بہترین جرائد کی کا اقتدار کیا۔ جس کے انہوں نے پہل کی۔ پھر وہ رومنوں پر شوریہ سری کی تہمت موت کی گھنٹی بجا کر اور قلعہ برق و شہر اور آندھوں کی بے اہل قلعہ گری کی طرح حملہ کر دیا۔ ایران کے شہنشاہ شاہ پور کے مقابلے میں گرجستان کے حکمران سارو کو شکست ہوئی۔ سارو میں کو چونکہ رومنوں کی حمایت حاصل تھی اس لیے سارو میں کو گرجستان سے نکال دیا گیا اور اس کی جگہ اس کے بھتیجے پارہ نے گدی نشین کرا دیا تھا۔ پھر شاہ پور آرمینیا میں اپنی فوج حسین کر دیا اور حکومت کی طرف جا چکا تھا۔

گرجستان کے کوستانی قلعے کی فکری اہمیت کی وجہ سے وائشنگ

اس کو اقتدار حاصل ہو۔ چنانچہ اس نے ۳۷۰ء میں گرجستان کے مقابلے میں ایران اور چاکا کہ وہاں پھر سارو میں کی حکومت قائم ہو جائے۔ چنانچہ اس نے اپنی فوج کو کرپس کو فتح دے کر بھیجا۔ اپنا رگوس نے اسے روکنے کے لئے فوج بھیجی۔ لڑائی کے بجائے معاہدہ منع ہو گیا جس کی وجہ سے گرجستان کی فوج ابلی۔ ایک حصے کی حکومت اپنا رگوس کے پاس رہی جب کہ دوسرے حصے سارو میں کو سونپ دی گئی تھی۔

۳۷۰ء کے لئے شاہ پور سے اجازت نہ لی گئی تھی جس سے وہ براہِ فرستہ ہوا۔ جسے روم بھیج کر گرجستان کی تقسیم پر سخت احتجاج کیا۔ ۳۷۰ء میں شاہ پور کو مجبور کر کے رومنوں کے شہر داگہتا پر حملہ کیا۔ رومن لشکر نے اپنی پوری فوج شاہ پور کا مقابلہ کیا جس سے وہ ہٹا ہوئے پر مجبور ہو گیا۔

۳۷۰ء میں روم کی شکست کی سال تک جاری رہی لیکن کوئی فیصلہ نہ کیا

۳۷۰ء میں روم کی تفصیل یہ کہ رومن جنرل ڈیوک کرپس یہ روم حکومت ایران کے اثر ہے وائشنگ و صورت حال سے آگاہ کیا۔ روم اپنا کام پارہ سے کوئی اور قسم کا معاہدہ کیا جائے۔

۳۷۰ء میں پارہ کو قیصر روم نے اپنے دربار میں طلب کیا۔ پارہ بھانپ گیا کہ اس کے قتل و آج سے عزم کیا جائے گا۔ اس صورت حال میں پارہ وہاں سے ہٹ کر ہوا۔ رومنوں نے ہر چند اس کا پیچ کیا لیکن وہ دینے سے فرات تک ہٹ کر ہوا اور جوں توں کر کے دوا کو پار کر لیا لیکن اسے ایک اور سببیت نظر دے جانے والے رومنوں سرکوں و رومن لشکر کے دستوں نے روک رکھا ہے۔

۳۷۰ء میں ایک مسافر مل گیا جس نے اسے جنگوں میں سے گزرنے والے راستوں میں اس امروں نے اس کی تلاش سے ناامید ہو کر یہ مشہور کیا کہ وہ جلد کے روم میں ہو گیا ہے۔ لیکن پارہ کی بد قسمتی کہ وہ ایک رومن امر کے ہاتھ چڑھ گیا۔ اس پر کھوار کا دار کر کے اس کی گردن کاٹ کے رکھ دی۔

۳۷۰ء میں ایرانی رومنوں کی ایک دوسرے کے خلاف جنگ کرنے سے بچھا رہے تھے۔ رومن نے مسیح کی مکت و شہید شروع کی۔ آخر رومنوں کے درمیان یہ معاہدہ ہوا کہ رومنوں نے آرمینیا اور گرجستان کی خود مختاری کو تقسیم کر لیا اور اس کے میں دخل اندازی نہ کریں۔ اس معاہدے پر عمل بھی ہوا لیکن ان دنوں

ملکوں کے باشندوں کا مذہب چونکہ ایران کے مذہب سے مختلف تھا اس لئے اس میں ایران سے بدستور نفرت اور بیگانی قائم رہی اور ان کا میلان اور بھگانہ طرف رہا۔

رومنوں کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد ایران کا شہنشاہ شاہ پور طرف متوجہ ہوا۔ پہلے وہ سندھ بھر ہندوستان کے دوسرے علاقوں پر وہ حملہ تو صرف یہ کہ اس علاقوں کے حکمرانوں سے اس نے اپنی اطاعت حکمرانوں کی کراخ بھی وصول کیا۔

ایران کا بادشاہ شاہ پور ایک طویل عرصے تک حکومت کرنے کے بعد فوت ہوا۔ وہ ایک شجاع اور صاحب تدبیر بادشاہ تھا۔ اور اس نے اپنے ملک کی چار چاند لگائے۔ اس لئے رعایا اس کا دم بھرتی تھی۔ شاہ پور نے دو دوسوں کا وہ ایران کے لئے پامٹ کر اور دوسوں کے لئے بہت فکر کیا تھا۔

شاہ پور نے وہ پانچ صوبہ جو رومن شہنشاہ ذیو کلیشن نے شاہ پور سے الگ چھینے تھے واپس لئے۔ مین جیسا عظیم شہر بھی ایرانیوں کو اسی کے دور میں تہذیب کا قدیم مرکز تھا۔ اس کے علاوہ شاہ پور نے کئی بیابانوں جو ہندوستان اور بھی رومن تسلط سے آزاد کر دیا اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس نے اس میں نہ صرف ہلکے دھنکی گیلوں قبائل کو بھی اپنے مسلح اور فرمانبردار بنائے۔ دانشمندی اور شجاعت کی دلیل تھی۔ انہی وجوہ کی بنا پر تاریخ میں اسے شاہ لقب ملا۔

ایک رومن مورخ جس کا نام امپلیاں تھا جس نے ایک ذہنی سلامہ کی شاہ پور کے خلاف جنگوں میں بھی حصہ لیا تھا۔ وہ شاہ پور سے حقیقی تفصیل سے وہ طبعی طور پر شاہ پور سے نفرت کرتا ہے مگر بھی وہ اپنی تاریخ میں شاہ پور کی دلیری اور شخصیت کی تعریف کے بغیر نہیں رہ سکا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

شاہ پور قد قدامت میں ہمیشہ اپنے گرد پیش کے آدمیوں سے بڑھ کر باور دی اور آتما کے محاسنوں میں وہ بالکل بے حجاب ہو کر خدق کے قریب حیروں اور چہروں کی برچھا کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نکلنے کے چاروں طرف رہا۔

شاہ پور نے اپنے دور حکومت میں متعدد بیابانوں کو قتل بھی کر دیا تھا۔ تعصب کی بنا پر نہ تھا بلکہ سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے تھا۔

شاہ پور کے دل میں عیسائیوں کے لئے کوئی معاذانہ اور متعصبہ احساسات نہ تھے۔ اس نے ایران کے عیسائی جن کے دلوں میں حکومت کے خلاف غلیظ عداوت تھی۔ اس نے ایک مستقل خطرے کا پامٹ تھا۔ خصوصاً جب سے رومن شہنشاہوں نے رومن کی طاقت قرار دیا تھا اس اندرونی دشمنی کے خلاف شاہ پور نے بہت سی کوششیں کیں۔ عیسائیوں پر تنہا اور اس کے بعد حکومت کے آخر وقت تک جاری رہی۔

میں جہاں ایران کے شہنشاہ کی سرحدوں کا ذکر کرتے ہیں وہاں بعض اس کا ذکر ہیں کہ شاہ پور موت اور رحمت سے بے سوا نہ تھا۔ سوا نہیں لکھتے ہیں۔ مگر یہ سب اس نے وہ چھوٹے چھوٹے رومن قبیلے فتح کئے تو قیدیوں میں چند لے کر ہوا کہ اس کے سامنے آئیں۔ انہیں عورتوں میں ایک رومن سالار کی بہنیت جو عورت اور عیسائی تھی۔ وہ خوف کے مات کاپ رہی تھی کہ سوا طرف سے اس پر کسی قسم کی کوئی زیادتی نہ کی جائے۔

شاہ پور جب اس سے حقیقی خبر ہوئی تو اس نے اسے اپنے دیوار میں طلب کیا اور اسے دیا کہ قصداً شوہر تم سے جلد آئے گا اور وہی شخص تمہاری قریبی نہیں

ہمیشہ ان عیسائیوں کو جو کلیسا کی خدمت کے لئے وقف ہوئی تھیں اپنی خدمت سے بہرہ ور کرتا تھا اور تمہارا کہہ کر انہیں اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کی ترغیب کی جاتی۔

شاہ پور نے امن اور صلح کے زمانے میں نے شہر سالے کی طرف بھی توجہ دی۔ شاہ پور میں ایک شہر بنا جس کا نام دوتا رکھا۔ اس کے علاوہ سوز میں اس نے انشا میں ایک شہر بنایا۔ قوم عیلام کا ایک شہر ٹوش اس سے حقیقی کہا جاتا ہے کہ وہ شہر رومن کی وجہ سے برباد کیا جا چکا تھا۔ شاہ پور نے پھر سے اس شہر کو آباد کیا۔ نام اس نے خورہ کر شاہ پور رکھا۔ شاہ پور کے زمانے میں ایک محل بھی بنایا گیا۔ آثار اب بھی نظر آتے ہیں۔ اس محل کو اب اس طرح کہہ کر یاد کیا جاتا تھا۔ اسے فارغ ہو کر شاہ پور نے تعمیر کے لئے بھی بہت مبالغہ کیا۔ آمدورفت اس میں تسہیل کر دئے۔

شاہ پور کے دور حکومت کا تعلق ہے تو سالانی صد کے ابتدائی بادشاہوں کے دور میں بھی اپنے دور کی اچھڑاں تصویریں چھوڑی ہیں۔ یہ تصویریں زیادہ تر

پر کیرش میں یہ کتنا چاہتی ہوں کہ کب تک تم یونان کے ساتھ رہتے ہوئے مجھ
 کی زندگی بسر کرتی رہو گی۔ میں چاہتی ہوں کہ تم اس سے شادی کرو۔ اس طرح تم
 کی زندگیوں میں خوشی اور رسی مکمل کر رہ جائے گا۔ اس پر کیرش فرما کہنے لگی۔ دیکھ
 میں اب تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں تو ایک عرصے سے چاہتی ہوں کہ میں یونان
 کی حیثیت سے اس کے ساتھ رہوں۔ میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش صرف
 یہ شادی کرنا ہے۔ اس پر ایلیا فرما کہ۔

اگر یہ معاملہ ہے تو پھر تم اس مسئلے میں یونان سے بات کیوں نہیں کرتی؟ اب تو
 میں اس سے کہنے لگے ہو ایک دوسرے کو خوب کہنے اور جانے لگے ہو۔ تمہیں
 میں مزید تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ اس پر کیرش نے چارلی شرم میں ڈوبی ہوئی آواز
 کی۔ دیکھ ایلیا! میں خود اپنی شادی کی بات کہنے یونان سے کہوں۔ کیا یہ عجیب
 بات نہیں لگتی کہ میں خود ابتدا کرتے ہوئے یونان سے کہوں کہ وہ مجھ سے
 کہے میرے خیال میں اس کی ابتدا خود یونان کی طرف سے ہوئی چاہیے۔ میں تو
 اس سے انتظار کر رہی ہوں کہ کب یونان میرا بازو تھامے اور یہ کہے کہ میں تمہیں
 کی بات مانتی ہوں۔

چارلی کے خاموش ہو جانے پر تھوڑی دیر تک خاموشی رہی۔ اس کے بعد ایلیا پھر
 نے۔ میں اس موضوع پر آج ہی یونان سے بات کرتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں
 کہ میں دونوں رشتہ اردوان میں مسلک ہو جاؤ۔ اور اپنی نئی زندگی کی ابتدا کرو۔ اب
 اس کی داغ بیل کا انتظار کرتی ہوں اور اس موضوع پر اس کے ساتھ گفتگو کرتی ہوں۔
 ساتھ ہی کیرش کی گردن سے ایلیا کا طبع ہو گئی تھی۔

ایلیا اس گفتگو سے کیرش نے چارلی کی حالت حزن کے صحرائیں اچالوں کی طرح
 ہاوس پر کھسی دقت کی ہاتھ خیریں میں سوزان کی صداؤں اور بے شمار بے
 میں لذت لمس اور حرف طوں بھی ہو کر رہی گئی تھی۔ خوشی اور مسرت سے
 ہوں کے باعث کیرش کی آنکھوں میں ازلوں کی رگوں جھللاتے لقموں برکتیں
 اور نگرانی لینی مشرتوں کا سماں بدل گیا تھا۔ جب کہ اس کے چہرے پر سواتوں
 تھامے اصل کے ہنسنے ناشائستہ فسانے اور اعلیٰ کی رہائش رقص کر گئی تھیں۔
 ایلیا کی بڑی بے چینی سے یونان کی داغ بیل کا انتظار کرنے لگی تھی۔

چارلی دیر بعد یونان کمرے میں داخل ہوا اور کیرش کے پیلو میں آکر بیٹھ گیا۔
 وہ بلی حالت دیکھتے ہوئے وہ کچھ سنا ہی چاہتا تھا کہ اس نے ایلیا نے یونان کی

پر ہی پائس کی اس پائس کی پٹائیوں پر کندہ کردہ گلی تھیں۔ اس کے علاوہ قدیم سلاطین
 میں ایک جگہ کو منتخب کیا جو طاقیستان کے نام سے موسوم ہے۔ کہان شاہ کے قریب
 اور وہاں سے بلدار کو جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ اس جگہ کا نام قدیم دور میں
 دروازہ رکھا گیا تھا۔

طاقیستان کی پٹائی سلاطین کے ساتھ عموماً تراشی گئی۔ اس پر ایک
 تصویر ہے اس میں امیراں کے خدا آور مزد کو دکھایا گیا ہے کہ وہ شاہ پار کا ملکہ
 بدھا رہا ہے۔ دونوں نے ایسے جوتے پہنے ہوئے ہیں جو گھنٹوں تک ہیں۔ دونوں کی
 میں گھنٹیں بھی پہنی ہوئی ہیں۔ اور اس کے جوتے کیموں کے درپے گھنٹوں
 بندھے ہوئے ہیں۔

دونوں کی کمر میں ہتھیاں بندھی ہیں اور دونوں نے گلوبند اور نگار پہنے ہوئے ہیں۔
 بادشاہ کے پیچھے مالہا درشت کی تصویر ہے جس کا ہاس تو اس کا سا سے تھیں اور
 پر شعاعوں کا ہالہ نظر آتا ہے جس کے ہاتھ میں شیعہ کا منہ سے جو یہی رسم
 استعمال ہوتا تھا۔

شاہ پور کی اس ابھرنے والی تصویر کے دائیں طرف دو عمارتیں ہیں۔ پہلی عمارت
 شاہ پور دوئم کے زمانے میں تراشی گئی تھی۔ جب کہ اس میں شاہ پور سوئم اور
 کی تصویریں ہیں۔ ان چار عمارتوں کو سامنے سے دکھایا گیا ہے۔ ایک دوسرے
 دیکھ رہے ہیں۔ دونوں کا سامں بھی ایک جیسا ہے اس کے علاوہ ان کے سروں
 ہیں جن کے اوپر کپڑے کی گیندیں نظر آتی ہیں۔

بہر حال شاہ پور ایران کو عزت اور عظمت دینے کے بعد فوت تو ہو گیا
 فوت ہو جانے کے بعد اس کا معرکہ بھائی اردشیر دوئم کے لقب سے ایرانیوں کا شہنشاہ



ایک روز جب کہ اس کے شاہی محل میں کیرش اپنے کمرے میں ایلیا
 یونان کسی کام کے سلسلے میں باہر نکلا تھا۔ ایلیا نے کیرش کی گردن پر لٹکا ہوا
 دینے کے ساتھ ہی وہ بولی۔ دیکھ کیرش! فکر مند مت ہو۔ میں ایلیا ہوں اور
 موضوع پر تم سے گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔ اس پر کیرش سنبھل کر بیٹھ گئی اور
 ایلیا! تمہاری آواز یقیناً میرے لئے شناسا ہے کہ تم یہ کتنا چاہتی ہو۔ اس
 لگی۔

گردن پر لمس دیا۔ اس پر یونانی چکنا سا ہو گیا۔ کیرش بھی متوجہ ہو گئی۔ وہ جانتی تھی کہ ایسا شادی کے موضوع پر اس سے گفتگو کرنے کی ہے۔ مس دینے کے بعد یونانی کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

دیکھ یونانی میں ایک انتہائی اہم موضوع پر تمہارے ساتھ گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔ وہ موضوع یہ ہے کہ میری دل خواہی ہے کہ تم اور کیرش اب شادی کر لو۔ اس کے لئے دیکھ ایسا جہاں تک تمہاری خواہشوں کا تعلق ہے میں اس کا احترام کرتی ہوں۔ لیکن اس معاملے میں کیرش بھی ملوث ہے۔ اور اس معاملے کو حل جلد پتانے کی کیرش کا حقد یہ ہے۔ لہذا میں انتہائی ضروری اور اہم ہے۔ اس پر ایسا فوراً کہنے لگی۔

اس مسئلے میں ہمیں کیرش کی مرضی اور اس کا حقد یہ جاننے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ میں اس مسئلے میں اس سے تفصیل کے ساتھ گفتگو کر چکی ہوں۔ وہ سب تو شروع دن سے ہی تمہارے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہے۔ اور یہ میں بھی سب سے بڑی خواہش ہے کہ تم اس کے شہر ہو۔ لیکن ایک لڑکی کی حیثیت سے یہ موضوع پر گفتگو کرنے میں پس ہنس کر سکتی۔ آج جب میں نے اس موضوع پر یہ گفتگو کی تو اس کا کہنا تھا کہ یونانی کی بیوی بننا اس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے۔ اس پر یونانی فوراً چپکنے کے انداز میں کہنے لگی۔

اگر یہ کیرش کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے تو میں جاننا چاہتا ہوں کہ شادی کرنا میری زندگی کی بھی سب سے اہم اور بڑی خواہش ہے۔ یہ گفتگو سننے پر میں بیٹھی کیرش بے چاری کی گردن شرم و حجاب سے جھک گئی تھی۔ لیکن وہ کسی لمحہ یونانی کی طرف دیکھ ضرور لیتی تھی۔ تھوڑی دیر تک یونانی ایسا ہی کرتی رہی۔ اس کے بعد شاید ایسا لمس دے کر علیحدہ ہو گئی تھی۔ اس لئے کہ یونانی بڑے غور سے کیرش کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ جو اس کے پہلو میں سر جھکانے لگی تھی۔ اس موقع پر یونانی نے بڑے پیار سے انداز میں اپنا ہاتھ کیرش کے کندھے پر اس پر کیرش نے چونک کر یونانی کی طرف دیکھا۔ اسی لمحہ یونانی نے کیرش کی آنکھوں پر اکھیں ڈالنے ہوئے پوچھا۔

دیکھ کیرش اگر میں تم سے شادی کرنا چاہوں، اگر میں ہمیں اپنی ہی بیانا چاہوں ہمیں کوئی اعتراض ہے۔ اس پر کیرش بے چاری نے گردن جھکاتے ہوئے مدغمی میں کہا مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اس سے کہ آپ تو پہلے بھی اور آج بھی میرے لفظوں کی رعایتی میرے لبوں کا جہم میرے جہوں کی آوازی اور قلب و

ہاں ہیں۔ یہاں تک کہنے کے بعد کیرش جب خاموش ہو گئی تو یونانی نے بڑے غور سے کیرش کی طرف دیکھا۔ اس نے اندازہ لگایا کہ اس موقع پر کیرش کا شفاف انداز سے تراشا بدن اس کے نازک تجلی ہاتھ جیکر مرمریں بازو اس کی چمیلی ڈال دے دیکھتے لب نگاہ عارض اور پھول کے داخل بھی گردن پر غرض کہ یونانی کا طرح کتاب اور کھپکا رہا تھا۔ یونانی تھوڑی دیر تک اس صورتحال کو دیکھ کر رہا۔ پھر وہ لعل کن انداز میں کہنے لگا۔

یہ کیرش اگر میں آج ہی ہمیں اپنے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک کرنا چاہوں تو میں اس سے یونانی کی اس بات پر کیرش نے ایک بار پھر چونک جانے کے بعد ایک دم اپنی گردن لوہے اٹھاتے ہوئے یونانی کی طرف دیکھا اور پھر دوبارہ گردن ڈال دے کہنے لگی۔ مجھے اس پر کیا اعتراض ہے۔ اس سے کہ آپ تو میری نسبت زیادہ راستوں کے لئے نکلان حیل ہیں۔ کیرش کی اس گفتگو کا یونانی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر اسی روز شام سے پہلے پہلے یونانی اور کیرش نے اپنے آپ کو رشتہ میں منسلک کر لیا تھا۔



پھر اعظم کی وفات کے بعد اس کا معر بھائی اور شیر دہم تخت نشین ہوا۔ لیکن موت چار سال سے زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکی۔ اس لئے کہ یہ اپنے بیٹھاپے کی وجہ سے بیمار تھا۔ تاریخ میں اسے اور شیر دہم قاتل کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ ایک اہم واقعہ یہ ہے کہ اس نے رمایا کے تمام ٹیکس معاف کر دیے جس سے ملک اسے اور شیر دہم کار کے لقب سے بھی پکارنے لگا۔

پھر اعظم کے دور میں آرمینیا کے حکمران پادہ کو ایک دہمن سردار نے قتل کر دیا۔ اور شیر دہم کی کالی نے قائمہ الحاکم دہمنوں نے آرمینیا کے ایک امیر و راجا کو اس طرح ہارتز کر دیا تھا لیکن حکومت کا اصل اقتدار دہمنوں نے ایک اور امیر موشخ نے کر دیا اس لئے کہ یہ موشخ دہمنوں کے یہاں بڑی مقبولیت، عزت و وقار رکھتا

تھا۔ اس کو موشخ کا اقتدار کاٹنے کی طرح کھٹکا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک دعوت کے تحت اس کو قتل کرا دیا۔ مقتول کے بھائی میونگ کو تخت صوبہ ہوا۔ اس نے آرمینیا میں حرات پادہ کی بیوی اور اس کے بھائیوں کو اپنے ساتھ ملائے کے بعد آرمینیا

کے حکمران ورنہ ان کے خلاف ظلم و ستم ہو کر رہا۔

میں تل کو یقین تھا کہ اس کی اس کارروائی کی ضرورت و من مصلحتت کریں گے۔
لے اس نے اپنا ایک قاصد ایران کے شہنشاہ اردشیر کے دربار میں بھیجا اور غرض
کا امداد کر کے آرمینیا کی حکومت کا اقتدار حاصل کرنے کی استدعا کی۔

اس استدعا کو اردشیر نے تسلیم کر لیا اور اپنے ایک سپہ سالار کو دو سو ہزار
دیگر آرمینیا بھیج دیا اور ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا کہ وہ سپہ سالار آرمینیا کے ہائی
میونسٹری کے ساتھ مل کر آرمینیا کی حکومت چلائے۔ ہر حال یہ ایرانی لشکر آرمینیا
داخل ہوا۔ آرمینیا کے حکمران ورنہ اردشیر کو ایرانی لشکر نے شکست دے کر مار دیا
طرح ایرانی سپہ سالار میونسٹری کے ساتھ مل کر آرمینیا پر حکومت کرنے لگا۔

لیکن حکمرانی میں یہ وہ مصلحتی لوگ عرصہ نہ چل سکے۔ میونسٹری ایرانی سپہ سالار
شک کی نگاہ سے دیکھتا رہا۔ ایک موقع پر میونسٹری کو شب ہو گیا کہ ایرانی سپہ سالار
شریک حکومت تھا اسے گرفتار کرنا چاہتا ہے لہذا میونسٹری نے اندر ہی اندر سازش کی
لشکر کو اس نے تیار رہنے کا حکم دیا پھر اچانک اس نے ایرانی لشکر پر حملہ کر دیا
کا غارت کر دیا۔ ایرانی لشکر کے سپہ سالار کو بھی اس نے موت کے گھاٹ اتار دیا
انگلیا آرمینیا پر حکومت کرنے لگا۔

اس موقع پر ایران کے شہنشاہ اردشیر کو پہلے تھا کہ وہ آرمینیا کے
میونسٹری سے اپنے لشکریوں کی قتل و غارتگری کا انتقام لیتے لیکن اپنی غلی کی وجہ سے
نے کسی بھی قسم کے رد عمل کا اظہار نہ کیا۔ دوسری طرف اردشیر کو قائل ہونے کے
امرائے سلطنت کا اقتدار ٹھٹکا تھا اس نے اس نے ان کا اقتدار کم کرنا چاہا۔ اردشیر
شیر کی یہ کاغذات سرگرمیاں قلعہ ناگوار گزریں اس لئے انہوں نے اردشیر کو سخت
سے غلام کر کے شاہ پور کے ایک بیٹے کو شاہ پور ستم کے لقب سے ایران کا شہنشاہ



یونان اور کیرش دونوں میں یونانی ایک مددگار کے شاہی محل میں
میں بیٹے کے لیے موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک یونان کی گردن پر ایک
حریر کی اور ریشمی کس دیا۔ پھر یونان کی سماعت سے ایبیا کی بڑی شیریں اور مٹھاس
آواز گرائی۔ وہ کہہ رہی تھی۔

یونان میرے حبیب! جو کچھ میں کہتا چاہتی ہوں یا کہنے والی ہوں اسے تم

یونانی بڑے غور اور توجہ کے ساتھ سنتا۔ کیرش کو بھی حیرت ہو کر کہ وہ کچھ
میں اس پر چڑی طرح دھیان دے۔ اس لئے کہ ہمیں ایک انتہائی اہم بلکہ
میں مانی ہوں کہ ایک انتہائی خطرناک مہم درپیش ہے۔ میرے خیال میں آج تک
میں ہم سے سر کی ہیں اس میں خواہ وہ غزالی کے خلاف ہوں یا کسی اور کے
میں ماری سموں سے زیادہ سخت لڑائیاں کھین اور تکلیف دہ ہو گی۔

یونان سمجھنے کے بعد ایبیا جب خاموش ہوئی تو یونان نے اپنے پہلو میں ہنسی
کا اظہار کر کے کہنا شروع کیا۔ دیکھ کیرش ایبیا کی تنہائی اہم موضوع پر ہم
کو کرنا چاہتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ مغرب ہمیں ایک انتہائی مشکل اور
درپیش ہو گی۔ لہذا اس کی خواہش ہے کہ جو کچھ وہ کہے ہم دونوں میں جاری
الفاظ سے سنیں۔ لہذا ہم دونوں یہاں بڑی قریب ہو جائیں اور ایبیا جو
ہم سے اسے پورے دھیان کے ساتھ سنیں۔ یونان کی اس گفتگو کے بعد کیرش
اپنے اپنا مرام اس نے یونان کے شانے پر رکھ دیا کہ ایبیا جو کچھ کہنے والی
ہو گی اس کی طرح سن لیں گے۔

یونان ویر کی خاموشی کے بعد ایبیا بولی اور کہنے لگی۔ سنو یونان اور کیرش جو کچھ
میں پوری توجہ اور دھیان کے ساتھ سنتا دیکھو میرے دونوں عزیزوں اور بڑے
یونان۔ ایک انتہائی قدیم شر کے کھنڈرات ہیں۔ اس شر کا نام ماری تھا۔ ماری
یونان اس کے بعد اموری اور آرمینی قوموں کا بھی مرکزی شہر رہا ہے۔ جب اس
یونان اپنے علاج پر قہمی تو باطل اور خیرا کی مدد لیں بھی اس کے سامنے آج اور نہ
یونان تھیں۔ گو ماری شہر ان دنوں کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے کہیں کہیں کوئی
یونان مانی ہے جو اس شر کی بہترین شافت اور تعلق کی مکاری کرتی ہے۔

یونان سے دونوں عزیزوں! ماری شر کے قریب صرف چند فرلانگ کے فاصلے پر ایک
یونان کے اور ایک قدیم اور بہت بڑا گل ہے۔ یہی گل ہم تینوں کی منزل اور ہم
یونان سے دشمن مہم ثابت ہو گا۔ ایبیا مزید کچھ کہنا چاہ رہی تھی کہ درمیان میں
یونان پر پھینکے گئے۔

یونان ہمیں اس گل سے کیا عرض۔ کیا اس گل کے اندر کوئی رہتا ہے جس
میں حرکت میں آنا ہو گا۔ اس پر ایبیا انتہائی عجیبہ اور تھیں سے بیٹے میں کہنے
یونان تمہارا کہنا درست ہے۔ وہ گل غلی نہیں پڑا۔ یہ گل جو کو مستی سلیطے کے
یونان اس گل کے اندر ایسی مدھیں ہیں جنہوں نے اس پاس کی مٹیوں اور

شہوں میں لوگوں کو ایک سمت سے شرک میں جلا کر رکھا ہے۔ جس اشیاء کو خلاف ہمیں حرکت میں آنا ہو گا۔ اس پر پوچھا کہ کیا اشیاء حرکت کر سکتی ہیں؟ جی ہاں۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ وہ مدھن کون ہیں کیا ہیں اور کس طرح انہوں نے شرک میں جلا کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہنے کے بعد جب پوچھا کہ انہیں پھر وہی اور کہنے لگی۔

دیکھ پوچھا کہ کچھ میں تفصیل حاصل کر سکی ہوں وہ تم سے کہہ رہی ہیں اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہو تو میں تمہیں ایک شخص کا پتہ بتاؤں گا۔ تم اس شخص کو مل کر اس کے اندر رہو اور اپنے دلی مدعوں سے تفصیل جان سکو گے۔ سنو چاہو اور کیرش

یہاں شہر کا ایک ساحر تھا جس کا نام عیسا تھا۔ عیسا نام کے باپ کے اور طلسم گر کے پاس پہلے ہی حاد اور طلسم کے بے شمار علوم تھے۔ پھر خداوند کریم نے یہاں شہر میں جادو کی تعلیم کے لئے دو فرشتوں کا ہول کیا جن کے نام اور ماریت تھے۔ اصل میں ان فرشتوں کے ذریعے لوگوں کو حرارہ طلسم سے اس لئے کہ جو بھی کوئی شخص طلسم سیکھنے کے لئے ہاروت اور ماریت کے پاس اسے یہ تنبیہ کرتے کہ اگر تو ساری سیکھے گا تو ایمان سے محروم ہو جائے گا۔ زیادہ لوگ اپنے ایمان کے بچاؤ کی خاطر ساحری سے دور رہنے لگے لیکن کچھ ایسے بد پوری طرح اس حرارہ اور طلسم میں ڈوب کر رہ گئے۔ ان میں ایک عیسا بھی تھا۔ سنو پوچھا اور کیرش۔ اس عیسا نے ہاروت اور ماریت دونوں فرشتوں اور طلسم کے سارے علوم حاصل کیے۔ ان سارے علوم کو اس نے اپنی ہاروت ساتھ ساتھ ہاروت کے اور اہل ہاروت محفوظ بھی کر لیا تھا۔

یہ سارے علوم سیکھنے اور انہیں محفوظ کرنے کے بعد وہ ساحر عیسا اپنا نکل کھڑا ہوا۔ اس لئے کہ یہاں میں ان دونوں ساحروں اور طلسم گروں کا ایک ہی عیسا نے یہاں شہر سے نکل کر کسی اور قسمت آزمائی کا فیصلہ کیا تاکہ وہ سب سے اچھے اور سب سے قابل طلسم گر کی حیثیت سے نام پیدا کر سکے۔ نکل کر عیسا نے اری شہر کا رخ کیا۔

ماری شہر کے حکمرانوں نے جن کا تعلق آرائی قوم سے تھا۔ انہوں نے ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ عیسوں اور ہیتوں میں میں بلکہ دونوں کے اندر ماری شہر میں دو دن شہر کے نواح میں ایک بلند کوہستانی سلسلے کے اوپر اس عیسا نے اپ

ایک تیار کیا اس محل کے اندر عیسا اپنی زندگی کے آخری دنوں تک ایک شہنشاہ کے لئے دن گزارنا رہا۔ آخر اسی محل کے اندر موت نے اسے آیا۔ مرنے سے قبل کے اندر اس نے اپنے ہمت سے شاگردوں کو وہ علوم فاضل کئے کہ جو اس نے اپنے ہمت سے لوگوں کے علاوہ ہاروت اور ماریت فرشتوں سے حاصل کئے

اس محل کے آس پاس اور قریب قریب کی ہیتوں اور شہروں کے لوگوں کا کہنا ہے کہ اس دریا اب بھی اس قلعہ کو مل کے گھر بچکتی ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس دریا کا پانی پانی رہتا ہے۔ یہاں کا نام سیوک اور پانی کا نام اوتار ہے۔ اس کا یہ سیوک اور اوتار دونوں ہی عیسا کے شاگردوں میں شامل ہیں۔ کچھ حصہ کے بعد مر گئے اب ان کی مدھن اس محل کے اندر کبھی نہیں ہو سکتی۔ لوگوں کو دکھائی دیتی ہیں اور یہ لوگ بھی سمجھتے ہیں کہ وہ دونوں اس جگہ اپنے اور کھاتے پیتے ہیں۔

اب نہ تو عیسا کی مدھن کو دیکھا ہے اور نہ ہی سیوک اور اوتار کی مدھن ہے۔ یہ ساری باتیں جو اب تک میں نے تمہیں بتائی ہیں یہ ایک شخص آرمگ کا حاصل کی ہیں۔ آرمگ ایک تارک الدنیا یہودی درویش ہے۔ جو قدم ماری شہر کے قریب ہی ایک بستی میں رہتا ہے۔ اب ہمارا ہدف یہ سلیوٹ اور اوتار ہے۔

میں نے کہ بڑھے یہودی درویش آرمگ کے مطابق قدم ماری شہر کے کھنڈرات میں قدر لوگ ہیتوں اور شہروں میں رہتے ہیں کہ وہ انہیں میں تھانوں اور اتحاد دیتے ہیں ایک ہار ایک ہارے کو خوب سنا سنوا کر عیسا کے محل کے باہر اور پھر وہ کراہو محل سے باہر بازو دھاتا ہے مرنے کا جانا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ہر پختہ چیز کیا جاتا ہے وہ عیسا کے محل میں رہنے والے سیوک اور اوتار کا ہوتا ہے۔

میں بتا رہا تھا کہ جب بھی لوگ ان مدھن کی غذا کے لئے کھڑا پیش نہیں کر کے اوپر پہنچ کاٹا ہوا سب سے اونچا کھس ہے اس کے اوپر بجلی پٹنے کی بجائیک آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ عیسا کی ہیتوں اور لمبے کا اٹھار کرتی ہے۔ اور جب وہ بجلی چمکتی ہے اور ہاتھ دیتے ہیں کہ سیوک اور اوتار کی مدھن حرکت میں آتی ہیں اور

کی ہستیوں میں آدم خوری کا کام شروع کر دیتی ہیں۔ اور جب انہیں پھر سے ہر پہنچا
کیا جاتا ہے تو وہ آدم خوری ترک کر کے پھر خاموش ہو جاتی ہیں۔

سنو پوائنٹ اور کیرش میرے دونوں عزیز ہوں جاؤ کہ اس محل میں ہمیں
بیمیں بلکہ سلوک اور اوقار کی مدحوں کے خلاف حرکت میں نہ آنا ہو گا۔ اس کے
نیوں کی وجہ سے لوگ ہمیں اس قدم محل کے قریب آکر جب ہر پہنچے خا
طور پر کراچی کرتے ہیں تو وہاں مجھ دیر ہوتے ہیں۔ اب لوگ اس قدر اس
متاثر ہیں کہ اپنی فتنیں وہاں لاتے ہیں اور خدا کے واحد کو فراموش کر کے انہوں
محل یہ کہ اس محل کو اپنی بندگی کے لئے ایک منہ کھ لیا ہے بلکہ وہ خداوند
کر کے ان مدحوں سے مدد بھی طلب کرتے ہیں جو سب سے بڑا شرک ہے۔ اس
کے خلاف ہم نیوں نے جہاد کرنا ہے۔

اتنا کہنے کے بعد جب ایلیکا خاموش ہوئی تو یونان ایلیکا کو مخاطب کے
ایلیکا تو کچھ تم نے اب تک ہم سے کہا ہے تو کیا ساری باتیں تم نے خود براہ راست
سے حاصل کی ہیں۔ اس پر ایلیکا کہنے لگی۔ نہیں میں براہ راست اس سے کچھ
کر مخاطب ہو سکتی تھی۔ میں ان مدحوں میں میرا گھر ہوا اور میں ایسے وقت وہاں
وقت بڑھا یہودی درویش کچھ لوگوں سے یہ گفتگو کر رہا تھا۔ میں میں بھی وہاں
ان لوگوں کے ساتھ میں نے جس قدر گفتگو سنی وہ میں نے آکر تم دونوں سے
اب میرا خیال ہے کہ ہمیں مدائن کے اس محل سے دیر سے باہر کے کنا
ہری کی طرف کوچ کرنا چاہئے۔ تاکہ ہمیں اس کے محل میں بسے والی مدحوں
حرکت میں آنا نہ پڑے۔ میرے حیاں میں اپنے کام کی ابتدا کرنے سے پہلے
بڑھے یہودی آرگ سے مل لیتا چاہئے اس سے بالمشافہ گفتگو کر کے تم اس
کے اندر رہنے والی مدحوں سے متعلق مزید تفصیل حاصل کر سکتے ہو۔ اس سے
کی ہی وجہ سے اس علاقے میں شرک اپنے عروج پر پہنچا ہے۔

ایلیکا جب خاموش ہوئی تو یونان پھر بول اٹھا کہ ایلیکا تو ہمیں بتاتے ہیں
کا کام کیا ہے۔ جس میں وہ بڑھا درویش آرگ رہتا ہے۔ اس پر ایلیکا نے
کی کیا ضرورت ہے۔ بڑھا آرگ ایک مٹی کے ڈبر ایک کنوا میں رہتا ہے۔
وقت عبادت میں گزارتا ہے۔ میں وہاں تک تساری رہی ہوں کہوں گی۔
نسل کے لئے اس سے مزید گفتگو کرنا ہے۔ اس کے بعد ہمیں اس کے محل
مدحوں سے پیٹنے کی ہم کو خوش کریں گے۔

وال نے کچھ سوچا پھر وہ ایلیکا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ ایلیکا تو دیکھتی ہے
رات کاں گھری ہو چکی ہے کیا ایلیکا محکم نہیں کہ میں اور کیرش دونوں یہاں یہی
مدائن کے اس محل میں گزاریں اور کل علی الصبح یہاں سے خاری شہر کے
ن طرف کوچ کر جائیں۔ تم وہاں تک اداری رہنا کی کرنا۔ اس پر ایلیکا فوراً
سے۔ تم دونوں یہاں یہی آج کی رات مدائن کے اسی محل میں گزارو۔ کل
دیر سے مدہ میں تم دونوں کو بیوا کر دوں گا۔ اس کے بعد ہم یہاں سے قدم
غذرات کی طرف کوچ کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی ایلیکا اپنا ہلکا سا سس
مخاطب کی گردن سے طعن ہو چکی تھی۔

اس کے کہنے کے بعد تھوڑی دیر تک یونان اور کیرش اس معاملے کی چھٹی پر
مرا کرتے رہے اس کے بعد کیرش بڑے ہارے انداز میں اپنا بالاد یونان کے
سوئے چلتی ہوئی آواز میں یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

میں نے صیبا میں سمجھتی ہوں جس صم کی طرف ایلیکا ہمیں لے جانا چاہتی
نہیں اور دشوار گزار صم ہو گی۔ ہر حال مجھے امید ہے کہ ایلیکا کے ساتھ ہم
وہاں ل کر اس شخص صم کو بھی سر کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ کیا آپ
کہ یہ مدائن شہر تھاں اور کس جگہ ہے۔ اور کیا آپ نے یہ شہر اس وقت
کا یہاں یہ آباد تھا۔ میں پر یونان کہنے لگا۔

یہاں یہاں تھاں تک۔ ہری شہر کا تعلق ہے تو یہ شہر دریائے خاور کے کنارے واقع
ہے۔ باہر دریائے فرات کا ایک صحابہ دریا ہے تو عماران اور مغربی شہر کے درمیان
وہاں ہستانی سہلوں سے نکل کر دریائے فرات کی طرف آتا ہے۔ راستے میں کئی
وہاں اس دریائے خاور سے ٹکراتے ہیں۔ اس وقت ہری شہر تھاں تھا۔
کی تہذیب وقت شہر تھاں اور مغربی اس کا تہذیب۔ میں کہتے تھے۔ ہری شہر
کا اصل ہے کہ یہ حوروں کا بھی مرکزی شہر ہے۔ اس کے بعد حوروں کا اور
مغربی مرکزی شہر تھاں ہے۔ اس پر کیرش پوچھنے لگی۔

ہری شہر اور آرمی کون تھے۔ کیا آپ یہی تھی اور میرے علم میں
ہے کہ اس قوم پر روش ڈالیں گے۔ اس پر یونان بولا۔ یہ سب سہی اقوام
ہیں۔ صحرائے عرب سے رہے اور اسی صحرا سے آئے یہ وقتے وقتے سے شمال
کاہوں کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ اور پھر وہیں پر آباد ہو کر مختلف علاقوں پر
ہیں۔ صحرائے عرب سے نکل کر شام اور عراق کی طرف جانے والی بہت سی

دب تو بھگت کی اور ماری شر کے نواح میں ایک کوستانی سلسلے کے اوپر اس
کی قید کیا۔ اور اپنے کچھ شاگرد بھی رکے جسیں وہ سحر اور طلسم کی تعلیم دیتا رہا
اس سے اندر نہ کر گیا۔

یہ بھی سن رکھا ہے کہ خلیاس کی مداح اب بھی اسی محل کے اندر رہتی
تھیں۔ اس کے شاگرد سیدک اور اس کی بیوی اودھار کی مداح بھی اسی محل
میں تھے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ لوگ پریشانی بلکہ اس کی وجہ
ان میں شرک بھی پھیل رہا ہے۔

ناراض ہو کر تو بڑھا آرگ۔ جب سے پہلے کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے
سے کہ تم جانتے ہو اب مجھ سے بات نہ کیا ضرورت ہے۔ میں تم سے مزید
فرق ہوں کہ ہاں کے اس لادواب درے مثال سادہ خلیاس کی مداح بھی
اور راجی اور بھتی ہے۔ اس کے علاوہ مشعلی طور پر محل کے اندر سیدک
اور مداح بھی مجسم صورت میں قیام کرتے ہوئے ہیں۔ لوگوں نے ان دونوں کو اپنی
نہی یاد رکھا ہے۔ خود میں بھی ان دونوں کو دیکھ چکا ہوں۔ لوگ اس کے لئے
جاتے ہیں۔ اور پہنچے میں ایک بار انہیں بکرا پیش کرتے ہیں جس سے وہ دلاؤں مل کر
جاتے ہیں۔ اور پھر کبھی بکرا پیش کیا جائے تو پھر وہ دلاؤں میں چون آکر خودی پر
مزدہ یہ کہیں کہ جو بھی تم تک اس محل میں داخل ہو رہا سلامت دہر
وہ اس کے میں تم دونوں کو مشورہ دلاؤں گا کہ جہاں سے آئے ہو وہیں لوٹ
دور جہت اور رہی ہے۔ اپنی اس تنگی کی قدر کرو۔ اور یاد رکھو اگر
جاننا ہوتا ہے۔ اصراری صحت سے کام لیتے ہوئے تم سے اس محل کے اندر
نہیں وہاں سے نکلتا اور ابھرنا صعب۔ آگ۔ عذاب کہنے لگا۔

آپ مجھے یہ بتائیے کہ کیا اس محل میں داخل ہونے پر کوئی پابندی
ہے۔ اس پر ارگ ہوا اور کہنے لگا۔ نہیں وہاں تو ذرا کی دہ سے کوئی جانا
نہیں آئے گا۔ جو چاہے اس محل میں داخل ہو سکتا ہے لیکن وہاں میں
دونوں میں بیوی اگر اس محل میں داخل ہونے پر بعد ہو تو یہ رکھو کہیں
نہی ملی نہیں روکے گا لیکن اگر کوئی نہیں نکلے دے گا۔ اور ہاں میں تم سے
ہوں کہ کچھ لوگ جسوں نے اس محل میں داخل ہونے کے لئے اس صحت کا
محل ہوئے بغیر وہاں لوٹ آئے۔ ان کا کہنا تھا کہ جو کوئی بھی اس محل میں
رہے پھر کوئی چیز سرکے ہوئے اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ ان لوگوں کا

حلقہ تحصیل حاصل کی تھی۔ اور اس سے ہمیں یہ پتہ چلا تھا کہ اس قلعے
دروں نے لٹکانا کر رکھا ہے۔ جو ہی لوح انسان کے لئے نہ صرف یہ کہ تباہ
ہیں بلکہ شرک کا باعث بھی بنی ہوئی ہیں۔ بس میں اور میری بیوی دونوں اسی
حلاف حرکت میں آنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے حلاف حرکت میں آنے سے اگر
حلقہ آپ سے تفصیل جانا چاہتے ہیں۔ ہمیں ایک انتہائی مستحق شخص نے بتایا
واحد شخص ہیں جو ان سے حلقہ تفصیل سے جانتے ہیں۔

اس پر ارگ انتہائی شکر سے انداز میں بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ میرے
اس کے حلقہ تفصیل جاننے سے پہلے میں نہیں یہ جانتا ہوں کہ تم سے
بیوی اور لھرانی ملاد اور طاہوں نے خلیاس کے محل میں بسنے والی ان مداحوں
حرکت میں آنا چاہیں جو بھی ان مداحوں سے پہنچے کے لئے اس محل میں داخل
محل سے نکل نہ سکا اور ان مداحوں کا شکار ہو گیا۔ ان مداحوں نے ان کا شکار
کی ہڈیوں پر مشعلی خبر رسوں سے اپنے محل سے باہر ایک ہاسٹل میں جا کر رہا
تم بھی اپنا انجام اپنی بیوی کے ساتھ اب یہ دیکھنے کے چھٹی اور خواہش مند ہو
خلیاس کے اس قدر حافل میں داخل ہو کر راجی سے مقابلہ کرنے کی کوشش
نہیں یقین دلاؤں کہ ان کے مقابلے میں تم ناہم رہو گے اور وہ تم در
کے گوشت سے ملک اندر ہونے کے بعد تم دونوں سے جھپٹے سے اس سے
ہونے والے لوگوں کے بھروں کے ساتھ رکھ دیں گے۔ اس کے تم دونوں کا
اب بھی تم تفصیل جانتا چاہو گے۔

اس پر یونان بڑی براہمدی اور دہری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔
میرے بزرگ میں ان سے حلقہ تفصیل ضرور جانتا چاہوں گا۔ آج
اس محل کے اندر بسنے والی مداحوں کا شکار ہوتے رہے ہیں میں اور میری بیوی
سے مختلف ہیں۔ اور ہمیں امید ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ اس مداحوں یا ہم
کامیاب ہو جائیں گے۔ اس پر بڑھا آرگ بولا اور کہنے لگا۔ اگر تم دونوں
ہے تو پہلے یہ بتاؤ کیا تم اس محل یا اس کے اندر بسنے والی مداحوں سے حلقہ
اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔

ہم دونوں میاں بیوی آنا جانتے ہیں کہ خلیاس ہاں کا ایک بہت پرانا
نے ہاں میں ترے والے دو فرشتہ ہدوت اور مارت سے بھی ساتری سکے
کو دنیا کا ایک نامور ساحر بنا دیا۔ پھر وہ ہاں سے نکل کر ماری شر آیا۔ جس

میں ان کی مدد میں بھڑوہ سے امراں کی قدیم سلطنت تک پہنچی ہوئی تھی۔
 م ا قوام یعنی جیتوں اور آشوریوں نے ابھی طاقت اور قوت حاصل نہ کی تھی۔
 کی سلطنت کا مرکزی شہر اشور کا تھا۔ یہ شہر وہی ہے جسے آج کل باری کہہ کر
 اور جو دوڑنے کا پورے کے کنارے واقع ہے۔ باری شہر جوہریوں کے قبضہ
 رہا۔ باری شہر میں ایک قوم آباد تھی جو سہادی کہلاتی تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ
 غالب رہے کہ سہادی آخر کار انہی کے احمد ہو کر رہ گئے۔

ہیں کا ایک انتہائی طاقتور بادشاہ تھا۔ جس کا نام تھیرت تھا۔ اس کے دور
 سلطنت میں داخل ہوا تھا۔ جوہریوں کے اس تھیرت نام کے بادشاہ نے اپنی
 شادی سحر کے حکمران آسون سوتہ جات سے کر دی تھی۔ بعد میں اس
 ایک لڑکی بھی آسون حیت جات کے حرم میں داخل کی۔

بڑی شہر بنانے کے بعد جوہری تقریباً ایک سو سال تک بڑی طاقت اور
 تھیرت کہتے رہے۔ آخر چودھویں صدی قبل مسیح میں اس کی سلطنت کی
 تھیرت چلی گئی تھی۔ یہ کہ اس کے شمال میں حتی قوم ایک مدت بڑی طاقت اور
 تھی جب کہ جنوب میں مصر کی سلطنت نے بھی ایک حدود شمال میں پہنچا
 تھی۔ جب کہ ان کے مشرق میں آشوری جیتوں اور مصریوں سے بھی بڑھ کر
 اپنی طاقت کی صوبہ میں نمودار ہو رہے تھے۔

دوں کی سلطنت کی بنی اور یوادی مصر کی طرف سے شروع ہوئی اس نے
 آسون سوتہ جات اور اس کے بعد اس کے جانشین آسون حیت جانی
 تھیرت جوہریوں کو بدترین شکستیں دیں کی بنا پر جوہریوں کی طاقت پہلے کی
 تھیرت چلی گئی تھی۔ جوہریوں کے ہارے مصریوں کی راہ سے شروع ہوئے ہی تھے کہ
 شہنشاہ شوبیلو نے حملہ کر دیا۔ شہنشاہ شوبیلو لہا جوہریوں کے علاقوں
 کے پچھلے چلا گیا کہ اس نے جوہریوں کی سلطنت کے تقریباً سارے شمالی حصہ
 اور جوہریوں اور جیتوں کے درمیان ایک حد قائم ہو گیا جس کے مطابق
 اپنی سلطنت کو جیتوں کے قبضہ میں دے دیا گیا تھا۔

ات تک آشوری عربوں نے بھی نیذا شہر کو اپنا مرکز بنانے کے بعد خوب طاقت
 میں آ رہی تھی۔ آشوریوں نے جب دیکھا کہ شہر نے جوہریوں پر حملہ آور ہو
 میں سلطنت پر قبضہ کر لیا ہے تو وہ فکر مند ہوئے انہیں یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ
 میں اپنی سلطنت کو پہلے سے رہے تو ایک دور وہ آشوریوں کے لئے بھی خطرہ

کہتا ہے کہ سرکے کی یہ آواز سانپ کے بھاگنے اور دوڑنے کے مانند ہے۔ وہ
 کہتے تھے کہ میاں کی مداح سانپ کی شکل میں گل غنہ ان کے ساتھ چلتی ہے
 گل میں داخل ہوتا ہے پھر اس کے خلاف حرکت میں آتی ہے۔ اس جو کچھ میں
 نہیں بتا دیا ہے۔ اب معاذ سارے ہاتھ میں ہے۔ چاہو تو اس گل میں داخل
 اپنی موت کو آواز دو چاہو تو وہیں مائن موت کر اپنی اس زندگی کا لطف اٹھاؤ۔

ہوڑے یوادی درویش ارگ کی اس شکلو کے بعد یونان اور کیرش دونوں
 جزائر میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ انھوں ہی انھوں میں اسوں نے
 کیا۔ دونوں نے مل کر ہونے لگے۔ ترک کا شکر یہ ادا کیا پھر وہ وہاں سے بچے اور قدیم
 کے کنڈرات کے قہر ایک ہستی کی سرائے میں دونوں میاں بیوی نے قیام کیا۔
 کہانا کہانے کے بعد یونان اور کیرش دونوں میاں بیوی سرائے کے سرے
 بیٹھے۔ جب کیرش یونان کو غالب رہے۔ چمچنے لگی۔ آپ فانی خیال سپ میں
 بیس کے قلعے میں رہنے والی اں روحوں کے خلاف حرکت میں آنا چاہئے۔ اس
 کہنے لگے۔ میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ ہمیں آئے والی رات تو ان روحوں کے خلاف
 میں آنا چاہئے۔ تاہم حرکت میں آنے سے پہلے اس سلسلے میں 'میں' بیٹھا ہے۔
 کہوں گے اس پر کیرش بولی۔

جب تک ہم دونوں میاں بیوی میاں کے قلعے میں رہنے والی اس
 خلاف حرکت میں نہیں آتے تب تک آپ سے ٹھہرے رہو کہ تھا کہ جوہری
 آرائی اقوام سے متعلق تفصیل سے بتا دیں گے۔ اس وقت ہم دونوں میاں بیوی
 فارغ ہیں لہذا آپ اپنا وہ وعدہ پورا کیجئے اور مجھے اس اقوام کے متعلق تفصیل
 اس پر یونان بولا اور کہے گا۔ ہاں میں اپنے وعدہ پر قائم ہوں۔ سنو میں تمہیں
 سے متعلق ضرور تفصیل بتا دوں گا۔ پہلے میں تمہیں جوہریوں کے متعلق تفصیل بتا
 جوہریوں کے غلبہ کر رہا تھا۔ سراسر عرب سے نکل رہی تھی۔ طرف بہتر
 تلاش میں سرگرداں رہے۔ آخر کچھ عرصے بعد یہ سارے ترہ جمع ہو گئے۔ ان
 قوت میں خوب امداد ہوا اور انہوں نے اپنی سلطنت اور اپنی صورت قائم

شام کی سرزمین میں اچھ پاؤں مارا شروع کر دیئے تھے۔
 آخر اس جوہریوں کی و ششیں رنگ ل میں اور تقریباً سترہ سو سال قبل
 شام کی سرزمین میں اپنی ایک سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس
 انہوں نے چٹائی سلطنت رکھا۔ جوہریوں کی یہ سلطنت اس درجہ طاقت ور رہی

بن جائیں گے۔ لہذا آشوری حرکت میں آئے۔ وہ بھی حوریوں پر حملہ توہ ہو۔
تک جو حوریوں کے پاس اپنی سلطنت کا جہلی حصہ چاہا تھا۔ اس پر آشوریوں نے
لیا۔ اس طرح حوری سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔ تاہم آشوری ایک ایسے بڑے اور
عزیز کی حیثیت سے حیتوں کے سامنے آئے کہ انہوں نے نہ صرف حیتوں کی پیش
روک دیا بلکہ آہستہ آہستہ ان آشوری حوریوں نے حیتوں کی سلطنت کا بھی خاتمہ کر دیا۔
یہاں تک کہ کسے کے بعد پانچ سو قوی دیہ کے لئے رہا۔ دم یا چہرہ دوبا۔
کیرش کو غالب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ کیرش یہ تو حوریوں کے متعلق تفصیلی ہے۔
اموریوں سے متعلق کچھ بتانا ہوں۔

دوسرے سالی گروہوں کی طرح اموری بھی شام کی سرزمین میں داخل ہوئے۔
پہلے صحرائے عرب میں اپنے ریوڑوں کے ساتھ اوہر اوہر مارے مارے پھرتے تھے۔
صحرائے عرب سے نکلے اور پھر چراگاہوں اور انجلی سرزمینوں کی تلاش میں یہ
طرفہ بڑھے انہوں نے اپنا رخ بیتل کی طرف کیا۔ لیٹان، صیدا، ان اور حداد
نام اسی اموریوں نے رکھے تھے۔ صحرائے عرب سے نکل کر ان اموریوں نے بیتل
کیا اور لیٹان کی داہی "شام" میں یہ کچھ عرصہ تک اپنے گھنے اور ریوڑ چراگاہوں
رہے۔

پھر یہ حاشہ بدشامی اموری ماری شہر کو اپنا مرکز بنا کر ایک سلطنت قائم کی۔
کامیاب ہو گئے۔ اموریوں نے دریائے فرات کے وسطی حصہ کے پاس پہلے
حکومت کی بنیاد رکھی پھر انہوں نے نہ صرف شام بلکہ خاص دمشق، دجلہ و فرات کے
کر ڈالے۔ اور وہاں کے قیام و اس گئے۔ اموریوں کی سلطنت پر اموریوں کے اتحاد
نے حکومت کی اس کی سلطنت شمال میں حیتوں سے لے کر جنوب میں ایران تک
گئی۔ تاہم یہ اپنی سلطنت کو زیادہ وسعت نہ دے سکے اس لئے کہ اس وقت چہر
اور حتی ایک بہت بڑی طاقت بن کر نمودار ہو چکے تھے۔ اموریوں کے سب سے
اور طاقتور بادشاہ کا نام ریمیری تھا۔ اس زمانہ کی اس اپنی سلطنت میں ہوتے چہر
سکوں پر اس نے یہ تحریر لکھا رکھی تھی۔

"میں نے سورج کے طلوع ہونے سے سورج کے غروب ہونے تک چہر
میں گزری اور میں نے دجلہ و فرات کے درمیان سے بحر مدی تک راستہ پیدا کیا
جس وقت اموریوں کی سلطنت اپنے عروج پر تھی انہی دنوں بیتل کی سلطنت بھی
کے شباب و عروج پر پہنچ گئی تھی۔ بیتل پر بھی ان دنوں عرب ہی حکمران تھے۔

ایک حکمران حورانی نے اموریوں کے مرکزی شہر ماری پر حملہ کر دیا اور ان کی
بادشاہی پروردہ کر دیا اس طرح بیتل کے حکمران حورانی کے ہاتھوں اموری سلطنت کا



یہاں تک کہ کسے کے بعد پانچ سو قوی دیہ کے لئے رہا اس کے بعد وہ پھر سلسلہ
اور پھرتے ہوئے کہ رہا تھا دیکھ کیرش اموری حوریوں کی خوشحالی کے وہ جب تھے۔
وہاں نے حیتی بازی کے سے "حوری" کا انتقام کر رکھا تھا۔ دوسرے یہ کہ
ماتجہ اس کے جہرئی تعلقات انتہائی عرصہ اور اپنے تھے۔ انہوں نے ایک تجارتی
میں بیتل تھی جس پر سفر کرتے ہوئے اپنے ہمسایوں کے ساتھ انہوں نے انتہائی عرصہ
شمار کرتے۔

تجارتی گزرگاہ کچھ یوں تھی کہ شہر اسکندرون کے پاس سمندر ڈیلن کے بڑے
ہوا اور آگیا ہے جہاں سے دریائے فرات کے مغربی موڑ تک کوئی ایک سو
ہزار میل مائل اور فاصلہ آج کے درمیان میں سے ایک قدرتی گزرگاہ کی
صورت رکھتی ہے۔ یہاں پہنچ کر یہ گزرگاہ شمال و مغرب کی جانب سے پھاڑوں اور
پہاڑوں سے صحرائی ریلوئیں قسم کر دیتی ہے اور ایک راستہ سامنے جاتا ہے جو ایک
دو کی میں پہنچتا ہے دوسری طرف ایک سمندر کے کنارے لے جاتا ہے۔ اسے
شمال گزرگاہ کا نام بھی دیا گیا تھا۔

یہاں کا علاقہ "مار" سمندر اور کی کدالی کے واسطے متفق ہے۔ حوریوں کے "فری"
کے محل کا محل اور وہ نکلا ہے۔ کدالی سے دو سالہ دور ہے۔ ماری نام کے محل کا
نام یہ تھا ہے کہ اس سے مل کے وہاں تیس سو عرصہ تھے اور ان کے ماری کی جگہوں پر
حوریوں اور حلیوں کے ہوتے تھے۔ یہ وہاں تیس سو عرصہ تھے اور ان کے ماری کی جگہوں پر
یہاں سے موسم کا نام ہے۔ یہ محل ماری کے لئے مورت کا نام تھا۔ وہاں پر نکلا ہے
یہاں تھا۔ اس میں ہے شہر محل کا نام اور بیتل کا عرصہ چہرے سے ہے ہوتا ہے۔
یہاں کا محل کی محل کے دو کتبوں میں ہے اور بیتل پر ہے۔ اب موسم ہوتا ہے کہ چہر
کے عرصہ انتہائی ہوتے تھے۔ ایک ماریت عرصہ رکھیں سمندر بادشاہ کی محل کی تھی جس میں
یہاں سے فرات اور طاقت کا نشان ہے۔ عرصہ کا نام اس محل سے ہے۔ طاقت
یہاں قیادت کی اطلاع اموری حوریوں نے بحرین قوت کی تھی۔

یہ لوگوں کے علاوہ اسرائیلیوں کی ایک سب سے بڑی دیوی بھی ہے جس کا نام عاشرہ
 دینا دینا کی دیوی مانا جاتا تھا۔ یہ وہی دیوی تھی جو دوسری عرب اقوام میں
 ام سے پوجی جاتی تھی۔ دیویوں میں اس کا مرتبہ سب سے بلند تھا۔ اسرائیلیوں
 سب سے بڑے دیوتا امور کو ایک کعبے کی صورت یا ایک ستون کی صورت میں
 تھے۔ اسے مقدس ستون کا نام دیا جاتا تھا اور اس کے سامنے اسرائیلی
 دیوتا اور کیا کرتے تھے۔ اسرائیلی عیب وضع قطع کے لوگ تھے۔ اس کے مردوں
 کی بیویوں اور عورتوں کے پاؤں میں جوتے یا سارے ہوا کرتے تھے۔ مردوں
 کی کپڑوں اور کھادوں ہوا کرتی تھیں۔ انکوں کے پرے پٹے سیٹی رنگ کے اور
 کپڑی تھیں۔ ہاتھ کے ٹھکان مورانی نے اس قوم کا خاتمہ کیا اور اس کے
 دیوتا پر حملہ آور ہو کر اسے تباہ و برباد کیا اور اسے غلطیوں میں تبدیل کر دیا۔

اس سے بعد یہ ہاتھ جب راکو کیرش پھر پل اور کسے گئی۔ اب آپ مجھے آرائی
 جس کے تفصیل بتائیے۔ اس پر یہ ہاتھ پل اور کسے گئے۔

اس آرائیوں کا تعلق ہے تو یہ پہلے شمالی عرب کے صحرائوں میں خانہ بدوشوں
 کے رہنے کے بعد میں یہ لوگ آرائیوں کے نام سے موسوم ہوئے۔ دوسرے
 ان عرب جو ان سے پہلے گزرے یا بعد میں صحرائے نخل کر شام کی طرف
 آئے بھی وہ "فون" اپنے ہمسایوں یعنی ہاتھ اور شام کی سردیوں پر قبضہ
 کرنے کے بارے میں رہے۔ دوسرے ہزار سال قبل مسیح کے آخر میں یہ عرب وسطی
 کے علاقوں پر آئے۔ "نا شروع ہو گئے۔ اور وہیں اسوں نے ایک اجتماعی شکل
 میں دریائے فرات کے کنارے یہ خانہ بدوش عرب ہی کہلاتے تھے۔ یہاں
 ان کے باشندے تھلے پلا سہول نے اسیں آرائی نام دیا اور اس سے پہلے وہ
 کہلاتے تھے بلکہ عرب خانہ بدوش کے نام سے پکارے جاتے تھے۔

فرات کے کنارے آباد ہونے کے بعد یہ آرائی آہستہ آہستہ اپنی آبادی کو
 عرب میں دور تک پہنچ گئے تھے۔ اور ہوں ہوں ان کی آبادی بڑھتی گئی ان
 قوت میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ چودھویں صدی قبل مسیح کے اوائل میں
 ان کی قوت حاصل کرنے کے بعد ہاتھ اور شان شام پر جسے شروع کے تو اس
 میں بھی حرکت میں آئے تھے۔ جیٹوں کی وجہ سے جو ان سرزمینوں میں
 رہا ہی بھی اپنے لئے نخل و حرکت کے دروازے کھل چکے تھے۔ تیار نے
 ان پر اپنی عورتوں کی بیٹائی سلطنت کو چاہ کر دیا تو آرائیوں کو بھی اپنا آپ

یہ گزرگاہ کوستان طاروس کے پاس طرف واقع ہے اور اسے بعض اوقات
 کا نام بھی دیا گیا۔ اسی شاہراہ پر سفر کرتے ہوئے اسرائیلی خلیج فارس اور دریائے
 کنارے شہروں کے علاوہ خیزا اور ہاتھ سے بھی تجارت کرتے رہے جب اسرائیلی
 ہو گیا تو ان کے بعد ہاتھ، مصری، آشوری، سیری، آرائی، کلدانی، ایرانی، یونانی اور
 اسی شاہراہ کو استعمال کرتے ہوئے اپنی تجارت کو فروغ دیتے رہے۔

اس موقع پر اہم کیرش ہاتھ اور ہاتھ کو مطلب کر کے کہنے لگی کہ
 اسرائیلیوں کے مذہب کے متعلق بھی کچھ روشنی ڈالیں گے۔ اس پر ہاتھ نے
 تک پہلے خود سے کیرش کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

جہاں تک اسرائیلی عربوں کے مذہب کا تعلق ہے۔ ان کے مذہب کی
 ان عربوں سے مختلف نہ تھی جو صحرائے عرب میں رہتے تھے اور طبی قوتوں
 کرتے تھے۔ یہی پرستش شام اور عرب کے قدیم خانہ بدوشوں میں بھی دلتی تھی
 پہلے دیوتا کا نام "امور" تھا اور اسی امور کی وجہ سے یہ عرب اسرائیلی کہلاتے
 بلکہ کا دیوتا تھا اس کے علاوہ ان کے اور بھی بہت سے دیوتا تھے جن کی یاد

دیکھ کیرش میں تھیں یہ بھی بتاتا چلیں کہ اسرائیلیوں کے دیوتا روانہ
 عبرانیوں (اسرائیلیوں) "شوریوں" عورتوں کے دیوتاؤں سے ملے ہیں کیونکہ یہ
 اور قوش عرب تھے۔ لہذا ان کے دیوتا بھی ایک جیسے تھے۔

امور کے بعد اسرائیلیوں کا سب سے بڑا دیوتا "حدو" تھا۔ اہادی دیوتا
 آدیا "کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ اس کا ایک نام "ہانو" بھی تھا یعنی رات کا دیوتا
 کے قبضہ میں ہار شیں اور آندھیاں تھیں۔ مغربی ایشیا کا یہ ایک اہم دیوتا تھا اور
 نخل اور رات کی شکل میں لایا گیا تھا۔ آگے چل کر یہی عظیم الشان
 صورت اختیار کر گیا۔ جس کی پرستش نہ صرف بنی اسرائیل نے کی بلکہ آشوری
 دیگر عرب اقوام بھی اس دیوتا کو اپنا سب سے بڑا دیوتا تسلیم کرنے لگے تھے۔

اسرائیلیوں کا ایک اور دیوتا بھی تھا جس کا نام "رشف" تھا جسے آگ کا دیوتا
 مانا تھا۔ مصریوں نے اپنے ہاتھ اس دیوتا کو کوئی دسرا نام دے کر اپنا دیا اور اس کی
 شروع کر دی اسرائیلیوں کے ایک اور دیوتا کا نام "وحن" تھا جس کی ہاتھ میں بھی
 پرستش کی جاتی تھی۔ یہ خوراک کا دیوتا تھا۔ دیگر کئی شہروں میں بھی اس دیوتا کی
 پوجی جاتی تھی اور غذا کے اس دیوتا کو روک ہانی کہیں کا دیوتا مانتے تھے۔

دکھائے کا موقع ملا۔ لڑا انہوں نے ان طاقتوں میں اپنی سلطنت قائم کرنے کے لیے
جیڑی کے ساتھ جنگ و جدوجہد کر دی تھی۔

آرامیوں نے سب سے پہلے وادی لبنان میں دریائے عاصی کے آس پاس
کو اپنا دار الحکومت بنایا اور علاقے میں جیتوں اور حوریوں کی فی جلی آبادی
تھی۔ آرامیوں نے ان پر اس قدر غور و خردی سے قبضہ کیا کہ باقی تمام
"حوریوں" حوریوں کو اپنے سامنے دیکھ کر گھبراہٹ میں بیٹھے اور یہ قومیں
اندر ہدیب ہو کر رہ گئیں تھیں۔ دریائے عاصی کے آس پاس اپنی حکومت قائم کر
آرامیوں نے مزید پھیلا شروع کیا اور انہوں نے وہ اور سطحیں قائم کر لیں۔
ان کی پہلے ہی دریائے عاصی کے اطراف میں قائم ہو چکی تھی۔ دوسری حکومت
دریائے فرات اور دجلہ کے درمیان میں قائم کی اور تیسری سلطنت شام کے علاقے
کرنے کے بعد انہوں نے دمشق پر قبضہ کیا اور دمشق کو انہوں نے اپنا اس قیام
مرکزی شہر قرار دیا۔

آرامیوں کی پہلی سلطنت جو لبنان کی وادیوں میں دریائے عاصی کے پاس
تھی وہ کچھ عرصہ قائم اور دائم رہی اس لئے کہ آرامیوں کی اس سلطنت کے
کھدائی حرب تیار تھے جو آرامیوں ہی کے رشتہ دار تھے۔ یہ ذاتی محاذ
کرتے تھے۔ یہاں تہذیب و رانی اور تجارت کو فروغ دینے تھے اس لئے تمام
طرف سے کوئی خطرہ نہ تھا۔ جن "حوری" اور "حوریوں" اور دریائے عاصی
سے نکال کر آرامیوں نے اپنی سلطنت قائم کی تھی وہ لبنان کے کوہستانی علاقوں
فارغ البالی کی زندگی بسر کرنے لگے اور انہوں نے بھی آرامیوں سے پیچھے ہٹ کر
کوشش نہ کی لڑا یہاں آرامیوں پر سکون حکومت کرتے رہے۔

آرامیوں کی دوسری سلطنت جو دریائے دجلہ اور فرات کے درمیان میں
تھی۔ وہ زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکی اس لئے کہ اس سلطنت کے اطراف میں
تھیں۔ پہلی مثال میں طاقتور تھی اور دوسری اس سے بھی بڑی قوت میں
میں آشوری حرب تھے۔ جسوں نے دنیا کو اپنا مرکزی شہر بنا کر ایک بہت بڑی
کر لی تھی۔ عرب ہونے کے باوجود اس سے آشوریوں نے کچھ عرصہ تو جدوجہد
درمیان آرامیوں کی سلطنت کو برداشت کیا لیکن جلد ہی حالات بدلنے لگے۔

وہ اس طرح کہ سب سے پہلے حتی آرامیوں کی اس سلطنت پر حملہ
ہوئے لیکن آرامیوں نے اس حالات اور قوت سے جیتوں کا مقابلہ کیا کہ کئی مہینوں

اور مدد تین شکست دی جس کی بناء پر حتی ایک طرح سے آرامیوں کے آگے ہٹ
۔ اسے دور میں انہوں نے آرامیوں پر حملہ آور ہونا بند کر دیا۔

آرامی عرواں نے جب یہ دیکھا کہ ان کے آرامی بھائی آہستہ آہستہ جیتوں پر قبضہ
دریائے دجلہ اور فرات کے درمیان اپنی قوت میں سہ پناہ اضافہ کرتے چلے جا رہے
تھے۔ اپنے لئے آرامیوں کی طرف سے خطرہ محسوس کرنے لگے لہذا نویں صدی
قبل مسیح میں آشوری آرامیوں پر حملہ آور ہوئے۔ اس جنگ میں آشوریوں کے
جہاں کو بدترین شکست ہوئی اور یہاں نویں صدی قبل مسیح میں آشوریوں کے
اقدامات کے وہ اپنے میں مدد کی طاقت کا قیام نہ کر سکا۔

اس دوران تیسری سلطنت سب سے زیادہ اہم اور مضبوط تھی۔ اس سلطنت کا
بانیہ یامہ بنی دمشق تھا۔ یہ سلطنت زیادہ عرصہ مدد عمل مسیح کے ادراک میں
رہی۔ حتی اس زمانے میں عبرانی اور اسرائیلیوں نے اپنی بادشاہت کی بنیاد رکھی
آہستہ آہستہ یہاں آرامیوں کی بہت بڑی سلطنت بن گئی۔ اس سلطنت کی حدود
دریائے فرات تک تھیں تو دوسری طرف دریائے بروک تک پھیل ہوئی تھی۔
یہ آشوری علاقے میں جنوب کی جانب عبرانی اور اسرائیلی علاقے کو چھوتی
تھی کہ کہ بہتوں کے مشرق کے طرف کا پورا شامی علاقہ شمالی شام اور باستان
درج۔ علاقے آرامیوں کے قبضہ میں آچکے تھے۔ پھر اس علاقے میں آرامی
قوت پکڑ گئی۔ عبرانی اور اسرائیلی فلسطین میں آباد ہو کر ایک طاقت اور قوت
بن گئے۔ اور ان کا تعلق بھی بیرونی طور پر صحرائے عرب ہی سے تھا۔ وہ
کہ تہذیب دشمن بننے چلے گئے تھے۔

یہاں آرامیوں اور ان کے جنوب میں آباد عربوں میں جنگیں شروع ہو
گئیں۔ پہلی جنگ عبرانیوں کے بادشاہ طاہت کے زمانے میں شروع ہوئی جو عبرانی
عالم میں کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد آرامیوں کے ایک بادشاہ جس کا اصل نام ہد
طاہت کہتے تھے اسے ایک جنگ میں اللہ کے نبی اور ہی اسرائیل کے بادشاہ
شکست دی۔ اس طرح حضرت داؤد نے آئے کی اس کاٹوں پر قبضہ کر لیا جو
تھیں اور جن سے وہ خوب دولت کما رہے تھے۔ حضرت داؤد اور ان کے بعد
تین صدیوں کے دور میں عبرانیوں کے ہاتھوں آرامیوں کو پے در پے
میں کی جا پر آرامی ایک طرح سے عبرانیوں کے ہاتھوں میں آ رہے گئے

لیکن جب سلیمان علیہ السلام کے بعد اسرائیل کی سلطنت لاہو صول میں
گئی۔ ایک کام یہودیہ دوسرے کام اسرائیل رکھ، انہی دونوں آرمیوں کا
انتہائی طاقتور اور جرات مند انسان بن جس کا نام بنو داود یہ تقریباً ۸۵۰ سے ۷۲۰
سب تک آرمیوں کا حکمران رہا۔ آرمیوں کا پوشہ کے بعد بنو داود کے عہد
عسکری طاقت کو بڑھا رہا۔ ساتھ ہی ساتھ سیاست میں لیتے ہوئے یہ یہودیوں
سلطنتوں کو آپس میں لڑا بھی رہا تاکہ وہ آپس میں الجھے رہیں اور آرمیوں
توجہ نہ دیں۔

جب بنو داود نے اپنی عسکری اور فکری طور خوب ہی قوت بنا لیا
مصرانی اور اسرائیلی سلطنتوں پر ضرب لگانے کا فیصلہ سب سے پہلے وہ یہودیہ
پر حملہ آور ہوا۔ یہودیہ کی سلطنت کو بنو داود نے شکست دی اور غزاق
میں تک کہ یہودیہ کے حکمرانوں سے بڑے قیمتی فوج وصول کرنے کے ساتھ
میں رہی ہوئی قیمتی اشیاء اور برہم کے شای مخل میں قدر پرانے نوادرات کے
بنو داود سب سمیٹ کر دھن لے گیا تھا۔

کچھ عرصے تک سکون رہا اس کے بعد آرائہ بادشاہ بنو داود پر حملہ
اس بار اس نے یہودی سلطنت کے دوسرے حصے فتح کر دیے۔ اسے بھی
بدترین شکست دی اور اس کے ایک شہر جلاط پر قبضہ کر لیا۔ یوں حضرت
بعد آرائی اپنے بادشاہ بنو داود کے دور میں حرکت کرنے اور انہوں نے اپنی
نئی اسرائیل کو بدترین شکست دے کر اپنا پا بکھار دیا تھا۔

بنو داود کے بعد حرائیل آرمیوں کا پوشہ آرمیوں کی تاریخ میں
بڑا جنگجو پوشہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس نے اسرائیل کے خلاف پیش قدمی شروع
جنگی سمت میں دریائے اردنوں تک پیش قدمی کرنا اور بھی جہوت میں گرتا
وقت اسرائیل کا پوشہ بڑھ کر بنا جو مکمل طور پر آرمی کے پوشہ حرائیل کے
پر رہ گیا تھا۔ حرائیل اس پر بھی حملہ آور ہوا اور شکست دے کر اس کے
بچاؤں کو ڈرے اور دس دھمیں رہنے دیں اور باقی جنگی سامان حرائیل نے
بچھین لیا۔ ایسا کرنے سے حرائیل کا ایک مقصد یہ ہوا کہ مصر اور عرب کے
وہ اپنے قبضے میں رکھنا چاہتا تھا۔ اس مقصد کے پیش اس نے فلسطین کے
میں فتوحات کا سلسلہ مزید بڑھا دیا۔ یہاں تک کہ اسرائیل کے مرکزی شہر
جہاں دوڑا۔ لیکن یہودیوں نے یہ دھم کے مکمل طور پر سامع کر رکھا تھا۔

بنو داود نے پیش کیا اور اسے واپس جانے پر آمادہ کر لیا۔ اس طرح آرمیوں کے پوشہ
اس نے اسرائیل کی سلطنت کو اپنے سامنے مکمل طور پر منسوب کر لیا تھا۔
مکمل کے بعد ایک عرصے رزین آرمیوں کا پوشہ بنا۔ دوسری طرف بنی اسرائیل
اور بھی قوت ہو گیا اس کی جگہ رزین بنی اسرائیل کا پوشہ بنا۔ رزین کے تخت
بنو داود آرمیوں کا پوشہ رزین اس کے خلاف حرکت میں آیا اور ایک لشکر لے کر
یہاں تک کہ رزین پیش قدمی کر لی شروع کی۔

اس کے بعد پوشہ رزین جاتا تھا کہ وہ آرمیوں کے پوشہ رزین کا مقابلہ نہیں کر
سکتا۔ آرمیوں کے مقابلے میں بنی اسرائیل نے پوشہ رزین نے آشوریوں سے مدد
لی۔ اسی وقت آشوریوں کا حکمران تغلت پلاسر تھا۔ جب تغلت پلاسر سے رزین نے
مدد کی تو تغلت پلاسر اسرائیلی پوشہ رزین کی مدد پر آمادہ ہو گیا اور اپنا ایک لشکر لے
آرمیوں پر حملہ آور ہوا۔

دوسری طرف جب آرمیوں کے پوشہ رزین کو پتہ چلا کہ آشوری عہدوں کا پوشہ
اس پر حملہ آور ہونے کے لئے پیش قدمی کر رہا ہے تو اس نے یہ دھم کی طرف
توجہ دیا کہ وہ مرکز تغلت پلاسر کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ لیکن تغلت
پلاسر نے آرمیوں کے پوشہ رزین کو بدترین شکست ہوئی پھر تغلت پلاسر رزین
پر شکست دینا چاہا گیا یہاں تک کہ آشوری پوشہ تغلت پلاسر نے دمشق کے سولہ
ہزار لاکھ لاکھ لاکھ شہروں کو مکمل طور پر پامال کر ڈالا۔

اس کو ان میں یہودی کا بھی تختہ سامنے آیا جسے سیلاب آگیا ہو اور آرمیوں کی جگہ
مصر پر حملہ کیا ہو۔ چھوٹے بڑے شہروں کو فتح کرنے کے بعد آشوری پوشہ تغلت
پلاسر کے سامنے اپنے لشکر کے ساتھ آکر خیرہ زن ہوا۔ پھر وہ دمشق شہر پر حملہ
آرمیوں کے پوشہ رزین نے شہر سے باہر نکل کر آشوری پوشہ تغلت پلاسر کا
اس رزین کو بدترین شکست ہوئی۔ اس جنگ میں آرمیوں کے پوشہ رزین کو
کھانا نہ ملا گیا۔ اس طرح آرمیوں کی اس سلطنت کا بھی خاتمہ ہو گیا اور بنو
داود پر آشوری عرب قابض ہو گئے تھے۔



انتا کہنے کے بعد یونان تھوڑی دیر کے لئے راجا مجروحہ وہاں کتا پار گیا تو
مگر آشوروں کے انہوں آرمیوں کی سلطنت کا قاعدہ ہوا ان کی سیاسی اور
قدیمیاں بھی قسم ہو گئیں لیکن اس کی تجارت اور تصعب پر امن مداخلت بعد میں
ری۔ آرمی تاجروں کے قافے پر رے شام اور عمرائے عرب میں کافی عرصت
رہے۔ تجارت کی فرض سے شمال سمت یہ لوگ دریائے وید کے منبع تک پہنچے
ہاتل میں انہوں نے اپنے بڑے بڑے تجارتی مرکز قائم کر لئے تھے۔ صدیوں
تجارت انہی آرمیوں کے قبضے میں رہی۔ جس طرح بحری تجارت اس کے کھلاں
میدانوں کے قبضے میں رہی۔ اسی طرح بری تجارت پر آرمیوں کا قبضہ رہا۔
کھانوں سے ارفغان اور افریقہ سے زرگل کار پاروں کے علاوہ تانبہ آرمیوں
دانت وغیرہ خریدتے تھے۔ سمندر کی چھریں بھی سوئی بھی لینے تھے جن کے لئے
میں شیخ فارس کو کافی شہرت حاصل تھی۔ ان چوروں کی خرید و فروخت سے آرمی
دولت کھاتے تھے۔ تجارت کا یہ سلسلہ اب بھی آرمیوں کے ہی ہاتھ میں ہے۔
یونان جب یہاں تک کہ چکا تو کیرش پر چ میں ہوئی اور کہنے لگی۔
بہت مشکور اور بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے لئے حوریوں اور یوں اور
پر روشنی ڈالی۔ تب تھوڑی سی دھت حوریوں اور آرمیوں کے مذہب
روشنی ڈالیں۔ اس پر یونان بھر کہنے لگا۔

دیکھ کیرش اپنے حوری اور اشوری بھائیوں کی طرح آرمی
دو تالوں کی پوجا پاٹ اور پرستش کرتے تھے۔ ان کے سب سے بڑے دیوتا کا
بھلی اور مرد کا بھی دیوتا تھا۔ اس کی ایک صفت مہمانی کی تھی۔ یہ دیوتا
سے زمین میں قوت نمود بخشتی تھی۔ اس کی ایک صفت تھری بھی تھی اس
طوفانوں اور سیلابوں کی شکل میں نمایاں ہوتا تھا۔ اس دیوتا کا ایک لقب ریمو
مگر بنے اور برسنے والا۔ دیوتا کو ایک بھلی کی بیٹہ پر محبت قیوم رکھا جاتا تھا اور
قوتوں کا نشان بھی سمجھا جاتا تھا۔

آرمیوں نے اس سب سے بڑے دیوتا کا بہت جامعہ ہیرا پوس
شام و لیناں کے دوسرے شہروں میں بھی اس کے بہت سے پیکل اور
تھے۔ شہم کے زراعت پیشہ لوگوں کو اس دیوتا سے بڑی محبت تھی۔ آگے
کے ساتھ ساری کی کرلوں کو بھی شامل کر دیا گیا تھا۔ اور اس کے سر کو
سے آراستہ کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ سورج کی کرلوں والے سر کے

ہدک شہر میں قیوم کیا گیا تھا۔

یونان کے آرمیوں کی سب سے بڑی دیوی انتا تھی جو حد کی دیوی
تھی۔ یونانی اور مدین اسے شامی دیوی کہہ کر بھی پکارتے تھے۔ یونانی اور
اس اور اس کی پوجا پاٹ سے ایسے ساڑھ ہوئے کہ پہنے یہ دیوی یونان پہنکی اور
ان پوجا پاٹ شروع ہو گئی۔ یونان سے اس دیوی کے بہت اتلی جا پہنچے اور اتلی
یونان کے لئے مدد اور جگہ جگہ یادگار میں قیوم کی گئیں۔ ایک یادگار میں اتلی
دیوی ایک تخت پر بیٹھ رکھی گئی ہے اور دونوں جانب دو شیر ہیں۔ اس دیوی
کا نام خواجہ سرا ہوا کرتے تھے۔

کے لئے یونان کو رنگ جانا پڑا ان لئے کہ اسی کو ایڈا نے اس کی
میں دینے کے بعد قتل اس کے کہ ایڈا بڑے بڑے یونان پہلے ہی
کے لئے تھے۔

یونان نے بوقت میری گردن پر مس دیا ہے مجھے تمہارا بھارت تھا۔ میں تمہاری
میں چاہتا تھا۔ میں کب اور کس وقت تمہاری کے پر مار کر تل کارخ
پر ایڈا کہے لگی۔ منو یونان تم اور کیرش آج شام کے وقت تمہاری کے
کارخ کر۔ اور میں میں تمہیں یہ بھی بتاؤں کہ نوج اس محل کے اندر قیوم
اور اندر کی روحوں کو کوئی شیوں کے لوگوں کی طرف سے بکرا پیش
کرتے ہیں۔ پھر انھوں نے وہاں کیسے بکری کو اوجھ کر رکھا جاتے ہیں۔ اس پر

یونان نے وہاں کو اپنی اصل محل و صورت میں جیس کے محل کا رخ کرنا
سے لگی۔ ہیں۔ تم دونوں اپنی اصلی شکل و صورت میں جیس کے محل کا
میں۔ اس کے اندر قیوم کرنے والے سیوک اور اونا تمہارے ساتھ کیا
دش کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس کے عذاب کوئی تمام کرنے کی کوشش
کے ساتھ ہی ایڈا کا سلسلہ دیتی ہوئی پیڑھہ اوتھی تھی۔



نہ سے تھوڑی دیر پہلے یونان اور کیرش سرائے کے کمرے سے اٹھے اور
ان کی طرف چل دیئے۔ راستے میں وہ یودی وودیش ترک کی چھوڑی کے
نہ اس وقت اپنے چھوڑے کے پھر آگ کا لاؤ روش کے میں ہوا

ساتھ تھیں ہیں۔

اب میں آگ تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر وہ بولا اور کہنے لگا دیکھ اجنبی میں
کی طرح ستا ہوں جس طرح اس سرزمینوں کے لوگوں میں مشہور ہے اس
لوگوں کو بتا رکھا ہے۔ دیکھ اجنبی چہ ماہ پئے نہیں کے اس عمل کا اسرار
ایک انتہائی اور پچا اور ماہر ساحر اور عامل ان عقاقین کی طرف آیا تھا۔ وہ
سحر کرنے کا بھی بہترین علم رکھتا تھا۔ اس اپنے اس علم کی بناء پر وہ خاص کے
عامل ہوا۔ حسب حادثہ سیلوک اور اوتار نے اسے اپنا لقمہ خرمانا چاہا لیکن اپنی
قوتوں کی وجہ سے وہ ساحرا اور عامل سیلوک اور اوتار کے ہاتھوں سے بچ کر
بھاگا۔ اور روئے ظاہر کے کنارے پہنچ گیا۔ اس دنوں پر باری کا موسم تھا۔
اور اس نے اس کی تارکی میں اس ساحر اور عامل کا وقت کیا وہ ہر صورت میں
ظاہر بنے تھے۔ اور اسے بھاگنے کا موقع نہیں دیا چاہتے تھے۔ دریا کے کنارے
مال اور مائرنے اپنی جاں ان دونوں سے بچانے کے لئے کئی اپنا عمل کیا اور
اس لئے ہوئے اس عامل نے سیلوک اور اوتار دونوں کو محمد کر کے رکھ
دیا۔ اس کے عمل کی وجہ سے سیلوک اور اوتار دونوں حرمت نہ کر سکتے تھے۔ وہ
سیلوک اور اوتار کو محمد کرنے میں کامیاب ہو گیا لیکن سیلوک اور اوتار
دشست جاری ہوئی کہ وہ خود بھی محمد ہو گیا اور اسی داشت کے بارے
میں لکھا ہے دم توڑ گیا۔

اب میں نے سیلوک اور اوتار دونوں کو دریا سے کنارے محمد کر دیا تھا۔
اور وہ ساری رات وہیں بیٹھ رہا۔ تمام رات سے پہلے کے لئے سیلوک
اور اوتار نے پہلے پہلوں کی نقل اختیار کر لی تھی۔ نئے ہیں۔ سوسے رول عاشق
اس کے ساتھ اس دنوں سیلوک اور اوتار جو یہ سران میں صبح سویرے رخ
دار سے باہر کے کنارے گیا۔ جب وہ غار رخ ہو اور دریا کے کنارے چل
پڑا تو اس سے دیکھ کر کنارے کے اور دو چمنوں بالکل سیدھی کھڑی تھیں۔
وہ ہاتھ تھا اس چمنوں کو جو دریا کے کنارے اٹھ پانی میں
سکھال کر واپس بہتی میں چاہے کہ وہ چونک سا پڑا۔ دیکھ جا کر اس سے
بہت سی بلکہ سانپ تھے چونکہ ان کے چہرے اور آنکھوں سے عاشق نے
دیکھا تھا۔ باقی سارے جسم پر برف پڑی ہوئی تھی۔ لہذا وہ سانپ کے بجائے
تھے جن پر برف پڑنے کی وجہ سے ان کی رنگت سفید ہو چکی تھی۔

اب میں نے ان دونوں کو دیکھا رہا پھر وہ چہ پئے لگا۔

سور ان سرزمینوں میں خطرات میں پڑنے والے دونوں اجنبی اس وقت
شام کا اندیزہ پہنچے لگا ہے تم دونوں نے کدھر کا رخ کیا ہے۔ اس پر یونان کے
آگ میرے بزرگ ہم نے تمہارے دائیں جانب ہو سکتی ہے اس کی سراسر
لگا ہے۔ اب ہم دونوں یہاں یہی ہال کے ساحر نہیں کے گل کی طرف ہیں
کہ اس کے اندر جو نہیں نے ایک سحر اور اسرار پھینکا رکھا ہے اسے جاننے
کر ہیں۔

یونان کے اس عامل پر آگ کا چہرہ چلا پڑ گیا تھا۔ تھوڑی دیر تک گریں
کچھ سوچتا رہا پھر کہنے لگا۔ دیکھ میرے عزیز تم دونوں میں یہی کیوں اپنے تم
اور ملاکت کی وجہ میں آتے ہو۔ نہیں اس سے کیا غرض کہ عدس کے ہاں
اس عمل میں کیا ہوتا ہے۔ اس نے وہاں قیام کر رکھا ہے اگر اس کے ہر وہی
کے اندر وہی اسرار ہے تو تمہیں اس سے کیا۔ ہوتا رہے۔ تم دونوں میں یہی
میرا ادا رہے ایک دوسرے سے بے پناہ محبت بھی کرتے ہو۔ ہر کیوں تم کو
سے نظیر ہونا پسند کر رہے ہو۔ اسی پر مختلف کہنے لگا دیکھ بزرگ آگ
نہیں۔ میں تمہیں نہیں داتا ہوں کہ ہم دونوں میں یہی نہیں کے عمل میں
صحیح حادثہ فکس کے اور دوبارہ تمہارے پاس آئیں گے۔ اسی پر آگ فوراً
کارب یہاں رہے۔ میں تم دونوں کی سلامتی کی دعا بھی کرتا ہوں اور ادا
تہیہ بھی کرتا ہوں۔ اس پر یونان نے فوراً پوچھ لیا کیسی۔ یونان
آگ پر سے لگا۔

دیکھ اسی میرے خیال میں تو جان ہو گا کہ عباس کے عمل میں سیلوک اور
رو میں قیام سے ہوئے ہیں۔ اس علاقوں میں سیلوک کی روح صرف اپنے
دشمن سے الٹی سب کی بدترین دشمن ہے۔ اس لئے کہ سیلوک اور اوتار کی روحیں
ہو چکی ہیں۔ اور جو کسی عمل کے اندر جاتا ہے وہ ان کا لقمہ نہیں جاتا ہے۔ اس
نے پانچواں دیکھ بزرگ آگ یہ سیلوک اور اوتار کس پر مہمان ہیں۔ آگ
دیکھ اجنبی۔ اس علاقوں میں ایک نو جوان ہے جس کا نام عاشق ہے۔ سیلوک اور
اس اس کے لیے مہمان اور مخلص ہیں۔ باقی سب کے ہوں جانو کہ وہ بد
اس پر یونان نے پوچھا یہ سیلوک اور اوتار کی روحیں عاشق نام کے ہوں پر

عائن نام کے اس نوجوان کو جب پتہ چلا کہ وہ چھڑیاں نہیں سانپ ہیں ان دونوں کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ بھاگا بھاگا اپنے گھر گیا اور ایک لالچی لالچی ان دونوں سانپوں پر برساتی چاہتا تھا کہ اسے ایک آواز سنائی دی۔ دونوں سانپ سلیوک اور اوفار تھے جو دروازے غلبہ کے کنارے منجھ کر نہ جب لالچی برساتے گا تو سلیوک جو سانپ کی فعل اختیار کر چکا تھا عائن کو جانے گئے گا۔

دیکھ مہمان عائن۔ یہ جو دو سانپ تمہیں دکھائی دے رہے ہیں یہ دونوں ہیں۔ اگر تم ان دونوں کو ہلاک کرنے سے باز رہو اور ان کے قریب ہی آگے کا انتظام کرو تو سنو یہ سانپ بے پناہ قوتوں کے اور بے پناہ طاقتوں کے حامل ہیں ہر چیز سے نواز سکتے ہیں۔ یہ آواز سن کر عائن حیاں خوفزدہ ہوا وہاں سے ہوا۔ اس نے اپنے واسطوں گودوں سے کھانیاں من رکھی تھیں۔ شیش بیک خاص حد تک کھج کر اس کی داہ پ دھار لیتا ہے لہذا عائن کو بھی یہ شک نہ ہو یہ دونوں شیش بیک ہیں۔ اس نے چونکہ یہ بھی من رکھا تھا کہ شیش بیک بڑی دولت اور امواں ہوتے ہیں۔ لہذا وہ بیک من آگیا اور سوچنے لگا کہ اگر وہ روشن کر کے ان سانپوں کی خوشی کا باعث بنے تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی

سوچ کر عائن نام کے اس جوان نے دروازے غلبہ کے کنارے دھڑک کر کھڑا ہوا اور خاص صبح کی اور پھر ان دونوں سانپوں کے قریب اس آواز کو سن کر وہ روشن کر دیا۔ کہتے ہیں کہ آگ روشن ہوئے کی وجہ سے اس مال نے ہر منجھ کر لے کا مل کیا تھا وہ فتم ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں سلیوک اور اوفار کرنے کے قابل ہو گئے۔ آگ روشن ہونے کی وجہ سے ان کے حسوس ہر بھی وہ بھی جاتی رہی اور گرمی محسوس ہونے کی وجہ سے توانائی اور طاقت میں آگے ہیں عائن نے دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں سانپ دروازے غلبہ کے منٹ کر ایک گڑھے کی طرف چلے گئے۔ عائن تھوڑی دیر تک یہاں مایا کنارے کھڑا رہا۔ پھر وہ ان کے تعاقب میں بھاگا۔ جب وہ اس گڑھے کے میں وہ دونوں سانپ گھسے تھے تو وہ دھک دھک گیا۔ اس پر خوف و لرزہ جاری ہوا دیکھ کر اس گڑھے میں سلیوک اور اوفار دونوں میاں چوکی کھڑے تھے اور اس گڑھے کے کنارے گیا دونوں مسکرا کر اس کی طرف دیکھتے گئے تھے۔

عائن و عیاس کے اس پر اسرار گل میں آنے کی دعوت دی۔ ان کے کہنے پر عائن اور کہنے ہیں کہ عائن کو انہوں نے مل و دولت سے خوب نوازا۔ اب وہ عائن اس گل میں جانا ہے۔ سلیوک اور اوفار کی خدمت میں حاضر ہونا بات بھی کرتا ہے اور ان کے پاس بیٹھتا بھی ہے اور ان سے خوب کھانا پیتا۔ یہی ایک جوان ہے جس کے ساتھ سلیوک اور اوفار مجلس اور میلان ہیں۔ وہی بھی عیاس کے گل میں داخل ہونا ہے سوٹ کر عیاس آتا۔ یہی اس گڑھے میں رکھنے کے بعد عیاس کے گل کا رخ کرنے کا فیصلہ کرتا۔ جس ایک عیاس کی بیوی سے کتا ہوں کہ آپ روئے سے باز رہو۔ اس لئے کہ عیاس اور موت ہی موت ہے۔ اس سے علاوہ وہاں کچھ بھی نہیں۔

عائن تک کہنے کے بعد جب خاموش ہو گیا تو عیاس کے لگا دیکھ آگ تھری سے ہیں اس قدر تفصیل بھی بتا دی کہ عیاس کے گل میں داخل ہو گئے۔ وہاں پر کچھ ہم دونوں میاں چوکی بٹھ گئے ہیں۔ ہم جو ارادہ کرتے ہیں وہاں پہنچ رہے ہیں۔ دیکھ آگ میں عیاس نہیں آتا ہوں کہ گل میں داخل ہو گئے۔ ہم ضرور سوٹ کر تھوڑے پاس آئیں گے۔ یہ اس گل میں داخل ہوئے گا۔ عیاس نے ہر صورت میں اس گل میں داخل ہونا ہے۔ اس نتیجے میں وہاں سے قتل کر رہیں بھی آتا ہے۔ قبل اس کے کہ آگ جوت میں آگے اور عیاس دونوں گھسے پاس سے ہٹ کر عیاس کے گل کی طرف چلے گئے۔ کہ آپ صبح غروب ہو گیا تھا۔ اور چاروں طرف کمری تاریکیاں پھیلی



تھوڑی سی چمکداری تھی جو عیاس کے گل کی طرف جاتی تھی۔ جو درختوں میں آگے اور کئی سی جھوٹی گھاس میں سے ہو کر عیاس کے گل کی طرف جاتی تھیں۔ یہ عیاس اور کیرش تھوڑی دیر ہی آگے گئے ہوں گے کہ کیرش چونک کر اٹھ کر وہ عیاس کے گل کی طرف لے گئے اور کئی قدر پریشانی میں وہ عیاس لگے۔

اب اسیرے حبیب میں ایسا محسوس کرتی ہوں جیسے کوئی پر اسرار چیز جس چمکداری کے گل کی طرف جا رہے ہیں اس کے پتلو پتلو سانپ کی طرح سرسراتی

تم دونوں کوں ہو اور اس گل کی طرف کیوں آئے ہو۔ اس پر یوں
باری سلوک اور اوتار کی طرف لہ بھر کے لئے دیکھا۔ پھر وہ ہوا۔ ہم دونوں
ہیں۔ میرا نام یونانی ہے اور میری ہی قائم کیرش ہے۔ ہم نے اس گل
اور اس کے اسرار میں رکھے تھے۔ جس کی بناء پر ہم اسے دیکھنا چاہتے تھے۔
یہ ان طاقتوں میں آئے ہیں۔ اور ایک قریبی سرائے میں ہم نے قیام کیا ہے۔
اس قدیم اور پرانے گل کو دیکھنے آئے ہیں۔ اس پر اوتار تیز لگا ہوں گے اور
دیکھنے ہوئے پوچھنے لگیں۔ گل کو دیکھنے کے لئے تم دونوں یہاں کیوں آئے
آسکتے تھے۔ رات کے وقت آئے میں کیا راز ہے۔ اس پر یونانی ہوا۔

اس میں راز کی کوئی بات نہیں۔ ہم دونوں یہاں پہلی بار سوچا تھا۔
اس گل میں کوئی نہ رہتا ہو لیکن رات کے وقت تو کوئی نہ کوئی اس کی طرف
اس میں ضرور قیام کرتا ہو گا۔ بس اسی غصے کے تحت ہم نے رات کے وقت
سفر کیا۔ اس پر سلوک اپنی بھاری اور بھیاں کی آواز میں چلی اور یونانی
ہوئے کہنے لگا۔

لیکن اس گل کی طرف آئے ہوئے لوگ ڈرتے اور خوفزدہ ہوتے ہیں۔
گل کے آس پاس رہنے والے لوگوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ اس گل
رہتی ہیں۔ تو خور ہو چکی ہیں۔ اس پر یونانی نے کا مجھے اپنے قصے کہنا
شوق ہے اور مجھے روحوں سے ملنے کا اور انہیں دیکھنے کا بھی راجس ہے۔
میں دوسری رہتی ہیں تو واقعی میں جانوں گا کہ میری ایک دیکھنے والی
تم ہم دونوں پر یہ سوالی کرنا۔ اگر اس گل میں دوسری رہتی ہیں تو ہمیں انہیں
موقع ضرور فراہم کرنا۔ یونانی کی اس گفتگو کے جواب میں اوتار نے لگا۔

دیکھو ہمارے اپنی مسالوا جہاں تک روحوں کا تعلق ہے تو میں تم پر
واضح کرتی ہوں کہ اس گل میں دوسری ضرور رہتی ہیں۔ اور وہ ہیں بھی آدم
یونانی نے فوراً اوتار کی بات کاٹے ہوئے پوچھا اگر وہ دوسری جو اس گل
آدم طور ہیں تو تم دونوں یہاں کیوں نہ تھیں پکارتیں۔ اس پر اوتار
ہم دونوں یہاں پہلی چوٹ تک اس گل کے انہیں سے غلام چلے رہے ہیں
ہمیں کچھ نہیں کہیں۔ اس پر یونانی کہنے لگا۔ اگر تم دونوں یہاں پہلی ہم دونوں
کو اپنے ساتھ لھراؤ تو مجھے امید ہے کہ تمہاری وجہ سے وہ دوسری ہمیں بھی یاد
گی۔ اس پر اوتار اپنے چہرے پر گہرا اور قریب آئیں قسم کھیرتے ہوئے کہنے لگی

دل میں پہلی اس گل میں ہمارے ساتھ قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تو
دش قسمتی خیال کروں گی۔ تم جب تک چاہو اس گل میں قیام کر سکتے ہو۔
اس گل کے صدر دروازے کے قریب بندھے ہوئے ایک کمرے پر چڑی۔
آئے کرتے ہوئے یونانی نے پوچھا یہ تمہارے گل کے سامنے کھڑا کیا بندھا
ہے۔ اور یہاں رکھا ہے۔ اس پر اوتار ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہنے لگی۔

یونانی بات نہیں ہے۔ دراصل اس گل کے خلاف کی حیثیت سے اس پاس
رکھ کر ہمارے ہی عزت و احترام کرتے ہیں۔ وہ ہر جگہ ہمیں ایک کھڑا
میں آواز دیتا ہے کہ ہم پر اوتار اپنے استعمال میں لاتے ہیں۔ تاکہ اس
گل کے خلاف کا کام سرانجام دے سکیں۔ اب تم دونوں میرے ساتھ
آئی ہو اور کمرے رہنا چاہتیں ہے۔ اور پھر اب سردی بھی کافی زیادہ ہو
رہی ہے۔ یہاں پہلی سردی اور لھڑ لھڑ محسوس کر رہے ہو گے۔ اس کے ساتھ ہی
ہمارے گلے اور گل کے صدر دروازے کی طرف بڑھے۔ یونانی اور کیرش دونوں
اپنی چپ چاپ اس کے پیچھے ہو گئے تھے۔

اور کیرش جب صدر دروازے کے اندر داخل ہوئے تو وہ دھک دھک
کہہ کر دروازہ خود بخود ان کے پیچھے بند ہو گیا تھا۔ سلوک اور اوتار ان دونوں
خلف کھڑے سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔ یونانی اور کیرش دیکھتے
رہے۔ میں بھی وہ داخل ہوتے تھے اس کمرے کا دروازہ آپ سے آپ ان
ہو رہا تھا۔ پھر اوتار اپنے چہرے پر خوش کن مسکراہٹ کھینچتے ہوئے یونانی
سے لگا۔ دیکھو یہ کمرہ تم دونوں یہاں پہلی کے قیام کے لئے ہے۔ ہمارے
گل کے پینے کا سماں ہے وہ تھوڑی دیر تک ہم تم دونوں کو پیش کرتے ہیں۔
تم دونوں یہاں پہلی یہاں آرام کرو۔ اس کے ساتھ ہی سلوک اور اوتار چلے
گئے تھے۔ ان کے کمرے سے نکلنے ہی اس کمرے کا دروازہ آپ سے
بند ہو گیا تھا۔

اور کیرش اس کمرے میں بیٹھ کر تھوڑی دیر تک سلوک اور اوتار کی واپسی کا
انتظار کیا۔ جب کچھ دیر تک وہ ۔ ہوئے تو یونانی اور کیرش ایک دوسرے کی
آنکھوں سے دیکھنے لگے۔ اس موقع پر یونانی کیرش کو مخاطب کر کے کہہ کر
کہا ۔ پھر انہیں کچھ عجیب سی آوازیں سنائی دیں۔ تھوڑی دیر تک وہ دونوں
رہے پھر یونانی کیرش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

۱۰۰ کی ہارٹ۔ ستاروں کی دریاہوں جیسا ہے۔ اس کا جسم رنگوں کی جھلک،
 دیاں اور جسم کے پھولوں کی مانند ہے۔ اس کے ہونٹ خیالوں کے گلاب' شے
 ہیں۔ اس کے دشوار رہتی لہلوں۔ سرخ اچھوتی کلیوں کے سے ہیں۔ اس کی
 لہلوں چمن چمنوں کی ٹھٹھ اور نقوشات پرسانی قدرت کی سی ہے۔ میں نے یہ
 ان دنوں سالوں میں سکتی خوشبو اور گلابوں کی تازہ ملک ہے۔

۱۰۱ امداد میں ارادہ کر چکا ہوں کہ کیرش جیسی مسکن اور خوبصورت لڑکی کو اپنے
 میں ضمور لا کر رہوں گا۔ چاہے مجھے اس پر جبر اور سختی کیوں نہ کرنا پڑے۔
 ۱۰۲ باقی ہے کہ حسن اور خوبصورتی جیسی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ لہذا یہ
 صورت میں میرا شمار ہی کر رہے گی۔ دیکھ امداد میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ
 ایک اس کیرش کو میں اپنے جیسی تصرف میں رکھوں گا۔ جب میرا اس سے بی بھر
 سرے شمار کی طرح میں اسے بھی اپنی خوراک بنا لوں گا۔

۱۰۳ اس کی اس مٹھکے کے جواب میں امداد تھوڑی دیر تک تھوڑی جھکا کر سوچتی اور
 ۱۰۴ اس نے بڑے غور سے سلوک کی طرف دیکھا اور کہنے لگی۔ دیکھ سلوک
 ۱۰۵ معاملے میں تیری ہم خیالی ہوں۔ جس طرح تو کیرش کو اپنے جیسی تصرف میں
 ۱۰۶ کر چکا ہے اسی طرح میں بھی یونان کو اپنے جیسی تصرف میں رہے کا عزم کرتے
 ۱۰۷ اس طرح تو نے کیرش کی طرف غور سے دیکھا اور اس کا جسمانی جائزہ لیا اسی
 ۱۰۸ یونان کی طرف غور سے دیکھا اور اس کا خوب جسمانی جائزہ لیا۔ میں نے
 ۱۰۹ اسے وقت کی سم تھپا۔ لو کی دھن الاٹے طوقاؤں جیسا پیس سے سب
 ۱۱۰ اسے بھی دتوں کے قصے جیسا قوی' موسم بہار کی آہوں شام کے پہلے انت
 ۱۱۱ مضبوط ہے۔ اس کی جسمانی اقدار وحشت ناک داستانوں کی سماعت' اجنبی
 ۱۱۲ ماحولوں میں اپنی خاموشیوں اور' غفلتوں کے تصور میں مجھے ستاروں کے رقص
 ۱۱۳ اس کی جماعت ظلم کی بہتات' ہواؤں کے جوں' وقت کے کمزورے ہاتھوں
 ۱۱۴ اس کی جہانی آدکیوں کے تیز جھکڑوں' کڑے خولی وقت زندگی کے ہر حصار کو
 ۱۱۵ ستم کی آگ جیسی ہے۔ اس کی مڑاگی آندھیوں اور ہواؤں کی رفتار میں
 ۱۱۶ اس کی ہارٹ کی مانند ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ یونان اپنی جنس میں ہزاروں
 ۱۱۷ اسے طوقاؤں' مگر حتی وحوالی آندھیوں کی طرح ہے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے
 ۱۱۸ اس کی جھکڑوں میں ہڈیوں پٹھانے لاوے پیسے اس جوان کو میں ضمور اپنے جیسی
 ۱۱۹ اسے رکھوں گی۔ خواہ اس کے لئے مجھے تصدای طرح جبر اور ستم سے ہی کیوں کام

دیکھ کیرش آؤ۔ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں۔ انسانی اور حیوان
 دو پیش ہو کر جائزہ لیں کہ ہمیں اس کمرے میں بند کرنے کے بعد سلوک اور
 رہے ہیں۔ اس پر کیرش یونان کے پیسو سے پتلہ لٹاتے ہوئے بڑی رازداری میں
 یہ نہ ہو کہ ہم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا کر یہاں سے نکل جائیں تو وہ
 میں اس کمرے میں آں داخل ہوں۔ اس پر یونان ہلکا ہوا اور کہنے لگا۔ اگر
 ہم دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے ہوئے اس کمرے میں آسودہ
 آپ دیکھیں وہ دونوں کیا کر رہے ہیں۔ کیرش نے یونان کی اس خبر سے افسوس
 دونوں مہاں بڑی اپنی جگہ سے اٹھے۔ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے
 سے نکل گئے تھے۔

۱۰۰ دونوں سے گزرنے سے بعد یونان اور کیرش جب بیسرے کمرے میں
 انہوں نے دیکھا کہ سلوک اور امداد نے بکریے کو قرش پر گرا رکھا تھا اور وہ
 کیرش کے دیکھتے ہی دیکھتے سلوک سے وحشیانہ انداز میں اپنے دانتوں سے بکریے
 کاٹ ڈالتا۔ اس کے بعد انہوں نے عجیب سے اواز اور تیزی کے ساتھ بکریے
 اٹاری۔ کھال اترتے ہی پرسوں کے بھوکے جھڑپوں کی طرح وہ دونوں بکریے کے
 پر پل پڑے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے بکریے کا سارا گوشت وہ دونوں کھا گئے اور
 لے بکجور کے پتوں سے سی ہوئی ایک ٹوکری میں ڈال کر باہر پھینک دیں اور ک
 خون کرا تھا اسے انہوں نے دھو کر صاف کر دیا تھا۔ یونان اور کیرش چونکہ اپنی
 کو حرکت میں لائے ہوئے تھے۔ انسانی اور حیوانی آگے سے وہ حاصل تھے لہذا
 امداد دونوں انہیں نہیں دیکھ پا رہے تھے۔ اس لئے کہ اس موقع پر سلوک اور
 جیم میں کام کر رہے تھے۔

بکریے کا سارا کپا گوشت کھانے کے بعد لگا تھا سلوک اور امداد دونوں
 عالم طاری ہونا شروع ہو گیا ہو۔ تھوڑی دیر تک جس کمرے میں وہ بیٹھے تھے
 خاموشی رہی۔ اس کے بعد سلوک امداد کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ امداد یہ لڑکی جس کا نام ہمیں کیرش بتا دیا ہے تو نے اسے بڑے
 دیکھا۔ میں نے بھی پوری توجہ سے اس کا جسمانی جائزہ لیا ہے۔ دیکھ امداد مجھے وہ
 اور بڑی اچھی لگی ہے۔ تو نے جائزہ لیا ہو گا وہ میں کے پھولوں' ساگر کی
 پر کشش' افزائ کی تارہوں' کیرش کی' پتھر میں جیسی شہاب' نرم جھڑپوں کی اس
 تن کے سندہ میں بھر۔ مشک و جہر جیسی حسین ہے۔ میں نے دیکھا امداد

لیتا پڑے۔

۱۰۰۰

و اماں جو بات میں کہتا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس قبرستان میں پہلے صرف ایک
رہتا تھا جس کا نام لگا تھا۔ میرے خیال میں اس بولے گورکن کو تم نے بھی
کہا ہے۔ اس پر امداد فرما دی۔ اس میں نے لگا نام کے گورکن کو ایک نہیں کی بار
اس پر سلیوک کہنے لگا۔ اگر یہ معاملہ ہے تو وہ دن ہوئے اس لگا کے پاس
اسماں نے قیام کر رکھا ہے ان دو سماں میں سے ایک انتہائی حسین اور پر
اس سے جس کا نام قصہ ہے اور ایک انتہائی خرمورت پر جمال لڑکی ہے جس کا
قصہ اور پورن دونوں میں بھائی ہیں اور گورکن لگا کی بہن کے بچی بیٹا
ہوں جس بھائی اپنے ماموں لگا سے لٹے کے لئے آئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ
گورکن لگا کے پاس قیام کریں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ جب تک ہمارے اس
لے والے دانتے پانف اور کیرش کو پوری طرح ہم اپنے اتحاد اور بھروسے میں
ہیئتے اس وقت تک ہمیں چاہئے کہ قصہ اور پوران کو اپنے ہنسی تصرف میں
اور اس معاملے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ جواب میں امداد نے پنا خوشی کا اظہار
کے لئے کیا۔

سلیوک میں اس معاملے میں پوری طرح تمہارے ساتھ ہوں۔ میں تو چاہتی
ہوں کہ نام کی ابتدا کریں۔ جواب میں سلیوک کہنے لگا تو کچھ میں کہتا چاہتا ہوں وہ
لا۔ سوچ آدمی رات کے قریب جب کہ ہر طرف سنا اور ہو گا عالم ہو گا
اس میں ہوں کے مدد میں قبرستان کے اندر گورکن لگا کی رہائش گاہ میں داخل
ہیں دیکھتے ہی وہ تین خوفزدہ ہو جائیں گے۔ اسی خوفزدگی سے فائدہ اٹھاتے
کہ وہ اٹھالوں گا تم پوران کو اٹھا لیتا اور دونوں کو اپنے اس محل میں لے آئیں
تک انہیں اپنے تصرف میں رکھیں گے۔ اور ان سے اپنا بی بھرنے کے بعد
رات بتائیں گے۔ کہو کیا رہے گا۔ اس پر امداد سلیوک کی تائید کرتے ہوئے

کہ یہاں آج آدمی رات کے وقت تمہارے پروگرام کے مطابق ہم ضرور
داخل ہوں گے اور ہم اور پوران کو اٹھا کر یہاں لانے کی کوشش کریں گے۔
پہ قصہ میں کامیاب رہیں گے۔ میرے خیال میں اب ہمیں پانف اور کیرش
ہے۔ وہ دونوں اکیلے بیٹھے ہوں گے۔ اور یہ محسوس کر رہے ہوں گے کہ ہم
مطلق اور بدسلوک قسم کے لوگ ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں اٹھ کر ان کے

یہاں تک کہنے کے بعد امداد تھوڑی دیر کے لئے رکی۔ پھر وہ بولی۔ دیکھ
تمہاری طرح میں بھی کچھ عرصہ تک پانف کو اپنے ہنسی تصرف میں رکھوں گی۔
دیکھوں گی کہ میرا بی اس سے بھرتا جا رہا ہے تب میں بھی اپنے دیگر شکاروں کی طرح
لنگر تریا کر اس کا بھی خاتمہ کر دوں گی۔

اس گفتگو کے بعد تھوڑی دیر تک کمرے میں خاموشی رہی۔ گنگا قہ سلیوک
دونوں ہی اپنی اپنی ستوں میں کسی سوچ میں فرق ہو گئے ہوں۔ اس کے بعد
اپنی گردن سیدھی کی۔ امداد کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

دیکھ امداد اس پانف اور کیرش کے معاملے میں ہمیں بڑی احتیاط سے کام لینا
ہمیں کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہئے جس کی بنا پر ان دونوں پر یہ ظاہر ہو جائے
انسان نہیں بلکہ وہ بددروہیں ہیں جو انتہائی مافوق الفطرت اور خرق عادت قوتیں رکھتے ہیں
ہمیں ان کے ساتھ اپنے سلوک اپنے رویے سے بھی ظاہر کرنا ہو گا کہ تم ان دونوں
ہی انسان ہیں اور ان کے لئے انتہائی مہمان شفقت نرم اور خیر خواہ ہیں تاکہ وہ ہم
اور بھروسہ کریں۔ ہم پر اتحاد اور بھروسہ کرنے کے بعد ہم ان دونوں کو اپنے
تصرف میں لانے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ جواب میں امداد بولی۔

دیکھ سلیوک اس معاملے میں میں پوری طرح تمہارے ساتھ انتہائی کثرت
طرح تم چاہو گے ایسا ہی وہ جائے گا۔ میں ان دونوں کے ساتھ بڑی نرمی بڑی
پیش آؤں گی تاکہ وہ ہم دونوں پر کسی بھی قسم کا شک اور شبہ نہ کر سکیں۔
خاموش ہوئی تو سلیوک پھر بولا۔

دیکھ امداد میں تمہارے لئے ایک نئی جہر بھی رکھتا ہوں۔ اس پر امداد نے
سلیوک کی طرف دیکھا اور پچھان کیسی نئی خبر۔ جواب میں سلیوک کہنے لگا۔

دیکھ امداد تو جانتی ہے کہ ہمارے قریب ہی جو یہودی درویش آرمگ کا گھر
اس کے تھوڑے ہی فاصلے پر پشت کی طرف یہاں کی قریبی بستیوں کا ایک قبرستان
اس پر امداد سلیوک کی بات کاٹنے ہوئے بولی۔ میں نے وہ قبرستان ہی بار دیکھ
لیکن اس قبرستان کے حوالے سے تم کیا نئی بات سنا چاہے ہو۔ ہمارے استاد
اور ہم دونوں کے اسالی مسوں کو بھی اسی قبرستان میں دفن کیا گیا تھا۔ یہ ظاہر
کہ ہمارے پاس عجیب و غریب قوتیں ہیں جس کی بنا پر ہم اپنی دلوں کو عجیب
انداز میں حرکت میں لاتے ہوئے یہ موجودہ حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں

کمرے کی طرف جانا چاہئے اور ان سے معذرت کرنی چاہئے کہ اس وقت اس کمرے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ کل ان کی خوراک اور آرام کا خاطر خواہ بندوبست ہے۔ اوقات اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔ ہاں تمہارا کمرہ درست ہے تمہاری دیر کے لئے یہ ناف اور کیرش کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں۔

اسی وقت یہ ناف اور کیرش بھی حرکت میں آئے۔ اپنی سری قوتوں کو لاتے ہوئے وہ دائیں اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں تمہاری دیر پسے وہ بیٹھے ہو۔ یہ ناف فوراً بولا اور کیرش کو مخاطب کر کے کہنے لگا دیکھ کیرش ہمیں فوراً ایک سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس کمرے سے نکلتا چاہئے۔ تم دیکھتی ہو دروازے سے ہم اس کمرے میں داخل ہوئے ہیں اس دروازے کے علاوہ اس ایک ہشتی دروازہ بھی ہے جو پیچھے جنگل کی طرف نکلتا ہے۔ یہ دروازہ باہر کی مشعل ہے۔ آگ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے باہر سے اس دروازے پر اور پھر دائیں سرانے میں اپنے کمرے کی طرف جائیں۔ یہاں قیام کے دوران ایک اور اوقات کے ایک اور سیلو کا پتہ چلا ہے اور وہ یہ کہ دونوں ایک طرح کے جڑی ہیں۔ لہذا اب ہمیں بڑی دیکھ بھال اور احتیاط کے ساتھ اس پر ہاتھ ڈالنا ہو گا۔ یہ ناف کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ دونوں میاں بڑی اپنی سری قوتوں کو حرکت پہلے وہ اس کمرے سے نکل کر ہشتی جنگل میں نمودار ہوئے۔ دروازے کے باہر اور جنگل کے اندر نکل لگا ہوا تھا اسے اپنی سری قوتوں کے ذریعے یہ ناف نے کہیں دروازہ بھی اس نے کھول دیا۔ اس کے بعد وہ جنگل میں محل کے گرد پھر لگے۔ سمت جانے کی کوشش کرتے گئے تھے جس طرف یہودی آرگ کا مجموعہ تھا۔

جوں ہی سیلوک اور اوقات اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں انہوں اور کیرش کو بٹھا تھا تو وہ جنگ دہ گئے اس لئے کہ یہ ناف اور کیرش اس کمرے تھے۔ اس موقع پر اوقات نے بڑی پریشانی سے سیلوک کی طرف دیکھا۔ پھر اس نے دیکھی بلکہ رازدارانہ آواز میں سیلوک کو مخاطب کر کے پوچھا سیلوک یہ یہ ناف اور غائب ہو گئے ہیں۔ اسی کمرے میں تو ہم ان دونوں کو بٹھا کر رکھے تھے۔ اس پر بڑی پریشانی اور جستجو سے سارے کمرے کا جائزہ لیا پھر وہ چنی چنی نگاہوں سے اس کے ہشتی دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ اوقات اس کمرے کے ہشتی کو دیکھ وہ نکلا ہوا ہے۔ میرے خیال میں اسی دروازے سے وہ باہر نکل گئے ہیں اوقات نے بڑے خوفزدہ سے انداز میں سیلوک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اس نے اس دروازے کو کھول کر باہر کیسے نکل گئے۔ تم جانتے ہو یہاں سے یہ اس سے منتقل تھا۔ اور وہ نکل آیا مضبوط اور پائیدار تھا کہ نکل بھی نہیں سکتا تھا۔ اس دروازے کو یہ ناف اور کیرش کیسے کھول کر چلے گئے۔ کیا اس کا کوئی اور ساتھی اس نے باہر سے دروازہ کھولا ہے۔ اور یہ دروازہ کھلنے کے بعد دونوں میاں بڑی گئے ہوں۔ اس پر سیلوک فوراً کہنے لگا۔ دیکھ اوقات یہ بحث بعد میں بھی کی جاسکتی ہے پہلے نکلا۔ دروازہ کس نے کھولا اور کیسے وہ باہر نکل گئے۔ آگ پہلے یہ ناف اور حرکت کریں اور دیکھیں وہ کس سمت جاتے ہیں۔ جواب میں اوقات نے کچھ بھی نہ کہا بلکہ تیزی سے ہشتی کمرے سے نکل کر یہ ناف اور کیرش کا تقاب لے

یہ ناف اور اوقات ایک طرح سے یہ ناف اور کیرش سے پیچھے بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہودی سیلوک نے یہ ناف اور کیرش کو جا رہا۔ سیلوک نے آواز دیتے ہوئے کہ "میں یہ دونوں میاں بڑی بات تو سن رہا ہوں۔ تم کہاں جا رہے ہو۔ سیلوک کے پاس سے پارنے پر یہ ناف اور کیرش دونوں محل کے چھانڈے کے نیچے جنگل میں رک گئے۔ اور اوقات دونوں تیزی سے چلے ہوئے۔ یہ ناف اور کیرش کے پاس آئے۔ ان میں بڑی چالاکت اور محنت میں کہنے لگا۔ یہ تم دونوں کو کیا ہوا کہ اچانک تم سے یہ نکل کر چل دیجئے۔ تب کہ تم نے تو ہمارے اس محل میں قیام کرنے کا کہا تھا۔ اور پھر یہ بات ہمارے لئے مزید تعجب فیز ہے کہ وہ دروازہ تو باہر سے کھول میاں بڑی نے وہ دروازہ کھول دیا۔ یہ یہ۔ اس پر یہ ناف فوراً کہنے لگا۔ ہمارے دونوں میاں بڑی تم دونوں میاں بڑی ہمیں اس کمرے میں بٹھا کر چلے گئے۔ یہودی دیر تک اس کمرے میں بیٹھ کر تم دونوں کا انتظار کرتے رہے پھر آیا ہوا کہ وہ اس دروازہ باہر سے کسی نے کھولا۔ پہلے کسی نے نکل میں چائی لگا کر نکل کھولا۔ دروازے کے دونوں پٹ کھول دیئے۔ جب ہم دروازے کے قریب گئے تو ہم وہاں کوئی نہ تھا۔ ہم دونوں میاں بڑی باہر نکلے کہ دیکھیں دروازہ کس نے کھولا۔ ہم یہاں تک آئے ہیں اور اس شخص کو ہم تلاش نہیں کر سکے جس نے وہ تار دروازہ کھلنے سے ہم دونوں اپنی حالتوں کے لئے خطرہ محسوس کرنے لگے تھے۔ ہم نے اسے کو تلاش کرنے لگے۔ کیا تم میں سے کسی نے اس عقبی دروازے کو کھولا۔ اس پر سیلوک نے اپنے سیلوک میں کھڑی دھار کی طرف بڑی سری "ہاں" سے انداز میں دیکھا۔ نگاہوں میں نگاہوں میں وہی ایسا کرنے کے بعد

اس گل میں تم دونوں کو کھانے پینے کی اشیاء وافر مقدار میں میری ہیں۔ اور میرا یہ
 ہے کہ اس پاس کی بستیوں کے لوگ تم دونوں سے وعدوں بھی نہیں کرتے ہیں
 تہہ گئی۔ تمہارا اداوار دوست ہے کیرش لیکن اس کے ہاتھ ہم تم جیسے مسلمانوں کو
 اس گل میں خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہیں۔ اس پر یونان یسار کن انداز میں
 اس نام پلنے ہیں پھر کسی دور ضرور تم دونوں کی طرف پھر جائیں گے۔

اس بار سیوک ہوا۔ چونکہ یہ گل تقریباً جنگل میں واقع ہے اس کے ہشتی حد
 رحمت کے ساتھ دور دور تک جنگل پھیلا ہوا ہے اور اس جنگل میں ہی نہیں بلکہ
 اس کے سامنے اور دائیں بائیں بھی کالی تھلکیوں میں ڈھلے ڈھلے مانپ پائے جاتے ہیں بلکہ
 اس سے یہ بھی مانگیا ہے کہ اس گل کے اطراف و قریب اس جنگل میں بڑے خوب
 لکڑی کے درخت ہیں۔ لہذا میں تم دونوں، رحمت کروں گا کہ کسی نہ کسی طرح
 اس گل میں قانون صبح جب تم رخصت ہونا چاہو گے تو ہم تمہاری راہ نہیں دیتیں
 تہہ میں تم دونوں کی سلامتی کے لئے کہہ رہا ہوں۔

اس وقت اس شخصیت کے خواب میں یونان کسے لگا۔ کچھ سیوک میں تمہارے فکر
 میں۔ تم میری اور کیرش کی سلامتی پر فکر مند ہو چکے اب جب کہ ہم دونوں واپس
 اس کے پاس پہنچے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے لئے کون خطرہ اور اندیشہ
 میں اب دونوں سے رخصت کی اجازت لیتا ہوں۔ اس وعدے کے ساتھ کہ چند
 دنوں میں واپس کر آئیں گے۔ اس کے ساتھ ہی یونان سے کیرش کا ہاتھ پکڑا
 اور کہا جیتے ہوئے سے لگا۔ تو کیرش اب نہیں۔ کیرش چپ چاپ اس کے
 ساتھ۔ توڑا سا آواز سے جا کر یونان اور کیرش کے پیچھے مڑا دیکھا سیوک اور
 اس کے گزرتے تھے۔ پھر اس کی طرف سے نکالیں پڑا یونان اور کیرش تیزی
 سے گئے تھے۔

اور کیرش توڑا سا ہی آئے گئے ہوں گے کہ ایک نام یونان کی اس
 راہ پر ایک کالی گھوڑی اور پریشانی اور تھالی دی۔ اور وہ لے گئی۔ یونان
 اس سنبل جاؤ۔ سیوک اور اداوار اپنی سرلی قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے تم
 کے قدم کے تحت جوئے اشخاص کی شکل میں اب چھ انہماں تمہاری راہ
 میں وہ ہر صورت میں تمہیں واپس گل میں لے جاتا ہے جس سے وہ انہماں
 قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس سے بچ نکلنے کی کوشش کرتا۔ اس میں
 دیکھا جانتی تھی۔ تم فکر مند مت ہونا اگر اس دونوں سے تمہیں دلی تمنا

سیوک یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میں ہرگز نہیں۔ ہم دونوں یہاں جہی میں سے کسی نے بھی اس کمرے
 دروازہ نہیں کھولا۔ ہم دونوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ وہ کون سا ایسا
 جس نے اس گل میں دخل اندازی کی۔ اور برسوں پہلے اس نامے کو کس
 کھول دیا۔ اور تمہیں خوفزدہ اور ہراساں کرنے کی کوشش کی۔ ہر حال فکر مند
 ضرورت نہیں ہے تم دونوں یہاں سے ہمارے ساتھ آؤ۔ اسی کمرے میں قیام کرو۔
 کمرے کو اندر اور باہر دونوں طرف سے قفل کر دیتے ہیں اور پھر یہ دیکھتے ہیں کہ
 وہ دروازہ کھول۔ یقین رکھو ہم ہر صورت میں اس شخص کو تلاش کر کے رہیں گے
 وہ دروازہ کھول کر تم دونوں کو ہراساں کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس ساری گفتگو میں یونان اور کیرش نے محسوس کیا کہ سیوک اور اداوار
 جیتے تھے۔ اور اس کی آنکھیں لگتا تھا جیسے پتھر کی طرح جمے ہوئے۔ توڑی دین
 نے باری باری دونوں کو غور سے دیکھا پھر وہ کہنے لگا اب جب کہ ہم اس کمرے
 آئے ہیں تو میرے خیال میں ہم پھر کسی وقت تم دونوں کے پاس آئیں گے۔ اس
 چہ کہ ہم دونوں نے تمہارا فانی انتظار کیا۔ جب ہم تمہیں لوٹے تو ہم دونوں
 لگایا کہ تم ہم سے ملنے پر خوش نہیں ہو۔ اس پر اداوار نے فوراً یونان کی
 ہوئے کہا۔ ہرگز نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بلکہ ہم تو تمہیں اس گل میں
 آمدید کہتے ہیں۔ یوں جانو کہ تم دونوں کی حیثیت ہمارے یہاں اس گل میں
 عزت و احترام کی ہی ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ گل میں اس وقت تم دونوں کو
 لئے کوئی چیز نہ تھی۔ لہذا ہم دونوں یہاں پہنچیں اور شرمندہ سے ہر
 میں بیٹھ گئے تھے کہ تم لوگوں کی کیا خدمت اور میزبانی کریں۔ اس اسی سوئی
 دونوں کے پاس ملنے میں نہیں ناخیر ہوئی۔ اس پر یونان کسے لگا۔

اگر یہ معاملہ ہے تو پھر میں اور کیرش جاتے ہیں۔ سڑنے میں جا کر
 گئے۔ اس کے بعد پھر کسی دن تم دونوں سے ملنے کے لئے آئیں گے۔ اس
 ہوئی۔ یہ روایت ہے۔ آپ دونوں کو اس طرح ہمارے سے بے یوں اور
 رخصت نہیں ہونا چاہئے۔ اس بار کیرش اداوار کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔
 جب تمہارے پاس ہمیں پیش کرنے کے لئے کچھ ہے ی نہیں تو میں سمجھتی
 کرنا کچھ اپنا ہیں۔ ہم چند دنوں تک پھر آئیں گے۔ اپنے اور تمہارے
 کچھ کھانے پینے کا سامان لے کر آئیں گے۔ میں سمجھتی ہوں کہ وہ

پہنچنے کی کوشش کی تو میں نہیں ہوں اور ان دونوں کے خلاف حرکت میں کوشش کر دی گی۔ اس کے ساتھ ہی ایسا لمس دیتی ہوئی ٹیبلٹ ہو گئی۔
ایضاً کی اس اطلاع پر یونان نے کیرش کے کھان میں کچھ سرکوشی کی نہ کیرش کو بھر کے لئے لکھ رہا تھا کہ یہ کھانا اس نے دیکھا کہ یہ کھانا مسکراہٹ ہے تو اس نے بھی مسکراہٹ اپنے یوں پر نکھیری تھی۔ پھر دونوں آگے بڑھے۔ چند ہی قدم آگے بڑھے ہوں گے کہ ان کے سامنے سیاہ رنگ بڑے اڑھارے کھڑے تھے۔ ان کی آنکھیں چار بڑے بڑے ققمروں کی شکل میں تھیں۔ ان کی ہلک بڑا راست یونان اور کیرش پر پڑ رہی تھی۔ وہ اڑھارے ات کہ رات کی تاریکی میں وہ جنگل کے اندر کھڑے ستوں کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ ان دونوں اڑھاروں کے حلق یونان اور کیرش کو پسے ہی مطلع کر رہی تھی۔
تجسس ہی یونان اور کیرش مصنوعی انداز میں چرتک سے پڑے اور پھر ایک دوسرے قہارے والیں بھاگے اور صحرائوں کے ایک بہت بڑے صف کے پیچھے چھپے گئے تھے۔ یوں اپنے سامنے بھاگتے دیکھ کر دونوں ڈرے بھی پھرتے ہوئے ان کے چہرے تھے۔ دوسری طرف یونان اور کیرش اپنی سری قوتوں کو حرکت میں سامنے اور بھاگ کر وہ یہودی دودھیل ٹوگ کے پاس جا کھوار ہو گئے تھے۔

دونوں اڑھارے اب جھنڈے کے قریب آئے جس کی اونٹ میں یونان اور پیچھے تھے جب انہوں نے وہاں کچھ نہ دیکھا تو قہری دور سب دونوں اڑھاروں نے انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر رات کی تاریکی میں دونوں اڑھارے آئے اور چند ہی لمحوں بعد انہوں نے سیلوک اور اومار کا روپ دھار دیا تھا۔ بدلتے ہی سیلوک ہلا اور اومار کو مخاطب کر کے کہے گا۔ یونان اور کیرش دونوں کے اسی صف کے پیچھے کر پیچھے تھے۔ ہم نے ان کے پیچھے آنے میں داخل ہوئی بھی نہیں کی پھر وہ یوں لکھوں کے اندر کیسے اور کدھر غائب ہو گئے ہیں ان پر اس وقت دھیپٹے ہوئے کہے گئے۔

جہاں تک میں اندازہ لگا چکی ہوں وہ یہاں کہیں نزدیک نہیں ہیں ان کے نزدیک کہیں بھی مجھے انسانی جسم کی بو یاں نہیں آ رہی وہ یہاں سے بھاگ کر چکے ہیں۔ اس پر سیلوک پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ لیکن اس قدر کے اندر وہ بھاگ کر کیسے اتنی دور جا سکتے ہیں کہ ہماری حیثیت سے بھگتے ہوئے اومار وہاں دھیپٹے ہوئے کہنے لگی۔

جہاں تک میں اندازہ لگا چکی ہوں وہ یہاں کہیں نزدیک نہیں ہیں ان کے نزدیک کہیں بھی مجھے انسانی جسم کی بو یاں نہیں آ رہی وہ یہاں سے بھاگ کر چکے ہیں۔ اس پر سیلوک پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ لیکن اس قدر کے اندر وہ بھاگ کر کیسے اتنی دور جا سکتے ہیں کہ ہماری حیثیت سے بھگتے ہوئے اومار وہاں دھیپٹے ہوئے کہنے لگی۔

جہاں تک میں اندازہ لگا چکی ہوں وہ یہاں کہیں نزدیک نہیں ہیں ان کے نزدیک کہیں بھی مجھے انسانی جسم کی بو یاں نہیں آ رہی وہ یہاں سے بھاگ کر چکے ہیں۔ اس پر سیلوک پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ لیکن اس قدر کے اندر وہ بھاگ کر کیسے اتنی دور جا سکتے ہیں کہ ہماری حیثیت سے بھگتے ہوئے اومار وہاں دھیپٹے ہوئے کہنے لگی۔

اس کے بعد یہ حرکت یہودی دودھیل آرگ نے کی ہو۔ اس لئے کہ اپنی اور کیرش دونوں نے یہودی دودھیل آرگ کا ذکر کیا تھا۔ اس کا مطلب یہ کہ ان کے خوب جاننے والے ہیں۔ جو سکا ہے کہ آرگ ان دونوں کو پانا چاہتا ہو اور پستی دروازہ کھول کر اس نے ان دونوں کو محل سے باہر کیا ہو۔ اس پر اومار کہنے لگی تمہارا انداز بھی درست ہو سکتا ہے۔ یہودی دودھیل آرگ نے یہ حرکت کی ہے تو وہ بھی ہمارے ہاتھوں سے بچاؤ ہے۔ یہ پناہ خد اور غضبناکی کا اظہار کرتے ہو سکتا۔ اس اومار یوں کہ اس یہودی دودھیل آرگ کی زندگی کی آخری رات ہو گی۔ اس کے اور اومار نے پھر اپنا روپ بدلا اور دو چھوٹے سانپوں کی شکل میں وہ محل کے اندر سرسرا گئے تھے۔

پیش دونوں یہودی دودھیل آرگ کے جھوٹے کے قریب نمودار ہوتے ہی یونان کیرش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ تو کیرش آرگ کے

محمود پڑے میں داخل ہوتے ہیں اور اسے بتاتے ہیں کہ ہم دونوں جیاس کے محرم
ہوئے۔ وہاں قہوڑی دیر قیام کیا اور وہاں سے بحفاظت نکل کے اس کی طرف
اس پر کیرش فوراً بولی اور کہنے لگی۔

دیکھ یونٹ میرے جیب۔ ہم ضرور آرگ کے محمود پڑے میں داخل ہو
آرگ کے پاس جانے سے پہلے ہمیں قبرستان کے گورکن ملکا اس کے پاس
بھائی پوران سے متعلق بھی کچھ سوچنا ہو گا۔ آپ نے سیوک اور اوتار کی
آج اسی رات کے قریب گورکن ملکا کی رہائش میں داخل ہو کر تھکے اور
کی کوشش کریں گے اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ کچھلی بیویوں کے وہ
ملکا کی رہائش گاہ میں داخل ہوں گے اور ضمیر اور پوران کو اٹھا کر محل میں
جہاں وہ ہمیں اپنی جنسی تئیں ڈال رہے تھیں گے اور جب ہی بھر جائے گا
خوراک بنا انہیں گے۔

کیرش کی یہ گفتگو اس کر یونٹ کسی قدر عجیبہ ہو گیا۔ پھر وہ اسے
قہوڑی دیر تک آرگ کے پاس بیٹھے ہیں۔ یہاں سے محل کر سیدھے سرا
گئے۔ وہاں کھانا کھانے کے بعد قبرستان ڈال کر گئے۔ اس ملکا سے
نے والے حالات سے اسے آگاہ کرتے ہوئے ان کی حفاظت کا بندوبست
پر کیرش بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

یونٹ میرے جیب میں آپ کے منہ سے جیسے ہی الفاظ نکلتے
تے یہ بات کر کے میرا دل خوش کر دیا ہے۔ آئیں اب آرگ سے جیتے ہیں
سوائے کا رخ کرتے ہیں۔ وہاں دونوں میاں بڑی کھانا کھانے کے بعد
رہائش گاہ کا رخ کریں گے اس کے ساتھ ہی یونٹ اور کیرش دونوں پنا
کے محمود پڑے میں داخل ہوئے تھے۔

ہوئی دونوں میاں بڑی محمود پڑے میں داخل ہوئے انہوں نے
درمیان آرگ ابھی تک جاگ رہا تھا۔ سردی چونکہ اپنے حواج پر تھی سردی
مکی مٹی کی الجھن میں آگ سنگ دہی تھی۔ یونٹ اور کیرش دونوں کو
میں دیکھتے ہوئے آرگ چونک سا پڑا اور اپنی جگہ پر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ یونٹ
بڑے بھر یونٹ آرگ کو حلق کر کے کہنے لگا۔

دیکھ بزرگ آرگ ہم قہوڑی دیر آپ کے پاس بیٹھنا چاہتے ہیں
داخل اور قیام کا برا تو نہیں مانیں گے اس پر آرگ بے پناہ شفقت

نہ تھا۔ میرے بچ میں تھری آمد پر ہے جو خوش ہوں برا کیوں مانوں گا۔
نہ تھری میں موجودگی سے میرے حوصلوں میرے دلوں میں جھلکی اٹتی
نہ تھری آرگ پھر اپنی فشت پر بیٹھ گیا۔ اس کے سامنے یونٹ اور کیرش
نہ اپنے ہاتھ انہوں نے مٹی کی الجھن میں جھلکی اٹکی ہا پہلے دیتے تھے۔ پھر
کے حلق کر کے کہنے لگا۔

نہ بزرگ ہم دونوں میاں بڑی اس لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے
نہ تھیں کہ ہم دونوں نہ صرف یہ کہ جیاس کے محل میں داخل ہوئے بلکہ
نہ ہم دونوں کا بہترین استقبال کیا۔ ہمیں محل کے ایک کمرے میں بٹایا۔
نہ ہم وہاں سے نکل کر آپ کی طرف آگئے۔ اس پر آرگ حلق و
نہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

نہ تم نے کئی بے میرا جی اسے مانا نہیں کو میں ظاہری طور پر تھری
نہ کر رہا ہوں لیکن جیاس مانو میرا اسے تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار
نہ کہ آج تک جو بھی جیاس کے اس محل میں داخل ہوا اپنی جان سے
نہ سے محل سے باہر نکلتا نصیب نہ ہوا۔ پھر میں کیسے جیاس کو یوں کہ تم
نہ اور وہاں سے تم سلامتی کے ساتھ نکل آئے۔ اس پر یونٹ پھر

نہ آپ کو تھری اس گفتگو پر جیاس اور اوتار لڑائی ہو گا۔ آپ نہیں
نہ اور اوتار کا جید بتاؤں۔ جب کہ اس سے پہلے اس نام میاں بڑی
نہ آپ جیاس تو میں آپ کو محل کے سارے اندرونی حصہ کی تفصیل بھی
نہ کر رہی تھی تو میں آپ کو محل کے اطراف کی صورتیں بھی بتاؤں کہ اس
نہ اور کس طرف تم کھانا بنگل ہے۔ یا میں آپ کو یہ محل بتاؤں کہ محل
نہ کے لوگوں نے جو آج بکرا سیوک اور اوتار کے لئے پیش کیا تھا اس
نہ نے یوں ہوتے، الجھی کہ سیوک نے اپنے جیز اور طرغوار دانوں سے
نہ فٹ واث دان۔ پھر جیب سے دھنیا۔ ادا میں سیوک اور اوتار نے اس
نہ ادا اور پھر سارا بکرا وہ دونوں میاں بڑی جڑے لے کر کھ گئے۔ اور
نہ میں اہل کر دہر پیٹک دیں۔ یہ پنا سوچ ہے کہ میں نے کسی کو یوں
نہ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

نہ اس گفتگو پر آرگ چونک سا پڑا پھر وہ بڑے جیب سے ادا میں

یونان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ جو گھٹکو میرے عزیز قہ نے کی ہے وہ اور پختہ ثبوت ہے کہ تم دونوں میاں بیوی یقیناً "عیاس کے محل میں داخل ہو چکے تھے میں کامیاب ہوئے ہو۔ تمہارے اس سفر کے "تمہاری اس کامیابی کے دونوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔ اب ہو تمہارا کیا ارادہ ہے۔

یونان بیوی اکندری سے کہنے لگا۔ دیکھ میرے بزرگ آرمگ اس وقت بھی کیرش دونوں سرائے کی طرف جائیں گے کیونکہ ہم بھوک محسوس کر رہے ہیں۔ بعد پھر کسی دوا ہم سیوک اور اوقار سے بنے عیاس کے محل میں رہنا کو خوش کریں گے۔ اب ہم دونوں آپ سے اجازت میں گئے کیونکہ اب ہم کیرش گئے جواب میں آرمگ مسکرا کے رہ گیا۔ جب کہ یونان اور کیرش آرمگ کے بھوپڑے سے وہ نکل گئے تھے۔



یونان اور کیرش ابھی تو اسی دور گئے ہوں گے۔ وہاں پانچ روہانی حرکت میں لا کر قاتل ہوئی چاہتے تھے کہ اسوں نے اپنے پیچھے آرمگ کے ایک ہولناک اور موت کو پکارتی ہوئی چیخ ماری۔ یہ چیخ یقیناً "آرمگ ہی کی تھی۔ کیرش سسم کی مٹی پھر اس نے یونان کا ہاتھ تھام لیا اور خوفزدہ سے پیچھے ہٹ گیا ہے یہ چیخ آرمگ کی ہے چونکہ اسی کے بھوپڑے سے بلند ہوئی ہے۔ لگتا ہے کہ اس نے وحشتانہ انداز میں حمد کر دیا ہے۔ جواب میں یونان نے کچھ نہ کہا۔ ہاتھ پکڑ کر آرمگ کے بھوپڑے کی طرف بھاگ کھڑا ہوا تھا۔ کیرش بھی بھاگتی ہوئی یونان کا ساتھ دے رہی تھی۔

یونان اور کیرش دونوں میاں بیوی جب بھاگتے ہوئے آرمگ کے آسمانے تو اسوں نے دیکھ کر ہنگ کی اچھٹھٹھ کے پاس آرمگ رہیں گے۔ یونان نے آگے بڑھ کر جب اس کا جائزہ لیا تو دنگ رہ گیا۔ اس نے دیکھ کر جسم لپٹا ہوا چکا تھا اور اس کے منہ سے خون بہہ رہا تھا۔ یہ صورت حال دیکھ کر فکری مندی سے کیرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ لگتا ہے اسے کسی سانپ نے مارا ہے۔ کیرش اپنا منہ یونان کے قہب سے لگی اور کہنے لگی۔ تاریکی میں اوروں کے پاس سے رخصت ہونے کے بعد سیوک اور اوقار کون اسے ڈس سکتا ہے۔ کیرش کی اس گھٹکو سے یونان کے چہرے پر

آرمگ کی نعل پر ہاتھ رکھا اس کے چہرے پر ہلکی سی ہار ہوئی اور وہ کیرش کو قاتل کر کے کہنے لگا آرمگ ابھی زندہ ہے مرا نہیں اس کا رہبر دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی یونان اپنی سری سے تھیں لایا۔ اپنے دانت اس نے آرمگ کے بازو میں گالہ دے دیے تھے پھر اس کے ساتھ اس نے سانس کھینچا کہ آرمگ کے جسم میں پھیل ہوا سارا زہر چوس کر وہ منہ میں جمع کیا اور پھر اسے باہر پھینک دیا تھا۔

یونان کی اس کارروائی سے آرمگ سنبھل گیا۔ اس کی جسمانی رگت بھی ٹھیک ہو گئی تھی۔ اس نے بھی بڑھ ہو گیا تھا۔ یونان نے پھر وہی کہہ کیا وہاں پانی پڑا ہوا تھا۔ اس سے پانی لے کر وہ تین بار اس نے غل کی اتنی دیر تک کیرش آرمگ کو اٹھایا اور اچھٹھٹھ کے پاس لا لیا۔ تھوڑی دیر تک آرمگ بیوی کے ساتھ کیرش کی طرف دیکھتا رہا پھر اس کی سسمی سسمی اور خوفزدہ میں رہی۔

دونوں اجنبی اور نا آشنا مسافر میرے پاس الفاظ میں چیں جنہیں ادا کر کے میں کا شکریہ ادا کر سکوں۔ دیکھو جو کچھ میرے ساتھ ہے اس کے بعد میرا پتہ میں تم دونوں میوں بیوی نے میرے لئے ناموں کو ممکن کر دیا۔ میں نے دیکھ لیا کہ تمہارا جسم پھیل چکا تھا۔ میرے منہ سے خون بہنے لگا تھا۔ لگتا ہے کہ جانو کہ میں تمہارے ساتھ حرکت کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ لیکن تم نے میری دونوں زندگی میں بدل دیا۔ میں جانو کہ آج رات کی تاریکی میں پہلی بار میں اس وقت کو جانا اور بچانا ہے۔

یونان نے بچے۔ تم دونوں اس کا غلام اور رول۔ سلامتی کا خیال اور ایمان ثابت کر کے تمہارے لئے تم دونوں کو خلی انگڑائی سیرابی کھڑی موت کے پیغام "مرگ کی حشر سے اسے دل کی آواز دہش کی امید "میت کی صبح" رست کا کمال میں کر لودار "پختہ" تم دونوں میاں بیوی جبر کی آواز "علت" ہر اہل کی صبح و شام میں "دن ردا" زندگی کی عداوتوں کے حلاشی "ہڈیوں کی صراج اور منہ کا سبک سبک رہا ہو جانے والے نکل کے تھوڑے ہو۔ میں تم دونوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔ مجھے ہی زندگی ملی ہے۔ اس کے لئے میں جانو میرے پاس الفاظ ہی نہیں رہے ہوں کا شکریہ ادا کر سکوں۔

یونان نے کہنے کے بعد آرمگ جب خاموش ہوا تو یونان بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ

بزرگ آرمگ تمہیں ہمارا شہرہ ادا کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ میں نے یہ
دلوں تمہارے بچوں کی جگہ ہیں۔ میں تمہاری حفاظت کرنا ہمارا فرض تھا۔ اب
بتاؤ کہ ہمارے اس جموہیزے سے لگے کے بعد تم پر کیا ہوتی۔ کیا فتنہ مچی جس
جسم میں اس قدر زہر بھرا اور تمہارے منہ سے خون بہنے لگا۔ خواب میں آرمگ
کہنے لگا۔ دیکھ یوٹاف میرے بیٹے اگر تم دلوں میں ہی تھوڑی دیر تک نہ
میری مدد میرے جسم کے قفس سے پرواز کر چکی ہوتی۔ میں تمہیں بتاتا ہوں
کی یہاں سے مددگی کے بعد مجھ پر کیا ہوتی۔

دیکھو میرے بچے۔ جب تم دلوں میں سے نکل گئے تو تھوڑی ہی دیر
میرے جموہیزے میں وہ سب سردار ہوئے وہ سیاہ رنگ کے انتہائی دھوپے
میرے قریب آکر وہ لوں اپنے پس انداز کر کھڑے ہو گئے اور بڑے زہریلے امرا
طرف دیکھنے لگے تھے۔ پھر اس دلوں سانپوں کی لٹاویں اکٹلیں میں گئی۔ اس
دلوں نے ایک وقت مجھے اس لیا۔ اس کے ذمے ہی میرے منہ سے وہ اور
دھم کرب خیز نہیں نکل تھیں۔ اور یہ نہیں تھے وہ دلوں سانپ جموہیزے
گئے۔ جب کہ میرا جسم بڑا ہو گیا۔ میرے سر سے خون سے لگا۔ اسی وقت
میری جموہیزے میں داخل ہوئے اس کے بعد کیا ہوتی یہ تم دونوں جانتے ہی ہو۔

آرمگ کے اس اکتشاف پر یوٹاف تھوڑوں دیر میں تھکاک پتہ سوچا
دھکی اور رازدارانہ آواز میں آرمگ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ آپ کیا
وہ دلوں سانپ کیسے اور کہاں سے نکل آئے کیا اس سے پسینہ بھی نہیں
عادت پیش آتا ہے۔ اس پر آرمگ کہنے لگا۔ دیکھ یوٹاف میرے بیٹے۔ حق بات
یہ اس کا جو قدیم اور پرانا عمل ہے اس کے اطراف میں جو جنگل ہے اس میں
نہیں ہے۔ ایسا رہتا سانپ تو بہت دور کی بات اس جنگل میں جہ کہ کھابہ والا
نہیں پاتا جاتا۔ یہ کہ اس جنگل میں ملی کے تو ٹانگہ کے برابر تک کا بڑا خوب
میں پایا جاتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کوئی سانپ اس جنگل میں کیسے اور
ہے۔ دیکھ میں تم پر حقیقت واضح کروں کہ جو وہ سانپ میرے جموہیزے میں
اور ہسوں نے مجھے دھماکہ سیوک اور اوتار کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا
انہوں نے مجھے دھماکہ سے تم بھی اس سے علاوہ رہنا قل بھی حرکت وہ ضرور
کر سکتے ہیں۔ اس پر یوٹاف مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ آرمگ میرے بزرگ اب
اپنی اور نہ ہی ہم دونوں کی مدد مٹی کے متعلق فکر مند ہونا چاہئے۔ اب اپنے

اپنی کامی بہترین بدولت کریں گے۔ دیکھ میرے بزرگ آرمگ اب سیوک
طرف سے تمہیں مسلسل غلو رہے گا فضا میں چاہتا ہوں کہ آج کے بعد تم
یہی کے ساتھ رہو۔ اور اس جموہیزے کو چھوڑ کر ہمارے ساتھ چلو۔ اس
کا جو اچھا میں تم دلوں سے کرنا چاہتا تھا اس کی بدھن تم نے مجھے پہلے ہی کر
لی ہے۔ میں تم دلوں کا قہر سے غرگزار ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ
اور اوتار مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ پر میں زندگی کے دن بھر باقی رہے
ساتھ گزارنا پسند کروں گا۔

یوٹاف بولا اور کہنے لگا بزرگ آرمگ تم فکر مند نہ ہو۔ ہم سیوک اور اوتار
میری بہترین حفاظت کریں گے اس پر آرمگ فکر مندی کا اظہار کرتے ہوئے
وہ لوں انسان نہیں مدد میں ہیں بلکہ تم دلوں کیسے اور یہ تم ان دلوں سے میری
مدد کے اس پر یوٹاف آرمگ کی وجہ چھپتے ہوئے کہنے لگا۔ بزرگ آرمگ تم
میں چل کر وقت کے ساتھ دیکھتے جانا کہ ہم کیسے تمہاری حفاظت کرتے ہیں۔
یوٹاف کی اس تجویز کو قبول کر لیا۔ اپنا مختصر سا ضرورت کا سامان اس نے سمیٹا۔
اور کیرش کے ساتھ جانے پر رضامند ہو گیا۔ تینوں جموہیزے سے نکلے پھر
لی طرف جا رہے تھے۔

انے میں کھانا کھانے کے بعد یوٹاف اور کیرش اپنے کمرے کی طرف جانے کے
بائے سے باہر نکلے تو یہودی دودیش آرمگ فکر مند اور پریشان ہو گیا تھا۔ پھر
طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

یہ میرے حسن! میرے مہل کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اب جب کہ رات گہری
ہے تم دلوں میں ہی کس ست کا رخ کرو گے کیا سرائے سے نکل کر تم
مجھے میرے جموہیزے میں لے جا چاہتے ہو یا کہیں اور ٹھکانہ کرنے کا ارادہ کیا
اس پر یوٹاف کہنے لگا۔

یہ میرے بزرگ! جسیر فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم
یہی سیوک اور اوتار کے ہاتھوں تمہاری حفاظت کرنے کا ذمہ لے چکے ہیں۔
اسے داری کو اپنا فرض سمجھ کر بھائیں گے۔ ابھی ہمارے اسے ایک انتہائی اہم
تاج رات ہی کے وقت ہمیں سر کرنا ہے۔ اس پر آرمگ نے مزید پریشانی کے
ساتھ سے پوچھا یا میں تمہاری اس قسم کی اہمیت جان سکتا ہوں۔
کے اس استفسار پر یوٹاف نے اپنے ہونٹوں پر اٹل رکھتے ہوئے آرمگ کو

خاموش رہنے کو کہا۔ پھر اس نے بھی سی آواز میں ایلک کو پکارا۔ جلد ہی ایلک کی گردن پر اپنا ریشتی لٹس دیا۔ یہ لٹس تلے ہی برفان بولا اور انتہائی دھیمی آواز میں وہ ایلک کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ ایلک میں ایک انتہائی اہم اور درپیش آگ کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں تم دیکھو تمہارے قریب دامن پاس ہے اور اوقار تو موجود نہیں ہیں۔ اس پر ایلک نے تھوڑی دیر کے لئے گردن پر لٹس دیا تھا۔ جب کہ برفان وہیں کھڑا ہو کر اس کا انگارہ کرنا رہا۔ پھر ایلک نے وہ اور ٹھکنائی اور سکرانی ہوئی آواز میں کہنے لگی برفان میرے قریب تم جو میرا کتنا چاہتے ہو مطمئن ہو کر کہو یہاں تمہارے نزدیک اور آس پاس کہیں بھی اوقار موجود نہیں ہیں۔ تم جو کچھ آگ کے ساتھ چاہتے ہو کہو میں تمہیں ہوں۔ اگلا دیکھو گی اور جب بھی سلیوک اور اوقار نے اوپر آنے کی کوشش کی میں اس سے آگاہ کر دوں گی۔

ایلک کا یہ جواب پا کر برفان بیوی درپیش آگ کی طرف حوجہ ہوا۔ دیکھ میرے بزرگ آگ ہم دونوں میاں بیوی اس وقت ہی بہتوں قبرستان کی طرف رخ کر رہے ہیں۔ اس پر آگ نے ہنک کر پوچھا وہ کیوں میرا رات کے اس وقت قبرستان کی طرف جانا کیا خطرناک نہیں ہے۔ اس طرح تو اوقار بیوی جسمانی سے ہم پر حملہ آور ہو کر ہمارا غارتہ کر سکتے ہیں۔ اس پر برفان نے لگا دیکھ آگ اس سلیوک اور اوقار کی ایسی تھی جو ہم پر حملہ آور ہوا نقصان پہنچانے کی کوشش کریں۔ دیکھ آگ قبرستان میں جو گورکن رہتا ہے۔ نام لگا ہے اس کی بہن کی بیٹی بوران اور بیٹا قسم اس کے یہاں قیام کئے ہوئے ہیں۔ نین دن سے لگا کے یہاں آکر ٹھہرے ہیں۔ ان دونوں کو سلیوک نے دیکھ کر سلیوک اور اوقار کی محنگو بیوی تفصیل کے ساتھ سنی ہے۔

سلیوک اوقار سے کہہ رہا تھا کہ یہ قسم اور بوران بڑے خوبصورت ہیں اور اوقار دونوں قسم اور بوران کو اپنا بھتی کھانا بنائیں گے۔ وہ آج رات کھیل روپ میں قبرستان میں گورکن ملکا کی مہائل گاؤں میں داخل ہوں گے اور وہیں بوران کو اٹھ لے جانے کی کوشش کریں گے۔ وہ ان دونوں کو جیاس کے محل میں کر سلیوک بوران کو جب کہ اوقار قلعہ کو اپنی جہتی تسکین کا درجہ بنائے گا۔ کائی ان سے بھر جائے گا تو پھر سلیوک اور اوقار دونوں قسم اور بوران کو اپنی طرف ان کا غارتہ کر دیں گے۔

آگ ہم نے تمہارے رکھا ہے کہ آج رات جب سلیوک اور اوقار گورکن ملکا میں داخل ہوں گے تو ہم نے صرف گورکن کی حفاظت کریں گے بلکہ اس کے قریب بھی بوران کی بھی سلیوک اور اوقار سے حفاظت کریں گے۔ اور ان دونوں اوقار کا کھانا نہیں بنے دیں گے۔

جب یہاں تک کہ چکا تو آگ ہمیں آمیز انداز میں برفان کی طرف اشارہ کرتا ہوا کہہ دیکھ برفان میرے عزیز۔ تمہارے اور تمہاری بیوی رات فانی حد تک تلے جلتے ہیں۔ میں تم دونوں کو آج سے نکل کا لٹاؤں گا کہ تمہاری بیوی کے لئے کہ اس کام میں انسانیت کی صلاح اور بقا ہے۔ اگر تم گورکن کے قریب بوران کو سلیوک کے ہاتھوں پہلے میں کامیاب ہو جاؤ تو میں سمجھتا ہوں کہ تمہاری بیوی خد مت ہے۔ جس کا وہ اور تمہیں خوب صلہ دے گا۔ اب اس کے لئے تم دونوں میاں بیوی کے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔ روانگی سے پہلے

آگ

میں برفان نے پوچھا کونسی بات۔ آگ بولا تھوڑی دیر پہلے مجھے خاموشی سے تم نے بیوی دھیمی آواز میں کسی کو پکارا تھا۔ پھر تم نے اس سے محنگو کی اوقار کی موجودگی سے حلقہ اشتعال کیا۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں وہ قوت کونسی ہے جس نے محنگو کی۔ اس پر رات کی تاریکی میں برفان نے اپنا ہاتھ بڑے آگ کے شعلے پر رکھا پھر وہ سکرانے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ بزرگ میری بیوی نے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے اور کیرش کے قبے میں کچھ مافوق قوت کی ہیں جس میں نے انہی میں سے ایک قوت کے ساتھ محنگو کی تھی۔ یہ اوقار کے مقابلے میں ہماری مدد کرے گی۔ برفان کی یہ محنگو من کر آگ رات اور اگھینان کی چمک پیدا ہوئی تھی۔ پھر بڑے چارے اور شفقت آمیز برفان کی بیٹہ چہستانی اور کہنے لگا بیٹے تمہاری اس محنگو نے مجھے مزید اشارہ کیا ہے۔ اب گورکن ملکا کی مہائل گاؤں کی طرف چلیں۔ اس کے لئے سے نکل کر قبرستان کی طرف جا رہے تھے۔

برفان جا کر برفان رک گیا اور شرقی اقل کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ اس نے کیرش اور آگ دونوں بھی رک گئے تھے۔ پھر کیرش نے پریشانی سے اشارہ کیا۔ پوچھا آپ کیاں رک گئے ہیں اور کیا چیز غور سے دیکھ رہے ہیں۔ شرقی اقل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔ کیرش اوپر شرقی کی

طرف دیکھو۔ کیسے خوفناک ہائل اٹھ رہے ہیں۔ میرا خیال ہے آج رات سو سنا ہو گی۔ لہذا اپنی مسم کی کامیابی کے لئے ہمیں مزہ قتل دینا پڑے گا۔ اس موقع آرگ نے بھی مشنی افق کی طرف دیکھا۔ واقعی سیاہ رنگ کے گھرے ہائل مشنی ہوئے آسمان پر جڑی میڑی سے پھیلنا شروع ہو گئے تھے۔ کسی بھی بجلی گرج بھی پیدا ہونے لگی تھی۔

وہ آگے بڑھ کر قبرستان کے کنارے گورکن ملک کی مائیں گھر پر آئے۔ دروازے پر انہوں نے دستک دی۔ دروازہ کھلتے سے پہلے اندر سے کسی کی آواز بلند آواز میں پوچھا کون ہے۔ اس پر یسودی درویش آرگ پوچھنے کو مخاطب کر کے چپ رہو میں اس آواز کو پہچانتا ہوں۔ یہ گورکن ملک کی آواز ہے وہ مجھے ایک اور پہچانتا ہے۔ اور میری عزت و احترام کرتا ہے۔ لہذا میں ہی اس کے ہاتھ ہوں۔ لہذا اس کے بعد آرگ نے بلند آواز میں کہا۔

ملکا دروازہ کھولو میں آرگ ہوں۔ تھوڑی دیر بعد جب دروازہ کھلا تو یسودی دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔ آگے بڑھ کر اس سے معاذ کیا پوچھ کر کیرش کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا ان دونوں کی طرف دیکھو یہ دونوں مہاں میاں کا نام پوچھ اور یسودی کا نام کیرش ہے۔ یہ ایک انتہائی اہم موضوع ہے۔ تمہارے ساتھ ٹھنگ کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ان دونوں کو میرے ساتھ تمہارے گھر ہونے کی اجازت ہے۔ اس پر گورکن ملک یسودی فراخ دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگے میرے محترم آرگ۔ اس کے لئے میری اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔ واقعی مجھ سے کوئی اہم ٹھنگ کرنا چاہتے ہیں تو اس لحاظ سے یہ میرے صاحب ہیں۔ اور میں ایک ایسے میزبان کی حیثیت سے جو کہ میرے ہاں سے ان کی خدمت کروں گا۔ اس پر آرگ مسکراتے ہوئے کہنے لگا نہیں کسی خدمت کی ضرورت ہے بلکہ تمہاری بہتری کے لئے یہ دونوں بہت کتنا چاہتے ہیں۔ اس پر ملک مزید صبر نہ کر سکا۔ میری بہتری اور بھلائی میں کتنا چاہتے ہیں تو ہر کیوں کھڑے ہیں اندر آجائیں ساتھ ہی پوچھنے اور کیرش دونوں آرگ کے ساتھ مکان میں داخل ہوئے۔ اس داخل ہونے کے بعد ملک نے پہلے کی طرح دروازہ بند کر دیا تھا۔

پھر گورکن ملک ان تینوں کو لے کر ایک ایسے کمرے میں داخل ہوا جس کو دو ان لڑکا اور ایک حسین اور جوان لڑکی بیٹھے ہوئے تھے۔ لڑکا کا نام تھا اس کی بھانجی پوران تھی۔ ملک جب ان تینوں کو لے کر اس کمرے میں داخل ہوا

دوں نے اٹھ کر من جیوں کا استقبال کیا۔ اس کے بعد ملک نے ان سب کا تلبیس میں کیا۔ اور جن نشستوں پر پہلے تقسیم اور پوران بیٹھے ہوئے تھے ان کے قریب ہی انہوں نے اس نے آرگ پوچھنے اور کیرش کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ جب وہ بیٹھ گئے تو وہیں بیٹھ گیا تھا۔ کہہ ہالنگ ملکا تھا جس کے وسط میں ایک بہت بڑا ستودر تھا۔ وہ لڑکیاں بھر دی گئی تھیں اور اس کے اندر آگ خوب بھڑک رہی تھی۔ اور اس کے ارد گرد پورے کی گدڑاں دکھائی گئی تھیں اور انہیں چڑی گدیوں پر بیٹھ کر آگ کو دیکھ رہی تھیں۔

پھر اس تک اس کمرے میں خاموشی رہی پھر پوران نے وحشی وحشی آواز میں پوچھا کہ پوچھنے کے ایسا کرتے ہی تھوڑی دیر بعد ایسا کرنے پوچھنے کی گردن پر کس کے لئے میں دیکھ کے ساتھ ہی پوچھنے بڑی رازدارانہ آواز میں پوچھ اور ایسا سے پوچھنے اس مکان کے اندر اور اس کے قریب میں کچھ کسیں سلوک اور اوقات کے درپے تو نہیں۔ اس پر ایسا فوراً ہلکا سا پس و پیش ہوئی ٹھیک ہو گئی اور پھر اس نے پھر پس و پیش اور بڑی رازدارانہ آواز میں پوچھنے کو مخاطب کیا۔ دیکھ پوچھنے میرے عجیب تم جو کہ گورکن ملک اس کے بھانجے تقسیم اور اس سے کتنا چپ ہو بلا ٹھنگ کر ڈالو اس لئے کہ یہاں سلوک اور اوقات نہیں

پوچھنے جب ایسا کے ساتھ اپنی ٹھنگ کر کھل کر پوچھنے گورکن ملک پوچھ اور پوچھنے کے پوچھنے دیکھ میرے عزیز صفا۔ میں پوچھ سکتا ہوں کہ تو راز دہشی وحشی کواز میں کس کے ساتھ ٹھنگ کرنا چاہتا ہے۔ اس پر پوچھنے پوچھنے ٹھنگ کی ہے یہ ایک راز ہے اس پر سے میں تم سب کے سامنے یہ وہ افادوں وقت میں تمہاری اپنی ذات تمہارے اپنے بھانجے اور بھائی پوران کے لئے ایک ٹھنگ کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر ملک پریشان اور خوفزدہ سا ہو گیا۔ اور کہنے لگا میرے اور بھائی پوران کے حوالے سے تم میرے ساتھ کیسی ٹھنگ کرنا چاہتے ہو۔ اس پر ملک۔

پوچھنے کے محل کو تم سامنے ہو گئے۔ پوریس کے محل کا ذکر آتے ہی ملک آرگ مزہ چٹا ہو گیا تھا۔ پھر پوچھنے لگا کیوں اس محل کو کیا ہوا۔

وہاں پھر پوچھنے اور کہنے لگا۔ اس محل کے اندر جو لوگ رہتے ہیں کیا تم انہیں بھی اس پر ملک بے حد خوف کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ میرے دن عزت

صحن۔ عیاس کے اس محل کے اندر جو لوگ رہتے ہیں ان کا یہی ذکر ہے۔ کہ یہاں اگر ان کے خلاف ایک لفظ بھی کہا گیا تو مجھے ہی نہیں میرے بھائی اور بھانجی کے علاوہ تم سب کا بھی خاتمہ کر دیں گے۔ اس لئے کہ عیاس کے اس گھر میں رہنے والے انسان نہیں بلکہ مدھیں ہیں۔ اور شاید تم جانتے ہو گے کہ ان کے اور اوقات ہیں۔

اس پر یونان فیصلہ کن انداز میں بولا اور کہنے لگا۔ دیکھو مگر تم سلیوک کو جانتے ہو تو میں انہی سے حلقہ تمہارے ساتھ گھٹک کر چاہتا ہوں۔ مگر اس نے کہنے لگا۔ دیکھو میرے عزیز ایک صحن کی حیثیت سے میں تمہاری بہ حد عزت کرتا ہوں۔ لیکن میں تم سے اس گھر میں سلیوک اور اوقات کے حلقہ پر گورنر ہوں۔ کہ۔ ورنہ میں اسی وقت رات کی تاریکی میں جسیں اپنے گھر سے نکل باہر گئے۔ اس پر یونان بڑے غور سے مٹا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھو بزرگ مٹا۔ اگر آج کی رات تمہارے بھانجے قہ اور بوران کے لئے خطرے، انتہائی فحش کی رات ہو۔ تب بھی تم مجھے اس موضوع پر گھٹک کرنے کی نہ دو گے۔ اور یہ خطرہ سلیوک اور اوقات کی طرف سے ہے۔ اس پر مٹا مزید ہوتے ہوئے پوچھنے لگا۔ لیکن سلیوک اور اوقات کی طرف سے میرے بھانجے اور بھانجے خطرہ ہے۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔

دیکھو مٹا اگر تو چوری بات کھل کر ہی سننا چاہتا ہے تو ہاں۔ لیکن اپنے اجازت دے کہ میں میرے گھر میں سلیوک اور اوقات کے حلقہ گھٹک کر سکوں۔ اس تو نے اگر آج مجھے یہ گھٹک کرنے کی اجازت نہ دی اور مجھے اپنے گھر سے نکل دیا۔ جس میں یقین دلانا ہوں کہ آج کی رات تمہارے بھانجے قہ اور بھانجی بوران کی رات آخری رات ہوگی۔ یونان کے ان الفاظ سے بوران کا دل لپک گیا تھا۔ پھر وہ کھانا

آوارہ میں کہنے لگا۔ دیکھو میرے اہی عزت عزیز صحن اگر تمہاری گھٹک میرے بھانجے کے حوالے سے ہے اور یہ کہ آج کی رات انہیں جان کا خطرہ ہے اور اسی کے تم گھٹک کرنا چاہتے ہو تو پھر میں یہی خوشی اور بڑے انتہاک ہے تمہاری ساری سنوں گا۔ اس پر یونان کہنے لگا۔ دیکھو مٹا۔ میں اور میری بیوی کیرش آج شام کے عیاس کے محل میں داخل ہوئے تھے۔ اس پر مٹا فوراً بولا کہے لگا۔ دیکھو یونان تمہاری اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس لئے کہ جو کوئی بھی کے محل میں داخل ہوتا ہے وہ سلیوک اور اوقات کا شکار ہو کر رہتا ہے۔ اور وہیں

یونان بھر کہنے لگا۔ عیاس کے محل میں ہمارے داخلے اور وہاں سے نکلنے کے بزرگ آؤگ گولہ کے طور پر پیش کیے جاسکتے ہیں۔ اس پر گورنر مٹا نے اس میں آؤگ کی طرف دیکھنے لگا۔ آؤگ نے منہ سے تو کہہ نہ سکا کہ اب میں میں سر ہلا دیتا تھا۔ ورنہ آؤگ کی اس حرکت سے مٹا نے چارہ مزید پریشان رہا۔ اب کی طرف دیکھتے ہوئے وہ اتنا آمیزہ لہجے میں کہنے لگا۔ دیکھو میرے عزیز یہ تو تمنا چاہتا ہے کہ میں میری ساری گھٹک غر سے سنوں گا۔ یونان کہنے

لگا۔ میری بھانجی بوران اور تمہارے بھانجے قہ کو کہیں عیاس کے محل میں نہ جلاؤ۔ دیکھو لیا ہے۔ گھٹک کو مزید آتے جیسے ہوئے مٹا میں تم پر یہ بھی ہے۔ میں اور میری بیوی کیرش بھی مدھوں کی طرح کچھ مافوق الطبیعت تو نہیں ہیں۔ اسی کو استعمال کرتے ہوئے ہم محل میں داخل ہوئے تھے۔ اور ہم نے سلیوک کو گھر میں بھی۔ یہ گھٹک تمہارے بھانجے اور بھانجی سے حلقہ ہے۔

یونان آج تو صبحی رات کے قریب سلیوک اور اوقات دونوں میں یہی کچھ دیکھا۔ تمہارے اس گھر میں داخل ہوں گے اور تمہارے بھانجے اور تمہاری بھانجی کے لئے کچھ خوش کریں گے۔ کچھ عرصے تک قہ اور بوران کو کہ عیاس کے پاس رہیں گے۔ اور جتنی طور پر وہ انہیں اپنے تصرف میں لائیں گے جب وہاں سے بھر جائے گا تب وہ دونوں کو اپنی خوراک بنا کر پیش کے لئے ان کا یہ تھا۔ لہذا آج کی رات صرف تمہارے ہی لئے نہیں بلکہ تمہارے بھانجے کے لئے بھی سخت بھاری اور خوشنک ہے۔ میں میری بیوی اور آؤگ اس لئے آج رات تمہارے پاس رہ کر ہم تمہاری تمہارے بھانجے اور بھانجی کی تمہارے حفاظت کریں۔

یونان اس گھٹک کے جواب میں بوران کی گردن جھک گئی تھی۔ پھر اس نے کہا۔ میں مدھ کی اور یونان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھو میرے عزیز یہ اور اوقات دونوں ہی میرے بھانجے اور بھانجی کو نقصان پہنچانے کا عزم کر رہے ہیں۔ اس کی طاقت انہیں اس عزم سے روک نہیں سکتی۔ اس لئے کہ انسان کو اپنی مدد ہے۔ اور اوقات کا بہترین اور پسندیدہ مشغلہ ہے۔ لہذا سلیوک اور اوقات اگر اور بھانجی کو اپنے تصرف میں لائے گا لیٹل کر ہی چکے ہیں تو میرے خیال میں انہیں کوئی بھی مدد نہیں کرے گا۔ اس پر یونان چھٹی بات کہتا ہے۔

دونوں مل کر سلیوک اور اوعار کی اس بھاری لاکھیا مشر کرتے ہیں۔

اب خاموش ہوا تو ملکا بھر کئے لگ۔ دیکھ یوانف تم اور تساری بیوی کیرش کیسے
 لگے اور میری بھائی بوران کی شکل و صورت اختیار کر گئے۔ اس پر یوانف
 نے ملکا میں اور میری بیوی کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اگر تمہیں شک
 نہیں ابھی یہ کام کر کے دکھاتے ہیں۔ اس کے ساتھ یوانف نے کیرش کو

یوانف کے بعد دونوں مہاں بیوی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا۔ اس
 یوانف نے قسم اور کیرش نے بوران کی شکل و صورت اختیار کر لی تھی۔ یہ
 ملکا میں ہوئے ملکا پریشان اور دنگ رہ گیا تھا۔ پھر وہ یوانف کو مخاطب کر کے کہنے

لے۔ ابھی صبح۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم دونوں مہاں بیوی سلیوک
 کے ہیں میرے بھائی قسم اور بھائی بوران کی حفاظت اور مدد کر سکتے ہو۔

یوانف نے کہا کہ تم دونوں مہاں بیوی اور میری بھائی کو کیا کرنا چاہتے۔ دیکھ میرے مہاں
 پتے ایک گورکن کی حیثیت سے اس قبرستان میں میں آئین بن رہا تھا۔

یوانف نے میری سن کا بیٹا اور بیٹی دونوں مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ انہی دونوں
 میں دونوں کو دیکھ لیا ہو چکا اور وہ ان کے در پہ ہو گیا ہو گا۔ بلکہ اب تو میں

میں کہہ گا کہ تم دونوں مہاں بیوی اور دودیش ترک مشعل یہاں میرے پاس
 ہو۔ میں میرے لئے یہ ہو مارت بنائی گئی ہے بہت بڑی ہے۔ اس نے کہ پسے

یوانف نے اپنی بیوی اور چھوٹے سے۔ تو رہا رہتا تھا اس مارت میں پانچ کے
 میں۔ انیس میری بد قسمتی کہ اہل ان علاقوں میں طاعون پھیل جس کی وجہ

یوانف نے میرے سارے بچے ہلاک ہو گئے اور میں بد قسمت رہنے لگی تھیں اور
 میں نے سے ہائی رہ گیا۔ اب میں اپنی سن کے بیٹے قسم اور بیٹی بوران کو ہی

یوانف نے۔ اب میں اپنی جان کی باری لگا کر بھی ان دونوں کی حفاظت کرنے کے
 میں۔ میں میرے مہاں مجھے یا کرنا چاہتے۔ جواب میں یوانف نے ہلا کر کہنے لگا۔

دیکھ ملکا میں خود ان کے ارادے کو رد کروں گا۔ آج کی رات میں

رائش ملکا میں قیام کروں گا۔ اور تساری بھائی اور بھائی کی حفاظت کروں گا
 کے قریب جب کچھ بیویاں تساری بھائی اور بھائی کو اٹھانے جانے کے لئے
 میں تمہیں یقین دے گا ہوں کہ میں ان کچھ بیویوں کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ ہر

بھائی کی اس منگھ سے نہ صرف ملکا خوفزدہ اور پریشان ہو گیا تھا بلکہ قریب
 ہوئے اس کے بھائی قسم اور بوران کے چروں پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں اور
 سے انداز میں دونوں میں بھائی ابھی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے

سے اپنے ہاں ملکا کی طرف دیکھ لگ جاتے تھے۔ اس موقع پر یوانف بولا اور
 دیکھ ملکا تو یہاں پریشان نہ ہو۔ میں سلیوک اور اوعار کے ہاتھوں تساری

بھائی کی حفاظت کروں گا۔ اس پر ملکا بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ میرے عزیز یہ تم
 نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے۔ لہذا مجھے غرض ہے کہ سلیوک اور اوعار کے سامنے
 حیثیت نہیں۔ یہی تم ان کے سامنے غرور اور تم کہ گئے۔ وہ بیوی سنائی

بوران کو اٹھا کر لے جائیں گے۔ اس پر یوانف کہنے لگا۔
 دیکھ ملکا میرے حقیقی تو کسی خوش قسمتی اور دھوکے اور قریب میں جلا

میرا ٹکڑا سلیوک اور اوعار سے ہو گا تو دیکھنے گا کہ میں کیسی ہے پتا قوتوں
 اور کیسے ان راجوں کو مار مار کر اس محل کو ان کی رہائش سے خالی کرا لیا
 یوانف کچھ مزید کہنا چاہتا تھا کہ ملکا بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ میرے عزیز میں چاہے

کہ تم میرے بھائی اور بھائی کی حفاظت کرو گے۔ اگر تم ایسا نہ کر سکتے تو پھر
 بچے اجل اور موت کا تقدر کرنا چاہیں گے۔ اس پر یوانف کہنے لگا۔

دیکھ ملکا تساری بھائی اور بھائی کی حفاظت کرنے کے لئے یہ لاخو
 کچھ دیر تک ہم سب اسی غور کے گرد بیٹھے ہیں جس میں ملک جل رہی ہے۔
 آپ کو گرم رکھتے ہیں پھر کوئی رات سے کچھ پہلے ارگ قسم اور بوران

کمرے میں جا کر سو جائیں اور آرام کریں۔ جب کہ اس کمرے میں ملکا میں
 بیوی کیرش موجود رہیں گے۔ میں اور میری بیوی کیرش اپنی شکل و صورت میں
 ضرور گئے۔ بلکہ ہم تساری بھائی قسم اور بھائی بوران کی شکل و صورت میں
 ہوئے سلیوک اور اوعار کا انتظار کریں گے۔ جب وہ یہاں آئیں گے اور سنیں

اور میری بیوی کو بوران جان کر ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرے گا تو پھر

میں تو ہم تینوں کو جاننے پر کہ انہیں کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہو۔ اور اگر ہم
 وہاں پہنچے اور تم ساتھ نہ ہوئے تو وہ شک و شبہ میں مبتلا ہو جائیں گے کہ غلط
 ہے تو قسم اور پوراں کیوں نہ ہوئے ابھی تک۔ لہذا ہم تینوں خود کے اندر جلتی
 پس بیٹھ کر چاہیں گے۔ اور ان دونوں کی آمد کا انتظار کریں گے۔ اور جب
 اس اور دودیش آگ ساتھ والے کمرے میں آرام کریں گے۔ ہاں اس کی آمد
 جاگ جائیں تو یہ کھڑکی کی اوٹ میں کھڑے ہو کر یہ دودیش کی اوٹ میں رہ کر
 اس کے درمیان ہونے والے قاتلے کو دیکھ سکتے ہیں۔

اس تک کہتے کہتے یہ بات جب خاموش ہوا تو جس دوران ہلی مرتبہ ہوئی اور
 وہاں پہنچے ہوئے کسی گئی۔ دیکھ میرے بھائی کسی ایسا نہ ہو کہ وہ سیوک اور
 یہاں کے علاوہ آپ دونوں یہاں یہی کو بھی نقصان پہنچائیں۔ اس پر ہر طرف
 اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے کسی لگا۔ میری بات نہ فکر مند نہ ہو مطمئن رہ۔ تو
 آج رات ہم ان کا ایسا حلیہ بگاڑیں گے کہ یاد رکھیں گے کہ کسی سے پاں پڑا
 اور نہ ہو۔ ہم دونوں بھائی بہن بھی ساتھ والے کمرے میں جاگ کر یہ سارا
 جوش اور تھک دیکھنے کی کوشش کریں گے۔ اس موقع پر آگ بولا اور کہنے لگا۔
 وہاں پر تو نظر رکھیں کرتے ہو میں بھی تم دونوں میں بھائیوں کے ساتھ ساتھ دے
 جائیگا رہوں گا۔ یہ بات بھول اور کہے لگا۔

یہ بات کہہ کر اس وقت یہ لکڑیوں بڑی ہیں کیا ان کے علاوہ بھی تمہارے گھر
 میں کچھ لکڑیاں ہیں۔ اس پر مٹا چھاتی نہتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ میرے عزیز
 میں لکڑیوں کی کمی نہیں ہے۔ بے شمار خشک لکڑیاں ذخیرہ کی صورت میں میرے
 میں ہیں۔ اس لئے کہ قبرستان میں درخت سست ہیں۔ اور میں گاہے گاہے میں
 میں لکڑیاں جمع کرنا رہتا ہوں۔ اس جواب پر ہر طرف سے کچھ سچا بھرا کہے

یہ تھا اس خود کے پاس ہم کالی لکڑیوں جمع کریں گے۔ اور جب رات آدمی کے
 سے رانی ہو گی تب ہم خود میں بہت سی لکڑیوں ڈال دیں گے۔ اور میں جیسے یہ
 سے جو قوت میرے پاس ہے وہ ہمیں سیوک اور اوتار کی آمد کی بدولت اطلاع
 میں یہی سیوک اور اوتار ہمیں اس کے گل سے لکڑی کے میرے پاس جو قوت
 میں بتائے گی کہ وہ اوپر آنے کے لئے گل سے نکل چکے ہیں۔ لہذا ان کی آمد سے
 میں ہم خود میں خوب لکڑیاں ڈال دیں گے جب وہ گھر میں داخل ہوں گے اور اس

میں اپنے پاس رکھنا۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو نقصان اٹھاؤ گے دوسری بات
 کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ تمہاری خواہش کے مطابق میں خود میری بیوی کے
 آگ اب کچھ عرصہ تمہارے ہی پاس قیام کریں گے شاید یہ انکشاف تمہارے
 کہ ہمیں اس کے گل میں داخل ہونے سے پہلے ہم دونوں سیوک اور آگ
 اور اس نے ہمیں ہمیں اس کے گل میں داخل ہونے سے منع کیا تھا۔ اپنی قوت
 کرتے ہوئے ہم اس گل سے لگے اور دودیش آگ کے پاس آئے۔ لہذا
 نے یہی سمجھا کہ آگ ہم سے ملنا ہوا ہے لہذا آگ سے ملنے کے بعد ہم
 گئے تو سیوک اور اوتار دونوں زہریلے سانپوں کی صورت میں آگ کے
 نمودار ہوئے اور آگ کو اس لیا۔ ہم دونوں یہاں یہی ابھی آگ کے
 قوتی دور تھے کہ ہمیں آگ کی چٹیلیں نکلیں دیں۔ لہذا ہم واپس چلے۔
 بھوپڑے میں آئے تو اس کا رنگ مٹا ہو چکا تھا اور اس کے سر سے خون
 بس نکلا میں جی سہی قوت کو حرکت میں لیا۔ آگ کے جسم میں
 تھا وہ میں نے نکال باہر لیا۔ اس طرح آگ ہوں جانمات کے جڑوں سے
 پھر زندگی بر کرنے کے قابل ہو گیا۔ اب سیوک اور اوتار آگ کو بھی
 گئے یہ حال کہیں بھی انہیں انکشاف سے کسی نہ کسی طریقے سے ہلاک کر
 کریں گے۔ لہذا قسم اور پوراں کے ساتھ ہم دوسرا میاں بھی کر آگ کی
 بھی کرنا ہو گا۔

یہ ساری گفتگو سن کر مٹا قسم اور پوراں تینوں بے جا رہے۔ کچھ پر
 تھے۔ پھر گورنر نے اپنے آپ کو سنبھالا اور کہے لگا۔

دیکھ ہمارے سرواں صمان۔ اب تم بتاؤ ہمیں سیوک اور اوتار سے
 طریقہ کار استعمال کرنا چاہئے اس پر ہر طرف کہنے لگا۔ دیکھ ملک آج رات میں
 ضرور تمہارے اس گھر میں داخل ہو کر قسم اور پوراں کو اپنے ساتھ لے جا
 کریں گے۔ دیکھ ملک جس کمرے میں ہم اس وقت بیٹھے ہیں کیا اس سے
 بھی ہے۔ اس پر مٹا خود بولا۔

میں کمرے میں ہم بیٹھے ہیں اس سے لطفہ ایک کمرہ ہے اور دونوں
 میں ایک دروازہ بھی ہے۔ اور چھوٹی سی ایک کھڑکی بھی ہے۔ اور تم ایسا سال
 ہو۔ جواب میں ہر طرف کہنے لگا۔ دیکھ میں اور میری بیوی کیرٹس تمہارے
 شکل میں اسی کمرے میں بیٹھیں گے۔ تم بھی ہمارے ساتھ بیٹھنا تاکہ سیوک

یہ بات سنا کر اس نے کہنے لگا۔

تسار اکھٹا بالکل درست ہے۔ سیلوک اور اوتار جو نئی عیاس کے عمل
اس لحاظ کی اس رہائش گاہ کی طرف آئیں تو ایسا تم مجھے پہلے آگاہ کر دینا،
پہلے میں خود میں جاتی آگ میں طوب ککڑوں ڈال دوں۔ آگ میں اس
پکا صیانت کھیل کھیلوں گا۔ اور اس کھیل کے بعد میرے خیال میں آئندہ
مہ کی رہائش گاہ میں داخل ہونے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اس پر ایسا

ہاں ایسا نہیں ہے۔ وہ جی اذیت قسم کی دے دیتی ہیں۔ تم کتنی بار بھی اس
 ہو اور ضرب لگاتے رہو لیکن جس کام کے چپے وہ پڑ جاتے ہیں اسے اس
 اوسر اچانک تک پہنچا کر ضرور چھوڑتے ہیں۔ اس پر غائب کئے لگ۔ دیکھو ایسا
 کام ہی بنا اور از دست انہی ہوں۔ میں اور کئیوں نے انہی میاں بندی بھی ان
 اپنے حرکت میں آئیں گے کہ انہیں اپنے ساتھ رہے اور مجبور کر کے رکھ دیں

ہر ایک کو کہ سلیو اور اوتار پر نگاہ رکھو۔ جس کی وہ عین کے محل سے نکل کر
اس کے محل سے جہ کر دیا۔ پھر اس کے بعد تم وہ کھانا میں کی کھیل کھیلنا ہو۔ اس
بیت کا سانس اچھی ہوئی انگ ہو جاتی تھی۔ اچھی وہ تک ٹکا کر کے اندر لائی
اور اسے رکھ کر گانے کے بعد وہاں آگیا تھا۔ یہ دو تینوں بیٹہ کر سنیوگ اور
اس کے کرتے گئے۔

نی چاہی تھی۔ مشرقی افق سے جو یابل مودار ہو رہے تھے بڑی تیزی کے
پہینا شروع ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ ستاروں کا شعور بھر پڑ گیا تھا۔ روشنی
دریاں بگل بگل مٹکتی موت کے رگڑ کی راتوں کوئے سنسار میں گھر گھر
ورجاک بچے دروں کی طرح بھل تھی تھی۔

سید اور گھر کے اردوں کے سارے آسمان پر پھیلنے ہی ایسا ساں ریلوہ گیا تھا جسے
سے گھر سے وہاں کنوہی اور تاریکی کے بے انت تر خائے اعلیٰ پڑے ہوں اور
مٹا کی حمد کی شمار انگیزی طرت ملی کراہت۔ شیطانی پدروہوں کے نہ اب اپنا
دکھے ہوں۔

مگر مجھے بالکل چھڑنے کے بعد زوردار آمد می اور طوفان آیا تھا۔ جس

کمرے میں آکر بیٹھیں گے غور میں تو غور سے جلتی ہوئی نکلڑیاں نکل کر ہر بیوی کپڑاں اس پر حملہ آور ہو جائیں گے۔ ملاحتم ہمارا ان کے ساتھ تماشا دیکھنے ان کی کیا حالت کرتے ہیں۔ اس پر ملاحرف لہو سے انداز میں بولا اور کہنے لگا دونوں یہاں بیوی جلتی ہوئی نکلڑیوں سے اس پر حملہ کر رہے تو وہ بھی تو کسی نہ کسی کر رہیں گے۔ ایسی صورت میں وہ ہمیں نقصان نہ پہنچائیں گے۔ یہ جملہ جواب دہی والا تھا کہ اس بار قسم بولا اور کہنے لگا۔

دیکھو یہ حالت جیسا کہ تم جانتے ہو کہ وہ مہاں چوڑی یعنی سیوک نہ
ہوئیوں کے روپ میں ہمارے یہاں آئیں گے ہم نے قدم اور پرانی کتابوں
ہے کہ چھپتی چھپاں چوڑی اسرار قوتوں کے علاوہ چوڑی طاقتوں کی دانگ بھی
کیونکہ دونوں مہاں چوڑی ان کا مقابلہ کر سکیں گے۔ یہ ملک ہوا اور کہنے لگے۔

نقصہ تو ساتھ دالے کرے میں وہ کر دیکھ کہ ہم کیسے ان دونوں پر توجہ
ہیں۔ اور ہاں ملاحظہ ایک کام اور کرنا تمہارے پاس کوئی کھانا ہی تو ہوگا۔ ملاحظہ
فیس میرے پاس کئی کھانا ہیں۔ پانف کسے لگا کوئی چھٹی دور تھے کھانا
کے پاس رکھ دینا۔ میں سیوٹ اور بوتل کو ایک ایک دھب کی کوشش
اسی وقت تھا اور ایک انتہائی تھکا اور ہتھوں کی کھانا لائے اس نے پانف
دی۔ اور کمرے میں اس نے لکڑیوں کا ڈیزائن لگا دیا۔ پانف پھر دیا اور کسے گار
پر رگ۔ آگ اب تم نقصہ اور بوران کے ساتھ اٹھو دو ساتھ دالے کہ
جاؤ۔ تاکہ ہم دونوں میں پیوی نقصہ اور بوران کی شکل و صورت انشا
ساتھ اس شور کے پاس نہیں وہ سیوٹ اور بوتل کا انتظار کریں۔

نہیں آگے اور پوراں فراموش نہ کرے ہوئے اور ساتھ دے لئے لئے
تھے۔ یہاں اور کیرش دونوں اپنی سرری قوتوں و استعمال کرتے ہوئے تھے اور
مطل و صورت اختیار کر چکے تھے۔ اتنی دیر تک ملے اٹھ اور پورائ کی طرف
کئے تھے۔ تم دونوں میں وہی بیخوشی گھبراہٹ دہرا دہرا کر رہے ہو۔ اور
کہہ کر آتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی ملے باہر لگ گیا۔ اس موقع پر یہاں نے
وہی آواز میں ایسا کو پکارا۔ ایسا شاید وہیں کسی ساری مہنگو من رہی تھی۔
کی گردن پر پس رہا اور کئے تھے۔ کہو یہاں تم کیا کتنا چاہے ہو۔ اب تک
ہے میں سب کچھ من چکی ہوں۔ میرے خیال میں تم یہ کتنا چاہو گے کہ میں
رہا پر نگاہ رکھوں اور جب وہ عین اس کے محل سے نکل کر اوپر آتا چاہوں تو

نہ دے ہوئے مکان میں داخل ہو گئے جب تو خیر اور اگر انہوں نے دروازے پر
دھکم دھڑک آگے جانا۔ دروازہ کھول دیا تاکہ وہ اندر آ سکیں۔ اس پر ملک
نے بے خوف کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

اس نے تیر طوفان اور برقی بارش میں جب دروازے پر دستک ہوئی تو میں وہ طاقت
میں سے لاواں گا کہ آگے جا کر دیوانہ کھوں اور وہ دونوں بدرو میں یعنی سلیوک
میں بھیڑوں کے روپ میں گھر میں داخل ہوں۔ میں تو انہیں دیکھتے ہی موت اور
انکار ہو کر رہ جاؤں گا۔

اس پر یونان پھر بول اور ملک کی ہمت بڑھانے لگا۔ دیکھ ملک! ہمیں پریشان
نہ ہونا۔ تم نے اپنی مادی زندگی اس سرمن کی دیر انداز اور خولہ و
گراوی ہے۔ پھر آج ہمیں کیا ہو گا ہے کہ تم اس قدر غور کرنے رہے ہو۔ تم
جو اپنے دماغ سے موت کی طرف بے ہوش ہو چکے ہو گے۔ لہذا ہمت
اور جس وقت تم دروازہ کھولے جاؤ گے جو صحن اور محلی طاقت میرے قبضے
میں آئے گا۔ تمہارے ساتھ ہوگی اور تمہاری حفاظت کرے گی۔ اپنے موقع پر سلیوک اور
تو تمہیں کہ وہ تم پر حملہ آور ہوں۔ اور اگر تیر دونوں نے ایسا کرنے کی
تلاش کی تو یاد رکھو میری محلی طاقت ہمیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ لہذا یہ
بے شک ہے کہ اگر سلیوک اور اودار نے مکان کے دروازے پر دستک دی تو تم
وہاں سے دور ہیں اپنے ساتھ اندر لے کر آؤ گے۔ دروازہ کھولنے سے پہلے ان
دو دروازے پر پہنچو کہ تم کوں ہو اور رات کی اس تاریکی میں تم نے کون دستک دی ہے۔
یہ بات ہو۔ اس کے جواب میں وہ کوئی معقول جواب دیں تو دروازہ کھولنا پھر انہیں اندر
چلے گئے۔ یہ نہیں کرنا کہ اگر وہ مسئلہ جواب دیں تو دروازہ کھولنا۔ دروازہ ہر
جگہ کھولا تاکہ وہ اندر آ سکیں اور ہم ان سے خوشی

نہ دے۔ مگر انہوں نے توجہ نہ دیا۔ ہمارے ہاتھ سے کیا کر سکتے ہیں۔ معاذ سہانو میں جاتا ہوں کہ
اب اس سے عین۔ لیکن تمہاری باتوں 'تمہارے دماغ سے مجھے بڑا حوصلہ اور ہمت
دے رہا ہے۔ تم فکر مند ہو جو کسی اسوں نے دروازے پر دستک دی میں دروازہ
کا در انہیں ساتھ لے کر کمرے میں آؤں گا۔ یہ بات طے شدہ ہے۔ اب اس پر
نہ سہیں ہوگی۔ ملک کی یہ گفتگو سن کر یونان اور کیرش مطمئن ہو گئے تھے۔ وہ دونوں
ان کی طرف دیکھنے لگے تھے جو انہوں نے خود کے اندر ڈال دی تھیں۔ لکڑیاں بڑی
سے آگ بجھ چکی تھیں۔

پھیلا دیا تھا۔ دروازہ آدھی میں خیر اور مسودہ و حار بارش بھی شروع ہو گئی تھی
خیر جھکڑوں میں برقی بارش نے بدترین طوفانوں کی طرح ہر شے کی رگڑ
کا زہر نکلیں شامیں اور اس صبحوں کا ناثر دھڑکتے دونوں کا جادو اور سنگتی
کے رکھ دیا تھا۔

یونان 'کیرش اور گودکن ملک آگ بھنے غور کے اور گرد غبار سے
اور اودار کا انتظار کر رہے تھے۔ باہر ہائل برقی طرح گرج رہے تھے۔ ٹپکی ہوئی
پہنک رہی تھی۔ خیر بارش نے ہر شے کو نرم کر کے اپنے پیسے کے ساتھ ہٹا
جھکڑوں 'مسودہ و حار بارش اور گمری تاریکیوں نے ہر سہرست قیامت کا مارا
تھا۔ رات آہستہ آہستہ پہنچ رہی تھی جب آدھی کے قریب گزری تب ایسا
گردن پر مس دیا یہ لمس ہوتے ہی یونان اچھل پڑا تھا۔ کیرش بھی سمجھ گئی
گردن پر ایسا لے کر دھبے لگا۔ وہ قریب ہو کر ایسا کی گفتگو کرنے کی ہر
جگہ۔ لمس دینے کے بعد ایسا بولی وہ کہنے لگی۔

یونان میرے حبیب۔ مستحلو۔ سلیوک اور اودار اس قبر میں نہ رہیں
نئے عیاس کے محل سے نکل کر رہے ہوئے ہیں۔ محل سے نکلتے ہی انہیں
کا روپ و حار لیا ہے۔ وہ بڑی تیرن سے اس قبرستان کا رخ کریں گے۔ لہذا
کے لئے جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو کرو۔ تم اور کیرش دونوں فکر مند اور پریشان
میں بھی نہیں ہوں۔ ان پر نگاہ رکھوں گی اور جس موقع پر بھی میری ضرورت
حکمت میں آئے گی۔ اب تم نہ کچھ کرنا چاہتے ہو کرو۔ اس کے ساتھ ایسا
ہوئی ملیح ہو گئی تھی۔

ایسا کے بیٹھ ہوتے ہی یونان نے قریب پڑی ہوئی سرنگ لکڑیاں
میں ڈال دی تھیں۔ پھر وہ اپنے پاس میں بیٹھ کر کس ملک کو کہنے لگا۔
ملک مستحلو۔ سلیوک اور اودار دونوں پھیلی بیڑوں کا روپ و حار نے کے
محل سے نکل کر دھرم دانا ہو چکے ہیں۔ یہ چیز سب ہی فکر مند اور خوف
پیدا ہو گیا تھا۔ پھر وہ کہنے لگا دیکھو میرے صواہر مسواہ یہ خبریں کر مجھے یوں
لگا ہے جیسے میرے دل کی دھڑکن اور حرکت بند ہو جائے گی اور میں بیٹھ
جاؤں گا۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔ ملک ہمت رکھو۔ ہم دونوں میں یہ
ساتھ ہیں۔ ہماری موجودگی میں وہ دونوں شیطان مدھیں جسیں ہاتھ نہیں لگا
خوفزدگی اور پریشانی کا اظہار مت کرنا۔ اسیں آئے وہ۔ اور سنو اگر وہ اپنی سر

اپنی چھین لہو بحر کے لئے بند کر لی تھیں۔ اس لئے کہ پھیل جانے کے وہاب
اور اوقات امتحانی بھیاک اور حیرت ناک دکھائی دے رہے تھے۔ اس موقع پر
ان دونوں کو غائب کر کے کچھ پوچھنے ہی والا تھا کہ سیوک بولا اور یونانی کی طرف
دیکھ کر بے بس لگا۔

ایہ اسی اگر میں غلطی پر نہیں تو تمہارا نام فقیر ہے اور تمہارے قریب جو لڑی
وہاب اس کا نام یوران ہے۔ تم دونوں انہیں میں بہائی ہو اور گور کن ملک کے بھائی
بھائی ہو۔ کو میں نے جھوٹ کہا ہے اس پر یونانی مسخری قہقہہ پریشان اور خوف کا
ظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

یہ ۲ وارد میں نہیں جانتا تم دونوں ان ۲۰ تو دلوں کا طبع اور عقل و شہادت میں
وہاب ہے جو ایک عام انسان کو خوفزدہ وسیع کے لئے کافی ہے۔ ہم نے تو تمہیں
یہ بتا دیا ہے کہ اس جان کر پتا دلی ہے لیکن نہیں کی غیر حقی کہ تم ایک عجیب اور
ایسے والے پتلے میں سفر کرنے والے لوگ ہو۔ پس یہ بتاؤ کہ تم لوگ کون ہو
میں نے آئے ہو اور یہ کہ میرا اور میری بس یوران کا نام تم لوگ کیسے جانتے ہو۔ اس
بار اوتار نے ایک کھوکھلا فقیر لگایا۔ اس کے قہقہے کے دوران یونانی اور کیرش اور ملک
یہ تھا کہ اس کے دانت کسی خونخوار اور آدم خور چیتے کی طرح خوب نمایاں اور لمبے
تھے اور اس کے چہرے سے حرص و ہوس کے علاوہ بھیاک پن اور وحشت ٹھک رہی
تھی۔ کھوکھلا فقیر لگانے کے بعد اوتار بولی اور کہنے لگی کہ اگر تم لوگ دردال نہ ہو
تو۔۔۔ بھی ہم اس بلکھن میں داخل ہو کر تم لوگوں کا سامنا کر سکتے تھے۔ ہم دونوں
میں سے وہاب تمہارے سامنے ہم جہنگ جواب نہ نہیں لدا ہم یہ نہیں بتائیں گے کہ ہم
ان درگاہ سے آئے ہیں۔ ہاں ہم تمہیں یہاں آنے کی عرض و نعت اور مقصد
بہتر سمجھا کر سکتے ہیں۔ اس پر یونانی کہنے لگا چلو میں تم سے۔ بتاؤ تم کس مقصد کے
لیں آئے ہو۔ اس پر سیوک بولا اور کہنے لگا۔

اس لئے یہاں آئے ہیں کہ تمہیں اور تمہاری بس یوران کو اپنے ساتھ لے جا
اس پر مسخری انداز میں یونانی نے چونک کر پوچھ سیکھیں کہیں۔ اس بار اوتار بولی
گئی۔ کیوں جواب ہم تمہیں پہلے ہی دے چکے ہیں کہ ہم تمہارے سامنے جواب
دیں۔ لہذا ہم تمہیں تمہارے کیوں کا کہیے اور کس طرح جواب دیں۔ اس پر یونانی
ان کی ترکی جواب دیتے ہوئے کہنے لگا۔ ہم دونوں بہن بھائی بھی تمہارے سامنے
۲۰ ہیں لہذا ہم کیوں کچھ تمہارے ساتھ جائیں۔ اس پر سیوک بولا اور کہنے لگا۔ اس

الہاک یا چونک سا پڑا اس کا رنگ ہندی ہو کر رہ گیا۔ اس لئے کہ حیرت آمیز
موسلا دھار بارش میں مکان کے چوٹی دروازے پر زور دار دھنگ ہوئی تھی۔ اس دھنگ
ایک لڑکے یونانی کی گردن پر لٹا دیا اور کہنے لگی۔ دیکھ یونانی سیوک اور اوتار
یونانی کے وہاب میں اس وقت گور کن ملک کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ اور سیوک
دھنگ دی ہے۔ لہذا تم تینوں سنبھل جاؤ۔ یہ کس دینے کے بعد ایسا طعنے ہو گئی۔
لے ملک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ دیکھ ملک دروازے پر سیوک اور اوتار پھیل جانے
وہاب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے دھنگ دی ہے لہذا جاؤ اور دروازہ کھول دو۔
صحت کی اور اپنی جگہ سے اٹھا اور کمرے سے نکل گیا تھا کہ دروازہ کھولے۔

گور کن ملک اپنے مکان کے چوٹی دروازے پر گیا۔ دروازے کے سوراخ میں اس
صاف کر دیکھا کہ اسے رات کی آگ میں کچھ دکھائی نہ دے۔ پھر وہ بولا اور کسی نے
دوازے پر چپے لگا۔ کون ہے؟ کس نے دروازے پر دھنگ دی ہے۔ دوسری طرف
سیوک کی آواز سنائی دی تھی۔

دیکھ یہاں گور کن ہم دو صاف ہیں۔ سڑک رو رہے تھے کہ آج میں اور یہاں
گئے۔ لہذا تمہارے اس گھر کے علاوہ ہمیں کہیں ٹھکانہ نہیں ملے گا۔ اگر تم اپنے یہاں
رات بسر کرنے کی اجازت دے دو تو ہم دونوں یہاں وہی تمہارے امتحانی سفر
گئے اور صبح ہوتے ہی ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ اور تمہارے لئے مزید
بامعنی نہیں ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم ہم لوگوں کے لئے اپنے گھر کے
کھوکھلے تاکہ ہم رات بسر کر سکیں۔

ملک جانتا تھا کہ باہر سیوک اور اوتار پھیل جانے کے وہاب میں کھڑے ہیں
لے مزید کوئی سوال نہ کیا اور صحت اور جراحہ دی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دروازہ
باز کر دیا۔ بند کرنے کے بجائے وہ اس کمرے کی طرف ہل دیا جس میں یونانی
بیٹھے ہوئے تھے۔ ملک پر ایسا خوف اور ایسی وحشت طاری تھی کہ اس نے سڑک پر بھی
دیکھا تھا۔ دوسری طرف پھیل جانے کے وہاب میں سیوک اور اوتار دونوں ملک
پچھے اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں یونانی اور کیرش بیٹھے ہوئے تھے۔ ملک
طرح یونانی کے پسو میں جا کر بیٹھ گیا تھا جب کہ اوتار اور سیوک پھیل جانے
میں تھے ان تینوں کے سامنے بیٹھ چکے تھے۔

یونانی اور کیرش بڑے غور اور بڑے الٹوک سے سیوک اور اوتار کی طرف
لگے تھے۔ دوسری طرف ملک نے صرف ایک نگاہ ان دونوں پر ڈالی پھر خوف اور

میں جڑوں کے بھیہے، کھوپ کے توہم میں لو کے ظالم کی طرح ہو چکا تھا۔
 کے ہوں ہٹ کر اپنے پاس گرنے کی وجہ سے اوتار کی حالت بھی
 اہل گھوں میں ریت کے گجوں اور صس کی لٹاؤں میں آندھیوں کی
 ان ہو کر رہ گئی تھی۔ پھر سلیوک اٹھا اور روح کو گھاٹا۔ دل کو نقش دینے
 کی تقریب اور غلبت کیوں میں وہ یونان کو قابض کر کے کہنے لگا۔

انہی گھری گھری پر ضرب لگا کر اپنی موت پر صراحت کیا ہے۔ اب دیا کی کوئی
 بات تھی۔ انہوں نے پچاس نہیں تھی۔ میں چاہتا تھا کہ جس اور تیسری سن
 کے ساتھ سے جا کر ایک عزت ایک احترام اور اہل سعادت سے نوازاں لیں
 رہا تھی۔ تیسارے مقدس کی سیاہی جس پر پاری ہے۔ دیکھ اب اپنے ہاتھوں کا
 لگا، میں تم دونوں میں بھائی میرے ہاتھوں میں رہنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔
 پھر ان کے ساتھ ہی اوتار بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے
 انہوں نے انداز میں کیرش کی طرف دیکھا کیرش بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور اپنی
 بات میں لاتے ہوئے اس نے بھی اپنی طاقت میں دس گنا اضافہ کر لیا تھا۔
 پتے کے بعد یونان نے کسی بھوکے دودھ سے کی طرح سلیوک اور اوتار کی
 سب سے پہلے ان کی طرح عزت اور کہنے لگا۔

ان کے گناہ تھے اس وہم اور ملازمی میں مت رہنا کہ تم اور تیسری بیوی ہم
 کے ساتھ ہو کر اپنی من مانی کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو
 کہ میں اس سے ہو لیکن اس سے بڑھ کر نہیں پڑتا۔ انسان کی عقلیت دنیا کی ہر
 بات سے بڑھ کر ہے۔ اپنے خدا اپنے رب کا صحیح بندہ بن کر زندگی بسر
 کرنا۔ میرے ہاتھوں کے اس گھر میں جو کچھ تو میرے خلاف کرنا چاہتا ہے
 وہ رکھنا جب ہم دونوں بھی تھے جیسے شیطانوں نے خلاف حرکت میں آئیں
 میں پتا لگا میرا ہو گیا۔ اس پر سلیوک آگے بڑھا اور کہنے لگا۔ یہ تو ہمیں
 پتا تھا کہ تلاش کرنے کی دست ہمیں اٹھا پڑے گی یا ہم دونوں مہال
 کے سب آگے بڑھا تو اس کے پیچھے پیچھے اوتار بھی آگے بڑھی تھی۔ دونوں کو
 جو کر یونان اور کیرش بھی اس دنوں سے پٹنے کے لئے پڑ گئے اور مٹا ہو

نے سلیوک اور اوتار دونوں یونان اور کیرش پر حملہ آور ہوئے۔ یونان
 کے دوسرے کی طرف مخصوص اشارہ کیا۔ پھر وہ نور کی طرف لپکے۔ بڑی

مہالے میں تو ہم تہمتی اور جبر کے بھی جس میں اپنے ساتھ لے جاسکتے ہیں۔
 دھاتی ہوئی آواز میں کہا کہ ایسا تو تم دونوں کا پاپ بھی نہیں کر سکتا کہ ہمیں
 جبر کے ساتھ یہاں سے اٹھا کر اپنے ساتھ لے جائے۔

یونان کے ان الفاظ سے سلیوک اور اوتار دونوں کے چہروں پر ہلکے سے
 واسے وحشی جذبے، جس پرستی کے طوفان، جرائم کی یادداشتوں کے کرام و نفس
 تھے۔ جب کہ اس دنوں کی آنکھوں میں دہائی ہواؤں، اولوں کی پوچھا، اور
 آشوب، روحانی کرب، ظالم جبر دونوں اور شریعہ سرخوہشوں کے سے بندہ
 قہوڑی دیر تک سلیوک اور اوتار کھا جانے والی لگاؤں سے یونان کی طرف دیکھے
 سلیوک بولا اگر میں اور میری بیوی دونوں اٹھ کر ہمیں اور تیسری میں پورا
 ساتھ لے جانا چاہیں تو کیا تم میں اتنی سخت ہے کہ ہمیں دیا کرنے سے روک کر
 کے اس الفاظ سے یونان کا چہرہ مدح کو بھل دینے والے طوفانوں، نا تسوگیا،
 گرم موسموں اور خشک دینے لگاں گوں جیسا ہو کر رہ گیا تھا۔ چرود و قس
 سحر و تجز طوفانوں کی شدت موسم کے ساتھ اور روح جان کی پوری توانائی بھی
 ہو اور کہنے لگا۔ دیکھ انجی میں میں چاہتا کہ تو کو ہے لیکن ایک بات یاد رکھو
 گھر کی چار دیواری کے اندر میرے اور مردان کے ساتھ کسی بھی طرح کی بدتمیزی
 کوشش کی تو میں تم دونوں کو اٹھا ہی مار مار کر تیسرا علیہ بکاؤ کر کہ دوں گا۔
 ان الفاظ کا سلیوک نے کوئی جواب نہ دیا۔ بجلی کے گوندے کی طرح وہ اپنی مانی
 کھڑا ہوا اور وحشیانہ سے انداز میں وہ آگے بڑھا۔ شاید وہ یونان، اپنا نشان اور
 چاہتا تھا۔ یونان نے جب دیکھا کہ سلیوک اس کی طرف بڑھا ہے تو وہ بھی طوفان
 اس کی طرف بڑھا۔ سلیوک جو اس وقت کھینچ پانے کے دھب میں تھا آگے
 پر ضرب لگاتا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے ہی یونان حرکت میں آوا۔ اپنی سری
 حرکت میں لاتے ہوئے اپنی طاقت میں اس نے دس گنا اضافہ کیا۔ ہوشی سلیوک
 ضرب لگانے کے لئے خاصا میں اٹھا۔ فضا کے اندر ہی یونان نے اس کا ہاتھ اپ
 لیا پھر اس قدر طاقت اور قوت سے یونان نے سلیوک کو اپنی طرف کھینچا کہ
 طرح یونان کی لڑائی چھٹی سے آگرایا تھا۔ اس کے ساتھ ہی یونان نے اپنی
 طاقت کے ساتھ ایک گھونسا سلیوک کی گردن پر مارا کہ سلیوک ہوا میں اچھلتا ہوا
 پر پٹنی ہوئی اوتار کے پہلو میں جا کر اٹھا۔

اوتار کے پاس گرنے کے بعد سلیوک کچھ بدحواس سا ہو گیا تھا۔ اس کو

ایک بار دونوں بھیجی بیویوں کے روپ میں اس کمرے میں آ کر بیٹھے تھے۔ یہی
 حال میرے دل کی حرکت بنا ہو جاتی۔ یہی حالت میرے قہر کھڑے آسمان اور
 میں تھی۔ لیکن تم دونوں میاں بیوی نے ان کے خلاف حرکت میں آئے ہوئے تھے
 ۱۰۔ تساری خوں آلود کھاڑی ہوتی ہے کہ تم نے ان پر اپنی کھاڑی کے وار بھی
 ان پر یونانی بولا۔ ہاں میں نے ان دونوں کے شانوں پر اپنی کھاڑی سے ضربیں
 ۱۱۔ اور ان ضربوں کے گیتے ہی تم نے ان کی چھین اور دھاڑیں بھی سنی ہوں گی۔
 ۱۲۔ اور کہنے لگا۔

یہ یونانی قصداً کتا درست ہے۔ جس وقت وہ میرے گھر کے گھن میں دھاڑے
 راجے تو میں سمجھ گیا تھا کہ تم نے ان پر اپنی کھاڑی سے ضربیں لگائی ہیں۔ ہر حال
 ۱۳۔ پہلے جو کچھ تم نے کہا تھا وہ پورا کر لکھا۔ اب تیار نہیں کیا کرنا چاہئے۔
 ۱۴۔ اب سے کہ۔

۱۵۔ میرے عزیز۔ سیوک اور اوتار کو ابھی تک میں اور میری بیوی کی حقیقت کا
 ۱۶۔ وہ مجھے اور میری بیوی کو فہم دلایا ہوا ہی کیجئے ہوئے ہیں۔ ہم دونوں
 ۱۷۔ مل کر جو اس میں سے بھاگنے پر مجبور کیا سے ان کے علاوہ ہم نے جلتی
 ۱۸۔ ان سے ان کے جسموں پر وار لگائے ہیں۔ اور کھاڑی سے ان کے شانے بھی
 ۱۹۔ "اپنی اس گفتگو کا انتقام لینے ضرور لوٹیں گے۔ شو میرے مہاراجہ وہ انسان
 ۲۰۔ ایک بار ضرب کھانے کے بعد جہاں سے ضرب پڑی ہو ادھر کا رخ نہیں
 ۲۱۔ بنا۔ وہ دو میں ہیں۔ کھاڑی کی ضرب لگنے کے ساتھ ہی انہوں نے اپنی فائت
 ۲۲۔ انہوں کو دھڑکایا ہے۔ اور اس کے بعد وہ ہم پر حملہ آور ہونے کے لئے کوئی
 ۲۳۔ تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔

۲۴۔ حالات کے تحت میں کہوں گا کہ تم لوگ پہلے کی طرح ساتھ والے کمرے میں جا
 ۲۵۔ لگاؤ بھی اپنے ساتھ لے جاؤ یہ بھی آرام کر لے میں اور کیرش اس نور کے
 ۲۶۔ وقت گزارتے ہیں۔ اور انہوں نے واپس آ کر اگر ہم پر حملہ آور ہونے کی
 ۲۷۔ ان کو مجھے امید ہے کہ ہم دونوں میاں بیوی پہلے کی طرح ان سے پٹنے میں کامیاب
 ۲۸۔ اس پر ٹکا کئے گا۔

۲۹۔ یہ سناں فارے محسن کیا ایسا محسن نہیں کہ تمہارے پاس جو جلتی قوت ہے تم اس
 ۳۰۔ سب سیوک اور اوتار دوبارہ اس گھر کا رخ کریں تو وہ ہمیں پس ہی مطلع کر
 ۳۱۔ ان کی آمد سے پہلے ہی پہلے دیدیش آگ۔ فہم اور بوداں ساتھ والے کمرے

تیزی سے کٹی جلتی ہوئی گلیوں انہوں نے لٹائیں اور ان سے انہوں نے منے۔
 ۱۔ پہلے کر دیا تھا۔ جگہ جگہ سے جلتی ہوئی گلیوں سے یونانی اور کیرش۔
 ۲۔ اوتار کو دافنا شروع کر دیا۔ یہ ایک انتہائی قہر کے سیوک اور اوتار یونانی
 ۳۔ سامنے بے بس ہو گئے۔ اور اس کمرے سے بھاگ نکلے۔ اس موقع پر یہ
 ۴۔ میں آیا اور قہر ہی پڑی ہوئی کھاڑی اس نے اٹھائی اور سیوک اور اوتار
 ۵۔ پہلے اس نے کھاڑی بلند کر کے سیوک کے شانے پر ضرب لگائی اور اس
 ۶۔ منے اس نے کھاڑی ڈاکٹر اور تے شانے پر بھی لگا دیا تھا۔

یونانی سے جس وقت سیوک اور اوتار کے شانوں پر اپنی کھاڑی
 ۷۔ نہیں۔ اس وقت سیوک اور اوتار نے ایسی بھانک چھین اور ایسی خراب
 ۸۔ نہیں۔ گویا قبرستان کے سارے سارے اٹھ اپنی قبریں چھا کر اٹھ خراب
 ۹۔ فضا کے تیل رواں میں غارت کے ستور کن سے بغاوت کرتے ہوئے ان
 ۱۰۔ گوری تہوں کو خوں آلود کر کے کاغذ کر لیا ہو۔ یا یہ کہ ان گنت دوستوں
 ۱۱۔ ظالم خیر دلوں کے ساتھ اس۔ لان گاہ جو دشمن سرکش کے ظلم
 ۱۲۔ انسانیت کی عظمت اور اس کے دکھ کو مجموع کرتے پر قتل گئی ہوں۔

یونانی شاید اپنی کھاڑی سے سیوک اور اوتار پر مزید ضربیں لگاتا ہے
 ۱۳۔ اس لئے کہ وہ انہوں کی طرف بھاگنے کے بجائے سیوک اور اوتار ایک
 ۱۴۔ آئے اور دھمکی کی مانند وہ فضاؤں میں تحلیل ہوتے ہوئے اوپر اٹھ کر
 ۱۵۔ سے اوپر چلے گئے تھے۔ یونانی ان میں اس طرح روپوش ہوئے کچھ کہہ
 ۱۶۔ ہو گیا تھا۔ کچھ دیر تک وہ لٹاؤں میں کھویا سا رہا۔ پھر اپنی کھاڑی پر
 ۱۷۔ کرتے ہوئے وہ واپس کمرے میں آیا۔ جہاں کیرش کے ساتھ گورکن
 ۱۸۔ فکر مند کھڑا تھا۔ اس موقع پر یونانی نے اپنے آپ کو سینہ بھر دھڑک
 ۱۹۔ کئے لگا۔

۲۰۔ دیکھ لگا۔ جو وعدہ میں نے تمہارے ساتھ کیا تھا وہ پورا کر دھاڑ
 ۲۱۔ دیکھتے دیکھ میں اور میری بیوی کیرش کیسے اس سیوک اور اوتار کی طرف
 ۲۲۔ اور انہوں نے سامنے وہ دونوں بے بس ہو کر یہاں سے بھاگنے پر مجبور
 ۲۳۔ کہ گورکن یونانی کی اس گفتگو کا جواب دیتا ساتھ والے کمرے
 ۲۴۔ بوداں بھی نکل آئے تھے۔ سب سے پہلے آگ آگے بڑھا اور یونانی
 ۲۵۔ ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ میرے بیٹے جو تو نے وعدہ کیا تھا اسے واقعی پورا

میں میں ہوں۔ تھوڑی دیر تک وہاں کھڑے ہو کر وہ مجھ سے اندر میں
ان طرف دیکھتے رہے پھر اوجھار کئے گئے۔

میرے چہرے پر جب اس گورکن ملا کے مکان میں جو ہمیں اس کے ہمارے
ان کی ہمارے پوراں کے ہاتھوں اٹھاتے اور اس کی ہڈی ہے میں سمجھتی ہوں
ان سوائے ان کی بے عزتی اور ان کی پستی تو ہم نے کبھی بھی برداشت نہیں کی۔
عادلہ اور سہ ماہی کبھی ہوا ہی نہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ
ہمیں ان کے ہاتھوں نے ہمارے خلاف کیا کیا اور پھر ہمارے گھر پر ان کی ہمارے
کا اور ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے نزدیک آگے تھے۔ اس وقت
میں ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے نزدیک آگے تھے۔ اس وقت

میں نے جی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کئے گا۔ دیکھ اوجھار کیا کیا
ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں
ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں
ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں
ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں
ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں
ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں
ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں

ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں
ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں
ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں
ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں
ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں
ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں
ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں
ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں

ان کے ہاتھوں نے ہمارے عالم میں میرے ہاتھوں کو ہمارے ہاتھوں کے ہاتھوں

میں پلے جانے جب کہ میں تم دونوں کے پاس نہیں بیٹھا ہوں۔ اور جس
نے ان سے پتا ہے اسی طرح پھر ہم انہیں بھاگ جانے پر مجبور کر دیں۔

آرگ برٹال کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ برٹال تکی کے فروغ۔ ملا
ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ میرے خیال میں ہم سب کو ہمیں خود
وقت گزارنا چاہئے اور جب ہماری عملی طاقت یہ اطلاع دے کہ سلیوک اور
حملہ آور ہونا چاہتے ہیں تو میں 'فیم اور دوران پنے کی طرح ساتھ دالے لے
جائیں گے۔ جب کہ ہمارے پاس ہی میٹھا رہے گا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ
دونوں ممالک یوں نے مل کر پہلے سلیوک اور اوجھار کو یہاں سے بے ہی اور
یہاں سے بھاگ جانے پر مجبور کیا ہے ایسے ہی دوبارہ بھی تم انہیں ہلاک اور
ہوئے بھاگ جانے پر مجبور کر دو گے۔

برٹال نے ملا اور آرگ کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ پھر سب غور کے
بیٹھ کر انہیں میں گفتگو کرتے گئے تھے کہ اس موقع پر برٹال نے ایلیا کو ہمارے
نے برٹال کی گروں پر بس دیا تو برٹال یوں اور کہنے لگا دیکھ ایلیا تو نے
اس بار تو میں نے سلیوک اور اوجھار کو کثیرش کے ہاتھ مل کر مار دیکھا ہے۔
کہنے لگی میں سب کچھ اچھے چکی ہوں۔ میں جس اور کثیرش کو ہمارے
ہمارے کثیرش کرتی ہوں۔ اب مزے کو تم کیا کیا چاہتے ہو۔ برٹال کہنے لگا
سلیوک اور اوجھار کا خیال رکھنا۔ وہ ہم سے بچنے کے بعد وہاں ہم سے انتقام لینا
وقت ہمیں اس کی اطلاع کرنا۔ اس پر ایلیا کا شقت اور ہمت مری تو وہ
دیکھ برٹال ایسا اگر تم نہ بھی کہتے تب بھی میں ان پر نگاہ رکھ رہے ہوں۔ اور
پلٹ کر انہوں نے تم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو میں بروقت جس میں اس
دوسری۔ اس کے ساتھ ہی ایلیا کا سانس دیتی ہوئی طبع ہو گئی تھی۔



جس وقت برٹال نے سلیوک اور اوجھار کے شلوں پر اپنی کلاڑی سے
تھمیں اس کے ہند ہی ساتوں بعد دھمکی کی شکل میں سلیوک اور اوجھار دونوں
ہوئے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے طعن ہوئی کلاڑی کی اذیت اور
گھر سے نہایت پائی تھی۔ اس نے ساتوں کو سمیٹا۔ پہلے وہ ملائے گھر سے
میں اور وہ کی طرح فضا میں تھمتے ہوئے قبرستان سے باہر ایک جگہ

پیش کی ہے جس سمجھتا ہوں یہ انتہائی مناسب اور کارآمد ثابت ہوگی۔
 بدیس اور نئے طریقے سنے روپ میں نشہ اور بوران پر حملہ آور ہو۔
 اس کے ساتھ ہی سیوک اور اونکار اپنی سری قوتوں کو حرمت میں لا۔ اور
 وہ انتہائی دہریے سانچوں کا روپ دھار چکے تھے۔ اور مجرد آگے بڑھے
 اندر بڑی تیزی سے سرسراتے ہوئے وہ گورکن ملک کے مکمل کی طرف جا۔

اور پر شباب رات ہواؤں کے کانٹوں، سڑکی لکیوں، فضاے پر آشوب
 کی صحتی بادش میں سرکا تلاش کرتی ہوئی بڑی تیزی سے اپنی پناہ گاہوں کی
 کی۔ طویل رات کے گئے اندھیرے۔ دھوئیں کی سبک، ماسوں کے
 شوریدہ نفاذ سے لپٹے گومی رات کے وقت دیواروں پر چلنے کر
 طبع بودہ منظر پیش کر رہے تھے۔ وقت کے کتام 7 پروں میں ہر شے
 دراصل میں عرق حق۔ محوں کی حکایتیں اور دشمن میں حسرتوں کے سبب ران
 چراگاہ ہو چکی تھی۔

وہاں، کمرش، نشہ، بوران، آگ اور کھاتور کے اندر بھٹی ملک کے ارد
 ات گراوے کے لئے جہم کھنگو کر رہے تھے کہ اچانک یونان کی تروں پر
 یونان کی حالت دیکھتے ہوئے کھکھرش سمجھ گئی تھی کہ ایسا کچھ کتنا چود
 یونان کے شالے پر رچے ہوئے ایسا کی کھنگوٹنے کے لئے ہر
 یونان کی تروں پر مس وپ کے بعد ایسا بڑی تیزی سے یوں اور یونان
 کے تروں پر۔

یہ سب سبھوں، تم سے ایک پار پٹے اور رکھانے کے بعد بیوے اور
 کے ساتھ کر پٹے ہیں۔ ویسے تم سے اور کیرش سے ہیں صحتی
 کا، تم نے اس دلوں کے شادوں پر اپنی کھاڑی سے کھا، لگاتے تب وہ
 ت میں دلتے ہوئے دھوئیں کی طرح صدا میں تھیں ہو گئے اور
 صحتی نکلیوں کے دھوئیں سے اسوں سے نجات حاصل کر لی گئی۔ اسی
 میں صحتی اور بادلوں کی طرح تھرتے ہوئے وہ قبرستان سے باہر نکلے اور
 میں نمودار ہوئے۔ یہ کہیں میں صدا و مشورہ کرے کے بعد اب
 پہلے اور تیز رفتار سانچوں کا روپ دھار رہے۔ اور بڑی تیزی سے وہ
 رہے ہیں۔

ان وہ ایسا کریں گے کہ تم پر حملہ آور ہونے سے پہلے جس سرے میں تم

لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اس میں کمری کمری دھواں ہی دھواں بھرا ہوا ہے۔ وہ
 ہیں اس نے وہ ایسا کرنے پر قادر ہیں۔ اور اس کمرے دھواں کی آڑ لینے۔
 تم لوگ یہاں بیٹھے ہوئے نہیں اس کمرے کو ختم کر دیں گے۔ لہذا اس
 پہلے یونٹ آٹھ کمرے ہو اور آپسے یہاں قیوں کا دفاع کرلو۔ میں بھی میں
 کی نہیں۔ سارے حالات پر نگاہ رکھنا کی اور جب مجھے احساس ہوا کہ میں
 کو لپکوں کی۔ لکھ رہا ہوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس
 ہوئی یونٹ کی گردن سے علیحدہ ہو گئی تھی۔

ایک جب یونٹ کی گردن سے علیحدہ ہو گئی تب یونٹ یونٹ اور
 کہنے لگا دیکھ مقام جہاں اور اپنے ساتھ آرگنٹینا اور پورا ہوا ہے۔ رمار
 میں چلے جاد۔ میرے پاؤں پر خفیہ قوت ہے اس نے مجھے اطلاع دے دی
 اور اوجہ ایک بار پھر ایک سے لے کر میں ہم پر حملہ آور ہونے کے لیے اس
 ہیں۔ دیکھ اب میں۔ انتہائی پر پلے اور تیرے رفتار ساتوں کا دھبہ
 ہو بھی سکتا ہے یا اسے دس کر اس کا خاتمہ کرنے کی ویشنل کریں۔ اور
 پسے جس کمرے میں ہم بیٹھے ہیں اس میں سے ہاں سا کہ جردی کے
 میں کسی کو کچھ نظر آئے۔ اور اسی محرم کی طرف میں وہ یہاں بیٹھے
 یونٹ کا خاتمہ کریں۔ لہذا وقت نہ بچ مت کرو۔ سلیوب اور اوجہ ساتوں
 کسی بھی وقت یہاں داخل ہوسکتے ہیں۔ لہذا انھوں اور ساتھ دے کر۔

یونٹ کی شکست دھبہ میں کسی۔ کچھ۔ ہاں اور وہ ٹھہر کر ساتھ دے۔
 گئے تھے۔ یونٹ پھر ہاں اور گئے۔

ایک میرے جگہ تھا۔ کسی کمرے میں تم داخل ہوئے۔ وہاں
 بد کرو۔ میں اس بار سلیوب اور اوجہ سے۔ انداز میں پڑا ہو گا۔ وہ
 تیرے اور پورا ہوا۔ جہاں میں نے اور اوجہ سے اس کمرے کا دفاع
 کی تھی۔ اس کے بعد یونٹ اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر ہاں ہاں ہاں ہاں
 عمل کیا اس کے بعد ساتھ والے کمرے کی دیوار کے ساتھ ساتھ اس کے
 پھر وہ کیرش کی طرف اچھے ہوئے تھے۔

دیکھ کیرش اس ساتھ دے کر کے کی دیوار کے ساتھ میں نے
 کہ اس کمرے میں اس میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں سلیوب اور اوجہ کی
 شروع ہو ساتھ دے کر کے میں دھواں داخل نہ ہو۔ اسی کمرے میں

کہ سلیوب اور اوجہ دھواں بھرنے کے بعد اس کمرے میں داخل ہوں۔ ہم
 ہاں ہاں کی حرکت میں آتے ہوئے دفاع کا انتظام عمل کریں۔ تو اپنی قوتوں کو
 اور انتہائی اور حیاتی سکھوں سے اوجہ ہاں ہاں اور سولیرش میرے قریب
 تھا۔ رہا جب ہم وہاں گئے کہ اس کمرے میں کمر دھواں بھریا ہے اور اس
 میں سلیوب اور اوجہ اس کمرے میں داخل ہوئے ہیں۔ دیکھ کیرش اس وقت
 میں گئے کہ اپنی سری قوت کی حرکت میں آتے ہوئے اس کمرے میں
 اور اوجہ ہی آگ بھرا ہوا ہے۔ اندازے ایسا کرنے سے سلیوب اور اوجہ جو
 میں نے دھبہ میں ہوں گے۔ انتہائی گہرا اور تکلیف میں جکا ہوا ہے ہونے پر
 حاکم حزمہ ہونے پر مجبور ہو جائیں گے۔

میں نے یہ علاقہ میں کر خیس اور ہر جہاں کیرش نے پھرے پر خوش کن
 اور ہاں گئی۔ پھر وہ گئے پھر یونٹ کا خاتمہ کیا۔ ہم اور گہرا ساتھ میں
 یونٹ کے ساتھ ہر ایک جہاں ہوسکتا ہے اور گئے گئی آپ سے یہ تحریر
 اس میں کر دیا ہے۔ مجھے نہیں ہے کہ ہم ایسا کرنے سلیوب اور اوجہ کو
 اس کمرے سے مار دینا میں قیام ہوا میں گئے۔ اس کے بعد دونوں میں
 ہاں کمری نکالیں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ۔ پھر وہ اپنی سری قوتوں
 میں آئے تھے اور جہاں آٹھ سے اوجہ میں ہو گئے تھے۔

سری قوتوں کو اس میں گئے یونٹ اور کیرش کے اوجہ اور دھبہ ہوا
 ہوا ہے۔ میں کمرے میں دھواں بھرا شروع ہو گیا۔ پھر دھواں اس تیزی سے
 میں کمرے کی۔ مجھے یہ اندازہ ہے کہ اصل ہو کر رہ گئی تھی۔ یونٹ
 میں کمرے میں ہوا سے دھبہ کی دیوار سے اوجہ سے اوجہ سے لہذا وہ کمرے
 میں اور دھبہ کی دیوار سے دیکھ رہا تھا۔ جب اس کمرے میں کمر اٹھا اور اوجہ
 میں کیرش یونٹ اور کیرش سے دیکھ سلیوب اور اوجہ وہ انتہائی رہا
 صورت میں جہاں تیزی کے ساتھ سرسراتے ہوئے اس کمرے میں داخل
 میں کمرے کے کمرے میں ہلکے ہی گئے ہوں گے کہ یونٹ اور کیرش دونوں
 قوتوں کی حرکت میں آتے ہوئے فی الفور کمرے سے اندر خوش ہوتی ہوئی
 میں کمرے کے اندر میں کا بھرا تھا۔ دونوں دھبہ بڑی تیزی سے پلے اور
 یہ قوتوں کا اظہار کرتے ہوئے باہر بھاگ گئے تھے۔ یونٹ اور کیرش
 اندر سے رپوش ہوتے ہوئے اس کے تعاقب میں لگ گئے۔ دونوں نے

سے رور بادش کا سلسلہ ختم کیا تھا۔ جب سب لوگ صبح کے کھانے سے فارغ ہوئے تو کوئی نہیں گزرا اور یہودی درویش آگ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ آپ صبر پڑے میں مجھے بتاؤ تھا کہ عیسا کے محل کے ارد گرد جنگل ہے اس میں کوئی پتھر جاتا۔ اور سانپ نہ پائے جانے کی وجہ آپ نے یہ بتائی تھی کہ اس جنگل میں تمہارا میں بڑی بڑی نسل کے نچلے ہیں۔ ہوا میں یہودی درویش آگ کو مخاطب تھا کہ اس سے پہلے ہی گورکن کا بول چال۔

۱۔ اسی طرح میرے عزیز۔ عباس کے محل کے آس پاس کے جھل ہی کی بہت سی ہیں۔ قبرستان کے اندر بھی بے شمار چوے بڑے نہ لے پائے جاتے ہیں۔ بلکہ نہ تو میرے گھر کے سطح کی طرف تھوڑی سی ٹائیکس بندھ جاتی ہیں۔ بلکہ تم متفق ہیں پوچھتے ہو؟ کیا تم اس سے کوئی نام دیا جاچے ہو؟ اس پر یونانی دوش کن مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ لہ بھر کے لئے اس نے اپنے پہلو میں اس کی طرف دیکھا اور کہا۔

ملا۔ تمہارا براہِ درست ہے۔ میں اس بھول سے سیوک اور ہمارے کے
کا۔ در تم دیکھتے جہاں میں بھولوں کے سامنے ان دونوں کو یہ ہے جس کرنا
۔ ملا کہ تم مجھے اس جگہ بتا سکتے ہو جہاں مجھے کچھ سونے دکھائی دیں۔ اس
وہ دیکھ کر میرے ساتھ آؤ۔ قبرستان میں یہ شمار عیسائی ہیں جہاں
میں جاتے ہر تہ میں اس کے خلاف نے غور سے کیرش کی طرف دیکھا۔ کیرش
۔ نہ کھڑی ہوں۔ اور ہر دلوں میں چلی گو کہن کے ساتھ ہو لئے تھے۔

میں نے اس کے ساتھ جہاں ، کمرش بہ قبرستان کے اندر آئے تو اسوں نے
 ان کو یہ اور پرانی قبروں کے آس پاس جنگل میں دور دورے جو غائی جھاڑ
 کے درمیان سے اور اندر بھاگتے پھرتے تھے۔ ان نے وہ دیکھتے ہوئے دو
 دیوایں نے متنبہ کیا پھر ان پر اس نے اپنا سری عمل کیا اور انہیں اپنے
 ہمیشہ کا ایسا رنگ تھا کہ وہ دونوں نکلے بھاگتے ہوئے جہاں کی طرف
 چلے گئے۔ میرے قریب کھڑا تھا خنزیر ہوتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا تھا۔ شاید وہ
 بہت سوچا رہی کے ساتھ اس پر حملہ آور ہونے لگے ہیں۔ لیکن جب دونوں
 نے قریب آکر اس کے پاؤں پر ہونے لگے تو ٹکا کو کچھ اطمینان اور سکون
 ان موقع پر یونانہ نے کیرش کی طرف دیکھا پھر پڑی راہداری میں وہ اسے

دیکھا تب سے باہر نکل کر سڑک اور اوتار سے اپنی منت تہل کر لی تھی۔ اور
 ماہوں - ایک بار پھر اسوں نے انسانی روپ دھارا۔ پھر وہ چلی تیزی سے
 نکل کی طرف جا رہے تھے۔

یونان نے تھوڑی دور تک ان دونوں کو جاتے ہوئے ایسا پروردگار
پیش نہ کیا کرتا۔ میں آگیا جس میں سلووک اور اوانکار نے دھواں بھریا تھا
اس کمرے میں دھواں اور آگ بھری ہوئی تھی۔ یونان اور لیبٹن ایسا دھواں
آئے۔ اپنی سری قوتوں کو انہوں نے استعمال کیا اور کمرے کے اندر بھری ہوئی
دھواں کو انہوں نے نکل دیا۔ تھوڑی دیر تک اکیلے وہ اس کمرے میں بیٹھے
اور یہ فیصلہ دیا کہ انہوں نے اس کمرے میں نہیں جانا تھا۔ پھر چند
ایک دن یونان کی طرف سے اس پر تیس دن پھر اس کی کھسکاتی اور مسکراتی ہوئی
کی مہارت میں اس کھل گئی تھی۔

سنو پرانٹ میرے عجیب۔ اس قریبی تار کو سناؤ۔ سٹیوگ کو یاد
یہی نہیں کے محل میں داخل ہو چکے ہیں۔ میں ان دونوں پر غور کر رہا
اسوں سے چمک رہی تھی۔ تھک تھک کر رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کا منہ
پہلے ہی اٹھ کر دوں گی۔ اس کے ساتھ ہی اس کا منہ پہلے ہی اٹھ کر دوں گی۔
کے جانے سے بعد پرانٹ کے ساتھ وائے کرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے
تھوڑی ہی دیر بعد ملکا سے دروازہ کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی پرانٹ پرانٹ
دیکھو میرے عزیز ایک بار پھر ہم دونوں میوں یہی سٹیوگ کے دروازے پر
ہماری سر کی قوت نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ وہ دونوں میاں وہی ہیں
داخل ہو گئے ہیں۔ لہذا اب تم سب لوگ سنا جاؤ اور آرام کرو۔ مگر
معدوم ہوئے ہوں تو کوشش کی تو میری ٹیبلٹ مجھے بدوقت علاج
اب مزید فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم سب لوگ اسی سے ہیں
کیرش دونوں میوں یہی نور کے آرام کر رہی ہیں۔ اس
ہوئی اور کہنے لگی۔ نہیں میرے ہاتھ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ اور میری
بھرتی محسن ہمارے ایسے مہل ہیں جس کا احساس ہم کسی حادثہ میں
ہمارے ساتھ ہی کرے۔ میں آرام کریں گے اس میں بہتر وہ مسکرائے
سب کے لئے بہتر لگتی ہوں۔ سب اسی کر رہے ہیں سوچیں گے یہ پیش
پورانٹ کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ پھر پورانٹ کو کیرش نے مل کر سب سے

مخاطب کرتے کہنے لگا۔

دیکھ کیرش تو بھی ان پر اپنا سری مل کر رہے ہوئے انھیں اپنے ساتھ لے کر
اس طرح مجھ سے یہ آزمائش کا اظہار کر رہے ہیں اسی طرح تم سے بھی یہ
گورکن ملکا کے دیکھتے ہی دیکھتے کیرش نے بھی ان دونوں نندوں پر اپنا سری
جواب میں وہ دونوں نندے بے چارے کبھی بے ہوش بھی کیرش کے پاؤں پر
پھر ہاتھ بیٹھا کر کیرش نے دونوں نندوں کو اپنی گود میں اغوا کیا تھا۔ دونوں
کیرش کے ساتھ کچھ ایسی مازیت کا اظہار کر رہے تھے جیسے وہ بھیجی سے مل
ہوئے ہوں اور برسوں سے ان کے ساتھ رہ رہے ہوں۔ بہر حال ملکا کے
نندوں کو لے کر بے ہوش کیرش مگر واپس ہو گئے تھے۔

راتے میں کیش کو چھب کرتے ہوئے عارف کہنے لگا۔ کچھ کیش
اکثر یہ سیوک اور ادھار بھی بھی شومے بھی سانپ کا روپ دھار کر آپ
پلٹے ہیں۔ اب ہمیں سیوک اور ادھار کی مدد ہی نہیں بلکہ جیسا کہ
ساتنے بچا دکھانا ہے۔ اس طرح ہمیں کچھ عرصہ یہاں قیام کرنا پڑے گا۔
بھی بھی اڑھوں اور سانپوں کی صورت میں سیوک اور ادھار یہ مصلحتیں
آئے تو ہم ان دونوں غلوں سے ہم میں گئے۔

اس طرح کہ جب بھی بھی سلیک اور لوہے کے ساتھ ساتھ
آئیں آہم ان نوجوں کی حساست علی نہیں ان کی قوت میں کمی دس گنا
کے ساتھ لہذا انہیں کے چارویکھتاں ساتوں اور ان کے علاوہ دس گنا
یونانی کی اس مٹھگو سے کیرش کے چھوٹے پر خوش کنی شہر سے
کہنے لگی یونانی میرے صیب یہ ایک بڑی تجویز ہے میرے خیال میں
ان نوجوں کی لڑائی ایک دن سلاو سے کا باعث ہے گی وہاں ان سے وہ
اور پر ضرب بھی کاٹیں گے۔ یونانی ہوں تمہارا اور دوست سے پرش
کریں گے کہش نے جواب میں کچھ نہ کہا کیونکہ وہ گورنر کے ہاں یہ
تھے۔

تینوں اس کمرے میں آئے جس میں یهودی دھواں آرکھ ہوا تھا۔ غمزدگی و پرہیزگاری سے اس کے بعد یہاں پر غائب ہو گیا۔

دیکھ لیا۔ میرے ہر رنگ۔ حالات پتہ ایسے ہو گئے ہیں کہ گریب و

۱۔ گا اور ہم بھی کچھ عرصہ بیس دیں گے۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو تیسرے اور تیسری بھانجی بوراں کی رنگ خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس پر نصیر پور اور

میں نے اس لحاظ کے بعد تھوڑی دیر تک خاموشی رہی۔ اس کے بعد یونان بولا
 "محب کر کے کہنے لگا۔ جب نصیب یونان کے حلقہ میں کیش اور آگ بھی یہاں
 پہنچ رہے تھوڑے اخراجات میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ میں جانتا ہوں ایک
 محنت سے تھوڑے ذرائع کمال جوت پیدا کر سکتے ہیں۔ جس سے
 نہ آپ بھانجے اور بھانجی کے ساتھ مشغلہ رہا کرتے ہو گے۔ اس سلسلے
 میں سکون کیلئے تم کوئی امتیاز نہیں کھانا کہ۔ جہاں تک میرا اور بیوی کا تعلق
 ہے۔" صاحب حیثیت ہیں انکی کے نمبر دے کی حیثیت سے ہمارے پاس کچھ
 نہیں ہیں۔ ہمیں استعمال کرتے ہو۔ ہم اپنی ذرائع مالی میں جب جاپان اضافہ کر سکتے
 ہیں۔ ساتھ ہی یونان نے آپ لباس کے نمبر ہاتھ لگا دیں۔ اور سکون سے بھری ہوئی
 اس نے ملکہ کی گود میں رکھ دی تھی۔ چہرہ کہنے لگا۔

وہ ایک خطا۔ سکوں سے مری ہوئی یہ جعلی اپنے پاس رکھو اور اپنے کام میں نہ
لے۔ تمہارا قسم و نعت چانے کے لئے خرق ہو۔ اور سو اس کے جلدو بھی حسب
مصدقہ کی صورت پڑے تو بلا جھگڑا محمد سے کتاب میں ہر سہیلے میں تصدیق
پاؤں میں گاہ اس سہیلے میں بھی بھل ہے۔ کام مت لےنا۔ اس سے کہ میں تم
کو کہہ چکا ہوں کہ میں اور میری بیوی مکمل نے سادے کی حیثیت سے وہاں ہی
بہنوٹ ہیں۔ ہم ہر سہیلے میں تصدیق مہر۔ کہ مطابق تمہیں نقدی فراہم
ہے۔ خدا جب کسی بھی ضرورت ہو مجھ سے کوئی بھی چہرہ گاہ میں چھپکا ہٹ عسوس

اب کے ہاں افسانے خوب میں مگانے پہلے اس تعلیمی بوجھوں کو دیکھا پھر اس
پھر چینی مادی اور انداز سے وہ مائیں بوجھوں کے کہنے لگا۔ ایک
محترم مسلمان میرے غیر۔ تم سے اس سے پہلے تو رہے اور میرے بھائی
صاحب پر اس کی عزت پرانی ہے تمہارا وہ احسان ہی اس قابل ہے کہ میں اس میں

جو مکہ نہیں فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں اور میری بیوی
ساتھ ہستی تک چلیں گے۔ یونان کو یہاں تک کہتے ہوئے رک جانا پڑا۔
یہودی درویش آگ بولا اور کہنے لگا۔

یونان میرے بیٹے میں تمہاری اس تجویز سے بھی اتفاق نہیں کرنا اگر تم اور
وہاں چلی جاؤ گے ساتھ قریبی ہستی میں سودا سٹاپ لیے چلے گئے تو بیچے میں
ان وہ جائیں گے ایسی صورت میں اگر میوہ اور اوتار ہم پر حملہ آور ہو گئے
میں تمہیں کاغذ کر کے چلے جائیں گے۔ اس پر یونان بولا اور لیصل کن ادا
رہا۔

میرے بزرگ ہمارا کرتے ہیں کہ سارے ہی قریبی ہستی کی طرف سودا
کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح قریبی بھی ہو جائے گی اور یہ اپنی ضروریات کا سامان بھی
کے پاس رکھیں گے۔

یونان کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ اس کے بعد یونان نے گورکن ملکا کی
طرف سے کہا۔ دیکھ ملکا تم اپنے گدھے پر کاغذ ڈالو اور جب کاغذی ڈال چکے تو ہمیں
اس کے بعد سب اکٹھے یہاں سے نکلتے ہیں۔ اس پر ملکا اٹھا اور خوش خوشی وہ
باہر نکل گیا تھا۔

ملکا کے ہوئے بھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اس ست جہاں گدھا ہاتھ دھا جاتا تھا
میں بد ہوئی۔ یہ بھی جیسا کہ ملکا کی تھی اور ملکا کسی نے لہ چھری سے ملکا کا
کے رکھ دیا۔ یہ بھی کہ آگ آگ اور بوران انتہائی خوفزدہ ہو گئے تھے۔

اس پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔ ان کے ایک پیچے پڑ گئے تھے۔ اس موقع پر
اور اس تینوں کو غائب کر کے کہے لگا تم تینوں ہمیں ٹیگہ۔ میں اور کیرش دیکھتے
ہوئے ساتھ کیا جاتی ہے۔ اس پر یونان اور کیرش بھاگتے ہوئے کمرے سے نکلے۔ وہ

نے جہاں گدھا ہاتھ دھا جاتا تھا۔ انہوں نے دیکھ گدھا مرا ڈا تھا اور گدھے کے
پاؤں کا تھوڑا سا حصہ کاٹ دیا تھا اور وہ بھی مر چکا تھا۔ یونان اور کیرش دونوں
میں اسی جی پریشانی اور حسرت وہی حالت میں مرنے والے گدھے اور ملکا دونوں

یہ دیکھ کر جس کمرے سے وہ اٹھ کر بھاگے تھے اس میں بھی ہوسناک
اور آواز آ رہی تھی۔ ملکا کے کئے حلقوں کو بھولتے ہوئے یونان اور کیرش
جس کمرے میں آئے جس میں سے اٹھ کر وہ گئے تھے تو انہوں نے دیکھا
میں یہودی درویش آگ بولا اور بوراں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ ان

بوجھ نہیں اتار سکتا۔ اب یہ نقدی کی قسمی دے کر تم سے مجھے بالکل ہی ڈر کر کر
میرے پاس اللہ نہیں تمہیں استعمال کرتے ہوئے میں تمہارا شکریہ ادا کروں۔
یونان بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ ملکا تمہیں میرا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم میرے پاس
ہو۔ میں تمہارے بیٹے کی مانند ہوں۔ لہذا تمہیں شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں
جانتا تمہارے اور تمہارے ہواقیں کی خدمت کرنا میرے اور میری بیوی کیرش سے
میں شامل ہے۔ میرے خاں میں تمہارے یہاں کھانے پینے کی اشیاء وافر مقدار میں
ہوں گی۔ پہلے ہمیں کسی قریبی ہستی کی طرف جانا چاہئے۔ وہاں سے کم از کم
کھانے پینے کا سامان لا کر یہاں جمع کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ اگر سرہ میں پارٹوں
طویل ہو گیا تو پھر یہاں کھانے پینے کی اشیاء کی بھی قلت ہو سکتی ہے۔ اور میں
کہہ رہا ہوں۔ اس پر گورکن ملکا کہنے لگا۔

دیکھ یونان میرے بیٹے میرے پاس ایک گدھا ہے۔ اسے میں بہتی کی
جاتا ہوں اور ضروریات کا سامان اس پر بٹھ کر لے آتا ہوں۔ اس پر یونان
آگ بولا اور فکر مند لیجے میں گورکن کو غائب کر کے کہے لگا۔

دیکھ ملکا تمہارا اکیلی فابہتی کی طرف جانا غریب سے غنی نہیں ہے۔ تم
اس قبرستان کے اطراف میں بے شمار ستیوں میں۔ ایک بہتی یہاں سے وہاں
فاصلے پر ہو گی۔ اگر تم اکیلے یہاں اپنے اپنے گدھے کے ساتھ ہستی کی طرف جانا

جاتے ہوئے اور تمہارے سامان اور غراؤ میوہ اور اوتار سے ہو سکتا
تم خیل کرتے ہو جنگ میں وہ تمہیں بچ نکلے گا۔ موقع فراہم کریں گے۔ یا وہ تم
رات بھر کی رات اور تکلیف کا انتقام نہیں لیں گے۔ اگر نہیں خبر ہوتی رہے۔

لیجے کے لئے، لیجے بہتی کی دو کالوں کی طرف گئے ہو تو یاد رکھو وہ راستے میں
روک کر کھڑے ہوں گے اور ہر صورت میں تمہارا غارت کر کے رہیں گے۔ لہذا
تجربہ کرتا ہوں کہ کسی بھی صورت اکیلے قریبی ہستی کی کالوں کی طرف مت جانا۔

یہودی درویش آگ کے ان احوال سے گورکن ملکا کا رنگ حور اور
بدی ہو کر رہ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر ہراساں کرنے والی موت کی پرچھائیاں
آئی تھیں۔ تھوڑی دیر تک وہ بہت زیادہ غامض اور چپ رہا۔ پھر وہ ہلکے

لیجے میں کہنے لگا۔ اگر یہ معاملہ ہے تو مجھے کیا کرنا چاہئے۔ اس پر یونان گورکن
احاس اور قسمی دیتے ہوئے کہنے لگا۔

کے حلقوں میں ہوئے تھے اور وہ ختم ہو چکے تھے۔

یونان اور کیرش دونوں میں یہی انہی حالات کا جائزہ لینے ہی گئے تھے پشت پر کوئی نمودار ہوا اور دونوں کی گردنیں پکڑ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ یونان اور کیرش کی گردنیں پکڑنے والے کی طرف چوک کر دیکھا کہ کوئی خوب قد آور تھا۔ اس نے کوئی سیاہ رنگ کی مہا سے احاطہ رکھا تھا اور چہرے پر بھی اس سے اپنی مہا کے رنگ والا ہوا تھا۔ لہذا اس کا چہرہ دیکھنا نہ جاسکتا تھا۔ یونان اور کیرش نے بہت دیر اس کی حرکت سے اپنی گردنیں پیٹیں لیکن وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہوئے۔ ان دونوں کی گردنیں پکڑنے والے نے رگوں میں خوب شک کر دینے والا ایک وقتہ لگا پھر وہ کہنے لگا۔

لگتا ہے ان طاقتوں میں تم ہی جی صورتحال کے وہ وار ہو۔ میرا خیال ہے بہت قوت تم نے کہیں سے حاصل کرنا ہے۔ اور اس پر اتراتے ہوئے تم ان کو سر کرنے کے لئے تیار پڑے ہو۔ یاد رکھو تم دونوں اگر سواری بھی جتنے کے عمل میں اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کرو تو اس سستے میں تم پر گڑبگڑیل ہو سکو گے۔ اور سو تو اپنی پوری قوت صرف ان دو میں جیسے بتاؤں کہ تم وہ گرفت سے اپنی گردنیں نہیں چھڑا سکتے۔

اس اجنبی اور نا آشنا قوت کی گرفت میں یونان بے چارے کی حالت یہ تھی۔ بھان بے چارگی۔ الیوں موت کے کالوں اور حس کے سپید ہوں جیسے تھی۔ کیرش بے چارگی کو اپنی ذات کی شاہد ٹکڑے میں تھی اس نے کہ وہ پوری عالم میں یونان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ جس کی گردن پر اس طاقت نے اپنی قوت ڈال رکھا تھا کہ یونان کی کمرنگ جھٹ کر رہ گئی تھی۔ یونان کی حالت دیکھتے ہوئے انیسویں میں کیرش بے چارگی ہر کے ماتم لمحوں کی ناکامی سے انیسویں کے معلق سائے میں بھٹکتے دل کے دوسوں میں ہو کر رہ گئی تھی۔ پھر کیرش کے دیکھنے یونان کی آنکھوں میں موت کے گہرے سندھ میں لمحوں کی بارش کا۔ زبردست آواز تیرا اور وقت کا شوریدہ ماتم میں دشمن کے رقص جیسی کیفیت طاری ہوئی اس کے ساتھ ہی یونان اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا۔ اپنی طاقت اور قوت نے اس کا اضافہ کیا پھر اس نے اپنے دشمن کو تھک کر جو زور دار مغرب گردن پکڑنے کے چہرے میں لگائی تو اس کی گرفت یونان اور کیرش کی گردن سے ختم ہو گئی اور یہی عالم میں کیرش کی ایک دیوار سے ٹکراتے ہوئے فرش پر گر گیا تھا۔

یونان اور اسے قریب سے انداز میں غائب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ حرام خور!۔ گندہ سیدہ بدیتوں کی اولاد میں تو جیسوں کے ظہیر حوادث کے رقص اور موت کی کراہ سوگ کی آواز اور زندان کی داستان الم بن کر نکل جانے والا طرف دیوار سے ٹکرا کر فرش پر گرے والا خور! ایک جھٹکے کے ساتھ اندر اور انتہائی خوفناک اور غصیلی آواز میں وہ یونان کو غائب کر کے کہنے لگا کیوں کہ میں دیریں رہتا ہوں۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ تمہارے پاس جو قوتیں ہیں تمہارے ہوئے تم اپنا دفاع کر سکتے ہو۔ اپنے دل کے دوری پر اللہ رکھو کہ میں تو جاسوس سے صبح اول بن کر نکلے والا طوفان ہوں۔ تیرا اور سیاہ سر دیووں میں رہا۔ راجل انیسے والا ہوں۔ اور موت کے تیرے رہنے سے وقت کے ہزار کی گزرتے کا فن بھی خوب جانتا ہوں۔ اس پر یونان بھی دھکی ہوئی تو اس میں

یونان نے زور تو لگائی بھی ہے مجھے اس سے کوئی فرض نہیں۔ لیکن اگر تو یہ خیال کرے اپنے سامنے زہ اور مغلوب کرے گا تو یہ تیری بھول اور غلط فہمی ہوگی۔ میں ایک جھٹکے کے ساتھ یونان نے اپنی کھوار لٹکایا۔ اس پر اس نے اپنا عمل کرنے لگا۔ اس نے اپنے اور گرد حصار بنا لیا تھا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے کیرش یونان کے پیچھے کھڑے ہو گئی تھی۔ یہ سارا فعل کرنے کے بعد یونان پھر اس نے غائب کر کے کہنے لگا۔

یونان نے اور میرے ساتھیوں کو تو نے موت کے کھاتے کیوں تیار کیا۔ اس پر اس نے اپنے چہرے سے غائب ہٹایا اور پھر دوبارہ اس نے اپنا غائب چہرے اس کے اندر یونان اور کیرش نے جب اس کی طرف دیکھا تو وہ دنگ رہ گئی۔ اس نے دیکھ کر وہ انسان نہیں تھا۔ اس کا چہرہ کسی نہ دیکھے ہوئے صیبا کی طرح کے دو دو انتہائی لمبے اور آخر میں کسی قدر بل کھائے اور جھٹکے اور اس شکل و شہادت نے اسے اور زیادہ ہوشاک بنا دیا تھا۔ اتنی دیر تک اس کی گردن وہ یونان کو غائب کر کے پڑنے لگا۔

یونان بھی تم میرا مقابلہ کرنے کا حزم رکھتے ہو یا میرے سامنے ہتھیار اٹھاتے ہو۔ میں نے میرا کمانہ ماما تو تم دونوں کو میں لمحوں نے اندر موت سے منظر کیوں کے لئے میرا ختم یہ ہے کہ فی انور بلکہ ابھی اور اسی وقت یہاں سے نہ یاد رکھو میں تم دونوں کو یہاں کھڑے کھڑے جدا کر رکھ کر رکھ دوں گا۔ اس پر

ایک تہ بھری ہوئی بھٹیوں کے منہ کھول دیے گئے ہوں۔ وہ آگ بولی جیڑی اور
 اس سے یونانی کی طرف چلی گئی۔ لیکن حصار کے قریب آکر آگ رک گئی تھی۔
 اس سے اپنے سامنے اپنی کھوار نکالی جس پر اس نے حمل کر رکھا تھا۔ یہاں سے
 اس نے اپنے منہ سے نکلتی ہوئی آگ سے یونانی اور کیرش کا خلاف کر دیا۔ لیکن
 اس میں ناکام رہا۔ تھوڑی دیر تک وہ یونانی اور کیرش پر آگ پھینکتا رہا۔ لیکن
 اس سے قریب کھینچے ہوئے حصار کے قریب آکر رک گئی تھی۔ پھر یونانی اپنی سری
 ت میں لاوا۔ اس کا ایسا کرنا تھا کہ اس کی کھوار سے ایسی چمک اور ایسی جڑ
 نکلتی تھی جو یہاں پر گر کر۔ یہاں کے منہ سے لہجہ بھرتے لے ایک بچہ نکلا۔ اس
 دونوں یہاں تھا اور نہ کوئی اس کا اتنا پتہ نہ تھا کہ وہ یہاں قلیل ہوتے ہوئے وہاں
 ہو گیا تھا۔

اس کے اس طرح ہوا میں قھیل ہونے کے تھوڑی دیر بعد یونانی اور کیرش
 اور سے کھڑے رہے۔ پھر کیرش بولی اور یونانی کو مخاطب کر کے کہے گئے۔
 اب یہی ہوتا تھا جس طرح تھی یہاں کی۔ میں نے یہی سمجھا کہ اس پر قوت
 میں تھی۔ جس وقت اس نے ہم دونوں کی گردنیں پکڑی تھیں اس وقت
 ہو گیا تھا کہ یہ ضرور کوئی باغی انصاف قوت ہے جس سے ہم دونوں کو بیک
 کرنا پڑا ہے۔ لیکن جب آپ نے اس پر ضرب لگائی اور وہ دیوار پر
 آپ مجھے حوصلہ ہوا کہ ہم یہاں یہی صوبہ اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس پر
 اچھی مکرانہ میں کہنے لگے۔

وقت یہاں نے مجھے ہے اس گھرے کی کوشش کی اس وقت میں نے اپنی قوت
 اس کا کیا۔ پھر میں نے اس کے بدن میں ضرب لگائی تو ہماری گردنوں سے
 ریت نکل گئی۔ اور وہ اس سے گھرا ہوا زمین پر جا گرا تھا۔

اس کے حاشوش ہونے کے بعد کیرش بولیں اور کہے گئے۔ یہ یہودی درویش آگ
 اور اس کے مرنے کے بعد ہمیں کیا کرنا چاہئے اس پر یونانی کہنے لگا۔ دیکھ
 یہ دونوں یہودی مل کر ان کو ان کی کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہم دونوں یہاں
 اس کے گورن کی حیثیت سے کام کریں گے اور ہمیں فہمیں گے۔ یہیں
 یہ ہم ہم گے گا ہے وقت وقت سے جیسا سیوک اور اومار پر ضرب لگائے
 میں گئے۔ اور مجھے امید ہے کہ ایک نہ ایک روز ہم ان پر قابو پانے میں ضرور
 کامیاب گے۔ دیکھ کیرش ہو سکتا ہے کہ ہمیں کافی عرصہ گورن کی حیثیت سے

یونانی جواب میں کچھ کہنے ہی والا تھا۔ کہ اس نے اس نے یونانی کی گردن پر
 ایسا بولی اور کہنے لگی۔

دیکھ یونانی میرے سامنے اس وقت یہاں کی مدح کھڑی ہے۔ مجھے
 یہ تمہارے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتارنے میں کامیاب ہو گیا۔ دراصل
 اور اومار پر لگا رکھے ہوئے تھی۔ یہ نہ جانے کہاں سے نکلا۔ اور تمہارے
 اور ہو کر ان کا خلاف کر دیا۔ میں اس حادثے پر بڑی سخت پریشان اور چشیاں
 یونانی بولا اور دھیمی آواز میں کہنے لگا کوئی بات نہیں۔ اس میں تمہارا کچھ
 سے بچتا ہوں۔ ایسا پھر بولی اور کہنے لگی۔ دیکھ یونانی اس کے سامنے
 ضرورت پڑی تو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ہم تجھے مل کر اسے بھاگ جانے پر
 گے۔ ایسا کی اس گفتگو سے یونانی اور کیرش کے حوصلے اور بلند ہو گئے تھے۔
 بولا اور یہاں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میں جانتا ہوں کہ تو ذات اور رسوائی کا مارا ہوا یہاں ہے۔ میں جانتا
 تو دیکھ تھا تو میرے پاس بے شمار علم تھے۔ اور تو نے ان کے راز اور مارے
 بہت کچھ حاصل کیا تھا۔ مرنے کے بعد اب میری مدح سکون کی تلاش میں ہے
 جیسوں کو سکون میر نہیں۔ یہ جو قھیل تم نے نہیں دیکھا ہے سن رکھو یہاں
 نہیں رہے گا۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ میں میری راہ میں ایسی دیوار ہوں گا
 نہ تو گزر سکتے گا اور نہ اسے پھلانگ کر کسی دوسری سمت کو جاسکتے گا۔ اس
 زمانہ میں بعد اس کو میری سے بدتر ہوگی جو چند لمحوں کی صلہ ہو کر رہ گئی ہوگی
 یونانی کی اس گفتگو پر یہاں نے حیرت زدہ اور چشیاں کے سے اور
 جیسے کہیں خبر ہوئی کہ یہاں کی مدح ہوں اور یہ کہ میں نے بارات اور مارے
 سے علم حاصل کئے۔ اس پر یونانی نے ایک نقشہ بند کیا پھر اسے لگا دیکھ
 میں نیکی کا ایک نمائندہ ہوں۔ اور نیکی کے نمائندے کی حیثیت سے میں تم سے
 خوب بچاتا ہوں۔ تم ہم دونوں کو ابھی اور اپنی وقت بھانگنے کی دھمکی دیتا ہے۔
 اس دھمکی کے جواب میں میں یہاں سے جانے پر انکار کرتا ہوں اور تجھے بھلی
 تجھے جو کچھ کرنا ہے کر دیکھ۔ اور میری تمہارے لئے یہ بھی پیش گوئی ہے کہ
 مطلوب ہو گے۔ اور انہیں ابھی تمہارا ہی ہوا ہوگا۔

یونانی کے اس پہنچ کے جواب میں یہاں حرکت میں آیا۔ اپنے چہرے
 نے نقاب ہٹایا۔ نقاب کا ہٹنا تھا کہ اس کے منہ سے اس قدر آگ نکل چھو

یہاں قیام کرنا ہے۔ فلان تم پریشان مت ہو۔ اس پر کیرش چاہتوں اور کھانے کرتے ہوئے کہے گی۔

آپ کیسی محنت کر رہے ہیں۔ جہاں آپ ہوں وہ زمانہ ہی کی زندگی ہے اپنی ساری زندگی وہاں بطوری گزار گئی ہوں۔ کیرش کی اس محنت سے بول گیا تھا۔ پھر ان دونوں نے مل کر کھانا آرگ، نسیم اور پوران کو افن کر دیا۔ ان دونوں میاں بیوی سے گورکن کی حیثیت سے اس قبرستان میں قیام کرتے ہوئے شروع کر دیا تھا۔

ایک صبح ہی صبح کھانا کھانے کے بعد جب کہ یونان اور کیرش دیکھنے پر یونان کیرش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ کیرش میرا بی چاہتا ہے کہ آج میری رخصت کریں۔ اور دیکھیں سلوک اور اوتار دونوں کس حال میں ہیں۔ آپ سے آئے ہیں ہم نے ابھی تک محل کران کے سامنے اپنی طاقت اور قوت کا مظاہرہ آج میں چاہتا ہوں کہ انہیں بتاؤں کہ گرد باوقی الفطرت انداز میں دوسرے ملک ہو سکتے ہیں تو ہم دونوں میاں بیوی بھی ان کے خطاب ساری کر سکتے ہیں۔ اس اور کہنے لگی۔ میں تو ہر حال میں آپ کے ساتھ ہوں۔ جیسا آپ چاہتے ہیں۔

اس پر یونان اٹھ اٹھا ہوا اور کہنے لگا اگر یہ بات ہے تو چلو چلیں۔ ایک سے اٹھتی ہوئی ملی یہاں دونوں نبیوں کو بھی اپنے ساتھ نہ لے چلیں۔ آپ اپنے ساتھ مالوس کر رہا ہے۔ یونان نے بڑی مسکراہٹ کہیں سے کیرش دیکھتے ہوئے بڑی نرم آواز میں کہا اچھا ہوا کیرش تم نے یاد دلایا۔ ان دونوں ساتھ جانا ارادہ ضروری ہے۔ اگر ہمارا ان کے ساتھ نکلنا ہوتا ہے اور وہ صورت اختیار کرتے ہیں تو اس صورت میں میں ان نبیوں کی جماعت اور قوت تک اضافہ کر کے ان کے سامنے اکڑا کر دوں گا۔ ایسی صورت میں میرے ہاتھ سارپ کی شکل و صورت فراموش کر کے اصلی شکل و صورت میں دوبارہ آکر آکر ہوں گے۔ کیرش کو آپ یہاں سے چلیں۔ اس کے ساتھ ہی دونوں نے ایک ایک دوسرا اٹھا دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں قبرستان سے نکل کر میدان طرف روانہ ہوئے تھے۔

یونان اور کیرش جب دونوں خیابان کے محل میں داخل ہوئے تو محل ہونے کے بعد وہ پس کھڑا آگیا۔ اسی میں سلوک اور اوتار بیٹھے ہیں۔ اسی

میں داخل ہوئے سلوک اور اوتار دونوں اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ اوتارے چند لمحوں کے بعد اس روز اس وقت ہمارے یہاں سے کچھ کھائے پئے بغیر ہی چلے گئے۔ اس وقت ہماری بیوی بھی اس لئے کہ اس رات ہمارے پاس کھانے پینے کو کچھ نہ تھا۔ لیکن تم ہمارا تو اگلے روز پھر آو گے میں تم نے ایسا نہیں کیا۔ ہم دونوں میاں بیوی برا بھلا کیا۔ ہر حال میں تم دونوں کا یہاں شرمگزار اور مہموں ہوں کہ تم اپنا گھر ہوئے پھر ہماری طرف۔ آج ہو چاہے یہ اوتار تم سے دیر سے ہی پورا کیا ہے ساتھ ہی سلوک نے اپنے سامنے خالی مٹھنوں کی طرف اشارہ کیا اور اس کے لئے کہا۔ جواب میں دونوں وہاں بیٹھ گئے۔

یونان اور کیرش نے اندازہ لگایا کہ سلوک اس سے ابھی محنت کر رہا تھا جیسے نہ وہ دونوں دونوں سے حلق کوئی شبہ ہو نہ وہ یہ خیال کرتے ہوں کہ یونان اور کیرش کو ہاتھ ہیں۔ یونان اور کیرش جب اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تب اس بار بچے لگی تم دونوں میاں بیوی کیا کھاؤ گے۔ میں اس وقت تھوڑی میزبان کے انداز میں حلق میں چاہتی ہوں کہ تم ہمارے یہاں آئے جاتے رہو۔ ہم اس بیٹے کو یہاں ہم چاہیں گے کہ تم میاں بیوی سرائے سے اٹھ کر ہمارے قہار ہو۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔ ہم دونوں میاں بیوی تو کسی اور وقت ضروری طرف آئے ہیں۔

اس بات کا جواب اوتار دینے ہی دلی غمی کہ اچانک سلوک کی نگاہ یونان کو گئی۔ اس نے دیکھ کر ہنسنا شروع کر دیا۔ جس پر وہ کسی قدر پریشان کا اظہار کرتے ہوئے دونوں میاں بیوی سے اپنی گود میں لے کر کھینچا رکھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں آئے ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ اور تم نے ان دونوں کو اپنے ساتھ مالوس کر لیا ہے۔ اس پر یونان کہنے لگا۔ دیکھ اوتار ہمارا ان طرف آئے کا مقصد یہ ہے کہ تم دونوں میاں بیوی یہ محل خالی کر دو اس میں قیام کر کے نہ صرف یہ کہ یہی نوع انسان کو ایک امت اور نسل میں ملے تم ان سے اپنے لئے قریب مانگتے ہو۔ مگر تم سے ہراساں ہیں اور یہ وہ شرم میں جھکا ہو چکے ہیں۔ جب کہ میں اور میری بیوی دونوں مل کر ان سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔ جو تم دونوں میاں بیوی اور تیار۔ اس سے ان سرزمینوں میں پھیلا ہوا ہے۔

اختیاطی طبیعت کی اور خوشخواری میں کہنے لگا۔ دیکھ سلیوک مجھے اپنے سامنے
 ہاں مسلمان مت سمجھو۔ اگر تو چاہے تو میں ابھی اور اسی وقت تم دونوں کو اس
 جگہ پر مجبور کر سکتا ہوں۔ اس پر سلیوک اور اودار دونوں اختیاتی خوفناک اور
 طعن اپنی جگہوں پر اٹھ کھڑے ہوئے تھے پھر اس بار اودار بولی اور انتہائی
 افسوس لپٹنے والے انداز میں وہ یونان اور کیرش کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

اگر تم اپنی حدود سے بچو کہ ہمارے ساتھ گفتگو کر رہے ہو۔ تم نے ابھی
 ہماری قوت اور ہمارے مافوق الفطرت ہونے کا اندازہ ہی نہیں لگاؤ۔ ہر
 لمحہ ہم تمہاری اجازت کے بغیر اس محل سے باہر بھی نہیں نکل سکتے۔
 یہاں رہنے کی کوشش کی تو تمہیں طرح طرح کے عذاب پہنچا دیں گے۔
 اس لیے اس معاملہ میں بھی تمہارے حسوں کو چھپاؤ کہ تمہاری تہذیبی کر
 سکتے۔ اس بار یونان کے بجائے کیرش بولی اور اودار کو مخاطب کر کے کہنے

لگی ہے۔ چھری یہ ہمت اور جرات کہ ایسے انداز میں میرے شوہر کو
 مخاطب کروں میاں بیوی تمہارے سامنے کھڑے ہیں۔ تم دونوں نے جو
 طاقت اور قوت کا مظاہرہ کرنا ہے وہ کر دیکھو۔ اس کے بعد وہ اس محل
 میں میرے ہی کیسے طوفانی اور مافوق الفطرت امداد میں تمہارے خلاف
 چلی۔

اس وقت میں اس سلیوک اور اودار دونوں کی تکنیکیں انکار کی طرح سرخ
 ہو گئیں۔ یعنی فتح امداد میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پھر پند بچھپتی ہی
 ہو گئی۔ اس کی جگہ۔ پھر یونان اور کیرش کے سامنے سلیوک اور اودار کے
 سامنے بڑے زیادہ اور جو غرار ساپ ہوئے۔ تھے جو بری طرح پھارتے ہوئے
 تھے۔ اس کے پیچھے ہمارے تھے۔ بس کی وجہ سے سرے کا اس اختیاتی
 تھا۔ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لیے یونان اور کیرش اور
 اس نے جو نئے انداز کے تھے۔ اس پر اسوں نے فوراً اپنا سری عمل
 میں بھی دس گنا اضافہ کر دیا اور اس میں دس گنا اضافہ کے بعد اس کی
 اس نے اس گنا اضافہ کیا تو نئے دونوں سانپوں کی طرف بچھپتے ہوئے
 دونوں کی طرح غرائز لگے تھے۔

اس سے وہ دونوں خوشخوار سانپ لگے تھے لیکن جدی وہ پھر اپنی پہلی حالت

یونان کے یہ الفاظ سن کر سلیوک اور اودار کی حالت مضاموں میں مبتلا
 کی ہے جیسی 'خیر ذمہوں میں دس بننے جو بڑوں' حسہ کے کارخانوں میں
 کڑیوں اور سیال لہروں کی حدت میں کثرت کام جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ ہر حد
 اور اودار سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی رخم غورہ فطرت اور
 کے کرب کو کسی حد تک چھپایا۔ پھر سلیوک بولا اور وہ شعلوں کے لرزوں اور
 گھر کی سی تندی میں یونان کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

اگر ہم دونوں میاں بیوی اس محل سے جانے پر رضامند نہ ہوں اور اس
 تمہارا کیا رد عمل ہو گا۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ یہ محل ہمارے استودان
 عباس مرچکا ہے لیکن چونکہ ہم دونوں اس کے شاکر ہیں لہذا اس محل پر
 زیادہ حق کسی کا نہیں بنتا۔ جب ہم اس محل کے حقدار ہیں تو پھر دنیا کی
 یہاں سے نکل نہیں سکتی۔ اس پر یونان بھی سر لہروں کی سفاکی اور عظمی
 انداز میں بولا اور ان دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو سلیوک اور اودار میں تم دونوں کو پدی کے گھشتوں سے بھی
 ہوں۔ اگر تم دونوں نے ہمارے کہنے پر اس محل کو خالی نہ کیا اور جو تم نے
 رکھا رکھا ہے اسے نہ لیا تو یاد رکھنا میں اور میری بیوی کیرش دونوں محل
 کے شعلوں کے لرزوں رنگوں کو محسوس کریں گے۔ تمہاری حصار دات کے عمل
 گے۔ تمہارے لوگ تہہ چمک ماند کر دیں گے۔ اور تمہاری سرسوں کی تہ
 دو ماہہ احساس میں بدل کر رکھ دیں گے۔ سنو اگر تم اپنی ضد اپنی ہمت دھری
 تو ہم دونوں تمہارے کلمہ نسبت کو بے اثر و ماؤں سے بھر دیں گے۔ مت جانو
 طاقتوں کے اندر تم لوگوں نے اپنے گھٹاؤں کے کردار کی وجہ سے ایک خوف
 رکھا ہے۔ ہم دونوں میاں بیوی بے خوفی کے اسم کی طرح تمہارے خلاف
 گے۔ اور تمہارے حیاؤں کی جھیم اور تمہاری زندگی کے سبھی ماحول کو
 کر کے رکھ دیں گے۔

یونان کے ان الفاظ سے ایک بار پھر سلیوک اور اودار کی حالت بے
 مظالم کی رہا۔ خطاب لہروں اور خطاؤں کی کمانوں جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔
 مکمل کر بولا اور اچھے شخص کی حدت اور تیزی کے لہروں کی طبیعت کی میں وہ
 کر کے بولا۔ دیکھ ہے میں دلا چار اجنبی جو الفاظ تم نے کہے ہیں کیا تم میں
 جرات ہے کہ اپنے کہے ہوئے الفاظ کو عملی جامہ بھی پہنا سکو۔ اس پر یونان

یہ آگئے اس کے بعد دوسرے ہی لمحے دونوں سانچوں کی آنکھوں سے دھندلی روشنی نکل کر نیچوں پر پڑی کہ غولے جہاں کھڑے تھے وہیں جسم ہو کر رہا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یونان نے فوراً اپنی کھوار بے غلام کی۔ اس پر اسے اور اپنے اور کیرش کے گرد اس نے حصار بھیج لیا تھا۔ پھر کھوار یا۔ میں یونان نے اپنا تجربہ نکل لیا تھا۔ کیرش نے بھی اپنا تجربہ نکل کر اپنے دھندلی میں لے لیا۔ اس کے بعد دونوں سانچوں نے اس تجربوں پر اپنا عمل کر لیا۔ تجربوں کو اپنے سامنے رکھ لیا تھا۔

دونوں بڑی بڑی حساست واسے نیچوں کا حاکم کرنے کے بعد وہ دونوں کیرش کی طرف متوجہ ہوئے اور جیسی حصار دیے والی روشنی اسوں سے نکلی وہی ہی اسوں سے یونان اور کیرش پر بھی بھیجی گئی تھی۔ یونان دونوں پریشانی اٹھاتے رہتے ہوئے پتہ چیکے ہٹ گئے تھے۔ اس لیے کہ اس کی والی روشنی سارے یونان اور کیرش کے تجربے کے مع ہوئی تھی اور یہ ہوتی ہوئی وہیں دونوں سانچوں کی طرف گئی تھی۔ اس سلسلے میں وہ دونوں کے لیے دونوں جانب پہلے چیکے گئے پھر اسوں نے اپنا تجربہ سے شے سمیٹنے ہوئے فوراً غم کو روکا تھا۔

یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یونان بھی کیرش نے پھر ایک دور

ہوئے نگاہوں سے لگاؤ میں دونوں میں یونان نے کوئی تبدیلی نہ کی۔ پھر اس کے ساتھ اپنی کھواریں بے غلام کر لی تھیں۔ تاہم یہ تجربہ انہوں نے کیا۔ انہیں ہاتھ میں لیتے ہوئے اپنے سامنے ہی رکھے اس کے بعد اپنی کھواریں دونوں سانچوں کی حصار سے باہر نکل کر ان سانچوں کی طرف بڑے تھے۔ اپنی طرف بڑھا، کیہ کر وہ دونوں سانچوں کی حصار سے باہر نکل کر اپنے میں رہتے ہوئے سب سے اور اونکار سے باہر یونان کی طرف بڑھ گئے۔ اس کے بعد وہ پلٹ چلے گئے۔ یونان اور کیرش کے سامنے سے غائب ہو گئے۔ یونان اور اونکار کے اس طرح اچانک غائب ہو جانے کے بعد یونان نے یونان کی طرف پھر اپنا تجربہ نکل لیا۔ اس کی حصار سے باہر نکل کر اپنی طرف بڑھ گئی تھی۔

دیکھ یونان تم اور کیرش دونوں سنبھل جاؤ۔ سلیوک اور اونکار توڑ ہوئے والے ہیں۔ یہ دوسرے کمرے میں جا کر بڑے بڑے اور

یہ وہی تجربہ کیا کرتے ہیں۔ یونان کی گردن پر بس وہ پھر اپنا ہاتھ اور کھینے لگی۔ یہ سببتا ہے سلیوک اور اونکار تم سے شکست تسلیم کرنے کے بعد یہاں ہیں۔ اور اب وہ کسی درست یا کسی اور وقت میں تم پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کا سامان کھینچ لیا گیا ہو گا۔ تجربہ ہونے لگا۔

یہ وہی تجربہ کیا کرتے ہیں۔ یونان کی گردن پر بس وہ پھر اپنا ہاتھ اور کھینے لگی۔ یہ سببتا ہے سلیوک اور اونکار کے ساتھ نہیں کہیں ہو تو مجھے خود سے سنو میں ان خیر کے گھالوں میں جاؤں گا۔ کھیاؤں میں لگاؤں گا۔ میرا لیٹن میں کھیاؤں اور میں جنوں کی سنوں رت ہو۔ سنو گناہ اٹھو۔ تم تجوں تقدیر کے لحاظ کے اہمے اہمال ہو جکتی ہو تمہیں غلامیہ رات کے کھیاؤں میں

تہوں کو ایک ساتھ مقابلہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ پھر دیکھو میں کیسے تیار
نہیں خائفوں میں درد و غم کی آگ، چٹا کی چٹکی آتش، تیساری ٹولی انگڑائیاں
کھینچاں بھر کر رکھتا ہوں۔ سونگناہوں کے سیاہ بیوہ۔ میرا مقابلہ کرو پھر،
تمہارے کرد اور بوجھ میں غارت کے طوفان اور عداوتوں کے ریتیلے جھگڑا۔
میں تیساری وادوں کے پرالے گنبدوں میں اظہاروں کے بحور اور جتنے صحران
کھڑے کرتا ہوں۔ غیر آدم پر ضرب لگانے والا اگر تم بہت درجات دیتے ہو
سے مقابلہ کرے کے لئے اس عداوت میں میرے سامنے آ کر کھڑے ہو۔

کافی دیر تک یہاں بھاڑ بھاڑ کر نہیں سلیوک اور ادکار کو مقابلہ کی
لیکن باقی اس کی بھاڑ کا کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی نہیں سلیوک یا ادکار
اس کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کے سامنے آیا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے ہاتھ
دونوں مہاں پیدی کو مستانی سلسلہ سے اوپر بنے ہوئے دیاس کے اس کل
تھے۔ اسے ہاتھ اور کیرش نے مستقل طور پر قبرستان میں قیام کر دیا تھا
سے وہ دیاس سلیوک اور ادکار کے خلاف حرکت میں آئے گئے تھے۔



ایران میں اردشیر کی وفات کے بعد شاہ پور، عظیم کا بیٹا شاہ پور سوم
تخت نشین ہوا تھا۔ دوسری طرف رومن شہنشاہ وائٹینس بھی مر گیا اور اس
فصلی ٹیڈاوس کو رومنوں نے اپنا شہنشاہ بنا لیا تھا۔

شاہ پور سوم نے حکومت سنبھالتے ہی آرمینیا کے امور کی طرف توجہ
میں جب آرمینیا کا حکمران مینوں فوت ہوا تو آرمینیا میں افرائیوں کا عالم
لئے افرائیوں کے عالم میں آرمینیا کے لوگ دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک
مالی تھا دو دوسرا گروہ ایرانیوں کا طرفدار تھا۔ پس دونوں ہی گروہوں نے
ہاتھ زور اور مغلوب کرنے کے لئے جنگ دو دو اور بعد شروع کر دی
رومنوں کا طرفدار تھا اس نے ایرانی مائیسس کے خلاف رومنوں سے مدد طلب
کردہ جو ایرانیوں کا طرفدار تھا اسوں نے رومنوں کے مدد کی گروہ کے
بادشاہ شاہ پور سوم سے مدد طلب کر لی تھی۔

رومن ان دنوں اس حالت میں نہیں تھے کہ آرمینیا میں اپنے
مدد کر سکیں اس لئے کہ شمال کی طرف سے ہن قبائل نے حملہ آور ہو
تھے۔ بادشاہ ہرام چہرام کو جب خسرو کی اس حرکت کا علم ہوا تو وہ سخت
آرمینیا پر فوج کشی کا ارادہ اس لئے کر لیا۔ آرمینیا کے حکمران خسرو نے
یہ رومن شہنشاہ ٹیڈاوس کے کہنے پر کیا تھا اس لئے اسے امید تھی کہ اگر
رومن نے آرمینیا پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو پھر رومن ٹیڈاوس

تہوں کو ایک ساتھ مقابلہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ پھر دیکھو میں کیسے تیار
نہیں خائفوں میں درد و غم کی آگ، چٹا کی چٹکی آتش، تیساری ٹولی انگڑائیاں
کھینچاں بھر کر رکھتا ہوں۔ سونگناہوں کے سیاہ بیوہ۔ میرا مقابلہ کرو پھر،
تمہارے کرد اور بوجھ میں غارت کے طوفان اور عداوتوں کے ریتیلے جھگڑا۔
میں تیساری وادوں کے پرالے گنبدوں میں اظہاروں کے بحور اور جتنے صحران
کھڑے کرتا ہوں۔ غیر آدم پر ضرب لگانے والا اگر تم بہت درجات دیتے ہو
سے مقابلہ کرے کے لئے اس عداوت میں میرے سامنے آ کر کھڑے ہو۔

کافی دیر تک یہاں بھاڑ بھاڑ کر نہیں سلیوک اور ادکار کو مقابلہ کی
لیکن باقی اس کی بھاڑ کا کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی نہیں سلیوک یا ادکار
اس کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کے سامنے آیا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے ہاتھ
دونوں مہاں پیدی کو مستانی سلسلہ سے اوپر بنے ہوئے دیاس کے اس کل
تھے۔ اسے ہاتھ اور کیرش نے مستقل طور پر قبرستان میں قیام کر دیا تھا
سے وہ دیاس سلیوک اور ادکار کے خلاف حرکت میں آئے گئے تھے۔



ایران میں اردشیر کی وفات کے بعد شاہ پور، عظیم کا بیٹا شاہ پور سوم
تخت نشین ہوا تھا۔ دوسری طرف رومن شہنشاہ وائٹینس بھی مر گیا اور اس
فصلی ٹیڈاوس کو رومنوں نے اپنا شہنشاہ بنا لیا تھا۔

شاہ پور سوم نے حکومت سنبھالتے ہی آرمینیا کے امور کی طرف توجہ
میں جب آرمینیا کا حکمران مینوں فوت ہوا تو آرمینیا میں افرائیوں کا عالم
لئے افرائیوں کے عالم میں آرمینیا کے لوگ دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک
مالی تھا دو دوسرا گروہ ایرانیوں کا طرفدار تھا۔ پس دونوں ہی گروہوں نے
ہاتھ زور اور مغلوب کرنے کے لئے جنگ دو دو اور بعد شروع کر دی
رومنوں کا طرفدار تھا اس نے ایرانی مائیسس کے خلاف رومنوں سے مدد طلب
کردہ جو ایرانیوں کا طرفدار تھا اسوں نے رومنوں کے مدد کی گروہ کے
بادشاہ شاہ پور سوم سے مدد طلب کر لی تھی۔

رومن ان دنوں اس حالت میں نہیں تھے کہ آرمینیا میں اپنے
مدد کر سکیں اس لئے کہ شمال کی طرف سے ہن قبائل نے حملہ آور ہو

کے قلم دست سے تخت ہلاں تھے لہذا اسے یزید گرد منکر کہہ کر پکارے گئے۔
اس کے علاوہ ایرانی شہنشاہ یزید گرد نے کوئی دیاہ جنگجو تھا اور نہ ہی جنگ
تجربہ رکھتا تھا۔ اس نے جنگوں میں حصہ لینے کے بجائے اس نے اپنے سر
حریف یعنی رومن سلطنت سے ایچھے دواہ اور تعلقات پیدا کرنے کی کوشش
سلطنت یزید گرد کے دور تک وہ بڑے حصوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ اور
دوسری قسطنطنیہ میں لہذا اٹلی کی رومن سلطنت کو نظر انداز کرتے ہوئے
پوری توجہ قسطنطنیہ کی رومن سلطنت کی طرف کی۔ اس وجہ سے کہ اٹلی نے
ایک طرح سے پس منظر اور کٹائی میں جا چکی تھی۔ اور قسطنطنیہ کی رومن
لہایاں اور دنیا کے مختلف ممالک میں مشہور ہو چکی تھی۔

اسی بنا پر یزید گرد نے اپنے زمانے میں مشرقی روم کے ساتھ بہت کم
کئے۔ یزید گرد کے دور میں قسطنطنیہ کا غیر رومن اریکینس تھا۔ یزید گرد نے اس
بہتریں اور عمدہ دواہ قائم کی کہ غیر رومن اریکینس نے اپنے شہر
تریت یزید گرد کے لئے کرنے کی کوشش کی۔ تھوڈوسی ایچی کوادس میں
روم چاہتا تھا کہ اس کی تربیت اپنی طرف ہو۔ غیر رومن اسپرٹس میں
کے متعلق فکر مند تھا اور وہ اسے اپنی محسوس سے منع کر رہا تھا۔ اس
حکم دیا کہ شہزادہ تھوڈوسی کی تربیت شہنشاہ ایران یزید گرد کے سپرد کر دی جائے
یزید گرد سے بھی کوشش یہ رو داری قبول کر لی اور اس نے یہ امر
انہید۔ اولی سیاسی اہمیت اس کے پیش نظر نہ تھی۔ یزید گرد نے شہزادہ تھوڈوسی
کے لئے پہلے تجربہ کار دانشمند و قسطنطنیہ بھیجا کہ وہ شہزادہ تھوڈوسی
کو تربیت دے۔ یزید گرد کے لئے وہی سب سے کو خبردار کیا کہ جو شخص شہزادہ
بدخواہی سے گاہ ایران کا دشمن سمجھا جائے گا۔ مختصر یہ کہ رومن شہزادہ
تربیت یزید گرد کے اعطائے کے تحت ہوئے گی۔ اس طرح یزید گرد نے چار
نام پتے ہوئے رومنوں سے ایچھے تعلقات استوار کئے اور جب تک وہ
جنگوں سے بچتا رہا اور اس نے اپنا وقار کے ساتھ رومنوں کے وقار و
دی۔ چنانچہ اس کے دور حکومت میں ایران میں مکمل امن و امان قائم رہا۔
اپنے دور حکومت میں یزید گرد نے اپنی بیٹائی رعایا کی رو داری کی طرف
دی۔ بلکہ بیٹائیوں کا یہ مطالبہ بھی اس سے مل گیا کہ حکومت ایران اور
رعایا کے درمیان کوئی گھبراہٹ نہ ہو جائے۔

قسطنطنیہ کی حکومت کی طرف سے بیٹائیوں کا ایک وفد ہشپ مارٹا کی سربراہی
ہشپ مارٹا نے اپنی وجہات اور اپنے وقار اور حیثیت سے یزید گرد کو بے حد
اصرار پر یزید گرد اس بات پر راضی ہو گیا کہ شاہ پر اعظم کے زمانے میں
رہ گئے تھے ان کو دوبارہ قید کر دیا جائے۔ جو بیٹائی لڑائی قصبہ کی بناء پر
ہو اس میں مار کر دیا جائے۔

دورہ بیٹائی پوریوں کو اجازت مل گئی کہ وہ مملکت ایران میں جہاں چاہیں
رہ سکیں اور اسی بات پر بھی رہا منع کرنا کہ سب کچھ میں بیٹائیوں کی
تحریر کی اجازت دی جانے جس میں ایران کے مطلق تمام امور طے کئے
جائیں۔ اس میں منعقد ہوئی۔ اور شہنشاہ ایران کی مانتی کی دعا سے اس
مجلس میں اس کا نظریں میں بیٹائی کی از رو تھوڈوسی اور اتحاد کے لئے جو فیصلے
کئے گئے۔ تھوڈوسی نے منعقد کر دیا۔ یزید گرد کے عہد میں بیٹائی کو فروغ تو ہوا
تھوڈوسی کا زور ہو چھوڑے وہ بدستور قائم رہے۔

بیٹائیوں کے ساتھ مکمل رو داری برقی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سیاسی وجوہ کی
بیٹائیوں کو۔ قسطنطنیہ کی رومن حکومت اس کی طرف سے مطمئن ہو جائے
تھوڈوسی کی طرف متوجہ رہے۔ دیاہ تر مورخین اس بات پر متفق ہیں
کہ کام تھوڈوسی رو داری کی بناء پر کیا۔ اس لئے کہ لڑائی رو داری اس کی
مطلوبہ تھی۔ چنانچہ اس سے یہودیوں کے ساتھ بھی مہربانی کا سلوک روا رکھا۔
اس سے یہ سیاسی اہمیت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ یزید گرد گھبراہٹ کی پیروی یہودی
اس کا نام شوشین دست تھا۔ اور وہ ایران میں یہودیوں کے رئیس کی اکلوتی

صفت کے آخری دور میں یزید گرد گھبراہٹ نے بیٹائیوں کے متعلق اپنا رویہ بد
دیا۔ بیٹائیوں کی جاتی ہیں۔ پہلی یہ کہ وہ کچھ عرصہ بعد بیٹائی لڑائی سے
بچا۔ بالذات اب اختیار کر گیا۔

یہ کہ بیٹائی اس زمانے میں اس قدر دلیور اور بے ہاک ہو گئے تھے کہ کسی کو
ان سے بچنے کے لئے سخت گیری کے سوا چارہ نہ رہا تھا۔

اس لئے ہیں کہ صوبہ خورستان کے شہر حرزد اور شیر میں ایک بیٹائی پادری نے
دہر تھا یہاں تک حرات کی کہ ہشپ مارٹا کی پوشیدہ دشمنی کے ساتھ آتش
پا۔ ایک تھا۔ مہار کرا دیا۔ شہنشاہ یزید گرد نے اس معاملہ کے متعلق درودیت

نیا تو ابوائے اپنی بریت کا اظہار کیا لیکن ہٹو نے کلمہ کلا اقرار کیا کہ میں
کدو مساکر کیا ہے۔ ساتھ ہی دین زرتشتی کو برا بھلا بھی کہا۔

اس کے شہنشاہ یزدگرد گمشمار نے ادا کو حکم دیا کہ آتش کدو کو ۱۰۰
لیکن وہ افکار بر ازار ہاتھ باندھنے سے اسے مروا دیا۔ اس حالات سے یہ بھی
ایران میں چسائی تکی کدوں کو نقصان پہنچانے اور چسائیت کو فروغ دینے میں
تھے۔ اس قسم کی دہشت و راز کی وجہ سے یزدگرد کے دل میں چسائیت نے
گیا اور اس کا شفیق ہاتھ چسائیوں کے لئے آگ حتم بن کر رہ گیا تھا۔

ایران کا شہنشاہ یزدگرد گمشمار ۳۳۰ میں فوت ہوا۔ ایرانی مورخین اس
محقق ایک عجیب و غریب واقعہ بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک روز
یزدگرد گمشمار جرجان میں شکاری تھت پر بیٹھا تھا اور درباری اس کے سامنے
ایک خادم یزدگرد کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ محل کے دروازے پر
ہے جس کے منہ میں نہ لگام سے ادر نہ چٹوہ پر دیں۔ یہ گھوڑا نہایت غما
ہے اور خوبصورت بھی ہے۔ آج تک اب خوبصورت گھوڑا دیکھے میں میں
کہ یہ کسی کے قابو میں نہیں آتا۔ وہی قریب آتا ہے تو دوپٹاں چلانا ہے
مگر جمع ہیں اور اسے دیکھ کر خوش اور مسکراتے ہوئے ہیں۔

اپنے اس خادم کی باتیں سن کر کہتے ہیں کہ یہ گرد نہ رو۔ غافلانہ کر کے
سے باہر آیا۔ گھوڑے کی خوبصورتی دیکھ کر یزدگرد نے اس کی تعریف کی اور
کہا۔ یہ ان نے یہ ایک نعمت غیر متوقع میرے لئے بھیجی ہے۔ پھر یزدگرد گمشمار
کے قریب گیا۔ اس کی چوٹانی اور ایل پر ہاتھ بھرا جب کہ گھوڑا یزدگرد کے
چپ خاموش اور سادہ سا کھڑا رہا۔

یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یزدگرد نے لگام اور دین لائے کا حکم دیا۔
گھوڑے کی ران پر چھکی دے۔ اس مقصد کے لئے یزدگرد گھوڑے کے پیچھے
گھوڑے نے یزدگرد کے پیچھے اس انداز سے دوپٹاں مٹائی کہ یزدگرد وہیں
کی روح نفس صبری سے پرواز کر گئی تھی۔

کہتے ہیں کہ یزدگرد کو دوپٹاں مٹا کر اس کا ماتر کرنے کے بعد گھوڑا
ہو گیا۔ کسی کو معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کہاں سے آیا اور کہاں چلا گیا۔ ایرانی
واقعہ کو نظر کیا گیا اور لکھا ہے کہ یہ گھوڑا ایک پیشہ سز رنگ سے مورا ہوا
دولتوں کا ہے۔ کہ کے ملک ہو گیا۔

میں یہ کہتے ہیں کہ یزدگرد گمشمار کی موت کے بعد یہ قصہ میں غریب سے
نہ۔ سرے کی اصل وجہ کسی کو معلوم نہ ہو سکا۔ بات اصل یہ ہے کہ
رہے تھے۔ لہذا یزدگرد کا خاتمہ کر دیا گیا تھا۔

شہنشاہ یزدگرد گمشمار کی سیرت کے متعلق ایرانی اور رومن متد نظر میں ہوا
اور محض اسے بنو امویہ ایک دل آویز کار اور باموت حکمران سمجھتے ہیں۔
نہ۔ ایک اس کا لقب گمشمار ہوا جس کی وجہ یہ جاں کی جاتی ہیں کہ اس
دولت جھٹکا کر لیا تھا۔ ہر محل تاریخی واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ثابت
یہ واقعہ ثابت تھا۔

باموت سے قیصر روم اریکلیس کی وصیت پر اس کے بیٹے کی تربیت کی
اور اسے کا ثبوت ہے۔ چسائیوں کے ساتھ تو وہ سات سے پیش آتا تھا۔
نہ۔ رومانی ہوئی۔ یہ اس کی وسیع افکین کی دلیل ہے۔

اسی قصاتے شکی اقتدار کی حفاظت کی خاطر بعض باغیوں اور پر دست ظلم
میں مورخین لکھتے ہیں کہ یزدگرد کے جانشین ہرمز گور۔ اپنی تخت
رومن سے جو خطاب کیا اس میں لکھا تھا کہ میرے باپ نے اپنے عہد
میں اس ملک کو مریاتی کا رویہ اختیار کیا تھا لیکن اس کی رعایا میں سے بعض
میں اس کی غور اس کی باغیوں کرنے لگے۔ اس لئے تاجدار میرے باپ نے
یہ ملک کا خون ملایا۔

نہ۔ نہیں بیٹے تھے جن کے نام شہ پور ہرمز اور سی تھے۔ شہ پور کو یزدگرد
میں اس کو میرا کا حکمران مقرر کیا تھا جب کہ ہرمز کو ریاست تہہ کے عرب
اور اس کا باج گزار تھا۔ چینیوں میں پرورش کے لئے بھیج دیا گیا تھا۔ یہی
ہرمز میں ہرمز گور کے نام سے مشہور ہوا۔ تہہ ایک قدیم شہر ہے جو کوفہ
میں واقع ہے۔ شہ پور اعظم نے اپنے زمانہ میں اس ریاست کا حکمران
بنایا تھا۔ اس کے بعد نعل بن مرثیہ اس کا جانشین بنا۔ یزدگرد کا بیٹا
اس تھا کہ یزدگرد چاہتا تھا کہ اپنے بیٹے ہرمز کو سرزمین عرب میں بھیج دے تاکہ
اس سرزمین ہو۔ اس مقصد کے لئے اس نے تہہ کے حکمران نعل بن مرثیہ
کو لایا۔ اس کا پرچار جو مقدمہ یا اور خواہش کی کہ اس کے بیٹے ہرمز و
نہ۔ حاکم اس کی پرورش کرے۔ نعل بن نے اس خدمت کو اپنے لئے غما
نہ۔ ہرمز گور کے ساتھ ہرمز نعل کے ساتھ بھیج دیا۔

فعلوں نے ہرام کی پرورش کے لئے زمین و آسمان مقرر کیں۔ ایک وہ ایران
ساتھ لیتا تھا اور وہ عرب سے منتخب کی گئی تھی۔ ہرام کی پرورش حیوانوں میں ہوئی
مقتل اور پاکیزگی میں جو لب سے قبل فعلوں نے لب یہ بھی پہاڑ شہر کی پرورش
کھلی فضا میں کی جائے۔ اس نے سحر میں ایک بندہ بلا کل حیر کرانے کا ارادہ
اس نے ستر ہام کے ایک دوسرے مندر کو بلا۔ جس کا نام و عرف میں منادی ہے
نہ قبل اور کل بنانے کے لئے اس کا انتخاب کیا گیا۔

ستر ہام کے اس مندر نے پانچ سال کے عرصہ میں ایک عظیم الشان محل
اتر تعمیر کر دیا۔ اسی محل میں ایک گنبد بنا تھا جس کے اوپر گرد بلند ہوا
وہی محل تھا جو بعد میں خورش کے نام سے مشہور ہوا جب یہ محل تعمیر ہو چکا تو
دیجہ کر بے حد خوش ہوا۔ مندر کی تشریف و تہیہ کی اور اسے ہرام و اگر اسے
دیا۔

اسی محل کے ساتھ ایک گنبد بھی رہا جسے وہ بھی اس طرح کہ
مندر نے یہ محل تعمیر کیا تھا اور فعلوں بن عرائش سے اس کی منادی کی تشریف
تو وہ دوسرے مندر اپنی تشریف و تہیہ میں کہ اور غائب تو یہ انہوں نے
مطلب کر کے کہنے لگا۔

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میری ملت رائیگ میں جب کی تو کیا محل تیار
رہا ہوتی تو یہ مندر سے چاند کی طرح چلا جاتی تو یہی ظلمت سحر کا ہے
جوں انقلاب بلند ہوا اس کی رگت بھی دیکھی جاتی جاتی تک رہا
سلا مقرر و کمال دینے لگا۔

فعلوں نے اس دوسرے مندر کی جب یہ گنبد بنی تو وہ سخت غضبناک اور
اور اس مندر کو مطلب کر کے کہنے لگا اگر تم اس سے بھی زیادہ خوبصورت محل
تھے تو تم نے کیوں ایسا محل تیار نہ کیا۔ وہ کو مانتوں ہے جس کے سے تم یہ
گئے۔

چنانچہ فعلوں بن عرائش نے حکم دیا کہ اس دوسرے مندر کو اسی محل
اونچی چست پر لے جایا جائے جو محل اس نے تعمیر کیا تھا اور اس چست سے
نیچے کر اگر اس مندر کا خاتمہ کر دیا جائے۔ چنانچہ اس دوسرے مندر کو اس محل کی
اونچی چست پر لے جا کر نیچے کر دیا گیا اس طرح وہ مندر ہلاک ہو گیا۔

فعلوں بن عرائش جب فوت ہوا تو ایران کے شہنشاہ یزدگرد کے حکم سے اس

محل و اس کا جائیں مقرر کیا۔ مندر یزدگرد کے بیٹے ہرام کا ہم عمر تھا۔ دونوں
انہ پرورش پائی تھی۔

ان ذوالش پر اسے علوم سکھائے۔ کہ لے عرب و ایران کے علماء بلائے گئے اور
اسے علم پا کر اس نے فتنہ علوم میں دسترس حاصل کر لی۔ پھر شاعری اور
اسے ایک بحرین نسل کا جلی مگر اس کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ جس پر
اسے اور فن شاعری کیا کرتا تھا۔

اسی مندر کے لئے اس محنت و مستانی مشہور ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک دن ہرام اور
اسے ساتھ شکار کو نکلے۔ اس نے دور سے دیکھا کہ ایک گور خور
ایک شیر اس کے تعاقب میں لگا ہوا ہے۔ تو وہاں آگے جا کر اسوں نے
اسے غور و بصر کیا۔ ہرام اور مندر۔ دونوں ناچنے لگے۔ ہرام نے
چلا تو یہ شیر کی پشت سے گزر کر گور خور کی پشت میں جا گھس رہا تھا اس
سے لڑ کر زمین میں آگرا اور پھر دونوں جانور گر کر ہلاک ہو گئے۔

یہ ایچہ کہ جس دن وہ گیا اور حکم دیا کہ شکار کے اس مندر کی تصویر کو سنے بنے
یاد پر محفوظ کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ محل جس کا ہم بعد میں خوش مشہور ہوا
شکار کا یہ منظر کشہ کر دیا گیا تھا۔ گور خور کا شکار کرنا ہرام کا خاص مشغلہ
وہ سے وہ ہرام گور کے چم سے مشہور ہوا۔

تو وہ فوت ہوا تو اس کے تین بیٹے سے وراثت و تہیہ کے وارث ہو سکتے
تھا۔ پھر اسے یزدگرد نے امر لای کہ مینا کا حکم دیا تھا۔ دوسرا جو عیار ہرام گور
اس کے قتل اور جو انکی مملکت تھا۔ تیسرا مینا کوئی انی حاس اہمیت نہیں رکھتا تھا۔

ان روکی میں امراء سلطنت اس سے سخت ناراض تھے۔ ان کا خیال تھا کہ
یہ عالم بادشاہ کے استبداد سے اجازت دلا رہا ہے۔ اس لئے وہ کسی ایسے
وہاں پرورد کرنا چاہتے ہیں۔ جو اس کے قتل قدم پر چلے دلاتا ہو۔

ان سے متعلق ایران کے امراء سلطنت کا خیال تھا کہ اس کی پرورش صرائے
اس لئے اس کا اساطیر عربوں کا سا ہو گا۔ دوسرا بادشاہ ہر اقتدار پسند قلم
یہی مرکز کی جڑ سے ہی اور سیاسی حکومت چھوڑ کر یہاں چلا آئے۔ تیسرا
ان کے اور یوں بھی وہ یزدگرد کے کسی بیٹے کو ایران کی قسمت کا مالک نہیں

اسی کے اہم مسئلہ پر غور کرنے کے لئے تمام امراء سلطنت و ان میں

ہوئے آخر سب نے یزید گرد کے بیٹوں کو نظر انداز کر کے شعی غلاموں کے ایک انقلاب کیا اور اس کی اطاعت کا علق اٹھا کر اسے تخت نشین کر دیا۔

ہرام گور ایک مدبر شخص تھا اسے عربوں کی حالت بھی حاصل تھی وہ اپنے حق سے محروم نہ ہونا چاہتا تھا۔ حیرا کے حکمران منذر نے ہرام کے لئے عرب متعظم کیا خود بھی اس کا ساتھ دیا یہ جمیعت مدائن کی طرف بڑھی۔ عرب و عجم کی مقابلہ ہوا اس میں ہرام نے فتح پائی اور یزید و شعیرا اپنی وراثت حاصل کرے میں یہ کہہ ہرام گور کے تخت و تاج حاصل کرنے کے حقیقی ایک اور روایت بھی مشہور ہے۔

ہرام گور حسود کی تخت نشینی کی خبر سن کر سخت رنجیدہ ہوا اور منظر کے ہر دس ہزار عرب فوج کو ساتھ لے کر مدائن پر حملہ کرنے کے لئے آیا۔ مدائن کے اس نے جیسے اگلے پہلے اس نے اپنی بیٹی بھیج کر یہ ظاہر کرنا چاہا کہ میں عند سر سے نہیں آیا کہے تھے ایرانی میرے بھائی تھے ہیں۔ مجھے یہ گوارا نہیں کہ ارمین کی میدان جنگ بیٹوں اور ایرانیوں کا وہ بیٹوں۔ میں اپنا حق حاصل کرے گیا ہوں۔ حق سے میں کسی صورت دستبردار نہیں ہوں۔

اگر آپ اپنی رسانندی سے میرا حق مجھے دے دیں تو میں شکر گزار ہوں گا۔ و انصاف کو زندگی کا شعار بنا کر حکومت کروں گا اور حق شعی کو بھی فراموش نہیں کروں گا۔ میں یہ اندیشہ آپ۔ اس سے لگائے کے لئے آیا ہوں کہ میں اپنے باپ کا اختیار کروں گا لیکن اگر ان بیٹوں کے وجود آپ لوگ میری مخالفت پر اڑے۔ اسے حق مجھے دینے سے گریز کیا تو لشکر کشی کروں گا اور تم وہ دیکھو گے جو آج تک نہ دیکھا۔

اپنی کی آمد پر ارمین کے امراء نے سلطنت جمع ہوئے اور ہرام کے پیغام پر آم رہے۔ آخر اپنی نے ہاتھ یہ جواب بھیجا کہ آج ہماری مجلس برخواست ہوئی ہے۔ اس کا جواب کل بھیج دیں گے۔ ہرام کا یہ پیغام سن کر ایرانی امراء میں اختلاف رہا۔ کیا اب کچھ امراء ہرام کے حق میں ہو گئے و راستہ تخت و تاج چاہا۔

دوسرے دن پچھلے اس کے کہ امراء کی طرف سے ہولی جواب موصول ہوا۔ میدان میں آیا اور ایرانی امراء سے خطاب کر کے کہا کہ حکومت پر اس شخص کا نصب و نصب کے خلاف اس کا حق اور ہر اور بہر بھی ہو۔ آپ جانتے ہیں۔ اس سے میرا حق اس شخص پر قائم ہے جس کو آپ لوگوں سے نہیں

تخت و تاج کا مالک بنا دیا ہے۔

اس حال تک ہمدانی کا تعلق ہے اس کے لئے امتحان لے لیا جائے۔ ایرانی فتح وہ وہاں رکھ دے۔ ہم میں سے جو تاج افغا کے لئے جائے ایرانی حکومت اس کے لئے جائے۔

یہ ترجمہ ارمین کے امراء نے منظور کر لی و بہت بڑے کمرے کے درمیان میں دو بھوکے شیر زنجیر باندھ کر پھانسی دیئے گئے۔ ہرام نے خیرا کو خطاب کیا کہ ایرانی فتح کے حکمران ہونا چاہتے ہو تو پہل کر دو۔ خسرو نے شیروں کے ٹانگی دیکھا تو کہا تاج وہ افغاسے جو تاج پر پناہ حق بہت آیا ہے اور ہمارے ہوا ہوا۔ اس کو چاہئے کہ پیش قدمی کرے۔

ہرام گور کمرے کے اندر داخل ہوا ایک شیر اس کی طرف بڑھا اور اس نے اس کے سر پر مارا اور وہ چوٹ کھا کر دور ہٹ گیا اس نے اسے سر اشر کے آیا تو اسے ہرام گور نے اسے بھی دھیر کر دیا۔ ہرام گور کی اس کامیابی پر چاروں امراء کے کمرے بند ہوئے۔ تلوں کی آواز سے اس میں گونج اٹھا۔ عرب ابھی تھے کہ امراء نے سلطنت کے تاج اٹھا کر ہرام کے سر پر رکھ دیا۔ سب سے پہلے اطاعت کا اقرار کیا وہ خسرو تھا جسے ایرانی امراء نے ایران کے تخت و تاج دیا۔ اس کے بعد تمام امراء نے ہرام گور سے دھولاری کا حلقہ اٹھایا۔

درمیان نے تاج و تخت حاصل کرنے کے لئے ہرام گور سے یہ قسم اس لئے لی کہ وہ کہ صرف چند ہزار عربوں نے ایران پر حملہ آور ہوا کہ ایرانیوں کو ہر دس دن تاج و تخت فراہم دینی سب سے پہلے کہ ہرام گور کے حوالے کر دے۔ اس وقت دس ہزار کے عرب لشکر کے سات چاروں ایرانی قوت اور طاقت ہے اس شخص۔ لہذا بعض عرب زمین کہتے ہیں کہ ایرانیوں نے اسی بنے کسی اور اپنی طاقت کے لئے یہ قسم گز کر تاج کا ایک حصہ بنا دیا۔ ہر حال حقیقت کچھ بھی ہو۔

بعد میں کا جیسا ہرام گور ایرانی قوت و تاج کا مالک بنا۔

اس کی بھی عجیب حالت تھی۔ ایرانی کے شہنشاہ ہرام کے اور حکومت میں اس نے دو منسلک و دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ایک حصہ اٹلی و انصاف کے مقبوضہ جات پر مشتمل تھا دوسرا حصہ مشرقی روم تھا۔ اس نے تقصیر قرار دیا گیا تھا۔ مغربی رومین سلطنت پر بدستور بدواؤں سہارا دیا۔ اس سلطنت کا حکمران ایک شخص و اس کو مقرب کیا گیا تھا۔ اس نے اتنا

اصح غیر الشہد ہے وقف اور میراثہ اور انفل قتل لیکن چونکہ رومن سلطنت کا بمقابلہ وائٹین سب سے بہترین سب سے عمدہ اور سب سے ہر دوسرا جرمینیا رومن کو مشرقی رومن سلطنت کا پیر دوم مقرر کر دیا گیا تھا یہ سب کچھ دانہ وجہ سے ہوا۔ رومنوں کا یہی بہترین جرمینیا وائٹین بعد میں مغربی رومن سلطنت بھی تھا۔

مشرقی رومن سلطنت نے شیشہ و پتھر کے دور میں جو سب سے زیادہ حادثہ پیش آیا وہ مشرقی رومن سلطنت پر وحشیانہ اور خونخوار بنی قبائل کا حملہ تھا۔ دریائے ڈائن اور دریائے دونگا کے اس پار برطانوی علاقوں سے نمودار ہوئے۔ اس علاقہ شمالی ایشیاء سے کوچ کرتے ہوئے پہنچے تھے اور دریائے ڈائن اور دریائے دونگا میں ہوئے وہ اس علاقوں میں بارہو کی طرح پھٹ پڑے۔ دریائے ڈائن اور دریائے دونگا کے وحشی قبائل آٹان سے ہوا۔ آٹان چونکہ رومنوں کے ہمسے میں رہے ہونے لگے۔ رومنوں کی مدد کی ہر کوشش ناکام رہی۔ آٹان نے خود اور وحشیانہ خونخوار رومنوں کے خلاف یہ آٹان قبائل اپنی تمام تر خونخوار اور وحشیانہ طاقت کے ساتھ اس قبائل کے مقابلہ میں آٹان قبائل کے اس حملہ آوروں کی تعداد کم از کم دھڑکے کے قریب تھی۔ اس یوڑس 'ہینچ' عورتیں جو ان کے ساتھ شامل تھے ان کی تعداد آٹان قبائل کے اپنے پیسے ہی حملہ میں اس قبائل نے آٹان قبائل کو ہست و نابستہ کر کے رکھ دی تھی۔

ہائی تیزی سے آگے بڑھے۔ آٹان قبائل کے بعد وحشیانہ قبائل اپنی سرحدوں پر آباد تھے۔ ان کے طور پر غارت کر کے کے بعد اس قبائل آٹان کی اور حوصلہ اور متہ مدار سلطنت کی بڑھے اور کل قبائل پر حملہ آور ہوئے۔

کل قبائل کی اس فوج میں تیس ہزار کی جاتی تھیں۔ ایک عظیم کل قبائل کے کل۔ سب سے پہلے وحشیانہ قبائل سیارہ رنگ کے کل قبائل ہوئے۔ خواہ کل قبائل بھی اپنے حریف کے دور میں انتہائی وحشی اور خونخوار جانتے تھے اور یہ بھی بنی قبائل کی طرح ایشیاء کے برطانوی علاقوں سے کل حملہ آور ہوئے اور دور تک اپنا راستہ بناتے ہوئے یورپ ہی میں آباد ہو چکے تھے۔ کل چونکہ خود بنی قبائل کی طرح وحشی تھے لہذا انہوں نے بڑے بنی قبائل سے لڑنے کی تیاریاں کیں۔ آخر دونوں وحشی قبائل ایک دوسرے

میں نہیں سیارہ رنگ کے یہ کل قبائل ریڈاں دور تک ان کے سامنے نہ ٹھہر سکے۔ بنی قبائل کے اس کل قبائل کو بھی بدترین شکست دی اور آٹان قبائل کی طرح مظلوم کر کے رکھ دیا۔

کل قبائل کا حملہ کرنے کے بعد بنی قبائل ہائی تیزی سے آگے بڑھے اور اس میں ایک پہنچ گئے جو دریائے ڈینیوب کے قریب تھے۔ یہاں بنی قبائل کی ریڈاں سے علیحدہ کل قبائل چار کھڑے تھے۔ اور انہوں نے اپنے سردار ایوب فولگوئی میں بنی قبائل سے ٹکرانے کا نام کیا۔ ایوب فولگوئی سے متعلق مشہور تھا کہ وہ ایک مہم جو تھا اور ان میں ایساں تھیں۔ یہاں کسی بھی جنگ میں اسے ہار ہوتی تو نہ ہی اپنے لشکر کے ساتھ اس نے فوج کے مقابلہ میں پہنچا تھا۔ یہاں بنی قبائل کو پختہ نہیں تھا کہ وہ اپنے سردار ایوب فولگوئی کی سرکشی کے ساتھ روم لوٹ کر انیس دہائیوں تک رہے۔

اپنے اسی روم کے ساتھ دریائے ڈینیوب کے اس پار برطانوی علاقوں سے کچھ فاصلہ پر بنی قبائل کی روم لوٹ کھڑے ہوئے۔ کل قبائل کو آپ ہی نہیں تھا کہ وہ اس میں وحشی بنی قبائل کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے۔ میں لانا اور ان سے لڑنے کے لیے ان کے خلاف سے خوب واقف ہیں اس بناء پر وہ ان قبائل کو شکست دینے میں کامیاب ہو گئے۔ خونخوار بنی قبائل ایک دوسرے کے سامنے آئے۔ حملہ آور ہوئے۔ بنی کو دق اور وہ تھکے بنی رومن پر گرنے لگے۔ پہلے پہل کھانوں کی آمد بھی ان کے لاشوں سے رومن دور ملک سمائل کی طرح بنی قبائل پر حملہ آور ہو گئے۔

ان طرف حملہ آور بنی قبائل نے کل قبائل کے اس حملہ کا کافی خاص اثر۔ حملہ آوروں کے کے بعد بنی قبائل میں وائٹین اور خونخوار انداز میں خواہشوں میں لی غلیظتیں 'مہم کر فتنے طوفانوں اور کرب آلود آسمانوں کے انجم میں طرف سے جوں پہ ٹوٹ پڑے تھے۔ کل قبائل کے طور پر بنی قبائل کے حملہ آور رہے تھے۔ وہ سر۔ کل ایک عرصہ سے دریائے ڈینیوب کے اس پار آباد ہو رہے تھے۔ بنی لوگوں نے سیاست بھی نہیں کر لی تھی۔ اور اب وہ تہذیب یافتہ بنی تھی۔ لہذا زیادہ دیر تک وہ وحشی بنی قبائل کے حملوں کا براہ راست نہ کر سکتے تھے۔ لہذا زیادہ دیر تک وہ وحشی بنی قبائل کو احساس ہوا کہ حملہ آور بنی کے حملہ آور اس سے کہیں زیادہ بہتر اور کہیں زیادہ خونخوار ہے۔ اسی بناء پر بعد ہی

دور تا ممکن نہ ہو گا۔ اور اس پوری دوسری سلطنت کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیں۔
 ۱۔ طے کیا کہ کل قبائل کو دو حصے ڈیویوٹ عبور کرنے دی جائے اور انہیں یہ کہ
 ۲۔ دیویوٹ ڈیویوٹ کے کنارے کے ساتھ ساتھ آباد ہو جائیں تاکہ جب اس کو یہ
 ۳۔ ڈیویوٹ کے اس پار کل قبائل آباد ہو چکے ہیں اور دوسری سلطنت بھی ان
 ۴۔ میں رہ رہی ہے تو دوسروں کو یہ امید تھی کہ ایسی صورت میں ان قبائل کو دو حصے
 ۵۔ عبور کرنے کے دوسری سلطنت پر حملہ آور نہ ہوں گے۔

۱۔ ان پیش کردہ شرائط میں ان کے اقوام کی حالت، خانے والے کل کے سامنے
 ۲۔ انہوں نے دونوں شرائط کو تسلیم کر لیا۔ یہاں اس عبور کرنے سے پہلے
 ۳۔ انہیں اپنے سرداروں کے لئے برقیات کے طور پر دوسری سلطنت کے حوالے کر
 ۴۔ دیے گئے۔ ان میں دوسری شہنشاہ دوسرے کل قبائل کو دو حصے ڈیویوٹ عبور
 ۵۔ کرنے کے ساتھ ساتھ آباد ہونے کی بھارت دے دی۔ اور انہیں یہ بھی صاف طور پر
 ۶۔ بتائے گئے کہ ان کے کنارے آباد ہونے کے بعد وہ دوسروں کے ماتحت اور ان کی رعایا
 ۷۔ بن جائیں گے۔ اس طرح اپنے سرداروں کے لڑائی اور لڑائی رکھنے کے بعد کل قبائل
 ۸۔ ڈیویوٹ کو عبور کیا اور دوسری سلطنت میں دو حصے ڈیویوٹ کے کنارے کنارے
 ۹۔ بن گئے۔

۱۔ در۔ ڈیویوٹ کے کنارے کنارے عارضی رہائش گاہیں بنائیں گے۔
 ۲۔ انہوں نے وہی شہر پوری کرنے کی تیاری شروع کی۔ دوسری شہنشاہ دوسرے
 ۳۔ شہر کے ساتھ ساتھ ڈیویوٹ کے کنارے کے تاکہ کل قبائل کو میر مسیح
 ۴۔ مسیح دوسری دوسری کل قبائل کے پاس سے اور انہیں میر مسیح ہونے کا
 ۵۔ نام دیا۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۶۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۷۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۸۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۹۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری

۱۔ انہوں نے دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۲۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۳۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۴۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۵۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۶۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۷۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۸۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۹۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری

جلد بعد طور میں قبائل نے کل قبائل کی حالت لکھوری ایٹوں یادوں کے قریب
 اندھیری رات کے ستاروں کے ساتھ ب کے سمندر اور دکھ کے سمندر میں
 کر دی تھی۔ یہاں تک کہ وہ وقت بھی آیا کہ وہ لاکھ کل اس قبائل کے ساتھ
 کر بھاگ نکلے ہوئے اور دو حصے ڈیویوٹ کے قریب ان کے۔

۱۔ یہاں کل کے سرکردہ لوگوں نے اپنے کچھ قصور و عیوب دوسری کی
 ۲۔ تقاضی رد کرنے اور اس سے درخواست کی کہ ان قبائل میں پر حملہ آور نہ
 ۳۔ کے مقابلہ میں کل کو شکست ہوئی ہے لہذا کل کو اجازت دی جائے کہ وہ اور
 ۴۔ کو عبور کرنے کے دوسری میں سرگرمی میں لگے۔

۱۔ دوسری کو جب یہ پیغام آیا تو وہ بہانہ فزودہ ہوا۔ اسے وہ طرح کے غمراہی کے
 ۲۔ کہ اگر وہ شکست خوردہ کل قبائل کو دوبارہ ڈیویوٹ عبور کر کے اپنی سلطنت
 ۳۔ ہونے کی اجازت دیا ہے تو یہ وہ کل پوری طرح مسلح ہیں اور حرب و
 ۴۔ سامان بھی ان کے ساتھ ہے۔ لہذا کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ کل دوسری کی سلطنت
 ۵۔ ہونے کے بعد عبور نہ ہو کہ وہ کل چلی اور بھائی پڑ جائیں۔

۱۔ دوسری نے یہ قصور و عیوب دوسری کو یہ بھی تھا کہ اگر کل دوسری سلطنت میں
 ۲۔ ہیں اور ان کے پیچھے تو خود حملہ آور نہیں بھی دوسرے ڈیویوٹ عبور نہ
 ۳۔ حدود میں داخل ہوتے ہیں تو پھر دوسروں کو ایسی صورت میں باقاعدہ قتال
 ۴۔ چاہئے گا۔

۱۔ اس صورت حال سے بچنے کے لیے قصور و عیوب دوسری نے تقاضی میں
 ۲۔ طلب کیا۔ آخر قلمی صلح و مشورہ کے بعد دوسرے کے سرکردہ لوگوں نے دوسری
 ۳۔ کہ وہ شرائط کی بنا پر کل قبائل کو دوبارہ ڈیویوٹ عبور کر کے
 ۴۔ یہ کہ وہ اپنے سرداروں کے کچھ رشتہ داروں میں سے دوسروں کے پاس یہاں
 ۵۔ رہیں گے اور دوسری شہر یہ تھی کہ دیویوٹ ڈیویوٹ کو عبور نہ
 ۶۔ اختیار اور اسلحہ دوسروں کے پاس جمع کروادیں گے۔ تاکہ دوسروں کے ساتھ ان
 ۷۔ صورت پیدا نہ ہو۔

۱۔ دوسری کی بیعت نے اپنے قصور و عیوب کو یہ مشورہ اس بنا پر دیا تھا
 ۲۔ دوسری سے کہا کہ اگر وہ کل قبائل کو دوسری سلطنت میں داخل ہونے کی
 ۳۔ اور دوسری ان قبائل کو شکست دے اور اس کا قتل عام کرنے کے بعد
 ۴۔ کو عبور کر کے دوسری سلطنت میں داخل ہوتے ہیں تو پھر دوسری کے لئے

مئے اس لئے کہ وہ علاقہ کل قبائل کی اتنی بڑی تعداد کو خوراک مینا کر کا
 بھوک کا دور دورہ ہو گیا۔ یہ صورت دیکھتے ہوئے قیصر روم واپس سے اپنے
 حکم دیا کہ ایشیا سے گندم منگوائی جائے اور اس وقت تک کل قبائل میں
 جب تک وہ خود بخود ہاڑی کر کے اپنے لئے خوراک کا بندوبست نہیں کر لیتے۔
 قیصر روم واپس کا یہ حکم ملتے ہی بڑی تیزی کے ساتھ ایشیا سے
 ہوئی لیکن بددیانت اور حرام خورد و مشن سرحد لوگوں سے یہ گندم آپ پاس
 کر دی اور کل قبائل میں مفت تقسیم کرنے کے بعد بھاری رقم لئے اس
 تقسیم کا کام شروع کر دیا۔ کل قبائل بے چارے مجبور تھے۔ ملا جو پھر روم
 قسمی وہ دلا کہ گندم خریدنے لگے۔ دوسری طرف اس قبائل دریا
 سارے ماقوں و جلا و برید کرنے اور لوٹ کرے کے بعد واپس لوٹ گئے تھے
 کچھ عرصہ تک سندھ ایسے ہی جاری رہا کل قبائل وہ گندم جو اس
 حکم پر مفت ملنی چاہتے تھے خرید کر اپنا بیٹ بھرتے رہے۔ جب اس
 ہو گئی تب اسوں نے اپنے حکم سے کل قبائل کو بھرتا شروع کیا۔ اس نے
 پاس کوئی غلام نہ مانا بیت پھر ہاتھوں پر ملتی۔ یہاں تک کہ سول سے آپ
 کرنے شروع کر دیئے وہ کہتے تھے کچھ کے بھوکے مرنے سے بڑے
 اختیار کر کے پناہ دیتے رہے۔ اس طرف کل قبائل۔ اپنے کچے کچے
 کرنا شروع کی۔ یہاں تک کہ وہ وقت بھی آیا کہ رومس سرداروں کے پاس
 ہوئی گندم ختم ہو گئی۔ دوسری طرف کل قبائل کا مہر فاجہ۔ بھی لہر اٹھ
 نہ انہیں ملت ملنی چاہئے تھی اسے حاصل کرنے کے لیے۔ اس نے
 کے پاس ایسے بچے تھے جنہیں وہ غلام کی حیثیت سے فروخت کر رہے تھے۔
 یہاں تک کہ کل قبائل نے اپنے چند منہ والے سب سے بڑے بھوکے
 دیا کریں۔ یہ دسٹے ایک رومس قسے میں گئے اور وہاں انہوں کی
 اچانک کچھ رومس علاقہ دسٹے بھی قتل گئے۔ انہوں نے لوٹ مار کرنے والے
 حملہ کر دیا۔ اس کے بعد سے افراد کو قتل کر دیا۔ کل قبائل کے سرداروں
 کہ بہت سے بھوکے رومسوں نے حکم کر دیا اسوں نے رومس سلطنت
 اٹھانے کا حکم دے دیا۔ یہ حکم مٹا تھا کہ کل قوم کے اندر ایک انتہا
 کبھی ترکوں میں، سیکس، آلالی اور منگول قوموں کی طرح اختلاف و
 دشمنی ہر کر رہے تھے اسوں نے اپنا رنگ دکھانا شروع کر دیا۔ کل قوم

میں پناہ ہو چکے تھے اور بحیثیت اختیار کرنے کے بعد انہوں نے وحشت
 دی تھی آپ جو کئی بچے انہوں نے قتلے برداشت کئے تو وہ صیانت کو
 لئے اور تنہا کی وہ روشی جو انہوں نے حاصل کی تھی اس کا لہجہ بھی
 دور اپنی پہلی اور قدیم وحشت اختیار کرتے ہوئے یہ کل رومسوں کے
 ہوتے۔ اس طرح دریا۔ باغیچہ کے کنارے کنارے دور تک رومسوں
 کے درمیان۔ ختم ہوئے والی رنگوں کا سلسلہ شروع ہو گیا قتلہ کل قبائل
 انہوں اور قسوں پر حملہ آور ہوئے۔ رات کی آدھی میں جس قدر رومس
 قتل عام کرتے اور اس میں اور قسوں۔ سے عمارتیں حاصل کر کے
 جلاتے چلے جاتے تھے۔ اس طرف کل قبائل نے حملہ آور ہو کر ایدوستی
 روم حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔

دس باغیچہ کے کنارے جگہ جگہ کل قبائل اور رومسوں کے درمیان
 ہوا۔ یہ بھی نہیں۔ اور اس ہمزوہا میں کل قبائل نے۔ صرف رومس
 قتل عام کی جگہ جگہ ایسی مختصر بھی دیں۔ اس طرف کل قبائل
 کے لئے رومس سلطنت میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ وہ
 اپنے دریا جوش قندی کرتے ہوئے کل قبائل ایدوستی قتل کے قریب پہنچ

گئے۔ یہاں کل قبائل نے چار پے لکھ بیویاں اور بچوں کی ہتھکڑیاں اور ایدوستی
 قتلہ دسٹے قیصر روم، میں دکھایا تھا۔ اس نے کل قبائل کی رہا دے
 اور حدت اور سرنگیوں۔ ایسے کے لئے ساتھ مارا ایک ستریں لنگر تیار
 انڈس میں رومسوں پر مشتمل قلعہ جنگ کا وسیع قلعہ بنائے تھے۔ ساتھ
 اور رومس شہر واپس نے اپنے ساتھ رومس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ایک
 ہزار بیویاں لنگر کو اس نے اپنے پیچھے۔ رومس کی سرکردگی میں رومس
 اور جرمیل قلعہ اس سے پہلے کی میں لڑا۔ انہوں نے انجام دے چکا تھا
 اس نے نکل کر اپنے بچاؤ کے پاس قلعہ میں رومس شہر
 رومس نے اپنے دواں لنگروں سے بڑی تیزی سے کل قبائل
 نے ایدوستی قتلہ کی طرف بڑھے۔

طرف کل قبائل کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنی ہر چیز کو رافع حاصل
 ہو۔ اور اب ان کے پاس کوئی سواری نہ تھی۔ رومسوں کو یہ فوجیت تھی کہ وہ

ان کے مقابلہ میں بہتر اسلحہ رکھنے کے ساتھ ساتھ عورت سواریاں بھی رکھتے تھے
موقع پر کل قبائل کی خوش قسمتی کہ انہیں اچھا اسلحہ اور سواریاں میر ہوئیں۔
کہ پہلی روس کے علاوہ روسیہ اور یوکرین میں اس گنت ہتھیار تیار تھے۔ وہ ہتھیار
برابر رہے۔ ہتھیار کل قبائل کے ہی جہلی بنے۔ اسیں سب جہلی
قبائل کے آگے آگے جھڑتے ہوئے کل قبائل دریاے ڈینیپرب واپس آئے۔

اب روسیہ ان پر حملہ آور ہو کر انہیں ہار سکالے کے در پہنچا تو یہ جہلی
قبائل کی مدد کے لئے پہنچے۔ لگے یہ اپنے ساتھ سواریاں اور بہتر اسلحہ بھی لئے
کے علاوہ انہیں ہتھیار کے ساتھ دہشتی جرمس بھی آئے تھے وہ بھی روسوں کو
نہیں دیکھتے تھے لہذا وہ بھی اسلحہ اور ہتھیار سواریاں لئے کر پڑی تھیں سے کل قبائل
کے لئے پہنچے گئے۔ اس طرح روسوں سے بہتر اسلحہ اور عورت سواروں کے مقابلہ
قابل کہ بھی اچھا اسلحہ اور سواریاں میر تھے۔ کلی تھیں۔

قیصر دوم ولس اور اس کا بیٹا گرگس اپنے لشکروں کے ساتھ
یڈریا پول کی طرف بڑھے گئے تھے۔ جہلی کل قبائل۔ پڑ کر اٹھا
کل قبائل کو بھی خبر ہوئی تھی۔ روسیہ شمشادہ کے اپنے تھے۔
بہتر ہتھیار لئے کر ان کی سرحد کے لئے پیش قدمی کر رہے تھے۔ اس وقت
کی مدد کے لئے پہلی روسیہ اور یوکرین سے دہشتی جرمس اور عورت
پہنچے تھے۔ روسیہ شمشادہ اور اس کے پیچھے کے قبائل سے کل قبائل
سے ہم لینے ہوئے کہ پہلی روسیہ کے اندر پہلے ہی ایک لشکر گھٹ میں
میں ہتھ کے عورت کے موقع پر روسیہ شمشادہ کی پشت کی طرف سے
قابل کی فتح اور روسوں کی شکست کو چھٹی یاد دے۔ یہ عورت انکھات رہے۔

سین اور دہشتی جرمس جہلی تھیں سے روسیہ شمشادہ رہے گئے۔
آخر انکار کی گھنیاں تھیں ہوئیں۔ روسیہ شمشادہ ولس اس کا بیٹا
لشکر کے ساتھ ایڈریا پول پہنچے اور کل قبائل کے لشکر کے ساتھ صف
قابل بھی اپنے دہشتی ہتھیار بھائیوں اور عورت جرمس کے ساتھ روسوں کے
اورا ہونے لگے تھے۔ جنگ کی ابتدا روسوں نے کی تھی۔ روسیہ جہلی کی طرف
میں وقت کے سینوں کے بدترین کھڑکھڑ اور موت اور مرگ کی رقص ہونے
کی حدت پر کہنے کی حدت کی طرح کل قبائل سے بھارت آکل قبائل اور جرمس بھی
کا خیال تھا کہ کل قبائل کے عورت جرمس کے سامنے زیادہ دیر تک ٹھہر نہ سکیں

ان کے مقابلہ میں بہتر اسلحہ رکھنے کے ساتھ ساتھ عورت سواریاں بھی رکھتے تھے
موقع پر کل قبائل کی خوش قسمتی کہ انہیں اچھا اسلحہ اور سواریاں میر ہوئیں۔
کہ پہلی روس کے علاوہ روسیہ اور یوکرین میں اس گنت ہتھیار تیار تھے۔ وہ ہتھیار
برابر رہے۔ ہتھیار کل قبائل کے ہی جہلی بنے۔ اسیں سب جہلی
قبائل کے آگے آگے جھڑتے ہوئے کل قبائل دریاے ڈینیپرب واپس آئے۔

اب روسیہ ان پر حملہ آور ہو کر انہیں ہار سکالے کے در پہنچا تو یہ جہلی
قبائل کی مدد کے لئے پہنچے۔ لگے یہ اپنے ساتھ سواریاں اور بہتر اسلحہ بھی لئے
کے علاوہ انہیں ہتھیار کے ساتھ دہشتی جرمس بھی آئے تھے وہ بھی روسوں کو
نہیں دیکھتے تھے لہذا وہ بھی اسلحہ اور ہتھیار سواریاں لئے کر پڑی تھیں سے کل قبائل
کے لئے پہنچے گئے۔ اس طرح روسوں سے بہتر اسلحہ اور عورت سواروں کے مقابلہ
قابل کہ بھی اچھا اسلحہ اور سواریاں میر تھے۔ کلی تھیں۔

ان کے مقابلہ میں بہتر اسلحہ رکھنے کے ساتھ ساتھ عورت سواریاں بھی رکھتے تھے
موقع پر کل قبائل کی خوش قسمتی کہ انہیں اچھا اسلحہ اور سواریاں میر ہوئیں۔
کہ پہلی روس کے علاوہ روسیہ اور یوکرین میں اس گنت ہتھیار تیار تھے۔ وہ ہتھیار
برابر رہے۔ ہتھیار کل قبائل کے ہی جہلی بنے۔ اسیں سب جہلی
قبائل کے آگے آگے جھڑتے ہوئے کل قبائل دریاے ڈینیپرب واپس آئے۔

اب روسیہ ان پر حملہ آور ہو کر انہیں ہار سکالے کے در پہنچا تو یہ جہلی
قبائل کی مدد کے لئے پہنچے۔ لگے یہ اپنے ساتھ سواریاں اور بہتر اسلحہ بھی لئے
کے علاوہ انہیں ہتھیار کے ساتھ دہشتی جرمس بھی آئے تھے وہ بھی روسوں کو
نہیں دیکھتے تھے لہذا وہ بھی اسلحہ اور ہتھیار سواریاں لئے کر پڑی تھیں سے کل قبائل
کے لئے پہنچے گئے۔ اس طرح روسوں سے بہتر اسلحہ اور عورت سواروں کے مقابلہ
قابل کہ بھی اچھا اسلحہ اور سواریاں میر تھے۔ کلی تھیں۔

قیصر دوم ولس اور اس کا بیٹا گرگس اپنے لشکروں کے ساتھ
یڈریا پول کی طرف بڑھے گئے تھے۔ جہلی کل قبائل۔ پڑ کر اٹھا
کل قبائل کو بھی خبر ہوئی تھی۔ روسیہ شمشادہ کے اپنے تھے۔
بہتر ہتھیار لئے کر ان کی سرحد کے لئے پیش قدمی کر رہے تھے۔ اس وقت
کی مدد کے لئے پہلی روسیہ اور یوکرین سے دہشتی جرمس اور عورت
پہنچے تھے۔ روسیہ شمشادہ اور اس کے پیچھے کے قبائل سے کل قبائل
سے ہم لینے ہوئے کہ پہلی روسیہ کے اندر پہلے ہی ایک لشکر گھٹ میں
میں ہتھ کے عورت کے موقع پر روسیہ شمشادہ کی پشت کی طرف سے
قابل کی فتح اور روسوں کی شکست کو چھٹی یاد دے۔ یہ عورت انکھات رہے۔

سین اور دہشتی جرمس جہلی تھیں سے روسیہ شمشادہ رہے گئے۔
آخر انکار کی گھنیاں تھیں ہوئیں۔ روسیہ شمشادہ ولس اس کا بیٹا
لشکر کے ساتھ ایڈریا پول پہنچے اور کل قبائل کے لشکر کے ساتھ صف
قابل بھی اپنے دہشتی ہتھیار بھائیوں اور عورت جرمس کے ساتھ روسوں کے
اورا ہونے لگے تھے۔ جنگ کی ابتدا روسوں نے کی تھی۔ روسیہ جہلی کی طرف
میں وقت کے سینوں کے بدترین کھڑکھڑ اور موت اور مرگ کی رقص ہونے
کی حدت پر کہنے کی حدت کی طرح کل قبائل سے بھارت آکل قبائل اور جرمس بھی
کا خیال تھا کہ کل قبائل کے عورت جرمس کے سامنے زیادہ دیر تک ٹھہر نہ سکیں

ان کے مقابلہ میں بہتر اسلحہ رکھنے کے ساتھ ساتھ عورت سواریاں بھی رکھتے تھے
موقع پر کل قبائل کی خوش قسمتی کہ انہیں اچھا اسلحہ اور سواریاں میر ہوئیں۔
کہ پہلی روس کے علاوہ روسیہ اور یوکرین میں اس گنت ہتھیار تیار تھے۔ وہ ہتھیار
برابر رہے۔ ہتھیار کل قبائل کے ہی جہلی بنے۔ اسیں سب جہلی
قبائل کے آگے آگے جھڑتے ہوئے کل قبائل دریاے ڈینیپرب واپس آئے۔

اب روسیہ ان پر حملہ آور ہو کر انہیں ہار سکالے کے در پہنچا تو یہ جہلی
قبائل کی مدد کے لئے پہنچے۔ لگے یہ اپنے ساتھ سواریاں اور بہتر اسلحہ بھی لئے
کے علاوہ انہیں ہتھیار کے ساتھ دہشتی جرمس بھی آئے تھے وہ بھی روسوں کو
نہیں دیکھتے تھے لہذا وہ بھی اسلحہ اور ہتھیار سواریاں لئے کر پڑی تھیں سے کل قبائل
کے لئے پہنچے گئے۔ اس طرح روسوں سے بہتر اسلحہ اور عورت سواروں کے مقابلہ
قابل کہ بھی اچھا اسلحہ اور سواریاں میر تھے۔ کلی تھیں۔

اپنے بچے کچھ لٹکر کے ساتھ تختیہ میں داخل ہوا اس کے تھوڑی سی دیر میں
 پنشنیں اور جرمیں بھی تختیہ کچھ گئے اور اسوں نے شر کا عاصرو کر یا۔

تختیہ کی بنیاد رکھنے والے روسی شمشادہ تختیہ نے چونکہ تختیہ کی
 اس طرح کی تھی کہ اس کے ارد گرد ایسی مضبوط سیلنگ تھیں جنہیں پورے کتبہ
 میں داخل ہونا انتہائی مشکل اور محال تھا۔ اسی بنا پر کل پنشنیں اور وحشی
 نے کچھ عرصہ تک تختیہ کا عاصرو جاری رکھا اور شہر میں داخل ہونے کی
 رہے لیکن اس کی ہر کوشش راجھ گئی۔ آخر چند ہفتوں تک تختیہ شہر کی گلیوں
 ٹکرانے لگے بعد کل پنشنیں اور جرمیں قابل ہنگام دروازے انیسویں کی طرف
 کل پنشنیں اور جرمیں قباک کے انھوں روسوں کی بندرگاہوں کے
 قلت کے چند ہی ہفتے بعد تختیہ کا شمشادہ سیلنگ فوت ہو گیا اور اس کی
 میں روسوں کا شمشادہ ایک شخص قیدیوں میں رہا۔

قیوداوسیس ایک انتہائی بڑا عاقل اور دانشمند انسان تھا جس
 پنشن ہوا اس سے کچھ ہفتے پہلے کل پنشنیں اور جرمیں تختیہ کا عاصرو
 دروازے انیسویں کی طرف لوٹے تھے اور تختیہ گروہوں میں ٹکرانے لگے
 وینیبوب کے آس پاس شہروں اور بستوں کو بونا شروع کر دیا تھا۔
 تخت نہیں ہوتی ہر سب سے پہلے ہنگام جو قیدیوں میں نے کیا وہ وہاں
 لٹکر کی طاقت اور قوت بھل گئی۔ دروازے انیسویں کے دروازے اور اس کے
 چھوٹے چھوٹے گروہوں کی صورت میں جو پنشنیں کل اور جرمیں کے
 نے ان پر قیوداوسیس نے حملہ آور ہونا شروع کر دیا۔ وہ وحشی قبائل کے
 نظر انداز کرتے تھے۔ چھوٹے گروہوں پر حملہ آور ہوا اور ان کا قتل عام کرتے
 اس سے بڑی تیزی سے حملہ آور ہوئے اور وحشی قبائل کی تعداد کم کر دیا
 تھی۔

دوسری طرف کل پنشنیں اور جرمیں کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ
 قیوداوسیس نے اس پر حملہ آور ہونا شروع کر دیا ہے۔ اب اس کے سے اپنے
 سمیت اٹھ کھڑی ہوئی۔ ہوں اور وہ چھوٹے چھوٹے گروہوں کی صورت
 قصبوں اور شہروں کی طرف مار کرتے تھے تو ان چھوٹے چھوٹے گروہوں پر قیوداوسیس
 آور ہونا اور ان کا قتل عام کرنا چلا جائے۔

اور اگر وہ مارے تھے اور اٹھتے رہ کر ہار دیتی کرتے تب اس کے

اور اس نے کہ وہ سب اٹھتے رہ کر اپنے لئے مناسب اور ضرورت کے مطابق
 حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ یہ صورت حال کل پنشنیں اور جرمیں قبائل کے لئے
 انتہائی تھی۔

نے روسی شمشادہ قیوداوسیس نے وحشی قبائل کی انہی پریشانیوں سے فائدہ اٹھاتے
 اس بات چیت کی دعوت دی۔ ان وحشی قبائل نے اپنے لئے بڑے قیوداوسیس سے
 کے لئے روانہ کئے۔ یہ جنگجو انتہائی کامیاب رہے۔ روسی شمشادہ قیوداوسیس
 ان قبائل کو اپنے صوبے قریب میں آ کر ہونے کی اجازت دے دی۔ روسی شمشادہ
 اس پر یہ وحشی قبائل بہت خوش ہوئے اور وہ قریب میں آکر ہو گئے۔ روسی
 اوسیس نے انہیں اپنے لشکر میں بھی شامل بنا شروع کر دیا تھا۔ اس طرح
 میں قیوداوسیس اس گزرا۔

پنشن کے بعد اس کا بیٹا آرکیڈیس حکمران بنا۔ اسی آرکیڈیس ایران کے شمشادہ
 قیوداوسیس کے دور حکومت میں روسوں کا شمشادہ تھا۔ اسی آرکیڈیس کے بیٹے قیوداوسیس
 دوسری ایرانیوں کے شمشادہ پر وگرد کے سپرد کی گئی تھی۔ آرکیڈیس صرف تیس سال کی
 فوت ہو گیا۔ اس وقت اس کا بیٹا قیوداوسیس دس سال کی تربیت ایرانی شمشادہ
 قیوداوسیس کے سپرد تھی صرف سات سال کا تھا۔ اس جس وقت روسی شمشادہ آرکیڈیس
 اس اجازت ملا۔ بیٹا قیوداوسیس دس سال کی روسوں کا شمشادہ تھا۔ اور اسکی تربیت
 قیوداوسیس کے سپرد تھی۔ یہ قیوداوسیس جوان ہوا۔ جوان ہونے تک ایران کا شمشادہ بڑا
 رہا۔ اسی وقت ہو گیا۔ اب صورتحال یہ تھی کہ قیوداوسیس دس سال کے مقابل ایران کے
 کا بیٹا ہرام گور تھا۔



یونان اور کیرش ایک بڑا قبرستان کی اس قریبی ہستی میں داخل ہوئے جس کے
 عمارت کی سرکردگی میں ملیوٹ اور اودار دولوں کو یونان کے محل میں بکرا مہیا کیا جاتا
 یونان اور کیرش دولوں نے عمارت کی حویلی کے دروازے پر دھک دی۔ عمارت کے
 دروازہ کھولا۔ یونان نے اس مقام سے عمارت سے طاقت کی اہارت لینے کو کہا۔
 بعد وہ غلام بنے۔ یونان اور کیرش کو اپنے ساتھ لے گیا۔ بہت ہی کے سردار عمارت
 ان خانے میں دولوں کو جانچایا۔

یونان اور کیرش کے سردار عمارت اور اس کے ساتھ بہت ہی کے کچھ سرکردہ لوگ

ات اور عزت نہ کرنا۔ اس پر یونان اس سردار کو مخاطب کر کے کہے لگا۔ تم
سب اہل اور احمق قسم کے انسان ہو۔ تمیں کسی سے شکوک کرنے کے طریق
نہیں ہے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں اور میری بیوی دونوں اپنی ضرورتوں کے
لئے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس پر وہی سردار انتہائی
غصہ کرتے ہوئے کہے لگا۔

یہ بات تو میرے ساتھ انتہائی بدھیری کی جھگڑا کر رہا ہے۔ تجھے خبر ہوئی چاہئے
ایک اشارہ کر کے پر میرے ساتھی تم پر غصہ پڑیں گے۔ اور تم دونوں میں بیوی
اور میں گے۔ خدا میں تمیں پر تہنید کرنا ہوا۔ کہ گورنر ہی رہو۔ اور
اور وہ رہو اور رہنا جینے کی کوشش مت کرو۔ اس پر یونان بھی آپ سے
اپنی طبیعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے مخاطب کر کے کہے لگا۔ میں ہر تم
سے تم انتہائی بدھیر انسان ہو۔ ایسے اپنے احمق اور اہل ہو کسی دوسرے
میں سے بات کرنے کا طریق اور طریقہ نہیں سنا۔ میں تمیں یہ بھی بتاؤں کہ
اگر اوجار کو ہر بچے بکرا دینا بند نہ کیا گیا تو میں اور میری بیوی کیرٹھا دونوں
اور اوجار سے بچ کر تمہارے لئے مصیبت اور آیت کا باعث بن جائیں گے۔

یونان کی یہ جھگڑا جہاں بہتی کا سردار جنگ اور پریشانی ہو گیا تھا وہاں دوسرے
کی شک و شبہ کی نگاہ سے یونان کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ ہر جس سرور آدمی
یونان کی طرف سے اپنی تھی میں نے اپنے کچھ ساتھیوں کو یونان پہنچا اور ہونے کا
یونان بھی سمجھا تھا۔ تھا کہ وہ اس پر حملہ آور ہونے کے لئے اپنے ساتھیوں کو
لے جاتا ہے۔ لہذا وہ ہی تر جا رہا ہے اپنی جد سے اٹھ کر یونان کی طرف اپنے
پاؤں اٹھانے کی طرف۔ یا پھر اس کی سرے لیل شروع ہے۔ وہ سری لیل ہوا تھا
اور ان لوگوں سے ایسی خوفناک جنگ کی چنگاریاں نہیں کہ ان چنگاریوں نے ان
دو آدمیوں کو اپنا جہاں بنایا۔ یونان کی طرف بڑھے تھے۔ اور چنگاریوں کی وجہ سے
شور و اوجا اور آواز زاری کرتے ہوئے واپس گئے۔ اور پھر اپنی مشقتوں کا بار

اس دوجان خانے میں داخل ہوئے۔ یونان اور کیرٹھ دونوں میں یونان
اٹھ کر ان سب کا استقبال کیا۔ یونان اور کیرٹھ کو دیکھتے ہی سستی کے
چروے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ پھر وہ جاتی ٹوٹی اور اٹھیاں اٹھا
یونان اور کیرٹھ کو مخاطب کر کے کہے لگا۔

میں گورنر کی حیثیت سے تم دونوں میں بیوی کی طرف کی برکات
پہن گورنر بہت اچھا بہت نیک شخص تھا۔ میں تم دونوں میں بیوی کی
حیثیت ہو۔ ہو۔ کہ تم میں ملنے میں تم مجھ سے ملے کے سے سے سے
ہو اور کہنے لگا دیکھ سردار غارت اگر تو اپنے ان سرکردہ لوگوں کے ساتھ یہ
تم سے کچھ کہوں۔ یونان کے کہے پر سستی کا رونا دھنا نہ ہوتی
گئے۔ اس کے بعد یونان اور کیرٹھ بھی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ پھر یونان سردار
کر کے کہے لگا۔

دیکھ سردار ہم دونوں میں بیوی اس لئے تھیں پاس کہتے ہیں کہ تم
گزارش کریں کہ آج کے بعد یہاں کے قہم اور پر نے کل میں سو
میاں کر کے قائم نہ کر دیا۔ یونان کی اس بات پر وہاں بیٹھے
سے پڑے تھے۔ یعنی اس سردار غارت خیرین کی جھگڑا پچھلی ٹکڑوں سے
دیکھتا رہا پھر وہ پریشانی سے بچے میں سے لگا دیکھ یونان یا تو وہی طور پر
پریشانی اور احم کا شمار تو نہیں کہ تو اس قسم کی جھگڑا کر رہا ہے۔ یہ تو
میں کے کل میں بکرا سب کرنا بند کر دیں۔ شاید تو مارا ہو گا کہ میں
دو میاں بیوی نے قیام کر رکھا ہے وہ انسان نہیں مرد جس میں۔ وہ
بکرا سب نہیں کرتے تو یا رکھا یہ دونوں مرد جس میں والوں کا چہرہ
اس میں پر ہی نہیں بلکہ اس پاس کی بستیوں پر بھی قہم کر تو نہیں کی کہ
پھر وہ انسانوں کو اپنی عداوت شروع کر دیں گی۔ لہذا تمہاری یہ احماتیہ کہ
کہ یہاں کے کل میں قیام کرنے والے میلوں اور اوجار کو ہر ستنے
یعنی اس سردار غارت جب خاموش ہوا تب ایک اسرا سردار

مخاطب کر کے کہے لگا۔ دیکھ یونان میں جس شخصیت میں بلکہ تمہارے
میاں بیوی صرف گورنر کی حیثیت سے قبضہ میں اپنے فرائض انجام
اور اوجار کے معاملے میں ہمیں یا کرنا چاہئے یا نہیں کرنا چاہئے یہ
سے زیادہ ہم بہتر جانتے ہیں۔ لہذا آج کے بعد بھی تم میلوں اور اوجار

یا سے کے بعد یونان پسے کی نسبت زیادہ مضائقہ اور غمخواری میں رہا اور
مخاطب کر کے کہے لگا۔ سنا سستی کے لوگوں میں تمیں وضع کردوں کہ میں اپنی
ت کے تحت ضروری اور دوسری سستیوں کے قبضہ میں گورنر کی حیثیت سے کام
رہا۔ یاد رکھو تم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو مال دولت میں میرا متبادل

رات میں ملکہ یہ میرا اور میری بیوی کیرش کا کام ہے ایک بار تم بکرا بند کرو۔
میں اس کے گل کی طرف مت جانے دو۔ اس کے بعد تم رکھنا ہم دونوں میں
اور اوتار کی بددعویٰ سے کیسے بچتے ہیں۔

یہ بات کی اس منگھو کے جواب میں تھوڑی دیر تک ہستی کے سردار کی گونجی
نہ وہ بچہ سوچتا ہے۔ پھر شاید اس نے کوئی فیصلہ کیا اور ایمل کن ادا میں یونٹ کو
سے کہنے لگا۔ دیکھ یونٹ اگر تو میں یہ ضمانت دیتا ہوں کہ تو سلیو کب اور اوتار کی
ساتھ ہماری حفاظت کرے گا تو میں تمہیں چھین دلاؤں گا کہ ان کے بعد نہ
اوتار کو بکرا سب کیا جائے گا اور نہ لوگ وہاں منت مائیں گے۔ اور نہ بذر و بار
کے بعد اور بھلاؤ تم سے کیا چاہے ہو۔

یہ کہ سردار حادث کا یہ جواب اس یونٹ اور کیرش دونوں خوش ہو گئے تھے
اور ان کے ہونے پر خوش کن اور دلچسپ مسکراہٹ سردار ہوئی تھی۔ اس پر ہستی کا
اور کہنے لگا۔ دیکھ یونٹ میرے بیٹے دونوں بعد سلیو اور اوتار کو بکرا سب
رہا ہے۔ تمہارے کہنے پر ہم بکرا سب نہیں کریں گے۔ لیکن ساتھ ہی میں تم
میں تمہارے بکرنے والے دن کے بعد ضرور وہ اپنا آپ دکھانے کی کوشش کریں
اور تلف ہستیوں کے لوگوں کو ان کے ظلم و ستم سے بچانا اس پر یونٹ بولا اور
یہ سردار تو اس معاملہ میں بالکل بے فکر رہے میری ساری ہستیوں کے لوگوں کا
یونٹ اوتار کے حلقوں سے قطع کر دیں گے۔

یہ حادث بولا اور کہنے لگا اگر تو ہمیں ہماری سلامتی کی ضمانت دیتا ہے تو دیکھ
میں سے وعدہ کرتا ہوں کہ اب نہ سلیو اور اوتار کو کوئی بکرا سب یا جانے کا اور
لوگوں کو نذر و نیاز پر جانے کے لئے ہمیں اس کے گل کی طرف جانے دوں گے
کہ اب تم بھی اپنا وعدہ پورا کرنا گے۔ اور ہستیوں کے لوگوں کو سلیو کب اور
رات سے بچا کے رہو گے اس پر یونٹ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کیرش
بہ گئی پھر یونٹ سردار حادث کو قاطب کر کے کہنے لگا۔

یہ حادث میں تمہارا شکر گزار و محنت ہوں کہ تم نے میری بات مان لی ہے۔ میں
میں کہ اگر سلیو اور اوتار کی بددعویٰ نے آہم لوگوں کے لئے کسی بھی
ہولناکی کی کوشش کی تو میں ہستی کے لوگوں کو ان کے سامنے دفاع کروں
اور ہمارے لوگوں کو اپنی اوتار اور رب میں جان کر دیں گا کہ وہ ہستیوں کا دشمن
نہ ہوگا کہ ہمیں اس کے گل میں پناہ دے۔ مجبور ہو جائیں گے۔

تکے یا میری طرح صدمہ ثروت ہو۔ اس میں تمہارا سردار حادث بھی شامل
صرف تم لوگوں کو سلیو کب اور اوتار سے صحت دلانے کی خاطر اور اس میں
اور مطلوب کرنے کی خاطر قبرستان میں گور کن کے قرائن انجام دے رہا ہے
والو اگر تم نے میرا کہا نہ مانا اور سلیو کب اور اوتار کو پینے کی طرح بکرا سب
جاری رکھ دوں رکھنا میں اور میری بیوی کیرش سلیو کب اور اوتار سے جو
خطرناک اور ہولناک ثابت ہوں گے۔ لہذا میں تم لوگوں کو آخری بار
میرے کہنے کے مطابق سلیو اور اوتار کو بکرا سب کرنا بند کر دیا جائے۔
اپنی بدعتی اور اپنی جاتی کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ آج کے بعد
سب کیا جائے گا نہ لوگ وہاں چھوڑے چھوڑے نہ جائیں گے۔ نہ ہی اس
مالگی جائیں گی۔ نہ ہی دعائیں مانگی جائیں گی۔ اور نہ کوئی عورت کوئی مرد
گل کا رخ کرے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد یونٹ جب خاموش ہوا تو ہستی کا سردار
لگا۔ دیکھ یونٹ میں تو یہ دیکھ چکا ہوں کہ تو کچھ سری قوتوں کا مالک ہے۔
لے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہمارے سامنے کیا ہے۔ دیکھ میں اور میری ہستی
الگتا نہیں چاہتے ہیں۔ میں جانتا ہوں تم میں یوں انسانی شریف اور
ہو۔ لیکن میں تم سے ایسا بات کہتا چاہتا ہوں کہ آہم ہم تمہارے کہنے پر بکرا
دیں یا لوگوں کو متح کر دیں کہ وہ نذر و نیاز وہاں نہ چھوڑیں اور دعائیں
کھانے پینے کی کوئی بھی شے سلیو کب اور اوتار کو سب نہ کریں تو مجھے حاکم
اور اوتار پر ہم ہو کر ہستیوں پر حملہ آور ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اور
انسانوں کو اپنی غذا بنانا شروع کر دیں گے۔ اس پر یونٹ نے بڑی نرمی سے
قاطب کر کے کہا۔

دیکھ سردار حادث جہاں تک تم لوگوں کی حفاظت کا تعلق ہے تو میں
ہوں کہ تم لوگوں نے اگر سلیو کب اور اوتار کو بکرا سب کرنا بند کر دیا اور تم
کہ وہ نذر و نیاز ان کے لئے نہ چھوڑیں انکی صورت میں اگر سلیو کب اور
کرنے کے لئے ہستیوں کا رخ کریں گے تو میں ساری ہستیوں کے لوگوں کی
کر دیں گا۔ اس حادث کہنے لگا۔ دیکھ بیٹے یہ انتہائی مشکل اور دشوار
ہے کہ سلیو کب اور اوتار بددعویٰ ہیں۔ پھر تم دونوں میں میری بیوی
گے اس پر یونٹ بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ سردار ہم اس کا مقصد یہی کرتے

تیس کے سرکہ لوگوں کا رہبر اور راہنما بننے کی کوشش نہ کرے۔ لیکن کہنے
تے ہیں۔

سردار عارف اور دوسرے سرکہ لوگوں کے سامنے پوٹاٹے بکھڑا کر ان کی
معاذرت کیا کہ سردار عارف کے خلاف دوسرے سرکہ لوگ پوٹاٹے اور
ان کی کوشش کے نتیجے میں ہو گئے۔ پوٹاٹے کے کہنے پر انہوں نے منہم ارادہ کر لیا
کہ بعد وہ تم دونوں میں سے کسی کو بکرا مہیا کریں گے۔

اس کے بعد کہنے کے بعد عارف جب حاضری ہوا تو سیوٹ ہوا۔ اگر ہمیں بکرا مہیا
کر دیتے ہیں گے کہ کہا جاتا ہے۔ ان سٹیوں میں ہم لوگ سیوٹ پڑی ہی ہیں بلکہ
سیوٹ پڑی ہی ہیں۔ اور یہ ہو پوٹاٹے اور عارف کی کوشش کی وجہ سے
ہوئے۔ رہے ہیں گناہ ہے یہاں نہ تھا۔ میں ان کی زندگی کے دن بھی تھوڑے
ہیں۔ اور ان دونوں کی وجہ سے قبرستان میں وہ سیوٹ کا اور اضافہ ہو گا۔

یہی حال کہنے کے بعد سیوٹ جب حاضری ہوا تو اس بار دھار پون اور عارف کو
کہنے لگے۔

یہ سب عارف جو غیر اور اطلاع نہ تھے انہیں عارف کی یہ بات اس وقت جب کہ
پیش کی گئی تھی ان کے سرکہ لوگوں اور سرکہ لوگوں کے ساتھ ہوئی ہے تم میں
خوف اس پر عارف نے کسی کا اظہار کرنے سے کہنے لگا میں۔ میں خود تو وہاں
میں رہتا ہوں جو تم میں نے آپ دونوں سے کہ ہے یہ ساری شے مجھے میرے ایک
ساتھ سے اٹھائی رہا رہی کے ساتھ تھائی تھی اور اس سے یہ باتیں سننے ہی
میں لوگوں کی طرف آئے۔ جو میرے دوست نے کہ تم وہاں میں نے تم سے
میں پر سیوٹ جب پردی کے انداز میں پڑا کہنے لگا۔

میں نے سب کو سنا کہ کسی اور موصوفہ بات کرتے ہیں۔ ابھی وہ سر بکرا مہیا
کر دیا ہے۔ اور اگر ہمیں بکرا مہیا کیا گیا تو پھر ہم سب والوں کو بتائیں گے
کہ یہ باتیں اثرات لگتے ہیں۔ اور اسی وقت ہم پوٹاٹے اور عارف کی کوشش کو بھی
دور سے دیکھ رہے ہیں جو کہ اسوں سے شروع کی ہے اس کا انہیں کس قسم کا چوٹی
ہو گا۔ یہاں تک کہنے کے بعد سب نے حاضری ہو۔ پھر وہ ٹیڈ پٹو کر دوسرے
مکان کو کہنے لگے۔

عارف کی حویلی سے نکل کر پوٹاٹے اور کیرش جو کسی قبرستان میں داخل ہوئے

پوٹاٹے کا یہ جواب سن کر عارف کا سردار عارف ہی نہیں دوسرے لوگ
مطمن ہو گئے تھے اس کے بعد عارف کا وہ سرکہ آدمی اپنی جگہ کھڑا ہوا جس
پر قبضہ کی تھی۔ پوٹاٹے کے قریب آیا۔ جیڑی تری اور عاجزی میں وہ عارف کو
کہنے لگا۔ دیکھ پوٹاٹے تمہاری دیر پہلے میں نے جو تمہارے ساتھ تھیں وہ
میں 'میں' تم سے ملانی لگے ہوں کہ تم سٹیوں کے لوگوں کی حفاظت ان
کہ تمہارا ان سٹیوں کے لوگوں پر ایسا احسان ہو گا جسے وہی نہ کرے۔ تھے کہ
پوٹاٹے نے اس سردار کو کدما چھیننے سے روکنا شروع کیا۔ اس کا شکریہ ادا کیا پھر
پوٹاٹے عارف کی حویلی سے نکلے اور قبرستان کی طرف چل دیا تھا۔

عارف نام کا لوگوں جو سردار عارف ہی کی جتنی کاربٹ والا تھا
اور اوفار مہیاں تھے۔ تقریباً بھارت ہوا انہیں اس کے محل میں داخل ہوا۔ ان
اور اوفار محل کے اس کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے جس کے سامنے سردار
بھاگتا بھاگتا سیوٹ اور اوفار کے قریب آکر کچھ کہتا ہی چاہتا تھا کہ سیوٹ
چل کر دی اور عارف کو مخاطب کہنے پر چلے گا۔

دیکھ یہاں عارف جتنی حالت سے کہتا ہے کہ نہ گھڑیا ہو۔ نہ پریشان ہو
ہے بتاتے ہیں یہ باتیں۔ ساتھ کسی نے روٹی کی ٹکڑی کسی نے عارف کو
تو ایسا غصہ ہوتا ہے کہ لڑائی کا مرتکب ہو ہو۔ آج وہ رات یقیناً
آخری رات ثابت ہو گی۔ عارف جو بھاگتا ہوا تھا اس سے اپنی سانس
سیوٹ اور اوفار کے سامنے بیٹھ اور کہے لگا۔

میرے محسنو! میرے مہلو! میں تمہارے لئے ایک جہاں کر
والی جہاں لے کر آیا ہوں۔ اس پر اوفار نے پوچھا کہ کسی خبر ہو جہاں کی ہے
وہیے وہاں بھی۔ عارف بولا اور کہے لگا۔ آج توڑی دیر پہلے قبرستان میں کو
اگر کہنے والا پوٹاٹے اور اس کی بیوی کیرش دونوں ہماری جتنی میں داخل
کے سردار عارف کی حویلی میں آئے اس وقت عارف کی حویلی میں وہی
سٹیوں نے کچھ سرکہ لوگ بھی جمع تھے۔ ان سب کو مخاطب کر کے پوٹاٹے
کے بعد عارف کے محل میں رہنے والے سیوٹ اور اوفار کو جو بہت دیر
وہ بد کر دیا جائے کہتے ہیں پہلے تو سردار عارف اور سٹیوں کے دوسرے
ایسا کہنے سے انکار کر دیا بلکہ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ ایک سردار نے پوٹاٹے
اور اسے شبیر کی کہ وہ گورکن کی حیثیت سے قبرستان تک ہی آپ

دولوں کو بند کیا تھا۔

میں نمودار ہونے کے بعد یونان اور کیرش دونوں مہاں بیوی صدر
 اور جسے مختلف کمروں سے گزرتے ہوئے جس وقت وہ اس کمرے کی
 میں سیوک اور اومار اور عاش بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے تو انہیں دیکھتے
 ہو کر اومار کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔ وہاں عاش بھی استا
 در نظر مند ہو گیا تھا۔ پھر اس نے بیوی راداری میں سیوک کو مخاطب
 کیا۔

دیکھ! یہ یونان نام لاگو کر اس کی بیوی عمل کے درونی حصے سے نکل
 رہی ہیں۔ کیا میرے آنے سے پہلے یہ عمل میں رہا کرتے۔ جب کہ میرے
 ہاں تو ہماری بہن میں داخل ہونے دیتے۔ اس نے سیوک نے اس کو
 عمل میں کیسے آئے اس کے متعلق قریب پرچہ۔ فی الحال چپ رہو
 اور عمل کا اظہار کرتے ہیں۔ سیوک کے کہنے پر عاش خاموش ہو گیا اتنی دیر
 میں دونوں مہاں بیوی چلتے ہوئے سیوک اور اومار کے سامنے آئی کھڑے

تک یونان اور کیرش دونوں مہاں بیوی نہایت کے انداز میں سیوک
 دیکھتے رہے۔ اس سے بیٹھے عاش نام کے اس جوان نے انداز دیکھا کہ اس
 اور یونان اور کیرش کے سامنے دے دیے سے دکھائی دے رہے
 تھے۔ سیوک اور اومار کو خود سے دیکھنے کے بعد یونان عاش کی طرف
 سے کہا میں وہاں رہا ہوں۔ یہاں ان دونوں کے پاس کیا بیٹے تھے۔ یونان
 اور عاش سے مخاطب ہوا تو وہ پریشان اور غمناک ہو گیا۔ پھر
 وہاں طلبہ کا ہاں سے سیوک اور عاش کی طرف دیکھ۔ جب سیوک
 اور عاش کا اظہار کیا تو عاش خود یونان کی طرف دیکھتے ہوئے

ان کا رہنے والا ہوں جو تم دونوں مہاں بیوی کے قبرستان کے قریب ہی
 رہا ہے۔ میں سیوک اور اومار دونوں مہاں بیوی کا پناہ خانہ ہوں
 یونان کی خدمت کرنے کے لئے اس محل میں آتا ہوں۔ یہاں عاش
 نے یہ بتا دیا کہ سیوک یونان اور عاش کی لڑائی کرتے ہوئے وہ کہے گا۔
 آپ آپ میں رہو۔ اپنے پاس سے دھڑل کر گفتگو کرنے کی کوشش

ایک لائے یونان کی گردن پر لمس دیا۔ اس پر یونان خشک کیرش بھی
 کیونکہ وہ جاں گئی تھی کہ ایسا کچھ کہنے والی ہے۔ ایک لائے اپنا ریشی اور
 اس کے بعد اس کی کلکتی اور شیریں آواز بلند ہوئی اور وہ یونان کو مخاطب
 یونان میرے حبیب عاش نام کا وہ جوان جس پر سیوک اور اومار
 وہ اس وقت سیوک اور اومار کے پاس عیاس کے محل میں بیٹھا ہوا ہے۔
 کے سردار عارث اور دوسرے سرکردہ لوگوں کے درمیان سیوک اور اومار
 کرنے کی جو گفتگو ہوئی ہے وہ ساری گفتگو عاش نے سیوک اور اومار
 اور انہوں نے مسکرا کر لیا ہے کہ اگر افسوس بکرا نہ کیا گیا تو وہ نتیجہ
 بہادی پہنچا دیں گے اور یہ کہ تم دونوں کو بھی قصاص پہچانے کی کوشش
 ایک لائے یہ گفتگو سن کر یونان کے چہرے پر عیاس و غصہ اور
 نمودار ہوئے تھے۔ پھر وہ احتیاتی فیصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ سچے
 ایسی تھیں۔ اور ساتھ ہی ان کے اشارہ عیاس سے کیا کہوں۔ میں اس لیے
 دوزخ کی طرح نچھو کر کے رکھ دوں گا۔ اس مرد پر اپنی ساری ساری
 لاشیں خشکیاں ہوں پائیں گے۔ دیکھ ایسا میں خود کیرش اب بھی
 مری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے عیاس کے محل میں نمودار ہوتے ہیں
 اومار سے ملے ہیں۔ عاش بھی وہیں بیٹھا ہو گا۔ لہذا اسے بھی کچھ نہیں
 لے گا کہ اسے بھی پتہ چل جائے کہ اس سردینوں میں صرف سیوک
 انقدر قوت نہیں رکھتے۔ بلکہ ہم دونوں مہاں بیوی حکم ہیں جو سیوک
 مہاں بیوی کو اپنے سامنے زیر کر دیتے والی طاقت اور قوت کے مالک ہیں۔
 اور کہنے لگی۔

یونان یونان تمہاری تیویہ بھڑی اور صمد ہے۔ تم دونوں مہاں بیوی
 کو حرکت میں لاؤ۔ اور عیاس کے محل میں داخل ہو کر اومار اور سیوک
 سخت گفتگو کرو۔ انہیں تنبیہ کرو۔ اس سے دھمکی میں بات کرو۔ اور
 تو عاش تم دونوں سے بے حد متاثر ہو گا۔ اور آئندہ وہ پھر دوبارہ
 ٹوٹ پھوٹ رہنے کے ساتھ تم سے بھی ارڈ کر رہی ہو کرے گا۔ یہاں
 ایسا نہ بلکہ اس لمس اور یونان کی گردن سے علیحدہ ہو گئی تھی۔
 یونان نے کیرش کو مخصوص اشارہ کیا پھر دونوں مہاں بیوی اپنی
 جگہ پر آئیں اور عیاس کے محل کے اس کمرے میں نمودار ہوئے تھے

کا نام استیسی میں تھا۔

جس وقت رومن شہنشاہ آرکیڈیس مراۃ سلطنت کا سارا کاروبار استیسی پر
اپنا ہاتھ میں لے لیا اور ساتھ ہی ساتھ وہ تاباغ شہنشاہ قیوڈوئیس کی پرورش
لگا۔ استیسی میں نے جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہ کہ سلطنت کو قیوڈوئیس سے
تہ نجات دی۔ دوسرا ہوا کام جو اس نے کیا وہ یہ کہ روئے فیلیپ کے کنارے
چار ساری کے بہترین کارخانے لگائے اس سے پہلے قسطنطین کی سلطنت میں
رومن شہنشاہ نے حجاز ساری کی طرف توجہ دی۔ وزیر کی مشیت سے استیسی
فلس نے اس نے روئے فیلیپ کے کنارے حجاز ساری شروع کی۔ اس طرح
قسطنطین کی سلطنت نے لے ایک بہترین عری و زو بھی تیار کیا۔

پس موت نے استیسی میں یہ غلامی سلطنت نہ دی۔ اور چند ہی برس بعد
کیا۔ استیسی میں کے بعد تاباغ قیوڈوئیس کی بڑی بہن ایشیا نے سلطنت
سنبھالنا شروع کیا۔ اس نے آگے کا لقب اختیار کیا۔ اور بڑی دقتوں اور
سلطنت کا کام چلے گئی۔ ایشیا جتنی جگہ چھتیس برس تک قسطنطین پر حکم
یہ سارا عرصہ وہ فن و فن کوئی اچھے نے شادی نہیں کی۔

اس کے شادی نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اسے تھا کہ اگر اس نے شادی
اس کا شوہر اس سے اس کے بھائی کا تاج و تخت جیت لے گا۔ اگر اپنے بھائی
سب پناہ اور پناہ دیا محبت مرنے لگی کہ بھائی کی حفاظت اور اس کا تاج و تخت
لے اس سے شادی میں کی۔ اسی طرح اس نے اپنی دونوں بہنوں کو قیدی کر لیا
مشورہ دیا کہ وہ بھی شادی نہ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے شوہر بھی نہ لیں
قیوڈوئیس کو تخت و تاج سے محروم کر دیں۔ اس قسطنطین کی طرف اس کی دہائی
بھی شادی نہ کی۔ یہاں تک کہ قیوڈوئیس جوان ہو گیا اور بادشاہت کرنے
گیا۔ جس سے اس کے بعد بھی قیوڈوئیس نے اپنی بڑی بہن آگے کا انتخاب
شریک رکھا اور سارے دن اس سے مشورہ اور صلاح سے کیا کرتا تھا۔

قسطنطین کے شہنشاہ قیوڈوئیس نے جب جاں دو کر انتظام سلطنت پر
تو سب سے پہلے اسے ایران کی طرف سے محبت اور شادی کا سامنا
پر کہ ایرانی شہنشاہ یزدگرد نے کسی دور میں جہالت قبول کر لی تھی۔ پھر
حمام کے پاد کے تحت اس نے سیاست ترک کر کے اپنا قدیمی مذہب اہل
کائنات پر ہو کہ ایران کی یہاں رہا اپنے بادشاہ کی حمایت سے محروم ہو گیا

ن کو یہاں ہوں، علم و حکم کرتے کا موقع مل گیا۔

لہذا حکم کی وجہ سے ایران کے یہاں کی بچہ تعداد ایران سے ہجرت کرتے
ہوئے گئے تھے۔ جب یزدگرد شہنشاہ مر گیا اس کی جگہ اس کا بیٹا ہرام گور
پر ایران کے یہاں کی قسطنطین کی طرف ہجرت کرنے کا سلسلہ جاری تھا۔

پھر نے تخت نشین ہوئے ہی ایران کے یہاں کی یہ ہجرت روک دی اور جو
ہجرت کر کے قسطنطین چلے گئے تھے اس کے سے اس نے اپنے قاصد قسطنطین
روم میں اس کی طرف روانہ کئے۔ اور ایران سے ہجرت کر کے قسطنطین جانے
کا یہاں اسی کا معاملہ کیا۔ قیصر روم قیوڈوئیس نے ایران سے ہجرت کر کے
یہاں کی واپس دینے سے انکار کیا۔ اس پر ہرام گور نے رومنوں کے
خبردار کو یہ کہہ دیا تھا۔

میں نے تم کو خبر دے دی ہے کہ ہرام گور نے اپنے بہترین لشکر تیار کیا اور
اپنے ہاتھ میں اپنے ایک جنرل ہرمی کو مقرر کیا۔ یہ ہرمی اپنا حسب و
تقدم بادشاہ ارداوہریس اعظم سے ملا تھا۔ دونوں کی طرف رومنوں کو بھی
خبر دی کہ ایرانی شہنشاہ ہرام گور ان کے علاقوں پر حملہ کر سوتا چاہتا ہے۔ قیصر
قیوڈوئیس نے بھی تیزی اور جلدی کے ساتھ راجوں کا مقابلہ کرنے کے
لیے ایران میں جنرل بھیج دیا۔ ایک جنرل ارداوہریس کو اس سے اپنے لشکر میں
یہاں روم میں قسطنطین و حسی آتی قبول سے تھا۔ اور یہ کہ بہترین تجربہ

شہنشاہ قیوڈوئیس یہ خطہ مذکور اگر ایرانی شہنشاہ ہرام گور نے رومن علاقوں
میں پہلے قدم نہ کر دیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے لئے فائدہ حاصل کرے
میں۔ ہرام گور کے حملہ آور ہوئے سے پہلے ہی قیوڈوئیس نے اپنا
لشکر روانہ کر دیا۔ اس سلطنت پر حملہ آور ہونے سے لے کر وہاں اردو تھا۔
اس پر رومن اپنے لشکر سے ساتھ بھی تیزی اور سرعت کے ساتھ روئے علاقہ
ایرانی صوبہ ارداوہریس میں داخل ہوا۔ یہ صوبہ اس پانچ صوبوں میں سے ایک
میں رومن جنرل یوگنیس نے ایران کے شہنشاہ ہرمی کے ہاتھوں سے پھینک
دیا۔ پھر اسے انیس واپس لیا تھا۔ رومنوں نے اس ایرانی صوبہ پر حملہ آور
کردیا۔ اس پر ایرانی چھوٹا دیوہ اور ایرانی قبیلوں اور ہشیوں کی خوب ہولناکی
کرنے کے بعد ایرانی جنرل ارداوہریس وقت کے دھند لگوں میں سے روک

آمدھی مگرم سراہوں میں کرب مسلسل اور ساریوں کی طرح ابھرتے خیالات کی
شہر نشین کی طرف بڑھنا شہر کا اس نے محاصرہ کر لیا۔ ایک دن اس نے اپنا
کرنے کا موقع فراہم کیا اور دوسرے روز اردابور میں نصیب شہر پر آگ لگا دی
ہوتے خون رنجیوں کی آہیں سے رہائی پانے والے تھیں کچھ دنوں اور وقت کی
آندھلیوں کے سکتے ساریوں کی طرح صدمہ دور ہو گیا تھا۔ ہوتا تھا کہ اپنے اس
وجہ سے دوسرے جرنیل اردابور میں ایرانی شہر میں کو فتح کر کے میں کامیاب
دوسرے جرنیل اردابور میں ہی رہ گئے تھے کہ ابھی اس سے تین دن پہلے جرنیل
تھے کہ ایرانی جرنیل مہرزی بھی اپنے لشکر کے ساتھ وہاں آگئی تھی۔ رات کی
مہرزی وقت کی بد میں صدمہ نکوادیوں کے سامنے میں رقص کرتی تھیں
مرگ اٹھائے آندھیوں اور غلام تھے اضطراب کی طرح دوسروں پر حملہ آور
ایرانی جرنیل مہرزی رات کی تاریکی میں دور تک دوسرے لشکر میں گھس جاتا
دوسروں نے اس نے ناقابل تلافی نقصان پہنچا تھا۔ جس وقت سورج طلوع ہوا
کر کے ایرانی جرنیل مہرزی اپنے شہر کے ساتھ دوسروں کے سامنے پان کر کے
اسی دوران دوسرے جرنیل اردابور میں گئے جہاں کہ ایرانی شہنشاہ
لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے تھیں کی طرف بڑھ رہا تھا یہ جرنیل اردابور
انتہائی خوفناک تھی۔ اس سے پہلے ایرانی جرنیل مہرزی نے اس سے لشکر
است بہت نقصان پہنچایا تھا اور ان گنت دوسروں کو ات کی ناک میں اس سے
گھات اتار دیا تھا۔ اردابور میں پہلے ہی مہرزی کا مقابلہ کر کے سے پہنچا
اسے جرنیل نے ایرانی شہنشاہ ہیرام گور بھی ایک لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے
منگ کر دیا تھا اور دوسرے ہیرام گور کی آمد سے وہ اور اس سے
ترک کر کے وہاں پہنچے فائدہ نہ کیا۔ رات کی تاریکی میں اس سے محاصرہ
مردمان در تیش ہوا اور پھر وہ میں کا محاصرہ رات کے رات کی تاریکی
ہو گیا۔

ایرانی شہنشاہ ہیرام گور جب میں پہنچا تو اسے جرنیل نے دوسرے جرنیل
اپنے لشکر کے ساتھ بھاگ گیا۔ دوسروں کی پہلی کے بعد ہیرام گور نے اپنے
کے ساتھ تو تیرا کا منگ کیا اور تو تیرا کے ایک شہر اردابور پہ حملہ آور ہوا
سے اردابور کا محاصرہ کیا۔ یہ محاصرہ تین دن تک جاری رہا۔ میں ہیرام گور کی
وہ اس شہر کو سکھڑ کر نکلا۔

سے بعد ایرانیوں اور دوسروں میں گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور دونوں
دوسروں یہ طے پایا کہ دونوں طرف سے دو جوان دست بستہ لڑائی کے لئے
مصلحت کا فتوحات فتح پانے اس مصلحت کو جانے اور کامیاب سمجھا جائے جب
معدہ سے یہ راضی ہو گئے تو دونوں لشکروں نے آہستہ آہستہ چڑھنا اور دونوں
بیک ایک جوان مقابلے کے لئے نکلا۔

دونوں میں دست بستہ لڑائی ہوئی۔ دوسرے جوان نے اپنے پہلے ہی حملے
میں ہیرام گور کو زخمی کر دیا پھر لحد کے دوسرے اس پر قابو پا کر اسے ہلاک
کر دیا اور ایرانیوں کے درمیان محاصرہ طے پا چکا تھا کہ ایرانی لشکر میں ہو جیتے
وہاں جرنیل نے گھنڈا ہیرام گور نے دوسروں کی فتح کو تسلیم کر لیا۔

سے بعد دوسروں اور ایرانیوں کے مابین صلح کا معاہدہ ہو گیا۔ اس معاہدے
میں سے عیسائیوں کی آزادی کو تسلیم کر لیا۔ اور عیسائی قسطنطنیہ جانا چاہتے
کی جارت مل گئی۔ ہیرام نے دوسروں کو یہ بھی یقین دلایا کہ وہ عیسائیوں کا
خون کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے گا۔

ایرانی دوسرے عیسائیوں نے بھی ایرانیوں کو یقین دیا کہ خود قسطنطنیہ کے بعد وہاں جو
میں آیا ہیں وہ وہاں امن و امان سے رہیں گے اس کے بعد دوسروں سے
میں تمام کرنا کہ شہر کے دشمنی قبائل کی بے جا اور تمد کے سامنے وہ ایرانی کی
فی۔ میں کی کرنا تھا۔

صلحت رات میں جو عیسائیوں پر مظالم ہوئے تھے اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ
ایرانی راج کے زیر اثر تھا۔ ایرانی عیسائیوں کی وفاداریوں کے لئے بھی شکوک
میں۔ وہ مشرقی چرچ سے وابستہ تھے۔ اس کی تین تیس کلیں وہ دوسراں ہو
میں ان مانتی سے آرا ہوا تھا۔ چنانچہ مشرقی چرچ سے گئے الگ ایک شہر
میں شہر سے باطل تھا۔ بعد اس کا یہ اثر ہوا کہ ایرانی عیسائی ہر قسم کی
سے محفوظ ہو گئے۔

دوسرے دور میں سب سے بڑی ایشیائی یہ تھی۔ مشرقی آرمینیا کو ایرانی مصلحت
یا تھا تھا۔ وہ یوں کہ مشرقی آرمینیا کا دوسراں ہیرام گور فاجہلی شہر پر تھا۔
اس نے وہ غارت دیا کرنا تھا۔ تب وہ فوت ہو گیا تو مشرقی آرمینیا کے اسراء
میں اردشیر کو ہوا ان کا صل تھا وہاں فاجہلی شہر تھا۔ ہیرام گور سے بھی اسے مشرقی
میں اس تسلیم کر لیا۔

میرے حبیب! یہ کچھ میں کتنا چاہتی ہوں اسے نمود سے سنا۔ آج کی رات تم
 میں بھی عداوت اور مستحکم ہو کر رہنا۔ اس لئے کہ جیسا کہ سیوک اور اوقات
 میں عداوت ہوئی پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں گے۔ یہاں تک کہ ہم
 عداوت ہوئی تو یونان کے چہرے پر بھی بلی سکر ہٹ نمودار ہوئی۔ پھر وہ ایک
 لڑکے کہنے لگا۔

وہ ایک ایرانی قبرستان کی اس رہائش گاہ میں جس کمرے میں ہم سوئے ہیں۔ میں
 اس کمرے کے اندر گرد اپنی سری قوتوں کو کام میں لاتے ہوئے حصار کھینچ کر
 ہیں۔ وہ وہی جی قوت اس حصار کو عبور کر کے ہم پر حملہ آور نہ ہو سکے۔ کیا تم
 جی سیوک اور اوقات ہمارے پیچھے ہوئے اس حصار کو توڑ کر ہم پر حملہ آور
 میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس پر ایلیا کہنے لگا۔

یہ یہ بظاہر۔ جس کی مدد ہے یہ قوتوں کی مالک ہے۔ مجھے خطرہ اور ڈر ہے کہ
 اسے پہنچے ہوئے حصار کو کوئی طریقہ استعمال کرتے ہوئے یہ جیسی توڑ کر تم پر
 ہوں میں کامیاب ہو جائے اس پر یونان کہنے لگا۔ دیکھو ایلیا یہ معاملہ ہے تو
 میں عداوت میں سوئے ہیں اس میں حصار میں کھینچیں گے۔ بلکہ
 میں انسانی درجہ اپنی آنکھوں سے لوجھل ہو کر جیسا کہ سیوک اور اوقات پر
 میں نے کہ وہ ہمارے خلاف نیا طریقہ کار استعمال کرتے ہیں۔ یہی تو یہ کام کرنا کہ
 میں نے کہ وہ ہمارے لئے نہیں تو ہمارے لئے ساتھ ہی ہمیں اطلاع کر دینا تاکہ
 ہم اپنے لئے ہم بندوبست کر سکیں۔ اس پر ایلیا ہوئی۔ دیکھو یونان تم دونوں
 میں رہو جی جیسی سیوک در اوقات تم پر حملہ آور ہونے کے لئے اپنی اس
 ہمارے لئے میں میں میں اطلاع کر دوں گی۔ اس کے ساتھ ہی یونان کی
 اس سب سے ہوئے ایلیا طبعاً ہو گئی تھی۔

وہ لے جانے کے بعد یونان اور کیرش دونوں میاں چوٹی مل کر ان دونوں کو
 لگانے لگے تھے جو ان دونوں میاں چوٹی نے پل دیکھا تھی۔

ان گزرتی جاتی تھی۔ بادشہ اسی طرح جاری تھی۔ ہاروں کے گرے اور وقت
 میں لے چکے سے خصاوں کے اندر ایسا حال نہ تھا جیسے تفتاب کی آندھریوں
 میں رگ و جاں شروع ہو گیا ہو اور خصاوں کی بے کراں میں سلگنے لگے تھے۔ پنے
 شروع کر دیئے ہوں۔ سمرائے وقت کے خطوں میں مرگ کی لگی ہلکی کی
 ہر جگہ ہر طرف بھیتی تو یوں لگتی تھی کہ وہ رگ کی جڑ دینے والی رانی

اور شیر نے دس سال تک حکومت کی۔ لیکن امراء اس کے طرز حکومت
 نہ تھے۔ اس لئے انہوں نے ہرام سے استدعا کی کہ کسی ایرانی کو ایرانی کر
 مقرر کیا جائے۔

چنانچہ آرمینیا کے لوگوں کی خواہش کے مطابق ہرام نے اپنے امراء
 مشورہ کرنے کے بعد ایرانی کے شاہی خاندان سے ایک شخص مرشد پر کو مشرقی
 حکمران بنا دیا۔ اور ایرانی آرمینیا کو مملکت ایران کا جزو بنا لیا۔ اس کا نتیجہ یہ
 آرمینیا کے امراء کی کہ وہ اعلیٰ سے ایرانی آرمینیا کی رہی جی تواری میں
 ایرانی آرمینیا کی حیثیت ایران کے ایک صوبے کی ہی ہو کر رہ گئی تھی۔

جس وقت روس اور ایرانی آپس کی جنگوں میں مصروف تھے۔ شمال
 بہت بڑی طاقت اور قوت کو پیش لے رہی تھی۔ ایک خونی انقلاب رونما
 اور یہ خونی انقلاب ایرانی اور روس دونوں سلطنتوں کو اپنی لپیٹ میں لیے۔
 اور قوت میں تھے۔ جسوں سے ایران سے شمال میں بلخ اور شمال مشرقی
 حکومت قائم نہ رہی تھی۔ بس کہ قسطنطنیہ کی روسوں سلطنت کے شمال میں
 وہ اپنے غیور کے اس پار ہمارے علاقوں پر تفرقہ کرنے کے حد وہاں بھی
 حکومت قائم کر رہی تھی۔ یہ علاقے بھی وحشی گلی قبائل سے پر اثر تھے۔
 نے حملہ آور ہو کر گلی قبائل کو وہاں سے مار بھگایا تھا۔ اور اب ان علاقوں میں
 اپنی حکومت قائم کی تھی۔ اس طرح سے ایرانی مملکت اور روسی شہنشاہ
 شمال میں جس کی سلطنت آہ ہو چکی تھی۔ اس مملکت نے روسوں اور ایرانی
 سے فائدہ اٹھاتے ہوئے باہم مشورہ کیا اور یہ فیصلہ کر لیا کہ ایک وقت ایرانی
 سلطنتوں پر حملہ کر دیا جائے۔ جس اپنے ارادوں کی تکمیل کے لئے اور روسوں
 کو بدترین حالت دینے کے لئے جس بڑی تباہی سے صوبوں کی تباہیوں سے لگے



اس دور دور دار بادشہ ہو رہی تھی۔ آپس پر یار و جہاں گزرتے رہتے
 ہر جگہ میں تھی۔ یونان اور کیرش دونوں میاں چوٹی شام کا عداوت سے
 کہ ایلیا نے یونان کی گزرتی پر کس دیا۔ یہ کس پائے ہی یونان پر اس
 بھی یونان کے قریب ہو کر رہتے ہو گئی تھی۔ اپنا رہتی اور یہی کس آپ
 یونان کو چاہتے کہتے تھے۔

میں اسی طرح یونٹ اور کیرش اس کمرے میں نمودار ہوئے جس کی کھڑکی برآمدے کی
طرف تھی۔ پھر ادب میں رہ کر یونٹ حرکت میں آیا۔ اپنا ہاتھ وہ کھڑکی کے قریب
تک سری قوت کو حرکت میں لایا۔ اس کے ہاتھ سے ایسی جڑو شعاعیں نکل کر
اپ دھارنے والے سلیوک اور اوقار پر پڑیں کہ سلیوک اور اوقار سے نورانی
اپ ترک کر کے انسانی روپ دھار رہا تھا اور وہ سخت پریشانی اور تکلیف کا اظہار
کرتے تھے۔ میں اسی لمحہ سیاہ رنگ کے خودک پچھتے کا روپ دھارنے والے جیاس نے
اپ اور کیرش کے انسانی شکل و صورت میں ساتھ دہانے کمرے میں نمودار ہونے کی
جسٹس پان تھی۔ لہذا وہ برآمدے سے کمرے میں داخل ہوا اور اس کمرے کی
دھار میں کمرے میں انسانی شکل و صورت میں رہا اور یہ ش نمودار ہوئے تھے۔

و صورت میں دیکھتے ہوئے یونٹ اور کیرش دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں
لایا جس کی صورت میں چھت کی طرف صدور نکلے تھے۔ سیاہ رنگ کا وہ چیتا جو
جسٹس تھا اس کمرے میں داخل ہوا اور وہیں کچھ تپا کر یہاں طرح دھار کے وہ
یونٹ اور کیرش نے اپنے ساتھ دونوں جیاس کو بھی روپوش کر لیا تھا۔ چیتے کے
جیاس میں تھوڑی دیر تک اس کمرے میں ٹھہرتے ہوئے لوہے اور پتے سالمے لے کر
رنگ کی کوشش کر رہا۔ پھر وہ اس کمرے سے نکل کر دوبارہ برآمدے میں آیا جہاں
دھار میں شکل و صورت میں کھڑے ہوئے تھے۔ برآمدے میں آکر جیاس
کا روپ دھارنے والے اسی طرح اپنے جسم پر سیاہ رنگ کی عبا اور پیرے پر سیاہ رنگ کا
لے ہوئے تھا۔ پھر وہ سلیوک اور اوقار کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

تھا ان دونوں میں جیاس کی جیاسی تہ کی جیاسی تہ تھی۔ لہذا وہ اپنی قبرستانی رہائش
میں بھاگ گئے ہیں۔ لیکن وہ سری گرفت سے بچ نہیں سکیں گے۔ وہ زمین کی
دھار میں با آہن کی رفتوں میں جا پھیں۔ میں انہیں ڈھونڈ نکالوں گا۔ اور ان
دھار میں حاضر کر کے رہوں گا۔ سلیوک اور اوقار۔ یونٹ اور کیرش اس
دھار پر ہم تینوں سے بچ نہ سکیں گے۔ میں جیاس یقین دلانا ہوں کہ ان دونوں کی
جیاس کے ہاتھوں لکھی ہوئی ہے۔ اور یہ انہیں جلد کر رہی ہے۔

میں اسی طرح یونٹ اور کیرش پھر انسانی شکل و صورت میں ہی کمرے کے اندر
رہے۔ پھر یونٹ حرکت میں آیا۔ دونوں جیاس کی جیاست اور طاقت میں اپنی سری
دھار میں لاتے ہوئے اس نے اس کے اندر گرا کر وہ یونٹ اور کیرش جیاس کے
دھار میں نمودار ہوا تھا کہ جیاس پھر حرکت میں آیا۔ اپنے ہاتھ اس سے ملحق

آپیں چادوں طرف کھڑی کر دے گی۔ ہاتھوں کے ہار ہار گر جے اور بجلی کے
باعث لگتا تھا گویا سستی زندگی کی مٹا بی کٹ جانے والی ہوں۔ ایسے میں یہ
دونوں جیاس بیوی اپنے کمرے میں اٹھتے بیٹھے گھنگو کر رہے تھے۔ دونوں
سائے بیٹھی ہوئی تھیں کہ اچانک ایک لے یونٹ کی گردن پر جس دھار
دونوں کو شاید ایک ناکار تھا۔ جو جیاس ایک لے جس دھار یونٹ چہ کنار
متوجہ ہو گئی تھی۔ ایک لے کی "داز شائی" دی۔ وہ کہہ دی تھی۔

یونٹ میرے جیاس۔ تم اور کیرش دونوں میں بیوی سبھل جاو۔
ہونے کے لئے جیاس سلیوک اور اوقار اپنی کوہستانی آبادی سے نکل کر
نظر مند مت ہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ ہی رہوں گی۔ تم دونوں میں بیوی
کی۔ اس کے ساتھ ہی جیاس سانس لیتی ہوئی ایک طیوہ ہو گئی تھی۔

ایک لے کے طیوہ ہوئے کے بعد یونٹ اور کیرش دونوں میں بیوی نے
کی طرف سستی خیز انداز میں دیکھا اور دونوں اپنی جگہ سے اٹھ کر
دونوں جیاس کو اپنی گود میں لیا پھر دونوں جیاس بیوی تقریباً بچھتے ہوئے ساتھ
میں داخل ہوئے تھے۔ یہاں نہ کر وہ دونوں جیاس بیوی اپنی سری قوتوں کو
اور انسانی اور حیوانی آنگہ سے روپوش ہو گئے تھے۔ شاید وہ اسی کمرے میں
سلیوک اور اوقار کی تہ کا انتظار کرنے لگے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد بجلی سلیوک اور اوقار یونٹ اور کیرش کی اس
گد میں داخل ہوئے۔ ہارش اسی طرح جاری تھی۔ تینوں اس کمرے سے
برآمدے میں آکر کھڑے ہوئے جس میں تھوڑی دیر پہلے یونٹ اور کیرش
تھے۔ وہاں آکر وہ تینوں حرمت میں آئے۔ سب سے پہلے جیاس نے اپ
میں بند کئے۔ پھر وہ انسانی خرافاک اور جیاس اور قوا پچھتے کی صورت اختیار
رنگ کے اس چیتے سے ہوں لگتا تھا جیسے اس کی آہیں آگ پر ساری ہوں۔
سلیوک اور اوقار حرکت میں آئے انہوں نے بھی اپنی شکل و صورت جن
نے لگنا کے اندر بند کئے دوسرے لگے وہ انسانی دھار کے سانپوں کی شکل
گئے تھے۔ یونٹ اور کیرش نے کچھ کھڑے ٹٹک ہونے کے لئے باہر برآمد
ہوئی دی پر اہل دیکھے تھے۔ تینوں جیاس کے باعث پتہ کھڑے دی سے یہ
سلیوک اور اوقار دونوں ان کپڑوں کی طرف دھڑے اور انہوں سے
خرافاک لگ لگال کہ جس کے اندر وہ کھڑے مل رہا کہ ہ گئے تھے۔

میں اور تارک کی۔ بارش اسی طرح جاری تھی۔ قبرستان اور عطاس کے
 پاں میں پڑنے والے تھے جنگل کے اندر یونٹ اور کیرش بیوں کی راشوں کے
 تھے جب کہ ان کے چاروں طرف عطاس 'سیلوک' اوتار اور ان کے کئی اسی
 میں یونٹ اور کیرش کو گھیرے ہوئے تھے طرح شور کرتے ہوئے ان دونوں کی طرف
 منٹا تھا۔ رسی بارش اور رات کی تاریکی میں انھیں کے قیاب 'آدمیوں کے
 سے رہتا تھا۔ ان کو بادلے جانے والے خولی اشتائے حیات کے طوفانوں میں
 ت کے ماضی سے سحر کی لکیریں مٹا دینے کے ارپ ہو گئے ہوں۔ رات کی
 ا جیسے کو سناؤں 'بارش کی ریم بجم خوف مہر کی اسٹوں 'زہر انگلی ہوا میں
 ا ہلے گا تھا گوا وقت کے ہر ترین کی شتہ موت کے شور ہو رہی تھیں وہاں سے رہن و مہل
 ا یوں اور خون سے نکلی جانے والی داستانیں رتہ کرنے کی تاریاں کرنے گئے
 گل میں چاروں طرف بستیاں اجاڑتی آدمیوں کا سامانی ارتعاش اور شور موجوں ہو

ا نکل دیکھتے ہوئے یونٹ فوراً حرکت میں آیا اپنی گواہ اس نے بے یام کی۔
 ا ریش کے ساتھ کھڑا تھا اس کے چاروں طرف اپنی سرئی قوتیں استعمال کرتے
 ا ہر صدارت کھینچ رہا تھا مگر حملہ آور بدرو میں اسے اور کیرش کو کوئی اتصال نہ
 ا اس کیم سے یونٹ فارغ ہوا اسی تھا کہ الیٹا نے یونٹ کی گولان پر پس دو۔
 ا تال ریم اور شیفٹ کی توازن یونٹ کو سنبھال دی۔ الیٹا کہہ رہی تھی
 ا ہر مکر مند ہونے کی ضرورت نہیں کیرش کو بھی سمجھا کہ پریشان مت ہوں
 ا مہر ہوتا۔ حرکت بندی کا اظہار کرو اور انیس ہٹاؤ کہ تم ان کے لئے کوئی نرم چارہ
 ا یہ چاہیں تھیں بڑبڑا جائیں۔ ہرگز نہیں 'سناؤں کے اس جنگل میں ان
 ا تم کسی بھی وقت حرکت میں آتے ہو اپنی ہر سرئی قوت کو ان کے خلاف
 ا میں نہیں ہوں۔ ضرورت پڑنے پر میں بھی تمہاری مدد کو پہنچوں گی مگر مند

ا ان اس منٹو سے جل یونٹ اور کیرش کو کچھ دھارس ہوئی تھی وہاں دونوں
 ا چروں پر خوشی اور امیدیں بخش مسکراہٹ بھی نمودار ہوئی تھی۔ پھر دونوں
 ا نکل گئے اس لئے کہ عطاس 'سیلوک' اور اوتار اور ان کی ساتھی بدرو میں ان
 ا دور ہونے کے لئے قریب پہنچ گئیں تھیں۔ یونٹ اور کیرش انتہائی امیدیں
 ا اس بت کی طرح بے اثر کھڑے تھے جس کا وقت جس کا صلح در جس کی

انتہرت انداز میں لٹا کے اور بند کئے اور ایک بار پھر وہ ایک انتہائی خوف
 کے چپتے کا روپ دھار گیا تھا۔ پھر وہ اس کمرے کی طرف بھاگا جس میں وہ
 نمودار ہوئے تھے۔ ان دیر تک یونٹ اپنی سرئی قوتوں کو حرکت میں لائے
 بیوں کو حملہ آور ہونے کے لئے تیار کیا۔ بلیوں اس وقت بلیوں نہ رہی تھیں
 اور حسرت میں دس گنا اضافہ ہونے کے باعث وہ چپتے سے بھی زیادہ ہوں
 صورت اختیار کر چکی تھیں۔ خوشی پہنچا ہر انداز سے پست کمرے میں داخل
 بلیوں بھی اس کمرے میں داخل ہو گئیں۔ اور چپتے پر پڑے خوشخوار ادا میں
 تھیں۔

شیر جیسی حسرت اختیار کرنے والی یہ دونوں جب چپتے پر حملہ آور ہو
 اصل میں یہاں تھا ان دونوں بیوں کے آگے سے بھاگ کھڑا ہوا۔ سیلوک
 بیوں کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ تینوں کا رخ جنگل کی طرف تھا۔
 برابر ان کا تعاقب کر رہی تھیں۔ یونٹ اور کیرش بھی دونوں بھاگتے ہوئے آئے
 رہے تھے۔

قبرستان سے لختہ جنگل کے عین وسط میں جا کر یونٹ اور کیرش بھاگے
 گئے تھے۔ اس لئے کہ انھوں سے دیکھا کہ ان کے سامنے دونوں بیوں کی
 تھیں۔ جس وقت یونٹ اور کیرش دونوں میاں بیوی ان بیوں کی راشوں کا
 تھے عین اس وقت برقی بارش اور گئے جنگل میں ان کے چاروں طرف ہوا
 والی چھیلیں دل کو خنجر کی پھینک دینے والے خوناک قہقہے ہونے لگے۔ ان کے
 تھیل کر دینے والے غصہ ناک مدائیں گزرتے وقت کے دھارے و موت کی
 یلگول آہوں کی وسعت کو ظلم کی حد میں پہنچنے دینے والی انسان خراشیں
 تھیں۔

یونٹ اور کیرش نے گھبرا کر جب اپنے چاروں طرف دیکھا تو رات کی
 اور جنگل میں انھیں اپنے چاروں طرف 'سیلوک' اور اوتار کے علاوہ
 خوناک بدرو میں گھیرے ہوئے کھائی دیتے۔ پھر انھیں 'سیلوک' اور اوتار کی
 ساری بدرو میں یونٹ اور کیرش پر حملہ آور ہونے کے لئے اسی طرح اپنی
 غصہ ناک اور درد کی کا مظاہرہ کرتی ہوئی آتے پڑنے لگی تھیں۔

حسب سنی روئے ایک نہ ایک روز ضرور ایسا آئے گا کہ تم لوہے بدو لوں پر
 کھڑے ہو جاؤ گے اور اپنا کوہر مقصود حاصل کر لو گے۔ اب تم دونوں یہاں
 آرام کرو۔ اس کے ساتھ ہی ایسا ہلکا سا سوجھ بوجھ ہونی شروع ہو گئی تھی جبکہ
 ان دونوں میں یہی قہر تن کے اندر اپنی رہائش گاہ میں چنے گئے تھے۔



غافل نے ایک وقت ابرار اور دوسرے خلعت پہنچا کر دی تھی۔ پہلے
 غافل کے حمل کی تفصیل بیان کی جاتی ہے اس کے بعد دوسروں پر اس کے

گم کے رنڈ میں رخ اور شمال مشرقی علاقوں کے قتل حسیں بن کما جاتا تھا
 ۔ اس کا یہ کہ اس کی آمد اور ابرار پر حملہ آور ہونے کی خبریں جنگ کی آگ
 سے ابرار میں پھیل گئی تھیں۔ ہر گز اس بات مانگن کی خبر سے سخت
 افسوس اور حیرت ہوئی اور بھانے اس کے کہ وہ جنوں کے ٹائی دن لشکر کا مقابلہ
 اپنے ملک کے طول و عرض میں پھیل کر بہترین لشکر سپاہی اور بیٹوں
 ۔ آئی تھیں کی طرف اشارہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دی تھیں

۔ پتہ ہر گز کہ دوسروں کے خلاف جنگ کی اگرچہ اس کی مہم ناممکن تھی
 ۔ اب حریف کے ساتھ آہستہ آہستہ شرائط پر صلح کی تھی ۔ اس کا قصہ جو
 اس کے لئے پیش ہے وہ سر ہر گز ہوا تھا اسے بھی ہر گز گور نے فتح اور فتح نام
 ۔ ابرار پر حملہ آور ہوئے اور بن کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر گز گور نے
 طرف اشارہ کرنے کی لہجہ تب ابرار اپنی امراء کو اپنے مشعل ہر گز گور کے اس

ہر گز گور اشارہ کا جواب دیا کہ اس کا اکثر تاریخ وقت اشارہ میں گزرتا تھا
 ۔ اس مشعل ہر گز میں ایک بڑا دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہیں۔

۔ ایک دن ہر گز نے چاہا کہ اشارہ اور اشارہ کے بارے سے گفتگو کرے۔ چنانچہ
 ۔ اس نے اس میں ایک مشعل و شراب اور عطاری ہام بھی تھا۔ ہر گز ایک
 ۔ ایک گھنٹے والی صورت اس کے ساتھ تھی جو یہاں بیان کی گئی ہے۔ اب

۔ اور اس آرام حلقہ میں رہتی اور ہر گز چار چار اشارہ کے

یہی کرنے والے باروں کے دشمن کی طرح خاموش ہو گئے ہوں۔ پورے
 کھینچے ہوئے حصار کے اندر اس طرح خاموشی اور بے حس و حرکت تھا
 ۔ ہر گز نہیں بلکہ ہر گز کے بت ہوں جو وہاں اپنا تکس سے لا کر بیٹھ رہا
 ۔ دوسری وہ دوسری ان دونوں پر حملہ آور ہونے کے لئے حصار کے قریب پہنچ
 ۔ کیرش ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوا اور اس دیکھتے ہوئے آدھوں اور
 ۔ حرکت میں آئے۔ دونوں نے اپنے اپنے ہاتھ اپنے سامنے پھیلائے پھر جو اسوں
 ۔ تو تمیں استعمال کیوں تو اس کے ہاتھوں کی انگلیوں سے ایک غنی شعاعیں نکلی
 ۔ دلی بدو دوسروں پر پڑیں کہ وہ جتن چاہتی پیچھے ہٹ گئی تھیں۔ میں اسی
 ۔ کیرش کی پشت کی طرف سے بڑھے دلی بدو دوسروں پر پورے اور کیرش کی پشت
 ۔ موت کی نئی شعاعوں کی صورت میں کچھ دوشی پشت کی طرف بڑھنے والی
 ۔ تھیں۔ پورے اور کیرش سمجھ گئے تھے کہ ایسا حرکت میں آچکی ہے۔ ان
 ۔ سے بڑھنے والی بدو دوسروں بھی اشارہ اور دوسرا کرتی پیچھے ہٹ گئی تھیں

جنگ کے اندر اس طرح خاموشی اور سنا پڑ گیا تھا جیسے وہاں کچھ
 ۔ توڑی ہی دیر بعد ایلکالے پورے کی گردن پر تیز نکلے اور اس کے مار
 ۔ اور سرور میں ڈوبی ہوئی ایسا کی آواز بلند ہوئی اور پورے کو غلبہ رہا
 ۔ تھی پورے میرے صیغہ میں نکلیں فتح ہو کر مدد مت ہو تم اور یہ
 ۔ یہی چاہئے اپنی ہاتھ لگے میں آرام کرو۔ عطاس سلوک اور لوہار تو وہاں
 ۔ طرف ہاتھ ہیں جب کہ اس کی سامنے وہ میں اپنے اپنے سکون کی طرف
 ۔ دیکھ تم دونوں میں یہی اور میرا پہلا ہی حملہ اس سب کے لئے کارگر ثابت
 ۔ انہوں نے ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش ہی نہیں کی۔ یہاں تک کہ
 ۔ خاموش ہوئی تو پورے اور کیرش کے

دیکھ ایسا! میں سمجھتا ہوں کہ وہی میں اب مجھے بدترین دشمنوں سے
 ۔ عرصہ تو میں نے کسی دشمن کے سامنے نہیں نکلا۔ میں نے ہر صورت میں
 ۔ زیر کیا۔ اس پر ایسا عجیب کی اختیار کرتے ہوئے کہنے لگی۔ دیکھ پورے
 ۔ نہیں یہ بدو دوسروں میں اور بدو دوسروں میں ایسی جن کی قوت اور طاقت
 ۔ چاہتا تھا۔ میرے خیال میں تم پہلے شخص ہو جس سے عطاس کی مدد
 ۔ شکست خوردہ اور ہزیمت یافتہ کیا ہے۔ وہ عطاس اپنی زندگی میں بھی
 ۔ کی مدد میں اپنے دشمنوں کے خلاف من مانا کرنے کی عادی ہو چکی تھی

مہر کیا اور کوہستانی سلسلے سے ہوتے ہوئے ایران پر حملہ آور ہونے لگے تھے
قبائل ہی تھے جسیں ان بھی کہا جاتا ہے۔ ان کے دور بھی بہت سے نام ہیں
اسیں نے ابھی کہتے ہیں۔ روس انہیں ہنٹلی کہہ کر پکارتے تھے۔ جبکہ ایرانیوں
ہنٹلی کا نام دیا تھا۔ کچھ اقوام و گروہ اسیں سفید بن کہہ کر بھی پکارتے تھے۔
بہر حال جس وقت یہ انی حکمت ایران پر حملہ آور ہونے کے لئے پیش
تھے اور ایرانی شمشہ بہرام گور شکار کھینے کے لئے آذربائیجان کی طرف چلا گیا تھا
نے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ وہ جنوں کو خفے حمانک اور خزان لوار کرنے کے وہ
وٹ جانے کے لئے کہیں گے۔ دوسری طرف بہرام بغیر کسی مقصد کے آذربائیجان
نہیں جا رہا تھا۔ شکار کا ایک بہت بڑا علاقہ اندری اندری ان قبائل کا مقصد
تاریوں میں مصروف ہو گیا تھا۔

آذربائیجان کی طرف شکار سے لے کر جانے سے پہلے بہرام گور نے اپنے
جناب سلطنت مقرر کیا اور زمین بزار سوار ساتھ لیکر کوہستانی کی طرف روانہ ہوا۔
س نے پہاڑی اقوام کو اپنے لشکر میں بھرتی کرنا شروع کیا۔ یہیں تک کہ ان
سے پہلے ہی پہلے اس سے کوہستانی مسعود میں ہننے والے جنگی قبائل پر
ایک بہت بڑا لشکر تیار کر دیا تھا۔ اپنے ان سارے اقدامات کو بہرام گور نے اپنے
کوشش کی۔

اصل میں وہ یہ جانتا تھا کہ ملک کی بہترین فوج کرائے لیا گیا
لوٹ پڑے اور انہیں پہاڑ کے اپنی سر زمینوں سے نکل باہر رہے۔
قبائل کے خاقان اس کے ماسوں نے جو پہیلی کہ بہرام گور ایرانی شمشہ
بھائی تری کے پہاڑ کے بعد خزان فرار ہو گیا ہے۔ یہ خبر سننے کے بعد ان
ایں پر حملہ آور ہونے کے لئے پہلے سے ہی رہا تھیں۔ یہ قبائل تھیں
میں اس وقت جب ان قبائل ایران پر حملہ آور ہونے سے لگے۔
فل ہو۔ بہرام گور کوہستانی سلسلے سے اپنے سے لشکر کے ساتھ اہل
رات کی تاریکی میں اس نے ان قبائل کو ہلک کر دینے والا شب میں
رات کی تاریکی میں بہرام گور اپنے لشکر کے ساتھ ع کے حوالہ میں
دونی احارے، جنگی لشکری دستوں میں حوالہ دی ہوں اور بہترین کرب
لوٹ پڑا تھا۔ دوسری طرف ان قبائل سے بھی اپنے خاقان کی سرکردگی میں
مل کو روکے کے بعد حوالی حملہ کیا اور وہ بھی سرگرم گور کے لشکر پر

میں دھار گھنٹوں تھوڑے تھوڑے فاصلوں اور صحرا کے سکوت میں وقت کی ہوسٹاک
میں حملہ آور ہو گئے تھے۔

یہ خبر اور ان قبائل کے ٹکرانے سے میدان جنگ دھواں دھن میں کر اہاں
ماہوں اور اس جنگ کی صورت اختیار کر گیا تھا جس میں محمود بر اہل اور پکسل

سے متعلقہ میں ان قبائل کو رات کی تاریکی میں بدترین شکست ہوئی۔ بہرام
سے اس کا سبب رہا کہ ان قبائل کا سردار جو خاقان کہلاتا تھا وہ بھی اور اس
سے سردار بھی جنگ میں ہلاک ہوئے۔ خاقان کی جگہ سیر ہو گئی اور بہت سا
سے ایران لشکر کے ہاتھ لگا کر خلیج فارس میں لور گراں۔ یہ چیلوں کے ساتھ اس
سے کا تاج بھی تھا جس میں بڑا ہرات ہڑت سے۔ یہ تاج اور کتھ کے
سے اسے طائف فتح کی یادگار کے طور پر تھوڑ کر دیا گیا تھا۔ یہ فتحی کرد
شہر میں تھا۔ ایران کے شمشہ بہرام گور نے وحشیان قبائل کی شکست
جاننے کے بعد ان کا تعاقب کیا اور اسیں ورتے جسوں سے پھر کر کے دم پر
سے بہرام گور کے مقابلہ میں ان قبائل کو اتنی جرات شکست ہوئی تھی کہ جب
ایں کا شمشہ بہرام گور قبائل کو پھر ایرانی حکمت پر حملہ کرنے کی حرت نہ

سے شکست دینے کے بعد ایران شمشہ بہرام گور سے ہندوستان کی طرف توجہ
سے اس نے لشکر کشی کی جس ہندوستان کا صدر جو شکست اس وجہ سے بہرام کا
سے اس سے ایک مشہور دشمن ان قبائل کے شاہی دل و ایران کی سرحدوں
ایں و تو پچایا میں اس سے ہندوستان بھی متکرم ہو گا۔ اس میں ہندی
سے اس نے راجہ شہت نے ایران لشکر کا خیر مقدم کیا اور مراں دے
سے اس نے فی حدائق اس سے حکومت ایران کی عین میں رہے۔

یہ بھی لکھتے ہیں کہ راجہ شہت نے اپنی بی بی بہرام گور کے عقد میں دینی
راجہ شہت نے چار ہزار ملازمہ۔ در خوش الحان سو ہزار ایرانی ارہار میں
سے اس نے ایران سے مختلف علاقوں میں سپاہ۔ ایران کے سپاہ پست و کی
سے اس نے اس سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ ایران اور ہندوستان
گور کے زمانہ میں خالصہ مسلم تھے۔

سے چاند حروں میں پرورش پالی تھی جس کا اثر بہرام کے مزاج پر پڑا اور

کر لی تھی۔ جن دونوں میں دونوں پر حملہ آور ہوئے۔ اس دنوں میں اسود اور
اس پار آہل بن قباک کا حکروں میں کا سرور اٹھ رہا تھا۔ جس تک اٹھ کا تعلق
قباک کا پوشہ تدریج عالم میں اپنی جنگی مہارت اپنی خوشنوازی اپنی فطرت اپنی
شہادت اور دینی کی وجہ سے ایک انتہائی نامور جانا پہچانا اور مشہور کردار خیال

میں اسود اور دوسرے ڈینیوب کے اس پار لینے والے ہیں قباک نے اپنے سرور
کی میں دوسروں پر حملہ آور ہونے کی فطرتی روٹوں کے حکروں قیوداوس کو
اس کے اس ارادوں کی خبر ہو گئی تھی۔ لہذا ان کا عقائد کرنے کے لئے اس نے
ایک فکر تیار کر لیا تھا۔ بن قباک نے اپنے پوشہ اٹھائی سرکردگی میں دریائے
نور یا نور دوسرے سلطنت میں داخل ہوئے۔

طرب دوسرے شہنشاہ قیوداوس کو تم کو بھی بن قباک کی پہل کی خبریں مل
قذا وہ بھی اپنے فکر کے ساتھ حرکت میں آیا اور اپنی سرمدوں کے قریب وہ
نور دوسرے کا ہوا۔

ڈینیوب کے قریب ہی بن قباک کے پوشہ اٹھ اور دوسرے شہنشاہ قیوداوس
کے سامنے صف آرا ہوئے۔ بن قباک چونکہ اپنی میں دوسروں کے علاوہ
بھی تعلق پوپا چکے تھے اس کے حوصلے بلند تھے۔ لہذا اسوں نے حملہ آور
ہو جانے کی۔ یہ پوشہ اٹھائی سرکردگی میں بن قباک کے شہنشاہوں میں
تاریخ قضاوت کی صدمہ موت کی بھی فطرتی طور پر پھر فضاں میں
اس کی موت کی فطرتی طور پر پھر فضاں میں

طرف دوسروں نے بھی حرم کر رکھا تھا کہ وہ بن قباک اپنی سلطنت میں
میں میں دیں گے۔ میں نہیں پہچانے ہوئے پھر کروں گے لہذا بن قباک کے
اب میں دوسرے بھی آہم صوبوں کی دستک دینے کے حکم آسودہ کے حوالی حاتم
ش کے حکم صومالیہ طرفوں کے سبب نور دوسرے کو چوستی صلیب کی
دول پر فوج پڑے تھے۔

مک ولی زیادہ دیر تک جاری نہ رہ سکی یہ کہ انہوں کے اندر بن قباک نے اپنے
ان سرکردگی میں دوسروں کی حالت چٹانوں کے دھوئیں کی چادر ہے جنت لذت اور
جیسی بنا کر رکھ دی تھی۔ دریائے ڈینیوب کے کنارے بن قباک کے ہاتھوں
دوسرے فطرت ہوئی۔ دوسرے میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے ہوئے۔

اس کی طبیعت شعر کمال کی طرف بھی مائل ہوئی۔ سرور میں لکھتے ہیں کہ یہ
شاعری میں ایک دیوان بھی مرتب کیا۔ یہ دیوان عمار کے تہ حاتم میں موجود
اس کے علاوہ ہرام گور نے رراحت کو ملک کی خوشحالی کا سب سے
ہوئے اس کی بہتری کی طرف بھی توجہ دی۔ کاشتکاروں کو اس کے مراعات
کے سے تہ کھدوائے۔

اس کے ضلع اردشیر خورہ اور ضلع شہر میں جہاں ہرام گور کی
ضلع ہرام گور نے محل تعمیر کرائے ایک فوجی کمانڈر بھی رہا جس کا نام اس
رکھا۔

اردوان خام کی بہتری کے ضلع ہرام خورہ اور خورہ میں جہاں ہرام گور کی
ہرام گور نے چار گاؤں بنائے اور ان میں فوجی کمانڈر بھی رکھے۔ ایک کمانڈر
لے تھا اور تین اس کے بیٹوں کے لئے اس نے تین بلخ بھی رکھے۔
ایک فوجی کمانڈر اور ایک سرور کمانڈر میں سے ہر ایک میں ایک کمانڈر
اس کے فوجی کمانڈر کے ہمارے وقت کر دیا تھا۔

اس کے فوجی کمانڈر ہرام گور 420 میں فوت ہوا۔ سرور میں اس کی وفات
ہیں کہ ہرام گور چار کمانڈر اور فوجی کمانڈر میں سے ہر ایک میں ایک کمانڈر
ایک ہیں۔ کمانڈر ہیں۔ ہرام گور میں ہیں۔ ہرام گور میں ہیں۔ ہرام گور میں ہیں۔
کھڑے اس نے اس میں کے کچھ سمیت دوسرے

کتنے ہیں راستے میں ایک بہت پرانا کھڑے ہرام گور میں
چھانک کر جاتا ہیں ہرام گور میں کھڑے سمیت ہرام گور میں
پڑا۔ کتنے ہیں ہرام گور کے ساتھ ہرام گور میں کھڑے سمیت ہرام گور میں
کھڑے ہرام گور میں ہیں اور ہرام گور میں کھڑے سمیت ہرام گور میں
پاویں ہرام گور میں ہیں اور ہرام گور میں کھڑے سمیت ہرام گور میں
ہرام گور میں ہیں اور ہرام گور میں کھڑے سمیت ہرام گور میں
گروہ ہرام گور میں ہیں اور ہرام گور میں کھڑے سمیت ہرام گور میں

()

میں ملک دوسرے سلطنت ہرام گور کے ہمارے فطرتی طور پر
قابل اسود اور ڈینیوب کے اس پار توجہ سے اور وہاں اس کے ایک

یہ کا وعدہ کیا جس کے جواب میں انہوں نے دلہن چلے کا وعدہ کر لیا۔ انیل پہلے ہی
 شہر سے نکل چلوپولس تک شہروں اور قصبوں کی لوٹ مار کرتے ہوئے بے شمار
 لوگوں کو ہلاک کر چکا تھا اب وہ مزید ضرورت بھی نہیں محسوس کرتا تھا اس لئے کہ اس
 کا مقصد خود ہی مر رہا ہو چکا تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ روسین حکومت اسے خود سات سو
 روپے پر ہی قتل کر دیا تھا اس لئے دونوں سے ملت سو پونے سو یا اور اپنے لشکر کے ساتھ
 اسے واپس لوہا کر کے اپنی سلطنت کی طرف چلا گیا۔

اس نے شیشہ خیزوڈیس کی بد قسمتی کو انیل کے ساتھ سنبھال لیا اور چلنے کے بعد وہ
 گرا اور مر گیا۔ اس کی ایک بیٹی تھی جس کی شادی مغربی روم میں ایک
 شاہی وراثت سے ہوئی تھی۔ یہی وراثتیں بعد میں وراثتیں ستم کے نام سے مغربی
 وراثتیں بن گئیں۔ خیزوڈیس جب گھڑات سے گر کر مر گیا تو اسے جو کیا اور اسے
 اپنی مراثیت نہ رہی تو اس نے اپنی بیٹی اور والدہ اعتبار میں لیا بلکہ اپنے بعد
 اسے وراثت چاہنے کے لئے اس نے اپنی بیٹی کو بھیجا۔

اس خیزوڈیس نابالغ تھا اور والدہ کی حکومت کا کردار چلائی تھی اس وقت تک
 وہ کسی کی قیادت میں نہ تھا۔ جب تخت تاج سنبھال لیا اور بالغ ہو گیا تب بھی
 اس نے کسی کی قیادت میں نہ چلائی۔ اس نے شادی کر لی۔ خیزوڈیس کی موت کے بعد ایلیریا اور
 اس کے ممالک اپنی مل کر کچھ عرصہ حکومت چلاتے رہے۔ یہیں آخر کار یہ دونوں بھی
 اس طرح کی جگہ ایک شخص پر تسلیم کا شیشہ بن گیا۔ اس کا دور بڑا امن اور خوشحالی
 کا تھا۔ اس کے ساتھ اس کے تعلقات بہتر رہے۔ اس نے جو اپنے دور حکومت میں
 اپنے کارنامے کیا وہ یہ کہ اس نے اپنے لشکر کو ایل کے وحشی قبائل کے مقابلہ کے لئے
 اپنے لئے انیشیا سے جنگجو آپ لشکر میں کوئی کرے شروع کر دیئے تھے۔ اس طرح
 ان کے لوگوں کو اپنے لشکر میں شامل کر کے اپنے لشکر کی طاقت اور قوت میں اضافہ
 کیا۔ یہ اس کے بعد ایک شخص نے اس کا شیشہ بنایا۔



اس طرف دونوں کی مغربی سلطنت کے حالات کچھ یوں تھے کہ شیشہ خیزوڈیس
 میں روسین سلطنت کو وہ حصوں میں تقسیم کر دیا تھا ایک مشرقی روم اور دوسرا
 مغربی روم کا دار حکومت روم اور مشرقی روم کا تسلیم قرار پایا۔
 اس کے بعد وراثتیں دویم پھر یورپ میں اس کے بعد شیشہ اور ایلرک کے بعد

بن قبائل نے اپنے بدشاہ ایلرکی سرکردگی میں دونوں کو شکست دینے کے لئے
 ہڈائی ہر چہ کو سنبھال لیا۔ روسین سلطنت کے اندر ملنے والے کی طرف چلے
 گئے۔ اس کے بعد روسین راستے میں آنے والے ہر شہر پر قبضے کو انہوں نے ہی
 یہی تک کہ بن قبائل ایلرکی سرکردگی میں روسین سلطنت کے مشہور اور
 ایڈرا لوہل کے قہقہے پہنچ گئے۔ روسین شیشہ خیزوڈیس نے ہواگ دھڑک کر
 لشکر تیار کیا اور دوسری جنگ کرنے کے لئے وہ ایڈرا لوہل میں بن قبائل کے
 خیمہ بن گیا۔

ایڈرا لوہل شہر کے باہر ہونے والی جنگ میں روسوں نے ملنے کی ابتدا
 کی۔ اس کے علاوہ اور اضطراب دشت اور دشت بھیجی یہاں یہیم یہیم یل روسوں اور
 طرفوں کھڑا کر دینے والے عوام کی طرح اس قبائل پر حملہ آور ہوئے تھے۔ اس
 اپنی مغربی خوشخبری کے ساتھ دونوں پر فوج پڑے تھے۔ انہوں کے اندر میں
 دینہ وصل گزریوں چھٹوں کو ترستے دشت سیاہ پوش فصلوں میں محمد سدا
 کھنڈر پناہ گاہوں کی صورت اختیار کر گیا تھا۔ ایڈرا لوہل شہر سے باہر بھی بن
 روسوں کی حالت غصہ کی تھی۔ زدن، حرف و کلم کی قدر نہیں کرتے تھے۔ وہ
 گولوں، گھنٹوں، گھنٹی گھنٹی جیسا کہ اس کے لئے دیا تھا۔ ایڈرا لوہل کے باہر
 کے ہاتھوں دونوں کو دوسری شکست ہوئی۔ یہاں بھی دونوں کا شیشہ خیزوڈیس
 لشکر کو لیکر ہواگ گیا۔ دونوں کے پڑاؤ سے بن قبائل کو ست جھٹکا۔

دونوں کو ایڈرا لوہل کے باہر بدترین شکست دینے کے بعد بن قبائل
 سلطنت کے اندر ملنے حصوں کی طرف پیش قدمی کی۔ یہاں تک کہ وہ لوٹ مار کر
 شہروں کو آگ لگاتے ہوئے دونوں کے بڑے شہر چلوپولس پہنچ گئے۔ یہاں
 روسین شیشہ خیزوڈیس ایک نیا لشکر لے کر اس قبائل کی روانہ روک کھڑا ہوا۔
 چلوپولس کے بعد ایک بار پھر روسوں اور بن قبائل کے درمیان خوفناک
 جنگ ہوئی۔ دونوں کی بد قسمتی کہ اس جنگ میں بھی انہیں بدترین شکست ہوئی
 قبائل بن کے مقابلے میں بہترین نتائج بن کر نمودار ہوئے۔ لگاتار تین جنگوں
 کھیلنے کے بعد روسوں کو یقین ہو گیا تھا کہ اب وہ کسی بھی میدان میں بن قبائل
 سے کرا نہیں سکتے۔ اپنی سلطنت سے نکل جہنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ لہذا اس
 کے بدشاہ انیل کے ساتھ گفت و شنید کا سلسلہ شروع کیا۔
 اس گفت و شنید کے نتیجے میں دونوں سے بن قبائل کے بدشاہ انیل کو

دیکھئے مغربی رومن سلطنت کے شہنشاہ بنے۔ یہاں تک کہ لارک کے بعد رومنوں کا شہنشاہ بنے۔ یہ دیشین سوئم شرقی روم سلطنت کے شہنشاہ تھیودورس۔ یہ بھی تھا۔ اس دور تک شمال کے خلف قبائل نے "برگنڈین" فریک اور گاتھ وغیرہ رومنوں کی مغربی سلطنت پر حملہ آور ہو کر ان کی طاقت اور قوت میں کٹاک کے آثار پیدا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ دیشین نے پوری کوشش کر کے ایک روم کے لشکر کو تفریق بخش۔

لیکن دیشین سوئم کی بد قسمتی کہ بن قبائل کا بادشاہ ایتھل شرقی رومن سلطنت تھیودورس کو قتل دینے کے بعد تسمیع کی حدود سے نکلا اس کے رومنوں کی مغربی سلطنت کا رخ کیا۔ ایتھل چاہتا تھا کہ جس طرح اس نے رومنوں کی طاقت کو اس کے اندر دھکے دے کر لوٹ مار اور بھارت کی جہ نور انہیں اپنے اور مغلوب کیا ہے اسی طرح وہ رومنوں کی مغربی سلطنت میں بھی داخل ہو کر ان کے لئے اور ان کے سامنے ایک قانون ایک نظام قوت کی حیثیت کو قتل دینے کے لئے اپنے لشکر کے ساتھ پوری بقیہ روم کی مغربی سلطنت کی طرف بڑھا۔ رومنوں کی مغربی سلطنت کے لوگوں کو جب خبر ہوئی کہ رومنوں کا شرقی روم ویرانہ اپنے سامنے مغلوب کرنے کے بعد وحشی بن قبائل کا بادشاہ اندر اپنے روم کے ساتھ رومنوں کی مغربی سلطنت کا رخ کر رہا ہے تو وہ چونکہ غمزدہ ہوئے اور سے بچنے کے لئے سنی و پکار شروع کر دی کچھ لوگوں نے شروع کر دیا کہ وہ ایتھل سے جان چھڑاں یا اسے لیکن رومنوں کی مغربی سلطنت کے بلحاظ اس کا خراب ہو چکی تھی کہ وہ ایتھل کو پیش کرنے کے لئے کچھ جمع نہ کر سکے۔ آخر کچھ شہنشاہ دیشین اور اس کے مشیروں اور چاہنے والوں نے ایک عجیب و غریب اور استعمال کر کے انہوں نے ایتھل کے حملہ سے بچنے کی کوشش کی۔

وہ تجویز یہ تھی کہ دیشین سوئم کی ایک بہن تھی جس کا نام حوریا تھا۔ یہاں اس کے حسن اس کی خوبصورتی کا کوئی ثواب نہ تھا اور اس کی خوبصورتی ہی رومنوں کی مغربی سلطنت میں تھی۔ بلکہ شرقی سلطنت میں بھی اس کی خوبصورتی کے بڑے چہرے تھے۔ آخر یہ تجویز پیش کی گئی کہ حوریا اپنے ماضی کے دربار بن قبائل کے بادشاہ ایتھل سے گفت و شنید کرے اور اسے شکایت کرے۔ رومنوں کو امید تھی کہ بن قبائل کا بادشاہ ایتھل حوریا کے حسن و شبابت خوبصورتی کے چہرے سے متاثر ہو کر ضرور اس سے شکایت پر آمادہ ہو جائے گا اور اگر اس

تجویز کی گئی تو حوریا مغربی رومن سلطنت کو ایتھل کے حملوں سے بچانے میں کامیاب ہو گئی۔

اس تجویز کے تحت دیشین سوئم اور اس کے مشیروں نے یہ تجویز حوریا کے سامنے پیش کی۔ حوریا نے اسے تسلیم کر لیا۔ بن حوریا رومن قاصدوں کے ساتھ بن قبائل کے ایتھل کی طرف روانہ ہوئی۔ جو اس وقت اپنے لشکر کے ساتھ دریائے رائن کے کنارے پہنچے ہوئے تھا۔ حوریا اور قاصد ایتھل کی خدمت میں پیش ہوئے۔ حوریا کی طرف سے ایک انتہائی پیش قیمت اور بڑی ثواب دہنگھی پیش کی گئی اور ساتھ ہی بن حوریا کے سامنے ایتھل کے سامنے پیش کیا۔ حوریا کے حسن و شبابت اس کی خوبصورتی اور ایتھل کے سامنے پیش کیا۔ حوریا کو وہ اپنے حرم میں داخل کرنے پر آمادہ ہو گیا لیکن ساتھ ہی اسے یہ شرط پیش کی کہ حوریا کے ساتھ شکایت کے بعد مغربی رومن سلطنت کا اوجھڑا کرے۔ حوریا نے اسے یہ شرط تسلیم کر دیا۔ حوریا نے ایتھل کی اس تجویز کو تسلیم کر دیا۔ حوریا نے ایتھل کے قتل دینے کے تحت مغربی رومن سلطنت حوریا کے حملوں میں بیٹھ کر رومنوں کی بھی صورت اسی تجویز کو تسلیم کرنے پر تیار نہ تھے۔ یہ غریب ایتھل کو اس نے مغربی رومن سلطنت پر حملہ آور ہونے کی تیاریاں شروع کر دیں تھیں۔

دوسری طرف رومنوں نے بن قبائل کے بادشاہ ایتھل کو استبداد کرنے کے لئے اپنے ایک مشیر کو تیار کیا۔ یہ مشیر ایک انتہائی جگمگ اور خوشخوار جرمن خیل کی جھانکا اور اس میں یہ شکل کے "برگنڈین" فریک اور گاتھ قبائل کے خلاف بہترین کامیابیاں اور فتوحات حاصل کیں۔ چنانچہ رومنوں کو یہاں پر بھی حوریا کے "برگنڈین" فریک اور گاتھ قبائل کی فتح پر بھی شکست دے کر ہراک چلنے پر مجبور کر دئے گئے۔

ایتھل دریائے رائن کے کنارے سے اٹھ کر اس کی لڑائی "فلسوں" کے چار سو ملے۔ یہاں راکھ اور کھجور کے دوگ کی طرح حرکت میں آیا۔ دریائے رائن کو اس نے پار کیا۔ اسی رومن سلطنت میں داخل ہوا اور وحشت کے اندھیروں میں پہنچ کر اوتوں اور لاس دنیا میں بے دخل ہو گیا۔ سستی ستم گرازیوں کی طرح آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ رومن جرمنوں کے اپنے لشکر کے ساتھ ایتھل کی راکھ دوگ کھڑا ہوا۔

لورین کے سامنے آتے ہی بن قبائل کا بادشاہ ایتھل افسانے دور و الم کی جہ روم میں "مذہبی دل کی بھارت" کے آزار کی طرح رومنوں پر حملہ آور ہوا اور پہلے ہی حملہ اس نے رومن لشکر کی حالت دکھ کے استعارے "تھیر کے دوگ" جیسے بنا کے رکھ دی۔ رومن جرمن لورین جو انتہائی بلوار اور جگمگ خیل کیا جاتا تھا۔ وہ ایتھل کے سامنے

مہوں کی بے جہت مسافروں میں زندگی کی تلخ گہ شہوں میں گھر کے رہ گیا تھا۔ ان
 اٹلانے دو من جرنل اور میں کو بہترین شکست دی اور فورس بڑی مشکل سے
 کر اٹلانے کے سامنے سے بھاگا تھا۔ دوائے ڈینیوب کے کتارے دونوں کو
 دینے کے بعد اٹلانے اپنے لشکر کے ساتھ جست و خیز کرتا ہوا ایک شہر سے دوسرے
 بہتی سے دوسری بہتی اور ایک قصبہ سے دوسرے قصبہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
 کیا خاک و خون! آگ اور مرگ کا بھس کیا تھا۔ دوسری طرف دوسرے
 نہیں بیٹھا ہوا تھا۔ اسے جب خبر ملی کہ دوائے ڈینیوب کے کنارے اس کے
 اور میں کو بہترین شکست ہوئی ہے تو اس نے ایک نیا لشکر تیار کرنا شروع کیا۔
 دونوں کے علاوہ اس نے دھنسی کاٹھ 'برگنڈین' فریک اور دوسرے خوشخوار غیر
 کرنا شروع کیا تھا۔ اس طرح ہن قائل کا مقابلہ کرنے کے لئے فیصلہ دیا۔
 بڑا لشکر تیار کیا اور اس لشکر کی تعداد اس لشکر سے کہیں زیادہ تھی جو اس
 جرنل اور میں اٹلانے کے مقابلے کے لئے تیار کیا تھا۔

دوسری طرف اٹلانے ایک شہر سے دوسرے شہر کا رخ کرنا ہوا اسی کے مشورہ
 طرف بڑھا۔ اس وقت تک اور میں بھی اسے لشکر کو لشکر کھنچ چکا تھا اور میں
 روم روک کھڑا ہوا۔ اور میں اب مطمئن اور حوصلہ مند تھا اس لئے کہ اس بار
 صیاح کیا گیا تھا اس کی تعداد اٹلانے کے لشکر سے کہیں زیادہ تھی اس کے بعد دوا
 کنارے سے اس کے ساتھ بھاگنے والے لشکر بھی اس کے ساتھ آئے تھے۔
 سے ہر صورت میں انجام لینے کی قسمیں کھا چکے تھے۔ اس طرح ایک بار ہم
 پر دشمن اور ہن ایک دوسرے کے سامنے صف آراء ہوئے۔

دشمن پہلے حملہ آور نہیں ہوئے شاید وہ پہلے اپنے آپ کو دقت تک
 تھے۔ لہذا حملہ آور ہونے میں ہل اٹلائی گئی۔ اٹلانے دونوں ہاتھوں کی ٹھک
 جتہ کے گھوڑوں کی گھڑیوں کی گھڑیوں کے حصار تحیری آرمیوں اور
 میں قلم و کندہ کے بحر کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

دونوں نے بڑی جرات مندی اور کمال صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے
 کو روکا لگتا تھا۔ لہذا اپنے آپ کو دقت تک محدود رکھنا چاہتے تھے اسی لئے
 میں کچھ دیر تک وہ بے جسم آرمیوں کی فوج کی فوجیں کھینچتے کھینچتے
 کرلوں کی طرح بے رہے لیکن اپنی یہ پوزیشن دشمن زیادہ دیر تک برقرار نہ
 اس لئے کہ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے اپنے لشکر کے آگے بڑھنے والے ایما

بے جہت ہی کوالوں میں جنگی غریب بھاگ کر شروع کیے ہی فوجوں کے جواب میں
 ان نے لشکر کی مدد میں لشکر کے اندر خیانت کی گہرائیوں میں دھنسی سچوں بے بسی و
 طرف اور ملوہوں کی نوید میں کرندوں کے گیتوں کی طرح گستا شروع ہو گئے
 ان کے لگنے کے بعد لگتا تھا کہ اٹلانے کی سرکردگی میں لڑنے والے ہن خاک و آتش
 طرح پھٹ پڑے ہوں اور وہ جہت سے انداز میں حملہ آور ہوتے ہوئے دونوں
 اور 'فریک' اور دوسرے دونوں کے علاقے دھنسی قباک کے دل کے دروازوں پر
 ایک بے لگے تھے۔

دشمن کا قتل 'فریک' 'برگنڈین' اور دیگر خوشخوار قباک نے اپنی طرف سے
 ان کی کہ کسی نہ کسی طرح ہن قباک کے حملہ کی مدد تمام کرتے ہوئے ہن پر
 اور اس میں کالوں کے مقام پر شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں لیکن ان کی
 اور بیعت ہوئی۔ اس لئے کہ اٹلانے اس کے ماتحت لڑنے والے جنوں نے انوں
 اپنے دشمن کی حالت بوند بوند پانی کو ترستے پلوں اور اس مصلحت رتوں ہے
 انی اور کھڑی کے ہن تختوں جیسی کر کے رکھ دی تھی جس میں دیکھنے چاہت کھانا

ان کے میدان میں ایک بار پھر اٹلانے کے مقابلے میں دونوں کو بہترین شکست ہوئی۔
 ان کے مقابلے میں بھاگ کھڑے ہوئے جبکہ اٹلانے اپنے لشکر کے ساتھ بڑے
 اور میں اپنے سامنے شکست کھانے بھاگتے ہوئے دونوں کا تعاقب کیا تھا اس تعاقب
 ایک خوشخوار 'دروغی' اور دروغی کا مظاہرہ کیا کہ بھاگتے ہوئے دونوں کی
 ان کے موت کے گھٹ انکار دو دونوں کا سپہ سالار اور میں اور اس کے چھوٹے
 ان کے حلوں سے ایسے خوفزدہ ہوئے ہن پر انکی دھشت طاری ہوئی کہ وہ اٹلانے کی
 لنگ کر لشکر کی طرف بھاگ گئے وہ جانتے تھے کہ اٹلانے میں جہل کہیں بھی وہ
 اٹلانے اپنے لشکر کے ساتھ ہن کا تعاقب کرے گا اور ہر صورت میں انہیں موت
 ان کے رہے۔ لہذا قلعہ پہنچ کر مغربی دشمن سلطنت کے سپہ سالار اور میں نے
 سلطنت سے ہٹ کر ان سے انکار کر دیا اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ اگر اٹلانے
 ان مغربی دشمن سلطنت کی مدد کی تو اٹلانے انہیں چھوڑ کر مشرقی سلطنت کی طرف آئے
 اور ہن کی لحد سے لحد بھاگے رکھ دے گا۔

ان کے اندر کوئی ایسی طاقت نہ رہی تھی جو نہ اور اور دراز دست اٹلانے کو مدد
 ان مرض سے اپنے سامنے آنے والے ہر شہر کو لوٹ کر آگ لگاتا رہا یہاں تک کہ

اس کے فکر کے پاس اس قدر سلاں جمع ہو گیا کہ انشا کے فکر کا حرکت کرنا اور دوسرے کے دیکھا تھا۔ اٹلی پر بن حملوں کے دوران انشا اور اس کے نظریات قدر ساڈو سلطان اور مل و دولت لگا جس کی گنتی اور شمار تک نہ کیا جاسکتا تھا۔ اسواں اور چاندروں اور دوسرے سلطان کو سمیت ہوا انشا اپنے فکر کے ساتھ چلا گیا۔

اس کے چند ہی دن بعد انشا اٹاک اپنے غیر میں موہ لیا گیا اس طرف انشا کی موت پر سکے کا سلسلہ لیا اس لئے کہ انیس انشا کی طرف سے ہر وقت لگا رہتا تھا۔ انشا نے اٹلی پر حملہ آور ہو کر دونوں کی طاقت اور قوت کو بیک رکھ دیا تھا اور دونوں کی فکری حیثیت پر اس نے ایسی ضرب لگائی تھی کہ جیسا اپنے لئے کوئی فکر تیار نہ کر سکے۔



مغربی رومن سلطنت کا شہنشاہ شینین سوئم تھوڑے ہی عرصہ بعد فوت کے بعد ایک شخص رومولوس مغربی رومن سلطنت کا شہنشاہ بنا۔ رومولوس سلطنت کا آخری شہنشاہ تھا۔ رومولوس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں تھا بلکہ وہ کرچہ و بیکہ کر رہا تھا۔ بڑے بڑے فکروں کو اس نے کل کر کے ہی کاٹا۔ لہذا رومولوس کے پاس نہ دولت تھی نہ عسکری حیثیت لہذا مغربی رومن سلطنت دیکھتے ہوئے بیٹھ نے یہ فیصلہ کیا کہ مشرقی اور مغربی رومن سلطنت دونوں اس طرح رومولوس کے بعد مغربی رومن سلطنت میں شہنشاہیت کا خاتمہ کر رومن سلطنت کے ساتھ شلک کر دیا گیا اس طرح مشرقی رومن سلطنت دونوں کا پہلا شہنشاہ تھا جو مشرقی اور مغربی دونوں سطحوں کا شہنشاہ بنا۔

دونوں سطحوں کے اس لوہے سے اٹلی کی کمیت کم ہو گئی اور روم شہر قائم ہو گئی اس کے مقابلہ میں مشرقی رومن سلطنت کو خوب اہمیت ملی اور مرکزیت حاصل ہوئی جو اس سے پہلے کسی بھی شہر کو نصیب نہ ہوئی تھی۔ روم پوری رومن سلطنت کا شہنشاہ تھا جس کی حدود پورے یورپ کے فائدہ پہنچی ہوئی تھی۔



ایرانی سلطنت میں ہیرام گور کی وفات کے بعد اس کا بیٹا یزگرد دوم کے لقب سے شہنشاہ بنا۔ یزگرد دوم میں اپنے باپ ہیرام گور کی سی شہانہ صفات تھیں نہ کہ وہ کسی قدر رکھتا تھا چنانچہ اس نے تخت نشین ہوتے ہی امرائے سلطنت کو خطاب کیا۔

اس بات کا اعتراف کرنا ہوں کہ آپ مجھ سے میرے باپ جیسی بہادری کی توقع نہیں کر سکتے ہیں حکومت کو چلانے کے لئے میں عقل و تدبیر سے کام لے رہا ہوں گا۔ اور ایک نئی کو کسی حال میں نہ چھوڑوں گا۔ باپ کی طرح بیٹے کو درپے تک دو ہزار دن کا بگڑا گوش میں بند کر سلطنت کی بہبودی اور فلاح کی تدبیریں کیا کروں

م قاتلے سے فکر یزگرد دوم تک ایرانی سلطنت میں یہ روایت چلی آئی تھی کہ ہر پے پے جتنے میں حکومت کے عہدیداروں کو یہ اجازت تھی کہ وہ بادشاہ کے حضور آکر اپنی باتیں اور بے فکرگیوں کو جو کہیں واضح ہوں عرض کریں اور اس کا مداوا کیا جائے۔ یزگرد نے اس رسم اس دستور کو ختم کر دیا۔

ت نشین ہوتے ہی یزگرد دوم کو تین بیٹی بیٹی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مسئلہ یزگرد کا رومن سلطنت تھی جو گاہے گاہے ایرانیوں سے چمچر خانی کرتی۔ یزگرد نے سب سے پہلے رومنوں کی طرف توجہ دی یزگرد کے دور میں رومن شہنشاہ و ہس تھا۔ رومنوں اور یزگرد کے ساتھ چھوٹی سی ایک جنگ ہوئی جو تاریخ میں نہیں رہ گئی۔ قصیر دم قصدا و ہس بھی کسی بڑی جنگ کے لئے تیار نہ تھا۔ اس جنگ کے بعد اس نے صبح کی پیش کش کی۔

سلطنت کے معاملہ کی دوسری طرف ہوا کہ ایران اور روم کی مشترک سرحد پر کوئی شہر مشترک تھے تعمیر نہیں کرے گی۔ اس کے علاوہ ایک شہر یہ بھی طے ہوئی کہ حکومت و روم کے مقام پر جو قابیلیوں کے آگے جانے کا راستہ تھا مستحکم چھو بیلا اور اس کے اخراجات کا کچھ حصہ رومن حکومت میں آدا کرے گی۔ چنانچہ حکومت نے وہی اس شہر کے مطابق چھو کیاں قائم کر لیں۔

یہ مسئلہ جو تخت نشین ہوتے ہی یزگرد کو پیش آیا وہ بن قبائل کے مسئلے سے تھا۔ تخت نشین ہوتے ہی بن قبائل کے چھوٹے چھوٹے گروہ پھر اپنی لاپتہاںوں اور نکل کر ایرانی سلطنت پر حملہ آور ہونا شروع ہو گئے تھے۔ یزگرد نے ایک بہت طاقتور فوج تیار کر کے بن قبائل کی طرف روانہ کیا اور انہیں شکست دی یہاں تک

کہ وہ انیس گورگن سے بھی جہاں ان کی بددش حتیٰ مار سگانے میں کامیاب ہو
معم میں بدکرد نے جو طلاق کا کیا وہاں ایک نیا شہر اس نے بنایا اس شہر کا
شہرستان بدکرد رکھا یہاں وہ چھ سال تک رہا۔ یہیں سے چل کر بہن عارت کو
لے۔

اس کے بعد بہنوں کے ایک ذیلی قبیلے ہم جس کا قادی تھا اس نے اس
طریقے مالکان پر حملہ کیا۔ یہ قبائل بار بار پہنچا ہوتے اور پھر بھارت کرنے لگے۔
یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا۔ آخر بدکرد ان ساری قبیلوں اور
کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس طرح بہنوں کے مقابلے میں اس نے اپنی سرور
کر لیا تھا۔

تیسرا اور سب سے بڑا مسئلہ بدکرد کو تخت نشین ہونے ہی پیش آیا۔
وہ اپنی تبلیغ تھی۔ یہاں بہنوں نے بدکرد کے زمانے میں بدے دور و شور سے
شروع کیا اور آرمینیا کو اپنا مرکز بنایا۔ جس سے حکومت ایران اور امیران
معدوں کو سخت تشویش ہوئی۔ حکومت کو اس وجہ سے اور بھی زیادہ تشویش
میسائی بہنوں کو شوق و شوقین سلطنت کی پوری حمایت اور مدد حاصل تھی۔

ایرانی امیران اور حکومت سے یہ مطالبہ کرنے لگے تھے کہ آرمینیا کے
بہنوں کے اثر میں آکر یہاں تسلیم قبول کر چکے ہیں اسیں اب اپنے قدیمی
جائے اور یہ فیصلہ ہوا کہ یہ کام شفقت اور محبت سے کیا جائے۔ چنانچہ بدکرد
وزیر سرزسی کو اس غرض کے لئے آرمینیا بھیجا لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی۔ بدکرد
ایرانی دارالحکومت وائن میں اب یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ جب تک
یہاں تسلیم کا دور رہے گا ایرانی تسلط برقرار نہیں رہ سکے گا۔ آخر امیرانے سلطنت
کے طور سے سے ایرانی سلطنت کے وزیر سرزسی کے اپنے ہارشاہ بدکرد کی
آرمینیا کے امراء کے ہم لیہاں جاری کیا۔ اس لیہاں کی تحریر یہ تھی اس طرح کہ
”ہم نے اپنے مذہب کے اصول اور قواعد جو حقیقت پر مبنی اور مطبوعہ
لکھوا کر تم کو بھجوائے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ تم جو مذہب کے حق میں اس
اور ہمیں عزت ہو ہمارے پاک اور سچے مذہب کو قبول کرنا اور اپنے مذہب کو ہم
کے متعلق ہم کو پہچانی معلوم ہے کہ وہ باطل اور سب کا تادم ہے۔

ہمارے اس لیہاں پر توجہ کرو اور بلیط خاطر اور داریا و رغبت اس
کسی اور قسم کے خیالات کو دل میں جگہ نہ دو۔ ہم نے ازراہ موافقت تم

ن ہے کہ اپنے موعوم مذہب کے اصول جو اب تک ہماری خرابی کا موجب رہے
ہیں ہمیں لکھ کر بھیجو۔ اگر تم ہمارے ہم مذہب ہو جاؤ گے تو گرجستان اور آرمینی
ہماری مائرتلی کی عزت نہیں کر سکے گی۔“

ایں اور بیٹام جب آرمینیا کے یہاں بہنوں کو ملا تو اس لیہاں کے پیش نظر آرمینیا
کا ایک عام اجلاس ہوا جس میں ملے ہوا کہ بدکرد کے مقابلے کا جواب
ہے۔ چنانچہ ایک انتہائی سخت اور مستحکم مراسلہ ایران کے شہنشاہ بدکرد کو بھیجا
معلوم ہوا تھا۔

یہاں مذہب جس کے حلقہ میں معلوم ہے کہ ہے سربا ہے اور ہے عقل
مذہب کا نتیجہ ہے اور جس کی تکمیل آپ کے بعض جہانے اور ہمارے عالموں
پہنچائی سے وہ اس قابل نہیں کہ اسے تسلیم کرنا جائے۔ ہم ہرگز آپ لوگوں کی
نہاں نہ چاہتے اور آگ کی پرستش نہیں کرتے اور زمین اور آسمان پر آپ کے
نام ان میں سے کسی کو نہیں مانتے بلکہ خدا کے واحد اور برحق کی عبادت
ہو رہی ہیں اور آسمان اور ان تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے جو ان کے اندر

ہو رہے ہیں کے بعد ایران کے شہنشاہ بدکرد نے بڑی شفقت بڑی محبت سے بعض
اور شہزادوں کو یہ میسائی بھائی کی حمایت میں پیش پیش تھے اپنے ہاں دعوت پر
اس قدر دبا لے دعوت قبول کر لی اور ایران میں داخل ہوئے۔ ایران آکر ان
ہاں نے سلطنت سے نام لیا اور یہاں ہوئے کے بعد خود ایران کے شہنشاہ بدکرد
نے زمین داریا کہ وہ ایران کے رہتلی مذہب کے جڑ ہیں۔ یہ اس زمانے کا واقعہ
ہے۔ وہاں کی جنگ میں مصروف تھا۔ بدکرد کو امراء کی باتوں کا یقین آ گیا۔ لہذا
وہ جاگیریں واپس کر دیں جس کی قبلی کا اس نے حکم دیا تھا۔ تاہم بدکرد
وہ کی کہ اس نے بعض شہزادوں کو برقیل کے طور پر ایران میں رہا کر لیا اور
یہاں معیہ تبلیغ کے لئے آرمینیا بھیجا۔ یہ وہ طرز تھا جب بدکرد نے بہنوں کو
گورگن سے نکال دیا تھا۔

اس سے میں آرمینیا کے بعد سارے حکومت ایران کے خلاف بغاوت کی تیاریاں
اور پادری لوگوں کو حکم کلا ایران کے خلاف جنگ پر ابھارنے لگے لیکن
اس بغاوتوں میں دھمکتی چلی آتی تھی جس کی وجہ سے وہ ایک جھڑپ کے
دور میں حکومت ایران کے خلاف شورش اٹھ کھڑی ہوئی تاہم وہاں کا ایک

نے شکی خاندان کا ایک طاقتور سردار جس کا نام الہام تھا وہ جوئے بھالی فیروز کو
خود فیروز کی طرفدار میں اس نے اندر ہی اندر فکرمع کرنا شروع کیا
وہ ہرگز پر حملہ آور ہوا۔ ہرگز نے اس جنگ میں شکست کھائی اور امیر کو
سردار کو پہنچا۔ الہام نے ہرگز کا خاتمہ کرنے کے بعد جوئے بھالی فیروز کو
کر 459 میں ایران کا شہنشاہ بنا دیا۔

یہ فیروز ایران کے شہنشاہ کی حیثیت سے تخت نشین ہوا اسی سال اپاہیہ میں
نے خلاف بیعت اٹھ کھڑی ہوئی۔ الہام نے ہرگز کے مغربی سمت دھج ہے
پر ہڑی تختی سے فکرمع کی اور باقیوں کی سرکوبی کے وہاں پھر اس نے
خاک لٹا دیا تھا۔

یہاں تک ایرانی شہنشاہ فیروز کو یوں سے ہڑی تکلیف اور اذیت پیش آتی
تھی کہ اس نے اپنی قلعہ سلی تختی فیروز کے دور حکومت کے شروع ہی میں
خارج ہوا اور دریائے نیل سے دریائے دجلہ تک کا قلم ملاقہ اس علاقے
پر قبضہ کیا۔ یہ قلعہ تین سال تک جاری رہا لیکن فیروز نے رعایا کو قلعہ سے بچانے کے
لیے ہرگز کا تختہ پھینک دیا۔

یہ کہتے ہیں کہ فیروز نے ہرگز میں ایک ایچی بھیج کر اعلان کیا کہ تو ہرگز اور امیر
خاک کے دشمن۔ قریبوں اور مساکین کو دے۔ اس کے علاوہ ایرانی کے شہنشاہ
نے امیر کو مزید یہ کہ قلعہ کا قلم پھینچانے میں کسی بھی طرح کی کوتاہی کے
بدون اس سے یہ بھی تنبیہ کی کہ اگر کوئی شخص ہرگز سے مرگیا تو اس کے
خون کی امیر اور تو ہرگز کو چھوڑ جائے گی۔ ایرانی شہنشاہ فیروز نے اس پر اکتفا
نہ کیا۔ قلعہ کی زنکین اور مشین سے قلعہ پر حملہ کیا۔ اس نے علاوہ اس سے
بے شمار خزانوں کے دروازے کھول دیے تھے۔

ایران کے شہنشاہ فیروز نے افسندہ کی سے اہل ایران کو موت کا حکم بولنے
پر قلعہ کا زمانہ ختم ہونے کے بعد فیروز نے قلعہ کے اثرات دور کرنے میں
بے پائی کے خیرے کو خشک ہونے کے باعث بہاؤ ہو گئے تھے پھر سے غیر
ن خیر کے سلسلے میں ہر سال ایران میں ہش بھی مناد جاتا رہا۔

یہ میں گیارہ کرنے کی پوری پوری جدوجہد کی۔ ایلیہ کے طور پر جو فصلا۔ لیا
نے سے مخالف کر دیا۔ اس کے علاوہ اس نے کسانوں کو سب سے بچ تقسیم کئے۔
اس نے دے کے علاقے میں رام فیروز، گورگاں میں روشن فیروز اور

سردار جس کا نام وزد تھا وہ شکی خاندان سے تعلق رکھتا تھا ایرانی حکومت کا
پہلا ترک کر کے پھر اپنے قدیمی مذہب پر آگیا۔

انہوں نے اس سلسلے میں دوسروں سے مدد مانگی لیکن دوسروں اس وقت
خطرے کا سامنا کر رہے تھے اس لئے دوسروں کی طرف سے کو مینیا کے مینا
نے مل سکی۔ ایران کے شہنشاہ ہندو نے ایک چھوٹا سا فکرمع کو مینیا کے مینا
کے لئے روانہ کیا اس لئے کہ ہندو اس وقت مین قباکس کے ایک اہل قبیہ
مالکان کے مقام پر جنگ میں الجھا ہوا تھا۔ چھوٹا سا چھوٹا ایرانی فکرمع ہندو
بیعت قبول کرنے کے لئے روانہ کیا تھا کہ مینیا کے باقیوں نے اس ایرانی
حکومت دی اور اسے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔

اتنی دیر تک مالکان کے مقام پر ہندو مین قباکس کے قبیلے کیدار میں
اور انہیں بدترین شکست دی۔ اب اس نے کر مینا کا رخ کیا۔ انہیں اور
شکست دی اور انہیں اسے کیر کر دیا۔

ہندو کو پوری اسیر کر کے ایران لے گیا جو ہندوؤں کے اصل باپ
لنا سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ کر مینا کی حکومت ایک ایرانی
گلی اور کر مینا میں اس وقت ہندو مینا سے سلطہ ہوتا ہے کہ کہ
اس وقت تک پوری طرح بڑا نہ بکھڑی تھی۔ اس بیعت کو قبول کرنے کے
ہوئے۔ مینا میں لکھا ہے کہ کر کوک شہنشاہ مینا کے قریب
میں اپنی لانا ہشپ کے قتل ہوئے۔ یہاں اب تک شہنشاہ کے باپ
میں ان کا خون بہایا گیا تھا ہر سال اہل مینا ہوتا ہے اور مینا کی بار سال
457 میں ہندو فوت ہوا تو اس وقت اس کا بیٹا جہانگیر ہندو

جس کا نام فیروز تھا وہ مینا میں تھا جہاں کی حکومت اسے اس کے باپ
رکھی تھی۔ جوئے بھالی فیروز کی غیر حاضری سے ہندو کے چھوٹے بچے اور
بھائی ہرگز نے قلعہ اٹھایا۔ وہ اس وقت پایہ تخت ہندو مینا میں موجود تھا
وہ تاج و تخت کا دھجہ دار ہوا اور امراء سلطنت اور ایران کے مینا
وہ شہنشاہ کا جانشین تسلیم کر کے اس کی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔

دوسری طرف فیروز بھی اپنے دعویٰ تخت و تاج سے دستبردار رہا
اتنی فوج نہ تھی نہ اسے دوسروں سے تھے کہ ایران کے پایہ تخت پر
میں اس کی اپنی حکومت کو بھی اپنے چھوٹے بھائی ہرگز سے ختم

ی میں کامیابی حاصل کی۔ عیسائیوں کے دلوں گردوں کی اس چپقلش سے
بعد ایران کے بادشاہ فیروز کے لئے ایک اور مصیبت اٹھ کھڑی ہوئی۔
اس نے اس سے پہلے دشمنوں کے خلاف جلا کر رہے تھے اب انہوں نے
ایران کے مہاجرین کے بعد ایرانی سلطنت کا رخ کیا۔ اس قبائل کی اس ہزار
اور ایرانیوں نے انہیں کے باہم اختلافات کو فراموش کر دیا اور بن قبائل کے
میں رہنے لگے۔

قبائل کا نظر ایرانی سلطنت کی طرف بڑھتا اس کی سرکوبی کے لئے ایک
کار کے ساتھ ایرانی شہنشاہ فیروز حرکت میں آیا۔ ایرانیوں کی ہنوں کے ساتھ
میں بدھ متی سے اس جنگ میں ایرانی کے شہنشاہ فیروز کو ناکامی اور شکست کا
اس شکست کے بعد ایران کے شہنشاہ فیروز نے سور کے سردار اور انہما کے
میں سے آپس میں مصالحت کے لئے گفت و شنید کئی شروع کی۔

ایرانی شہنشاہ اور بن قبائل کے بادشاہ خوش نواز نے یہ طے کیا کہ ایرانی شہنشاہ
ان دشمن بن قبائل کے بادشاہ خوش نواز سے کر کے باہمی اختلافات کا دروازہ
بند کر دے۔ اس شروع بہ مصالحت نہ ہو سکی لیکن بعد میں ایران کے شہنشاہ
شہ کو پورا کرنا ایرانی وقار کے برابری سمجھے ہوئے بنی بنی اور شرابی کے
میں خوش نواز کے رشتہ ازدواج میں منسلک کرنے کے لئے اس کے براب
بن قبائل کے بادشاہ خوش نواز نے اپنے حرم میں داخل کر دیا۔

جلد ہی مکمل کیا کہ فیروز کی بھیجی ہوئی لڑی ایرانی شہزادی نہیں بلکہ ایک
لڑکی تھی۔ یہ خبر ہوئی تو وہ ایران کے شہنشاہ فیروز کی اس بدھمتی پر سخت
غور اور اس نے ایران کے شہنشاہ فیروز سے اس مسئلے میں نظام لینے کا ارادہ

اس کی تکمیل کے لئے انہوں نے بادشاہ خوش نواز نے فیروز کی طرف اپنی
سے یہ اطلاع دی کہ ہوں کے کچھ ہائی قبائل اس کی بات نہ مانتے ہوئے
میں اور ہونا چاہتے ہیں لہذا فیروز اپنے کچھ فوجی سرداروں کو خوش نواز
میں ہونے صرف یہ کہ باقی انہوں کے خلاف اس کی مدد کریں بلکہ خوش نواز
کا فرض بھی ادا کریں۔

خوش نواز کی اس اٹھا کے جواب میں تیس سو فوجی سوار بن بادشاہ خوش نواز
دیکھتے۔ جو بنی یہ سوار خوش نواز کے پاس پہنچے تو اس نے بعض کو قتل

آذربائیجان میں رام فیروز نام کی نئی بستیوں اور شہر آباد کئے۔

ایران کے شہنشاہ فیروز کے بعد حکومت میں ایران میں ایسے دہائے ہوئے
علم اور ستم ہوئے۔ اس کا باعث یہ تھا کہ ایرانی مملکت میں یہ مشہور ہو گیا تھا
نے دو درستی معبودوں کو زندہ کمال کھینچ کر مڑا ڈالا تھا۔ اس لئے یہودی تو
بجھتا پڑا۔ اس سختی اور ستم میں سب سے زیادہ اصفہان کے یہودی فکر ہوئے۔
وقت اصفہان شہر میں سب سے زیادہ یہودی آباد تھے۔

ایران کے شہنشاہ فیروز کے دور حکومت میں عیسائی دنیا میں بھی بہت اچھا
اس طرح کہ عیسائی اس زمانے میں ایک اصول مسئلے پر سخت غور سے غور کر رہے تھے۔
وہ اس مسئلے پر غور کر رہے تھے۔

ایک نسطوری اور ایک ایک الہی۔ نسطوری اس بات کے قائل تھے کہ
جو آگاہ اند نہیں ہیں۔ ایک بڑی اور ایک چھوٹی۔ اس کے برخلاف ایک مذہب
معتقد تھا کہ عیسیٰ کی شخصیت میں یہ دونوں عنصریں باہم مل کر ایک ہی شخص
گئیں ہیں۔ دونوں فرقے آپس میں سخت کدے رکھتے تھے۔

یہ جھگڑا دو شہر کے قصبہ میں ہوا ایرانی عیسائی مذہب کا تقسم کرنے سے
اختیار کر گیا تھا۔ اس قصبہ کا ایک نامہ امتداد میں تھا جو پر جوش نسطوری تھا
تو نسطوری علماء مد۔ سے نکل دینے گئے۔ علماء میں سب سے پر جوش اور
ایک مسئلے میں تھوڑے عقائد کی اسے جوش سے حمایت کی تھی۔ غیر نسطوریوں کا
اغوا کا مقابلہ کرتا تھا۔

بادشاہ کا بظاہر ایک چاہ طلب اور سازشی آدمی تھا لیکن بہر حال وہ ایک
رہتا تھا اور ایک حد تک اسے ایران کے شہنشاہ کی صحبت اور مدد بھی حاصل تھی۔
ایران کے شہنشاہ کو ان پارسیوں سے کوئی انس تو نہ تھا لیکن وہ آجے راہ
فرقے کو استعمال کرتے ہوئے وہ کالی فائدہ اٹھا سکتا تھا کیونکہ اس کی دہ
عیسائیوں میں ہم مذہبوں کے ساتھ جو سبھی سرحدوں کے پار رہتے تھے۔
تھی۔ دوسری طرف روموں کا شہنشاہ روم بھی بڑی مبالغہ سے کام لے رہا تھا۔
دونوں عیسائی فرقوں کے معاملے میں غیر جانبدار بنا رہا پر دل میں وہ ایک الہی
اور ایک نظری فرقے کی انہو ہی احمد مدد کر رہا تھا۔

تاہم ایران کے شہنشاہ فیروز سے ساز باز سے کام لیتے ہوئے اپنی طرف
کے دلوں فرقوں کو آپس میں لڑا کر اسیں خوب کمزور کر دیا اور اس طرح

کراؤا بعض کے ہاتھ کنوا کر واپس ایرانی دار الحکومت وائیں بھجوا دیا تاکہ اہل اپنے بادشاہ کی بدعہدی کا پتہ چل سکے۔

اپنے عین مہ افسروں کے بارے میں اور زخمی ہو جانے کی وجہ سے ایرانی شہنشاہ فیروز نے اپنے ہاتھوں کے بادشاہ خوش نواز سے انتقام لینے کی ایرانی شہنشاہ فیروز نے اپنے پیانے پر جنگ کرنے کے لئے پچاس ہزار جوانوں کا لشکر تیار کیا۔ گورکان کی طرف سے جنوں نے حملہ کرنا چاہا جس ایک قدیم و غیر تک بدعتی جہل مٹی تھی کہتے ہیں یہ دھار سکندر اعظم نے جنوں کی پلار کے لئے تعمیر کرائی تھی۔

دوسری طرف جنوں کے بادشاہ خوش نواز کو جب ایرانی بادشاہ فیروز کے اطلاع کی اطلاع ہوئی تو وہ بڑا ہراساں اور پریشان ہوا اور ایرانی شہنشاہ فیروز کے لئے اس نے اپنے سرداروں سے مشورے طلب کئے۔ اس موقع پر ایک بڑا اتحاد اور اپنے بادشاہ خوش نواز کو غلبہ کر کے کہنے لگا۔

دیکھ بادشاہ جس راستے سے ایرانی شہنشاہ فیروز ہم پر حملہ آور ہونے لگا ہے اس راستے میں جگہ تھے ایک رست بڑا بیلچن چڑا ہے دیکھ تو ایسا پاؤں کنوا کر مجھے اس بیلچوں میں اس گدہ گاہ پر والد سے اس گدہ گاہ پر فیروز ساتھ تلخ کی طرف بڑھ رہا ہے ایسا کرنے کے بعد وہ ایرانیوں کو غریب و بے چارے بنا گا۔ ہوں کے بادشاہ خوش نواز اور دوسرے جن سرداروں نے اس سردار کو بہت سمجھا دیا کہ وہ اپنی جان پر غم نہ کرے لیکن وہ اڑا دیا کہ اس کاٹ کر ایرانیوں کے شہنشاہ فیروز کی گدہ گاہ پر اڑا دیا جائے اور یہ کہ اس طرح ایرانی اہل حلوں سے بچا سکتا ہے چنانچہ اس بوڑھے کے اصرار کرنے پر اس نے فیروز کی گدہ گاہ پر اڑا دیا گیا۔

چنانچہ جب راستے میں فیروز کو بتایا گیا کہ ایک معذور بڑا ہے جس نے ہوتے ہیں تو وہ خود اس کے پاس آیا اور اس کی بدعتی کا جب پوچھا۔ بوڑھے جن سردار نے بتایا۔

میں جن قبائل سے تعلق رکھتا ہوں۔ میرا قصور صرف یہ ہے کہ میں خوش نواز سے کہا تھا کہ وہ رعایا پر غم و ستم نہ کرے اور خدا سے ڈرے۔ بدول ہے ایرانیوں نے حملہ کر دیا تو تم اس کا مقابلہ نہ کر سکو گے۔ ہاتھ پاؤں کنوا کر مجھے اس جگہاں میں پھنکوا دیا ہے۔

ایرانی شہنشاہ فیروز کو اس پر رحم آیا اور کہا میں تمہیں اپنے ساتھ لے چلوں گا اور کے ساتھ جنگ کر کے اسے کبیر کدوا تک پہنچاؤں گا۔ اس بے دست و پاہن نے فیروز کو دعا دی اور گھبرا۔

ایک بادشاہ یہاں سے خوش نواز کا صدر مقام آئیں دن کی مصافحہ واقع ہے اس میں وہ مقابلے کی پوری پوری تیاری کر لے گا اور جنوں کے پناہ نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔ اس میں جنوں ایسا مختصر راستہ بنا سکتا ہوں جو جنوں صرف پانچ دن میں ترکستان پہنچا سکتا ہے۔ اس کا اور جنوں کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اہل پانی اور ہوگی اس نے اپنی فائیں سے دیکھا لیا جا۔

ایرانی شہنشاہ فیروز کے امراء نے ہر چند میرزا کو سمجھایا اور کہا کہ ممکن ہے اس بوڑھے کے کوئی سازش اور اسے خلاف کام کر رہی ہو مگر جنوں کسی بھی صورت اپنا مقصد حاصل کرے گا۔ یہ نیک ایرانی شہنشاہ فیروز ہے۔ بے سرداروں کی ایک نہ سنی۔ اس نے سرداروں کو تم کوٹ پر لا دیا گیا اور تمام لشکر اس کے پیچھے پیچھے ہو گیا۔

وہ راہ کر کے اس ہاتھ پاؤں کے ہوئے جن سردار۔ ایک ایسے مقام پر وہاں اپنی جان کو بھلا دینی کا فیروز جو لشکر کے پاس تھا ختم ہو گیا شدت چاروں کے لشکر کی جان میں ہو گئے۔ پھر فیروز نے جب محسوس کیا کہ ایرانی لشکر دشمن کے ہاتھ میں ہے تو اس نے اپنے اپنی بھیج کر جنوں خوش نواز سے نصرت و شیعہ درخواست کی۔

خوش نواز نے مصالحت کے لئے ایرانی بادشاہ فیروز کو وہ شرط پیش کیں۔ پہلی شرط یہ تھی کہ ایرانی شہنشاہ فیروز خوش نواز کے سامنے اس کے تلے بیٹ کر بیٹھے۔ دوسری شرط یہ تھی کہ سردار پر ایک تین گارہ سنے اور فیروز اپنے ان ستوں سے تھکے ہوئے ایرانیوں کے شہنشاہ فیروز۔ لیبرام اور شرمی

خوش نواز نے یہ شرطیں قبول کر لیں اور اس نے اپنے شہنشاہ فیروز کو مشورہ دیا کہ بیٹھتے ہوئے وہ یہاں اس بادشاہ خوش نواز کے سامنے بیٹھ جائے وہ یہاں کے حضور جھکا ہے۔ اس میں جھکا۔ اس طرح یہ شرط پوری ہو گئی اور صلح ہو گیا۔ ہوں جنوں نے ایرانیوں کے شہنشاہ فیروز کو اتحادی ایرانی اور دولت کا سامنا کرنا پڑا۔

شہنشاہ فیروز جن قبائل کی اس مہم سے فارغ ہوا ہی تھا کہ اسے تربیب میں

اس نے پانچ سو باقی رکھے۔

ن طرف بن قبائل کا ہڈ شدہ خوش نواز بھی پڑا تیز پڑا حیار پڑا خاقل اور دانش
سے بھی خبر ہو گئی تھی کہ ایراں کا شہنشاہ میروڈ جنوں پر حملہ آور ہونے کے لئے
رہا ہے۔ مذاطل کے اطراف میں صحرائی حصے میں اس نے جگہ جگہ گھرے اور
گھرے کھودوا کر انہیں درختوں کی ہار یکہ شنگ شاخوں جنوں اور گھاس سے
تھاں گڑھوں سے وہ ایراں کے شہنشاہ میروڈ کے خلاف بہت بڑا کام لینا چاہتا

کاشغہاء میوز مشرقی سمت سے چل کر باج کی طرف پھرا۔ جوں جوں اس کی
برسات ہوئی صحرائیں گمے جو حق مٹی پھوٹنے پھوٹے آدھوں میں ان غلب
سوداگر ہوا لڑایاں کے لشکر میں چاہتے رہے۔ یہاں تک کہ بن قباقل
میوز نے لشکر کو اس جگہ لے آئے جہاں پشت بہ اسوں نے پہلے سے کڑھے
پیشہ ساری اردو والی کرنے کے بعد سامنے ن طرف سے بن قباقل کا بارشہ
لشکر پر جوابوں کے غائب گھر میں گرم سم ویرانوں نیکی کے لسوں میں روح
سودا اور ان دنیجے فحشوں کے تال کی طرح ٹوٹ ڈالا تھا۔

روح میں صحرا کے اندر ہوتا کہ جنگ ہو۔ اس جنگ میں خوش نوار کے
خاک پران پور شاہ فیروز کو پیا ہوتا ہے۔ اس کا پب ہونا تھا کہ اس کے لشکر
ملاؤں پہنچے تھے۔ اس لئے کہ اس کی پشت پر جو پیسے سے خوش نوار نے گڑھے
کے دیباہ ورتھوں سے صحرا پر دو تھ اراہی لشکر انیس گروہ میں کر کے

اس سے شیشہ فیروز موت میں اسی طبع واقع ہونی اس لئے کہ وہ اپنے شہر
میں ایک گھر گزرمے میں جا کر خوش نوا اس کی فکرت اور موت سے
قبول کے بادشاہ خوش نواز کو بڑی مقدار میں اس عیت کے عادی ہونے کی
تائید ملی تھی اس سے اپنے حرم میں داخل کر لیا۔ ایرانی شیشہ ہوا تو فکرت
میں قبول ایرانی سلطنت کے مختلف شعبوں پر قابض ہو گئے وہ ایرانیوں پر
مال و خراج عائد کر دی تھا۔

تیس برس قیال کے ساتھ جگ میں ابرائش کا شمشاد میوز مارا گیا اس وقت میوز
 میں سب سے زیادہ با اثر و سرور تھے ایک کا نام سوفرا تھا میوز کا رہنے
 والے کے بنائے میں سعد و سیاہ کا مالک تھا۔ میوز نے اسے سینتالیسی حکومت

ایک مصیبت کا سامنا کرنا پڑا اور وہ یہ کہ آرمینیا میں اس دنوں زلزلت کے ذمہ داروں کو پھانسی دے دی گئی۔ ایرانی حکام اور وہ ارحمی جو عیسائیت ترک کر کے ان کے پیروکار ہو چکے تھے ان کو یہ لڑائی مسم چلا رہے تھے۔

اہلِ تہذیب اس تبلیغ سے سخت رافروختہ اور برہم تھے لیکن چونکہ وہ ایرانی
فیوض سے اترتے تھے لہذا اس مہم کے خلاف وہ کوئی کارروائی نہ کر سکتے تھے۔
انہوں نے سنا کہ ایرانِ شہنشاہِ لیوڈ کو جنوں کے خلاف پیش قدمی میں دولتِ آسمانی
سامنا کرنا پڑا ہے تو ان کے حوصلے بوجھ اور حکومتِ ایران کے خلاف اس
بغاوت بلند کر دی۔

اس عداوت کے نتیجے میں آرمیہ کے باقیوں نے آرمیہا کے ہاتھ قتل
تلف کر لیا اور ایک ارمیہ راہ کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اس عداوت میں آرمیہ
بھی آرمیہوں کا پورا پورا ساتھ دیا

ایرانی شہنشاہ فیروز کو جب آرمینیا میں اس حکومت کی خبر ہوئی تو اس نے
اور آرمینیا دونوں ملکوں پر فوج کشی کا حکم دیا جب کہ گرجاؤں کو ترور
شہنشاہ فیروز اس پر حملہ آور ہونے کے لئے پیش قدمی کر رہا ہے تو راجستھان
نے آرمینیا کا ساتھ چھوڑا فوراً حکومت ایران کی اطاعت اختیار کر لی
مگر گرجاؤں کو معاف کرتے ہوئے ایرانی شہنشاہ فیروز آرمینیا پر حملہ آور ہوا
بدترین شکست دی۔ اس جنگ میں نہ صرف یہ کہ آرمینیا کا پانچ لاکھ
آرمینی فوج کا سپہ سالار دہاں شکست اٹھ کر اپنی جاں بچانے کے لئے حکام
نجات کی کہیا اور اس کا حاصر کر دیا گیا اس وقت ایرانی شہنشاہ فیروز
فرار کے میں قاصد ہو گیا تھا۔

تو یہاں کی عداوت فرو کرنے کے بعد اب ایرانی کے شہنشاہ فیروز نے اس کو
آپا جس کے سامنے وہ پہنچا اور رسوا ہوا تھا اس کے مقابلے میں اس کا
اولیٰ قس بلند میں قبائل کے بادشاہ خوش نواز کے سامنے اس نے بیٹ کر رہا
تھا اور یہ اسکی بدنامی قس جیسے ہر صورت میں ایرانی شہنشاہ فیروز میں قبائل
موجود رکھنا چاہتا تھا۔ انہوں نے عداوت کو بدھشتہ نظر رکھی کے بعد است و است اور
کرنا پڑا تھا۔ فیروز کو انتہائی قلق تھا وہ بدنامی کے اس وجہ کو ہر صورت
دور کرنے کے لئے اسے بھی اور چناب تھا چنانچہ اگر جیسا کہ حالات
بعد اس نے تیسری مرتبہ میں قبائل پر حملہ آور ہونے کے لئے ایک بہت

سوف رنگی تھی۔

دوسرا شوہ پور نام کا ایک سردار تھا جو رے شہر کا رہنے والا تھا ان دونوں
مگر مستحق اور غریب کی مصیبت دیکھا ہوا تھا اس میں جب فیروز کی موت کی خبر ملی
فیروز نے ایرانی مرکزی شہر اس پیسے کا کہ نئے بادشاہ کے انتخاب میں مدد دے
ان دونوں سرداروں کے اثر و رسوخ اور کوششوں سے فیروز کی موت کے بعد
جلاش ایران کے تخت و تاج کا مالک بنا۔



سیلوک اور اوندار دونوں میاں بیوی محل کے وسطی کمرے میں بیٹھے ہوا تھے
تھے کہ ان کے سامنے ایک دھوپ کی ٹیم اور دیوے کی صورت میں مصلی
یہ دیوار بالکل عیاں اور واضح ہوا اور مصلی میں دونوں کو پوری طرح
مصلی کو دیکھتے ہی سیلوک اور اوندار دونوں میاں بیوی اپنی شکلوں پر اندھ
مصلی اسی طرح اپنے آپ کو ایک لمحے میں ہوا میں اڑنے لگا اور چہرے پر
اس رنگ کے غائب میں چہرے کا نقشہ تواریخ دیکھ کر اس کمرے میں نہ
دور میں شاید مصلی ان دونوں کو غائب کرے۔ کچھ سیلوک پہنچا تھا۔ سیلوک
پل کی اور مصلی کو غائب کر کے دیکھنے لگا۔

اسے آقام ایک جی سمیت میں مٹا ہو گئے ہیں وہ یہ کہ پورے اور پورے
بیوی نے اسے قہر میں کچھ زیادہ ہی پرزے لگائے ہوئے۔ اور ست
شہر کی دی ہے۔

— قاکاں دونوں میاں بیوی نے قبرستان کی قوسی بہتی کے سردار
کے سرور و دھوکوں سے طویل ہنگامہ کرنے کے بعد اس کمرے کے اندر
سب جتنی کے لوگ مل کر ہر پہلے ہم دونوں میاں بیوی کو پیش کرتے
میں اعلیٰ مصلی تواریخ دیکھا ہوا اس کا جسم کا پتہ نہ تھا مصلی
ہو وہ احتمالی مصلی و غضب کا کھڑا ہو گیا ہوا اس کے بعد فیروز بھی
ہوئی آواز محل کے اس کمرے میں چلی دی۔

دیکھ سیلوک اور اوندار اگر ان دونوں میاں بیوی نے مل کر جتنی کے
کر تھامے سے جتن دار بکرا نہ کر دیا ہے تو کیا تم۔ ان دونوں کی جتنی
صاف کوئی کارروائی نہیں کی اس پر سیلوک بولا اور کہے لگا۔

نام یہ سوچ رہے تھے کہ جب بکرا پیش کرنے کا وقت آئے اور ہمیں۔ پیش کیا
ہم اپنی طرف سے کوئی کارروائی کریں گے اچھا ہوا جو آپ آج آگئے خدا آپ
مطلوبے کے بعد ہم بہتر طور پر ان دونوں میاں بیویوں کے خلاف حرکت میں

مصلی ہی یہی فائدہ کرتے ہوئے کہنے لگاں دونوں میاں بیوی کی کیا
ان اپنے ساتھ ہے بس و مطلوب کرنے کی کوشش بھی کر سکیں۔ دیکھو تم دونوں
خاندانہ کرنے کی وجہ سے میں جس میں طریقہ کنکناں کا میں محل میں لاتے
ہو جتنی انہوں کو اپنے سامنے ہے اس دور مجبور ہو گئے اور یہ کہ اس معاملہ میں
کیرش بھی تم دونوں کے سامنے عاجز ہو کر رہ جائیں گے۔ جواب میں سیلوک
نے لگا اے آقا کیا آپ ہاں نہیں گے کہ اس پورے اور کیرش کے پاس کیا تو
اس کی بنا پر وہ انداز اختیار کرنے میں کامیاب رہا سے علاوہ اس سے پہلے کوئی بھی
طرح مہرے سامنے جسے نہیں پتا جس طرح یہ دونوں میاں بیوی جم گئے ہیں۔
مصلی کسی قدر باجی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ سیلوک اور اوندار اس میں
اس میں کہ پورے اور کیرش دونوں میاں بیوی کے پاس ہے پتہ طاقتیں ہیں۔ سری
مصلی بھی جتنیں استعمال کرتے ہوئے اب تک وہ ہم پر ضرب لگانے کے ساتھ
ان سب سے بچنے میں بھی کامیاب رہے ہیں۔ اگر ان کی جگہ کوئی اور آتی ہو تو
میں نہیں ہیں کے رکھ چکا ہوتا۔ ہر محل تم دونوں فکر مند مت ہو میں اس محل
اس تم پر ایک سے راز کا انکشاف کرتا ہوں۔ گو اور بھی مدت سے ایسے افشانت ہیں
میں کے اندر موجود اور راست ہیں جس کا ابھی تک اظہار نہیں ہوا ان میں سے تم پر
ایک راز کھول ہوں اس کے بعد میں کئی اور راز بھی تم پر کھولوں گا۔ جواب میں
مصلی نے دیکھا تھا کہ مصلی ان دونوں میاں بیوی کی طرف پہنچ کر کے کھڑا ہو گیا
ہر گئے گئے گئے رک گیا تھا۔

اور اور اوندار کے سامنے کھڑے ہی کھڑے مصلی نے کوئی محل کیا جس کے
میں اس کمرے کے سامنے وہی دیوار چھٹنے کے انداز میں پیچھے ہٹ کر اس کے اندر
ہو دار ہو گیا تھا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے سیلوک اور اوندار کسی قدر پریشان ہو
ان دونوں کمرے میں مصلی کی آواز گونجی وہ سیلوک اور اوندار کو غائب کر کے
ان دونوں میرے پیچھے پیچھے آؤ اس کے ساتھ ہی مصلی دیوار کے اندر رونما ہونے
رے کی طرف چھا سیلوک اور اوندار چپ چاپ اس کے پیچھے ہٹ گئے تھے۔

انہی نطاس اس سے ظاہر ہونے والے دروازے کے قریب گیا۔
 دونوں نے دیکھا دروازے کے قریب بیڑیاں تھیں جو کسی تر خانے میں
 بیڑیاں یا رنگ کے سنگ مرمر کی بنی ہوئی تھیں جن کی وجہ سے وہاں اندر
 گیا تھا۔ کھلی نہ دیکھا تھا جو نئی نطاس نے پہلی بیڑی پر قدم رکھا۔
 محل سے بیڑیوں اور پھر پہلے سارے تر خانے کے اندر مدھنیاں جگہ جگہ
 تھیں۔ دیواروں کے ساتھ پھولی پھولی مندریل شیشی رنگ دی تھیں جو آپ
 روشن ہو گئی تھیں۔ چند بیڑیاں اتر کر نطاس نے مڑ کر دیکھا اس وقت
 اوتار بھی تین بیڑیاں بیچے۔ چکے تھے۔ نطاس نے اپنا کوئی عمل کیا جس سے
 وہ دروازہ بند ہو گیا اور دیوار چلی پہلی حالت پر کچھ اس طرح "کئی تھی کہ اندر
 کوئی جگہ تک نہ کر سکا تھا کہ یہاں کوئی دروازہ ہے یا بیڑیاں ہیں جو پہلے
 کی طرف جاتی ہیں۔

سیوک اور اوتار ایک بار پھر نطاس کے پیچھے پیچھے بیڑیوں
 انہوں نے اندازہ لگایا کہ وہ صندلی تھیں جو بیڑیوں اور سامنے دھاتی
 میں روشن تھیں ان کی خوشبو سے ساری بیڑیوں اور پیچھے کے پیچھے
 کے سامنے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ تعجب اور حیرت کے عالم میں سیوک
 کے پیچھے پیچھے بیڑیاں اتر کر ایک تر خانے میں داخل ہوئے۔ اس تر خانہ
 گذرنے کے بعد نطاس سیوک اور اوتار کو لیکر ایک دوسرے تر خانے میں
 اس میں بھی دیواروں کے ساتھ اگلی ہوئی پھولی پھولی صندلی تھیں مدھن
 ٹھنوں کی مدھن میں سیوک اور اوتار نے دیکھا وہ یہاں جس میں وہ داخل
 مدھن میں پہلے تر خانے کی طرح اس کی دیواریں بھی چمک رہی تھیں
 بیڑیوں کے علاوہ سارے تر خانے کی دیواریں بھی سنگ مرمر کی بنی ہوئی
 بیڑیوں اس سنگ مرمر یا رنگ کا جبکہ تر خانے کے فرش اور دیواروں پر
 لگا تھا سبزی اعلیٰ سفید رنگ کا تھا۔

تر خانے کے جس سے کمرے میں سیوک اور اوتار نطاس کے پیچھے
 ہوئے تھے اس میں انہوں نے دیکھا سامنے موٹی موٹی لکڑی کی بنی ہوئی کچھ
 مضبوط بیز پڑی ہوئی تھیں جن کے اوپر بے شمار کھلیں تر کر کے رکھی
 کھانوں کا جائزہ لیتے ہوئے سیوک اور اوتار نطاس کے پیچھے پیچھے آگے
 لے جاتے آگے بڑھا کر ایک کھل کو اٹھایا اس کے بعد وہ سیوک اور اوتار

سب کھانوں کی طرف دیکھو یہ ساری کھانیں انتہائی قیمتی اور غلوپ ہلوں کی ہیں۔
 میں نے بڑی کوشش اور تنگ دود کے بعد حاصل کیا اور ان کی کھانیں انہیں۔ جتنی
 تر کر کے رکھی ہوئی ہیں اس پر وہ سارے علوم و سراج ہیں جو میں اپنی زندگی میں
 سیکھنے سے حاصل کر آ رہا۔ اس میں وہ علوم بھی مرقوم ہیں جو میں سے پہلے شریں
 وہ دور میں وہ فرشتوں ہدایت اور ہدایت سے حاصل کئے تھے۔ اس پر سیوک فکر وندی
 اس میں نطاس کی طرف دیکھتے ہوئے دل در پچھے لگا۔

اوتار ہمیں آج تک یہ معلوم نہ تھا کہ آپ نے اس عمارت کے اندر ایک ایسا تر خانہ
 رہے جس کے اندر علوم کا ایک پورا شہر تھا۔ آپ ان تر خانوں میں اگر کوئی
 وہ دور میں سارے علوم کو چرا کر ہمارے ہی طرف استعمال کرنا شروع کر دے تو پھر کیا
 کئے خدشہ ہے کہ یہ جو جگہ اور کپڑے دونوں میں یہی لٹے لٹے فن سرزمینوں
 رہے ہیں کہیں وہ علوم کے فن و فنون تک رسائی حاصل نہ کر لیں اور پھر
 حدم کو چرا کر ہمارے ہی طرف استعمال کرنا شروع کر دیں۔ اس پر نطاس نے
 ایک قہقہہ لگایا پھر وہ لہو لہو کئے۔

سیوک بول توں تر خانوں کا کسی کو پتہ ہی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی دیوار کے
 دروازے والے اس دروازے کو کھل کر تر خانوں میں داخل ہو سکا ہے اور اگر
 اسے میں کھانا ہو جائے اور کسی سڑی علوم کو استعمال کرے ہوئے دیوار کے
 حوت میں کھانا ہو جائے تب بھی وہ ان تر خانوں کے اندر داخل نہیں ہو
 ان تر خانوں کی دو صفات ہیں۔ ان تر خانوں میں جو بھی داخل ہو گا پہلی بیڑی پر
 جتے ہی اس کے پاس جس قدر قوتیں اور علوم ہیں ان سے محروم کر دیا جائے گا اور
 نہ جانوں میں داخل ہونے والوں پر وہ روحیں جو کے درہوں کی طرح پھینکتی ہیں اور
 جاتے کر رہتی ہیں۔ لہذا وہاں جاؤ کہ ان تر خانوں کے اندر کوئی داخل ہو ہی نہیں
 لے گا یہ علوم کا یہ خزانہ جو میں نے ہلوں کی کھانوں پر محفوظ کر رکھا ہے آج تک نہ
 ست ہاتھ لگایا ہے نہ ہی اس پر کسی نے زبردستی قند کرنے کی کوشش کی ہے۔

نطاس کے اس جواب پر سیوک کسی قدر مطمئن ہو گیا پھر وہ کہنے لگا آقا آپ کا
 رہے ہیں جو خوش ہوا ہوں۔ اب مجھے طبیعت ہو چکا ہے کہ کم از کم یہ جگہ اور
 وہاں میں یہی فن علوم تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ ان تر خانوں
 میں ہو سکتے ہیں۔ اس پر نطاس نے مسکراتے ہوئے کہا "یقیناً تمہارا یہ خیال درست

ہے اب میں وہ بات کہتا ہوں جس کی خاطر میں تم دونوں کو اس قہر خانے میں اس
نطاس کی اس کھنگو پر سیوک اور لوہار دونوں میاں پیوی نطاس کی طرف خوب
گئے تھے۔ نطاس بولا اور کہنے لگا۔

سنو میرے عزیز! جس عمل کی ابتداء میں اس قہر خانے میں کرنا چاہتا ہوں۔
پہلا عمل ہوں کی اس کھل پر لکھا ہوا جو اس وقت تم میرے ہاتھ میں دیکھتے ہو۔
اور جس ایک بات تفصیل سے سمجھا دیا ہوں اس کے بعد ہر ایک اس عمل پر توجہ
ہیں جو عمل کرنے میں مشتمل ہوں گے اسے تم لوگ پہلے یاد کر لینا کہ جس
کی ابتداء کروں تو اس عمل میں تم پوری طرح میرا ساتھ دے سکو یہاں تک کہ
نطاس کہ بھر کے لئے رکا اور پھر اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

میرے دونوں عزیز سنو۔ جس عمل کی تفصیل میں جسیں سمجھانے لگا ہوں
میں لیتے ہوئے تم ایک انتہائی حرفاک۔ محیر استوں اور انتہائی طاقتور حضرت جنم
اور پھر تم اس سے طرح طرح کے کام اپنے فائدے اپنی منفعت کے لئے لے کے
دونوں میاں پیوی اس کھل پر لکھے ہوئے سارے عمل کا مطالعہ کرنا چاہئے اسے لکھا
کی کوشش کرو اس کے ساتھ ہی ہوں کی وہ کھل نطاس نے سیوک کے ساتھ
سیوک اور لوہار دونوں نے مل کر وہ قہر خانہ کھل کھلی پھر اس پر لکھی ہوئی
پڑھنے اور یاد کرنے کے لئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد سیوک بولا اور لوہار کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ہم دونوں
پڑھ لی سے اور لکھی یاد کر رہے ہیں۔ اس پر جو عمل کرنے کا طریقہ ہے اسے بھی ہم
کچھ لیا ہے۔ اس پر نطاس نے ان دونوں سے ہر ایک کی وہ کھل لے لی۔ وہ کھل
اسے قہر خانہ اور جہل سے وہ انصافی تھی وہیں رکھ دی تھی۔ پھر وہ ان دونوں کو چاہا
کہنے لگا کہ اب میں عملی طور پر یہ کام اور عمل سمجھانے سے سامنے کرنا ہوں اور
موجودگی میں ایک حضرت کو جنم دیتا ہوں جس سے تم میرے موجودگی اور غیر موجودگی
چاہو کام لے سکو گے۔ نطاس کی یہ کھنگو من کر سیوک اور لوہار دونوں کے پاس
اطمینان بھری مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد نطاس پھر بولا اور سیوک اور لوہار کو مخاطب
کئے لگا۔ تم دونوں میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ سیوک اور لوہار چپ چاپ نطاس
لئے تھے نطاس ان دونوں کو قہر خانے کے ایک اور کمرے میں لے گیا۔ اس
دست میں ایک دست بوا میز لگا ہوا تھا۔ دیواروں کے ساتھ مختلف جانوروں کی جھڑ

ان سمیت لگ رہی تھیں۔ اس کے علاوہ دیواروں کے ساتھ مختلف طرز کے خنجر
ن بھی آویزاں کئے ہوئے تھے۔ نطاس نے سیوک اور لوہار دونوں کو اس میز
پر لے کر لے کر کہا پھر وہ سامنے والی دیوار کی طرف چڑھا۔ دیوار کے ساتھ لکھے
تھے۔ اور خود داخل نما سر اپنے سر کے اوپر کسی آہنی خود کی طرح جھالو تھا۔ اور خود
تھے۔ بعد نطاس انتہائی جھینک اور ڈونک لگتے لگے تھا۔ اس لئے کہ اس اور خود
تھے۔ وہ کھل پہلے بدھ لپور کو اپنے ہونے تھے اور اور خود کا حق سیاہی مائل
تھے اور دانت باہر کو خوب لپٹاں ہو کر کھلی دے رہے تھے۔

یہ لکھنے کے بعد نطاس پھر حرکت میں آیا۔ اب وہ بائیں طرف والی دیوار
پر چڑھا اور ایک خاص جگہ پر پہنچا جس نے نطاس اس کا دست جھینک سیاہ رنگ کا تھا۔
تھے۔ اس کے وسط میں گلی میز کے مین وسط میں ان کھڑا ہوا تھوڑی دیر تک
تھے۔ شاید وہ اپنا کوئی عمل کرتا رہا اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر
تھے۔ خنجر میں بلند ہوا تھا کہ اس کی نوک سے ہاتھ کی طرح چنگاریاں اٹھیں
تھیں۔ اٹھیں تھیں کہ قہر خانے کے اندر ایک شور ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ جیسے
والی اور وحشی درخت کسی پر ٹوٹ پڑنے کو تیار ہو گئے ہوں۔ یہ صورتحال دیکھتے
تھے۔ اور لوہار کسی قدر پریشان اور غرور ہو گئے تھے تاہم ان کے سامنے نطاس
طرح چپ اور غرور کھڑا تھا۔

نطاس ہی طرح کھڑا اپنا عمل کرتا رہا اس کے ہاتھ میں خنجر جو اس نے ہاتھ میں بند
تھا اس طرح اس سے ہاتھ نما چنگاریاں اٹتی رہیں اور قہر خانے کے اندر دونوں
تھے۔ وہ شور برابر بلند ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ کئی درد میں عجیب و غریب سی شکلیں
اس کے مین داخل ہو گئیں۔ وہ ساری بدھ میں کمرے کے اس کمرے کی طرف گئیں
تھے۔ بدھ داخل اور دھن پڑی ہوئی تھیں۔ انہوں نے وہ داخل اور دھن
تھے۔ اس میر کے قریب آگزی ہو گئیں جس میں کے وسط میں نطاس کھڑا تھا پھر عجیب
تھے۔ وہ بدھ میں سارے داخل اور سارے پے نشن انداز میں جھانے لگی تھیں۔

دیر تک داخل اور دونوں سارے سارے دے اسی طرح نطاس نطاس خنجر
تھے۔ سیوک اور لوہار یہ سارا تماشا خاموشی سے اور اشتہاک سے دیکھتے رہے۔
بعد ایک انتہائی عجیب صورت اور پر عمل لڑی اس کمرے میں داخل ہوئی
تھی جس جیسے عمر وہ ہو اور کسی کے تابع فرمان رہ کر ہر قدم اٹھا رہی ہو سمیت

ان دونوں کو کراسیا کرنے کا ذرا وار ہے اس نے چونکہ کراچ ہلف اور برقی کے کمرے
میں تھا ہے۔ لہذا اسے اس کی سزا پر صورت میں لٹی چاہیے۔

میرے عزیز آج صبحیں کراسیا کرنے کا وہاں ہے اگر شام تک بکرا۔ آئے تو
میں ہوتی عمارت کی لڑکی کو ہم حرکت میں لائیں گے اس وقت میں اسے
دیکھ کر اس کے پیٹ میں گھوپے ہوئے پھر تو جی نکلا جائے گا وہاں میں
اور اس کے پیٹ پر جو ذمہ ہے وہی ظہور ہو جائے گا اس وقت میں اسے لڑکی
میں بھی نہ ہو گی۔ یہ لڑکی اب حضرت کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ وہاں
میں نے پھر نکلے گا یہ اٹھ کر بیٹھ جائے گی۔ اس وقت جو بھی اسے سمجھ جائے گا
قبر کرے گی۔ آج شام ہونے کے بعد اگر تم دونوں سے لے کر اچھڑیں۔ ہوتا تو
میں نے پیٹ سے پھر نکل کر اسے یہ حکم دیا ملک گا یہ قبرستان کے قریبی جتنی کے
میں وہ پہلی لڑکی کو اٹھا کے یہاں لے آئے پھر وہیں یہ تہہ کے حکم کی کیا قیاس

یہ لڑکی اب میرے عمل کی وجہ سے باغی انصاف صورت عمل اختیار کر چکی ہے۔
ہاں انسانی حیوانی آئینہ سے روپوش ہو کر اپنے نام کی تحویل کر سکتی ہے اور
اسی واسطے ان آئینہ کے سامنے بھی آ سکتی ہے۔ آج شام تک اگر تم دونوں کے
میں یہ چلتے تو اس لڑکی کے پیٹ سے پھر نکل کر اس کے درمیان سے اس کی
میں کو نکال دیا جائے گا پھر ہم دونوں یہاں ہی ایسا کرنا کہ عمارت کی اس لڑکی کا مقوم
رہا دیا اس کے جسم کا سارا گوشت فوج فوج کر کے لیا اس کا صرف سر اور چہرہ
رہا۔ اس کا چہرہ بچھا جائے گا یہ لڑکی کون ہے اور اس کے سارے جسم کے
تک لٹا اٹھنے کے بعد اس عمارت کو پھر حکم دے گا کہ یہ جس ستر سے اس
کے وقت اٹھا کر لائی ہے وہیں ڈال لے اس کو اٹھاپ آئے اور صبح جب ہوتی
ماٹ اپنی بیٹی کی یہ حالت دیکھے گا تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر
اب اور کیرش پر اس چارے گا اور ان دونوں کا یہاں رہنا مشکل اور دہر کر دے

ان کے بعد عمارت میں میرے لئے رکاوٹ سمجھا پھر وہ سلیو اور لوہار کو
کے لگا تو اب اس قدر خلع سے نکلے ہیں اور باہر بیٹھ کر انتظار کرتے ہیں
میں ہوا۔ آئے کی صورت میں اس عمارت کو رت کے وقت حرکت میں لائیں
ساتھ عمارت اس کرت سے رہ نکلا۔

آہستہ آہستہ بھری چلی چلی ہوئی وہ لڑکی عمارت کے پہلو میں میرے پاس
ہوئی عمارت جس نے اپنے چہرے اور سر پر بارخود کا سرچ مارا تھا ایک
میں کھڑی ہوئی لڑکی پر اٹل پھر اشارے سے اس نے اسے اپنے سامنے بیٹھ
اشارہ دیا۔ یہ اشارہ لے کر وہ لڑکی چپ چاپ میرے پیٹ میں بیٹھ گئی۔

اس کے بعد عمارت میں تو اپنا پھر پھر اس نے اپنے ہاتھ میں
اندھ بند کر لیا پھر سے پہلے کی سبست وہاں پنگراں نکلنے لگی تھیں یہ عمل
میرے پہلی ہوئی لڑکی پر طرح دیکھنے اور تکلیف اور وقت کا اٹھارہ کرتے ہوئے
سکھیں لینے لگی تھیں۔ خود ہی اور تک یہاں پہلے پھر لڑکی سبب جس وقت
اس پر غشی طاری ہو گئی ہو۔ اس کے بعد عمارت میں حرکت میں آیا اس نے
عمل کیا اور اس کے پھر سے نکلتی ہوئی پنگراں رک گئیں پھر وہ پھر سے
میں اس نے بڑی مضبوطی سے پکڑا دونوں ہاتھ اس نے عمارت میں اپنے کمرے
وقت کے ساتھ وہ پھر میرے پیٹ میں بیٹھ گئی لڑکی کے پیٹ میں اس نے گھونپ یا تھا
کرتاک اور اس کے دینے والی ایک چچ بند ہوئی اور اس کے بعد غشی طاری
عمارت میں پھر اس لڑکی کے پیٹ میں پڑا ہو گیا تھا۔ پھر سے خوں کے وہاں
ذمہ یوں لگتا تھا جیسے ہاتھ میں پھنسا ہوا اور وہ پھر اس اس لڑکی کے جسم
ہو۔ کرتاک پھینک دینے کے بعد اس لڑکی پر پھر پہلے کی طرح غشی اور
ہو چکی تھی یہ سارا عمل کرنے کے بعد عمارت نے اپنے سر پر چھایا ہوا
کر دیوار کے ساتھ لٹا دیا۔ وہ ساری بھیاںک بدھ گئیں اور اس سارے عمل میں
بھا کر عمارت کا ساتھ دے رہی تھیں وہ حرکت میں آئیں۔ سارا اور اصل
وہیں رک دینے جہاں سے اٹھنے تھے پھر وہ باہر نکل گئی تھیں۔ اس نے
عمارت میں اور سلیو اور لوہار کو طلب کر کے کہنے لگا۔

سنو میرے دونوں عزیز! میں جانتا ہوں کہ تم ابھی تک اس سارے عمل
جنس اور ایک طرح کی جستجو میں مبتلا ہو گے۔ یہ جو وہاں سے نکلتے دیکھے
کمرے میں نمودار ہوئیں اور پھر سارا جانے لگیں یہ جس ہاں سے اس
میری مطلع اور فرما ہوا پہلی آدمی ہیں اور یہ جو عمل میں نے کیا ہے یہ سارا
ساتھ دانستہ ہیں۔ یہ وہ لڑکی میرے پہلی ہوئی ہے اور جس پر میں اپنے عمل
ہوں یہ قبرستان سے قریب ترین جہتی کے سردار عمارت کی بیٹی ہے۔
بیٹیاں اور وہ بیٹے ہیں عمارت کو سب سے پہلے میں نے اپنا ہدف اس لئے

۱۔ جسے جسے اور اسے کہ اس نے عطاس کے پہلو میں کھڑا کر دیا تھا اور خود اس
نی جسے جسے سے اٹھ کے گئی تھی۔ اس موقع پر عطاس نے سیوک اور اوندار
بجٹے ہوئے کہا تم دونوں اسے ساتھ والے کمرے میں لے جاؤ اور اپنے کام کی
میں اسے پھر گھری خیرہ سلا کے آتا ہوں۔ سیوک اور اوندار ہستی کے سردار
جلی جلی کو اٹھا کے لے گئے۔ وہ عمارتی بری طرح چل چلا رہی تھی۔ اپنی مزاحمت
تھا ساتھ وہ میز پر آپ سے آپ لیٹنے والی اپنی من کو بھی حیرت اور کھلب سے
ن تھی۔ سیوک اور اوندار اسے لڑوئی اٹھا کر دوسرے کمرے کی طرف لے گئے

۲۔ جسے جسے حرارت میں آیا بخیر اٹھا اور میز پر لیٹ ہوئی رولی کے پیٹ میں پیوست کر
ا سیوک نے قیام بھدی اور موٹی ٹکڑی کی بنی ہوں۔ ری سمجھ کر بیٹھ گیا تھا شاید وہ
اوندار سے صراغ ہونے کا انتظار کرے لگا تھا

۳۔ جسے بعد سیوک اور اوندار دونوں میاں بیوی واپس آئے اور سیوک عطاس کو
کے لگا کا کام پنے کمرے سے فارغ ہو چکے ہیں اس پر عطاس بھروسہ کر کے
تو پھر اسے جیسے اٹھا دو سیوک اور اوندار پٹے اور عمارت کی درمیان میں کو خدا
ن کی حالت یہ تھی کہ صرف چوڑی تھا باقی صرف ڈیڑھ کا ڈھانچہ تھا جسم کا
ن کے راول سے تھا یہ تھا وہ پڑھا عمارت کی بنی کی لاش پیش
ن کی طرف بیٹھ ہوئے لہر عمر کے سے عطاس سے چہرہ پر ہنسنے جی
ن پر دیا یہ نیش لڑی کو کھلب کر کے آئے تھے۔ جسے اس کے
ن اور اس کے اور چلو وہ ان کے اس کی لاش ڈھانچہ تھا وہ لڑی پر اٹھی
ن اس نے اٹھا اور دھومیں کی طرح صوب میں تھیں وہ گئی تھی۔ چند ہی
ن اور پھر وہاں میز پر بیٹ گئی تھی اس پر عطاس پھر حرارت میں آیا پھر اس
ن پر وقت سے میز پر لیٹی ہوئی لڑی کے جسم میں اس سے گھونپ دیا تھا۔ تو
ن صوبک چلے آئی اس کے بعد غلامی عمارتی ہو گئی۔ لڑی کے جسم کی
ن اور یہ سی سمجھ گھونپ سے لڑی کا تھا گستاخا عمارتی کے کسی اجڑ میں
ن لڑی پر ہے ہوش اور فشی سی عمارتی وہ لیٹ گئی۔

۴۔ جسے بعد عطاس نے سیوک اور اوندار کی طرف دیکھا پھر وہ نے گای لڑی
ن گرفت اور ہمارے قبضہ میں ہے اسے ساری رات اسی طرح رہے وہ
ن کے دور اسے باقاعدگی سے ہاتھ میا کرنا اسے اس کا طریقہ یہی ہے کہ یہ سمجھ

لئے تھے۔ میز صوب چڑھ کر وہ اس سے خلع سے لوہ آئے عطاس نے اپنا
دیوار چلا کر اس کا راستہ بلیا تھیں تو خلع سے باہر آئے اور پھر پستے کی طرح بل
اپنا گل کر کے دیوار میں خودار ہونے والے راستے کو بد کر دیا تھا پھر وہ گل
در سیال کمرے میں تھیں بیٹھ کر انتظار کرنے لگے تھے



وقت پل پل پہننے سفر کی طرح گزرتا رہا دن کے نصف لمحوں کی حرکت ڈھیل
گئی پھر سورج غروب ہو گیا اور شام رات میں داخل گئی۔ صوب فرماں پر بھی
طرح تاریکیوں دھومیں کے ہوں کی ہاتھ چاروں طرف پھیل گئی تھی۔ رگ
پل میں تاریکیوں جنوں کی طرح سرایت کر گئی تھی۔ رات کے اندر کی طرح
سمجھوں میں لہ کے سلیوں جیسی رندہ حقیقت کی طرح اپنے نکالوں اپنے شہر
گئے تھے۔ رات گھری ہو کر لں خوابوں جیسی جلیوں کن اور جھانک ہو گئی تھی پھر
نہ ہوئے ہوں۔ ہر شے اندر جڑے کی بھاری تھوں سے دب کے رہ گئی تھی۔

ایسے میں عطاس سیوک اور اوندار حرکت میں آئے۔ عطاس نے اپنے
سے پھر ایک بار دیوار کے اندر دروازہ خودار لیا پھر وہ سیوک اور اوندار کے
دروازے سے تو خلع میں داخل ہوا دیوار پہلے کی طرح اس نے برابر تر
تھیں آگے پیچھے اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں حضرت کی صورت اپنی
لڑی میز پر لیٹ ہوئی تھی۔ سیوک اور اوندار نے دیکھا اس کے پیٹ میں بخیر
وہ برابر سانس لے رہی تھی۔ عطاس نے لہر عمر کے سے مسکرا کر سیوک
طرف دیکھا پھر آگے چوڑھ کر ہونے اس نے اس کے پیٹ سے بخیر سمجھ کے
بھٹکے کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ سیوک اور اوندار دنگ رہ گئے اس کے پیٹ کا
کے برابر وہ گیا تھا باطل ہوں جیسے اس کے پیٹ میں کوئی دلم آیا ہی۔ وہ
کر جنسی عطاس تمام انداز میں اس سے بولا اور کہنے لگا جاؤ اور قبرستان
کے سردار عمارت کی درسیانی بنی کو اٹھا کے پیل لے آ۔

عطاس نے یہ علم پا کر ان لڑی کے یوں پر بھی بھی اختیلی غمگینا
ہوئی وہ میز سے نیچے اتری اور دھومیں کی طرح ہوا میں تحلیل ہو کر نکل گئی تھی
تھوڑی ہی دیر بعد باوقی حضرت انداز میں وہ لڑی اسی کمرے میں پہلے
نوار ہائی پھر اس کی شکل و صورت واضح ہوئی تو وہ اپنی پھولی بن کو اپنے

نہا جاے گا اس کو کھانا میا کی جائے گا پھر مغز اس کے جسم میں گھونپ دیا جائے گا
صبح دوپہر شام پر پر ہستی جو رات میا کی جائے گی اس لئے کہ یہ لڑکی اب تہ
کام آیا کرے گی اس کے ساتھ ہی عطاس سیوک اور لودار کو لیکر اس تہ ما
نکل گیا تھا۔



دوسرے روز صبح ہی صبح اور کیرش دونوں میاں بیوی اپنی قبر میں
میں صبح کے کھانے سے فارغ ہوئے تھے کہ ایلا نے پوچھا لی گریں پر
پوچھا کی حالت دیکھتے ہوئے کیرش بھی متوجہ ہو چکی تھی۔ تاکہ وہ ایلا کی کمر
میں دیکھتے سے بعد۔ ایلا کی شکل عجیبہ اور پیش کن کی آواز پوچھا اور
شکل دی۔ ایلا کہہ رہی تھی

پوچھا میرے صیب مصلوب ایک مصیبت اور دشواری منہ کھڑی ہوئی
پوچھا نے بڑی بے شکلی سے ایلا کو مخاطب کر کے پوچھا کیوں ایلا کھل کر
اور کیسی مصیبت اس پر ایلا نے وہ کہنے لگی۔ ایک بھی کا سردار رات
ستوں کے سر لودار وکٹ لودستی کے جڑوں کا ایک گروہ بڑی تیزی سے تہ
ہم ہے اور وہ سب ان کر تہ دونوں میاں بیوی پر تہ تہ تہ تہ کی کوشش کریں
ایلا نے اس غصہ پر کیرش بھاری کارنگہ بھلا ہو گیا تھا اور چہرے پر
لگی تھیں پوچھا کا۔ لگی کچھ مانہ پڑ گیا تھا ہم اس سے اپنے آپ کو
مخاطب کر کے پوچھے گا لیکن سنی کے لوگ اپنے سردار عارث کی رکن
دونوں کے ساتھ یہ ہم دونوں میاں بیوی پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں
اور کھلے لگی۔

دیکھ پوچھا سنی کا سردار عارث اس کی بڑی دوسرے اکل خانہ جب اس
لئے تو اسوں نے دیکھا اس کی بیٹی صاحب تھی جس میں کی ایلا بیٹی جو سب
دو اٹھی ہوئی تھی۔ دوسری بیٹی اسی طرح پہنچے تھی ہوئی تھی جیسے وہ
تھی۔ اتنے بگائے کے سے اس کی ماں نے اس کے اوپر سے چادر پٹائی
فلش کر لیں پر اگر گئی اس کی یہ حالت دیکھتے ہوئے لودار اس کی بیٹی
ہوئے جب وہیں آئے تو اسوں نے دیکھا کہ اس کی جو دو بیٹی سن تھی اس
مکھوتا تھا بیٹی سارے جسم سے گوشت صوب نوبج کر کسی نے کھا ہوا تھا اور

اسکر دیکھ کر انہوں نے بھی تجھ لگا کہ کچھ تک گزشتہ دن سیوک لودار کو
ایلا لودار انہوں نے بکرا میا نہیں لیا تھا لہذا عارث کی بیٹی کی وہ حالت سیوک

اب پرتہ سیوک لودار کو بکرا نہ میا کرنے کی ترتیب تم نے ہی سردار کو
اور دوسری ستیوں کے سر کردہ لوگ تم جانتے ہو کہ ایلا کرنے پر آمادہ نہیں
اور وہ سیوک لودار سے خوفزدہ تھے لیکن تم نے ان سب کے سامنے اپنی
ایلا کرتے ہوئے انہیں بکرا میا کرنے پر آمادہ کر لیا۔

عارث لودار دوسری ستیوں کے سر کردہ لوگ انہوں کے گروہ کے ساتھ
روات ہیں تاکہ تم سے باز پرس نہیں اور تمہیں باہر نہیں اس لئے کہ
تتم تم سے اس سے حد کیا تھا کہ اگر سیوک لودار نے سنی کے لوگوں پر
لگی ویش کی تو تم اس کی حفاظت اور دفاع کرو گے مین چونکہ ہم ایلا نہ کر
دور ہمارے باز پرس کرنے اور اس کی سزا دینے اس طرف آرہے ہیں

ایلا نے اسے بھ ایلا جب خاموش ہوئی تو پوچھا پورا پوچھے لگا یہ ایلا
نہا بھی تھا کہ سیوک لودار لودار پر کچھ رکھ لودار اگر تم نے کچھ سنی رکھی تو یہ
ایلا فوراً درمیان میں پوچھی ہوئی کسے لگی ہیں پوچھا ایلا نہیں ہے میں
نہا لودار پر پوری نگہ رکھی تھی اس پر پوچھا کی تدر سخت لودار میں بولا اور
ایلا نے اس پر نگہ رکھی تھی پھر سردار کی بیٹی کا حشر کس نے کیا ظاہر ہے
ایلا نے سوا دہائی کیا سنی کر سکتا۔ اس پر ایلا بولی ہو کہنے لگی میں نے کل
ایلا نے کل کے لودار مجھے عطاس سیوک اور لودار کیں گی کھائی ہیں
ایلا نے جواب دیا ہے۔ پہلے لودار تھوڑی دیر بعد تک میں نے اس سب کو کل
میں بیٹھ رہا ہم کی دوسرے موضوع پر گفتگو کرتے سہار دیکھا تھا اس
ایلا نے حد میں میں عطاس سیوک اور لودار کو وہیں دیکھا لودار نے ہی میں
سنی نے سردار عارث کی بیٹی کو عطاس پہ کل میں لکھ گیا ہو۔ اس پر
ایلا نے میں وہاں سے لگا۔

ایلا نے اگر عطاس سیوک اور لودار کو کل میں نہیں دیکھا اور۔ ہی تو ہے
ایلا نے عارث کی بیٹی وہیں لکھ گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ سیوک لودار
نہا میں داخل ہوئے اور اس کی بیٹی کا یہ حشر کیا اس پر ایلا بولی اور اسنے
ایلا میں ہے۔ وہ یہاں بھی نہیں آئے۔ وہ ایلا کرتے تو لودار میں اس پر لگا

... کہنے لگا۔

... دونوں میاں بیوی کو میری بیٹی کے ساتھ پیش آنے والے طوٹے کی خبر ہو
... دونوں میاں سے بھاگ گئے ہیں۔ ان دونوں میاں بیوی نے اگلے ساتھ
... سیوک اور لودار کے مقابلے میں وہ ہماری پوری طرح مدد کریں گے
... میں باہم رہے ہیں۔ ان دونوں کی ہلاکی کے نتیجے میں مجھے اپنی ہر دوسری بیٹی

... کے بعد ہستی کا سردار عارث تھوڑی دیر کے لئے رکا ہوا وہ اپنے ساتھ
... لوگوں کو غلبہ کر کے کہے لگا۔ دیکھو میرے ساتھیو۔ عطاس کے گل میں
... اور بوعار کے لئے ہفت وار ہر ایام۔ ہندہ رکھا تھا اسے بند کر کے
... کی تہ۔ میری تم سے اتنا ہے کہ اس دور میں وقت وہ بکرا جو ہمیں گل
... قحطی کے ساتھ ہندہ دیا جائے اس پر سردار عارث کا حکم سن کر کچھ
... جتنی سے بکرا لیکر گل سے باہر ہندہ دیا جائے۔ ان لوگوں کے جانے کے بعد
... اور وہاں جمع ہونے والے لوگوں کو غلبہ کر کے کہنے لگا۔

... ساتھیو میرے عزیزو اب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ جن دونوں میاں
... نے آئے تھے وہ ہماری آمد سے پہلے ہی طوٹے کی خبر سن کر بھاگ
... اب میں قیوم کا کوئی متحدہ اور قائمہ نہیں رہا۔ سردار عارث کا یہ حکم سن کر
... اپنے گھروں کو چلے گئے۔

... کے گل کے برسیاں کر کے میوک اور لودار دونوں بیٹھے باہم گفتگو کر
... سے ایک بیوے اور دھرمی کی صورت میں عطاس لودار ہوا ہر ہالک
... دیکھتے ہی میوک اور لودار دونوں اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ عطاس نے
... لئے کہا اور خود بھی ایک نشست پر بیٹھ گیا۔ میوک اور لودار بھی اس کی
... بیٹھ گئے۔ گل اس کے کہ میوک عطاس کو غلبہ کر کے کچھ پرہیزا۔
... میں چل کی اور ان دونوں کو غلبہ کر کے کہنے لگا۔

... میرے۔ ہستی کے سردار عارث کی جس لڑکی کو تہ خالے میں ہم نے ایک
... میں رکھا ہوا ہے اسے اب ہمیں راکرنا ہو گا۔ اس پر میوک نے چونک
... کیوں تھا۔ اس لڑکی کی وجہ سے کیا ہم پر کوئی مصیبت اور آفتاوت
... عطاس ہوا اور کہنے لگا نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ہستی کے لوگوں نے
... دونوں کو قبرستان سے نکال دیا ہے یا یوں جانو کہ وہ خود ہی لوگوں سے

رکھتی۔ اس پر یوسف سختی سے بولا اور پچھنے لگا۔

اگر یہ مسئلہ بھی نہیں ہے تو عارث کی بیٹی کی وہ بھیاںک حالت میں
پر ایسا امکان ہی ہے کسی کا فائدہ کرتے ہوئے کہنے لگی۔

دیکھ یوسف میرے عجیب سمجھ نہیں آتی کہ یہ مسئلہ کیسے فوراً
میرے خیال میں اس عطاس میوک اور لودار نے کوئی ایسا طریقہ وراثت
نہ میں دیکھ سکی ہوں اور نہ ہی اصلی اور حیوانی آگہ جس کا مشہور کر سکی
پیسے ہی ہوتا ہوگی ہوں کہ یہ عطاس سب پندہ قوتوں کا مالک ہے میرے جیسے
ماثور الطولت انداز میں عارث کی دونوں بیٹیوں کو گل میں لے گیا ہوا اور
لے آیا کر وہ وہ اور دوسری کا کسی اور رات کر کے پھر عارث کے گھر
گئے۔ اس پر یوسف تڑپ کر بولا اور کہنے لگا نہیں۔ ایسا ہمیں نہیں آیا
چاہیے اس پر ایسا ہونی درست ہے کئی گنا ہے کچھ ہم اور کچھ گرفت
ہوتی جا رہی ہے۔ یہ جو ہوں سے عارث کی بیٹی کا یہ حشر کیا ہے اس کا
ہماری کمزوری اور عطاس کا غلبہ ظاہر کرتا ہے۔ ہر حال ہم قیوں کو مدد
یہ جانے کی کوشش کرنا ہوگی کہ عارث کی بیٹی کی وہ حالت کس طرح اور
کی۔ ایسا شاید سید کچھ سمجھتی کہ غموش ہوگئی اس سے تو عارث کے
لوگوں کا شور مچا رہا تھا اس پر ایسا غرور مدعی توازن میں بھریں اور

دیکھ یوسف تم دونوں میاں بیوی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں نہ لاؤ
کھڑے ہو اس سے کہ لوگوں کا سمجھنا اس عمارت میں داخل ہو کر
ہے۔ بیٹا کے اس مشورے پر یوسف نے عجیب سے انداز میں کوشش
میں کیرش اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ دونوں میاں بیوی نے جلدی جلدی
سایاں سمیٹا کر وہ اپنی سری قوتوں اور عزت میں دھنے اور جس سرے میں
دو چش ہو گئے تھے۔

یوسف اور کیرش دونوں میاں بیوی کے روپوش ہوئے کے چند ہی
ایک باہم قبرستان کے اندر گورکس کے لئے ہی اونی اس عمارت میں داخل
اس جہوم کے آگے آئے ہستی کا سردار عارث تھا اس کے چہرے اس
گنا تھا کہ وہ ہے پندہ خیرے اور غیبت کی کی حالت میں تھا۔

عمارث میں داخل ہونے کے بعد عارث نے جب دیکھا کہ عمارت میں
ایک ایک کمرے میں گیا۔ جب یوسف اور کیرش اسے کہیں داخل ہوئے۔

نہ ہے۔ لب ہارے دست یہ کہم ہے کہ اسے اس محل سے باہر پہنچانا ہے جس
مردارہ بنا کر اس تہ خانے میں داخل ہوتے رہے ہیں اس کے ذریعے اسے باہر
محل سے قریب میں لایا جاسکتا اس طرح یہ بات سچی اور پختہ ہو چاہے گی کہ اس
محل میں لایا گیا تھا۔ بعد ازاں اسے پاس اس لڑکی کو اس محل سے نکالنے کا ایک
محل ہے۔ سو میرے دونوں عزیز۔ اس محل کا ایک خفیہ راستہ وہ اپنے غلیظ
مقدمہ باری شر کے کھنڈرت کی طرف جاتا ہے تم اس لڑکی کو اٹھا کر میرے پیچھے
میں اس خفیہ راہروں میں قصدی رہنمائی کروں گا۔ سنو راستے میں جا کر کے
کے ساتھ کوئی ایسی گفتگو نہ کرنا جس سے تم یہ شک نہ ہو چاہے کہ اسے
کہا تھا۔ لب قہر اسے اشارہ دے اور اس تہ خانے سے باہر نکلیں
لوگ کا حشر بھی کر سکتا تھا لیکن اس کے باب سے چونکہ بے خوف اور کیش کو
آہٹ سے نکل چکا ہے تم دونوں باہر دیکھو۔ اب بھی اس سے عمل نہ رہے
میں تمام کے جواب میں میں اس کی بیٹی کو جلات میں لے کر چلتا
لو کہ اسے باہر نکلیں۔ اس کے ساتھ ہی سیوٹ اور اوعار اس کمرے سے
نکل گئے تھے۔

اب بعد سیوٹ اور اوعار ہوسٹ۔ وہ دونوں اس لڑکی، اٹھتے ہوئے تھے جواب
پاپ کو توڑ کر اسے کور چھڑانے کے لیے بڑی جودھدہ رہی تھی۔
اب سو۔ اور اوعار اسے ایک پیچھے آنے کو کہا۔ پھر وہ ایک طرف پھرتا
ایک طرف وسیع اور خفیہ راہروں میں تھی جس میں عطاس سیوٹ اور اوعار کی
راہ۔ پھر وہ ایک عطاس اس خفیہ راستے پر چلتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ راست
میں داخل راستہ ہو گیا تھا وہاں عطاس رست گیا اور سیوٹ اور اوعار بھی جو
راستہ ہوئے تھے ایک جگہ ٹھہرے ہو گئے۔ اس موقع پر عطاس اپنے کسی سری
میں وہ اس کے رد عمل کے طور پر اس کے ہاتھ میں وہ راہروں میں وہ
میں ایک رات دور ہوا جس میں سے ایک شخص جسک لڑکھڑا تھا اور اس
میں سیاہ رنگ سرسری کی ہولی بیڑیاں بھی رکھ لی رہی تھیں۔ عطاس
میں اس ہو سیوٹ اور اوعار کو بھی اس سے اپنے پیچھے آئے کو کہا سیوٹ او
اس لڑکی کو اٹھا اس راستے سے نکل گئے تھے۔ پھر وہ سنگ سرسری بیڑیاں
لے گئے۔

پھر عطاس نے اپنا کوئی محل کیا جس کے جواب میں اس کے سامنے پھر وہاں

ڈرتے ہوئے ہلاک گئے ہیں اور اب ہستی کے کچھ رنگ بکھرے ہوئے ہیں۔
لے محل مارا کر رہے ہیں۔ لب جب کہ لوگوں نے پھر بکرا پیش کر کے کی
کردی ہے تو ہمیں اس لڑکی کو رہا کرنا ہو گا مگر وہ اپنے باپ کے پاس رہیں
دیکھو تھوڑی دیر تک بکھرے کو بکھر چکے لوگ یہاں پہنچ جائیں گے اس کی تو
پہلے ہمیں حادث کی لڑکی کو رہا کر دینا چاہیے۔ تم دونوں میرے ساتھ تو اس
عطاس اپنی جگہ سے اٹھ کر آ رہا ہے اس دروازے سے وہ خفیہ راہروں میں
خانے کی بیڑیاں اڑتے چلے گئے تھے۔ اس کے پیچھے وہاں پھر وہاں ہو گئی
کمرے میں تھے جس میں حادث کی لڑکی غریب کی صورت میں بیڑیاں پہنچ گئی
بیڑیاں میں بکھریا ہوا تھا۔ اس کمرے میں کہ عطاس نے اپنے اس لڑکی
نکارا۔ خفیہ راستے کی وہ لڑکی تھی۔ دیکھو کہ اس موقع پر عطاس سے اپنے
ہوئے سیوٹ اور اوعار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اس لڑکی کی آنکھوں پر پتہ وہ اور اس کی پشت پر اس سے دونوں
کر ہوا۔ وہ عطاس کے سامنے پر سیوٹ اور اوعار دونوں حرکت میں آئے
اس لڑکی کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر ایسے رہے اس سے اس پر ہوا
نے اس کی آنکھوں پر بھی خوب دور سے پتہ وہاں کی خفیہ عطاس سے ہوا
لیا تھا۔

اس کے بعد عطاس سر پر حرکت میں آیا۔ اپنے ہاتھ میں پھر ہوا خفیہ
لیتے ہوئے اس نے صاف میں جہ مایا اور پتے کی طرح ایک با پھر اس سے
اس کے جواب میں اس صبح کی صبح سے برق کی طرح چنگاریاں نکلنے لگی تھیں
تک لیا یہاں رہا یہاں تک کہ اس سے میرے محل ہوئی لڑکی بے چین
رست لگی اور اس نے دونوں ہاتھوں و تروا رست کی کوشش کرنے لگی تھی
دیکھتے ہوئے عطاس کے چہرے پر محلی دوش کی مستراہت نمودار ہوئی۔ وہ
نصائح اندر تھا ہوا خفیہ پتہ لڑکی اور اسے ہمارے ساتھ لٹا دیا تھا۔
نے بارخورد اس بھی ہمارے سے لٹا دیا پھر وہ اس کمرے سے باہر نکلا۔
میں اس سے اشارے سے اپنے پیچھے آئے کو کہا سیوٹ اور اوعار چپ چاپ
ہو گئے تھے۔ عطاس اس دونوں و تہ خانے کے ایک دوسرے کمرے میں
مقدم اور رازہ رازہ آواز میں ان دونوں کو طلب کر کے کہے گئے۔

سو میرے دونوں عزیز۔ لب یہ لڑکی پوری طرح اپنی اصلی حالت میں

تس نے وہی ۱۳۱ ہے کس راستے سے وہی نہیں ہے یہ پتہ نہیں چل سکا۔
 تم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ۔ مادی شکر کے قدیم کھنڈرات میں نمودار ہو۔
 - انھوں کی رسی کھولو آنکھوں سے پٹی ہٹاؤ۔ تس وہ اور اسے اس کے باپ کے پاس
 پہنچا۔ اس طرح مجھے امید ہے کہ اس کا باپ تم دونوں سے جو تھا ہے وہ کسی قدر راضی
 ہو گا اور تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ میں مادی
 - کھنڈرات میں اس جگہ تک تمہاری رہنمائی کرتی ہوں جس جگہ وہ لڑکی چڑی ہوگی
 - وہاں کے کہنے پر چاہے اور کیرش ورا۔ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور ایلیٹا
 جہاں پہنچے۔

۱۔ دہلی میں یو جف لور کیرش مانی شہ کے اس گھنڈرات میں ایک بستہ ہوئے
 وہاں سوار ہوئے۔ وہ لڑکی وہاں چٹری ٹیک لگائے ٹھہری تھی۔ اس کی حالت دیکھتے
 ہو جف لور کیرش کو پتا ترس آیا۔ عجیب سے انداز میں دونوں میاں بیوی نے ایک
 کی طرف دیکھا اور یو جف نے بیوی دانواری میں کیرش کو مقلوب کرتے ہوئے کہا
 کہ اس لڑکی کی پشت پر ہمارے ہوئے اس کے ہاتھ کھول اس کی آنکھوں سے یہ پٹی
 کش دے۔ اسے یو جف نے اس لڑکی کی آنکھوں پر ہمدی پٹی ہانپی پھر
 اسے ہاتھ بھی کھول دیئے۔ تھوڑی دیر تک وہ لڑکی بڑے عجیب سے انداز میں یو جف لور
 کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔

وہ دو سو میاں بیوی کی ہے۔ ہر شکر گزار ہوں کہ تم دونوں میری دعا کو آئے۔ اس
اور پرچے لگا دیے میری بس تجھے میں دن لکھ آیا جس نے تیرے ہاتھ پشت پر
نہ لکھوں پر پل ہاتھ دی۔ اس پر وہ لکھی کچھ سوچنے لگی مگر وہ عجیب سے انداز
دے ہوئے کہے لگی میری کچھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں میں کیسے آئی۔ ہر محل
نہیں اٹھ کر میں دے میں اندازے سے یہ کہہ مٹی ہوں کہ مجھے کسی نہ ملنے
نہیں تھا۔ جس سے مجھے ہار ہوا گیا ہے۔ مجھ سے کیا نام کا گیا ہے یہ میں نہیں
سمجھتی۔ میں کوئی ایسی بات آئی ہے۔ اس جو چیز مجھے یاد ہے وہ یہ کہ میں نے
بہت سا دیکھا اور اپنے بستر سے اٹھ کر مجھے ہوں لگا جیسے میں وہاں ہوں اور۔ انگوٹوں
کی منسل بغیر کسی سنگ منسل کے ہانگی پل حادی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے انگوٹوں
دن بات میں آئی۔ اس پر مختلف پورا پورا کہنے لگا۔

۴۔ میری کس جمل تک میں سمجھا ہوں تجھے اور تیری جھوٹی بہن دونوں کو بھلا میں
میں ہے ولی مانق الصلوات قوتوں نے انصاف کیا۔ پھر تیری جھوٹی بہن کا تو میں قوتوں

ایک رات سا نمودار ہوا۔ اس رات سے مصلح باہر نکلا۔ سلیک فور لوکار بھی اٹھائے ہوئے باہر نکل گئے۔ سلیک فور لوکار نے دیکھا کہ رات میں قدم ہری کھنڈرات کے درمیان میں نکلا تھا۔ اس رات سے نکلنے کے بعد مصلح نے اشارہ اس لڑکی کو بھیجے رکھنے کو کہا۔ جب سلیک فور لوکار نے ایک چتر کے قریب لڑکی کو اشارے سے انہیں مصلح نے اپنے قریب بلایا جب وہ دونوں قریب آئے تو مصلح اس لڑکی کو ہمیں چارہ دینے دو۔ اب آؤ جس رات سے ہم آئے ہیں اسی رات سے چلے جائیں کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی ہمیں دیکھ لے کہ وہ کھنڈرات میں ہم کسی طرح سے داخل ہوئے ہیں۔ یہی اکثر لوگ فور ریوڑ چرانے والے گمراہ رہتے رہتے اس لڑکی کو دیکھ کر خود اس کے ہاتھ پر کھوں دیں گے فور آکھوں کی پٹی بنا دیں گے اپنے گھر چل جائے گی۔ اس کے ساتھ میں مصلح پھر اس قہ خانے میں داخل ہوا اور اعداد بھی اس کے پیچھے پیچھے داخل ہو گئے تھے۔ پھر مصلح نے اپنی سرور فور استعمال کرتا ہوا اٹھتے قہ خانے کے دروازے پر گرد پڑے تھے۔

قبرستان سے پہنچ کر سردار کو دس دس لوگوں کے چپے چلنے کے قہقہوں کی
یونٹ لاکیرش دوڑوں میاں میں پھر قبرستان کی سڑکیں گھم کے گھرے میں نمودار
دوڑوں اپنا وہ صوبہ سداں اٹھائے ہوئے تھے جو بھاگتے وقت انہوں نے گھرے
تھا۔ سداں انہوں نے اپنے سائے رکھ لیا اس موقع پر کیرش بولی اور جٹوں کو مخاطب
کئے گئے آپ کیا خیال کرتے ہیں اب کیا کرنا چاہیے میرے خیال میں اب
ہیں یہاں رہتے نہیں ہیں گے نہیں اپنا صفا بدل لینا چاہیے۔ جواب میں جٹوں
اس سوال کا جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ اسی وقت ایلا نے یونٹ کی گردن پر مس دیا
کہتے کہتے یونٹ رک گیا اور ایلا کی طرف متوجہ ہو گیا۔ خود کیرش بھی چہرہ
گوش ہو گئی تھی۔ اس دینے کے بعد ایلا بولی اور کہے گئی۔

سنو چ پلک مجھے غور سے سنا۔ لطیفاس میونک لور لوکار ہستی کے سر مارا۔
 بچیوں کو اٹھا کر لے گئے تھے وہ کیسے لے کر گئے اس کا مجھے وہی تک اندازہ نہیں
 انہوں نے ان دونوں کو کہاں رکھا یہ بھی میں نہیں جانتی تھی۔ میں جیسے غافل
 لطیفاس کے پاس بے پناہ قوتیں ہیں وہ سنا ہے اس نے کوئی قوت استعمال کرتے ہوئے
 ایسا طریقہ کار استعمال کیا ہے جسے میں نہ دیکھ سکتی ہوں۔ بہر حال جو اچھی خبر میں تمہارے
 لائی ہوں وہ یہ ہے کہ حادثہ کی جیٹا اس وقت دہری شہر کے کھنڈر میں پڑی ہوئی ہے۔
 دونوں ہاتھ اس کی پشت پر بندھے ہوئے ہیں لور اس کی آنکھوں پر بھی جیٹا ہے۔

ش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا کہ اس کی بیوی بول پڑی اور دوسرا کہنے لگا۔

یہ سب تم دونوں کی ہے حد شکر گزار اور محسوس ہوں کہ تم نے کم از کم یہ پہچان لیا کہ اسے کل سے لیکر آئے ہو۔ اس پر یوسف بول لڑ کئے لگا دیکھو۔ ہاں جو سری قوت ہے اس نے مجھے خبر دی تھی کہ سردار عارث کی لڑکی صورت میں پڑی ہوئی ہے۔ اس کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے ہیں اور اسے جانی ہے۔ اس میں اور یہی ہوئی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے کے لیے تیار ہے۔ تمہاری بیٹی کے ہاتھ کھولے اس کی گھبراہٹ سے پنی ہٹائی اور اپنی بیٹی کو ہاتھ سے لے کر آئے ہوئے ہم نے پلک بچھپتے میں۔ یہاں پہنچا ہوا ہے دیکھو۔ اس نے ہاتھوں میں۔ سردار اشہر اور سہتی کے ویکر۔ ہم دونوں میاں بیوی کے ساتھ۔ غصہ تک ہو۔ پر خدا جانتا ہے کہ تمہاری بیٹی کے حوصلے میں ہم دونوں کو کتنی سیما ہے۔ دیکھ میں جاتا ہوں یہ کام عطیاس سلیم اور لوہار کا بیٹی کو اٹھانے اور اسے ختم کرنے میں انہوں نے کوئی یہاں طریقہ کار استعمال نہیں کرتے ہو سکی یہ کام ہماری عظمت کی وجہ سے میں ہوں اگر میں جبر کرتا ہوں تو یہ ہم بھی تمہاری بیٹی کو اس کے ہاتھ سے لے لیتے دیتے۔

اس کی بیٹی کے سرے کا رخ دیکھ اور صدمہ ہے جس وقت سردار عارث اور اس کے ساتھ بیٹی کا اظہار کرتے ہوئے قبرستان کی طرف گئے تھے اس وقت یہی سری قوت نے بتا دیا تھا کہ لوگ ہر جہل اور ہونے کے لئے اس میں اور یہی بیوی روپوش ہو گئے تھے۔ کچھ سردار عارث میں پھر تھکے ہیں کہ اس دونوں سے نہ صرف تمہاری بیٹی کا انتظام ہوں گا بلکہ انہوں نے ظالم کئے ہیں اس سب کا قتل قوتوں سے ایک یہ یک دور حلیہ اپنا ہو گا۔ غصہ وار بکرا سنا کرتے رہو۔ ہم ہم دونوں میاں بیوی کو قبرستان میں رہے۔ اس میں ہم عطیاس کے محل کی سری قوتوں کے خلاف حرکت میں ضرور ہوں صدمہ ہو چکے ہیں اور ہر صورت میں ہم انہیں میاں اور اپنے ساتھ لے کر لے گئے ہوں۔

یہ سب کے جواب میں سردار عارث تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ کہہ رہے تھے۔

یہ سب سے صحبت میں یوسف اور کیرش کی طرف دیکھا پھر بول لڑ کئے

نے خاتمہ کر دیا ہے اور وہ مر چکی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ میری بہن بچ گئی۔ اس عکشاف پر تھوڑی دیر تک وہ لڑکی ہونٹ کاٹی دی پھر وہ پھوٹ پھوٹ اٹھی۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح روتی رہی یہاں تک کہ کیرش یوسف کے ساتھ بڑھی۔ لڑکی کا اس نے اپنے ساتھ پناہ کر لیں دی اور سمجھا۔ پھر کیرش ہونٹ اٹھ بیڑی ہیں۔ ہم دونوں میاں بیوی ہمیں تھکے۔ گھر پہنچا دیں۔ کیرش۔ لڑکی اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔

ہم دونوں میاں بیوی کا انداز درست ہے مجھے عطیاس کے محل کی قوتیں تھیں۔ کچھ میرے محسوس کیا یہاں ممکن نہیں کہ عطیاس کے محل میں رہتے ہوئے مقابلہ کیا جائے اور اس میں بدلے پر مجبور کیا جائے تاکہ وہ اس حد تک خودکامی اور آٹھ یون کا مظاہرہ کر سکیں۔ اس پر یوسف چھاتی تھکتے ہوئے میری بہن اب اس وقت ضرور آگے اس وقت تو تیار باپ مجھ سے ناراض ہے۔ یہ سب سب سے کہہ کر عطیاس کے محل کی قوتوں کے لئے بکرا رو کر دیا تھا۔ اس کی وجہ سے میرے خیال میں وہ قوتیں تھکے ہوئے ہیں۔ یہاں حرکت میں تمہاری بہن کو انہوں نے کھانا ڈالا۔ ہر حال چلو پھر۔ ہوں یہ بیوی ہمیں تھکے پاس پہنچاتے ہیں۔ پھر یوسف نے کیرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیرش اس اور میرا ہاتھ بکھڑا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور اس بیٹی کو لے کر اس کے پاس چلیں۔

جواب میں کیرش نے فوراً اس لڑکی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔ کیرش نے یوسف کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔ دونوں میاں بیوی اپنی سری قوتوں کو لانے اور قدیم مادی شکر کے تحفظات سے وہ جانب ہو گئے تھے۔ دوسرے ہی لمحے میں سردار عارث کے گھر میں نمودار ہوئے۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے جس عارث کی پریشانی اور ہمت میں حکا تھی وہاں وہ خوش اور مطمئن بھی تھی کہ یوسف اور کیرش میاں بیوی نے پلک بچھپتے میں اسے اس کے گھر پہنچا دیا تھا۔

یوسف اور کیرش اس لڑکی کے ساتھ جو کسی سہتی کے سردار کے گھر کے محل میں ہوئے ایک گھر سے ہمتی کا سردار عارث اس کی بیوی اور بیٹی اور بیٹی بھانجے۔ اسے اور مادی مادی وہ اس لڑکی سے لپٹ کر روئے گئے تھے۔ جواب میں وہ لڑکی بھی پھوٹ کر اور دھڑکیں مار مار کر روئے گئی تھی اس لئے کہ اسے یوسف اور کیرش تھا کہ اس کی بہن مر چکی ہے۔ تھوڑی دیر تک یہی سہتی کا سردار چھپ

ان کے قدیم کھنڈرات کی طرف جائیں گے اور وہیں ہر چیز کا بخور جاتا ہے اور پھر
ان کے کہ کہیں ان تینوں نے وہاں بھی اپنا کوئی ٹھکانہ تو نہیں بنا رکھا۔ پوچھنا کہ اس
سے کثیر خاموش ہو گئی تھی۔ پھر وہ آہستہ آہستہ اپنے قیام گاہ میں چلے گئے



ان کے شیشہ فیروز کے مرنے کے بعد اس کا بھائی بلاش ایران کا شیشہ بنا تھا۔ آہستہ
آہستہ بلاش کو آرمینیا کا شیشہ پیش ہوا۔ وہ اس طرح کہ سابق شیشہ فیروز کے زمانے
کا حکمران سلاطین آرمینیا کے محلے میں مارا گیا تھا لیکن ارمی فوجوں کا سلاطین
نکل گیا تھا۔

اس شیشہ ایران فیروز کی موت کے بعد صورت حال مختلف ہو گئی اور وہاں نے
لقدار قائم کر دیا۔ وہاں نے نئے پادشاہ بلاش سے استدعا کی کہ آرمینیا کے
لوگوں کو اس میں آکر رہا جائے اور ان کے ساتھ روداری برتی جائے۔

ایران بلاش شروع شروع میں تو رضامند تھا لیکن اسی عرصے میں ایک ایسا
واقعہ ہوا کہ بلاش سے وہاں کی ہر بات کو تسلیم کر دیا۔

پھر وہیں پیش آیا کہ سابق شیشہ ایران فیروز کے بیٹے قبو نے تخت و تاج حاصل
کئے۔ نئے شیشہ بلاش کے خلاف بغاوت اور شورش مچا کر دی۔ اس سے ایران
میں شورش ہو گئی۔ وہاں نے بڑی دانشمندی سے کام لیا اپنا چاروں لنگر لنگر وہ قبو کے
دھڑکے کی مدد کو پہنچا دیا۔ یہاں اور کئی فوجوں سے مل کر قبو کی فوجوں کو پھیل
کر محاصرہ کر دیا۔ انہوں نے قبو کے پاس پہنچ گئے۔

ان سے اصل مندی کی وجہ سے وہاں کی صلاح فقیر کی اور جیسا کہ مذہب کی
ادامات کے بعد آرمینیا اور گرجستان دونوں صوبوں کو داخلی خود مختاری حاصل
کرائی اور وہاں کے امراء اور عوام مطمئن ہو گئے تھے۔

شیشہ بلاش پھر ایک پختہ قوی تھا اور وہاں کی لڑائی اور سوار کے لئے دشمن
سے جتنی کٹا جاتا ہے کہ جب کسی کسب کی نکتہ ہوتی تو کھانوں سے

دیکھ کر پوچھنا کہ عزیز میں جاتا ہوں تم دونوں میں بھی ہم لوگوں کے ساتھ
تھیں اور وہاں ہو۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ عطاسی سلیوک اور لومبارڈیہ پھر
کے مالک ہیں اور انہوں نے ایسا ہی کچھ سری قوتیں استعمال کرتے ہوئے
ہونے دی اور میری بیٹی انہوں نے خاتمہ کر دیا۔ ہر حال تم دونوں میں بھی یہ
گھر اور شہر نہیں ہے۔ میری بیٹی خواہش ہے کہ تم ہمیں اندر سے پاس ہی رہو۔
طرح قبرستان کی قدرت میں قیام نہ کر لو کہ کن کی حیثیت سے وہیں رہو جس طرح
رہے ہو۔ کوئی تم سے باز نہیں ہو کہ نہیں کرے گا۔ میں بہت سی کے ساتھ
دوسری بہت سی کے سرکہ لوگوں کو سمجھاؤں گا کہ وہ تمہارے ساتھ بیٹے جیسا ہی
کے۔ میں تم دونوں کا شکر گزار ہوں کہ تم ارکم تم میری ایک بیٹی کو زندہ
ہو چلنے میں تو کامیاب ہو گئے۔

جواب میں پوچھنا کہ شکر گزار انہوں سے حادث کی طرف دیکھتے ہوئے
سردار حادث میں اور میری بیٹی کثیرش تم سب کا شکر گزار کرتے ہیں کہ تم ہم
پر نہیں کر رہے۔ ہم تمہارا اس بیٹا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ تم نے ہم
بیٹی کو قبرستان کی طاقت میں گور کن کی حیثیت سے رہنے کی اجازت دے دی۔
حادث اگر تم ہمیں وہاں رہنے کی اجازت نہ بھی دیتے تب بھی ہم عطاسی کے محل
پاس وادی شہر کے کھنڈرات میں اپنا قیام کر لیتے تم جانتے ہو کہ آرمینیا
لومبارڈیہ پھر قوتوں کے مالک ہیں تو ان کے مقابلے میں ہم بھی وہی طاقت
مالک ہیں اور ان قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے ہم ایک ایک رادوں قوتوں
ضربہ کریں گے۔ اب تم ہمیں اجازت دو کہ ہم وہاں قبرستان کی طاقت میں
کریں۔ اس پر حادث کی بیٹی بولی اور کہنے لگی بیٹے جنہو کہتا تھا کہ جتو۔ اس
اور لینے لگی دیکھ کر وہاں اور محترم ہیں۔ ہم دونوں یہاں ہی قبرستان جاتے ہیں
اپنے ٹھکانے کا انتظام کریں گے اس کے ساتھ ہی کثیرش نے پوچھنا کہ محصور
دونوں یہاں ہی حادث کے محل سے نکل گئے تھے۔

قبرستان کی طرف جاتے ہوئے اچانک کثیرش کو کچھ خیال آیا وہ پوچھنا
کے کہنے لگی پوچھنا میرے جیب یہ جو سردار حادث کی لڑائی ماری شہر کے
پہلی مٹی ہے تو اس سے مجھے شک گذرتا ہے کہ عطاسی سلیوک اور لومبارڈیہ
کھنڈرات سے بھی کچھ تعلق ہے۔ اس پر پوچھنا ہوا اور کہنے لگا دیکھ کثیرش تو کچھ
مجھے بھی شک ہوتا ہے۔ ہر حال اس وقت تو اپنی قیام گاہ کی طرف جاتے ہیں

نبرد کو مزاح کہ اس نے کسان کی مدد کی تھی۔ جس میں مصنفین بھی
حکم اور شرافت کی تعریف کرتے ہیں جس ساری خوبیوں کے بدحواسیہ بدشہ نے
وہود سلطنت کے وقار کو دوبارہ بحال کر سکا۔ اس کی وجہ سے امراء میں اس سے ہم
اطمینان بڑھتی گئی یہاں تک کہ بلاش حارثی سل حکومت نے مایہ ناز امراء اس سے
مجھے خے لہذا اسے قتل سے آزاد کر اسے آزاد کر کے اس کا خاتمہ کر دیا۔

ایرانی شہنشاہ بلاش کے مرنے کے بعد سابق شہنشاہ میں پیدا ہوا تھا۔ اس کا
بلاش کے زمانے میں اسی قتلے ایک بار حکومت اور سرکاری کی غمی نہیں بلاش
پکھن دیا اور یہ بھاگ کر سفید خوں کے یہاں پناہ لینے چلا گیا تھا۔

جب بلاش کے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد نو سفید خوں کے غافل حوش
یہاں پناہ لینے کے لئے روانہ ہوا تو اس کے ساتھ اس کے بعض امراء بھی تھے۔
کے ہاتھ خوش نواز کی طرف جاتے ہوئے راستے میں قتلے میٹھور کے قید خانہ
میں قیام کیا۔

دستان کی ایک بیٹی تھی جو انسانی حوصلہ اور پرجہ عمل تھی۔ قتلے کا دل اس
کیا۔ آخر دستان نے اپنی بیٹی قتلے کی روحیت میں اپنی لڑکھنیا بیٹی آخر امراء
شہنشاہ نو شیرداں خللی کی لڑکی۔ قتلے نے چند دن بعد اپنی اس کی بیوی کے پاس
میں قیام کیا۔ وہاں سے روانہ ہوا۔ رواجی کے وقت یہاں کے طور پر اس نے اپنے
ایک انگلشری دی جس میں ایک باغی تھا جو رات کے وقت بھی چمکے۔ حالات
کے لئے اس وقت بد منسوب تھے۔ لہذا اس نے اپنی بیوی کو اس کے باپ کے پاس
پھونکا اور خود قتلے اپنے سرداروں کے ساتھ اس قبائل کے غافل خوش نواز کے پاس
گیا تھا۔

قتلے جب اس قبائل کے بدشہ خوش نواز کے یہاں پہنچا تو خوش نواز
یہاں پناہ دی اور غافل قاصع میں کوئی فرق نہ آئے۔ اسے وہ دیکھ کر بھی وہ
نواز کے حرم میں سابق شہنشاہ میوڑی بیٹی اور قتلے کی بیٹی تھی۔ جو خوش نواز قتلے
آمد رتی رہی لیکن دفعہ الوقعی کرتے کرتے خوش نواز نے میں سال گزار دینے
نواز کو یہ خیال آیا کہ حکومت امراء نے معلومہ صلح میں یہ شرط بھی قبول کی تھی
سلطان رقم بطور خراج لڑکی جانے کی لیکن حسب وعدہ اسے وہ رقم لوانی کی گئی
لئے قتلے کو آل کار بنا کر خوش نواز نے امراء کے خلاف لشکر کشی کرنے کا فیصلہ کر لیا
چنانچہ خوش نواز نے قتلے کو ایک بہت بڑا لشکر مہیا کیا اور قتلے کو مشورہ دیا کہ وہ

اس کا ناز و تحت چھین لے۔ قتلے نے لشکر کشی کی ابتداء کی تو اس وقت
بقا تھا اور جسے کی ضرورت ہی پیش نہ آئی۔ آخر امراء نے انہیں میں صلح و
معد قتلے کو امراء کا شہنشاہ تسلیم کر لیا۔

قتلے شہنشاہ بنا اس وقت امراء ایک سردار جس کا نام سوفرا تھا وہ حکومت
پانچ طرح طلب تھا کوئی بھی حکم اس کی مرضی اور رسامندی کے بغیر نہ ہوتا
اس کی عزت اور وقار ایک شہنشاہ کی عزت و ولایت کی طرح ہوا۔ مشورہ کر
کا تھا کہ یہاں مصیبت یہ تھی کہ اس کا چاہا لشکر سوفرا کے ساتھ تھا اس
لئے اسے اور زیادہ مختار کر دیا اور وہ اس کی صورت اسے طاقتور اور بہادر
تھا۔

سوفرا کا خاتمہ کرنے کے لئے سازش کی اور اس طرح کہ اس نے سوفرا کو
انت بلاش سے دور رکھنے کے لئے اسے شیراز کی حکومت سپرد دی۔ اور
اس سے سوفرا پر طعنہ طرح کی تھمتیں میں لگا کر اس کے ہاں بھرت۔ قویوں
حالت تیار رکھا تھا چنانچہ اس نے سوفرا کے ہاں بھرت شمشیر پور میں اس کو
مروں سوفرا سے قدیم اور دیرینہ رقیبت رکھتا تھا۔ اس رقیبت سے قتلے نے
لشکر کی لہجہ میں نے شلو پر مہوں کو رے شہر سے پہنچنے مرکزی شہر میں

اس وقت اس نے یہاں پہنچا تو قتلے نے اسے حکم دیا کہ وہ شیراز چلے اور سوفرا کو
اس کے پاس حاضر ہو چنانچہ شہر پور میں شیراز گیا تو سوفرا کو ساتھ لیکر
اسے پہنچتے ہی قتلے نے اسے یہ کر کے قتلوں میں ڈال دیا اور اس کی قلم
اس پر مرنے یہ کہ اختراہ دلوں نے اس خیال سے کہ کبھی سوفرا کی خطا
اس کا منصب اسے دوبارہ مل گیا تو وہ ضرور اس کے خلاف کام کرے گا لہذا
اس نے سوفرا کے خلاف قتلے کو ہنگامہ اسے رندوں میں ڈال دیا تھا وہ لشکر
کی اہمیت سمجھ گیا تو اس کی جہ نہیں۔ لہذا انہوں نے بدشہ کو سوفرا کے
کا ہنگامہ کیا۔ آخر اس سے سوفرا قتل کر دیا۔

حکومت میں دوسرا واقعہ ضرور قتلے کا ہے۔ قتلے کا آثار سلطنت میں خیر
اور برا تھا۔ خیر قبائل تدریجی طور اتالی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔
اس سے لیکر قتلے حدود تک پھیلے ہوئے تھے۔

نی خوش نواز اور صحرا نورو تھے اور ہمسایہ ممالک میں تحت و تدابیر کرنا ان

میں امیر کے اقتدار سے خائف تھا اس کی وجہ سے اس نے اپنے سردار سوزا کو
 ہوا دیا تھا۔ ہر حال قبلہ نے مڑی مذہب قبول کر کے اس کے اصولوں پر عمل
 کی تہ کی رعایت حاصل ہو جانے کے بعد مڑی مذہب کو کچھ عرصے کے لئے خوب

پہ ایک امیر سوزا کو اگرچہ شروع ہی میں قتل کر دیا تھا۔ سوزا کو اقتدار
 سے قوت خائف تھا لیکن اس سوزا کی وجہ سے ایران میں اکثر فتنہ پیدا ہو گئے
 سر خاندان کی عزت میں کرتے تھے۔ جو فی الحال ہوا بلوشتہ کے کئی دشمن
 تھے۔ قبلہ نے مڑی مذہب قبول کرنا تو یہ مخالف امراء بہت زیادہ پرہم ہوئے
 ایک لمحہ کا مذہب قبول کر لیا ہے اور ملین حکومت میں طرح طرح کی بدعتیں
 انہوں نے ایک انتہائی قدم اٹھایا اور اسے قتل و کتلہ سے آزاد کر اس
 سب کو انت میں کر دیا۔ شروع شروع میں لوگوں کو قبلہ پر اتنا شدید غصہ تھا
 کہ اسے معبود کرتے تھے۔ ہر حال اس کو قتل تو نہ پایا لیکن قتلہ فراموشی

میں مل گیا تھا۔ فراموشی میں محبوس رہا لیکن آخر وہ وہاں سے نکلنے میں
 اس کے قرار کے حلقہ کئی قیسے مشہور ہیں ایک روایت یہ ہے کہ قبلہ کی
 موت میں اس سے ملنے آئی۔ قتلہ کا کوہ تل اس پر فریضہ ہو گیا اور وہ کوہ تل کو
 وہ کوہ داریا سے نکالے میں کامیاب ہو گئی۔

روایت یہ ہے کہ تلاش بھی ایک شخص قبلہ کا سہارا تھا اس نے کسی
 ایک سے نکالا۔ ہر حال کوئی بھی ہو قبلہ وہاں سے چل کر اپنی قبائل کے
 واپس وار کے پہلے پہنچا جس کے حرم میں اس کی بیوی اور اس کے بہن

سے جاننے لے قبلہ کا ہر پاک خیر مقدم کیا اور اس کی شادی اپنی بیٹی سے کر
 دی۔ اس قبائل کے بلوشتہ خوش نواز نے قبلہ کو مدد کے لئے فوج دی۔ قبلہ نے
 اس اپنا تخت و کتلہ دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو خراج دیا کیا
 بلوشتہ و خوش نواز نے انہیں ہزار کا ٹکڑا دیا جسے لیکر اس نے ایران کا

واپس آیا۔ پہلی کامیابی سے ایرانی امراء نے بلوشتہ بنا دیا تھا۔ اگرچہ وہاں
 انت حاصل کر چکا تھا لیکن امراء کی کوئی رعایت اس کی مافی نہ تھی۔ اس

محبوب مظلوم تھا۔ ان قبائل کا سردار ترخان کہلاتا تھا۔ شروع میں اس کا صدر
 تھا بعد میں اس نے اپنا صدر مقام اقل کو منتقل کیا۔

ان قبائل سے لوٹ مار سے ایرانی تاریخ پر گہرا اثر پڑا۔ ان کی وجہ سے
 کو بھیڑ خر کہنے لگے۔ خود قبائل نے کنگاریہ سے ہوتے ہوئے ولوی کور میں
 دور تک ایرانی شہروں اور قصبوں کو انہوں نے لوٹا۔ آخر ایران کے شہنشاہ قہ
 صاف لشکر کشی کر کے سرکلی کی خور قبائل کی پیش قدمی کو روکا گیا اور انہیں
 سے نکالنے میں قبلہ کامیاب ہو گیا۔

ایران کے شہنشاہ قہ کے دور کا تیرا اہم واقعہ یہ ہے کہ اس کے دور
 مڑک کا تصور ہوا۔ اس مڑک نے ایران میں نیا مذہب پیش کیا۔ جسے اشکانی
 صورت کہا جاسکتا ہے۔ اس نے پہلی ہوئیادی سے قبلہ کو اپنا گرویدہ بنا لیا
 اسے کیسے حاصل ہوا تاریخ میں کچھ زیادہ تفصیل نہیں ملتی۔

تاہم جب مڑک سے پہلی بار اپنا عقیدہ اقتدار پیدا کر لیا تو کچھ قتلہ سہیل
 میں دوگنا ہوا۔ اس قتلہ سے مراد اس قدر برپا ہونے کے جس کی کوئی مثال نہ
 اور متعدد غریبوں کو کا شکار ہو گئے۔ اس موقع مڑک شہنشاہ کے سپہر میں مامور
 اسے بدلتہ میں اعزاز چاہتا ہوں کہ ایک انتہائی قوی مصلحت کے حصول
 کردوں۔ قبلہ سے جس مل کی اعزاز دے دی تو مڑک نے کہا۔

اسے بلوشتہ اگر کسی شخص کے پاس تریاق ہو اور وہ ایسے شخص کو
 نے کتا ہو جس کی موت یقینی ہو تو تریاق رکھنے والے کی کیا ضرورت ہے۔
 بلوشتہ ہوا اور کہنے لگا جیسے شخص کی سزا موت ہے۔ قبلہ نے ہم
 اگر کوئی کسی کو قہ کر لے اور اسے خزانہ دے اور بھوکا مار دے تو اس
 کا ہے۔ قبلہ نے پھر جواب دیا وہ واجب القتل ہے۔

مڑک نے اسی قسم کی باتوں سے قبلہ کو یہ فرماں جاری کرنے کی
 شخص خد و خیر کرے گا اور حکموں کو نہ اسے گا اسے سزائے موت دے دی
 بعد اس نے مراد کو اسباب کہ امراء کے پاس جس قدر قتلہ جمع ہے لوٹ میں
 مڑک کے اس حکم پر کہ امراء کا قتلہ لوٹ میں قبلہ سے بھی کوئی
 لئے کہ مڑک کا رنگ قبلہ پر ابھی طرح چڑھا تھا اور قبلہ پر یہ بات
 مٹی تھی کہ ایران کے معاشرتی نظام میں دولت کی تقسیم غیر مساوی ہے
 زیادہ تر امراء کے ہاتھ میں ہے۔

لئے اس نے اسی میں مصحف رکھی کہ رصاصی سے تخت و تہ سے دست
چنانچہ اس نے اپنی خوشی سے دوبارہ قبو کو تخت نشیں ہوئے میں مدوی
دوبارہ تخت نشیں ہونے کے بعد قبو پر محسوس کرنے لگا کہ غلام اور اس
کے خلاف اس وجہ سے تھا کہ اس نے سرحدی علاقہ قبل کرنے سے اس نے
عسکری سے کام لیکر ظاہری طور پر سرحدی فوج کی حمایت سے ہاتھ اندھا نہیں
دل سے مڑی ہی کا طرفدار تھا۔ قبو کے سردار لشکر سے اسے چونکہ قلعہ دار
میں مدد دی تھی لہذا قبو نے اسے ایرانی افواج کا پہلا اور درجہ جنگ بنا دیا
دوبارہ تخت نشیں ہونے کے بعد قبو نے اپنی حکومت کو مضبوط اور مستحکم
کچھ قبل کرنے کے ساتھ کر دی جسے قبو نے بڑی جتنی کے ساتھ فرو کر دیا اس
نے عرب قبائل کے حملوں کا سدباب کیا جو وقتاً فوقتاً ایرانی سرحدوں پر
تھے چنانچہ عرب قبو کے حریف بن گئے۔

اس قبو کے ہاتھ خوش و مر سے جو قبو کی مدد کی تھی اس کے لیے
خوش و مر کو قدر رقوم دینے کا وعدہ کیا تھا نہیں۔ قبو دوبارہ تخت نشیں
رکھا کہ غزوات خلی قلعہ اہل کے پاس رقم دے تھی۔ وہ وعدے کے مدد
دے سکے اس موقع پر دھڑا اس کو وعدہ دیا۔ دھڑا بھی میں اس کے
دشمن شمشہ قبیو اس کے مابین بنے ہوئے۔

اس معاہدے کی ایک شرط یہ تھی کہ ایرانی حکومت بن قبو کی مدد
کے لیے دہلی میں ایک محکمہ فوج مقرر کی جس کے غرض دوسرے
کو اگر اقتدار بنی اور اسے کی اس سبب میں چونکہ دوسرے حکومت نے اسے
کوئی رقم اور کی تھی لہذا قبو نے بعد از اس کہ جس قدر اس نے
دوسروں کی طرف بنتے ہیں وہ دوسروں کے اس مقصد سے بنے اس
کرنے کے لیے پہلے کچھ سیر دوسرے دارالحکومت قندھار کی طرف روانہ
دوسری طرف دوسرے شمشہ نے قلعہ دار اس طور پر کہ یہاں لو
مخلص امپراتور دوسروں کا شمشہ بنے اسی امپراتور کے دور حکومت میں
قندھار پہنچے تو امپراتور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رقم کا مطالبہ کیا
دشمن شمشہ امپراتور سے یہ سہارا کہ یہ رقم ادا کی جائے تو اس
قبائل کو وقت رقم ادا کر کے گا جس کی وجہ سے اس کے تعلقات میں
حاصل کے اور بن قبو اہل پر چڑھ دوازی کے اور یہ ایرانی پر حملہ

۔ اسٹ بجایں گے اس طرح دوسروں کے مقابلے میں ایرانی کرور ہو جائے گا اور
دوسروں سے جنگ کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اس بنا پر دوسرے شمشہ
۔ رقم دینے سے پہلے ہی کی اور یہ کھلا بھیجا کہ صلح کے دوران حکومت ایران
اس رقم کا مطالبہ نہیں کرے۔ قندھار اب اس رقم کی مانگی کا سال پیدائشیں ہوگا۔ قبو
اب سے تخت پر فروخت ہوا اور دوسروں کے خلاف جنگ کرنے کا اعلان کر دیا۔

شمشہ قبو نے دوسروں پر حملہ آور ہونے میں بڑی تیزی اور تندی کا مظاہرہ کیا
دوسروں کو جنگ تیار کرنے کی باطل صلت نہ دی اور اچانک اس نے اپنی فوج
اس جے میں لا کر کھڑی کیں اور اس سے قلعہ میں تھا اور مشن آرمی کے
قندھار اس نے کامیاب کر لیا چنانچہ انوں میں اس سے اس شکر کو مسخر کر لیا۔ پھر اس
قندھار اس گیا جس کا معجزہ ہم دیکھ کر ہے۔ یہ وہی ہے جسے ہم نے
شمشہ پر اس سے فتح کیا تھا۔ یہ قلعہ اگرچہ سبب انتقام تھا لیکن قبو نے چار بار
کی جینا اس پر یہ قلعہ فتح کر پا تھا۔

کئی وقت بعد ایرانی لشکر کا بارہ راست دوسروں سے سامنا ہوا۔ دوسروں لشکروں
کا سامنا جنگ ہوئی رہی صبح سے شکر شمشہ تک دوسروں اور ایرانی ایک دوسرے کو
دشمن پر اسٹیجوں ساتھ اس جنگ میں دوسروں کو شدید جانی اور مالی نقصان
کا سامنا ہوا۔ آخر میں اسوں نے ایرانیوں کے ساتھ مصالحت کی ہی کھنگو
۔ پھر اپنی بددی گئی۔

یہ عمارت موقع پر ایرانی شمشہ قبو کے شرط پیش رہا اس سے کہ وہ دوسروں کے
اب پہلے پہل واپس چلے گئے۔ انہیں اس وقت اس قبو نے خراسان کے
نہایت دیرانی شروع کر دی اور قبو مجبور ہو گیا اور صلح کی طے و شفیہ کو احوال
قبو قبائل کی سرکوبی کے لیے خراسان کی طرف رخ کیا۔

شمشہ قبو نے میدان جنگ کو چھڑای تھا کہ دوسروں نے موقع سے فائدہ
لیا۔ اسے وجہ و مہار یا اور قلعہ اور بعض شہروں کا انہوں نے محاصرہ کر لیا
۔ اس میں ایرانی کے شمشہ قبو نے اپنی پہلی قیصر روم کے پاس بھیجا کہ اس شرط پر
دوسروں کے درمیان معاہدہ صلح طے ہو گیا جس کی رو سے دوسروں نے ایک ہزار پونڈ
دھاتوں کے حوالے کر کے آقا و چاہتے تھے جس نے یہ صلح سات سال
کے لیے تھی۔ اس لیے یہ معاہدہ سات سال کے ہم سے موسوم ہوا۔
آخر میں شمشہ قبو دوسروں کے ساتھ جنگ میں مصروف تھا۔ بن قبو کے

ایک ذیلی قبیلے سائیر نے ایرانی حکومت کے علاقوں اور سینا اور ایٹانے کو چھوڑ دیا۔
 قلعہ سائیر کے ان نگار حصوں سے حکومت ایران کو بہت تشویش تھی۔ دوسری طرف
 ایرانی دونوں کے ساتھ جنگ میں بری طرح مصروف تھا لہذا وہ ان قبائل کے
 کارروائی نہ کر سکا۔ آخر جب دونوں کے ساتھ اس کی صلح ہوئی تب وہ انوں نے
 سائیر کے خلاف حرکت میں آئی۔

انوں کے قبیلہ سائیر کا مقابلہ کرنے کے لئے قبیلے نے طوب تباری کے ساتھ
 لشکر تیار کیا۔ پھر اس کی سائیر قبیلے کے ساتھ ان گنت جنگیں ہوئیں جن میں قبیلہ
 قبیلہ کو شکست دے کر ایرانی حدود سے نکل جانے پر مجبور کر دیا۔

سائیر قبیلہ کو شکست دے کر ایرانی حدود سے نکلتا ایران کے شیشہ قبیلہ کا
 تاریخی اہمیت کا کارنامہ ہے۔ آئندہ کے لئے ان وحشی قبائل کو روکنے کے لئے قلعہ
 صوبہ مختار کے ایک شہر کو جس کا نام پڑھا تھا ایک مضبوط سرحدی قلعہ کی صورت
 اس کا نام اس نے عبور قبیلہ رکھا تھا۔

دونوں اور ان قبائل سے ٹپٹنے کے بعد ایرانی کے شیشہ قبیلے نے
 توجہ دی۔ مزدکیت شروع شروع میں ایک مذہبی تحریک تھی۔ مزدک خود سادہ
 خواہش مند تھا اس نے دیہاتیوں کو نصیب زمین کو حاصل کرنے کے لئے اس نے جو
 وہ بہت انتہائی قسم کے تھے۔

ابتداء میں مزدک کے شہزادیت کے عقائد کی بنیاد پر ترقی پزیر تھی۔
 میں وہ بڑی سرعت سے پھیل گیا مزدکی اپنے فرقے کی بڑھتی ہوئی تعداد سے بہت
 دست درازیا کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ ان میں ایسے واقعات پیدا ہوئے جو مستوحش
 لئے ان کی وجہ سے بے اطمینانی ہونے لگی

مزدکیوں کی ان دست درازیاں کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایرانی سلطنت میں جگہ جگہ
 بغاوتیں کیں اور لوٹ مار کا دور دورہ شروع ہو گیا اور ملک لہری کا شکار ہو گیا۔
 شیشہ قبیلہ جو شروع میں مزدک کی طرف مائل تھا اب مزدکیوں کی سرگرمیوں
 اور اور مزدکیوں کے سدھاپ کا منسوبہ بننے لگا۔ اتنے میں مزدک نے چلا کر قلعہ
 پر قبضہ کر کے وہ اپنے بڑے بیٹے کلاس کے حق میں دستبردار ہو جانے
 پورا ہوا ہو چکا تھا۔

مزدک کلاس کی تختہ نشینی کے حق میں اس لئے تھا کہ وہ مزدکیوں کا علم
 لہذا مزدک کو یقین تھا کہ اگر کلاس بدشگوار بنا تو وہ مزدکیت کو سرکاری مذہب بنا

پارسی نے پہلی بار حمل کا حکم کیا۔

شیشہ قبیلے نے یہ ظاہر کیا کہ اس نے مزدکیوں کی تجویز کو قبول کرتے ہوئے
 کا نتیجہ کر سکا ہے۔ لہذا اس نے فرض دستبرداری کی توثیق مستند کرنے کا
 حکم دیا۔ جب اس گنت مزدکی شامل ہوئے تو قبیلے نے اپنے لشکریوں کو اس پر
 حملہ آور ہونے پر سخت مزدکیوں کو اس نے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ نام
 نام میں شامل نہیں تھا۔

یہ حملہ چلانے کے بعد شیشہ ایران قبیلہ دونوں کی طرف متوجہ ہوا چاہتا
 اس وقت قبیلہ ہوں کے ایک ذیلی قبیلہ کے ساتھ جنگ میں مصروف
 تھا ایرانی حدود میں گھس آیا اور دار کے مقام پر ایک ست ہوا تھا۔ قبیلہ کر لیا
 یہ ایک بنی مصلحت پر واقع تھا۔ شیشہ قبیلہ نے پہلی بھیج کر قلعہ کی تعمیر پر
 اصرار کیا۔ ایرانی دونوں کے درمیان حدود کی خلاف ورزی قرار دیا۔ لیکن قبیلہ
 نے اس انتہائی کا خطرہ خود جواب نہ دیا لہذا ان قبائل اور مزدکیوں سے
 یہ حد قبیلہ نے تعمیر کر پا کہ وہ دونوں کو پہلی حدود دکھانے کے لئے لہذا

دار ہونے سے لئے اس نے بنی تیزی سے تیاریوں شروع کر دیں تھیں
 ان دونوں دونوں شیشہ ایسا جس کو بھی قبیلے کے راجا کاظم اپنے حامیوں کے
 اور ہندو۔ پہلی ان سے جنگ کر کے لئے بڑے پیمانے پر تیاریوں میں
 تھا۔ شیشہ بھی اپنی جنگی تیاریوں میں مصروف تھے کہ دونوں
 دونوں ایک دوسرے میں روہنی انور ایک دوسرے سے۔

شیشہ قبیلہ نے اس کے خلاف گردنوں میں جدت کلائی ہوئی
 دشمنوں۔ دوسری بھی حکومت سے رعب ملک کی انی سلطنت کی وجہ

یہ حملہ میں جنگ تھا اس کے پیش رو۔ جیسا کہ انہوں نے ہی
 اس نے سب۔ ان دونوں شخصوں نے اس نے ان اور شیشہ قبیلوں کرنے پر
 یہ وقت ہر فرد ہوا ہے اور ایرانی حکومت کا ہر اندر بھیٹنے کے لئے علم

حکومت کی اطلاع گردنوں کے حکمران کرگین نے قبیلہ روم ایسا جس کو بھی
 ایسا جس کے خلاف چونکہ جدت کلائی ہو چکی تھی لہذا وہ گردنوں کے
 انہوں کی ولی مدد کر سکا۔ اس نے قبیلہ میں ان کا شیشہ قبیلہ گردنوں

حصوں کی پٹھنیں بھی نہیں کی جارہی جو بڑی بڑی چٹانوں اور بڑے بڑے ستون
دریے بٹلی گئیں تھیں وہ بھی خاصی اچھی حالت میں کنڈرات میں دیکھی جاسکتی تھیں
یونٹ اور کیرش تھوڑی دیر تک داری کے کنڈرات میں گھومتے رہے یہاں تک
اس جگہ آں کے جلی مادی شہر کے شہنشاہوں کے محل کے سامنے آرمیوں -
نصب تھے وہ دیو دیوتا بڑی بڑی چٹانوں اور چٹانوں کو تراش کر بنائے گئے تھے
بڑے دیوتا کے سامنے یونٹ رک گیا اور بڑے غور سے اس دیوتا کو دیکھنے لگا اس
ہاں اور یونٹ کو غائب کر کے پوچھنے لگی

یہ اس کا جسم ہے آپ اتنے غور و رشتاک سے دیکھ رہے ہیں اس پر
اور کہنے لگا۔

یہ آرائی قوم کی سب سے بڑی پوری آثار غائب کا جسم ہے اور اس پر شہنشاہ
آرائی یہی طرانی کرتے تھے تو اس دیو کی قدر و قیمت اور بڑی عزت لگتی تھی
یونٹ کے یہ الفاظ سن کر کیرش پہلے سے بھی زیادہ انشاک کے ساتھ اس دیو کی
طرف دیکھنے لگی تھی

اس نے دیکھا دیو کا جسم سرخ رنگ کے قیمتی پتھر سے بنایا تھا اور یہ چہرہ
دیکھنے والے کو تنک مرمر جیسا لگتا تھا دیو کے چہرے میں ایک شہنشاہ کا جسم لگتا تھا
دیو کے ساتھ شیر تھا دیو کی طاقت اور قوت کو ظاہر کیا تھا تھوڑی
میں بڑی درخشاں دیو کے لئے کو دیکھتے رہے چہرہ تھا نہ ساتھ ساتھ بڑے
قرب ایک بت اور جسے تو دیکھتے تھے

یاد رہے اور جسم جس کے سامنے وہ دیووں میں دیو کھڑے ہوئے تھے ایک
پتھر پر حالت قیام دکھایا تھا اس جسم اور بت کے ایک ہاتھ میں سر
دوسرے ہاتھ میں ستھ تھا تھوڑی دیر تک اس بت کو بڑے غور سے دیکھتے تھے
پھر وہی اور یونٹ کو غائب کر کے پوچھنے لگی۔

یونٹ یہ نہیں کا جسم سے جس کے سامنے ہم ان وقت عزت میں اس پر
ہو اور رہے گا۔

یہ بت جس کے سامنے ہم کھڑے ہیں یہ امریوں کے سب سے بڑے دیوتا
ہے یہ بٹلی اور مد کا دیوتا خیال کیا جاتا ہے اس کے ہاتھ میں سر شہنشاہ کا
ہاتھ میں جو ستھ ڈالا ہے یہ چٹانیں بت و مد کی عداوت خیال کی جاتی ہیں
جن انوں قوم آرام کے دور حکومت میں یہ داری شہر آباد تھا تو وہاں کے

داری کی جاتی تھی۔ آرامیوں، امریوں، عربوں میں جس قدر دیوتا اور دیویاں تھیں
وہ سب پر فوقیت حاصل تھی۔ بلکہ میں ہوں کہ سکتا ہوں کہ اس حد کو دیوتاؤں
خیال کیا جاتا تھا اور آرامیوں کی دیکھ دیکھی وہ سری ست سی اقام نے بھی حد کو اپنا
نیم لیا تھا

یونٹ میں تک کہ پتا تھا کہ کیرش چہرہ کی بڑی اس سے دیکھا کہ ہن کے سامنے
وہ کے جسم اور بت میں لرزش اور حرکت سی پیدا ہوئی تھی۔ یہ صورتحال کیرش
یونٹ بھی فکر مدی سے متوجہ ہو گیا تھا۔ اچانک وہ مد دیوتا حرکت میں آیا اور
مد ہاتھ میں ستھ ڈالا تھا ایک دم آگے بڑھا اور اس دیوتا نے پہ اس ہاتھ
کا ہاتھ ستھ ڈالنے کی سرب پوری قوت سے یونٹ کے ناکہ کی کوشش کی تھی۔

یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یونٹ فوراً حرکت میں آیا اور حمل اس کے کہ حد دیوتا کا
ہاتھ یونٹ کے جسم پر پڑتا اپنے دونوں ہاتھوں کو غصا میں بلند کرتے ہوئے اس
کو پکارتے ہوئے یونٹ نے فضای میں دوک لیا تھا۔ پر میں اسی وقت حد دیوتا کا
ہاتھ حرکت میں آیا جس میں سر شہنشاہ ہوا پھر دیوتا حد نے پوری قوت کے ساتھ
وہ ستھ یونٹ کے دے لیا۔ وہ پھر اس قوت کے ساتھ یونٹ کے ناکہ کا یونٹ
میں اور اس پر غشی طاری ہو گئی تھی۔ یہ صورتحال کیرش کے لئے بڑی پریش کن
وہ بڑی سی جتنی سے یہ ہوش کی حالت میں رہیں پر گرے ہوئے یونٹ کی طرف
کہا۔

اچانک کیرش مزید پریشان ہوتی ہوئی چوٹ کی پٹی اس لئے کہ سرخ پتھر کا بتا ہوا حد
واجب قدر اور بھاری دھن اور پتھر کے مزید حرکت میں آیا لگتا تھا وہ جسم آگے کی
حد رہا ہو۔ پھر کیرش کے دیکھنے سے جسم اپنے پاؤں سے اٹھ کر زمین پر بے
حالت میں پڑے ہوئے یونٹ پر گرنے لگا تھا۔

یہ صورتحال حل دیکھتے ہوئے کیرش تڑپ سی گئی تھی۔ حد دیوتا کا بھاری بھر کم جسم
اس سے زمین پر بے ہوش کی حالت میں پڑے ہوئے یونٹ پر گر رہا تھا اسی موقع پر
مد بھی اور عوف کی طرح حرکت میں آئی اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے
اس کے ناکہ کے اندر ہی روک دیا تھا پھر وہ بڑی تیزی سے آگے بڑھی اور یونٹ کو
سے کی رو سے اور سے گئی تھی۔ کیرش کے اہل رہنے کے بعد وہ جسم پتھر کی گینز
پر اپنی اصلی حالت میں سیدھا ہوا ہو گیا تھا۔

کیرش یونٹ کو اندر سے اس کی رو سے جب دور ہوتی تو پتھر کی بڑی بت اس نے

یونٹ کو زمین پر رکھ تو ہوش میں لانے کے لئے جس کرنے لگی اس کے
 ہاتھ بٹاس سٹیوٹ اور اودار نمودار ہوئے انہیں دیکھتے ہی مجھے اور قریب
 جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ چند قدم وہ آگے بڑھی تاکہ زمین پر بے ہوش پڑے۔
 طرف ان تینوں کو۔ جو چلے گئے۔ اس موقع پر بٹاس بولا اور کیرش نے
 پوچھے کہ

کیا تم میں اتنی جرات اتنی صحت اور دھیری ہے کہ ہم تینوں سے
 پڑے ہوئے اپنے شہر ہاتھ و پاؤں کے اس پریش خورہ بولی اور تے
 تینوں سے اپنے شہر ہاتھ و پاؤں کی باتیں ہوں یہ تو اپنے
 اس کی طرف بڑھ رہے تھو۔ پھر تمہیں احساس ہو جائے گا کہ میں
 روکتی ہوں کیرش کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ نمودار حرکت میں
 پوری قوت سے اس سے اپنی ٹانگ و حرکت میں لگتے ہوئے کیرش نے
 پاؤں کی ٹھوکروں سے ماری تھی۔ یہ ٹھوکرے تھے ہی کیرش بے چاری میں
 وہ یونٹ کے اوپر جا کر ماری تھی۔ نمودار کی ٹانگ لگنے سے کیرش کے منہ سے
 جوشی کیرش اٹھتی ہے کسی نمودار کی حالت میں زمین پر بے ہوش
 پڑے ہوئے یونٹ پر ماری یونٹ ہوش میں آگیا اور خورہ اٹھ کر بیٹھا
 دیکھ کہ کیرش اس سے اوپر گری ہوئی ہے اس کے منہ سے وہی سہرا
 بٹاس سٹیوٹ نمودار کھڑے ہوئے نمودار قاتلہ نمودار میں ہندوں
 ہیں تو اس کا ہوش کھل اٹھا اور اس کے چہرے پر موت ماری رہنے لگا
 تھا پھر وہ ایک دم کھڑا ہوا اور ان تینوں کی طرف دیکھنے لگا۔
 لگا میں جان چکا ہوں کہ نمودار کا مجھ سے تم تینوں ہی نے مجھ پر گرا
 لیکن مت خیال کرو کہ یہ کیرش تمہارے سامنے اپنی ہے اور نہ اسے
 مطلب کرو گے پھر یونٹ کیرش کی طرف حوجہ ہوا اس کے شک
 نے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بڑی محنت اور ہار میں پوچھا۔

ایک کیرش پیسے مجھے یہ بتا رہا تھا کہ اس سے سب نکلی۔ تو نمودار
 لگا ہے اس پر کیرش سے چاہتاں اور تمہیں پھر سے انداز میں یونٹ کی
 کہے گی۔ یہ ضرب مجھے اس نمودار نے لگائی ہے لیکن میں اس سے
 رہوں گی۔ اس پر یونٹ چند قدم آگے بڑھا اور بٹاس کو مخاطب کر کے
 اچھے بٹاس اگر تو یہ خیال کرتا ہے کہ ہم دونوں میاں پیوی

سے گا تو یہ تیری صوں تیری مظلومی ہے۔ میں تو تجھے تیری جڑوں سے اکھاڑ
 کر اپنے مقصد پر وقت آئے گا جب تم تینوں ہم دونوں میاں پیوی کے آگے آگے
 ہم تمہارا خاتمہ کر رہے ہوں گے۔ یونٹ کی اس گفتگو پر بٹاس در سٹیوٹ
 کی طرح یونٹ کی طرف حوجہ تھے انہیں خود بھی تھا کہ یونٹ اچانک کس
 میں ہو جائے گا اس موقع پر کیرش نے ہار قائمہ اٹھایا۔

وقت بٹاس اور سٹیوٹ اچھا بنا ہوا تھا اور وہ پوری توجہ سے یونٹ کی
 حرکت میں تھی کیرش حرکت میں آئی تھا اس وہ گیند کی طرح اٹھ اور اپنی دونوں
 ہاتھوں سے قوت اور زور سے نمودار کے گلے تھام لیا کہ اس کی فٹ قدم میں اچھتی
 رہت۔ ایک چڑ سے جا کر ٹکر لائی اور ہی زمین آوارہ لاری اور دواؤں کرنے لگی
 میں اس موقع پر یونٹ حرکت میں تو آگے بڑھا اور اپنے دائیں پاؤں کی ضرب اس
 نمودار کے گلے لگا کر سٹیوٹ بھی ہوش میں آچکا ہوا نمودار نے قریب جا کر اپنی
 کیرش دونوں میاں پیوی نے اپنی طاقت اور قوت میں دس گنا اضافہ کیا اس کے
 دونوں بٹاس کی طرف بڑھے تھے۔ بٹاس نے بٹاس کا دایاں اور کیرش نے بٹاس
 کی دایاں ہاتھوں نے ایک جھٹکے کے ساتھ بٹاس کو فضا میں بند کیا اور اس دور سے
 میں نے پچھلے بٹاس کے منہ سے وہی گت آہیں اور سسکیں نکل کر رہ گئیں تھیں۔
 اس دور جیسے ہٹ کر اب میں تینوں کے رد عمل کا انتظار کرنے لگے تھے۔

یونٹ اور کیرش کا خیال تھا کہ وہ تینوں سسکیں کر اور اپنی حالت سنبھل کر اس کے
 میں آئیں گے لیکن اب نہیں ہوا۔ تینوں اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے پھر انہوں نے
 شور مچا اس کے بعد وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے اور وہیں سے غائب ہو
 یونٹ اور کیرش دونوں میاں پیوی نے قاتلانہ سے انداز میں ایک دوسرے کی
 ہاتھ اپنے سر پر بندھے ہوئے وہیں سے یونٹ نے کیرش کا منہ صاف کیا کیونکہ
 اس سے خون بہنے لگا تھا اس کے بعد تھوڑی دیر تک دونوں میاں پیوی ماری کے
 اوقات میں کھڑے ہوئے ہر شے کا جائزہ لینے لگے لیکن انہیں کوئی ایسی چیز نہ دکھائی
 اس سے نکل کر کوئی ہتھیار نہ سارا حادثہ کی مٹی کو وہیں رہا تھا تھوڑی دیر تک
 ان دونوں مزید حیرت میں ٹھوڑے رہے اس کے بعد وہ اپنی قبرستان کی دہان کی
 پتے سے تھے

میں ہوتے ہی سنس نے نین بڑے انکلات جاری کئے۔ پہلے یہ جو غلام قید تھے روپے بانگھے۔

یہ کہ جو غلام قید میں تھے مالکوں کو حق دیا گیا کہ جب چاہیں اپنے ربلی غم کو کر دیں۔

یہ کہ اس نے قدیم روسی دستور منسوخ کر دیا جس کی رو سے باپ خاندان کا مالک ہوتا تھا۔ اس نے بچوں کو خاندانی جائیداد کے چھٹل حصے کا مالک قرار دیا۔

یہ کہ بھی حق وراثت عطا کرنے کا حکم جاری کیا۔

یہ کہ سنس نے لوگوں کو غم دیا کہ تہہ پہنچے۔ لاپیدا ہوتے ہیں اور قوانین کی ضرورت نہیں پوری کر کے کے لئے بنائے جاتے ہیں یہ نہیں کہ انسان قانونی ضرورتیں کے لئے استعمال کیے جائیں۔

یہ کہ قوانین کے علاوہ سنس نے ایک اور سخت انجھا کام کیا اور وہ یہ کہ قسطنطنیہ میں کھن کا ایک مجموعہ موجود تھا جس میں مختلف زبانوں کے یہلوں اور شہنشاہوں کے اس بعد مل محفوظ لیا جاتا رہا۔ روسی سلطنت پہلی تو مختلف قوموں کے رسم و رواج کو نظر میں رکھتا تھا۔ اس میں شامل ہوتے تھے۔ کچھ کیسا نے اس پورے مجموعے کو محل نظر کیا۔ یہ قوانین بے شمار دستویزوں میں اس طرح بکھرے ہوئے تھے کہ بہت تھوڑے سے محنت سے حاصل کر سکتے تھے۔

یہ کہ قید میں اس نے تمام قوانین کا مجموعہ مرتب کرنے کی کوشش کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے قوانین گنڈے ہو گئے لہذا اس نے ایک قانون دان غریب میں کی مدد سے ان قوانین کا نیا مجموعہ مرتب کروایا۔ اس افراد نے اس کی مدد کے لئے مقرر کئے۔ جس سبب کی مدت میں یہ مجموعہ مکمل ہو گیا۔ شہنشاہ نے حکم دیا کہ اس مجموعے میں جو

قانون ہیں ان کے برخلاف تمام پرانے قوانین منسوخ کیے جائیں۔

یہ کہ بعد سنس نے انجمن قسطنطنیہ کی دریاہیں بند کر دیں جو غلاموں کے وقت سے ان میں غلاموں کی صرف وہ دریاہیں سنس نے اپنی رنگیں ایک جیش کی اور ان کی تدبیر کی۔ سنس نے شہر کے تمام جیسے بند کر دیے جس میں کہ تو تھوڑا کس طریقہ

مات عدالت ہوتی تھی۔ روسیوں کی سلطنت کے سب سے بڑے گیسوا کیا صوفی کے

یہ کہ حکم کو سب پر برتری حاصل ہو گئی۔

یہ کہ قید اور جو کسی انتہائی مقدس اور غریب کی مدد کی ضرورت تھی اس کے بعد اس کی

ایس کے شہنشاہ قید کے مقابلے میں دونوں کا یا شہنشاہ جس کے

میں نہیں بلکہ مقدس کی چٹانوں اور غاموش چٹانوں میں کھنوں کے

تمام لوگ ہاتھ کی محنت اور مشقت سے مدد دینا کرتے تھے۔

پاکل گہائی میں بسر ہوئی۔ اس کے تحت سنس ہونے تک وہ گہائی کے

سنس کی خوش قسمتی کہ اس کا بہن سنس کیسے ہوسکتا ہے اس کے

اس کے پاس نے اسے مقدس سے قطعہ بلا یا سنس اصل

اپنے پاس سنس کی نسبت سے یہ سنس کہ یا۔ مرے والے شہنشاہ

لولوہ جی لڈا اس کے بعد اس کا بھائی سنس دونوں کا شہنشاہ

یہ اس نے قید اور اس کی ایک سنس و میل لڑی سے شادی کر لی تھی

کہتے ہیں شہنشاہ بنے سے پہلے جس وقت سنس کی عمر (37) تھی

روز سڑیوں میں وہ موٹا سا لڑکی جو پنے قسطنطنیہ کی شہر لولوہ کے

گیا جن میں وہ بڑا ہر و حیرت خا شہر کے وقت اس نے دیکھا ہوا ہے

کر رہے تھے یہ کہ لڈا جی اپنے لڈا کا اور چراغ چلے لڈا کے

دلی پتی عورت دستور اپنے نام میں مصروف تھی وہ خود تھی اس کا نام

دھیو کپٹے کے نام میں لگی ہوئی تھی اس کے متعلق مشہور تھا کہ

ایکٹر لڈا جی تھی اس کا چہن بھی والدہ سمجھا جاتا تھا۔ تاہم اسے

قید اور اسے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ قبرس کے ایک شخص کی بیٹی

لاؤکیں تھیں۔ باپ مر گیا اور فری کا دور آیا تو لڑکیوں نے رقص و سدا

شروع کی فن میں سے ایک قید اور تھی ایک امیر تھی اسے سار

سے شادی کر لی جس سے قید اور کے پہلے ایک پتی ہوئی لیکن

قید اور کو پھرا دیا۔ وہ عماری سار دیا سے پھل پٹی ہوئی قسطنطنیہ

اسکندریہ میں پھرا آئی۔ خود مختلف شہروں میں دھکے کھاتی پھرتی

پہلی وہ صاف تھری زندگی بسر کرنے لگی تھی۔ کہتے ہیں کہ پہلی عاقبت

قید اور کو اپنے لئے پسند کر لیا۔

سنس نے قید اور پر اپنی محبت کا اظہار کیا جواب میں قید اور

مالک ہوئی کہتے ہیں شہنشاہ بنے سے پہلے ہی سنس نے قید اور کے

یہ محل سمندر کے کنارے ایک ایرانی شہزادے پر لے لیا تھا۔ ۴۴

اپنی محبوبہ قید اور کے لئے خرید لیا۔

فوت ہوا اس وقت ایرانیوں کے ساتھ جنگ جاری تھی۔ لہذا اس جنگ میں
مصل کرنے کے لئے سب سے پہلا حکم یہ سنیں گے کہ اس لئے رومن
میں ساریوں کو اپنے لشکر میں کاپہ ملار ملار ملار۔

اس وقت قباہ کے لئے کشتیوں نے یہیں تک آگیا نہیں یا بلکہ اس سے قبل
انسانیت قباہ سے رمل قائم کیا اور انہیں ہمدی رفقات دیکر اس لئے رومنوں
میں اپنے ساتھ لایا اس طرح وحشیانہ انسانیت قباہ کا حال کیا نظر لیکر رومی

انسانیت قباہ اور اصل قدیم کبلی قباہ کی ایک شہنشاہی ہو گئی۔
مطلوبہ اور ہوتے رہے تھے یہ قباہ اور اصل قباہ کو منسوب مشرقی اور غربی کے
مقام میں آگیا تھے۔ اس کا ممکن ہوا تھا۔

انسانیت قباہ کا حال کیا نظر لے کر قباہ کی تفسیر کیا تو سب نے اپنے لشکر کو
میں لایا۔ اس وقتہ نظر کا پتہ ملار اعلیٰ ہنسی سے بی ساریوں کو مقرر کیا اور
اس نے حملہ آور ہونے کا حکم دیا۔ یہی ساریوں اس وقتہ نظر کو لیکر ایرانی حدود
میں داخل کی طرف چلا۔

اسی طرف ایرانی شہنشاہ قباہ کو بھی رومنوں کی پیش قدمی کی اطلاع ہو گئی تھی لہذا
اس نے اپنے پہلے ساروں بیروز ساروں کو رومنوں کی راہ روکنے کا حکم دیا۔ لیکن وہاں اپنے
تا جہن تیزی سے آگے بڑھا اعلیٰ دیر تک رومن اور انسانیت قباہ کا وقتہ نظر بھی
کی پاتھا۔ ایرانی پہلے ساروں بیروز ساروں بھی اپنے لشکر کے ساتھ رومنوں اور انسانیت
کے سامنے خیمہ زن ہوا۔

اس نے دوا دلوں نظر ایک دوسرے کے سامنے صاف آراء ہوئے اور جنگ کی ابتدا
میں ہی ابتدا رومنوں نے کی اور رومن ظلم کی تعبیر کرتے تھے۔ محمودیت کی راہ ان
میں مالک صحرا چھٹے گراہ کی طرح ایرانیوں پر حملہ آور ہوئے تھے۔ رومنوں کی
تے ہوئے انسانیت قباہ کا نظر بھی زہریلے الفاظ کے جھوٹ اور جرائم کی پاداشوں
میں کی طرح ایرانی لشکر پر لوٹ پڑا تھا۔

اس میں ایرانیوں نے بھی کوئی کسر نہ رہنے دی تھی۔ وہ رومنوں اور انسانیت قباہ
نہ انہوں نے انہوں کی کوچہ کی طرح حرکت میں آئے اور جدال کے رمل ثبت کرے
میں انہوں کو کی ریس تک اپنے داسے حضور اور موت کی جھڑپوں کے رومن کی
میں رومنوں اور انسانیت کے حقہ نظر پر حملہ آور ہو گئے تھے۔

عاجلہ پہلے ملک کو ملک کر مدام کرتی ہر جہتی مدام تو زمین تالی اب کیا
حکم کے لئے جاتی تو لکھنوں کی ایک خطہ تک آئے اور خوشنوں نے
چلتی باز دروازہ پر موقع کے لئے اسے منسوب لباس پہنائے اس کے سر
کی لڑائی اور اس شخص کو بھونک کر ملک دم بخور رہا۔ کشتیوں
ایک خاص صاحب مقرر کر دیا جو انہیں اسے تانا دھتا تھا وہ محل سے نکلتی تو
سفری اور اس کے اس پاس آگے پیچھے چلتے۔ بعض لوگ تو بیستہ بھی
ہوئے اس کے ساتھ ہوتے۔

رومن شہنشاہ شہنشاہ اپنی ملک قباہ اور اسے اس قدر ماضی کر اس
صرف ملک کے کہنے پر جاری تھے۔

پہلا حکم یہ کہ سب کو اپنے کے برابر میراث میں حصہ دنا ہے۔
دوسرا حکم یہ کہ شہر کی حفاظت کے بعد ہر کسی کا جہیز اس کی ملکیت میں
تیسرا حکم یہ کہ کثیر کا پچھلے حکم نہیں سمجھا جائے۔
چوتھا حکم یہ تھا کہ سب عوام کے مالکوں کو مل دیا جائے کہ ملک

لڑکیوں کو لئے لباس کا رخ دے کر خیر جنگوں میں لے جانے میں دلی
خوراک اور بہت سی دھنوں لباس دے کر انہیں رہے رکھتے ہیں اور غفلت کو
ذریعہ بناتے ہیں۔ مالک کی لڑکیوں سے غریب لے جیتے ہیں اور سب
ہیں۔ بعض نے انے چاک ہیں کہ وہ دس دس برس کی بیوی بھی موٹ
نہیں کرتے۔ شہر کو سب آدھوں سے پاک کر دیا ہے۔

شہنشاہی محل میں آجہانے کے بلکہ شہنشاہ اور قباہ اور اسے مل دیا
رکھا جو اسوں نے اپنی محبت کی یادگار کے طور پر شہر میں غریب تھے۔
شہنشاہی محل کے باغ سے مل دیا تھا اس باغ کے قریب ہی اسوں نے چھوٹا
جس میں دلوں مہلت کیا کرتے تھے۔

وقت نہیں ہوتے ہی رومن شہنشاہ کو دو سفارت پیش آئے۔ پہلا یہ کہ
شدید زلزلہ آیا جس میں رومنوں کا شہر اٹلا گیا۔ چھوٹا گیارہ رومنوں کی جان
انہوں پر پیش کی کہ انہیں کے وقت زلزلہ پڑھوں گے لئے خوراک اور دوا
نہیں ہے صرف اس توہین کا وقت نہ کی بلکہ لوگوں کو ذراک اور دوا
تھا ساتھ اس سے یہ بھی حکم دیا کہ پورا شہر اس وقتہ تعمیر یا جائے ہر قبیلہ
دوسرا حکم یہ کہ شہنشاہ کو پیش تھا ایرانیوں کے ساتھ جنگ قباہ

اس نے صرف اپنی دیوی اسی کی قریں نگہ کی سمیٹ چڑھا دیا۔

اس مژدہ کی دوسروں کے خلاف اس کامیابیوں اور دوسروں کی تپسی و بربادی
حالت کے طول و عرض میں عین و غضب کی لہر دوڑ گئی دوسرے حیرا کے عرب
حالت حرکت میں آگیا چاہتے ہی تھے کہ قہر اپنا لشکر لیکر مندر سے نکلے اور
پھر ریل طاقتوں پر حملہ آور ہونا شروع کیا اس دوران دوسری جنرل بنی
شکر لیکر اسی کے شہر قہر اور حیرا کے شہروں منظر کے حصہ لشکر کے
دوسروں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی اس جنگ میں بدستوری سے بنی
قہر اور حیرا کے شہروں مندر و شکست ہوئی۔ دوسروں کے ساتھ قہر کے
افری جنگ تھی اسی سبب قہر فوت ہو گیا اور ریل لشکر کو پیہ تخت میں دالیں

اسی قہر رہنے سے بادشاہ خود اپنا ولی عہد بنانا یا کرتے تھے لیکن بعد میں
اس سلسلے کی وجہ سے اب بادشاہ خود ولی عہد بننا نہیں کیا کرتے تھے بلکہ
اس سے مراد جس کو چاہے بادشاہ چاہتے تھے اور اس کے سر پر تلج رکھ
پادشاہت سے پسے قہر نے خواہاں ولی مقرر کرنا چاہا

اسی تھے تھے کلوس، جام اور تو شیروان۔ کلوس صوبہ سے چلا اور تو شیروان
دوسرے جس میں عہدہ رکھتا تھا اس لئے قہر نے اسے نظر انداز کر دیا۔ جام
میں اس کی وجہ سے وہ بھی ولی عہد کے قائل نہ سمجھا گیا۔
اسی سبب سے چاہتا تھا چاہے اس نے ولی عہد مقرر کرنے کی راہ کو چھوڑ
نہ اس کے حق میں اس سے سب سے بڑی مذہبی رہنما حدادان معبود
انندویوں تو عہد سے یہ سب کر چکا تھا۔ اس سے حدادان مہاراجا اس
حق میں اس اور ملک میں اس کی کا شکار ہو چکے اس سے سب
اس نے اپنی منشا کے رہنے میں مسیح کی شکست ہوئی تو قہر نے یہ راہیں
منشا تو شیروان کو اپنی مہمت میں لے لے اسی طرح اس طرح قہر دوم
راہیں ظاہر کی گئی کہ پراگندہ ہیں کے مہمت جلا بیٹے قہر وہ ہیں دیت
ہیں منشا نے یہ راہ داری قبول نہ کی۔ اور مسیح کی گفت و شنید نا کام

اسی عہد اور انشا مہد شہر اس کی حکومت کی کھیلانی کا پتہ اس بات
کا اندازہ سبب تک اس اقوام کو رہے کرنے کے لئے جنگ کرتا رہا آخر

دونوں لشکروں کے چوں گراے سے قلعہ دارا کے ان میں میدان
سبے حال ہستیوں گردش عیناس میں ماسوں کی سوت سبب اور آتے جاتے
بد حال کرتی مرگ کا سلسلہ بدھ گیا تھا

ایرانوں کے جنرل فیروز مہروں نے اپنی پوری طاقت دوسروں سے
جہنم میں بھجوا دی تھی اس کی کوشش تھی کی ہر صورت میں اپنے سات
شکست دے۔ دوسری طرف دوسرے لشکر ایک لشکر کے ہند۔ ایرانیوں
آرام قہر اس کی وجہ سے اس کے لئے خاص پہلو کی صورت پیدا ہو گئی کہ
نے غیر ہند ایرانیوں سے جنگ شروع کی۔ تھوڑے کا دھچو آہوا تو دست
ہوئی۔ ایرانی لشکر نے دوسرے لشکر کے دائیں اور بائیں بازو پر پوری طعنہ
کر دیا تھا اور قہر قہار دائیں بائیں بازو کے دوسرے لشکر ایرانیوں سے
کھڑے ہوں۔

لیکن مہمات قبائل آڑے آئے وہ بدستور دوسروں کو روک رہے تھے
کے سامنے جیسے پھلی ہوئی دیوار بن گئے۔ ایرانیوں کے ملنے سے پہلے
جب دیکھا کہ مہمات قبائل کے لشکر پریشاں کی طعنہ ایرانیوں کے
تو وہ بھی مہمات قبائل کی طرف دیمتے ہوئے پھر مہروں کے خلاف
گئے تھے تو وہی دیوی مہر جنگ کے بعد ایرانی لشکر بدستور ہو گیا

گو اس جنگ میں ایرانی جنرل فیروز مہروں کو شکست ہوئی تھی لیکن
قدر نقصان ہوا تھا کہ انیس ایرانیوں کا تعاقب کرنے کا وعدہ ہوا اس وقت
لشکر فتح ہوا لیکن یہ بات اس پر بھی واضح ہو گئی کہ دوسروں میں
انیں قہر اس جنگ میں اگر دشمنی مہمات قبائل کی مدد دوسروں کو حاصل
کو یقیناً ایرانیوں کے مقابلہ میں بدترین شکست ہوئی۔ فتح سے دوسروں
ہوئے اور اسوں نے ایرانی ترسیدہ کامیاب کیا اور دو مہمت پر شکست
ایرانی لشکر تھا اسے شکست دی اور ترسیدہ کے وسیع حصوں پر اسوں نے
حیرا کا عرب شہروں مژدہ ایرانیوں کو اپنا طبع رکھتا تھا۔ ایرانیوں
بڑے بڑے در خوش توار تعلقات تھے اسے جب خبر ہوئی کہ دوسروں نے
و شکست ہوئی ہے تو وہ اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا اور دوسروں
سات پر اس دشمنی اور قوت کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ شہر سے
ملاقہ اس نے پہل کر دیا۔ ان مہمت دوسرے لشکر اس نے جنگ فیروز

نہیں بلکہ یہ طریقہ قہر کو ناگوار مگڑا اور اپنے معدن معینہ سے کما کر کوئی ایسا
 کام نہ کرے کہ کشتار سرکاری لگن بھی ادا کر دیں اور فصل پر انہیں پورا اختیار بھی
 دیا جائے۔ قہر نے معبود دیا کہ زمین کی پائش کرا کر کھیتی کیا اور فستوں پر نقد لگ
 دیا۔ قہر نے اپنی درگاہ میں زمین کی پائش کا حکم دیا تھا لیکن اس کی تعمیل
 نہ ہوئی۔ قہر نے انہیں مکمل ہوئی۔

قہر نے اس سب سے عام اور خاص واقعہ مزکیوں کی سرکوبی ہے۔ مزب جس
 نے اپنے اولاد کو ایک شخص بدلوا دیا تھا۔ قہر نے اس کا رشتہ والا تھا اس
 کو دیا ہے۔ کچھ سوچیں کہتے ہیں کہ وہ صوبہ حرمین کے شہر کا رہنے والا
 تھا کہ وہ آخر بادشاہ قہر ایک اور سوچ میں رہا ہے کہ وہ تھیر کا
 محل اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔ وہ بری اسل بادشاہ قہر۔

قہر نے اس سب سے پہلے قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔ قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔

قہر نے اس سب سے پہلے قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔ قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔

قہر نے اس سب سے پہلے قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔ قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔

قہر نے اس سب سے پہلے قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔ قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔

قہر نے اس سب سے پہلے قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔ قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔

قہر نے اس سب سے پہلے قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔ قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔

قہر نے اس سب سے پہلے قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔ قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔

انہیں زہر کر کے دم لیا۔ یہ وہی قہر تھے جس کے ہاتھوں میں کاپہر فیروز
 آخر مساجد کی عظیم حکومت بھجور ہو گئی تھی کہ ان قہر کو سلاخ و خزان
 شروع کر لے۔ ہر محل قہر نے اس قہر کو اپنے سارے ذریعہ اور مطلب کا
 بیان کا ششہ قہر یہ کہتا تھا کہ ذرا مت پیش ہوگ ملک کی خوشحالی
 ہیں اس لئے اس نے زرعی اصلاحات کی طرف خاص توجہ دی۔ قہر سے پہلے
 بلکہ نقدی کی صورت میں لیے فاروان۔ قہر نے اپنی ہولی فصل کا ایک چھوٹا
 کسٹوں سے لیا جاتا تھا۔

اور فصل سے پہلے دور ہوا اور آپاچی کی صورت نہ ہوئی بلکہ کشتاروں
 دسویں حصہ سے بیکر دسویں حصہ تک بدلوا دیا تھا۔ کسی کشتار کو یہ
 سرکاری فاروان کے لئے سے پہلے پہلے فصل کو ہاتھ لگائے
 قہر نے اس میں الوقت طریقہ۔ قہر نے اس سے پہلے پہلے فصل کو ہاتھ لگائے
 جانے اور فصل کے مطابق لگان کے لئے رقم مقرر کی جائے قہر کو یہ
 کی وجہ سے زمین پر لگتے ہیں۔

ایک دن قہر قہر۔ پر سوار رہا تھا سب سے پہلے وہی پیشہ جسے معبود
 پکارا تھا۔ قہر وہ قہر کا ہم رنگ تھا قہر نے شہر میں اور اس کے نیچے پاتا تھا
 نقاب میں قہر ایک۔ اس سلسلہ کے قریب پہنچا اور اس نے یہ کہہ کر قہر
 ہے قہر ہی اور۔ اس ایک صورت کہ ہے اس میں اس کا۔
 مل کے لگ ملک ہوئی۔

قہر نے اپنے ہی کھیتے لگائے۔ قہر کے ایک حصے پہلے اٹھا اور
 کھائے اس۔ قہر نے قہر کی موت ہوئی اس کی اس قہر کی موت ہوئی اس کی
 چیت مارے قہر کو اس صورت کی یہ موت اور کھیل پہلے نہ تھی یہ قہر
 اس صورت کے قریب گیا۔ پچھلے میں یہ قہر کس۔ ہیں اس اعتبار
 کہ قہر اور۔ میں اس پر قہر نے سوال کیا اگر یہ قہر قہر میں قہر
 بچے کے ہاتھ سے کھیں چھب۔ یہ قہر لگتے ہیں اور اسے قہر میں
 جواب دیتے ہوئے کہنے لگی۔

یہ قہر میں قہر کی موت ہوئی اور۔ پچھلے میں قہر۔ ہیں اس
 اعتبار میں اس فصل میں قہر سے بدست مقام مل رہا ہے۔ قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔
 قہر نے اس سب سے پہلے قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔ قہر نے اس سے بدست مقام مل رہا ہے۔

ششہ قبہ نے اپنے زمانے میں ملک کی آہوی کی طرف توجہ دی۔ چند مہینے
میں کے مطابق قبہ نے شہر قلاوٹی پہنچا جو یوہو شہر اور شیراز کے درمیان

۱۰۰۰ ہونے کی حدود میں اس نے شہر اچھل سلیا۔ اور حلال کی حدود میں ۲۰۰
۱۰۰۰ یا شہر اس نے سلیا۔ دیر سے بھول کے کنارے بھی اس نے ایک شہر قبہ
۱۰۰۰ نام سے مشہور ہوا۔ کتب قدیمہ شہر گھر بھی اسی کا قبہ یا ۱۰۰۰ ہے۔ یہ
۱۰۰۰ اس سے پہلے کی تعمیر اور زمانے بھی تعمیر کر کے سرکاری اہل دانشمند
۱۰۰۰ تھے۔ خداتہ علم اپنے کے بعد اعلیٰ علمی سوت مرگے۔

۱۰۰۰ سے پہلے یہاں کے ششہ قبہ نے اپنے شہر و شہر کے حق میں وصیت
۱۰۰۰ کے بعد اہل دانشمند و شیراز کو کچھ یہ وصیت سر پر کر کے
۱۰۰۰ کے لئے رکی گئی تھی جس کا ہم پہلو قبہ اس وصیت کے تھوڑے ہی
۱۰۰۰ میں تھا۔

۱۰۰۰ میں اس وقت اس علاقے کے صدر مقام میں تھا۔ پہلو قبہ نے سے
۱۰۰۰ اس سے جب باپ کی وفات کی خبر پائی تو باپ حق حاصل کر کے کے لئے وہ
۱۰۰۰ میں چلا اور اہل دانشمند کے تحت ۱۰۰۰ عویہ اور ۱۰۰۰

۱۰۰۰ میں حاشیہ ۱۰۰۰ کر کے کے لئے امر کی مجلس منعقد ہوئی۔ پہلو میں اس
۱۰۰۰ تھا۔ خدا اس مجلس میں پہلو سے قبہ کی سکھائی ہوئی وصیت پیش کر دی۔
۱۰۰۰ میں سے ۱۰۰۰ کا مافی قماروں تھے۔ اس میں نہیں تھا کہ ملکی خورشوں کو
۱۰۰۰ کوئی دہائی ۱۰۰۰ صوبہ حکمرانوں سے ملتا ہے

۱۰۰۰ میں نے قوس کا عویہ ۱۰۰۰ کر کے قبہ کی وصیت پر عمل کیا اور ملک کی
۱۰۰۰ اس سے پہلو کر دی گئی۔ قوس سے ۱۰۰۰ شہر پہنچا حق حاصل کر کے کی ویشی
۱۰۰۰ میں ۱۰۰۰ ہوئی اور آخر اسی جگہ میں وہ فوت ہوئی جس میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ تحت نشینی کے مسئلے پر بعض لوگوں کا یہ خیال بھی تھا کہ اس کا پہلو
۱۰۰۰ سے اندھائی کسی پر اس کے بیٹے قبہ کو تخت نشین کر دیا جائے اور عام اس
۱۰۰۰ کا ۱۰۰۰ اس سازش کو شیراز میں نے تخت نشین ہوتے ہی تختی سے
۱۰۰۰ پہ اس مسئلہ نے بھی ۱۰۰۰ میں جس کے نام سے مشہور ہوا ۱۰۰۰ پہلو
۱۰۰۰ میں سے اپنے ہاتھ رچنے کے بعد تخت حاصل کیا۔ سرکاری قبہ کے بعد اس کا

طرح مشترک بنا دیا ہے۔ اس طرح پانی ۱۰۰۰ اور چرچہ میں ۱۰۰۰ انسانی حکمران
۱۰۰۰ کی بنیاد قائم کی ہے۔ اس کے ردیک سب پرانے ہیں نہ کسی کو اس سے
۱۰۰۰ اور نہ کم ۱۰۰۰ سب کے لئے مشترک ہے۔ یہی کہ ارواح اور ۱۰۰۰
۱۰۰۰ کی یہ تحریک شروع میں مذہبی تھی لیکن بعد میں اس نے سیاسی
۱۰۰۰۔ مزدک نے شہر شہر میں قبہ سے طاقت کی اور اسے اپنا گرویدہ بنا لیا۔
۱۰۰۰ مزدک کے عقائد اختیار کر لئے اور تحریک کو ۱۰۰۰ صرف تقویت حاصل ہو گئی
۱۰۰۰ سیاسی رنگ اختیار کر ۱۰۰۰

۱۰۰۰ شہر کی حمایت ۱۰۰۰ سر کی ہوگئی۔ اشتراکیت کا پرچار ہوا۔
۱۰۰۰ نتیجہ یہ نکلا کہ ہر جگہ سکھوں نے سکھوں کو کچھ سوت مار کر کے
۱۰۰۰ ملکوں میں گھس جانے لگے اور مل و ۱۰۰۰ لوٹ بیٹے تھے۔ عورتوں کو کچھ
۱۰۰۰ اور جاگیروں پر قبضہ کر لیتے تھے۔ زمینیں رفتہ رفتہ میر قبہ ہونے لگیں۔ اسی
۱۰۰۰ تھا کہ ۱۰۰۰ کسی حد تک مزدکیا کی وجہ سے ایران میں چھٹی تھی

۱۰۰۰ ایران کے ششہ قبہ نے شہر میں مزدکیا کو اس کے لئے حمایت میں
۱۰۰۰ ایران کے سرکش مرد کے قتل و ختم ۱۰۰۰ چلتا تھا لیکن ۱۰۰۰ صورت حال
۱۰۰۰ دیکھی تو مزدکیوں سے بیز ہو گیا۔ آخر جب مزدکیوں سے یہ پوشش کی
۱۰۰۰ بڑے بھائی اس کو قبہ ۱۰۰۰ حاشیہ ستر کر دیا۔ جو مزدک کا پوشش حال
۱۰۰۰ صبر برد ہو گیا۔ اس سے مزدکیوں کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم آیا۔

۱۰۰۰ قبہ نے مزدکیوں کو پکا کلمہ کے لئے ایک مذہبی قانون وضع کیا۔
۱۰۰۰ کے سرکردہ رہنماوں کو اس نے مناظرے کی دعوت دی۔

۱۰۰۰ قبہ نے اس قانون میں بڑی ۱۰۰۰ دی۔ ۱۰۰۰ کو شیراز اب چونکہ وہی
۱۰۰۰ چکا تھا اس کے لئے مزدکیوں کا گروہ سب سے ۱۰۰۰ خطرے کا باعث تھا اس
۱۰۰۰ اس قانون میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا۔ وہ چاہتا تھا کہ ۱۰۰۰ صورت حال
۱۰۰۰ میں شکست کھائے۔ مزدکی پیشہ ۱۰۰۰ سے ذرا نشی ملایا لگا کر ہوا

۱۰۰۰ اس ۱۰۰۰ کے لئے مزدکیوں کو شکست ہوئی۔ شکست کا
۱۰۰۰ ایرانی پانی مزدکیوں پر ٹوٹ پڑے اور اس کا قتل عام شروع ۱۰۰۰
۱۰۰۰ سب مارے گئے۔ ان میں خود مزدک بھی تھا۔ اس سب کی مدد ۱۰۰۰
۱۰۰۰ مزدکی خطے کا غاصر ہو گیا۔ مزدکیت اگر بقی رہی بھی اس کی حیثیت ۱۰۰۰
۱۰۰۰ کر رہ گئی تھی۔



یونان اور کیرش میں یہودی ایک روز اپنی قیام گھر کے اس کمرے میں
کے اسٹا میں نور تھا جس میں ملک جلا کر اس کمرے کو گرم رکھا تھا۔
سرور اپنے مرنے پر تھی۔ یونان اور کیرش نے نور میں ملک خوب
قریب ہی انہوں نے نکلا ہوا گاڑیاں رکھا تھا جس میں سے وقتے وقتے
یہودی نکلا ہوا نور میں ڈالتے رہتے تھے تاکہ ملک جلتی رہے اور نور
اچانک یونان سے ایک لمبی نکلی اور چاہتا تھا کہ نور کے اندر
انگھلت کرے کہ اچانک ہاتھ میں پکڑی ہوئی نکلی اس سے کمرے سے
لے کر میں اسی محلہ ایسا لے کر و گروں پر کس دو تھکس سے
مجھ سمجھ گئی وہ بھی یونان کے آپ ہو بیٹھی تھی جس دیکھ کے
گئی۔

یونان اور کیرش دونوں میں یہودی سمجھوتہ میں بھی مصلحتیں
متفقہ بن کر آتی ہوں۔ وہ عیسوی قوم دونوں میں بڑی کی طرف سے
یونان مصلحتیں ایک قبیلہ یوزمی اور دگر عورت کے عیسوی میں
دور سے پر دستک دے گا جلد سیلوں اور اور دونوں کو اس سے
میں اپنے ساتھ لگا رہا ہو گا۔ مصلحتیں ایک قبیلہ عربیہ اور بیک
روپ میں دروازے پر دستک دے گا۔ اور تہ کے بعد وہ تھیں
یہودی کے خلاف اور دانی کریں گے۔ لہذا اس کے لئے سے پہلے ہی م
اس پر یونان بود اور کہنے گا، کچھ ایسا میں سے اس تھیں سے
ایک بندوبست کر رہا ہے اس کے ساتھ ہی یونان یہودی تھیں سے
میں گیا اور وہ بی بی یہودی مولیٰ صدمیں لے کر جس کے ایک طرف
مولیٰ نکلی کے ہستے گئے ہوئے تھے پھر نکلی کے دستوں سے پکڑ کر
بھاری سانچوں کو یونان سے نور کی جلتی نور عزتی ہوئی ملک میں
خاموش کر کے لئے گا۔

دیکھ ایسا ان تھیں سے پہلے کے لئے میں نے یہ بندوبست کر رہا ہے
آئیں گے اور تھارے خلاف ہوئی اور دانی کرے کی کوشش کریں گے

یہودی سانچوں کو جس پر ایسا برسانیں گے کہ انہیں ہم پر حملہ آور ہونے کے خوف
در سڑا لے گی اس پر ایسا بولی اور کہے گی۔

یونان میں تھارے اس انتظام سے مطمئن ہوں تھیں اس کے ساتھ ہی ساتھ اس
سے پہلے نور سے تھوڑا تھوڑا گے اپنا سری عمل استعمال کرتے ہوئے حصار بھیج دو گا
اس حصار کو عبور کر کے تم پر حملہ آور نہ ہو سکیں اور تم جب چاہو وہ بی بی
دھوکے کو استعمال کرنے کے لئے حصار کو عبور کر کے اس پر حملہ کر سکو اس پر
اور کہے گا کہ ایسا تھارے یہ بھی تھوڑا درست ہے اور میں ابھی اس پر عمل کرتا
ہوں۔ ایسا بولی اور سے لگی۔

یونان پہلے میری چوری ویت سنو ابھی میں سے اپنی تھکھہ تمام نہیں کی یہ پہلی
تھارے میں نے دی ہے ابھی مصلحتیں سیلوں اور اور اپنی مصلحتیں سے لے
میں دیکھو یہ تک وہ تھارے طرف دور ہوں گے۔ اس پر ملک میں تھارے لئے جو
خبر رہتی ہو سانچا جانتی ہوں اس پر یونان سے و قدرت اور تعجب سے
خاموش کے پوچھا اس کا ہم دونوں میں یہودی کے لئے دوسری نہ کیا ہے۔ جواب میں
نور ہی تھی۔

میں خبر دیں گے کہ مصلحتیں سیلوں اور نور سے پہلے کے بعد تم دونوں میں
میں تھارے میں بھی تھارے ساتھ ہو گی۔ یہاں ہم نے ملتا ہے وہاں تھارے
میں رہتی ہوں گی اس پر ایسا دیکھتے ہوئے یونان نے اس قدر تھیں سے پوچھا
تھیں میں بھی کوئی ایسی قسم تھارے عزتی ہوئی ہے جس میں تاری شولیت سروری
پر ایسا دن اور تک لگی۔

یونان وہ معاملہ دیکھ ایسا ہے کہ اس تمام میں ایک مقصد ہے۔ تھارے کے لئے اس کے
دونوں کے درمیان تھارے کا مقصد ہے وہ تھارے کا مقصد میں تم دونوں
دونوں کو ضرور دھماکا چاہتی ہوں۔ میرا خیال ہے اس مقابلے کے تھارے والے اور
تھارے تھارے ہوں گے۔ اس پر یونان بود اور کہے گا، کچھ ایسا اگر تھارے تھیں
میں یہ ہے کہ ہم دونوں میں یہودی تھارے کا وہ مقابلہ نہیں تو ہم ہرگز تھارے
کے مصلحتیں سیلوں اور نور سے پہلے کے بعد جب تم چاہو گی ہم تھارے ہاتھ
تھارے کی طرف دور ہو جائیں گے۔ اس پر ایسا خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لگی
میں دونوں میں یہودی مصلحتیں سیلوں اور نور کی تھارے کا اظہار میں
تھارے کی سارے حالات پر دیکھ رکھوں گی اور جب میں نے محسوس کیا کہ میری طاقت

ضروری ہو گی ہے تو پھر تر کیا میں اس تیل کے خلاف قسمی مہمت میں
حسرت میں آتی ہوں۔ اس کے ساتھ ہی ایسا ہلکا سا لمس دیتی ہوئی چٹائی
طیغ ہو گئی تھی۔

چٹائی اور کیرش دونوں میاں میں پسے کی طرح خود کے پسینہ کو اب
رکھنے کے ساتھ باہم کھینچ لیتے ہوئے وقت گزارنے لگے تھے۔ رات بھر اسی
تھی کہ بہت آہستہ آہستہ دھیمی گزرتی جا رہی تھی۔ چاروں طرف خاموشی اور سب
مکودہ جتنے خوب کی گئی اور ملک اندر خاموشی میں پسے طرف و انکس سے
بہلی ہو۔ ایک بار آگے بھاگ کر چٹائی اور کیرش سے دیکھا انہوں نے وہ ہے کی اس
بار وہ پسے کے بعد چٹائی کیرش کو غائب کر کے پٹہ کسائی چاہتا تھا کہ اسی کو
لندہ واہ دنگ ہوئی۔

اس دنگ پر چٹائی اور کیرش نے چٹائی کو ایک دوسرے کی طرف دھکیلا
اور انہیں صبح اس نے نکال دیا۔ اس نے اپنے سری عمل یا اور تار کے سامنے اس
حصار پہنچا دیا تھا کہ اس حصار کو جو اس کے مطابق بنے۔ اور اندر پر
بہوی پر چٹائی حصار اور ہو کر فائدہ حاصل کر سکیں۔ اس کے بعد چٹائی
طرف دیکھا اور بڑی راہروی اور سرگوشی میں اسے غائب کر کے کہے۔

دیکھ کر کیرش تم نہیں جانتے ہو دو واہ حصاروں میں اس پر کیرش اپنی تہ
ہوئی اور سے لگی سس میں آپ کو اپنے میں جانے والی ہو تھی سے اندر
ی وہ تینوں آپ کے خلاف حسرت میں آجائیں اس لئے میں آپ کو ایسا
کی۔ لہذا میں آپ کے ساتھ ضرور حصار کی چٹائی سے کیرش کی اس ملت کو
اور دونوں میاں بڑی سرے سے نکل کر دوسرے کی طرف بڑھے تھے۔

دو واہ سے کہ قریب جا کر چٹائی کی قدر چند آؤزمیں ہوا اور پوچھنے لگا
سے کسی کی پیدائی ہوئی وہ تینوں اور لہجہ کی آواز سنائی دی۔ انہیں مینا میں دکھ
بڑھیا ہوں۔ وہ صبر بیکار نہ کر رہا تھا اور اپنے بچوں کا بیت پاتی ہوں۔ آج وہ
میں صبر نہ گئے ہوئے ہیں۔ رات بھر بیت چلی ہے اور سے گزر رہی تھی۔
رات میں قہقہوں کی سن عمارت میں سر کر لی جائے۔ میں سے تم دونوں میں
حالات اور رہنمائی کے جوئے تھے جس رہے ہیں۔ میں میں رہتی ہوں کہ تم مجھے
معلوم نہیں کہ رات بھر اس نے کی اجازت دیدی گئی۔ اس پر چٹائی پھر ہوا۔

وہ حصار تیرے ساتھ کون کون سے اس پر باہر سے پھر آواز کی میرے ساتھ میری
سہا جاتا ہے۔ دونوں بھی مخصوص اور بلبل ہیں اور ایک جگہ کے فلم میں دونوں ہی
رہتے ہیں۔ اس سے آگے چٹائی کے پٹہ نہ پوچھا تھا۔ آگے میں اس نے
کھول دیا تھا۔

یہ دروازہ کھل ایک انشلی اور نور بوڑھی حصار اندر داخل ہوئی اس سے ساتھ دو
پسے تھے۔ ایک فائدہ اس نے اپنے دائیں ہاتھ میں دوسرے فائدے سے دائیں ہاتھ
سے ساتھ دائیں ہاتھ والے لڑکے دائیں ہاتھ والی کی تھی۔ وہی وہ بوڑھی حصار اندر
ہوئی چٹائی سے دروازے کو پھر رنج گادی۔ پھر وہ دونوں حصاروں کو غائب کر کے
پھر حصار سے میرے ساتھ آئے تو چونکہ حصار کے اندر چٹائی چاروں طرف سے اس عمارت سے
دونوں میاں ہوئی رات بھر کر کے لئے بیٹھے صبر رہے ہیں گئے اس کے ساتھ
پسے دونوں میاں میں آگے آگے اس لئے کی طرف پھرتے تھے اس سے انہوں
گئے تھے۔ وہ بوڑھی حصار اور دونوں پسے بھی پیچھے پیچھے اس کمرے کی طرف بڑھے

۔ کے۔ وہاں کے قریب جا کر چٹائی نے کیرش کو مخصوص اشارہ دیا جس کے
جس پہلے کیرش اس کمرے میں داخل ہوئی۔ چٹائی رک گیا اس کے بعد اس نے
کی حصار اس کمرے میں۔ اس سے کاشا یا۔ وہ بوڑھی حصار دونوں بچوں کو لیکر
۔ اس کمرے میں داخل ہو گئی آخر میں چٹائی اس کمرے میں غل ہو اور جس جگہ
۔ دو واہ کیرش حصار پھر کے گئے تھے وہی اپنے حصار سے چٹائی نے حصار کو پھر
۔ کر چٹائی۔ اس کے بعد چٹائی پسے کی طرح کیرش کے پہلو میں بند گیا تھا۔

۔ رانی ملتی ملک کی روشنی میں چٹائی اور کیرش دونوں میاں بڑی نے دیکھا بوڑھی
۔ انہیں استاد اور مردم آزاری تھی۔ اور وہ لائی مارکیوں کے سپت
۔ انہیں رقص کی خواہش کے سوا کچھ نہ دیکھا۔ کھینچ کر دیا۔ تو بڑی اور چٹائی اور
۔ دونوں میاں بڑی اس بوڑھی حصار اور دونوں بچوں کا حصار دیتے رہے پھر چٹائی اور
۔ ہاں پھیلاتے لگاؤں اور اندر دیکھ دیتے طوفاں اور گرجتی حصار کی تہ میں کی سی
میں وہ اس چٹائی کو غائب کر کے کہنے لگا۔

یہ چٹائی مجھے اور میری بیوی کو جو کہ نہیں دے سکتی۔ تو تاکہ مجھے بدلے آپ
۔ میں میں تو تیری آنکھوں میں حصار کر تھوڑے دن میں مجھے دالے مارے ارادوں
۔ انہوں کو بھی جانچ کر بھانپ سکتے ہوں۔ کیا میری طرف سے تیرے سے یہ کشمکش یا

اور حیران کن نہ ہو گا بڑھیا خاتون تو حقیقت میں بھٹاس ہے اور تم سے ساتھ ۔
 ہیں یہ حقیقت میں سلیوک اور اومار ہیں اور تم خوں نے یہ روپ دھارے
 روپ میں تم تینوں ہم دونوں میاں بیوی پر حسد آور ہو اور ہمیں قصص پر پردہ
 اس منگھو سے وہ تینوں حرکت میں آئے پھر وہ بڑھیا اور دونوں بچوں کا روپ ہم
 اصل روپ بھٹاس سیوک اور اومار کے روپ میں یونٹ اور کیرش کے
 ہوئے تھے یونٹ اور کیرش نے اتحاد کیا اس سے ان تینوں کی حالت ختم
 ایک صحن 'دو کی خولی چٹاں اور دھول ہو کے گرد و کار بھی ہو کر رہ گئی تھی
 بھٹاس بولا اور حشر پرا کرتی غلیظ دھواں دھواں دھواں دھواں دھواں
 وحشت کے بیروں میں چنگھارتے چپتے شعلوں کی طرح یونٹ کو غلبہ کر کے
 دیکھ نگی کے لٹا کرے تو نے ایسی سب ۔ ہمیں کچھ ہے اور نہ جاچا اور
 تو وہ قہقہے ہیں جو چہن کو دھواں دھواں دھواں دھواں دھواں دھواں دھواں
 جو لوگوں میں طوفان اٹھانے کے لئے پیدا رہتے ہیں ۔ ہم اپنے دشمنوں کے لئے
 قہ خاتون میں سوت کی گاڑی تھئی اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور
 ہیں ۔ اس پر یونٹ اور بھٹاس ہی کے لئے ۔ میں اسے غلبہ کر کے لیتے گا
 دیکھ بھٹاس تھی اور سلیوک اور اومار تینوں کی ایسی ٹیسی ۔ جو کچھ تم نے
 نکو اس اور ہے وہ ہے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا دیکھ میں تو وہ ٹیسی کا فائدہ ہو
 کے مقابلے میں سلیوک اور اومار کی بیڑوں کا دورہ دھواں کر کے
 ہوں میں جانتا ہوں کہ تیرے جیسی شیطانی آدمیوں کے سپاہیوں سے کیا چاہ
 اس پر بھٹاس پھر بولا اور کہے گا دیکھ نگی کے لٹا کرے انعامت اڑا ۔ انعامت
 رکھ آج کی رات تیری اور میری بیوی دونوں کی زندگی کی آخری رات ہو گی اور
 اہمیت کی اس رات کے مقدور میں عمر نہیں ہے ۔ اس پر یونٹ بولا اور کہے گا ، چاہ
 تو کیا ہے تو جانتا ہے کہ ایک بار سلیوک اور اومار بھی روپ بدل کر ہی کرے
 تھے ہو میں نے اس کا حشر کیا تھا اس حشر سے بھی بدترین حشر میں تم تینوں کا لوں گا
 کے ساتھ یونٹ اور کیرش نے جب سے اتحاد میں ایک دوسرے کی طرف دیکھ
 اس طرح دیکھتے سے بھٹاس سیوک اور اومار بھی شاید سمجھ گئے تھے کہ وہ اس
 کوئی فرد دان رہنا چاہتے ہیں اتحاد تینوں انہی حشر ہوئے گا وہ آگے چڑھ کر
 کیرش پر حسد آور ہوں ایسے جو یہی وہ یونٹ سے پیچھے ہوئے حسد سے قہقہے
 چاہتے رہ جاتا پڑا اس صورت حال میں بھٹاس سیوک اور اومار غصہ نہ رہتے تھے

بھٹاس سے اپنے سر سے حیرت انگیز رنگ نکلی وہ رنگ اس نے اس حسد
 سے چپکا تھا شاید ایسا کر کے اس نے یونٹ کے پیچھے ہوئے حسد کی قوت
 ۱۰۱ رہا تھا کہ یونٹ اور کیرش بتی کے کادوں کی طرح اپنی جگہ سے اٹھ
 میں رہیں جو انہوں نے آگ میں رکھی ہوئی تھیں وہ آگ کی طرح سرخ
 ۱۰۲ میں نے پیچھے مڑ کر کے سونے دتے تھے ایسے سے ایک کیرش نے بھیج لی
 ۱۰۳ میں نے سٹول میں اپنی ٹوپی کی دونوں گرم سلاطوں سے یونٹ بھٹاس اور
 ۱۰۴ وہ ایک سوپے کی گرم اور سر سے سلاط سے کیرش نے اومار پر حملہ
 ۱۰۵ میں میاں بیوی نے اگادہ دونوں سوپے کی گرم سرخ ۔ ہمیں اس تینوں کی بیٹیوں

بڑھیا شہر کر دی تھیں۔

کیرش کے اس عمل اور کارروائی سے بھٹاس سیوک اور اومار بری طرح
 تھیں اور سٹول چھپنے لگے تھے یہاں تک کہ وہ یونٹ اور کیرش کے سامنے
 ۱۰۶ یونٹ اور کیرش دونوں نے اپنی پوری شدت اور غضبانی سے ان کا تعاقب
 ۱۰۷ تینوں کے ساتھ وہ ان کی بیٹیوں پر سوپے کی گرم سرخ سلاطیں برساتے رہے
 ۱۰۸ وہ بھی میں جا کر بھٹاس سیوک اور اومار اپنی سری قوتوں و حرکت میں
 ۱۰۹ میں کی صورت میں وہ عناصر اٹھتے ہوئے یونٹ اور کیرش کی نظروں سے
 ۱۱۰ تھے ۔ یونٹ اور کیرش وہاں میں بیوی تھوڑی دیر تک گھن میں کمرے ہو کر
 ۱۱۱ رہے پھر وہ واپس اس کمرے میں چلے گئے تھے جس سے اٹھ کر وہ باہر نکلے

۱۱۲ سلیوک اور اومار قبرستان سے باہر نکلی روپ میں نمودار ہوئے اس کے بعد
 ۱۱۳ وہ بڑی حیرت اور جستجو میں وہ بھٹاس کو غلبہ کر کے کہتے گا آکا اس دونوں
 ۱۱۴ میں سمجھ نہیں آتی آپ ایک بڑی خاتون کا روپ دھار کر مجھے اور اومار
 ۱۱۵ میں لکڑی کی قیام گھر میں داخل ہوئے تھے ۔ پھر مجھے حیرت اور تعجب ہے کہ
 ۱۱۶ فر ہو گئی کہ آپ بھٹاس ہیں اور میں سلیوک اور دوسری اومار ہے کچھ
 ۱۱۷ تو اس کے پاس کوئی قوت ہے جو ہماری آمد سے پیچھے ہی اسے مطلع کر دیتی ہے
 ۱۱۸ یہ تو وہ ہونا چاہتے ہیں اگر چہ نہ ہوتا ایسے اسے ہماری آمد اور جلی پانچان کا
 ۱۱۹ اس پر بھٹاس وہ اور کہے گا

۱۲۰ سو کہ تمہارا انداز درست ہے اس کے قبضے میں ضرور ہوئی قوت ہے جو سے

داری آمد اور روانگی کی اطلاع پہلے سے کر دینی ہے لیکن تم جاننے ہو میں ہوا
 والا۔ اب میں اس پر حملہ آور ہوئے اور طریقہ آزاروں کا کہ اسے اور اس
 کوئی قوت ہے اسے نہ تک نہ ہوگی کہ میں اس پر حملہ آور ہوتا ہوں
 مسکن کی طرف پلٹے ہیں۔ اس کے بعد وہ خوں اپنے مستقل محل کی طرف پہنچے
 یونان اور کیرش اپ کمرے میں آکر بیٹھے ہی تھے کہ ایوان نے ہوا
 میں دو بار دو ہوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہے گی۔ دیکھ یونان میں خوش ہوا
 ایوان بیوی نے مل کر عطاس، سلیوک اور ادم کو مار دیا کہ اب تم ہوا
 خوب بھیج اور کھول سے منہ تک آرام کرو۔ عطاس، سلیوک اور ادم اپنے
 کی طرف جا چکے ہیں اور وہ ہوا، ادم اور ہوا کی کوشش میں کمر بستہ
 ہوں کچھ آواز کی۔ اس لئے کہ کچھ ہی دیر میں سے اوس شام ہوا
 کے اس کے ساتھ ہی ایوان کا سانس دینی ہوئی علیحدہ ہو گئی تھی۔
 دونوں میاں بیوی آرام کرنے لگے تھے۔

دوسرے روز

دوسرے روز ساریج طلوع ہونے سے پہلے ہی کہ یونان اور کیرش اور
 ایوان کی رہائی میں ریس شہر کی طرف اپنی سر قوتوں کو مت میں لے کر
 گئے تھے۔ اوس تمام میں وہ عروں کے قید تھانہ کی سختی کے باوجود ہوا
 میاں میں مت سے ایک ایک گول ہوا سے کی صورت میں جمع تھے۔ یونان
 اس لوگوں کے درمیان کودار ہوئے۔ سوں نے دیکھا جیلاورگ ایک ہوا کی
 تھے ان کے درمیان مقابلہ کے لئے یونان اور کیرش کے دیکھتے ہی دیکھتے ہوا
 درمیان میں ہوا کہ صحن صحنی دلی سوکھی کھجور کا ایک ٹکڑہ پکڑا گاڑ دیا کہ
 تیر اندازی کا مقابلہ تھا۔ وہ ہواں حصوں نے اسی مقابلے میں حصہ لیا تھا وہ
 غاصے پر آکر آئے ہوئے اور اسوں نے اپنے اندھوں پر صحنی دلی رقی نصیب
 پر تھمنا بھرے تر کھل تھے۔

یونان اور کیرش دونوں میاں بیوی اس ہواوں کا حارہ لے رہے تھے۔
 ایوان نے یونان کی گروں پر کس دیا۔ اس کے بعد ایوان کی ریس گھومتی اور
 آواز یونان کی ہمارت سے نکلی۔ کیرش بھی متوجہ ہو کر ایوان کی یہ کھنگھرت
 کرنے لگی تھی۔ ایوان کہہ رہی تھی۔

یونان یہ دو ہواوں کو مقابلے کے لئے نکلتی ہیں اس کا تعلق ہواوں کے قیدی تھانہ
 ایک کام رقیع ہے اور دوسرے کام قیدی ہے۔ اس کا اصل نام صحنی میں بلکہ
 اصل نام یہ ہے جس کے چنگ اپنے اس سے دور دور کی سر زمینوں میں آگیا ہے
 اس کی نسبت سے لوگ اسے قیدی کہنے لگے اور اب یہ زیادہ نسبت قیدی سے
 زیادہ مشہور ہے۔ اس پر یونان پولا پولا کہنے لگا۔

یونان کہہ رہی ہو کہ دونوں ہواوں کا تعلق ہی تھانہ سے ہے۔ ہوا تم یہ صحنی
 ایک ہواوں میں کام رقیع ہے پولا اصل۔ زمینوں سے دور ہوا تھانہ اسے نصیب
 ہوا رہا ہے جس پر ہوا کھنگھرتے ہوئے کی میں تم بھی اپنی جگہ ٹھیک ہوا
 نے آواز دے دو بھی درست ہے اس پر یونان مسکاتے ہوئے کہے لگا اگر کام
 ہوا کہ بہت ہیں تو تحصیل سے تھانہ کہ تم اپنی جگہ کیے درست ہو اس پر ایوان
 کہنے لگی۔

یونان کہہ رہی تھانہ سے ایک شخص تھانہ میں کا کلاب بن ہوا تھا اس
 ہوا کی ہوا کا ہوا تھانہ بہت سے ہوا ہوا یہ ہوا کھنگھرتے تھے۔ غلام تھانہ کے
 کلاب بن ہوا کے دیکھتے پیدا ہوئے۔ ایک ہوا بن کلاب اور دوسرے ہوا بن
 کلاب بن ہوا میں قوت ہو گیا اپنے شوہر کے حوسے سے بعد اس کی
 تھانہ سے ایک شخص روپیہ میں حرام سے شادی کر لی اس روپیہ میں حرام
 تھانہ میں رہتے وقت ہوا تھانہ سے تھانہ بننے کے بعد روپیہ میں حرام اپنی بیوی
 تھانہ سے اور شہر سے آیا غلام تھانہ سے کا بڑا بیٹا رہا ہوا بن کلاب تو
 تھانہ سے اس کی بی بی حرام سے تھانہ سے ہوا تھانہ لیا تو کہہ ہی میں اپنی قوم
 کا ہوا بن ہوا اس کا ہوا یہ تھانہ سے اب قیدی کہہ کر پکارا جاتا ہے وہ پونا کہ
 تھانہ نے اپنی داماد حرام تھانہ سے تھانہ کے ساتھ ملے اوس شام کی طرف چلا
 یہ ہواں ہوا اور قیدی کلاب یہی قیدی اس وقت مقابلہ کر رہے تھے یہاں

یونان یہ رہے قیدی کہہ کر چلا۔ تھانہ سے اس کا باب کلاب بن ہوا ہوا قیدی سے
 میں یہی رہا اصل، میں تو کہہ ہی تھانہ میں اسے رہی کے نام سے ہوا۔ تھانہ
 یہ ہی میں حرام تھانہ سے تھانہ کے ساتھ کہہ سے ریس شہر کی طرف چلا گیا تو
 میں سے ہوا کی ہوا پر اسے زیادہ سے قیدی کہہ کر پکارا جانے لگا۔

شاید مزید کہہ سکتی۔ ہوا میں اس سے کہ تھانہ کی ابتدا ہونے لگی

تھی۔ لڑائی لگا سانس دہی ہوئی برف کی گردن سے علیحدہ ہو گئی تھی۔ مقابلے میں حصہ یہیے والے دونوں لڑکوں کو اس پیکر پر کھڑا کر دیا تھا کہ وہی کر سگور کے تھے کو اپنا ہدف بنائیں۔ دونوں جوانوں کو پانچ پانچ تیرہ دینے گئے تھے لے سگور کے تھے یہ بکست کرتے تھے۔ دونوں جوان حرکت میں آئے۔ یہ لڑائی کر پکارا جاتا تھا اس کے پانچوں تیرہ سگور کے تھے میں بکست ہوئے اس کے مقابلے لیے والے دوسرا جوان جس کا نام رفیع تھا اس کے تیرہ سگور کے تھے میں بکست تھے۔

فصی جب مقابلہ بیت گیا تو دوسرا جوان رفیع کو غصہ ہوا پہلے مقابلے لینے والے دونوں جوانوں میں گفتگو ہوئی رعب بوجا اور ایک دوسرے کو غصی کا کئی شروع ہوئیں۔ معاذ میں تک بوجا کہ دونوں جوانوں میں آپس میں جھگڑا لگی تھی مگر مقابلے کے انتظام کرنے والے لوگ کچ میں آئے اس طرح کچ چہرہ اس موقع پر ہارنے والا دونوں جس کا نام رفیع تھا اس نے طعن دینے کے انداز میں فصی کو مخاطب کرتے ہوئے کہ تو ہمارے حادوں سے تو سے سیں اگر لکھی ہو بلور لکھی دوسرے لڑتے ہوئے ہے اپنے حادوں میں کیسا نہیں چلا ماتا۔

مقابلہ ہارنے والے جوان رفیع کے یہ الفاظ سنیے فصی کے منہ پر تھے۔ اس جوان کے طعن ایسے پر شک ہو گیا تھا کہ شاید اس کا تعلق برصہ ہے۔ لہذا وہ میدان سے نکل کر سنی کی طرف بھاگا۔ اس موقع پر ایسے بوجا نے اس پر لپس لڑ کئے گئے۔ دیکھ بوجا یہ یہی فصی اپنے گھر کی طرف بھاگا۔ اس سے اپنی اصلیت کر کے لی کوشش نہ کرے۔ لہذا اس گفتگو سے طعن اٹھا۔ تم میں جی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ۔ فصی کا تعلق کرتے ہیں بوجا اپنی ماں سے کیا گفتگو کرتا ہے۔ ایسا کہ کئے پر برف اور کیرش دونوں جوان سری قوتوں کو حرکت میں لے اسلی اور میوانی آنکھوں سے لومسل ہوتے ہوئے کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔

فصی لڑائی ہو گھر میں داخل ہوا اس وقت اس کا سوتا ہوا رعب بوجا میں سیں تھا لیکن اس لی ماں فاطمہ دست سہ اپنے بیٹے رواج میں رعب واپس بائیں کر رہی تھی۔ رواج فصی کا ماں سے گا در واپ سے سوتا بھل تھا۔ اس میں فصی بھڑکتی ہو اپنی ماں فاطمہ دست سہ کے پاس آ کر اس لی حالت دیکھے۔ سہ گھبراہٹ اور لگڑ مندی میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ رعب سے دھر

ماں ہو گیا تھا۔ فصی قریب آ کر برف اور کیرش بھی اٹھل لکھوں سے اوچھل لکھ کا ٹکڑہ کر رہے تھے۔ قریب آ کر فصی نے اپنی ماں فاطمہ دست سہ کو بوجا۔

اب ہوں ہے۔ فصی کے اس میر متوقع اور اچانک سوال پر رعب گھبراہٹ کا اٹھل پریشانی کے انداز میں اپنے بیٹے فصی کی طرف دیکھتی رہی ایک لکھ سے رواج پر بھی اٹھل جو فصی کے سوال پر بھی اپنے بھائی فصی کی طرف دیکھتا تھا۔ سہ کی طرف دیکھتا رہ گیا تھا۔ حلات کا بارہ پتا ہوئے فاطمہ دست سہ رعب کو کہے گئے تھی۔

سے بیٹے تیرے باپ کا نام رعب ہے تم کیسا میں قسم کے قصوں اور خبر تے ہو۔ اس پر فصی بھڑکا اور کسی قدر سہ کی حالت میں کئے لگا۔ سہ سے اصل رواج کا باپ رعب میں حرام میں ہے تو بوجوں نے مجھے طعن میں پر فاطمہ دست سہ نے بڑی لذت اور تکلیف دہ انداز میں اپنے بیٹے کو سہ پر بوجا کسی نے تمہیں کیسا طعن دیا ہے۔ اس پر فصی بولا اور کئے لگا دیکھ رفیع کے ساتھ میرے تیرہ لڑائی کا مقصد تھا۔ تو جانتی ہے کہ رفیع اپنے لڑائی شروع خیال کرتا ہے۔ دیکھ میں تیرہ لڑائی کے اس مقابلے میں میں نے اس سے اس سے گفتگو سے بعد رفیع آپ سے باہر ہو گیا۔ میرا اس کا حاد بوجا کچ میں پڑتا ہم دونوں کو پیچھے ہٹا دیا۔ دیکھ میں اس موقع پر رفیع کے تھے طعن دیا۔ اس نے مجھے لگا کہ تو ہمارے حادوں سے بھارتا مود اور سہ ب تو پھر تو اپنے حادوں میں کیوں سیں چلا جاتا۔ سہ نے والے باپ کی قسم کچ بتانا کیا میں رعب میں حرام کا پتا ہوں کیا میرا بوجا فاطمہ دست سہ کے چہرے پر لوائیں اور پریشانی ہی بھر گئی تھی۔ لکھ سوچتی رہی۔ بھڑینے کو مخاطب کر کے کئے گئے تھی۔

بیٹا فاش تو نے یہ سوال کیا ہوتا۔ کاش تمہیں مس بور کا خیال ہوتا۔ اس کا طعن دیکھتا میرے بیٹے اگر تو مجھ سے کچ ہی سنا چاہتا ہے تو قسم سہ کی حیثیت اپنے والد کی حیثیت کا لکھ ان کی حیثیت سے اس غلاموں سے سہ میں تو اس دونوں دو بوجا دیکھ میرے بیٹے اب میں تم سے یہی کہتی ہوں۔ میں لکھوں کہ کے یہ لکھم لکھ میں سو سے ہوئی۔ اس سے میرے دو بیٹے ہوئے ایک ذہرہ جو تیرا

ہوا بھلی ہے ایک تو ایچ میرے بچے تیرا بھلا بھلا زہروں میں نہوں کہہ ہی
وقت میں سے دوسری شعلوں ، شیر خوار بچہ قتل زہر تو کہہ ہی میں رہا میں
ان مردہوں میں لے آئی۔ دکھ میرے بچے تیرا کہ ان میں گھاسنے سے
معز سے جس میں تو رہا۔ اور یہ ہلت میرا موجود شوہر و صاحبہ میں
ہے۔ ایچ زہر میرے بچے تیرے باپ کا نام کلاب میں سوا ہے تیری قوم کا
انہ کے پاس آہ ہے

اپنی ماں کے اس الفاظ سے نفسی فیصد کن انداز میں ہوا اور کسے کا
باپ ربید میں حرام میں لکھ کلاب میں سوا ہے اگر میری قوم میرا اندر قند
قوم مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کے پاس آہ ہے تو اس میری ماں قسم
یہاں ہرگز نہ رہوں گا میں اپنی قوم نے بھلی زہر کے پاس کہ چلا ہوا
کا کہہ ہی لی جتنی اور سر زمین اور شہر کو اپنی مستقل رہائش بنا کر وہاں
بست سعد فخر مدنی لا طہر کرتے ہوئے کسے گئی دیکھ میرے بچے تو

سے کیسے کہ چاہے گا۔ اس نفسی ہوا دیکھ میں ہے تو جو چاہے حرام میں
کہ چوں گا اپنے بھلی ہوا کے پاس مستقل رہوں گا میں سے بھی
میں ارمیں شہر سے نہ جانے مصر ہے نہ دور ہو کر بولی ہو کہ گئی
نفسی میں میرے بچے مگر تو شام کی سر میں سے نکل کر کہ چاہے
میری بہت میں چند ختوں تک حج کا مہینہ آئے والا ہے حج کرتے ہے۔

عروں کے بہت سے قافلے کہ کی طرف جاتے ہیں دیکھ میرے بچے تو چاہے
حج کے لئے کسی قافلے سے ساتھ لے چلے جانا میں تیرے ساتھ
میں راہوں کی ماں کے یہ الفاظ میں کر فرما ساری اور تھوڑی میں نفس
لی پھر وہ جیلوں گاؤں سے اپنی ماں کی طرف دھیتے ہوئے کسے گا۔ میں
کا میں میں حج سے ہمارا قافلہ اداں گا اور وہ یہاں سے ماں
کے تو میں بھی جاؤں گے ہی قافلے کے ساتھ کہ وہاں وہاں میں
ساتھ جاؤں گا اس طرح نفسی وہاں سے ہٹ گیا تھا۔ نفسی کے ساتھ
سعد فخر راج جو دوسرے شام ربید بن حرام سے تھا کچھ۔ جب وہ
فاطمہ بہت سعد کو کلاب کر کے کسے لکھ دیکھ میری ماں تو ہے یہ
کیوں چھپا رہی کہ نفسی میرا کا بھلی میں ہے اور یہ کہ اس
مرد سے وہاں چاہے وہ میرے باپ ربید بن حرام کا بیٹا ہو

ماں جوں کرتا ہوں۔ اب اس سے دوری اس سے بدائی میں کینہ برداشت
کی ماں جب حج کا موسم آئے گا تو میں اس کے ساتھ جاکوں گا اور جب حج
میں آئے گا تو میں اس کی منت ملائے کر کے اور سمجھاؤں گا کہ آپ ساتھ
میں گا۔ وہ میرا بھلا ہے میرا ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں وہ یہیں رہے۔ پاس
میں سے شیعہ رواج میں ربید بن یہ گفتگو کر فاطمہ بہت سعد فاطمہ
میں۔ کم ہو گئی۔ پھر اس سے اپنا ہاتھ رواج میں ربید کے سر پر رکھ کر
میں بولی اور کہنے لگی

ہے۔ ہے۔ میں نہیں اجازت دیتی ہوں کہ جب حج کا مہینہ آئے
حج کے قافلے کے ساتھ روانہ ہو تو میں اس کے ساتھ جانا۔ پھر جب
ماں نے تو ابھی کسی طریقے سے اپنے بھلی نفسی کو اپنے ساتھ لے گیا۔
میں رواج خوش ہو گیا تھا اور پھر اس منت چلا گیا تھا جس طرف نفسی
تھا۔ وہ بھی جب اپنی ماں کے پاس سے ہٹ گئے تو یہاں اور پھر
رحمہ میں دم کے مقل کے باہر وہ نمودار ہوئے پھر کیرتی میں وہ
سے گئی یہاں میرے حبیب اب نہیں گیا کرتا چلیے۔ میں چاہتی
میں رہائش میں اور دیکھیں یہ نفسی میں کلاب جب ان میں
یا مگر دلی ہے۔ وہاں میں یہاں ہوا ہوتا ہی تھا کہ اس میں
میں باپ اسے ان اور لے گئی۔

میں ہوتی سے میں ہم اس تجویز سے اتفاق کرتی ہوں میں چاہتی
میں وہاں میرے ہیں۔ اسے میں قیام رہو پھر جب نفسی میں کلاب
میں طرف روانہ ہو تو میں مد کی طرف روانہ ہو جانا اور ہر حالت
میں نہ مار کر ہیں مد کی یا میں اختیار کرتا ہے۔ اس یہاں وہاں

میں اور تیرش کی یہی مرضی ہے تو نکاح کے محل میں رہتوں
میں اور اوقات یا سے گا۔ یا نہیں اس کے خلاف حرمت میں نہیں
میں اور سے گئی اس کے خلاف بعد میں بھی حرمت میں تو جاتا
میں وہی نور ان کے لئے تھا وہ تو نہیں ہیں۔ صرف شرب کا
میں قیام کے ہوئے ہیں انی اصل لوگ انہیں بکرا میں کرتے
میں اگر پر ہل رہے ہیں مجھے امید ہے کہ ایک نہ ایک دور

چھٹے کے ساتھ ارمیں شام کی طرف لوٹ آیا تھا۔

پوچھ اور کیرش دونوں میاں بیوی ایک مرد کہ کی سرائے میں اپنے گھر
ہوئے تھے کہ کیرش پوچھ کو قلعہ لے کے آئے تھے۔ اب جبکہ ہم نے کہانی
میں قیام کر لیا ہے تو آپ مجھے کہ اور اس حکومت کرنے والوں سے حالت
نائیں گے تاکہ میرے علم میں پہلے رہے ہوں اسلئے یہ آپ تو اللہ
آپ سے رہے ہوں گے لہذا اس شہر کے بارے حالات خوب جانتے ہوں گے
بول اور کہنے لگا میں تجھے اس شہر کے حالات بتاتا ہوں۔ سو

اللہ کے ہی ایدہ اہم ہیں "اس نے اپنی دعا کو قلعہ مشقت پر پڑھ کر اس
تہا پر کہ وہ ایک مہینے میں چڑے ہے۔ آپ نے اپنے درودِ اسحق میں اے
مغرب میں ارمی شام میں آج ہوا کہ اپنے سہاں سے اسکی قرب پر
سرزمین میں اپنے بیٹے اسماعیل کو قرب کر لیں کہ مسلسل چودہ مہر مغرب میں
انہیں یہاں پہنچا کرے کہ اسکا یہ تھا کہ بوقتِ صبح اسماعیل اور اس کا
لاسرہ کی حالت کر گئی۔

اس کے علاوہ ارمیجہ السلام کے چار قیصری یہاں آکر رہے تھے اور
 آپس میں اللہ کے نبی اسماعیل کی شادی ہو کر رہے۔ سوارانہ اہل بیت سے
 عرب و اقلام قبیلہ تھیں۔ خند و خلق کا کائنات میں اپنے سہارا
 حرم میں اسماعیل کی شادی ہوئی تھی وہ خاندان میں تیار ہوئے تھے۔ آج
 سوارانہ پڑھتی تھی اور خاندان ہی یہ لوگ اس قدر پھیل گئے کہ مغرب میں
 ان کا سہارا تھا جس کا طرف اس کے جیسے جس تک پھیل گئے۔ حرم میں
 تیار تھے وہاں بھی اس کی بہتیاں شہم کی سوار سے عاہل حرم کے ہیں

اس طرح ایک ہی ماپ کے حرور ہاں اور مصر کے قدیم علم و تمدن
مجھے عجیبہ سداور بخیرہ اتر چکی بخیرہ کہیں اس کے قصے میں آئیں
دنیا کی تجارت پر وہ قبضہ کر سیتے تھے اور عرب و اندلس مصر بھی
دغالی اعتبار سے بیٹھنا قابل تخیل حصار ثابت ہو قہ جب اللہ کے ہی
ہو جرم تبار کی مراد میں یہ خوب پھیل گئے نہ ہو ملانہ کے بلوشتہ عیسائی

۱۔ حدیث کہ منکر کے لٹینی جلتے میں جو اسماعیل اور بنو ہاشم کے درمیان
 ہوئی جس میں جو اسماعیل اور بنو ہاشم و فح نصیب ہوئی۔ اس طرح جو ہاشم کی
 بعد کہ میں بنو ہاشم کی عظمت خوب مستحکم ہوئی جو ثمن ملل تک قائم رہی
 اب نسبہ کے بعد جو ایک تھوڑی دیر کے لئے رفاہ و رفاہ اہل کلام جاری رکھتے
 اخذ

ان کو جو جرم کہ جس ایک ریروست اور بد فکر سفلت کے انگ تھے مگر جس
 سے وہ خود کی کو توڑا طلق خدا کو تھلا اور دور فاشندہ عیلا حرم محترم کی حرمت و
 امت و امان پر باہر سے آئندہ واسے مسافروں کی حرمت و آبرو اور مل و متاع کو
 اس سے کجا بہت فائدہ پہنچا حاصل جاتے، اہل درہ و ساز کو نوالہ پہنچا۔ حزانہ صوبہ
 کے ہر کادہ و حد یہ کہ کعب کے ہندو قبیلہ کے راجہ کے دو بیٹے مراد اور عورت
 کے پیر سے بدکاری جیسے فوج جرم و فارتکب کیا

۱۰۰۰ کے مقدور کا ستارہ گردش میں تھیکہ اس قاعدہ و جدول اور کردہ فہرست اور
اس اور بریدوں دیکھ کر ہو تھیکہ حسب یہ جرم اس است اس جتنی اس گنا اور
۱۰۰۰ سے تب ہی کے بدشاہیں میں عارض مفاہیہ بن اور عین سے اپنی قوم
سے بوجہ میں غائب کر کے کہہ

دوسری قوم لٹھ تھلے سے روئے۔ اُنھوں نے لٹھ کی بے حرمتی سے باز آ کر قتل نہیں کیا۔ اس قوم نے جی اس گھر کی عزت و حرمت کو پہل کیا وہ تہہ و بہا، ہولی دھول اور رسائی کی دھنیں تہہ سے سامنے ہے۔ یہاں ہر گھر گھر فصل بد کی پادشاہی ہوئی۔ دوسری قوم مسلمانوں کے گھر پر تلوار تلوار ہو چلا۔

’پہلے شلہ سناں ہی میں غامدہ پاس کی مرواٹ کر کے ہوئے کسے لگی ہنم ہے
نے حرب چہرہ جاری افراسی قوت زبردست ہے امدادے پاس سہاں حرب
’۔۔۔ ہمیں ہوں شکست سے سکتا ہے۔‘

ماہی نے پے درگوں کی اصلاح کی پوری کوشش کی لیکن جب اس نے دنیا
اصلاح کی اب کوئی امید نہیں تو اس نے کعبہ شریف کی قیمتی اشیاء کو چاہ زم
زمن رات سے مٹی سے بھر دیا اس سے سونے کے دوہری جو کعبہ شریف
ہے۔ اس کے علاوہ خزانہ کعبہ، غلاف مور قلعی دار گواریں بھی چاہ زم زم
ی مور زم زم کو اس نے بھر دیا تھا۔

۲۱۔ ہر جرم کی بدبختی ہوگی اور اس طرح کہ جو خرابی پر حملہ آور ہوئے

یہ قبیلہ سہا میں آہ تھا۔ ایک ماہ نے پیش گوئی کی کہ ساہیہ لٹ جائے گا۔
ہر طرف جہاں چاہے گا۔ زور کے مارے اکثر قبائل وہاں سے وطن چھوڑ کر بھاگے۔
تیار ہو گئے۔ یہی طرح جہاں بھی تروہ وطن کر کے متعلق شہروں سے گزرتے۔
گورنر چاہو چلے۔ وہاں اس نے اقامت گاہیں کھلی۔

یہ خزانہ کے سردار عمر بن ابی نے اپنے ایک سردار کو سرداروں کے پاس
بہیں یہاں کچھ عرصہ تک قیام کی اجازت دیدی جلتے۔ مگر مکہ کے سردار نے
گراوٹ پر سخت نقصانک دور پریم ہوئے اور انہوں نے پوری شدت سے ان
خزانہ کو وہاں رہنے سے منع کر دیا۔ اس پر سو غرہ کے سردار عمر بن ابی نے
کہ مگر انہیں غرضی مکہ میں رہنے کی اجازت نہ دیدی گئی تو وہ بہادر شمشیر بیاں
گئے۔

یہاں تک کہسے کے بعد یہاں چند لوگوں کے لئے رہا یہ وہ کیوں ہو
لگا۔ کچھ کیش سو خزانہ اس میں جو رہی بدعت اس کی جس سے اس
کی غیر اہل اس سے پہلے ہی حربہ ہستی کی نصرت سے اٹھائے۔ انہوں نے
جی ایک بار اوجوش شام میں کسی ضرورت کو اس بلکا کے شہر مبارک میں تو
لے بت پرستی کرتے تھے۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے عمر بن ابی جو خون
عائقی سے ادھیل ہم انہیں بت خرید لیا جسے اس کے اندر دم رہا۔ حسب
عہدت شہر میں رہا۔ ان کی قیام۔

یہاں تک کہ جب سو پریم سے سو خزانہ مکہ میں تیار ہونے سے منع کر دیا۔
جنگ ہوا۔ آپ سو حرم اور سو حرم میں ہوا۔ جنگ ہوئی اور یہ جنگ
ہوئی رہی خوب کارر کر۔ یہاں سو حرم ہوا۔ جنگ فاش ہوئی اور حرم
رہے انہوں نے مکہ پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح مکہ حرم سے مکہ
قائم ہو گئی اسی دور میں سو اہل مکہ کے کچھ لوگ سو خزانہ کی خدمت میں حاضر
ہوئے کہ میں ہاشم کی اجازت طلب کی۔ سو خزانہ سے سو اہل مکہ کی خدمت میں
دیکھی۔ اس طرح سو حرم مکہ پر فکری کرتے ہوئے تھیں۔ پانچ سو اہل
سن کل اس کا ایک پانچ شہر میں رہا۔ مکہ کا حکمران ہے

یہاں تک کہسے کے بعد یہاں سے حاضر ہوا تو پیش پڑی نصیبت
سے یہاں کی طرف جیتے ہوئے تھے۔ میں آپ کی منہاں ہوں کہ
کے حکمرانوں اور ان کی قدیم تاریخ سے متعلق مجھے تحصیل سے بتاؤ۔ آپ

سرمائی سرائے میں قیام کرنے کے بعد حالات کا جائزہ لیں گے اور دیکھیں گے کہ
اس نے اپنے آپ کو اب یہاں کیسے ٹھہرایا کرتا ہے۔ جس جگہ کے کارروائی کے
اس شام سے یہاں آیا تھا وہ کارروائی تو واپس جا چکا ہے۔ حتیٰ کہ اس کا بھائی
بہ بھی اس کارروائی کے ساتھ ہونے چکا ہے اب دیکھیں گی بات یہ ہوگی کہ یہ
اب ایک یہاں رہا کر کس قدر یہاں یہاں حاصل کرتا ہے۔

نہایت مزید یہاں سے کچھ کہتی کہ یہاں چھ میں ہوں پڑا اور کیش کو طلب کر
کا کیش تو اسے کھانا کھانے چلیں صوف گئی ہے۔ کیش کچھ کہتے کہتے رک گئی
نہایت افسوس اور یہاں کے ساتھ ہوئی۔ دونوں یہاں رہی کھانا کھانے کے لئے
جائے کی طرف چلے گئے تھے

اسی طرح کار کا میلہ لگا تو اس میلے میں قیام سے مکہ لے بھی شرت کی۔ اس
کے ساتھ یہاں رہی اور انہوں نے حربہ درحرب سے دوسرے مقابلے ہوئے اس سب
کا کتب نے غلطی مثبت حاصل کی۔ یہ میلہ کی روز جاری رہا۔

اب اس میلے کا شام کے وقت اختتام ہوا تھا اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو
چلے گئے تھے ایک بوڑھا بڑی تیزی سے قیام میں طلب سے پاس آیا اور اسے
اس سے کہا۔ یہ کچھ عجیب کے بیٹے میں جیتا ہوں تو بھی اس سردیمین میں یا ہے پر
اس میں کچھ کچھ ہوا۔ اس کے بیٹے میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے تو اسے شہرت اور
ادب حاصل کیا۔ یہ کچھ عجیب کے بیٹے میں رہے۔ اس کی بھانجی کو نصیب رہا
اس کا۔ مجھے ایک کہی کہتی ہے کہ اس کی طرف سے اس سردیمین میں
شہرت اور بڑی اہمیت و قدر سے اس سے مناجاتی ہے اس پر قیام میں طلب
رہی تھیں اسے اس بوڑھے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھیں وہ مجھے مناجاتا
ہو رہا ہے۔ اس کے پاس میں بہت تھیل میں جیتا رہا۔ مناجاتی ہے۔ اس پر
آپ نے اس بوڑھے کو طلب کرتے ہوئے پوچھا۔

اس سے پوچھا کہ اس کا یہاں تھیل میں جیتا ہوں ہے۔ اس پر قیام میں طلب کو
اسے دو ہوا۔ اس کے پاس اسے کچھ تو اچھی میں جیتا یہ تھیل میں جیتا ہوں
اس کا نام اور عمر میں ہے۔ مکہ میں اس کی اکثری جی سے اس کا نام ہے اس
میں اس کا یہاں اپنی تھیل پر کھڑا کر کچھ سہتا رہا۔ یہاں وہ اسے کو طلب کر کے

اس کا نام کی لڑکی ہے نہیں۔ بوڑھے نے اپنی اچھی سے ایک طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا وہ دیکھو وہ سامنے سفید رنگ کے گھوڑے کے پاس جو لڑکی کھڑی تھی۔
 عکراں کی بیٹی جیسی ہے۔ اس پر قنص بن کلاب بولا اور کہے گا سفید رنگ کا وہ گھوڑا
 پاس جیسی ہم کی وہ لڑکی کھڑی ہے وہ تو میرا ہے۔ اس پر بوڑھا مسکراتے ہوئے
 لے کب کہا ہے کہ وہ گھوڑا میرا ہے۔ دیکھ تو حواس گھوڑا تو وہ تصدای سے
 گھوڑے کے پاس کھڑی ہو کر رہی تھی تصدای انتظار کر رہی ہے وہ تم سے بچہ رہا
 اس کے قریب ہی جو سرخ رنگ کا گھوڑا ہے وہ جیسی ہے۔ اب تم جانا
 صرل جسب دالنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس پر قنص بن کلاب چپ چاپ اس
 پسندیدہ صرل اس کے گھوڑے کے پاس کہ کے عکراں کی بیٹی جیسی کھڑی تھی
 قنص بن کلاب اسی چند قدم ہی بھر بڑھا تھا کہ بوڑھے سے پھر آواز
 روکد قنص بن کلاب اپنی ہڈی رات آواز دہرا تھا تو قدم اٹھا ہوا قنص بن کلاب
 لور اسے طلب کر کے کہنے لگا۔

ایک اس کلاب میں ایک بات کہہ کر سے کہنا میں ہی تھا اور اصل میں وہ
 جو پیغام مجھے ملا تھا اس کا مرکزی حصہ تو میں تر سے کہہ رہا تھا اس
 لئے مسکراتے ہوئے کہتا میں کہہ سکے تو اب کہہ۔ اس میں وہ بڑھا ہوا
 دیکھ اس کلاب میں ہم کی یہ لڑکی جو مدد کے لئے لڑکی بیٹی۔ جب سے
 ہوا ہے تب سے یہ تصدای کا راز ہی پر نگہ رکھے ہوئے ہے۔ حق سے چھٹا
 ملاؤں حیثیت حاصل کی ہے اس لئے یوں جانو کہ تم اب اس کی پادشہ
 ہو یوں جانو یہ جی نہیں چاہے تم سے محبت کرنے لگی ہے۔ کچھ میں اب
 کسی عور کو کہہ کے عکراں میں جیسی جیسی کے پاس بھیج سکتا ہے تاکہ
 سے اس کی بیٹی جیسی طلب کرے۔ اس پر قنص بن کلاب بڑے غصے سے
 طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ میرے بزرگ یہ تو ہے یہی بات کہہ دی۔ یہ تو بہت ہی بات ہے۔
 میں اس شام سے کیا ہوں ان سڑیموں میں بھی ہوں۔ اس میرا ایک
 وہ لہجہ ہے۔ یہی میرا پیغام لیا کہ کے عکراں میں جیسی کے پاس
 پر وہ بڑھا ہوا لور کہنے لگا۔

دیکھ اس کلاب تو اس کی فکر ہے کہ۔ اگر تیری رشتہ مدد ہو تو میں ہی
 آؤں گا۔ تیرے اندھے بھائی زہرہ کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا لور بھڑکھڑا
 کے عکراں میں جیسی کے پاس سے اس کی بیٹی جیسی کو طلب کرے گا اس پر قنص

بزرگ تم کہیں بات کرتے ہو۔ غلیل بن جیسی جانتی ہیں ہے تو وہ پھر کہے
 اپنی بیٹی جیسی کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دینے پر رضامند ہو جائے گا۔ اس پر بوڑھا
 قنص لور اس سے کہنے لگا۔

یوں اس کلاب یہ کام تصدای نہیں ہے۔ یہ کام جیسی کا ہے تصدای میں سوائے پر رشتہ
 ہونا ہے۔ اگر تو اپنی رشتہ مندی ظاہر کرے کہ تو جیسی کو اپنی زندگی کا رشتہ منانے
 کے لئے تو یہ سارا کام جیسی خود ہی کر لے گی وہ اپنے باپ سے اس مسئلے میں اپنی
 یہ خود کشاوتی کی لور میں جیسی کہ کے عکراں میں جیسی ہے۔ اور رشتہ کسی
 صورت اپنی بیٹی کی بات نہیں مانے گا۔ اس بوڑھے نے یہ گفتگو سے کے بعد قنص بن

قنص بن کلاب کو بچا رہا۔ پھر وہ پہلے کن لور اس میں بولا اور کہنے لگا۔
 ایک یہ بے بزرگی پہلے مجھے جیسی سے ملے۔ اس سے گفتگو کرنے کے بعد پھر میں اپنا
 کہ اس پر بوڑھا جیسی قدر خوشی اور امیدیں کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ یہ
 نصیب کہ۔ حق سے تم جیسی سے ملو۔ اس پر قنص بن کلاب پھر بڑی تیزی سے اپنے
 کی طرف بڑھا تھا جس کے پاس جیسی کھڑی تھی۔ اپنے گھوڑے کے پاس قنص بن
 کلاب کا اس سے دیکھا وہ لڑکی جس کا نام اسے ہی بتایا تھا وہ گلوں کے روپ
 کے عکراں میں جیسی پھیل گئیوں کے غم کی حالت جیسی شہاب، غلیظ چاندنی کی
 کلاب۔ ٹکڑیوں کی سی جیسی لور گفتگو لور حسین گودگی لور رشتہ کے بھڑکے
 اس میں پر کشش تھی۔ اس کے گلابی رشتہ اس کے سرخ مازوں کی شرمیں
 اس میں لگھوں میں جیسی کی جھلک اس کی لٹیلی۔ ہمیں گفتگو ہوا اسے ایک کوندے
 کے لفظوں میں کہتے ہوئے تھے۔

جیسی بن کلاب قنص بن کلاب سے بطور لور اس کے رشتہ ماں پھر اس نے اس کی
 اس میں آگے والے ہوئے پوچھا اسے دست غلیل کیا تو نے مجھے اس بوڑھے کے
 ہاتھ اس پر وہ لڑکی ہوں لور کہنے لگی ہیں میں نے ہی جیسی بلایا ہے۔ اس پر قنص بن
 کلاب سے پھر بولتے ہوئے پوچھا تو تم کیا کہنا چاہتی ہو۔ جیسی بولی لور کہنے لگی کیا اس بوڑھے
 میرے حوالے سے جیسی بچہ نہیں کہہ۔ قنص بن کلاب نے صاف اور پت پت لہجہ
 مان کر کہتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

یہ دست غلیل اس بوڑھے نے تو مجھے یہ بتا ہے کہ تم مجھے پند کرتی ہو اس پر جیسی
 دلی اور تصدای میں معاملے میں کیا رد عمل ہے۔ قنص بن کلاب لور اسے لگا
 دست غلیل تم جیسی لڑکی کا کسی سے محبت کرنا ایک نعمت لور سعادت سے کم نہیں ہے

اور ایک خوبصورت ورنو مندرجہ ذیل ہے اس کے مقابلے میں جی بھی امتیاز کی
کوشش اور دراز قد ہے فضا میں بی کی حیثیت سے یہ دونوں خوب نہیں
آپ ہم بھی کہ کی طرف کوچ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ان دونوں کے حالات
میں کیا فرق ہے۔ کیرش نے ہوائ کی اس تجربہ سے اتفاق کیا پھر وہ دونوں میں
میں مکات کے میدانوں سے نکل کر کہ شری طرف جا رہے تھے۔

ی کے لئے جب قس بن کلاب کا پیغام کہ کے حکمران علیل کے پاس پہنچا تو علیل
کلاب کے اندر جوہر تیار اور شہادت کے اوصاف پہنچے ہی دیکھ چکا تھا کہ اس
میں کو شرف نبوت سے نوازا اس طرح قس بن کلاب اور جی بنت علیل رشتہ
میں منسلک ہو گئے۔

ی شری کے بعد قس بن کلاب کہ کے خدان علیل کا منظور نظر بن گیا ہے
میں سے علیل قس بن کلاب کو اپنا حاشیہ بنانے سے متعلق بھی سوچنے لگا تھا۔
میں نے لیا وجہ سے کہہ کی چاہیاں بھی بھی علیل جی اور قس بن کلاب کے
درمیان چنانچہ وہ دونوں میں بیوی کہہ کا دروازہ کھول کر زیارت کرتے۔ جس بیماری
شہرہ آفاق ہے کہ تو اس نے کہہ کی ولایت قس بن کلاب کی کے سپرد کر دی یہ
کہہ مانتا ہے کہ علیل کی وفات کے بعد اس کے بیٹے ابو شہام سے قس بن کلاب نے
وہ شہاد کے عوض کہہ کی قوت خرید لی تھی۔

جب قس بن کلاب کی ولادت شرافت منور اور مسلم مانی جانے لگی اور مال و دولت
میں کے پاس خردائی ہو گئی تو قس کے دل میں کہہ مطلق کی حکومت کا شوق
پیدا ہوتا ہے کہ اس کا خیال تھا کہ کے موجود حکمران بنی قریظہ کی نسبت کہہ کی حکومت
میں قریظہ کا رواج حق بتا ہے کہ وہ ان علاقوں کی حکمرانی اور کہہ کی ولایت کے
میں یہ مقام حاصل کرنے کے لئے قس بن کلاب نے قبیلہ بنی کلاب اور ارض شام
میں اپنے باپ کے قبیلہ قضاہ سے مدد طلب کی۔

بنی کے قبیلہ بنی کلاب نے فوراً اپنے مسخ ہواں قس بن کلاب کی سرکردگی میں
میں چند ہی عرصہ بعد قس بن کلاب اہل رابع بن ربیع بھی اپنے قبیلہ کا
میں پاس آتی کیا کہ قس بن کلاب کو یہ طاقت اور قوت حاصل ہو گئی تو
میں اس نے کہہ کا قبیلہ صوفہ کے خلاف حرکت میں آنے کا ارادہ کیا۔

میں صوفہ کے دور میں وہ کے بنی قوم کو ان کے اہل رابع سے روکا تھا۔

اور پھر تم جیسی لڑکی کی پسندیدگی کا جواب نہ دیا بھی کفرانِ نعمت ہے۔ فلا میں
دل کے ساتھ یہ کہہ سکا ہوں کہ اگر تم مجھے پسند کرتی ہو تو میں بھی تم سے
ابتدا کرتا ہوں اس پر جی کے چہرے پر کمری مسکراہٹ نمودار ہوئی اور ۲۰۰
میں میں ڈوبی اور شیرینی اور رس بھری ہوئی تازا میں کہے گئی۔

اسے ابن کلاب اگر تم مجھے اپنی رمدی کا ساتھی چنا پسند کریں چکے ہو
بنت علیل کہہ کر کہیں پکارتے ہو۔ اس پر قس بن کلاب بول اور کہنے لگا۔
مجھے پسند کرنے کی ابتدا کر چلی ہے تو پھر مجھے ابن کلاب کہہ کر کہیں پکارتے ہو
میں نے ایک نقدہ لگایا اور کہے گئی ہیں تو پھر معاملہ یہ طے ہوا کہ تاج سے
میں تمہیں قس کہہ کر پکاروں گی۔

تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر جی بولی اور پوچھنے لگی کہ اس بوزم
تم سے کہہ کیا جواب میں قس بول اور کہنے لگا بوزم نے مجھے کہا تھا کہ
عزیز کہہ کے ماتم علیل کے پاس بھیج کر اس کی بیوی جی کا رشتہ طلب کرنا
جی کیا مجھے ایسا کرنا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو تمہارا باپ جو کہہ کا حکمران ہے
طلب کو ٹھکرا دے۔ اس پر جی فوراً بولی میں ایسا ہرگز نہیں ہو سکا میں
کے درمیان اپنے باپ کے کل میں یہ بات ڈال دوں گی تم کسی بھی وقت اپنے
بھیج سکتے ہو اور جی تمہارا بیوی عزیز تمہارے لئے مجھے طلب کرے گا تو میں
دلائی ہوں میرا باپ انکار نہیں کرے گا۔ اب میں جاتی ہوں میرے ساتھ کی
ہوئی ہے چینی سے انتظار کر رہی ہوں گی اس کے بعد جی اپنے گھوڑے پر سوار
گئی تھی۔ جبکہ قس بن کلاب بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر کہہ شہر کا رخ کرتے۔



ہوائ اور کیرش بھی قریب ہی کھڑے ہو کر یہ ساری گفتگو سن رہے تھے
کہہ کی طرف روانہ ہو گئے تب کیرش ہوائ کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

ہوائ میرے حبیب تمہارے خیال میں یہ بھڑکی نہیں رہے گی۔ اس پر
کہے لگا۔ دیکھ کیرش میرا ارادہ ہے کہ اس شہر میں رہتے ہوئے یہ قس بن
کلابیاں حاصل کرے گا کہہ کا علیل کی جی جی کا اسے پسند کرنا اور
انہار کا اس قس بن کلاب کے لئے ساری کامیابیوں اور کامیابی کے
وہ گا پھر تو میں نے اس کی بھڑکی جی خوب رہے گی۔ جہاں قس

مستحق ہے اور جس قدر لوگ قصی اور اس کے لشکر میں کے ہاتھوں قتل
 ۱۔ انہوں نے اس کے اسے نہیں ہے اور۔ ہی اس سے کوئی باز نہیں کی جائے
 ۲۔ دی ہی خواہ اور اس کے حاجی تھیں ہو کر کے ہاتھوں قتل ہوئے ہیں اس کا
 ۳۔ اسے واجب الادا ہو گا۔ اس لیے کے بعد کہ کی حکومت قصی کے سپرد کر
 ۴۔ اس طرح قبیہ خزاعہ سے کہ کی حکومت قریش میں منتقل ہو گئی تھی۔



سرائے کے کمرے میں اکیلی منہی حسی حب کہ یونانہ کہیں باہر گیا ہوا تھا
 ۱۔ یونانہ بھی اس کمرے میں داخل ہوا اور کیرش و خطاب کر کے کہنے لگا دیکھ
 ۲۔ اس سے کہا ہوا رہا ہوں۔ اس پر کیرش بولی اور بڑے خشن اور جرات سے
 ۳۔ خطاب دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

نچے میں مبارکباد دے رہے ہیں۔ اس پر یونانہ بے پناہ وحشی کا اظہار کرتے
 ۱۔ کیا یہ کیرش۔ سو خواہ اور ہو کر کے مقابلے میں قصی بن خطاب اور اس کے
 ۲۔ اس وجہ کو بہتر فتح نصیب ہوئی ہے۔ اس فتح کے نتیجے میں اب کہ کی حکمرانی
 ۳۔ قریش میں منتقل ہو گئی ہے اور اب قصی بن خطاب کہ کا حکمران ہو گیا ہے۔
 ۴۔ اس انکشت۔ کیرش کے یہاں پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی اور وہ بھی جواب میں
 ۵۔ قصی کی اس کامیابی پر میں بھی آپ کو مبارکباد دیتی ہوں کیا ایسا نہ کریں کہ ہم
 ۶۔ یہاں نہیں اور اس فتح مندی اور حکمرانی میں قصی بن خطاب کو مبارکباد دیں۔
 ۷۔ اس کی اس تجویز سے اظہار یا پھر وہ دونوں یہاں بیوی سرائے سے نکل گئے



عطاس نے محل میں ملکہ اور اہلکار دونوں یہاں بیوی محل کے وسطی کمرے میں
 ۱۔ تھے کہ اہلکار ان کے ساتھ عطاس نمودار ہوا۔ عطاس کو دیکھتے ہی ملکہ اور
 ۲۔ اپنی جگہ پہ اٹھ کھڑے ہوئے اشارے سے عطاس نے ان دونوں کو پیٹنے کے
 ۳۔ وہ دونوں اپنی شست پر بیٹھ گئے تب عطاس بھی ان کے ساتھ ایک نشست
 ۴۔ ان دونوں کو خطاب کر کے کہنے لگا۔

۵۔ یہاں سے دونوں عریض۔ میں تمہارے نے ایک خوشخبری رکھا ہوں اس پر اہلکار نے

ابتداء اس طرح ہوئی کہ قبیہ صوف کے ایک شخص غوث کی والدہ کے ہاں اور
 ۱۔ تھی اس نے اللہ تعالیٰ کے نام نذر مال کر اگر اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو
 ۲۔ خدمت کے لئے وقف کر دے گی۔

جب خداوند نے اسے لڑکا عنایت فرمایا تو اس کا نام غوث رکھا گیا۔
 ۱۔ کی اور غوث اپنے ماموں کے ساتھ مل کر بیت اللہ کی خدمت پر حاضر ہوا۔
 ۲۔ کے لئے سب سے پہلے قبیہ صوف ہی گیا کرتا تھا جب اس قبیلے کے لوگ رہی
 ۳۔ جاتے تب دوسرے لوگوں کو رہی کرنے کی اجازت دی جاتی تھی۔

اب قصی نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اب یہ خدمت وہ خود ہی انجام دے گا
 ۱۔ اپنے لڑا لشکر کے ساتھ منی میں جرات کے پاس پہنچ گیا۔ جب قبیہ صوف
 ۲۔ کے مطابق وہاں آئے تو قصی نے دعوت کی اور کہا کہ ان خدمات کے اظہار
 ۳۔ تمام ہی نسبت لڑا ہوا تھا۔

فریقین کے درمیان سنی کے مقام پر ہولناک جنگ ہوئی طرفین سے
 ۱۔ مارے گئے اس جنگ میں ہی صوف کو بڑی ہر شکست ہوئی۔ قصی بن خطاب
 ۲۔ نصیب ہوئی۔

اس جنگ میں قصی بن خطاب کے بھائی راج بن وہب نے بہتر حد
 ۱۔ قبیہ صوف کو شکست ہوئی اور دشمن کا زور ٹوٹ گیا تب راج بن وہب
 ۲۔ نے قصی سے درخواست کی کہ لوگوں کو اب رہی کے لئے جانے کی اجازت دیں
 ۳۔ اپنے بھائی راج بن وہب کے کہنے پر قصی نے لوگوں کو رہی کی اجازت دیں کہ
 ۴۔ قصی کی اس کامیابی اور فتح پر کہ اور ان سرزمینوں کا حکمران قبیہ

انہیں فکر دامن گیر ہوئی کہ کیس کہ کی حکومت ان سے جہنم نہ نہ جانے
 ۱۔ نے قصی بن خطاب سے جنگ کرنے کا عزم کر لیا۔ چنانچہ کہ کے نواح میں
 ۲۔ اور بنی خزاعہ کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی اس جنگ میں بھی قصی بن
 ۳۔ راج بن وہب اس کے ساتھ تھا۔ قصی بن خطاب کی خوش قسمتی کہ میں ان
 ۴۔ جنگ زوروں پر تھی تو جو خواہ سے صبح کا پیغام بھگوا۔ دراصل سو خواہ
 ۵۔ کہ اگر جنگ تھوڑی دیر مزید جاری رہی تو قصی بن خطاب کے مقابلے میں
 ۶۔ شکست ہو گی لہذا انہوں نے صبح کی درخواست دی آخر ایک شخص
 ۷۔ اور ثالث مقرر کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ اس کا فیصلہ فریقین کو قبول کرنا ہو گا۔

۸۔ سحر بن حلف نے فیصلہ دیا کہ قصی بن خطاب کہ کی حکومت اور

چمک کر پچھا آقا کیس خوشخبری آپ لے کر آئے ہیں۔ اس پر عطاس گہری
 کیسے لگا۔ تم دونوں کے لئے خوشخبری یہ ہے کہ یوسف اور کیرش دونوں میاں پر
 دلع ہو چکے ہیں۔ کئی ماہ گزر چکے ہیں وہ اپنی قبرستان کی رہائش گاہ میں سکس دیکھے
 کے یکے دوسروں کا کہتا ہے کہ عطاس کے محل میں رہنے والے بدو تو اس سے
 ہیں میں سمجھتا ہوں ان کا یہاں سے چلا جانا ہمارے لئے بڑا سہو مند اور مصدقہ
 اس پر سلوک بولا اور کہنے لگا

آقا اگر یوسف اور کیرش واقعی یہاں سے بیش کے لئے جا چکے ہیں تو میں
 یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ ویسے آقا اس سے حلق میں ایک بات ضرور کہوں گا
 ہمیں کسی ایسے بدتریں کسی ایسے خوشخوار اور درندہ مفت دشمن سے پناہ
 دونوں میاں بیوی یہاں ہمارے مہاجرے میں جم جاتے تو مجھے حدت لاحق ہوتا
 ایک روز وہ ہم دونوں کو اپنے ماتے مطلوب کر لیں گے۔ اس پر عطاس بولا
 دیکھ سلوک تمہارے گھڑاڑے کسی حد تک درست ہیں۔ اس نے ہم
 بیوی کے پاس بے شمار قوتیں تھیں۔ اگر کوئی عہد آدمی ہمارے مقابلے میں
 میں اسے پانی کی طرح کھنکھ کر رکھ دیتا لیکن میں نے اس کو لگا کر اس کو
 پاس بے شمار سری قوتیں ہیں جن کو استعمال کرتے ہوئے اسوں نے ہم
 مطلوب ہی کرنے کی کوشش کی اور اس میں اسیں اکثر پیش قدمی حاصل
 لوگ اب خوش اور مطمئن رہو کہ وہ دونوں یہاں بیوی یہاں سے جا چکے
 ہی عطاس اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور وہاں سے غائب ہو گیا تو



کہ کا عسکران نے کے بعد کہ کی تھنی معاشرتی اور معاشی اور سیاسی
 بن کلاب نے ایسے عقیم و فتنی کارنامے انجام دیئے جن کی یادگار عرصہ دور
 قوم کو ترقی کی جس شہر کو پھر کسی بن کلاب نے گھڑوں لیا وہ بدترین اپنا
 مکتی۔ اس نے اپنی مکتی کے دوران چند بہترین علم سر انجام دیئے
 پہلا کام شہر الحرام کی رسم کی ابتدا کرنا تھا۔ اس رسم کے تحت
 میں پر یہاں یا جاتا ہوتے ہیں کسی سے مزائد میں پر غ روش
 تاکہ عرفات سے آنے والے طائفہ واد کے اندھیرے میں رہتے
 ہو۔ وہ اپنی سالانہ حاجی حاکم کہتے ہیں کہ ایک سال کا یہ

کی منہ حب و سلم کے علاوہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور عمارؓ اور سیدنا حمزہؓ کے دور
 ہماری دہلی رہا۔

ن کلاب کا دوسرا سب سے بڑا کام یہ تھا کہ اس نے کعبہ کے قریب ہی ایک پیش
 در ایٹیں محل قلعہ کر لیا جس کا دروازہ کعبہ کی طرف کھلتا تھا اس محل کا نام دارا
 یہ قریب جب کسی خاص اور اہم کام کا مشورہ کرنا چاہتے تو سب اسی محل میں
 مشورہ کیا کرتے تھے۔ یہ قریب کا شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں
 دی کا سنی مجمع قوم ہے۔ قوم سے اتباع کی جگہ کو اراہۃ جمع لکھو یا دارالہدایہ

۔ جس سے حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ مثلی تیار ہوں کے
 حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں
 حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں
 حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں

حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں
 حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں
 حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں

حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں
 حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں
 حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں

حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں
 حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں
 حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں

حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں
 حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں
 حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارالہدایہ کہتے تھے۔ یہاں

وقت تک جاری رکھو جب تک وہ کہہ کر سے رخصت نہیں ہو جاتے۔
 قریش نے اپنے سردار قصی بن کلاب کے اس حکم پر غصہ میں سے
 رضاد و رعبت اپنے مل سے حصہ نکال کر قصی کے سپرد کر دیتے جس سے
 رقم جمع ہو جاتی پھر اس مل سے حج کے دنوں میں کہ سفر اور منی
 کھانے کا انتظام کیا جاتا

اس کے علاوہ حجاج کے لئے پانی کی سہولت بھی پہنچائی جاتی مگر
 حوض بنا کر اس میں پانی جمع کر دیا جاتا تھا جس سے ملتی میراب ہوتے تھے
 قوم میں مسلسل جاری رہا یہاں تک کہ آفتاب اسلام طلوع ہوا اور اس
 زیادہ تقویت پہنچائی گئی۔

جب قصی بن کلاب بیت اللہ کی تولد اور کہہ کر کی حکومت
 ہو گیا تو اس نے اپنی قوم کو تمام اطراف سے بلا کر کہہ میں آپ کیا
 تھوڑے فاصلے پر چاروں طرف اس نے قریش کے مکانات بنائے
 درمیان فاصلے کا نام اس نے عروش رکھا جسے اب حرم یا محفل کہتے
 مکانات کے دور اسے بیت اللہ کی طرف رکھوائے اور ہر دو دروازے
 کیا تاکہ حرم میں آنے کی آسانی ہو ہر صعب اور خدمت لال کہ
 نے اپنی قوم قریش سے لوگوں کو وہیں اس کا خیال تھا کہ ہر خدمت لال
 ہیں وہ دین کا جریں گی ہیں انھیں تبدیل کرنا چاہتے اور مانو ہے۔

قصی بن کلاب پہلے شخص تھا جسے حکومت نصیب ہوئی اور اس
 اطاعت کی اور کعب کی تمام خدمات مثلاً "تقلید" "حاجہ" "رطل" "نذر" اور
 انہیں اس نے خود کہہ کر سفر کے ہادی حصہ میں اہمیت اختیار کی

قصی بن کلاب نے حجاج کی خدمت اور وسیع کاری کے پیش
 دست زیادہ جدت پیدا کی حجاج کے لئے نہایت موٹھوار قسم کے پتھر
 پانی میں سمجھ اور انگوٹھ لگا کر در و دروازے خوش و آفتاب بنائے

کہ دلوں کے لئے وہ بے حد پیویدہ مشروب تھا اس طرح رہا
 جب تک صلی کہہ کر میں رہے اس کو مقدور ہر شکست ہو
 جاتا یہ طریقہ خلفائے راشدین کے دور تک جاری رہا اور اس
 سلاطین اور اقتدار آج اس سے اس نیک دستور کو قائم رکھا
 تجارت اور تاریکیوں کا قدیم اور باہرست پیش جیلا

ت کو منظم کیا قصی کے حکم سے موسم سرما میں جس سے تجارت کی جاتی
 ملک شہر سے تجارت کا سلسلہ بڑھایا جاتا قریش کے یوہاری اشیاء و کتب
 تھے اگرچہ عرب میں ہونے والے اور بدلتی کا عام دورہ تھا مگر قریش کے دروازے
 نہ کیا کرتے تھے۔

اس واقعہ کہ کہہ کر قابض بیت اللہ ہے اور کہہ کر کی عظمت اللہ عرب کے
 ہونے لگی اس لئے وہ قریش کو حیران لہ یعنی اللہ کے پاس ہی سمجھتے تھے اور
 حکم کرتے تھے ای بنا پر اس نے مکوں کو رامین کا مدرسہ میں تھا۔

اس واقعہ کہ کہہ کر سے بیت اللہ کے بیت میں مکہ کو لے کر آیا جاتا اسی میں
 نے اس واقعہ اسی وجہ سے رکھا گیا کہ اس میں قریش کے سارے تجارتی
 میں عمل ہو کر آرام سے بیٹھ جاتے تھے

اس موسم لخت سے کہہ کر قریش کے قافلے دو تیس ہزار لوگوں پر مشتمل ہو
 سہا چاند "چرا" لگی اور دوسرا سبب تجارت ہوتا تھا جن کے ساتھ وہ
 رہا کرتے تھے

اس کے چار بیٹے تھے عبداللہ اور عبدالعزیز عبداللہ اور عبد۔ یہ قصی کا
 تین تین تھے بعد اس کے بیٹے عبداللہ کو اس کا تیسرا مندر یا گیا
 اس سے غصہ میں آئے۔ قصی نے قوم کی بیویوں کا طرہ و تحت خیر کرنا
 کیا انھیں اس کے بیٹے عبداللہ کے پاس لے کر آئے اور بھی اس رعیت
 واسطے پہنچا اور اس نے بھی قصی بن کلاب کے وہ نہیں کہہ کر
 اس واقعہ قصی بن کلاب کے فوت ہونے پر وہ طرہ سے روزے جاری کی



اس نے طوحت سمجھنے کی داخل اور کی طرف حاص قبہ دی
 اور تھا اس نے ملک بن بدیع کو دور کرنے اور بکریوں کو
 کے لئے بیت اللہ کے اطراف میں وسیع کیا

اس کے عقائد کی ہر آئین کے لئے ملک تھے اس سے اس کا صفایا
 ہر جہ استہل یہ نو شیرداں کی سخت گیری اور مذہب سے ملک کے
 دلوں قائم ہو گیا اور تمام لادور معصوموں کے مطابق چلے گا

کے گل کچن میں لکل کر کوکل اور اس کے ذریعوں کے خلاف تدارکی ہائے
بہت کبھی کسی سے آوازیں سنیں کے خلاف بھی اٹھنے لگی تھیں

بہت لوگوں نے یہ مطالبہ کیا کہ سینٹ خارج کے گھر سے پر جو پہرہ لگاتے
ہیں چاہئیں۔ جب یہ مطالبہ پرانہ ہوا تو انھوں نے مزاحم سپاہیوں پر مے
اور دھرم رکھوں میں لگ لگا دی۔ پھر بہت سے لوگ تادیب کے آگوش
میں گئے۔ سوں سے ملتی ہوئی گھاس پاس سے بھری ہوئی گاڑیاں محل کے باغی
چلیں۔

پھر ہوائے محل کے قلعے دور دور تک پہنچا رہا تھا۔ اس مقام سے
بہت سے پتے گرے یہ صوفیہ میں جا کر رات بھر میں یہ گرجا محل کر

اور نہ جہنم نے قلم دیو کہ پھاڑ دم کے میدان میں گھڑاؤں اور دوسری
میں لکھتا تھا کہ اس طرف لوگ مٹیں ہو جائیں گے ایسی لوگوں
نے بھانے پھر یہ مطالبہ شروع کر دیا کہ اس وادیوں اور طرف دیا جائے
تھیں۔

میں کتبہ محل سے اٹھ کر مزار نمازیں سے مشورہ کیا یہ مشورہ شکی
اور اس وقت پر اسے خلاف دیکھ کر مختلف کئے کشتیوں میں سوار
میں اس کی طرف متوجہ رہے تھے اس وقت اسے احساس ہوا کہ واقعی
میں تڑپ رہا ہوں یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سنیں نے جج حوالوں نے
اور طرف دیا جائے اسے مذہب کے حد سننے کے یہ رائے
بہت دوروں میں اس سے یہ طرف روڑوں کے لئے لوگوں کو نکالتے

میل سے حد سواروں کوئی اور فوجی ملا رہا تھا کرتے کے سے
میں اور طرف دیا جائے اسی وقت سنیں کے آواز چوہا میں
اور تھا اس ملنے میں لایوں سے لب دیروں اور کو تال کے
حالات میں لکھتا تھا کہ سنیں کو ہٹا کر کسی اور کو روموں کا مسئلہ بنایا

بہت سے لوگوں سے کام کر رہا تھا اسے ابھی تک یہ امید تھی کہ خفی
دیا جائے کہ جب اسے یہ خبر ہوئی کہ لوگ اس کی جگہ کسی اور کو

اپنے داخلی امور درست کر کے بعد نوٹیر دھن حرکت میں آیا اور حوالہ
طرف توجہ دیتے ہوئے دو روموں کی طرف مائل ہوا تھا اور روموں کے شیشے
اس سے صلی پٹیاں کھلیں۔

روموں کے شیشے سنیں نے اپنی شیشہ نوٹیر دھن کی اس پیش کش و
میا اس لئے کہ سنیں کے خلاف بھی افریقہ اور اٹلی میں حکومتیں رونے ہو رہی
سب سے پہلے سنیں اس حکومتوں کو فرد کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ بھی مشقی
چیمبراء حالات مصداق لکھتا تھا پتا چہ دوں حکومتوں کے مابین 1922ء میں
کیا اور شرط مندرجہ ذیل تھیں

اول یہ کہ حکومت تھیں۔ اس کو سول سو چار سو ساڑھے نو قلعہ دار
کے دوسرے قلعوں کی حفاظت کے لئے دیا کرے گی
دوسری شرط یہ تھی کہ وہ مین سلطنت لپٹا صوبہ مقام میں اس کے
قلعہ دار بدستہ روموں کے قلعے میں رہے گا

تیسری شرط یہ تھی کہ ایسا نہ ہو کہ اس میں دوسرے قلعوں
کے تھے اس سے متبرکہ ہو جائیں گے۔

چوتھی شرط یہ تھی کہ روموں اور اٹلی کے درمیان کے لئے لکھنوں
اس دوروں میں شیشہ سنیں کے خلاف طرح کی حکومتیں
تھیں۔ پہلی سم کی حکومتیں تھیں روموں میں ہوا ہوئی تھیں
ہندوئیں افریقہ کی اور دوسرے علاقوں میں ان میں تھیں سب
کی حکومت کی حد متوجہ ہوا۔

مندیہ میں حکومت اٹلی نے یہ بھی کہ سنیں کے بچہ
کو تال احتیاطی طور پر انصاف تھے اور تال اپنی مرضی سے اس
موت کی اور دیا تھا اس میں وہ اس سے سخت ملاں تھے کہ
اس کو تال سے باہر دیا کہ اس سے سینٹ جان سے کرے رہے۔
فائدہ تھا اس سے نہ رہا

اس صورت حال میں لوگ شیشہ اس کے درپوں اور و تال
اور لوگوں نے اس حد پہ کو در کرے اور لوگوں کے ملے ہوئے
سنیں نے ایک یہ کام کیا کہ قلعہ کے کھلی کے میدان پہنچا
اور گھڑ دوڑ کا انتظام کر دیا لیکن اس سے دو لوگوں کے دلوں کو سنا

کی ہر وہ محل کی طرف چلا گیا جس کی غیر موجودگی میں لوگوں نے سابق قیصر روم سے ایک عجیبے پائیس کو اپنا شیشہ منسوب کر لیا۔ یہ صورت حال انتہائی بڑک چکی تھی۔ اس کے علاوہ اور مشیروں نے مشورہ دیا کہ شیشے کو تسلیم نہ کرنا چاہیے۔ اس پر سرخ پر جیشی کے علاوہ اور اس کے مشیر اس کو یہ کہہ رہے تھے اس وقت شیشے کی جگہ تھیلورا بھی دہلی موجود تھی اور وہ ساری سالہ مور اور انعام سے من رہی تھی۔ جب یہ فیصلہ ہو چکا کہ شیشے اور اس کی طرف سے نکل کر کسی اور چنے مانا جائیے تب مل اپنی جگہ سے اٹھی اور وہ مشیروں اور وزیروں کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

میں نے اس وقت تسلیم نہ کرنا چاہیے۔ یہ صورت حال انتہائی بڑک چکی تھی۔ اس کے علاوہ اور مشیروں نے مشورہ دیا کہ شیشے کو تسلیم نہ کرنا چاہیے۔ اس پر سرخ پر جیشی کے علاوہ اور اس کے مشیر اس کو یہ کہہ رہے تھے اس وقت شیشے کی جگہ تھیلورا بھی دہلی موجود تھی اور وہ ساری سالہ مور اور انعام سے من رہی تھی۔ جب یہ فیصلہ ہو چکا کہ شیشے اور اس کی طرف سے نکل کر کسی اور چنے مانا جائیے تب مل اپنی جگہ سے اٹھی اور وہ مشیروں اور وزیروں کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

میں نے اس وقت تسلیم نہ کرنا چاہیے۔ یہ صورت حال انتہائی بڑک چکی تھی۔ اس کے علاوہ اور مشیروں نے مشورہ دیا کہ شیشے کو تسلیم نہ کرنا چاہیے۔ اس پر سرخ پر جیشی کے علاوہ اور اس کے مشیر اس کو یہ کہہ رہے تھے اس وقت شیشے کی جگہ تھیلورا بھی دہلی موجود تھی اور وہ ساری سالہ مور اور انعام سے من رہی تھی۔ جب یہ فیصلہ ہو چکا کہ شیشے اور اس کی طرف سے نکل کر کسی اور چنے مانا جائیے تب مل اپنی جگہ سے اٹھی اور وہ مشیروں اور وزیروں کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

میں نے اس وقت تسلیم نہ کرنا چاہیے۔ یہ صورت حال انتہائی بڑک چکی تھی۔ اس کے علاوہ اور مشیروں نے مشورہ دیا کہ شیشے کو تسلیم نہ کرنا چاہیے۔ اس پر سرخ پر جیشی کے علاوہ اور اس کے مشیر اس کو یہ کہہ رہے تھے اس وقت شیشے کی جگہ تھیلورا بھی دہلی موجود تھی اور وہ ساری سالہ مور اور انعام سے من رہی تھی۔ جب یہ فیصلہ ہو چکا کہ شیشے اور اس کی طرف سے نکل کر کسی اور چنے مانا جائیے تب مل اپنی جگہ سے اٹھی اور وہ مشیروں اور وزیروں کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

رومنوں کا شیشہ جیسے کا ارادہ کر چکے ہیں تو وہ گھر سے ہوا اس موقع پر ان مشیروں سے مشورہ کیا اور مشیروں نے یہ صلاح دی کہ پہلے ہی مرتے میں حالات کی تو اس کے خلاف فوج کو استعمال کر کے اس دلی کام کر لیا جائے۔ موقع پر کئی ہی جا میں ضائع ہو جائیں پر اس تو ہو جائے۔ سر مل اسی روز محل کی حفاظت کے لئے اپنے دو جریوں کو مقرر کیا۔ ایک نیلی ساریوں کو ان دونوں نے اپنے اپنے نظروں کے ساتھ شیشے محل کی حفاظت کی دوسرا ان کے گناہ میں روز تک شیشے کی جگہ اور دوسرے کو انہیں شیشے کو رہے۔ آخر تک آ کر شیشے نے اپنے جریوں کی ساریوں کو صدمہ دیا کہ ہٹا دیا جائے۔ نیلی ساریوں اپنے وہاں نظر کے ساتھ باہر نکلا اس وقت ہوتا تھا کہ شہر میں جنگ چھڑ گئی ہو۔ کہ جب شیشے نے شروع ہو گئی تھی لوگوں نے مل دیا تھا۔ شیشے پر ہے۔ اس پر بھی مدد کرنا ہو گئے تھے۔ اپنی شیشے اور خاص بت فکر جوش کی محل میں باہر نکلا۔ انہیں شیشے کو ہونے عوام تھیلورا کے محل کے اندر شیشے میں دلی کام ہو چکے تھے۔

شیشے نے اس وقت شیشے کی جگہ اور دوسرے کو انہیں شیشے کو رہے۔ آخر تک آ کر شیشے نے اپنے جریوں کی ساریوں کو صدمہ دیا کہ ہٹا دیا جائے۔ نیلی ساریوں اپنے وہاں نظر کے ساتھ باہر نکلا اس وقت ہوتا تھا کہ شہر میں جنگ چھڑ گئی ہو۔ کہ جب شیشے نے شروع ہو گئی تھی لوگوں نے مل دیا تھا۔ شیشے پر ہے۔ اس پر بھی مدد کرنا ہو گئے تھے۔ اپنی شیشے اور خاص بت فکر جوش کی محل میں باہر نکلا۔ انہیں شیشے کو ہونے عوام تھیلورا کے محل کے اندر شیشے میں دلی کام ہو چکے تھے۔

شیشے نے اس وقت شیشے کی جگہ اور دوسرے کو انہیں شیشے کو رہے۔ آخر تک آ کر شیشے نے اپنے جریوں کی ساریوں کو صدمہ دیا کہ ہٹا دیا جائے۔ نیلی ساریوں اپنے وہاں نظر کے ساتھ باہر نکلا اس وقت ہوتا تھا کہ شہر میں جنگ چھڑ گئی ہو۔ کہ جب شیشے نے شروع ہو گئی تھی لوگوں نے مل دیا تھا۔ شیشے پر ہے۔ اس پر بھی مدد کرنا ہو گئے تھے۔ اپنی شیشے اور خاص بت فکر جوش کی محل میں باہر نکلا۔ انہیں شیشے کو ہونے عوام تھیلورا کے محل کے اندر شیشے میں دلی کام ہو چکے تھے۔

۔ اس پاس کی زمینیں خرید کر جگہ کا مناسب انتظام ہو گیا تو زمینیں نے انھیں کو
 با عہد میں مل تھیں، مگر اس باہر اور صلح سمجھ جاتا تھا۔ زمینیں سے اسے حکم دیا
 کہ وہ اپنے اور تنگ سر کی سے اور عادی تنہوں کے باہر اتنی وسیع ہو کہ ہر
 سال صدوں کی طرح اس میں بہت سے لوگ آ سکیں۔ نیز اس کے بہت سی پانٹ
 تھیں۔ چنانچہ کہ یہ اصولی اور رہا گیا ہے جو ہر عالم کے ذیل سلیس کو بھی پھیلے

مردان فقیر کے لئے مسکن ۔ مسکن سے ایک سوڑا پنکھ جو دروں سے ایک
سے ایک ہنر سے ایک حکم یا اس طرح کے سے پر کیا سوید کی تعلیم
پت کی چھپر کا حکم شہور ہو گیا تھا۔

میں اپنے دل جوت و فرو سے کس حد تک صوفیہ کے گربے کی قیہ
دان تھا۔ اسے پہلی جہت کا سامنا کرنا پڑا۔ اہل علم اور سلطنت کے بڑے
مصلحت سے رابطہ اس سے تھیں۔ اس سے تفصیل کے ساتھ سنیہ کو دہلی کے حالات
راہیوں سے سنیں۔ پتہ چلا کہ افریقہ میں وصال ملی میں شریعت کا تھ 'ہسپا یہ
اور پوری صحت بھاگے میں درجہ تھ اسوں نے قس عام کا نام شروع کر دیا
اسوں نے یہ کہہ بھی دیا کہ اکثر فریقوں نے برہمنوں کے ساتھ مل کر جگہ
داروں کو انھیں شروع کر دیا۔

[illegible]

اس کے ساتھ ساتھ اس نے ایک جرار لکھنے میں بھی حصہ لیا ہے۔

۱۔ اپنا تریبل میں ماریوس کی امداد کے لئے ایک خاص منصوبہ بھی تیار کیا۔
۲۔ درالمہب طرفوں سے تشدید پر پہنچے تھے انہیں اس سے اپنے بھری جواز
۳۔ قتل ہی انہیں کر دیا اور ان کے ساتھ ایک جہاز طرفوں کی طرف روانہ کیا۔

ہفتک میں ملک ملک نہیں ہزار آدمی مارے گئے تھے باغیوں نے جس سے
شیشہ بنایا تھا اسے اور اس کے عایوں کو بھی شیشے لے کر قتل کر دیا تھا۔

بلوکت قزو ہو جائے پر انہیں نے عام مصلحت کا اظہار کر دیا اور شرع نے اسے
 کی اور سرلوہ قہر اور بے ظاہری وگوں کی قید لاری پر اپنی ساری توجہ مرکوز
 طرف قہر اور اکتاہٹ اپنے اچھی طرح یاد تھی کہ شہنشاہ کی سلطنت و پجارت کی
 بڑی قربانی ایسے پر آمادہ ہو گئی تھی اب اس نے اپنی شہنازہ وادریں و
 طرح قہر کر کے خاص نے شر کے متعلق ہر قسم کی خدشہ صیا کرتے کا ہوا
 درویشوں اور حواہ سرا کے تک پہنچتے جو پچھتے ملکہ کے ہاں میں
 تاجروں اور مشرق کی سمت سے آنے والے رعب کی باتیں ہر وار ملکہ سے
 پہنچتی رہتی تھیں۔

اس کے علاوہ ملک تھیں اور اس نے ایرانی شہزادے ہرزا کا مکان اور شہزادے
مشتیں نے اسے فریاد کر دیا تھا۔ محل اس نے من رہا یہیں کے خواہ
سر چھپا۔ لی ہوں ملک۔ چنی چنایا اس محل میں بیت رہا یہیں
اپنی اس کارروائی سے کسی شخص میں کٹنی ہو، عریضہ مشہور ہوئی
تعلیق کی چیز کو کے ساتھ ساتھ چھوڑا اور یہ مشتیں نے ہوس میں
سے بڑھ گیا، آصوفیہ عزت بھی نہ مانے کا حکم ہوا، اس سے غم
عزت ایسی ہوئی کہ اس نے کسی میں عورت سے کھلی ہوئی چنایا
خریدنے کا حکم دیا تاکہ آصوفیہ عزت اور خوب وسیع ہو جائے
چھپانے اپنے مکان کی فروخت سے اٹار کر دیا، آصوفیہ کی جہاں
وہیں کا اٹھارہ کیا کہ وہ خود محل کو اس چھپانے کے لئے ہوا
اس رہا یہیں کا اٹھارہ

ابن رخصت میں لی میں آیا صوبہ کے قیام تھی اس سے قبل
انکار کر دیا اسے معلوم ہوا کہ وہ رخصت چاہا وہم میں تھیں تبھی ان کو
درا اس کی سب سے ہی کہہ دی تھی چنانچہ رخصت نے محمد کا کہہ
تھیں در تھہ کے اور کا نظام یا عہد جب وہ رخصت میں اس میں
پہنچی لگا ہی کہ تھیں در تھہ کی اور اس وقت شروع ہوئی ۔
کے لئے اپنی میں فروخت ، اسے اس پر وہ رخصت اس پر تھہ ہو گیا ۔
اور گرو کی سلمی زمین گر جا کے لئے خرید لی تھی۔

میں ایک سو بیس عقب آدمی بیس کے ساحل پر جا پہنچے اور وہاں لوگوں کو
آگاہ کر دیا جو دونوں کے حامی تھے۔

اس طرح تشدد سے جانے والے اس ایک سو بیس مسلح جوانوں نے ایک سو
بھی پھیلادی کہ سارا جیلا کے گورنر نے روسوں کی حکومت پر قبضہ کرنے والے
قائیں کے خلاف بغاوت کر لی ہے۔ سارا جیلا کے لوگوں نے دغلا سے اپنے
تسلیم سے انداز طلب کر لی ہے۔

اس خبروں کے نتیجے میں دغلا جو دوسری افریقہ پر قابض ہو گئے تھے اس
جبری جلاوطنی پر مار پڑیوں کے ساتھ سارا جیلا کی حکومت کو فرو کرنے کے لئے
صرف افواج قومی جانگ سارا جیلا میں کوئی بغاوت نہ اٹھی تھی اور دغلا کا دانی
اس دغلائی کو فرو کرنے میں مصروف ہو گیا جو تشدد سے پہنچنے والے یہ
جوانوں نے بڑا کر دی تھی۔ اس کے علاوہ کچھ مزید لوگ بھی تاجروں کے کسی
سے افریقی شہر قرطاب پہنچ گئے اور وہاں کی مقامی آبادی کو بچے چکے سمجھ کر
کی قومی قوت پہنچنے والی ہے لہذا وہ ہر اسلحہ ہوں اور دغلا کے خلاف
کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔

تسلیم سے دغلائی کے وقت تسلیم نے بے عزتگی میں سارا جیلا میں
سوئپ دیئے تھے اور سارا جیلا کہ تسلیم ہر حکم میر حکم سمجھ جائے گی۔ ساتھ میں
بیلی سارا جیلا کی اور وہاں پر نگاہ رکھنے کے لئے ایک دغلا اور سارا جیلا
سارا جیلا کے ساتھ روانہ کر دیا تاکہ ملاحس اس پر نگاہ رکھے اور بیلی
کر خود سر اور خود مختار ہوئے۔

تسلیم سے روانہ ہونے کے بعد اپنے قریبی علاقے کے ساتھ بیلی
پہنچ گیا اور وہاں کے آتش فشاں پڑاؤ کے سامنے نظر انداز ہوا۔ یہاں
بعد بیلی سارا جیلا میں رہا۔ سب کے مشہور ساحل کی بندرگاہ کنائن
جری ہے۔ ونگر انداز ہونے کا حکم دیا۔ یہاں بھی چند روز اس نے اپنے
کا حکم دیا اس کے بعد وہ افریقہ کی طرف روانہ ہوا۔

خوش قسمتی سے ہوا موافق تھی اور دوسرے ہی دن سمندر کا
بیلی سارا جیلا افریقی ساحل پہ پہنچ گیا۔ افریقی ساحل پر پہنچنے ہی میں
رہات سے اپنے لشکر کے لئے کھوڑے خریدے۔ ساتھ ہی سخت ممانعت
دیا کہ ہم بیک وقت دو دشمنوں سے نہیں لڑ سکتے اگر سوئیا کی

میں کے ساتھ ہو جائیں گے اور ہم لوگوں کے خلاف بدترین سلوک کریں گے۔ افریقہ
ساحل پر پہنچ کر بیلی سارا جیلا کو جب یہ پتا چلا کہ افریقی حکومت پر قبضہ کرنے کے
کار کے سارا جیلا نے تسلیم گرا دی ہیں تو بیلی سارا جیلا برا خوش ہوا اور اس
انداز میں کہ سب سے پہلے قرطاب پر حملہ کیا جائے گا اور شہر قرطاب کے اندر محصور ہو
جائیں گے خلاف نہ ختم ہونے والی جنگ کی وہ ابتدا کر دے گا۔

قرطاب شہر سے اس میل باہری بیلی سارا جیلا اور دغلا لشکر کے درمیان ہونا
ہی۔ اس جنگ میں یقیناً دغلا قابل ہے۔ ہاتھوں بیلی سارا جیلا کو بدترین
خونریزی ہوئی اور قریبی سم کا ساحل ہو جاں لیکن اس موقع پر اس قبائل کے وہ لشکر جو
اس میں شامل ہوئے تھے ان کے لئے رضا دارانہ طور پر بیلی سارا جیلا کے لشکر میں شامل ہو گئے
وہ دغلا کے مقابلے میں دغلا اور بدینیت میں سب قبیلوں پر فوقیت رکھتے
تھے۔ دغلا کے مقابلے میں دغلا جرنیل بیلی سارا جیلا کو شکست ہونے لگی تو دغلا
اس کے مقابلے میں جیت کر کھڑے ہو گئے۔ یہ ایسی بے جگری ایسی خونخواری
تھی کہ دغلا کو انہوں نے پیچھے ہٹا دیا۔

بیلی سارا جیلا نے جب دیکھا کہ بیلیوں کے مقابلے میں دغلا پسا ہوئے ہیں تو اس
شہر میں ہونے سے فائدہ اٹھایا اور پوری طاقت اور قوت سے اس نے پسا ہونے
پر حملہ کر دیا۔ دغلا بھاگ کر قرطاب شہر میں محصور ہونا چاہتے تھے لیکن بیلی
انہیں یہاں نہیں کرنے دیا۔ اس طرف جانے والے راستے اس نے راک
دھماکوں سے اس نے ٹھپ قتل عام کیا اور خود شہر میں داخل ہو کر بیلی سارا جیلا نے
اپنے لشکر کو منظم کرنے کا حکم دیا تاکہ دغلا
بلیوں کے مقابلے میں دغلا کا مقابلہ کیا جائے۔

یہاں کسی دور میں ابن قباصل کی طرح وحشی اور دغاواں تھے لیکن اقلیت تسلیم
ان میں سے گزرنے کے بعد سب یہ افریقہ تک پہنچے تو یہ اپنی پرانی عادات کو
بلیوں پر چکے تھے۔

دغلا اب ہر روز حمام پہنچ کر غسل کے عادی ہو چکے تھے۔ بلیوں اور تری کی
خونریزی ان کے دماغوں پر موجود ہوتی تھی۔ شہر زیور اور ایرانی ریشم
میں ان اور گھڑوں میں وقت صرف کرتے یا شکار کھیلتے رہتے۔ امراء اپنے ہاتھوں
الغہ و حوتوں کا انتظام کرتے جن میں رقص و سرور کی محفلیں گرم ہوتیں اور بھانڈے
نے غرض ہر مصروفیت کے خواہاں تھے جو جنسی تحریک کا سارو مسائل ہم پہنچا

تے ہوئے بنی ساریس کو قہر شدہ و غزال بادشاہ کے ساتھ پہلی فرصت میں
آئے۔ بنی ساریس کی اس غم برآوی پر جنس کے مارے گلے شکوے دور
"بنی ساریس سے خوش ہو گیا تھا۔"

ہوں کے تسلیم پہنچتے، ایک بہت بڑا جلوس نکلا گیا جس میں وڈال
— بھی شامل تھے۔ مسیس دیکھیں پتار کی تھیں۔ ایک گاڑی تھی جس
میں وڈال بٹا تھا۔ اس گاڑی کے ساتھ ساتھ راہب گئے پاؤں گل رہے
میں۔ وڈال کیلے کے تھوڑے گئے ہوئے تھے۔ پادشہ سے رونا ہونے
میں وڈال بٹ کر گئے تھے۔ ان جہاز میں امت شاد شمع اس اندر کی
"ملوت کا صندوق اور سرپوش تھے یہ سب تحفہ تھے۔ پادشہ نے انہیں پادشہ

شہزادہ مسیس نے کچھ دن تک اپنے جرنیل بنی ساریس کو آرام کرے کا
— پھر ایک عظیم عری بیڑہ اور لشکر دے کر اس نے اسے سسلی کی طرف روانہ
— کیا کہ بنی ساریس اپنے پسے لشکر کے ساتھ افریقہ کا رخ کر رہا ہے لیکن
میں نے اپنے جرنیل بنی ساریس کو حکم دیا تھا کہ وہ ہر صورت میں سسلی
— نہ آئے وہاں سے نکل کر اٹلی پر اور پھر دوسرے علاقوں پہ اپنا قبضہ مستحکم کیا جا
— ضرور بنی ساریس اپنی عری بیڑے اور لشکر کو لیکر سسلی کی طرف روانہ

مارس کے بعد شکر نے دو ہفتے کام کے پورا کام جو رومن شہنشاہ جنس
— کی تعمیر کی تحیل تھی۔ پچھلے کئی سال سے کیا صوبہ کی تعمیر کا کام جاری
— انہوں نے انہیں کے میدان پر دو ہفتے کام کے ستونوں سے اوپر اٹھتے تو وہ انہوں
— نے انہیں کے ایک جنس کو یہ اطلاع دی کہ وہ انہوں میں عمودی شکاف
— کی ایک عری بیڑے پر ایک سو میں فٹ اوپر اٹھ گئے ہیں وہاں ہے۔

— قہر کے دور انہوں سے پوچھا گیا یہ ستون عری بیڑے کا جوہر سبھاں میں گئے
— ضرور سسلی میں گئے جنس کے حکم دیا تعمیر جاری رکھی جائے پھر دیکھا
—

— حکم کے مطابق تعمیر عمل کی گئی۔ گنبد جگہ جگہ بنایا گیا تاکہ عری بیڑے پر
— انہوں میں تھکا ہوا سیر پھر دیا گیا۔ چنانچہ یہ قدرت اب تک بدستور کام

کئی تھی۔

قرطاجہ پر قبضہ کرنے کے بعد بنی ساریس نے تیسرے تیسرے وڈال قبائل
— کو ایک جگہ گھست دینے کے بعد دوسرے شہنشاہ "قیسوں اور بندرگاہوں پر قبضہ کیا"
— کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ وڈال کا وہ عری بیڑہ جو ساریس کی الوابوں پر مبنی تھا
— لڑنے کے سے گیا ہوا تھا وہ عری بیڑہ جب مونا تو ہکا ہکا رہ گیا تھا کیونکہ اس
— بندرگاہوں پر دوسروں کا قبضہ ہو چکا تھا۔ اس طرح بنی ساریس نے انہوں
— مارے عری بیڑوں پر قبضہ کیا تھا اور دوسرے لشکروں کو اس نے موت کے گم
— دیا۔ بنی ساریس کو ایک اور بھی قاعدہ ہوا اور وہ یہ کہ وڈال شکر اس قاعدہ
— خزاں ایک حصار پر لا کر پہاڑیہ روانہ کر دیا گیا تھا لیکن اس کی مدد تھی کہ راستے میں
— آگیا اور حصار پھر افریقی ساحل پر آگیا اور خزانے سے بھرے ہوئے اس عری
— ساریس نے قبضہ کر لیا تھا۔

دوسری طرف رومن شہنشاہ جنس کو جب افریقہ میں بنی ساریس کی
— خبریں ملیں تو اس نے بنی ساریس کو حکم دیا کہ افریقہ میں حالات درست کرنے
— قریبی جزیروں پر حملہ آور "اور وہاں سے بھی ہاتھیں ڈالیں تاکہ اس طرح
— افریقہ میں حالات درست کرنے کے بعد بنی ساریس کو "ساریس" "ساریس" "ساریس" پر
— ہوا۔ ہاتھوں پر حملہ آور ہوتے ہوئے اس نے انہوں کو حملہ طور پر دیا اور وہ
— لشکر کے ساتھ ہاتھوں کا حملہ آور رہا جو انہیں طارق تک جا پہنچا۔ اس طرح
— کچھ دھرم رومن سلطنت کے تسلط میں آگیا تھا۔

افریقہ پر دوبارہ اپنا تسلط قائم کرنے کے بعد رومن نے پھر وہاں اپنے
— دفاعی حلقے قائم کئے طرامس عرب اور لیبیا کو تاکہ انہوں نے اس کا نام نہ لیں
— تینوں کو باہر ایسے کام دیا۔ پہلی تینوں اور مشرقی الجزائر کو تین میڈیا حکم ملے
— مراکش کو مارسیاس کے حکم سے موصوم کیا گیا۔

اسی اٹلی میں قرطاجہ سے تسلیم کے شہنشاہ جنس کو یہ خبریں
— بنی ساریس سے یہ خبریں ملیں کہ وہ انہوں کی تھی اور اس نے افریقہ میں
— میں قیام کیا۔ وہ یہ کہ وہ اپنے آپ کو افریقہ کا خود مختار حکمران سمجھتے
— رومن شہنشاہ جنس کے درباریوں سے یہ خبریں سنیں کہ انہوں سے یہ کہنا شروع
— بنی ساریس شہنشاہ سے تڑا ہوا ہے۔ یہ خبریں سننے کے بعد شکر نے حکم دیا
— ساریس فریق کے سابق وڈال بادشاہ کو لیکر فوراً "تسلیم" پہنچے۔ چنانچہ

تیا صوفیہ کے معامروں نے ایک نیا طرز تعمیر کیا تھا جس میں صوفیہ کی حالت سے کام لے رہا تھا۔ وہ اسے تعمیر کے پرانے گرجوں سے بالکل مختلف تھا۔ اس کی آواز تھی کہ یہ گرجا وضع قطع میں سارے گرجوں سے الگ تھک ہو سکی گروہوں کا مرکز اجتماع بن جائے۔ طرز تعمیر کی تبدیلی کی بنیاد تعمیر کا پیش کردہ رفتہ رفتہ روایات قسم ہو گئیں۔ لاطینی بون چال کا رواج بھی قسم ہو گیا۔ لاطینی ثقافت کی جگہ فروغ ملے گا۔

پھر ایک روز واقعہ جس میں صوفیہ کے گرجے کے افتتاح کے لئے آ کر گرجے کے قریب آ کر اپنے گھوڑے سے اترا تو اس نے ایک تیا صوفیہ کے سامنے مناہوں نے جس میں کاسک مرمر کا ایک ست بڑا مجسمہ بنا ہوا تھا۔ جس لوگ جمع تھے اپنے منے اور تیا صوفیہ کے گرجے کی عمارت کو دیکھتے ہوئے آواز کی کہ کاش سلیمان علیہ السلام نے اس پر بیٹھتے ہوئے تیا صوفیہ کے گرجے ہوتے کیونکہ وہ دیکھتا تھا کہ اس کا بنایا ہوا گرجا ہر طرح اور ہر لحاظ سے بے مثال ہے بلکہ اسے سے بڑھا ہوا ہے۔

پھر مال افتتاح کے لئے جس میں اس عظیم الشان گرجا کے سامنے ہے گھر اترا۔ وہیں سے گزرتے ہوئے اس نے تاج سر سے اتار دیا اور گرجا میں داخل ہوا۔ تعمیر اس عظیم الشان گرجے کے اندر پہنچ کر اس عظیم الشان عمارت کے باوجود اس کی اس آد پر جسوں کے شعلے چاروں طرف رقص ہونے لگے تھے۔ اور پالوں میں رنگ رنگ کے چراغ ہزاروں انسانوں کے سروں پر اور جسموں میں جبرک پردوں کے وہ پل نقش اور مقدس صبر کے وہ دار کپڑے کی وہ رہی تھیں۔ مریم مدرا سے اوپر ایک چہرے کے وہ ہم نقش ابھر رہے تھے۔ مریم تھے جن کے درپے ان دیکھے خدا کی مرضی پوری ہوئی جس میں مریم فرشتے تھے جسوں نے اپنے ہار دور پر پہنا رکھے تھے۔

جس میں صوفیہ کی تراش ہے وہ پسند آئی۔ اس موقع پر آواز میں ولادت مسیح کے گیت گانے لگے جس میں سے ایک شخص روایوں کو حاصل کیا اس لئے کہ وہ ولادت مسیح کے گیت گانے میں ماہر تھا۔ اس طرح اس تقریب میں جب دونوں کے شہنشاہ جس میں نے تیا صوفیہ کے گرجے میں وقت تک رہا تو شہنشاہ جس میں جس کا ہونا تھا۔

اس وقت تک وہ ان شہنشاہ جس میں جس کا ہونا تھا۔



طرح موسم گرجا میں نئی ساریوں سہلی کی طرف روانہ ہوا لیکن سر کی

تیا صوفیہ کے معامروں نے ایک نیا طرز تعمیر کیا تھا جس میں صوفیہ کی حالت سے کام لے رہا تھا۔ وہ اسے تعمیر کے پرانے گرجوں سے بالکل مختلف تھا۔ اس کی آواز تھی کہ یہ گرجا وضع قطع میں سارے گرجوں سے الگ تھک ہو سکی گروہوں کا مرکز اجتماع بن جائے۔ طرز تعمیر کی تبدیلی کی بنیاد تعمیر کا پیش کردہ رفتہ رفتہ روایات قسم ہو گئیں۔ لاطینی بون چال کا رواج بھی قسم ہو گیا۔ لاطینی ثقافت کی جگہ فروغ ملے گا۔

پھر ایک روز واقعہ جس میں صوفیہ کے گرجے کے افتتاح کے لئے آ کر گرجے کے قریب آ کر اپنے گھوڑے سے اترا تو اس نے ایک تیا صوفیہ کے سامنے مناہوں نے جس میں کاسک مرمر کا ایک ست بڑا مجسمہ بنا ہوا تھا۔ جس لوگ جمع تھے اپنے منے اور تیا صوفیہ کے گرجے کی عمارت کو دیکھتے ہوئے آواز کی کہ کاش سلیمان علیہ السلام نے اس پر بیٹھتے ہوئے تیا صوفیہ کے گرجے ہوتے کیونکہ وہ دیکھتا تھا کہ اس کا بنایا ہوا گرجا ہر طرح اور ہر لحاظ سے بے مثال ہے بلکہ اسے سے بڑھا ہوا ہے۔

پھر مال افتتاح کے لئے جس میں اس عظیم الشان گرجا کے سامنے ہے گھر اترا۔ وہیں سے گزرتے ہوئے اس نے تاج سر سے اتار دیا اور گرجا میں داخل ہوا۔ تعمیر اس عظیم الشان گرجے کے اندر پہنچ کر اس عظیم الشان عمارت کے باوجود اس کی اس آد پر جسوں کے شعلے چاروں طرف رقص ہونے لگے تھے۔ اور پالوں میں رنگ رنگ کے چراغ ہزاروں انسانوں کے سروں پر اور جسموں میں جبرک پردوں کے وہ پل نقش اور مقدس صبر کے وہ دار کپڑے کی وہ رہی تھیں۔ مریم مدرا سے اوپر ایک چہرے کے وہ ہم نقش ابھر رہے تھے۔ مریم تھے جن کے درپے ان دیکھے خدا کی مرضی پوری ہوئی جس میں مریم فرشتے تھے جسوں نے اپنے ہار دور پر پہنا رکھے تھے۔

جس میں صوفیہ کی تراش ہے وہ پسند آئی۔ اس موقع پر آواز میں ولادت مسیح کے گیت گانے لگے جس میں سے ایک شخص روایوں کو حاصل کیا اس لئے کہ وہ ولادت مسیح کے گیت گانے میں ماہر تھا۔ اس طرح اس تقریب میں جب دونوں کے شہنشاہ جس میں نے تیا صوفیہ کے گرجے میں وقت تک رہا تو شہنشاہ جس میں جس کا ہونا تھا۔

اس وقت تک وہ ان شہنشاہ جس میں جس کا ہونا تھا۔

سری مقصود اخفا رکھی گئی۔ اس لئے کہ عام لوگ سمجھتے تھے کہ بنی ساریس ر
وغیر ان کا قاتل ہے وہ ایک بار پھر افریقہ کا رخ کر رہا ہے۔ جبکہ دوسرے شمشیر
بنی ساریس نوراً زوارہ امداد میں یہ امکانات دیتے تھے کہ وہ پیپ کا پ
جڑے کو اس گاتھوں سے مجھ لے جو سسلی پر قابض ہو چکے تھے۔
ساریس کے لئے تمام انتظام خاص ضیاء سے لئے گئے تھے۔ جہز اب
سندھوں میں بھی سزا رہتے تھے۔ کوئی امر ایسے چنے گئے تھے جس سے
حکومت مسلم تھی۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ خاصا پھر فکر تھا جس پر
اجرا کیا جاسکتا تھا۔

یہاں پر حالہ بھی جو بنی ساریس کے علاوہ جگہ میں
دستے بھی شامل تھے تاکہ ضرورت کے وقت اس کی مدد سے جنگ کی جاسکتی ہو
اس امر بھی بنی ساریس کو پہلے کی طرح پورے اعتبارات سے دیکھ
اسے تاکید کر دی گئی تھی کہ سسلی پہنچنے پر انکار ادا ہونے سے
بھی ٹھہرا اور طور طریقہ ایسے رکھ دیا کہ غلطی نہ ہو۔ سسلی
احساس تک نہ ہونا چاہئے کہ اس کا مقصد جڑے پر قابض ہونا ہے۔
ساریس کو یہ بھی حکم دیا تھا کہ اگر باہمی سسلی پر غلطی کی صورت مل جائے
ورثہ لنگر اٹھا کر افریقہ چلے جائے۔

بنی ساریس پہلے کی طرح سسلی کی بددعاؤں میں اپنے ہی جڑے
انداز ہوا اس نے اپنے شہریوں کے بھوتے بھوتے دستے اطراف میں بھیج
فلک و صورت اور اطوار سے بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ وہ سسلی کی حیثیت
مقامات کا معائنہ کر رہے ہیں۔ لیکن باہمی بنی ساریس کے لشکریوں
قائمی کی چوکیوں پر حملہ کرتے ہوئے اس کا قتل عام شروع کر دیا۔ اس سے
انہوں نے بے خبر کر لیا۔

حکومت پدکیوں پر قبضہ کرنے سے بعد بنی ساریس نے اپنے لشکر سے
حوار کے ساتھ بھوتے جڑے شہریوں پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد وہ اپنے
سسلی کے دوسرے جڑے شہر ساراکیور پر حملہ آور ہوا۔ اس شہر پر بھی
قبضہ کر لیا۔ ساراکیور پر قبضہ کرنے سے بعد بنی ساریس کی قوت میں خاطر
تھا۔

اب باقی سسلی کا مرکزی شہر پارس مد گیا تھا۔ اس پر بنی ساریس

قرآن یہ جڑے کا منظم مقام تھا اور اس کے ارد گرد فصیل تھی۔ اس
پر اپنی لشکریوں کو آرام کرنے اور سستانے کا موقع فراہم کیا اور اس
کی لڑنے کے بعد وہ سسلی کے شہر پارس پر بھی حملہ آور ہوا۔ گاتھوں
بنی ساریس کا اتحاد اب خوفناک ایسا دشوار تھا کہ اس نے وحشیانہ
چلنے دی۔ اگر صرف دوسرے پارس پر حملہ آور ہوتے تو یقیناً انہیں کا
پارس پر قبضہ کر دیتے لیکن بنی ساریس کے لشکر میں جو بنی ساریس کا
ایک نہ چلنے دی۔ وحشیانہ قابل۔ اس کے بعد بنی ساریس شہر
اس کا ہونا تھا جس کو قبضہ کرنے کے بعد اس میں داخل ہونا شروع
کئے۔ اس کے انہوں نے کھول دیئے۔

اس کے بعد بنی ساریس اپنے لشکر کے ساتھ خفاں بلد کی طرح
اور شہر پر اس نے قبضہ کر لیا۔ شہر بے خبر ہونے کے بعد بنی ساریس نے
پھر شہر کے رکن

اس کی گاتھ قبائلی کے خلاف سسلی میں پھیلنے سے روکنا
اور سسلی بول اور اب وہ اپنی پر حملہ آور ہونے کے مصوب بنانے
کے لئے اس کا قاتل عامل نے حملہ آور ہو کر دونوں سے حکومت میں
والی میں پورا سردار تیار کر لیا تھا۔ اس نے اپنی پر قبضہ کیا اور وہاں
ہوئی۔ اور انکی کا انتظام اس نے پورے اچھے طریقے پر کر لیا۔ اور سب
دارانہ تھا۔ بظاہر وہ مشرقی سلطنت کے فرمانرواؤں کا قاتل تھا۔ کسی
شہر میں ان کی حرمت اور بھت نہ ہوئی تھی۔

اس کا سردار تیار اور جب اپنی کا شمشیر ہاتھوں میں علم و فضل
سے قاتل سے اپنی میں دو توہینوں کو ممتاز زمین حیثیت حاصل تھی۔ ایک
بیش۔ تیار اور اسے ہتھ میں دونوں سے اچھا ہتھوڑا پھر تیار
اس کا سردار تیار اور اسے اسے قید میں ڈال دیا۔

اس کے بعد اس کے متعلق وہ تہہ پہلی میں کی بنا پر اس کی ضرورت
یہ وہ اس کے ایک وہاں حاصل کے درجے تیار کے ساتھ رہا اور
اس کے بعد اس کے ارکان میں سے صرف یہ شخص اس کے
دور دور تھا۔ اس کا پورا دوسرے سلطنت کے ساتھ علم
تھا۔ کسی کی سزا تیار پر تیار اور اسے حد تک۔ لہذا

کے لئے مقرر ہوا اور وحشی اقوام سے لڑنے کے لئے بھیجی گئی تھیں۔ لہذا اور
 وحشیوں میں بیخ شروع کر دی۔ وہ آرمی حبی سے اقل تھا۔ اس طرح
 اس جنگ کی وجہ سے آرمی عقیدے کے بڑھ کر ہو گئے۔

انہیں اور افریقہ کے علاوہ سبھی میں حکمران ہوئے تو انہوں نے پندرہ فیصد
 دولت و مائے دولت تمام کیا۔ اور دس فیصد اقلی سے پوپ کو تقطیع کیا۔
 یہ بھی سمجھا گیا کہ وہ شلیٹ کے عقیدے کو ہر سمت پھیلانا چاہتا ہے اور
 اس کے ساتھ کرنا چاہتا ہے۔ پوپ کو انہیں سے یہ بھی سمجھا گیا کہ گناہ و دنا
 یہ آرمی عقیدے کے بڑھ کر ہیں لہذا پوپ کو چاہئے کہ اقلی میں اس کا
 لئے چاروں طرح اس کا ساتھ دے۔ پوپ نے اس کے لئے عالی جہری
 کی بات سنیں نے اسے دے کر اقلی روانہ کر دیا۔

اس سے سب سے زیادہ یہ لگایا گیا تھا کہ وہ اقلی میں دوسرے جیسے کامیوں
 اور انہیں ایک مضبوط اور پر قوت نظر کی صورت رکھتا ہے تاکہ جب
 اقلی پر حملہ آوروں کو پوپ کے اٹھنے کرنے والے ان لوگوں سے جھڑپیں
 نہ ہو۔

پوپ کو اپنے سے مستعمل کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں نے اقلی کے ساتھ
 ایک اور چال چلی۔ اس نے اپنے ایک حامی قاصد کو اقلی میں تیار
 کیا۔ اس شخص کی طرف اشارہ کیا جو شلیٹ کے قائل تھے اور دوسرے
 اس قاصد سے اسے کام لگایا گیا کہ فریک سرداروں کو سمجھا دے کہ وہ
 دوسرے میں دوسروں کی مدد کریں۔ اس لئے کہ فریک در دوسروں
 قائل میں جب کہ گناہ قابل ترویج عقیدے سے بڑھ کر ہیں۔ اس کے
 ساتھ انہیں نے فریک سرداروں کے سے دیر۔ درخت کی رشت
 قاصد اپنے مقصد میں کامیاب رہا۔ درخت لٹے اور دہی۔ فیک ہونے پر
 ساتھ دیتے ہوئے گناہوں کے خلاف لڑنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔

اس اقلی میں گناہوں کے شیشہ تھیواڈ پر رعب اور خوف طاری کرنے
 سے ایک اور چال چلی۔ انہیں نے یہ بھی نامی اپنے ایک حامی اقلی کو
 تھیواڈ کی طرف اقلی روانہ کیا۔ پھر نامی نے انہیں بڑا قتل اور چپ
 کو ہتھکڑوں میں ماہر تھا۔ سخت مارنے حالت میں بھی اس پر کبھی
 ہوتی تھی۔ سب سے بڑی بات یہ کہ کوئی اسے خرید نہ سکتا تھا۔ اس کا

تھیواڈرک نے تینوں اور بیٹیس دونوں کو قتل کر دیا تھا۔

آخر اقلی میں گناہ قتل کا پہلا شیشہ تھیواڈرک جلد ہی فوت ہو گیا
 مرنے کے بعد اس کی صرف ایک بیٹی تھی جس کا نام املا سنٹا تھا۔ اس میں
 حکل جو ہر مہینہ تھے۔ میں گناہ ایک عورت کو حکمران ماننے کے لئے تیار۔
 املا سنٹا نے اپنے خاندان میں تھیواڈرک سے شادی کر لی۔ تھیواڈرک کے مرنے میں
 تھیواڈرک کی طبیعت میں بڑی متاثر نہ تھی۔

اسی شوہر۔ جوش کی حالت میں ایک دن اس وقت اقلی جاتی کو قتل
 میں میں لڑ رہی تھی۔ اور تمام موت کرنے لگا۔ گناہوں کو معلوم ہو چکا
 کی دولت اسے قتل ملا تھا اور جو ان کے محبوب سردار کی بیٹی تھی اسے قتل
 اس وجہ سے وہ تھیواڈرک کے دشمن بن گئے تھے۔ اور تھیواڈرک کو ہر وقت
 گناہ موقع پاتے ہی اسے مار ڈالتے تھے۔

جن دونوں دوسرے شیشہ بیٹیس اقلی پر حملہ آور ہونے کے منصوبہ
 دونوں تھیواڈرک گناہوں پر حکومت کر رہا تھا۔ اقلی حملہ آور ہونے سے
 مختلف چالیں چلیں۔ پہلی چال اس کی یہ تھی کہ اس سے پوپ کو سندھ سے
 لایا اور اس کے ساتھ مشورے کے بعد اقلی کے گناہوں سے نجات حاصل
 بنایا۔ سنیں نے پوپ کو سمجھا دیا کہ ہم لوگ دوسرے جیسے بڑھ کر ہیں
 حکومت کرنے والے گناہ آرمیوں کے بڑھ کر ہیں۔

تقطیع کا شیشہ اور سارے ہاتھ شلیٹ کے قائل تھے۔ یہ
 القدس کا تھوہ معمول مزدور اور ناہائی سے بھی ہاتھ ہوتے تھے۔
 نجات کا آرہیہ تھ۔ تقطیع کے لوگ کہتے تھے یا ایک معمولی اسل ایک عمارت
 کی نجات اور دواؤں قبول سکنا۔ اگر مریم نے ایک معمولی چھان
 کہا جاسکتا ہے۔ سب کہ درحقیقت وہ تھی۔ اس طرح دوسرے جیسے
 کرتے تھے۔ مریم کو خدا کی ماں اور جیسی اس مریم کو خدا کا بیٹا قرار دیا۔
 دوسری طرف اقلی پر حکومت کرنے والے گناہ آرمیوں کے بڑھ کر
 ایک مسیح بدگت تھا۔ اس نے رعب کے اندر جس قدر خرابیاں تھیں
 کوشش کی۔ اس سے عیسائیوں میں اس عقیدے کا بڑھ کر کیا کہ مسیح بدگت
 انسان تھا۔ انت اسے نیل فایر معمولی درجہ مل گیا تھا۔ مغرب میں
 جب وہ خوب طریقہ پر پھیلا۔ تقطیع کا ایک ہتھ جو آرمی عقیدے

دوس = فرا دیا گیا کہ وہ موقع۔ موقع اور گاہے گاہے ان گاتھوں کے شمشہ
خودست میں ماسہ ہ اور اس پر = انکشاف کرنا رہے کہ مگر شمشہ تخطیب
کی گئی تہ خود = جنگ شروع ہو جائے گی جس میں تھیوڈاڈ کی اپنی روکی مکی
ج۔ ٹی۔

یہ سارے مظاہر نے کے بعد شیخ نے اگلی پہ خطہ دور ہو کر
سے پہلے اس کے اپنے جرنل علی مارچس کو رقم دیا کہ وہ سسلی سے نقل
دور ہو۔ اس کے بعد شیخ نے اپنے دوسرے جرنل منڈس کی طرف
نظر دیا اور اسے رقم دیا کہ وہ ایمرپ سے مغرب کی جانب
قدی رہا۔ اس میں اس کے حق سے جہاں کسی ماہ میں سابق رہا
کے اپنے سے ایک محل تھی یہاں۔ شیخ نے اپنے جرنل منڈس کو
سمت سے نقل پر دستہ دور ہو کر

یہ صدیقین، جیسے سوئے می کے حکمران گاتھوں کی اسب تکبیر قسم
ہے چل کر قسطنطنیہ اور مین شمش، شمس اس کے عرف عمری ہوں چلا
لئے کہ وہ اس میں عرفاء سے ملے وہ ہے کی تاہوں کر ہا ہے۔ تو
طرف سے وہ کہ "جلی مٹ سے جلی ہا ہوں ظاہر مٹی جات ہے
مٹس ہے۔

گاتھوں کے شہنشاہ عبود نے جب شہس نے اس میں طرف سے
ہوا تو وہ جانتا کہ عبود اس سے رو چسے کی اصلی شہنشاہ اور شہس
چوکی کو قتل کرنے اور اس سے عوام میں سے طرف ہو رہے ہیں۔
تھوڑے دنوں کے اندر ہی وہ شہس کے تھوڑے اشیاء کی دوس ٹالوں سے
لا مارا، عوام دیکھ کر بھی اس سے نہیں ہار گاتھ جگہ شہسوں سے
کہنے لگے کہ عبود نے پناہ میں اس حالت سے اطلاع دے کر
شہس کشن پر سے مدد مانگا ہوا اور قہر شہس ماننے سے لے کر ہوا
صورتحال تبدیل ہو گئی۔ شہس چاہے کے مشورے سے یہ سارا منصوبہ
دوسری جانب سے ہوا کہ شہس میں گاتھ قتل کا یہ لشکر حاکم سے
تور ہوا اور اس جنگ میں شہس کا فیما بار کیا۔ اپنے بیٹے کے مار دے
اپنے ہوں جاری یہ کہ اس سے گاتھ قتل کے خلاف مصلحت کی تھ
لے لشکر اور گاتھوں سے لشکر کے درمیان ہونا تک ہوئی۔ اس قہ

۱۔ کہ مفلس کے فطر میں بہت کم فطری ایسے تھے جو اپنی حاجتیں پورا کر سکتے تھے۔
۲۔ کہ اس مفلس اور اس کے فطر کی تباہی و بربادی اس کے سسٹم نے اپنی
یہ بہت بڑا فطر رو۔ کہ وہ اس فطری قوت سے اپنی پوری رو دے دے اور
کے ساتھ وہ قوت و قدامت کی طرف روانہ ہو گیا۔

ایہ میں دوسروں کے خلاف سازش کی وجہ یہ تھی کہ فریڈ میں تھا، دوسروں کو
تباہ کر رہی تھی۔ اور اس سے اہمال (کیوں) سے شادیوں کر لی تھیں اور پیش
سے رہ گئی تھیں۔ یہ عورتیں جادو اور اور ملاوٹ کی مالک تھیں۔
سے شادیوں راجن سپاہیوں کے تباہی ہو رہے تھے۔ عجبانے مزید تر سال کا

[illegible]

جلد اول میں ہے شریعہ کا ماحول الٰہیہ پہنچاؤ جس نے تصور پایوں کی
ان کے ساتھ مل کر ایک جامع تعلیمات کا شروع کیا۔ اس کی
میں ترقی کی۔ بعد میں یہ بھی جاری رہا۔ اس قیام سے سورج کی
سے مدد سے، ان کے لیے شرح... یہ بھی ساریں کے لیے عید کا گر
جلد اول میں ہے ترقی پائی تعلیمات و فلسفہ سے برآمد ہوا ہے۔

۱۔ اے افسوس جو کہ ہے کہ ہوتی رہے آہستہ آہستہ جی ساریسوں اس پر ہادی ہوتا
جلی جگنے سے ہے جی ساریس کے جیسے میں دھل رہا ہے۔ اس آئینہ پر ہادی
اس ساریس سے ایسے تک صاف جس پر آہستہ کی کھلی ہوئی نہیں اور نہ تو
۲۔ اے ملک وہاں کی و شمس منگو ہیں رہتا ہے وہ جس نے تم پر بھروسہ کیا۔
۳۔ افسوس سے جو ہے دیا کہ ہمیں ہوئی تھوڑا سیس بی ہر حال اگر ہمیں باقاعدگی
۴۔ افسوس ہم بھی عداوت سیس کرتے ہوں جی ساریس افریقہ میں عداوت کرو

ساتھ تھپتھپانے سینے کے خطرناک راستے سے گزرتا ہوا جونی اٹلی میں جا اترتا۔
 اٹلی کے گاتھ کمانڈر کو بڑے عمدے اور احاطہ کا لالچ دے کر بنی ساریس
 ساتھ لایا۔ پھر وہ اپنے لشکر کے ساتھ شہل کی طرف پیش قدمی کرنے لگا جب کہ
 اٹلی بھی سواروں میں ساحل کے ساتھ ساتھ پیش قدمی کر رہا تھا۔ یہاں کی بندرگاہ
 پر اٹلی کر بنی ساریس کو اپنے لشکر اور بحری بیڑے کے ساتھ رک جانا پڑا۔ یہ نیا
 ہی زیادہ سودی تاجر آباد اور افریقہ کے بندر بھی کئی تھے اور اس میں آباد تھے۔ لیکن
 انہوں نے کوئی بھی فیصلہ نہ کر سکا کہ گاتھوں کا ساتھ دے یا بنی ساریس کا ساتھ دینا

اور جب یہاں کے لوگوں نے دیکھا کہ بنی ساریس کے لشکر کی تعداد کم ہے تو مقابلہ
 کیا اور ہو گئے۔ بنی ساریس بڑا کامیاب ملتا تھا لیکن لوگوں کا دل سود بیٹنے کی
 اس میں نہ تھی۔ اسے اپنے بیڑے کے لئے بندرگاہ کی ضرورت تھی۔ لہذا اس نے
 یہاں پہلے دو روز قسطنطنیہ کرے گا۔ یہ ارادہ کرتے ہوئے بنی ساریس نے یہاں
 اور کامیاب کر لیا تھا۔

اس وقت میں پھر تک جاری رہا اور بنی ساریس کی تشویش بڑھتی گئی۔ افسر بے دلی
 سے ہوئے ملتا تھا۔ سوار گھڑی کی دھڑکی سے پہلو تھپتھپاتے تھے۔
 وہاں پہلے تھی کہ گاتھوں کا ایک پچاس ہزار کا لشکر بڑی تیزی سے یہاں کی
 طرف رہا ہے۔ یہ جتنے ہی رومن ٹانپ گئے اور وہ یہ سوچتے گئے کہ پچاس ہزار گاتھ
 کی طرف انہیں خاک کی طرح اڑانے کے رکھ دے گا۔

یہاں ایک عجیب واقعہ پیش آیا جس نے بنی ساریس کی تمام مشکل حل کر
 دی۔ وہ نالی توڑ دی گئی جس سے شہر میں پانی جاتا تھا۔ بنی ساریس نے ایک
 دیوار کا راجا کر اس کی کیمیت دیکھ کر اسے دھڑکتا ہوا نالی کے مقام پر پہنچا اور یہ
 انہوں نے کیا کہ اس راستے سے وہ شہر کے اندر داخل ہو گیا ہے۔

بنی ساریس نے اس اطلاع سے فوراً فائدہ اٹھا دیا۔ اس شہر کو سمجھ کر دیا کہ جنہیں
 اس میں موقع دیا جاتا ہے۔ پھر اسی رات تاریکی میں زور پوٹ سواروں کو اسی راستے
 پر لے کر آگے دے دیا۔ اس اور دوسرے دشمنی دے اس راستے سے یہاں شہر میں
 آئے اور شہر کے اندر اسوں نے موت مار کرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے شہر کے
 ہر گھر میں داخل دیکھے۔ اس طرح بنی ساریس اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہوا
 شہر پر اس نے قبضہ کر لیا تھا۔

کرنے میں کامیاب ہو گیا اور جن باقی افسروں نے اس سے معافی مانگی اس
 معاف کر دیا۔

بنی ساریس افریقہ کی اس بھارت کو فوج کرنے سے فارغ ہو ہی تھا۔
 جرنیل جرنیل ایک دستہ کے ساتھ افریقہ پہنچ گیا۔ ساتھ ہی وہ
 یہ علم بھی لایا کہ بنی ساریس فوراً اپنے لشکر کے ساتھ افریقہ سے اٹلی چلا
 اور صوری صوم پوری ہے۔ اس نے بنی ساریس اپنے لشکر سے ساتھ اٹلی چلا
 افریقہ میں آئے ہی اعلان کر دیا کہ میں یہاں اپنے لئے نہیں بلکہ تم
 اڑانے کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اس نے لشکریوں کی جھیلی ٹکڑیاں اڑا دیں
 اس حمل سے افریقہ میں کھل اٹھی اور ان حمل ہو گیا۔

رومن جرنیل سسٹین نے جب تک اٹلی کے گاتھوں کے خلاف نہ
 تھیں وہ کام ہو چکی تھیں۔ وہاں میں رومن لشکر و بدترین شکست ہوئی اور
 ان کے کالی آدمی مارے گئے۔ اس نے اٹلی میں گاتھوں سے جو حصے مدد
 تالاق بادشاہ قیودانڈ نے حیرت خیز مدد بخشی۔ یہ تھا اس سے
 جنہیں کے پاس اس سے پہلے تھا وہیں تھا۔ گاتھ کے رو سے یہ
 جانتے۔

اس دوران ایک اور حادثہ پیش آیا اور وہ کہ رومن شہنشاہ
 خاص کا صدمہ پہنچا تھا کہ وہ گاتھ قبائل کے شہنشاہ قیودانڈ پر غلبہ اور شکست
 لئے مقرر ہوا تھا اسے قیودانڈ سے قتل کر دیا۔ قیودانڈ کو کسی درجہ سے
 حقیقت میں سسٹین کا پاس جب پہلے نے ایک قیدی درجہ سے
 مل رہا ہے تو اسی کو دیکھ کر گاتھوں کی قیودانڈ کو تواری ہے۔ اور گاتھ
 تلواری والے بادشاہ قیودانڈ کی قیادت گاتھوں نے لئے رکھ پائے۔ وہ
 سب کچھ کر لیا تھا۔

یہاں کا یہ پیغام ہی طرح گاتھوں کے بادشاہ قیودانڈ کے ہاتھ لگا
 قیودانڈ نے پہلو تھپتھپاتے۔ یہاں رومن شہنشاہ سسٹین نے جب اٹلی
 اس پر قبضہ کرنے کی ٹھان لی تھی۔ قیودانڈ کی ابتدا کا حکم رومن جرنیل
 تھا۔ بنی ساریس کے دشمنی دستہ م تھا۔ تاہم اس نے انہی سے قیودانڈ
 اٹلی پر حملہ آور ہونے سے پہلے اس سے غلط فہم کر دیا کہ وہاں میں ہر گز
 اس نے سسٹین میں پھوڑی تاکہ وہاں کاظم و ضبط بقرار سے پھر وہاں

پہلے ہاتھ دوسرے میں مہیا تھا اور اس سے اٹھنے والے دھڑلے بخارات پیاریوں کا
 ہوئے تھے۔ خود بھی ساریس کے لشکر میں بھی اس گندی دھول کی وجہ سے
 بوجہ آلودہ تھا۔ لہذا شر کے اطراف کی صفائی کر دی گئی تھی۔ اور غلط پانی کے
 استعمال سے بچا گیا۔

اس کے شیشہ بستیں نے سیاست سے کام لیتے ہوئے اٹلی کے شمالی حصوں میں
 فرینکوں کو جگہ آپس میں لڑا دیا تھا لہذا اپنی ساریس کو یقین تھا کہ گاجھ اور
 اس کے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریب رہیں گے۔ لہذا اسے
 باخ کو مضبوط بنانے کا خوب موقع مل گیا۔

حالات اپنی ساریس کی امیدوں اور خواہشوں کے خلاف پڑا تھا۔ اس نے
 سیاست کی وجہ سے فرینک گاجھوں سے کھائے گئے انہوں نے اندازہ لگا
 لیا بھی طرح گاجھوں پر قابو کر انہیں شکست دینے کے لیے اور فرینکوں نے یہ
 کام کیا تھا کہ جب اسی طرح جاری رہے تو گاجھ بہت آہستہ آہستہ ان پر حملہ آور
 ہو گئے۔ فرینکوں کا خاتمہ کر دینے کے لہذا دونوں وحشی قبائل کے درمیان کشمکش ہوئی۔
 اسے آپس میں صبح کر دیا۔ اس طرح شمال کے گوشوں میں گاجھوں اور فرینکوں
 ہونے والی جنگ کا اختتام ہوا۔ اب فرینک ایک طرف ہٹ کر انتظار کرنے لگے
 اور گاجھ جب قبائل میں بکھرتے ہیں تو اس کے کیا نتائج پڑتے ہیں۔

اب کے ساتھ تک ختم ہونے کے بعد گاجھ قبائل نے ایک بہت بڑا قدم اٹھایا۔
 ان کا سر ہو کر رومشل کے خلاف برسرِ پیادہ ہوا چاہتے تھے۔ بہت سے پہلو
 کے امیدوار یہ کہ اسوں سے بے بہت بادشاہ حیدر آباد کو قتل کر دیا۔ اور
 انہوں نے ایک شخص کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔ جو ایک آدمی اور کار
 کے ساتھ ساتھ ایک بہترین جنگجو اور مرد جنگی تھے۔ رکھا تھا۔ نئے بادشاہ
 ارادگی میں گاجھ اب دوم شر کی طرف بڑھے تاکہ اپنی ساریس پر حملہ آور ہو
 اس سے جانی کرایا جاسکے۔

ان طرف اپنی ساریس کو بھی گاجھوں کی دوم شر کی طرف پیش قدمی کی اطلاع
 اندازہ شد اس لیے لشکر کے ساتھ نکلا اور پہنچا تھا کہ شر سے باہر گاجھوں کا
 اس کے دوسرے اور اس میں شکست دے کر بھاگ جاسے پر مجبور کر دے۔ لہذا
 دور دراز سے بادشاہ کے قریب گاجھوں کی آمد سے پہلے ہی پہلے اس نے اپنے
 لیے چھائیاں قائم کر لی تھیں۔ تاکہ گاجھوں کا مقابلہ احسن طریقے سے کیا جا

سکے۔ پہلے پہل کرنے کے بعد اپنی ساریس نے نیچے کی حفاظت کے لئے چھ
 لشکر وہاں بھجوا دیا۔ دوسری تیزی سے دوم شر کی طرف بھاگا۔ دوم شر اس وقت کار
 سے غالی پڑا ہوا تھا۔ اس نے دونوں کے شیشہ بستیں کے کیمے پر فرینک
 کوستانوں کے اس پار رہنے والے گاجھ قبائل پر حملے کر دیے تھے۔ لہذا اٹلی میں
 شیشہ بستیاں فرینکوں کا مقابلہ کرنے کے لئے شمال کی طرف اپنے لشکر کے ساتھ
 تھا۔ گاجھوں کی اس غیر معمولی میں ساریس دوسری تیزی سے آگے بڑھا دی
 دوم شر پر وہ قابض ہو گیا۔ اپنے لشکر کے ساتھ شر میں محصور ہوا اور دوسری تیزی
 نے غلہ اور ضروریات کی دیگر اشیاں شر میں جمع کرنی شروع کر دی تھیں۔ وہ
 فرینک کے ساتھ جنگ سے فارغ ہونے کے بعد گاجھ ضرور دوم شر کا کامیاب
 اور ایسی صورت میں اپنی ساریس کے پاس کھلی اجڑا ہوا چاہتے۔ ہر حال دوم
 کرنے کے بعد گاجھ قبائل کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی ساریس دوسری تیزی
 کرنے لگا تھا۔

شر میں قیام کے دوران اپنی ساریس نے اندازہ لگا دیا کہ گاجھوں سے دو
 دوم کی حالت بدل کے رہ گئی تھی۔ وہ شر میں سبقت لے کر پہنچے تھے۔
 کے اندر اور اطراف میں گندگی پھیل چکی تھی۔ دوسروں کے دور حکومت میں
 کتب خانے تھے وہاں صرب ایک کتب خانہ بنائی رہا تھا۔ صحت و حرقت میں
 طور پر کی گئی تھی۔ دروازے باہر کے پانی سے قائم تھے۔ ابلی ہوا تھا۔
 اردو کے دہے پر آنا نام کی جو مددگار تھی اس میں بہت بھرتی تھی۔

شر میں محصور ہونے کے بعد اپنی ساریس نے شر کا علم و نشان اپنے
 لیا۔ شر کا اس نے یا تو آل متبر کیا جس کے دو شر کا علم و نشان یہ
 اپنے ساتھ وہ متبر لے کر آیا تھا۔ اس کے درجہ سے اس نے دوسری تیزی
 کرنا شروع نہیں۔ تاکہ ضرورت کے وقت شر کی حفاظت کی جا سکے۔
 جاری کی گئیں۔ شر سے اندر سے مزید مدد سے بھرتی کیمے تاکہ اگر گاجھ
 جنگ میں مصروف ہو تو نہ ملکر دوسری شر کی حفاظت اور علم و نشان حفاظت میں
 ہونے والے ہوں اس۔ سنگی تہیت دیا شروع کر دی تھی۔

اس کے علاوہ لشکر کی طرح فیس کے خلف حصوں کی حفاظت
 لئے اپنی ساریس نے فوجی دستے مقرر کر دیے تھے شر کے شمالی میدانوں
 بنائے کا تھم بکڑ گیا تھا۔ اور اس کی دروغی پر کسی نے توجہ نہیں دی تھی۔ اس

شر کے اندر طرح طرح کی افواہیں اڑنے لگیں۔ کبھی یہ افواہ اڑتی کہ تھوڑی دیر
کاٹھ شرمیں داخل ہو جائیں گے۔ کبھی دوسری افواہ اڑتی کہ گاتھوں نے شر کی فیصل
بیکہ سے توڑ کر شرمیں داخل ہونا شروع کر دیا ہے۔ رات کی تاریکی میں بنی
شر کی فیصل پر مینا ہوا تھا کہ اس کا ایک اشرہ ہکا بھکا آیا اور بنی ساریوں سے
کاٹھ فیصل توڑ کر اندر آ گئے ہیں۔ ابھی وقت ہے آپ اپنے فکروں کے ساتھ یہاں
بھاگ جائیں۔

بنی ساریوں سے امیہن سے اپنے گھولے پر سوار ہوا ایک ایک گلی میں بھرا
سار شرمیں نظر آتا تھا۔ شاید یہ ساری افواہیں گاتھ جاسوں جو شرمیں موجود تھے وہ
ہے تھے۔ یہ داخل بنی ساریوں نے اپنے فکروں کو حکم دیا کہ وہ فیصل پر مقررہ جگہ پر
رہیں۔ شرمیں تو ابھی اس نے امیہن دلایا کہ میں ہر صورت میں تمہارے کاٹھ
کو گھست دے گا۔

دوسری طرف کاٹھ فتح کے چین سے لبریز تھے۔ انہوں نے دم شر کے لوگوں کی
ایک پیٹھ بھرا جس میں انہوں نے شرمیں کو برا بھلا کہا کہ تم لوگ بنی ساریوں
میں کے حکموں میں گئے ہو۔ اس کے علاوہ گاتھوں کے سنے بادشاہ و شمس نے بنی
ساریوں کو پیٹھ بھرا یا کہ دم شر کو تارے حوالے کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اگر تم ایسا
نہیں کرتے تو باہر نکل جانے کی اجازت دے دی جائے گی اور اگر تم نے ایسا نہ
کیا تو شرمیں کے ساتھ تمہاری بھی گردن کاٹ دی جائے گی۔

جب میں بنی ساریوں سے کھلا بیٹھا کہ وقت آنے والا ہے کہ جب تمہیں سر
کاٹھ نہ ملے گی۔ کسی مصیبت میں بھی تم پہنچنے لے سکو گے۔ دم ہمارا ہے اور
اس میں جب تک ایمہ ہے کبھی ہتھیار نہیں اٹالے گا۔

دوسرے روز گاتھوں نے دم شر پر حملے شروع کر دیئے۔ شر کے لوگ بنی ساریوں
کی مخالفت کا سرچشمہ قرار دے رہے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے دیکھا کہ کاٹھ
فیصل پر جب حملے شروع کئے تو ان کے کاموں کرنے والے فکری جب شر کی
دیم تو انہوں نے بڑے بڑے متحرک ہرج مائجے تھے۔ حسین قتل کھینچے تھے۔ ان
یوں کو کھینچے ہوئے تل جب شر کی فیصل کے قریب آئے تو بنی ساریوں نے جو
تیار کی تھیں ان کے درجے سے پتھر پھینکے۔ بیلوں کے ساتھ ساتھ ان بیلوں
کاٹھ جو ذرہ پوش کاٹھ تھے وہ بھی پتھر گرنے سے مارے گئے اس طرح دو تین بار اپنے
دائے پھیلنے والے گاتھوں نے دم شر کی فیصل پر چڑھنے کی کوشش کی لیکن ہر

نیکہ۔ گاتھ اس قدر غصہ اور غضبناک تھے کہ آتے ہی انہوں نے کوا دیکھا۔
جذبہ اس جوش کے ساتھ وہ بنی ساریوں کے فکروں پر حملہ آور ہوئے کہ پہلے ہی
انہوں نے اس چوکیوں کو حدم اور بھلا کر کے رکھ دیا۔ جو بنی ساریوں نے اس
کے دفاع کے لئے بنائی تھیں۔ چوکیوں کی تباہی و بربادی کے بعد مددوں اور گاتھ
کے درمیان ہولناک جنگ پھڑکی تھی۔ اس جنگ میں بنی ساریوں مرتے مرتے
ہو رہے تھے کہ کچھ مدد بنی ساریوں کا ساتھ بھڑک کر گاتھوں سے جائے تھے۔
اطلاع دے دی کہ بنی ساریوں غاکسری گھڑے پر سوار ہے۔ جس کی پیشانی
اطلاع لئے یہ گاتھ قبائل نے اس جگہ اپنے فکروں کا پورا انداز ڈال دیا۔ جہاں بنی
شر جنگ کر رہا تھا۔ گاتھوں کا یہ حملہ اتنا زور دار اور دشمنانہ تھا کہ بنی ساریوں
کے زور اور جوش کو برداشت نہ کر سکا اور اپنی گھست حسیم کرتے ہوئے یہاں
بھاگ کھڑا ہوا اور دم شر کی طرف بھاگا۔

گاتھ اپنے سامنے بھاگتے ہوئے بنی ساریوں اور اس کے فکروں سے
تھے چاروں طرف دھول ہی دھول دھواں دھواں تھی۔ دلی کسی کو دکھائی نہ
ساریوں اپنے فکروں کے ساتھ جب دم شر کے دروازے پر پہنچا تو اس نے
دروازے بند تھے۔ اس دہشت زدہ حالت میں گاتھوں کے دروازے
چاروں طرف غبار ہی غبار اور گرد ہی گرد اٹھ رہا تھا۔ لہذا شر کے کامیوں
غبار میں شاید بنی ساریوں اور اس کے فکروں کو نہ پہنچا تھا۔ اس
گھولہ اتنی دیر تک گاتھ بھی حاقب کرتے ہوئے وہاں پہنچ گئے تھے یہ
ساریوں کے لئے انتہائی خطرناک تھی۔ آخر اس نے ایک چال چلی جو تیار
وہ اس طرح کہ دروازے کے پاس اس نے اپنے فکروں کو منظر
اور حاقب کرنے والے گاتھوں پر حملہ آور ہو گیا۔ گاتھوں نے سمجھا کہ
بھی جوش نکل آتی ہے اور بنی ساریوں کے ساتھ مل کر ان پر حملہ کر دیا۔
اپنی صفوں کو منظم کرنے کے لئے پیچھے ہٹ گئے۔ گاتھوں کا پیچھے ہٹنا تھا
قرآن اپنے فکروں کے ساتھ مزاحمتی دیر تک شر کے کامیوں نے فیصل
اس کے فکروں کو پہچان لیا تھا۔ لہذا انہوں نے دروازے کھول دیئے۔
اپنے فکروں کے ساتھ شرمیں داخل ہو کر محصور ہو گیا اور شر کا دفاع نہ
لگا۔

سورج غروب ہونے کے بعد تاریکی جب پھیل گئی تو اہل شر پر دست

اور جب شرکی فیصل کے اوپر سے بنی ساریس کے حکم پر سبکدوش ہو گئے۔
تو وہاں میں بنی اور گاتھوں کے اندر ہوش مارے جاتے تو وہی طور پر گاتھ
کچھنے والے ہتھوں کے آگے بڑھنے کا سلسلہ بن کر رہا۔

اب شر پر قبضہ کرنے کے لئے گاتھوں نے ایک نیا طریقہ استعمال کیا اور
دوہائے نامیر پر جو بنی بنا ہوا تھا وہ بیٹ اسجد کے مقبرے تک جاتا تھا۔ گاتھ
گزرے ہوئے بیڑیاں لگا کر مقبرے پر چڑھنے لگے۔ وہاں بنی ساریس کا ایک
دستوں کے ساتھ مقبرے کی حفاظت پر مامور تھا۔ اس لئے کہ مقبرے پر چڑھنے سے
شر میں داخل ہو جانا آسان تھا۔ چنانچہ اس سارے نے حکم دے دیا کہ مقبرے سے
مرمری تختے نصب ہیں انہیں توڑ ڈال کر دشمن پر برساؤ۔ اس سارے کے اس حکم
مطریقوں نے ایسا ہی کیا۔ پتھروں کی یہ بارش ایسی سخت تھی کہ گاتھ اپنے لیے
نیچے اترے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ ہوش یہ عمل بھی ناکام رہا۔

دوسری طرف گاتھ بارہائے والے نہیں تھے۔ اس لئے کہ وہ بیڑیوں
علاوی تھے۔ اس قدر تسلی سے وہ بنی ساریس کے سامنے بے بس ہوئے۔
تھے۔ وہ عمل کے طور پر انہوں نے شر کے اندر گھر مستقل چھاؤنیاں بنا لیں،
اندر نہ پہنچ سکے اور دوہائے نامیر کو بھی روک دیا گیا تاکہ کوئی جہاں روم شر
تک نہ آ سکے۔

اس کے علاوہ گاتھوں نے پانی کی وہ بنی بھی توڑ دی جس کے دروازے
پہنچا تھا۔ اس کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ روم شر کے تمام پانی سے محروم ہو گئے۔
کے لئے دروازہ قسطنطنیہ کی طرف بھی ختم ہو گیا۔

شر کے مضائقے سے جو لوگ شر میں ہر گھسور ہو گئے تھے وہ ان میں
ہو گئے۔ وہ کہتے تھے کہ یہ کیا مملکت ہے۔ شر کو دشمن کے حوالے کر کے
لینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر شر گاتھوں کے حوالے ہوتا ہے تو انہیں
گاہ اور تانہ پھل میسر ہوں گے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پہلے
محاسن میں جا کر نہائیں گے۔ بنی ساریس نے حکم دیا کہ مضائقے کے
لگنا چاہئے ہیں وہ جانتے ہیں وہ لوگ جو شر کے محاصرے سے تھک آ چکے
نکل گئے۔ گاتھوں نے بھی ان سے کوئی قرض نہ کیا تھا۔ گاتھوں نے چونکہ
محاصرہ کر لیا تھا۔ شر میں وہ پانی بھی نہیں آئے دے رہے تھے۔ خوراک بھی
میں آتی رہ کر دی تھی۔ لہذا اس موقع پر بنی ساریس نے ایک خدا لکھ

انہوں نے جس کی طرف روانہ کیا۔ اس خدا کا منہ کچھ ہوش تھا۔
انہیں نے شیشہ کے احکامات کی قسطنطنیہ کی ہے۔ اور روم شر کی کھیاں شر پر قبضہ
کے بعد شیشہ بھرا دی ہیں۔ وحشی گاتھوں نے ہم پر اس طرح سے شروع کیے
کہ ان کے یے شر پر قبضہ کر لیں گے۔ ہائی رہے ہمارے حالات تو کاش یہ بہتر
نہ ہو۔ قدر میرے ساتھ لکھ رہے اس کے ساتھ گاتھوں کا مقابلہ کرنا آسان نہیں رہا۔
وہ بڑے رتھے پر پھیلا ہوا ہے اور سندھ سے منتقل ہے اس وجہ سے رسد نہیں

کے اندر رہنے والے رومنوں کی روش ہمارے متعلق بھی تک امچی ہے لیکن
وہ سے ان کی روش بدل بھی سکتی ہے۔ ان کی وہ سی ماہی کی آزمائش ہواشت
ہو۔ میرے شیشہ یہ صورتحال پیش نظر رکھتے اگر وحشی کا ساہب ہوئے تو ہم اعلیٰ
نہاں دیکھ جائیں گے۔ اور ہماری فوج چاہے ہو جائے گی۔ ہمارے متعلق عام رائے
اس روم شر اور ان کے شر میں کو برادر کر دیا۔ جنہوں نے ہم سے دلاواری
اپنی حفاظت خطرے میں ڈالی۔

وہ تک زندہ ہوں شر نہ چھوٹوں گا تاہم سب کچھ آپ سے صاف صاف کہہ
دے گا۔ یہ کہ ہمارے لئے خاصی بڑی رسد کے ساتھ ساتھ اتنا لکھ بھی روانہ
کرنا۔ خود اس گاتھوں کے مساوی ہو جائیں اور ہکڑت کر ان کا مقابلہ کریں
وہ ہم کریں۔

اس کا یہ خلائی کے بعد دو من شیشہ جس کی فورا حرکت میں آیا۔ سب
کے کیا سے قتل رکھے والے ترکوں کا ایک لکھ بنی ساریس کی مدد کے
لئے۔ یہ ترک انتہائی جنگجو اور غرور تھے وہ جانتے تھے کہ گاتھوں نے روم
کا ہے۔ اور وہ انہیں روم میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ ترک چونکہ
دشمن کے خوب واقف تھے اس لئے کہ باغی میں انہوں نے مشرق میں
اور مغرب کی طرف بھاگ جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ لہذا ان ترکوں نے خان
دور روم شر کی طرف بڑھے۔

ان کا یہ دو شش وال چال خوب کامیاب رہی اور وہ آسانی سے شر کا محاصرہ
کاتھوں کے پاس سے گزرے اور رات کی آدھی میں وہ روم شر میں داخل ہو

سب سے آگے کے بعد انہوں نے وحشی سور قبائل کا ایک لکھ بھی بنی

مہا کی ہتھ پڑا ہونے لگی۔

شر کے اندر جو پہلے سے دامن لگا رہے تھے اور جو اب تک گانھوں کے باقی
تھے آئے تھے۔ بنی ساریس کے ساتھ دھجے ہوئے اب تلکیں بڑا دھت کرتے
تھے۔ اب انھوں نے خود بنی ساریس سے اصرار کرنا شروع کیا کہ
دست بدست جنگ کرنے کے لئے شر سے باہر نکل کر میرے کرتے شروع کرے
یا ایک وفد بنی ساریس کے پاس گیا اور اس سے التجا کی کہ گانھوں سے
ارکے فتح حاصل کی جائے۔

بنی ساریس نے انھیں سمجھانے کی کوشش کی کہ میرے پاس کوئی فتح کا جادو تو
میرے پاس ہے۔ یہاں ہاوی صرف حیر کن استعمال کرتے ہیں۔ سواروں کے پاس تلواریں
ہوتی ہیں۔ حیر کن نہیں ہوتے۔ لہذا یہاں فوج سے ساتھ پڑنا ہے تو ہم ان سے
جیتیں۔ سواروں سے مقابلہ ہوتا ہے تو ہم اتنے فاسلے پر ان پر حیر چلاتے ہیں جہاں
ان میں فوج پر بھی کوئی کام نہیں دے سکتیں۔

اس دست بدست جنگ میں ہمیں نقصان اٹھانے کا اندیشہ ہے۔ شہروں کا زور جب
بنی ساریس نے شر سے نکل کر حملہ کر دیا۔ وہ گانھوں کے کیمپ کے اندر پہنچ
اور ان کے سے شر فکریوں نے اسے گھیر لیا۔ آہم بیٹی مشکل سے بنی ساریس اپنے
میں کے ساتھ اس گھیراؤ سے بھاگے۔ اس جنگ میں دونوں کو خاصا نقصان پہنچا۔ اور
ان مشکل اپنے بچے کے فکروں کو لے کر دوبارہ شر میں داخل ہونے میں کامیاب

اب موسم خزاں ختم ہوا تو بنی ساریس نے ہر طرف رسد اور ٹک کے لئے اپنے
بچے۔ اس کے علاوہ اس نے اپنے ایک جرنیل پر دو گھوڑیں اور اپنی بیوی انطویا کو
لے کر داکو دہاں سے وہ ٹک حاصل کریں۔ بنی ساریس کی بیوی انطویا نے
وہ بی اور غصا ہوا فکروں سے لے کر وہ دم آگیا۔ اس سے بنی ساریس کو
بے ہوشی ہوئی۔

اس ششما مشین نے بھی بنی ساریس کی مدد کے لئے اپنے ایک جرنیل جان کو
مادوں کے ساتھ دم کی طرف روانہ کیا۔ یہ جان انتہائی دلیر اور جرات مند جرنیل
تھے۔ خوریز جان کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ یہ خوریز جان اٹھ سو سواروں کے ساتھ
اسے حاصل پر اترا اور مدد پہنچ گیا۔ اس کے آنے سے بھی بنی ساریس کو بڑی
مدد ملی۔ اب بنی ساریس نے گانھوں پر حملہ آور ہونے کا پھر یہاں طریقہ شروع کر دیا

ساریس کی مدد کے لئے پہنچ گیا۔ یہ سوار قبائل دی تھے جو بعد میں اسلامی
کھلائے تھے۔

ترکوں اور سوار قبائل کی طرف سے ٹک لے کر بنی ساریس اور اس
جوصلے ہند ہو گئے۔ اب اس نے اپنے حق میں غنیمت قبائل سے کام لیا۔
پہلے ان 'دوسرے ترک اور تیسرے سورت گانھ سے لڑائی کا طریقہ اس سے
کہ ہر مددہ بن 'ترک اور سورت شر سے باہر نکل کر گانھ قبائل پر حملہ
انہیں بے پناہ نقصان پہنچا کر تیزی سے شر کی طرف لوٹے۔ جب گانھ ان
ہوئے شر کے قریب آتے تو شر کی فیل کے اوپر سے کشتیوں کے اڑتے
دیکھتے ہوئے انھوں کی بارش گانھوں پر کی جاتی۔ اس طرح اس طریقہ
ساریس نے گانھوں کو بے پناہ جانی اور مالی نقصان پہنچانا شروع کر دیا تھا۔

دم شر کا رتبہ چونکہ بہت وسیع تھا اس لئے گانھوں کا کیمپ بھی ختم
نکھرا ہوا تھا۔ بنی ساریس کے تحریک کار سوار ایک چھوٹی کمانڈ کرتے ہیں
کر دیتے۔ رات کی تاریکی میں سورت بن اور ترک باجہ نکلتے اور جو گانھ قب
تجزیہ کر ختم کر دیتے اور گھوڑوں پر خود قابض ہو جاتے۔

ان حملوں کے علاوہ بن 'ترک اور سورت قبائل نے یہ سلسلہ بھی شر
خالی گاڑیاں سے کر میدانی علاقوں کی طرف نکل جاتے۔ گانھوں کو جب چاہے
نقاب کے سے تیار ہوتے۔ اس لٹا میں معلوم ہوتا کہ سورت بنی گاڑوں
قریب پہنچ گئے۔ گانھ جب ان پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرتے تو پہلے
فیل کے اوپر سے ان پر چھرا اور ٹک برساتی جاتی۔ اس طرح بنی ساریس
نقصان پہنچانے کے لئے مختلف حربے استعمال شروع کر دیتے تھے۔

اس قسم کی جنگ کرتے ہوئے بنی ساریس نے گانھوں کو تنہا
کے علاوہ اپنی رسد اور ٹک کا سامان فراہم کرنے کے لئے روکا۔ اور
لانے کے لئے بنی ساریس نے مستقل دائی پھولی پھولی کشتیاں تیار
دروائے باہر کے راستے جو رسد اور ٹک لے گا ہر سلسلہ منتقل ہو گیا تھا۔
گانھوں کی ناکہ بندی ان کشتیوں کو نہیں روک سکتی تھی۔ اس لئے
کھڑے ہو کر کشتیوں پر صرف حیر برسا سکتے تھے۔ جب کہ بنی ساریس
کے لئے کشتیوں کے دونوں طرف ٹکڑی کے ٹکڑوں کی دیوار کھڑی کر
کشتیاں سامان لے کر بحفاظت دم پہنچ جاتی تھیں۔ اسی ٹکڑوں میں

قائد وقتے وقتے سے کردہ درگاہوں کے فکروں کے دستے شہر سے نکل کر
آور ہوتے۔ انہیں بے پناہ تصنیف پہنچانے، جسے کے عالم میں جب گاتھ اس
ہوئے شہر کے قریب جاتے تو ان کی ہتھوں اور آگ سے خوب تواضع کی جا
گاتھوں کا فکرو گتھ کر کافی کم ہو گیا تھا۔

جنگ جب طویل پڑ گئی تو گاتھ اپنی کامیابی سے بالکل مایوس ہو گئے اور
صلح کی بات چیت شروع کر دی۔ امن کا ایک وفد ایک اعلیٰ ترعیں
ساریوں کے پاس پہنچا اور کہا کہ لڑائی فریقین کے لئے مصیبت کا باعث ہے
مگر یہ ہے کہ صلح کی شرمیں ملے ہو جائیں۔ انہوں نے بنی ساریوں سے
مشتیں کے قوانین کا احترام کہتے ہیں۔ ہم نے اپنے یہاں رومن ہتھوں کی
ہے۔ بنی ساریوں کو چاہئے کہ یہ حقائق سننا تک پہنچا دے۔ اور جس
اب تک اسے مل چکا ہے اسے کافی جانے اور اپنا فکرو لے کر واپس چلا جائے۔
اس پر بنی ساریوں نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کا شان
ہے۔ یہ میرے آقا کی سرکشتی ہے۔ در اس حال کا کر کر رہے ہو۔ جس کا
شہنشاہ مشتیں ہے۔ یہ شہر جس میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں یہ اصل میں رومنوں کا
کا ہر مل و دولت میں رومنوں کا ہے۔ خداوند میں میں سے جیوں گا اور
پر انکشاف کروں گا جس کا تم ذکر کرتے ہو۔ اس پر گاتھوں کے سامنے نے ہاتھ
ہم سبھی تمہارے حوالے کرتے ہیں۔ افریقہ پر قبضہ بھل کر رکھتے ہو۔
خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس پر بنی ساریوں کہنے لگا۔

میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کے جواب میں پورا
کو دیتا ہوں جو سب سے بہت بڑا ہے۔ گاتھ لمانڈے نے اس تجویز کو
کہ ہم آپ لوگوں کو جوبنی اٹل کا صوبہ کہنا دیتے ہیں جس میں نید شہر میں
طاوانہ ہم سالانہ خراج بھی ادا کرتے رہیں گے۔ بنی ساریوں نے ہر بلا اور کسی کا
مجھے شہنشاہ کی اہاک میں کوئی حد کسی کو دینے کا اختیار نہیں آفر
تاکام رہی۔ اس کے بعد گاتھوں نے یہ تجویز پیش کی کہ ہم صلح کی فکرو
رومن شہنشاہ مشتیں کی طرف بھیجتے ہیں۔ بنی ساریوں نے اس تجویز کو
میں نے جنگ ہتھی کر دی گئی اور گاتھوں نے اپنا ایک وفد مشتیں سے
لئے تختیہ روانہ کر دیا۔

جنگ عین میں نے لئے ہتھی ہو گئی۔ دشمن نے اپنے سیر

میں اپنے بنی ساریوں نے جنگ کے آغاز سے پورا فائدہ اٹایا اور اس نے
رومنوں کی آمد کے لئے راستہ کھول دیا اور دروازے کاہر کے راستے روم کے لئے ہے
جس سے بھی آئے گا۔

اس کے بعد گاتھوں نے جتنے قلعے فتح کیے تھے۔ بنی ساریوں نے ان سب پر قبضہ
اپنے کمانڈر دستے مقرر کر دیئے۔ گاتھوں نے اسحاق کہا کہ اللہ کے جنگ کی
تیم کی جا دیں بلکہ توڑی جا رہی ہیں۔ بنی ساریوں نے اس اسحاقوں کا کوئی

کام نہ کیا۔ شہنشاہ دشمن حرکت میں آیا اور چند دستے اس نے ہانی کی فیل ہوئی
پہلے سے روم شہر میں داخل کر دیئے۔ جب یہ دستے چلتے پھرتے تھے تھے تھے تھے
نہ دھوکا دے رہے تھے انہوں نے اسیں گھیر لیا اور اس کا قتل عام کر دیا۔ اپنے
جائے پر گاتھوں کے شہنشاہ دشمن کو بے حد خفا تھا۔ تاہم چونکہ
اور تھا تو اس کوئی عمل قدم نہ اٹھا سکا۔

اور بنی ساریوں کو دو بیانات ملے۔ جن کی وجہ سے گاتھوں کے مقابلے میں
اور اس میں پھر آواز ہو گئیں۔ ایک مقام گاتھوں کے شہنشاہ دشمن کی
تھا جو اپنے شہر سے طرقت کی بنا پر روم شہر کو رومنوں کے لئے کرنے
اور سر ریچھ اٹلی کے اسقف اعظم کی طرف سے تھا جس نے رومنوں کو ترتیب
بے شہر گاتھوں کے قبضے سے نجات دلانے۔

ساریوں نے سواروں کے دستے اور اور بھیجے شروع کر دیئے۔ جو جا جا پہنچا
طاوانہ اپنے جرنیل خورج ہاں کو بنی ساریوں نے تاکید کر دی کہ جہاں جائے
لشکروں پر قبضہ کرے۔ نیکس واپس کا راستہ نکلا رکھے۔ جان نے اپنے جھے
ساتھ پیش قدمی کی اور ایک شہر رومنی پہنچ گیا جو اپنے ریا گتھ کی مشہور بندرگاہ
شہر کا صرف ایک روز کی مسافت پر تھا۔ اس پر رومنوں نے گاتھوں کے
ن ایک طرح سے کمر توڑ کر رکھ دی تھی۔ اسی دوران بنی ساریوں کو خبر ملی
شہنشاہ مشتیں کی طرف سے اس کی مدد کے لئے ایک بحری بیڑہ اور فکرو گونا کی
بڑا جب بنی ساریوں فوراً ساحل پر پہنچا اور اس بیڑے کا استقبال کیا اور
رومیا کہ امدادی فوج کا کمانڈر نری تھا جو بنی ساریوں کو اچھا نہیں سمجھتا
شہنشاہ کا ایک خط بھی نری لایا تھا۔ دو رخا رے نے بنی ساریوں کے حوالے

اس خطا میں نری کو چاریت کی جتنی حق کی سلطنت کی بیہود کے لئے ۔
 ہو اس میں بنی ساریس کی فراہم داری کرے۔ بظاہر بنی ساریس کو قرار
 لیکن اسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ بیہود سلطنت کی قید لگا دی گئی ہے اور
 تو بیہود سلطنت کا غدار پیش کرتا ہوا حکم ماننے سے انکار کر دے گا۔
 نری نے آتے ہی یہ تجویز پیش کر دی کہ سہت فوج اور نئی فوج کو مل کر کام
 کرنا چاہئے تاکہ جلد سے جلد آخری فیصلہ ہو جائے۔ بنی ساریس نے
 ملک ہے۔ اس نے نری کو سمجھا چاہا کہ لڑائی مناسب نہیں ہے۔ لہذا
 حواگی کے لئے مطلع کر دینا چاہئے۔

نری اصل حقیقت سمجھ رہا تھا۔ اس نے بنی ساریس سے کہا
 کہ۔ اس لئے کہ فوجیں جاندار تک گاتھوں میں گھس گیا تھا۔ نری کے
 لئے اسے ایک طرح سے کھیر لیا تھا۔ اور اس کی جان بچنے میں پڑی تھی
 کہ بنی ساریس فکر کے ایک حصہ کے ساتھ جان کی مدد کے لئے چلا
 عدم موجودگی میں وہ گاتھوں کے خلاف اپنی مرضی سے قدم اٹھا سکے۔

اپنی دونوں جب نری اور بنی ساریس کے دو حیران اختلافات ہو رہے
 کہ ہستان انہیں کے دونوں سے وحشی برہمنی قبائل کا تعلق مدد ہوا شرع
 میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ چونکہ وہ گاتھ قبائل ہی کے بنائی تھے
 کہ صرف ہوا کہ اگر یہ وحشی برہمنی قبائل کے ساتھ مل گئے تو
 قبائل پر قابو رکھنا اس کے لئے مشکل اور ناممکن ہو جائے گا۔

ان بنی دونوں ایک اور مصیبت نمودار ہوئی تھی کہ اسی زمانے میں
 آسمان پر ایک دم دار مارہ نمودار ہوا۔ اس کا سر مشرق کی طرف تھا
 تھے کہ یہ اپنے پیچھے آتش دم چھوڑنا جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کی
 سی ہے اس دم دار ستارے سے حلقہ دمیں شیشہ بنسے لے اشد
 اس نے کہا۔

خدا کی قدرت سے آسمان زمین پر حوازن کھڑا ہے۔ ایک ستارہ
 ہے۔ یہی سمجھا جاتے کہ یہ دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان ہے البتہ
 ہونے کے حلقہ کچھ نہیں بتایا جاسکتا۔ اس دم دار ستارے کے نمودار
 روس شیشہ بنسے کے دل میں یہ خیال اٹھ کھڑے ہوئے کہ اس
 بنی ساریس۔ گمراہی کا قلم رکھنے کا جو انتظام کیا ہے تو وہ درست ہے۔

یہی کہ اس پار سے وحشی برہمنی قبائل کے نمودار ہونے پر آسمان پر نمودار
 صائی دیکھنے کے علاوہ اس دونوں بنی ساریس کے ساتھ ایک تیسرا بڑا حادثہ بھی
 اور یہ کہ اس نے اپنے ایک پہ سلاہر قسطنطین کو چالکی دے دی تھی۔
 یہ یوں ہے کہ قسطنطین نے دیوتا شمس سے نکلے ہوئے ایک دمیں امیر سے
 ان نہایت قیمتی نواریں لے لی تھیں۔ ان بھینروں کے دستے خالص سولے کے تھے
 اور ہیرے جواہرات حمے ہوئے تھے۔ جب اس دمیں امیر نے اپنے یہ
 قسطنطین سے طلب کیے تو قسطنطین نے وہ نغیر واپس کرنے سے انکار کر دیا۔
 اس امیر نے قسطنطین کی اس مردانگی کی شکایت بنی ساریس سے کی۔ بنی
 ساریس نے ان دنوں کی حفاظت کو بہت اہمیت دیا تھا۔ لہذا اس نے قسطنطین کو
 ساریس کا کہ جس دمیں سے اس نے وہ دونوں بھینرے چس فوراً واپس کر
 ساریس کا یہ حکم پا کر قسطنطین بڑا غصہ ہو گیا۔ اس نے نہ صرف یہ کہ بھینرے
 ساریس کو روک کر دیکھ کر وحشی عیسوی و غصب میں سوچ پڑا کہ بنی ساریس پر مدد
 بنی ساریس کو قتل کرنا چاہتا تھا لیکن بنی ساریس نے اسے بھڑکا دیا اور اس
 قسطنطین کو گرفتار کر لیا۔ بنی ساریس نے اسے موت کی سزا دے دی۔
 کسی حد تک بنی ساریس پر تھا ہوا کیونکہ وہ موت کی سزا سننے پر
 ہی تھا۔

اس کا بنی ساریس کو ڈر اور خدشہ تھا۔ کہہ انہیں کے دونوں سے نمودار
 وحشی برہمنی قبائل نے اپنے بھائی بھوہ گاتھوں کے ساتھ گھمبڑ کر لی اور
 وحشی قبائل حملہ ہو کر۔ پس کے قصبوں پر حملہ آور ہونا شروع ہو گئے
 بنی ساریس اعلیٰ دستوں کو فوجی تربیت دے رہا تھا۔ اس نے اپنے
 اسروں کو اس کام کے لئے ٹھن بہت میں بھیج دیا تھا کہ ملک۔ بنے کی
 تربیت یافتہ بھائیوں کو برہمنی اور وحشی گاتھ قبائل سے مدد استعمال کیا

یوں جنگ کے طوفان دھماکا تھا تاکہ وحشی قبائل کو تھا کر جنگ ختم کرے پر
 کہ جسکی جنگ جلد سے جلد ختم کرنا چاہتا تھا۔ نری کو یہی تاہم نہیں
 ختم کر سکتا۔ نری طرف بنی ساریس نری اور بنسے کی س دے سے
 وہ چاہتا تھا کہ پہلے وہ اپنی مدد کے لئے تیار کرے اس کے بعد برہمنیوں
 قبائل کے خلاف حرکت میں آئے۔

بعد ایرانیوں پر حملہ آور ہو اور ان سے اپنے پرانے انتقام لے لے کہ شہنشاہ
جلد مدعی سلطنت پر حملہ آور ہو اور مشرقی سرحدوں کو خطرے میں آں دے۔
رفت کا کوئی سامان نہیں۔ یعنی ایرانیوں کے لئے یہی بہتر ہے کہ اس گونا گوں
میں وہ دوسروں کی مشرقی سمت پر حملہ آور ہوں تاکہ دوسروں کی دن بدن بڑھتی
ادبک ہو جائے۔

اس کے شہنشاہ و جنس کی طرف سے یہ اطلاعات ملنے پر مدائن (یہ شہر مدینہ کے
دور سے کوئی پچیس میل جنوب مشرق میں ہے۔ یہاں پہلے حکماء کا محل تھا۔
اب اس پر گرجا ہے۔ اس شہر کا پرانا نام سبب سبب سبب اس پر
ان نے اس شہر کا نام سلیم کی آباد رکھا۔ اس کے بعد ساسانیوں نے اس پر
سے آباد حکومت بنایا۔ نو شیرواں نے اس شہر میں ایک بڑا محل بنایا۔ اس کی
تعمیرات تھیں۔ اور اس کے آباد اسی تک باقی ہیں۔ عرب اس محل کو کراکر کر
عربوں نے اس شہر کا نام مدائن رکھا۔ مدینہ کی جمع ہے مدنی سے شہر۔
دور شہر آباد ہو چکے تھے اس لئے مدائن مودوں نام بھجوا گیا۔ نو شیرواں کے
آبادیوں مدائن بھی کہتے تھے۔) شہر میں ایک محل بنائی گئی تھی۔ اس موضوع
نو شیرواں، قحطی تنہید کی سے سوچنے کا تھا۔ پھر وہ دوسروں پر حملہ آور ہونے
کا ارادہ سے تیار ہوا رہے لگاتار۔

مصر میں مذکور رامنور کو ایک بیرونی چوکی اور تجارتی مراکز کی حیثیت
دہاں وہاں سے کچھ عرب تاجر چین کا ریشم اور عرب کی خوشبوئیں لے کر
ان کے لئے دوسروں کو ان کے پاس وقت مدائن کے منتقل خاص خطرناک

نہ انہوں نے دوسروں کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ انہوں کے شہنشاہ و جنس نے
ان کے پاس بیٹھے تھے۔ وہ راہبوں کے ہمیں میں مقدس مقامات کی
تلی سے قطعیت ہوتے ہوئے مدائن پہنچے اور شہنشاہ سے کہا کہ جنس
حاصل کرنا ہر ماہ اور یہ قوت حاصل کرے کے بعد وہ ایرانیوں پر حملہ
داس سے پہلے ہی ایرانیوں اور دوسروں کے خلاف اعلان جنگ کر دینا چاہئے۔
اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ شہنشاہ ایرانیوں کے ہاتھوں کے شہنشاہ و جنس کو کیا
میں راہبوں کی اس اطلاعات پر جنس فکر مند ہو گیا۔ اس نے حیاں کرنا
لی میں جنگ بلا تاخیر لقمہ ہو جانی چاہئے۔ و جنس اور انہوں کو طبعاً تاکہ

انہی دنوں پہلی ساریس اور برسی کے درمیان اختلاف رائے اور مخالفت
پر تھی۔ لہذا اس مخالفت سے گاتھوں کے شہنشاہ و جنس نے فائدہ اٹھاتے ہوئے
کے شہر میاں کا محاصرہ کر لیا۔ اس محاصرہ میں گاتھوں کے شہنشاہ و جنس
برگزیوں کو بھی اپنے ساتھ لایا۔ اس طرح گاتھوں اور برگزیوں نے مل کر
میاں شہر کا محاصرہ کر لیا۔

پہلی ساریس نے اپنے لشکر کا ایک حصہ اپنے دو مکانداروں کو
فرستادہاں پہنچ کر مصوبین کی آمد اور کریں۔ وہ دونوں مکاندار پہلی ساریس کے
پہنچ کر تھے لہذا وہ چاہتے تھے کہ پہلی ساریس کے بجائے یہ حکم انہیں
سے ملے۔ اصل میں وہ دونوں مکاندار میاں کا کردہشتی گاتھوں اور برگزیوں کا
ہونے دار تھے۔ اور خوفزدہ تھے کہ کہیں وہ برگزی اور گاتھوں کے ہاتھ
جائیں۔ اس لئے وہ مدائن چلا رہے تھے کہ ایسا حکم انہیں پہلی ساریس نے
طرف سے دیا جائے۔

اس طرح میاں شہر کی مدائن کے لئے تاخیر ہوئی اور بدوقت دوسروں
کو کوئی مدد نہ پہنچ سکتے کے باعث مصوبین نے برگزیوں اور گاتھوں کے
دینے۔

دوشتی حملہ آور شہر میں داخل ہوئے تو لوگوں کو بے بسی و غم کی حالت
انہوں نے گرفتار کر لیا۔ میاں شہر کے حاکم کے حرم کے کمرے کے
لوگوں کے لئے مال دیا۔ فتح مند کی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میاں سے
دستے گاتھوں کے شہنشاہ و جنس نے راجنا شہر کی طرف روانہ کئے تاکہ وہ
میاں شہر کا محاصرہ دہاں رہا جا بھی کریں۔ اس کے علاوہ گاتھوں سے
ایک اور بھی قدم اٹھایا۔ اس نے قاصدوں کے دو گروہ راہبوں کے بھیجے
شہنشاہ نو شیرواں کی طرف روانہ کئے۔ یہ راہب مقدس مقامات کی بدولت
سے قطعیت سے ہوتے ہوئے مدائن شہر پہنچے اور شہنشاہ ایرانی نو شیرواں سے
جنس مغرب میں خواہ مخواہ رہ چکے ہیں اور برابر طاقت بڑھاتی
کیونکہ مشرقی جانب شہنشاہ ایرانیوں سے اس کی صلح ہو چکی ہے۔ گاتھوں نے
لے اپنے راہب لہ قاصدوں کے ذریعے سے ایرانیوں کے شہنشاہ نو شیرواں سے
کیا تھا کہ کیا شہنشاہ ایرانیوں یہ ساری صورت حال سمجھتے ہوئے خاموش قیام
بیٹھا رہے گا۔ یہاں تک کہ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے کم اہل حسنین روانہ

اس کے لئے جلا وطنی کی سزا تجویز کی تھی اور اسے اسے اپنے پاس بلایا۔ اسے
اسے ترخانوں میں با اطمینان زندگی بسر کرنے کا موقع فراہم کیا۔

اسے کے پیش نظر شمس نے اپنے قاصد بھوکر گاتھوں کے شہنشاہ و شمس کو
کہا کہ گاتھوں کا شہنشاہ و شمس دروازے پر کے پار ایک حکومت بنائے اس کا وہ
کا ایک وہ دوسروں کے شہنشاہ شمس کے نائب کی حیثیت سے زندگی بسر کرے
اس کے شہنشاہ و شمس نے اس تجویز کو قبول کر لیا۔ شمس کے لئے و شمس کا
اسے حیدر افغان تھا۔

اسے و شمس کے ساتھ یہ معاملے ہوئے کہ شمس کے پاس یہ جہ پہلی کہ
اسے یہ معاملہ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس پر سب حیران رہ گئے۔ اس
نے یہ اطلاع ملی کہ گاتھ بلی ساریوس کو شہنشاہ بنالینے پر آمادہ ہو گئے
بلی ساریوس نے یہ پیشکش منظور کر لی ہے۔

اسے شمس نے نہیں بلکہ شہنشاہ پر ایک بجلی کی گئی۔ انہوں نے سوچا
بلی ساریوس کا حجاز کرتے ہیں اہلی کے باشندوں نے اس کی عمرانی میں ہر قسم کی
مصلحت کی ہیں۔ اور اس نے دعا کو محفوظ رکھا ہے۔ اہلی پر اس کا قبضہ ہے۔ بیڑہ
اسے اور افریقہ اسے اور شہنشاہ تسلیم کر لے گا۔ اگر ایسا ہو گا تو بلی ساریوس
بلی شمس کی قہر اور عزت ختم ہو کر رہ جائے گی۔

اسے بلی ساریوس ایک سوچی سمجھی مداخلت کے تحت کام کر رہا تھا۔ اس نے اپنے
اور رفیقوں کو جمع کیا اور کہا کہ اگر پورا ملک اہلی شہنشاہ تسلیم کر دے
بلی افریقہ بھی اس کے ماتھے پر جائے اور گاتھ شمس کے سامنے سر تسلیم خم
کے اور اس صورتحال کو تمام صورتوں پر ترجیح دے دیں۔ اور یہ سب کچھ
بلی تفصیل کے بغیر میں کر سکتا ہوں۔ بلی ساریوس کے رفیقوں اور مشیروں نے
اس کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔

اسے ہوا تھا کہ بلی ساریوس نے اپنے شہنشاہ بولنے کا اعلان کر دیا۔ گاتھوں اور
اسے مشیروں اور رفیقوں نے بلی ساریوس کو شہنشاہ بنانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس
نے ایک شرط عامہ کی کہ اطاعت حاکم رعایا میں گاتھوں کے شہنشاہ و شمس اور
گاتھ عراق کی مجلس شوریٰ کے مدد دیا جائے گا۔

اسے نے بلی ساریوس کی اس شرط کو منظور کر لیا۔ چنانچہ بلی ساریوس اپنے
گاتھ رعایا شہر پہنچا۔ شہر کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ اور اندر گاتھ بھرے

رکنا چاہتے تاکہ وہ سرحد پار کے دشمنوں کے خلاف دھماکوں کے دھماکے
دیں۔ شمس نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ بلی ساریوس کو فتح کے ساتھ شہنشاہ
کہ اگر ایرانیوں کا شہنشاہ نو شیردان روم پر حملہ آور ہو تو اس کی مدد کرے۔
اسی سال رومن سلطنت میں چند اہم واقعات رونما ہوئے۔ پارسیوں
کے کچھ کارکنوں نے رائل مائیکل چمے اور قلمی شہرے کو لاکر ایک
کر لیا جو جنگ میں بڑا سودمند ثابت ہو سکتا تھا۔ اس مادے کا نام آتش بنایا
اور اس اہم کام کو وہ یہ کہ شمس نے سرحدوں کی حفاظت
چوکیاں قائم کر دیں۔ اس کی صورت یہ تھی کہ کافی ہمدی کے اوپر پتھروں
کر لیا جاتا۔ اس میں ایک بار دو ہفتے بعد دیتے جب کوئی خطرہ پیش آتا ہے
کے لوگ بال بچا کو اور مویشیوں کو لے کر اس جگہ سے بچے جاتے۔
دشمنوں کا مقابلہ کرتے۔

تیسرا اہم واقعہ جو اسی سال رونما ہوا وہ یہ کہ اس سال وقت بروز
سن بدلا گیا۔ پچیس ہجری کی تاریخ سے برسوں کا حساب کیا جاتا تھا۔ اس نے
سنوں کا حساب بھی علیہ اسلام کی پچیس اہل سے ہونا چاہئے۔ اس سال وہ
کے بجائے ۵۳۰ ہجری قرار دے دیا گیا۔

چوتھا واقعہ جو رونما ہوا وہ یہ کہ مشرق کے بحرانی اور بحرانی راستہ
سے ان ممالک فارس، سامان، شہنشاہ، چین، تبت، ساتھ ہی چین، تبت،
بھی آئے۔ اس کے شوق حیرانے ان کی بہت افزائی کی اور شہنشاہ
مکمل۔

پانچواں جو اہم واقعہ پیش آیا وہ یہ کہ شمس اس فکر میں مصروف
اور مغربی کلیساؤں کا تفرق ختم کر کے تمام مذہبی مذاہنے روک دے۔ اس
کو مشرقی ارتھوڈوکس کلیسا پر ترجیح دینا شروع کر دی تھیں اس کی مدد سے
ارتھوڈوکس کلیسا کی حمایت برقی۔ وہ شمس سے بھی کشتی اور انتہائی
دعوت دیا جائے۔ بلکہ لوگ مذہب میں جس جس مسلک پر قائم ہیں
جائے۔

بلکہ نے اپنا پورا مکان راہبوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ جب
کے لئے ایک نیا عایشان محل تعمیر کروایا جس کا نام بیرون رکھا گیا۔ یہاں
سے آئے ہوئے مذہبی راہبوں کو پناہ دے دی تھی۔ شمس نے اپنے

ہوئے تھے۔ یہی ساریس نے گاتھ سرداروں کو بلایا اور کہہ دیا آپ لوگ اس
لوٹ جائیں۔ چنانچہ بہت سے سردار اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔
ہونے کے بعد یہی ساریس نے فوراً اپنے لشکر کے ساتھ خراسان اور شام کی
دیا۔ اس کے بعد وہ گاتھ سردار شرم میں باقی بچے ان کے لئے اس نے اطلاع
سب سردار مدین شمشاد جسٹیس کے امیر ہو۔ وہی تو تھا شمشاد سپہ اور یہی
اس کا فخر تھا کہ

یہی ساریس نے شمشاد ہونے کا اعلان صرف ایک ساراش کے تحت
ساراش کے تحت وہ گاتھوں کو اپنا مسلح اور فراہم ہونا چاہتا تھا۔ اور یہ
کامیاب ہو گیا تھا۔ اس طرح انکی میں لڑائی قسم ہو گئی اور یہی ساریس نے
بہانے بلکہ چار ملک لے لیا۔ ہر گاہوں میں غلے کے جہاز گھبرے ہوئے تھے
اتار کر اس نے ضرور حد لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ اس دوران یہی ساریس
واپس جانے کا حکم ملا اور وہ اپنے لشکر کے ساتھ خراسان روانہ ہو گیا۔



اور کہ میں کسی بن محاب کے بیٹے عبد مہتاب کے بعد اس سے تھے
حاکم بنے۔ اس کا اصل نام مروہ تھا۔ ہاشم لقب تھا۔ عرب میں سردار کا پورا
کہا جاتا ہے۔ اس کا اسم فاعل ہاشم ہے یعنی مدنی کا چورا کہہ والا۔ آپ اس
کے بعد یہ کہہ کے حلیٰ ہوئے۔

ان کے مروہ سے ہاشم بنے کا سبب کچھ اس طرح سے ہے کہ ایک
وقت قحط کا شکار ہو گیا۔ لوگ بالکل نادار ہو گئے۔ عورت اور بچوں نے اس
دیا۔ انہیں کہیں سے بھی خوراک میسر نہ آتی تھی۔ مروہ کو قریش کی حالت
اور اپنی دولت ساتھ لے کر ادھ شام کی طرف ہجر کیا۔

وہاں سے بہت دیر بعد وہاں میں روئیاں خریدیں۔ ساریس اور حمیرا
پر دو کر کہہ کر لائے۔ یہاں پہنچ کر تمام لوگوں کی دعوت کی۔ روئیاں اپنے
اوتھ جن پر روئیاں لٹی گئی تھیں انہیں نزع کر کے پانی دی، لوگوں میں پانی
بڑی پے توں میں الٹ دیں۔ اور روئیاں کا چورا اس میں ڈال کر تیرے بنایا
خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ قحط کی جان بڑا مصیبت کے بعد پہلی بار فراوانی
انہیں کھانا نصیب ہوا۔ اسی سبب سے اس کا نام مروہ سے ہاشم مشہور ہو گیا۔

بعد قحط کے لانے میں ہاشم نے اپنا یہ معمول بنایا تھا کہ وہ قلعین سے
یہ لے کر دیتے اس کی روئیاں بکواتے اور تیرہ تیار کیا جاتا اور وہ اپنی قوم کی

اسے زیرک اور مدد تھے اپنے فرائض کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام
دے دیتے تھے۔ انہوں نے مٹی میں چری حوض بنا کر پانی
پانی، پانی اور حسیں معاملات کی بدولت انہوں نے قریش کی تہارت کو چار

مشاد سے ہاشم مراست کر کے یہ فعل جاری کر دیا کہ جب قریش کا مال
میں آئے تو اس پر لگے نہ لگایا جاتے۔ اس کے ساتھ ہی جٹ کے
ی قسم کا حکم نامہ حاصل کیا۔ چنانچہ جب قریش کے کاروان تہارت
آتے تو قیسر مردم بڑی عزت و حرمت سے۔ تاہم مقدم کر دیتے۔

قزاق اور رانی کے باعث راستے محفوظ نہ تھے۔ مگر ہاشم نے مختلف قبائل
اس سے مقدم کیا کہ وہ قریش کے کاروان تہارت کو ضرر نہیں پہنچائیں گے۔
اس میں مسوں نے تہار کی سر زمین میں قریش کے لئے وہ تہار کی سفر راج کے
نہ ہر گاہی تھا۔

ان کے لشکر اور خورد و نوش کی سموت کیم پہنچانے کے لئے ہاشم ہر سال بہت
دیر قریش کی بڑی فرائض سے اس معاملے میں ان سے تعاون کرتے۔ ہر
اس رقم ملا۔ پیش کرتے۔ ہاشم کا یہ نام دم کے قریب بڑے بڑے حوض بنا کر
مروہ نے تنوں کے پتے سے محدودیت۔ کہہ غلہ سنی اور عورات میں تھان کو
یہ جو عروں کا اٹھان مر قہب کہتا تھا۔ اسے حراج کی حیثیت کرتے
تھی مدنی پھوہار۔ اور ستو کا حلو بنا کر پیش کرتے۔ جب تک حراج نہ تک
انہیں ہو جاتے تھے یہ پراہن کی حیثیت کرتے رہتے تھے۔

تقریبی ایام میں ہاشم آخری مرتبہ جب تہارت کے لئے شام جا رہے تھے
وہاں میں چند دن کے لئے قیام کیا۔ عرب کے باد میں ایک عورت پر آپ
کی حرکت و سکنت سے شرف و فراست چلتی تھی اور وہ عورت مسن و
ب ظہر تھی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس عورت کا نام سہمی ہے اور
ماد اس سے تعلق رکھتی ہے۔ ہاشم نے اس عورت کے متعلق یہ معلومات
نے بعد اس کے لئے شادی کا بیٹام بھیجا۔ جو قبول کر لیا گیا۔ اس طرح ہاشم کا

کلیع سلفی نام کی اس خاتون سے ہو گیا۔

سلفی سے شادی کرنے کے بعد باہم بوی کو لے کر شام کے سفر پر آیا اتفاق سے غزوہ کے مقام پر آپ کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت سلفی امید سے ٹھہر کر لوٹ آئیں اور ان کے محل سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شیبہ رکھا گیا۔ تقریباً آٹھ برس تک ٹھہرپ میں اپنی والدہ کے ہاں پرورش پائی۔ اسی دوران میں سلفی کو ان واقعات کا علم ہوا تو انہوں نے مدینہ پہنچ کر بچے کی تلاش دی۔ ان کی آمد اور تلاش کی اطلاع جب سلفی خاتون کو ہوئی تو اس نے سلفی کو اپنے ہاں مقیم دل مصلح رکھا اور ان کی طرف خدمت و عبادت کی سلفی نے یہ ظاہر کیا کہ وہ اپنے بچے کو اپنے ساتھ لے جانے کے لئے جی فراموشی سے ایسا کرنے کی اجازت دے دی۔ لہذا چوتھے دن سلفی شیبہ کو ان کے ہمراہ لے کر روانہ کر دیا۔

جب سلفی اپنے بچے کو لے کر مکہ میں داخل ہوئے تو یہاں ان کے بچے سوار تھا۔ قریش نے اسے دیکھ کر کہا یہ عدا صعب ہے۔ جی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ خود سلفی نے کہا تھا کہ یہ میرا غلام ہے۔ اس سے شیبہ کا نام عدا صعب مشہور ہو گیا۔

عدا صعب بڑے خوبصورت، جیسیم، لچیم، انشور اور فصاحت و بلاغت سے معمور تھا۔ وہ عرب کے قاضی، قریش کے سردار، بے حد شریف اور عظیم الشان تھا۔ ایک نظر دیکھ لیتا تو پتہ چلتا کہ یہ خدا کا رسول ہے۔ اس کی صفات خداوندی کی تمام صفات کا پورا مینہ عبادت میں گرا کر تھیں۔ غزا اور مسابکین کو کھانا کھانا جانوروں اور پرندوں کو بھی کھلاتے پالتے تھے۔ شراب نوشی، عرم، عورتن اور لڑکیوں کو رندا درگزر کرنے سے سخت کھڑے تھے۔ اپنی اولاد کو بھی علم سے بچنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔

اپنے بچا سلفی کی موت کے بعد حاجیوں کو کھانا کھانے اور پانی کے سپرد ہوئیں اور تمام مرگ انہیں بحسب و خوبی انجام دیتے رہے۔ ان کے لئے مکہ میں کئی حوض بنائے۔ حسین کنوؤں کے پانی سے پھر دینے لگے۔ ان میں زم زم کا کنواں بڑا تھا۔

مکہ میں عدا صعب پہلے شخص تھے جسوں نے خطاب کا استعمال ایک مرتبہ یمن کے ایک حمیری سردار کے گھر گھرے ہوئے تھے کہ اس

عبد ہاشم کا رنگ بدل دیں تو آپ تو ان نظر آئیں مگر چنانچہ اس نے حجرہ میں مندی کا خطاب لگایا اور پھر اس پر دوسرے چڑھا دیا۔ جب آپ وطن لوٹنے لگے تو مکہ خطاب تھا۔ دے دے اس طرح کہ میں بھی اس کا روانہ چل نکلا۔

پھر اپنے بچا سلفی کے بعد عدا صعب مکہ کے حوالی اور خدمت گزار کی اس انجام دیتے گئے تھے۔



یہ دور یونان اور کیرش دونوں میں ہوئی جب مکہ کی لڑائی سرائے کے اپنے سے ہوئے تھے کہ کیرش بولی اور یونان کو خطاب کر کے کہنے لگی۔ یونان! اب تک جتنے دشمنوں پر ہم نے ہاتھ ڈالا ہے۔ اس میں ہم نے اپنے سارے ہر دور میں دیر اور مشغول کیا ہے حتیٰ کہ کھڑے بیٹھ سونے پر ہم نے است کے وارہل کو بھی اپنے سامنے زیر کر کے رکھا ہے لیکن یہ بھلاسی، سلیوک اور انہیں ہیں جیسے ابھی تک ہم زیر نہیں کر سکے۔ کیا اس تینوں کے معاملے میں شکست اور ہلاکت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

اسی میں کھنگو، یوسف کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ چند طائفہ کو سچا رہا پھر وہ کہنے لگا۔ تمہارا دوست ہے کیرش میں ات اپنی ہلاکت اور ہمیں لڑنے کا بھی شک میں اس کے خلاف کوئی برا حربہ استعمال کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ میری ایسا حربہ باہم بات میں ہوں گا کہ ان تینوں قوتوں کے سامنے مجھے شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

یہ بات جب سے میں ماری شہر کے کنوولت کی طرف سے مکہ کے اس محترم و نامور طرف آیا ہوں تب سے میں بھلاسی، سلیوک اور امداد کو اپنے سامنے دیر اور کے طریقے سوچ رہا ہوں۔ انہیں اپنے سامنے شکست خوردہ کرنے کے لئے میں ایک ترکیب آئی ہے۔

یہ سن کر اتفاق پر کیرش چمک سی پڑی پھر بڑی بے چینی بڑی بے تکی میں اس سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے بچے کو چھوڑ دیا ہے کہ وہ ان میں آئی ہے۔ جسے ہم ان تینوں بوی کے گناہوں کو اپنے سامنے سرگرم کر سکتے ہیں۔ اس پر

اس سے بچنے کے لئے فی الوقت میرے پاس دو طریقے ہیں۔ پہلا یہ کہ کوئی ایسا

دور اللہ اور دہان کرے جو جس کے اندر میں فن تینوں کو بند کر دیا اور
اور ان کی ساری ہڈی کی قوتوں کو ختم کر دیا اور یہ کرنے کے بعد
کے خلاف اپنی بدترین قوتوں کو حرکت میں نہ لائیں گے اور یہ جگہ
ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا کوئی ایسا کرم ہو جس پر میں اپنا عمل
کو اس کرم میں جموں کر کے رکھ دوں۔ دیکھ کیرش میرے پاس اپنے
استعمال کر کے ہی تینوں کو پھر کی طرح جلد اور ختم کر سکتا ہوں۔ مگر
کچھ عرصہ پسے مجھے اپنا عمل کرنے کا موقع مل جائے اور پھر وہ تینوں کسی
اس کرم میں گھسنے پر مجبور نہ ہوں۔ تب مجھے اس عمل میں کامیابی ہو
دو سرا عمل یہ ہے کہ میرے سامنے کسی غیر انسانی شکل و صورت
میں لٹا کر اپنے عمل کو آزمائیں اور ان کی تمام طاقتوں 'قوتوں اور فن کی
کی طرح ختم کر کے رکھ دوں یہ وہ طریقہ ہیں جس میں استعمال کرتے ہو۔
پاسے میں کامیاب ہو سکتا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ کبھی نہ کبھی دست
میں ان تینوں پر اپنا یہ ختم استعمال کرنے میں کامیاب رہوں گا۔

کیرش جواب میں کچھ کہتا ہی جانتی تھی کہ اسی طرح کیرش کی
مخصوص رہنمائی پس دید۔ اس پس پر پورے جب چرنا کیرش بھی متحرک
مٹی تھی کہ ایسا اس موقع پر کچھ کہنا چاہتی ہے۔ پس دیکھ کے بعد
دیکھ پورے میں تھماری اور کیرش کی ساری گفتگو سن چکی ہوں۔
تم 'نطاس' سلوک اور اوقات پر کرنا چاہتے ہو کچھ تو اس کا وقت فن
الفاظ پر پورے اپنی جگہ پر ایک طرح سے اچھل سا چڑا پھر وہ جی ب
پوچھنے لگا وہ کیسے ایسا؟ جواب میں ایسا نے کتنا شروع کیا۔

سنو پورے 'نطاس' کے عمل میں داخل ہوتے ہی ہاتھیں جھک
طرف سے بند ہے۔ صرف چھوٹا سا ایک دروازہ اس میں ہے جس
ہوا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کمرے میں کوئی دروازہ نہیں ہے
کھڑکی ہے وہ کمرہ ایک عرصہ سے کسی کے زیر استعمال میں رہا ہے
بھت پر ایک عرصہ ہوا کسی نے مٹی بھی نہیں ڈالی۔ جس کی بنا پر
وہ جگہ سے اس کمرے کی بھت بھی چلتی ہے۔ ایسا میں تک کہ کسی
چرے پر خوشی ہی خوشی اور اطمینان ہی اطمینان پھیل گیا تھا
مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔

یہ ایسا کرتے میری ساری ہی مشکل آسان کر دی ہے۔ اسی کمرے کو میں 'نطاس'
دور اوقات کے خلاف استعمال کروں گا اور یہ جو کمرے کی بھت چلتی ہے اس
میں اس کو طلب دینے کا یہ حکیم اللہ میں طریقہ استعمال کروں گا کہ وہ تینوں دنگ
تے کہ کسی نے ان کی قوت اور طلب میں جھکا کیا تھا۔ اب ہڈی یہ بات رہتی ہے کہ
وہ ایک کمرہ اس کمرے میں بند کیسے کیا جائے گا اس پر ایسا پھر یہی اور کہنے لگی۔
تو پورا آسان طریقہ کار ہے کوئی مشکل تو نہیں۔ ایسا کے ہی الفاظ نے پورے
چرنا کے رکھ دو اور پھر وہ وہ جی ہے تپتی کے سے انداز میں پوچھنے لگا وہ
یہاں ہیں اور کہنے لگی۔ دیکھ پورے اور کیرش تم دونوں میں جیوی اسی وقت اپنی
حرکت میں لاؤ۔ 'نطاس' کے عمل کے اس کمرے میں سردار ہو جس کا میں
ہے۔ اس کمرے تک میں تم دونوں کی راضی کرنا کی۔ کمرے میں جو عمل تم
دور اس کے بعد میں تمہیں یہ بتائی ہوں کہ فن تینوں کو ایک کمرے
بہ جائے گا۔ اور ہاں جہاں تک 'نطاس' سلوک اور اوقات کا تعلق ہے وہ تینوں
ہی شر کے قدرت میں ہیں۔ وہ تینوں وہاں محکم پھر نہیں رہے بلکہ یوں چلو
وقت جس کی بھت اچھی تھوڑی سی قائم ہے اس کے پیچھے بیٹھے وہ صدارے ہی
ان میں آنے کا صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ لہذا جب تک وہ ساری کے کھڑکات میں
وقت تک تم 'نطاس' کے عمل کے اس کمرے میں اپنے عمل کی تکمیل کر سکتے ہو۔
پورے کو انھو پہلے اپنا کام مکمل کر کے بعد میں تمہیں بتائی گی کہ ان تینوں
اس کمرے میں کیسے لایا جائے گا۔ یہاں تک کہنے کے بعد ایسا خاموش ہو گئی اس
پورے نے مخصوص انداز میں کیرش کی طرف دیکھا تھا۔ پورے کا اس طرح دیکھنا تھا
ہوایں جیوی ایک ساتھ اپنی جگہوں پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر وہ اپنی سری قوتوں کو
لے اور ایسا کی راہنمائی میں وہ 'نطاس' کے عمل کے اس کمرے کی طرف چل
ان کا ایسا دکر کیا تھا۔

پورے کیرش دونوں میں جیوی اس کمرے میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا
کے مطابق وہ کمرہ واقعی 'نطاس' سلوک اور اوقات کو بند کرنے کے لئے بڑا
پورے سے ایک دروازے کے علاوہ اس میں کوئی کھڑکی کوئی دروازہ نہ تھا
پورے غور اور توجہ کے ساتھ اس کمرے کا جائزہ لیا پھر مڑا اور اپنے پیچھے
وہ جانب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ کیرش میں اس کمرے میں اب اپنے عمل کی ابتدا
کمرے سے باہر کھڑکی ہو چاہیے میں اپنی ذات کو اس عمل سے محفوظ رکھوں

کا اس کے بعد پھر میں اس کمرے میں وہ عمل کروں گا۔ اس لئے کہ اگر میں نے اس عمل سے خود میری اپنی ہی باطنی انطردت قوتیں ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا سے باہر نکلی رہوں۔ مطلقاً سلیوک اور لوقار پر نگاہ رکھنا کہ کس دھاری شر کے سے لور حزن آ لگے۔

یونف کے کہنے پر کیرش فوراً کمرے سے باہر نکل کر کڑی ہو گئی تھی۔ پہلے اپنے آپ پر عمل کیا تاکہ جو عمل وہ اس کمرے میں کرنا چاہتا تھا اس کا وہ نہ ہو ایسا کرنے کے بعد یونف حرکت میں آیا۔ کمرے کے فرش اس کی دھاریوں پر پھٹ پڑا۔ اس نے وہ عمل کر دیا تھا جس کی وجہ سے کمرے میں داخل ہونے صرف ساری ساری قوتیں مطلق اور متحد ہو کر وہ جالی تھیں بلکہ وہ وہیں ایسا محسوس ہو جاتا تھا اور باہر نہ نکل سکتا تھا۔ یہ سارا عمل کرنے کے بعد یونف کمرے آیا۔ صرف دروازے کا حصہ اس نے خالی چھوڑا تھا اور عمل نہ کیا تھا تاکہ مطلقاً لور لوقار کو اس دروازے سے اندر داخل کرنے کے بعد پھر وہ اندر نہ کر دے۔ یونف جو بھی اس کمرے سے باہر آ کر کیرش کے قریب کھڑا ہوا ایسا گردن پر لمس دیا اور کہنے لگی۔

دیکھ یونف مجھے خوشی ہے کہ تم اس کمرے میں اپنے عمل کی بجائے مطلقاً سلیوک اور لوقار ایسی تک تینوں دھاری شر کے کنڈرل میں بیٹھے ہو۔ تم دونوں میں بیوی ایسا کہہ کر کنڈرل میں آتا ہوا وارد ہو۔ تم دونوں میں شعلے بن کر ہوا پر بس چلو۔ ایسی صورت میں وہ تھہرے آگے آگے رہ گئے۔ ظاہری بات ہے کہ وہ اپنے اسی عمل کا رخ کریں گے۔ اس لئے کہ اس جم کر تھہرا سنبھال کر سکتے ہیں۔ لہذا جو بھی وہ اس عمل میں داخل ہونے کے گئے۔ سامنے کی طرف سے میں اپنے شعلوں اور ایسی روشنی سے اس کا استقبال کرتا ہوں۔ لور جہاد ہو کر اس کمرے میں داخل ہوں گے جس میں تم نے عمل کیا۔ ان کے داخل ہونے کے بعد تم دروازے پر بھی اپنا عمل مکمل کر لیتے ہو۔

نور کے مطابق کمرے میں محسوس ہو کر وہ ہانسیں گے۔ یہاں تک کہنے کے بعد ایسا جب خاموش ہوئی تو یونف کے ہاں مسکراہٹ نکھر گئی۔ پھر وہ کہنے لگا ایسا یہ طریقہ کار بتا کے تو نے میرا دل لپ تو نہیں رہا اور اسی طرح حرکت میں آنا جس طرح تم نے ذکر کیا۔ دھاری کے کنڈرل کی طرف جہت ہے۔ لور وہیں سے فن تینوں کو ایک

لے ساتھ ہی یونف اور کیرش اپنی ساری قوتوں کو حرکت میں لانے اور مطلقاً کے دھاری شر کے کنڈرل کی طرف پلے گئے تھے۔

یونف کے کنڈرل کے وسطی حصے میں یونف اور کیرش اس جگہ آئے جہاں پہلے پر بڑی چٹان کی ٹکڑی تھی۔ لگے مطلقاً سلیوک اور لوقار بیٹھے ہوئے تھے۔ شاید اس اہم موضوع پر گفتگو کر رہے تھے۔ یونف اور کیرش نے ایک چٹان کی لوت کو بھر کے لئے فن تینوں کو دیکھا پھر دونوں میں بیوی معنی خیر انداز میں ایک طرف دیکھتے ہوئے اپنی ساری قوتوں کو حرکت میں لائے۔ اگلے ہی لمحے انہوں نے دھاریوں کی لور اپنے آپ کو انہوں نے آگ کے مرکز کے ہوئے شعلوں اور بھلائی شعلوں میں تبدیل کر لیا تھا اس کے بعد دونوں میں بیوی فتح مندی کی طرف۔ ایسی کے بخور 'شعلہ قدرت کی گرم رو' چٹان آفرین سندھ اور موت پر آ کر ان کی طرح مطلقاً سلیوک اور لوقار پر حملہ آور ہو گئے تھے۔

لور شعلوں کے فن اچانک شعلوں سے مطلقاً سلیوک اور دھاری کی حالت ویرانیت جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ اس وقت انہیں کچھ نہ سوجھی نہ وہ جہان کا درد الٹی اپنا دفاع انہیں یاد رہا بلکہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ہچکے کواہ طور کی جھکی گئی مہلوں میں بھڑکی گردن دھاریوں کی طرح وہ دھاری شر کے لگے کر اپنے عمل کی طرف جہاد کھڑے ہوئے تھے۔

لور جلی شعلوں کی صورت میں یونف اور کیرش موت و مرگ کے رقص میں رہی کے سیلاب کی طرح اس کے پیچھے لگ گئے تھے۔ اب صورتحال یہ تھی کہ وہی کھڑا سوار اپنے ہاتھ میں کوزا لئے اپنے آگے آگے بدل رہے تھے۔ لور اسے اسے بدھ کر رہا ہے اس طرح یونف اور کیرش بھی مطلقاً سلیوک کی طرح بھلا دیئے والی آگ کی طرح بدل کر رہے ہوئے اس کے عمل تک لے

ان کے حدود دروازے کے قریب آتے ہی مطلقاً سلیوک اور لوقار نے سامنے میں داخل ہونا چاہا لیکن اس لمحے سامنے کی طرف سے ایسا حرکت میں آئی اور ان سے اس پر سندھ کے ضعیفہ رقص 'سوجھ دھاری غولی اصل لور بدھتے کے' کی طرح آگ کے شعلے لپکے تھے۔ اب مطلقاً سلیوک اور لوقار نے ببھار میں آگ فن کے تعاقب میں ہے لور سامنے بھی آگ کے بھسا دیئے والے استقبال کے لئے تیار ہیں تو وہ جلتے مستقبل اور اندھیری دھاریوں کے ٹکسوں

طلب ملاری کرتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی یوٹاف محل کے اندر گیا اور پانی کا ایک برتن اٹھا لیا۔ پھر یوٹاف نے
دھب کر کے کھد دیکھ کیرش اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لادے۔ ہم دونوں میاں
میں کی پھٹ پر نمودار ہوں۔ یوٹاف کے کہنے پر محل کرتے ہوئے کیرش فوراً
قوتوں کو حرکت میں لائی اور دوسرے ہی لمحے وہ دونوں میاں پڑی اس کمرے کی
دھار ہوئے تھے۔ میں اس کو پھر ایلیا نے یوٹاف کی گردن پر پس لدا اور اس
دھار کی جس جگہ سے وہ کمرہ پارش کے دونوں میں پہنچا تھا۔

یوٹاف ہونے کے بعد یوٹاف نے جس برتن میں پانی تھا اس پر اپا کوئی محل کیا اور
نے ملو اس جگہ انجیل دیا۔ جوں سے وہ پھٹ چلی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جب
یوٹاف نے اس کمرے میں گرنا شروع ہوا تو یوٹاف اور کیرش نے سنا اس کمرے کے
ساتھ آج بھرتے خود کرتے اور دلوں کرنے کی توازیں بلند ہونا شروع ہو گئی
اس پر یوٹاف نے مسکراتے ہوئے کیرش کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

یوٹاف اس پانی پر میں نے اپنا سری محل کیا اور جوئی یہ پانی ٹپک کر کمرے میں
اس پانی کی وجہ سے وہ تینوں ایک مطلب اور نصرت میں جکا ہو گئے ہیں۔ اب یہ
نصرت دتے دتے سے میں ان تینوں کو دیتا رہوں گا۔ اس پر کیرش کچھ کہنے ہی
بنا۔ یوٹاف کی گردن پر پس دلا اور کہے لگی۔

یوٹاف میرے حبیب! یہ جو طریقہ تم نے انیسوں مداب اور نصرت میں اپنایا ہے یقیناً
"دب" ہے۔ میں اس پر جسیں مبارکباد دیتی ہوں۔ اب دونوں میاں پڑی میری
سوہ بھی میں سے دیکھ کر کی سرائے کی طرف نہیں جاتا۔ اس تھوڑی
دب جانا ہے جو مصر سے میں اور یمن سے مصر کی طرف جاتی ہے۔ وہاں کچھ
دب ہے۔ لگتا ہے ان علاقوں میں بھی کوئی انتساب رہنا ہونے والا ہے۔ چلو
میں مارشل ہوتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں وہاں جمع ہونے کے بعد وہ کیسے اور کس
محل کا اہلکار کرتے ہیں۔ ایلیا کے کہنے پر یوٹاف اور کیرش دونوں اپنی سری
میں لائے پھر وہ ایلیا کی رہنمائی میں یمن کی طرف کوچ کر گئے تھے۔



ساتھ صلح کا مطالبہ کرنے کے بعد دونوں نے ایک بڑی پریشانی سے نہایت
اسوں نے جوہر اعیان کے ساتھ اکی دور شمالی فریق کے خلاف جنگ جاری

جیسے اس اور الشرحہ ہو گئے تھے۔ پھر انہوں نے آؤ دیکھا نہ تھا۔ انہیں
کمرے کی طرف بھاگے جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور یہ وہی کمرہ تھا جس
کیرش ان سب کو بند کرنے کا حزم کیے ہوئے تھے۔

نطاس سلوک اور اوتار چرکہ اختلال پر حواس کے عالم میں تھے وہ
دیکھا نہ تھا۔ میں بھاگ کر تینوں میں کمرے میں داخل ہو گئے۔ تینوں کا اس
ہونا تھا کہ اسی وقت یوٹاف اور کیرش اس کمرے کے دروازے پر نمودار ہو
سری قوتوں کو محل میں لادے۔ اس کی سری قوتوں کا محل میں اتنا تھا کہ میں
فہم ہو گیا اور وہاں دیوار ہوا ہو گئی۔ لگتا تھا اس کمرے میں کبھی کوئی دور
یہ سارا کام انجام دینے کے بعد یوٹاف کے چہرے پر سبہ پناہ خوشیوں اور
تھے اس طرح کیرش کی بھی عجیب حالت تھی۔ اس کے سکتے اور
جوں شداب چہرے پر جھڑک مسکراہٹ اور نصرت کی مسکراہٹ تھی۔ اس
شکر گزاری کے موقع پر یوٹاف کو بہت کچھ کہنا چاہتی تھی کہ یہ پانی
پانی کہ وہ بھاگ کر خوشی سے یوٹاف سے پٹ گئی تھی۔ یوٹاف نے بھی
لیا تھا کچھ ایسے ہی جیسے زندگی کے اسرار اور نصرت کے جمل ایک
ہوں۔ جیسے گرم رو گرداب اور رقص مویں ایک دوسرے میں مانی
دستی اور شرافت نفس ایک دوسرے سے ظہیر ہو گئے ہوں۔

یوٹاف اور کیرش دونوں میاں پڑی ابھی ایک دوسرے سے پہنچے
موقع پر ایلیا نے یوٹاف کی گردن پر پس دیا۔ کیرش بھی سمجھ گئی تھا
کے پہلو سے پہلو مار کر کھڑی ہو گئی تھی۔ ایلیا نے یوٹاف کی گردن پر
مسکراہٹوں میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔ ایلیا کہہ رہی تھی۔

یوٹاف میرے حبیب میں تم میاں پڑی کو اس کھلیائی پر مبارکباد
خوب نطاس سلوک اور اوتار سے سوک کیا کہ تم ان تینوں کو اب
لائے جیسے کوئی خوشخوار گزرا اپنے راز کے چلوں کو اپنے آگے
ایک بار پھر تم دونوں کو مبارکباد دیتی ہوں کہ ان تینوں بد بظاہر سے تم
گئی ہے۔ اس موقع پر یوٹاف بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ ایلیا تو نے کہا تھا
نے نطاس سلوک اور اوتار کو بند کیا ہے اسکی پھٹ لوپر سے چلتی
پھٹ اوپر سے کس جگہ سے چلتی ہے۔ اس پر ایلیا بولی ہیں میں
کیا کرو گے یوٹاف کہنے لگا میں ایلیا تو دیکھتی جا میں کیسے اس جگہ سے

ہوتا چلا گیا اور ارض شام جو دونوں کی سلطنت میں شامل تھا اس کے ہر شہر ہر قصبے کو
نے خوب بوجھ جس وقت نو شیردان یہ سب کچھ کر چکا تو دوس چوتھ نو شیردان
ہر ملک کی ابتداء کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے لہذا انہوں نے مغرب کی جنگش کی۔
اس ارض شام پر حملہ آور ہو کر بہت کچھ حاصل کر چکا تھا لہذا اب بھی مسیح پر آملاہ
اس ملک کی حسب ذیل شرائط ضروری تھیں۔

پاک شہزادہ یحییٰ کی مدینہ حکومت پانچ ہزار پونڈ سو ڈیڑھ پونڈوں میں اس کے شہنشاہ

اسی شراب پہ تھی کہ ارغوانیہ خضار سے دوسرے فلسفے کی حفاظت کے لئے
دوسرے علم پانچ ہزار پڑھنا اور شیراز کو دے گیا۔

۱۔ ہندوؤں کی شرانہ رویتوں کے لئے رسواں جس میں ایک مذہب اس وقت
مقابل آئے کی شک نہیں رکھتے تھے۔ لہذا ہیں نہ اہم اور اس رسوا
میں حسین کرتے ہیں نوٹروان کے ساتھ صلح کا معاہدہ لیا تھا۔

سنگ کے بعد نوشیرواں احاطہ کی شرکی بندرگاہ جسے سیلو ایک کہہ کر پکارا جاتا تھا۔
- بحیرہ روم کے سسوں پانی میں غسل کیا اور شام کی طرح اس سے یہیں مسجد
ایلی مورنہ و نیاز دی۔ اس تقریب کے بعد نوشیرواں سے واپسی اختیار کی۔
- جس میں پڑی 'ایسہ' دارا اور کئی دوسرے شہنشاہوں کے لوگوں نے نوشیرواں کو
نہ کے طور پر خزانہ پیش کیا۔

شہ کا شہر اعلیٰ ہے نو شیرداں نے فتح کیا تھا۔ فن تعمیر کے لحاظ سے
اس شہر کا نو شیرداں اعلیٰ ہے کی خواہش ہے اور اس کی تعمیر سے اس قدر
اس نے اپنے فکر میں شامل تعمیر کے ماحول کو حکم دے کہ اعلیٰ شہ
دے کر میں۔ اس ماحول نے نو شیرداں کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اعلیٰ

کے بعد نوشیروان جب اپنے مرکزی شہر امان پہنچا تو اس نے اسی
 امان میں اسطفاکہ جیسا ہی شہر بسائے کا حکم دیا۔ جب یہ شہر آباد ہو گیا تو
 اس کا نام دومبارکھا۔ یہ ایک طرح سے بالکل نیا ہو رہا اسطفاکہ شہر جیسا تھا
 امان جیسے مکمل ہو چکی۔ جب نوشیروان نے اسطفاکہ کے لوگوں کو دعوت دی کہ وہ
 اس نئے شہر میں آکر آباد ہوں۔

اس کی رحمت پر انطاکیہ شہر کے ہر گھٹ ہوگ اس نئے شہر میں آج ہوئے

رکھی۔ اس طویل عرصے میں دونوں کے پھور جراثیم جلی مادے اس کو نہیں ہوا۔

نبلی ساریس کی لہریاں سے نوشیروان کو خطبہ لایا ہوا کہ تمکس سے یہ
 لہریاں کے نئے میں مغرب سے فارغ ہو کر مشرق کا رخ کر لے جب جس دنوں
 ساریس کے حلق ایسی سوجھ میں فرق قاضی دلوں اٹلی اور آرمینیا کے
 کے پاس آئے انہوں نے رومن لہریاں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایں مشرق
 سے جنگ پھیلے گی تو تمکس تھا کہ بحر رومنوں کا مقابلہ کرنا ارا تھوں کے لئے
 اس صورتحال سے نوشیروان غصہ مگر منہ ہوا اور یہی سمجھ کہ مصلحت ختم
 کے خلاف جنگ کی ابتدا کر دے

لوہر دس شنبہ ایران کی طرف سے ملحق تھا اس لئے وہ اپنی طرف
 سے قائل رہ کر اپنی پوری توجہ مغربی سرحدوں کی طرف کئے ہوئے تھا۔ نوٹ یہ
 بدھت ہوئی طاقت کو روکنے کے لئے حرکت میں آیا۔ اپنے دار نظر کو لے کر
 قادی کی۔ پہلے وہ دریائے قزاق کی طرف بھٹا دریائے قزاق کو عبور کر کے
 شام پر حملہ آور ہوا اور پہلا شہر جس نے طوفانی تیز دھڑکنے میں حصہ لیا۔ اس شہر
 نو شیروان نے خوب لوٹ مار کی بلکہ قتل و غلامی میں بھی کسی قسم کی کمی نہ رہے۔
 شام کے اس شہر میں قتل عام سے نو شیروان یہ چاہتا تھا کہ اس کی
 کی آواز شام کے طوں و عرص میں پہنچ جائے۔ اس کے بعد وہ شام کے دارالحد
 کی طرف بھٹا اس کی دولت کا شہر دور در دور تک پہنچا ہوا تھا۔

لعل اصطلاح کچھ عرصہ پہلے زلزلوں کی وجہ سے بری طرح چھوڑ دی گئی تھی۔ یہی نہ پائے تھے کہ نوشیرواں نے شہر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے وہ اس پھیل گیا۔ نوشیرواں کا یہ حملہ ایسا تھا کہ قہاروں نے یہاں سے نہ کیا تھا لہذا نوشیرواں نے پوری آسانی سے اصطلاح فتح کر لیا۔ اور یہاں سے نوشیرواں کا قبضہ ہو گیا تھا۔

رومنوں کے خلاف اس جنگوں کا مقصد لوشیروں کے اس شام کو اپنا
 کرنا تھا اور نہ ہی وہ اس سرزمین میں حکومت کرنے کا کوئی خیال رکھتا
 تھا تھا کہ یہاں بھی تپیں چا کر اپنی حیثیت کا سکہ بھٹائے چنانچہ جس کو
 اسے برباد کر دیا جاتا تھا۔ اطلاق کو فتح کرنے کے بعد لوشیروں ایک شہر
 ایک قصبے سے دوسرے قصبے اور ایک بستی سے دوسری بستی کی طرف آتے

ایران میں قتلہ برقرار نہ رکھا جائے گا چنانچہ اس نے یہ منصوبہ بنایا کہ یہاں کی
 ان کو قتل کر دیں کی جگہ ایرانی ہلے جائیں۔

یہ منصوبہ پہلے کرنے کے لئے اس نے یہ بھی چاہا کہ لازیکا کے حکمران کو
 اسے گالیں اس میں اسے کھیلانی نہ ہو سکی۔ لازیکا کا گورنر مدد پوش ہو گیا اور اندر
 اس حکومت سے رابطہ کرتے ہوئے اس نے ایرانیوں کے خلاف ان سے مدد

کے حکمران کی نگاہ پر مدمن فوراً حرکت میں آئے اور مدمنوں کا ایک دست بڑا
 اور پورا پورا شہر کا انہوں نے محاصرہ کر لیا۔ مدمنوں کو یہ یقین تھا کہ ان کے
 ایرانی لشکر کی تعداد کم ہے۔ لہذا وہ ایرانیوں کو شکست دے کر لازیکا سے نکالنے
 میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن یہ ان کا دھوکہ فریب اور غلط فہمی تھی۔ اس لئے کہ ان
 میں نوشیروان خور بھی پورا شہر میں موجود تھا اور ہر پہلو پر انہوں کو
 ایرانیوں کی کمک پہنچتی تھی جس کی وجہ سے نوشیروان کی پوزیشن ان کے مقابلے میں
 بہت تھی۔ پورا شہر کے لوہے میں ایرانیوں اور مدمنوں کے درمیان جنگ
 لڑنے میں مدمنوں کو بدترین شکست ہوئی۔ ایرانی شہنشاہ نوشیروان قلعہ کی حیثیت
 میں شکست اٹھا کر پناہ پورے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ پورا میں مدمنوں کو
 یہ نوشیروان نے یہاں پہنچے ہزار سواروں کا ایک لشکر رکھا اور خود ایران
 کی طرف ہٹا۔

جب خبر ہوئی کہ شہنشاہ ایران پورا شہر میں اپنا ایک چھوٹا سا لشکر بھروسہ
 کر کے رہ رہ کر مدمنوں کی طرف چلا گیا ہے تو مدمن ایک اور لشکر تیار کر کے دی تھائی سے
 قلعہ پر حملہ کیا اور شہر کا انہوں نے محاصرہ کر دیا۔ شہر میں جو ایرانی لشکر قاس نے
 رکھا تھا وہ مدمنوں کے مقابلے میں ہارنے کے میدان میں خیر نہ رہا۔ جنگ ہوئی۔
 مدمنوں کی فتح ہوئی۔

اپنے مددگار آئی تو بد قسمتی سے ایرانی جرنیل نے قلعے سے مل جاتی ہو
 اور جرنیل کے ہی ہاتھ لگے رہے۔ اس موقع پر مدمنوں کا پورا خوب ہماری تھا
 اور مدمنوں نے اس لئے کہ میدان جنگ کے ایک حصے میں ایرانیوں نے
 اسے اپنی طرح پناہ کر دیا۔ اس پہلی سے جہاں مدمنوں کے خوب سے
 کے لئے مدمنوں میں اضافہ ہوا۔ جس کی وجہ سے انہوں نے پہلے کی
 اور مدمنوں کے ساتھ مل کر شروع کر دینے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس

کے لئے آنا شروع ہوئے جب انطاکیہ کے مابین شہر دوما میں آئے تو اسے ایرانی
 سمجھا اس لئے کہ انطاکیہ اور اس کے شہر کے نقشے اگلی کچوں 'شاہراہوں' میں
 انہوں کی قبیر میں کسی قسم کا کوئی فرق نہ تھا جو جو مکمل لوگ انطاکیہ میں چھوڑ
 تھے۔ اس لئے اسی کو سچے جیسے مکان میں وہ دوما شہر میں آکر خود خود مقیم ہو گئے۔
 نوشیروان نے اس کے شہر میں بہت سے حملے کرائے اور ایک گھوڑ دوڑا کہ وہ
 کرایا اور وہاں آکر کھڑے والوں کو خالص رعایت اور حقوق دے دیے۔ یہ کہ جیسا کہ
 پوری دنیا میں آزادی ملی۔ اہل دوما براہ راست شہنشاہ ایران کے ماتحت تصور کئے جا
 اور اس شہر میں آکر پناہ لینے والے ہجر میں کو گرفتار نہیں کیا جاسکتا تھا۔
 مدمنوں اور ایرانیوں کے درمیان صلح ہونے سے حالات ایک بار درست ہو
 ہو گئے تھے۔ لیکن جلد ہی مدمنوں کی وجہ سے یہ صلح کا سلب ہو گیا۔ اس
 میں بھی۔

لازیکا میں مدمنوں نے اپنا ایک گورنر مقرر کیا تھا جو وہاں کا صرف نظم و انضام
 اور سارا انتظام اس کے زیر نگرانی کر لیا۔ مدمنوں نے قلعہ آخر اس وقت
 پر بہت قلعے شروع کئے اور وہاں اس نے مدمنوں کی سلطنت سے ہٹ چلتے کر
 پورا لشکر رکھ لیا اور اس کے اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا۔

اس مدمنوں کے لئے سے یہ حمایت اہل شہر کے لئے، مدد دہن
 کے حکمران نے ایرانی شہنشاہ نوشیروان سے مدمنوں کے خلاف مدد مانگی۔ وہ مدمنوں
 مدمنوں کے خلاف جنگ کر کے کے لئے کسی وجہ کی تلاش میں تھا اس موقع
 قیمت کھا اور اس نے لازیکا پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر دیا۔ نوشیروان کا
 اگر وہ لازیکا پہنچا تو اسے ہو جائے تو وہاں سے اسے بکرا سو پہنچنے کے لئے
 کی۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو پھر شہنشاہ ایرانیوں کے قتلہ سے بچ نہ سکے گا۔
 وقت نوشیروان فوراً لازیکا کی مدد پر آمادہ ہو گیا۔ مدمنوں کی حالت ۱۰۲۰ء میں
 کہ نوشیروان ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا اور لازیکا پر حملہ
 لے کر قلعہ کر لیا تھا۔

لیکن ایرانیوں نے بھی وہاں کے رہنے والوں پر جو خدشات پھیلے تھے
 جس سے وہ ایرانیوں سے لڑتے نہ گئے تھے۔ اہل لازیکا کو بہت جلد
 ایرانیوں کا تسلط ان کے لئے مدمنوں کی نسبت انتہائی مہلک اور اتر ثابت ہوا۔
 نوشیروان بھی اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ جب تک لازیکا میں انہوں

جس کی جس کے نتیجے میں ان دونوں کے درمیان باقاعدہ صلح کا معاہدہ ہو گیا۔ جس کا سبب ذیل تھیں۔

۱۔ حکومت ایران، ارمینا کو قتل کر دے گی اور روس حکومت اس کے عوض نہیں دے گا۔

۲۔ جیسا کہ روس نے یہی مطالبات میں کامل آزادی ہو گی۔

۳۔ حکومت ایران تھانہ کے روسوں کی حفاظت کرے گی۔

۴۔ روس دارا کو ایرانی فوج کا مرکز نہیں بنایا جائے گا۔

۵۔ صلح پچاس سال تک کے لئے ہو گا۔

۶۔ صلح دونوں حکومتوں کے لئے آبدوزی تھا۔ اسی بات پر مطمئن تھے کہ

۷۔ روس کے قبضے میں چلا گیا ہے لیکن اس کے عوض روس گراں قدر رقوم دے گا اور اسے واپس لے رہا ہے۔

۸۔ روس اس بات پر مطمئن تھے کہ انیس گاؤں کے عوض ایک انتہائی آباد

۹۔ تو آگیا ہے جس کی سیاسی اعتبار سے بڑی اہمیت ہے۔ تو گویا یہ شرائط

۱۰۔ نے قابل قبول تھیں۔ اس معاہدہ سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں فریق اب

پہنچے تھے۔



اور کوششوں میں روسی ارمینا کی راہنمائی میں کچھ قہرمانوں سے مل کر

۱۱۔ دربار میں شہنشاہ کے اہل بیت کے ایک پندہ نیلے پر نمودار ہوئے۔ اس

۱۲۔ دوسرے نیلے پر چند عرب ہواں بیٹھے کسی مسئلے پر باہم گفتگو کر رہے

۱۳۔ نمودار ہونے کے بعد یونان سے ارمینا کو مطالبہ کرنے پر پھر ارمینا

۱۴۔ صراحت میں لے آئی ہو اور یہاں ہمارے لئے لیا جاتی ہے کہ اس میں حصہ لینے

۱۵۔ سے ملتا ہے اس پر ارمینا یونان کی گروں پر لگا کر اس سے دینے ہوئے کہنے

۱۶۔ اس میں نیلے پر قہرمانوں میں چابی نمودار ہوئے ہو اور اس کے بائیں

۱۷۔ حصے کی طرف دیکھو۔ ارمینا کے کہنے پر یونان در کیرش دونوں میں

۱۸۔ طرف دیکھا تو وہ دنگ رہ گئے۔ صراحت کے اس حصے میں جہاں تک ان کی

۱۹۔ سے ہی جیسے نصب تھے۔ لگتا تھا صراحت کے اس حصے میں اچانک کسی نے

جنگ میں بھی دونوں کو بدترین شکست ہوئی۔ اور روسی لشکر میدان جنگ پر

کھڑا ہوا۔

دونوں نے یہ صورتحال دیکھتے ہوئے ایرانیوں سے پھر صلح کی درخواست

۲۰۔ نوٹشیروان نے اس صلح کی درخواست کو قبول کر لیا۔ اور یوں ارمینا کے سلسلے میں

۲۱۔ دونوں میں صلح ہو گئی لیکن اس صلح سے ارمینا کے عسکروں کی مشکل حل نہ ہو

۲۲۔ کے دونوں کے ساتھ کچھ اختلافات پیدا ہو گئے جس کے نتیجے میں دونوں

۲۳۔ گورنر پر بغدادی کا الزام لگا اور پھر اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

۲۴۔ لعل ارمینا نے اپنے عسکروں کے قتل ہونے پر سخت براہم ہوئے اور

۲۵۔ ایرانیوں کا سارا ہتھیار چاہا۔ لیکن ایرانیوں نے انیس ہتھیار مسترد کر دیے۔

۲۶۔ کر سرنے والے عسکروں کے جائیدادوں نے دونوں سے مصالحت کرنی۔

۲۷۔ مطالبہ کر دیا کہ ان کے عسکروں کے قاتلوں کو سزا دی جائے اور مقتولوں کے

۲۸۔ جائیدادیں مقرر کیا جائے۔

۲۹۔ ارمینا میں جو ایرانی سلاطین تھے اس نے جب دیکھا کہ اہل ارمینا

۳۰۔ ساتھ ساتھ باہر کرنی شروع کر دی ہے تو وہ دونوں سے وعدہ ہاتھ کر کے

۳۱۔ ایرانی جرنیل اپنے لشکر کے ساتھ دونوں کی ایک فریق چوکی کی طرف

۳۲۔ مقام پر تھی۔ اس چوکی میں دونوں کی تعداد بہت کم تھی۔ اس لئے لشکر

۳۳۔ پیٹے کہ اتنے میں دشمن جرنیل نے چل چلی اور یہ خبر مشہور کر دی کہ

۳۴۔ لشکر پیٹنے والا ہے۔

۳۵۔ یہ سننے ہی ایرانی سلاطین نے فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا

۳۶۔ ایرانی طاقت دو حصوں میں تقسیم ہو کر دونوں کا مقابلہ نہ کر پائی۔

۳۷۔ ہوئی اور دونوں نے انیس واپس سے نکل باہر کیا۔

۳۸۔ اس شکست سے نو شیروان کو یقین ہو گیا کہ روسوں سے جو

۳۹۔ شرمندہ تعمیر ہو سکے گا اس لئے کہ روسوں کا قریب ہوا مضبوط تھا

۴۰۔ ہر لازیکا پر حملہ آور ہوتے اور قبضہ کر لیتے تھے اس کے علاوہ لازیکا

۴۱۔ بھی لازیکا پر ایرانیوں کا قبضہ برقرار رکھنا ممکن نہ تھا نو شیروان کو اس

۴۲۔ کے حصوں کا بھی سامنا تھا اس لئے اس نے لازیکا کے سلسلے میں کسی

۴۳۔ نہ کیا اور لازیکا سے گھر خلاصی کرانے کی خاطر اس نے خاموشی اختیار

۴۴۔ لی لیکن کے بعد ایک بار پھر دونوں اور ایرانیوں نے

یہی خیمہ زن ہیں۔ ہم یہاں آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ میں اور میرے
 اہل گھر آپ سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں اور یہ خود ہمارے ساتھ ایسی دیکھ
 دوں یہاں بھی ہیں۔ اس کا تعلق جوگ کی طرف سے ہے۔ یہ خانہ بدوش
 رہتے ہیں اور ان قبیلے کے سردار نے انہیں قبیلے سے نکال دیا ہے لہذا یہ
 یہاں ہی پناہ لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی میں نے ان کا نام تک نہیں پوچھا۔
 آپ لوگ خیمہ زن ہو رہے تھے اسی وقت ہماری ان سے ملاقات ہوئی۔ پھر
 ان ہول چا اور کہنے لگا۔

یہ سردار میرا نام یوسف ہے اور میں یہی کا نام کیرش۔ اس موقع پر
 اہل گھر میں لہجہ وہیں خیمے کے باہر رات پر بیٹھ گئے اور یوسف اور کیرش سب
 گئے۔ ہر ایک جوں جوں اور عامریں لہجہ و خطبہ کر کے کہنے لگا۔ ایک سردار
 نے انہیں چپکے دن روز سے یہاں خیمہ زن ہیں۔ معصوم کے مطابق اس بار بھی
 میں سچ بتا رہا ہوں اور گھوڑ دوڑ کے متاھے ہوئے رہے لیکن اس بار ایک
 ختمہ پیش کیا ہے۔ جو ہم سب کی بے عزتی کا باعث بن گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں
 کہ یہ سارا واقعہ پہلے کسی بھی ان صحرائوں کے اندر ہوا تھا اس واقعہ
 پر شرم اور آفت کے باعث ہم عرب نوجوانوں کو گرو نہیں جھکا کر رکھ دی ہیں۔

یہ سردار عامریں لہجہ نے ان عرب نوجوانوں کی گفتگو میں دلچسپی لیتے
 ہوئے اور کہا کہ یہ معمولی واقعہ اس صحرائوں میں پیش آیا ہے اور کیا حادثہ
 اس کی بناء پر تم مجھے جو کہ دولت اور رسوائی سے تھرا رہی گرو نہیں جھکا گئی
 میں اس مسئلے کا وہی حل تلاش کر سکتا تو میں وعدہ کرتا ہوں میں تم سب کی
 اس کا۔ اس پر وہی نوجوان جس نے اپنا نام غلزم بن کہا تھا بولا اور کہنے

لہجہ کے بیٹے اس غیر معمولی واقعہ کا باعث بنو جوان کے سردار ہدی بن کعب
 بن ہدی ہے۔ سراقہ بن ہدی کے باپ ہدی بن کعب کا بیٹا ہے کہ اس کا بیٹا
 ان در رشتہ زد ہے۔ اس لئے وہ ہر وقت اپنے چہرے کو ڈھانپے رکھتا ہے۔
 ان قباؤں کے رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کا چہرہ دیکھا نہیں جاسکتا۔
 یہ ابھی بتا رہا ہے کہ اس کا بیٹا بدلا ہوا ہونے کے ساتھ ساتھ گواہ بھی ہے اور
 شہر نہیں کر سکتا لیکن ابن لہجہ اس کے باوجود ان فتالیوں میں اس عیب دار
 کا قباؤں کے چہرہ چہرہ خرابوں کو دیکھ کر کے رکھ دیا ہے۔

نیا آئے وہ قبیلہ بنو اودس کی انتہ کے نبی اسماعیل کی اولاد سے تھا۔
 دن وہاں چاروں قبل کے رشتہ داروں میں سے تھا۔ یوسف اور کیرش جس نے
 تھے اس قبیلے سے تھے اس قبیلے پر آئے جہاں وہ عرب جوں کھڑے تھے وہاں
 قریب آیا اور کہنے لگا۔ دیکھو میرے بھائی ہم دونوں یہاں ہی تم لوگوں کی طرف
 ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہم دونوں یہاں ہی ایسے قبائلی سے تعلق رکھتے
 سے ارض شام کی عرب قحط کے لئے جاتے ہیں۔ اس موقع پر شاید یوسف
 سے نام لیا تھا تاکہ وہ اس قبائلی میں رہنے کے سے اپنی اور اپنی جاتی کیرش
 جگہ بنا سکے اس پر ایک عرب نوجوان بولا۔

اگر تم کسی خانہ بدوش قبیلے سے تعلق رکھتے ہو تو پھر اودس کیسے آ
 یوسف بولا اور کہنے لگا۔ میری اپنے قبیلے کے سردار سے کسی بات پر غمراہ
 تھا۔ جس کی بناء پر میں نے اپنے قبیلے کو بیٹھ کے لئے بھجوا دیا ہے۔ اور
 کے لئے میں جس کی ان سرداریوں کی طرف اپنی بوی کے ساتھ نکلی تھا وہ
 دوسرا عرب جوان بولا اور یوسف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ ہمارے بھائی۔ تو جانتے ہو کہ عرب ملائے یہاں لڑ رہے
 اپنے قبیلے سے ابھی چکا ہے تو پھر اپنی بوی کو لے کر جا۔ رشتہ تو ہمارے
 کریں گے اور تو ہمارے قبائلی میں رہتے ہوئے اپنی زندگی کے باقی دن آوارہ
 گزار سکتے گا۔ یوسف اور کیرش دونوں اس جوان کے خطاب سے غصہ ہوئے
 موقع پر ایک اور دوسرا عرب نوجوان بولا اور اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے
 اودس کے سردار عامریں لہجہ سے کہتے ہیں۔ اور اس سے پوچھتے ہیں کہ
 تجارتی مار مار کیسے رہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ پانچویں عرب نوجوان دست
 کا رخ کر رہے تھے۔ جہاں مصر کی طرف سے آئے والے اودس پہنچے۔ اور
 کیرش بھی ان کے ساتھ ہو گئے تھے۔

یوسف اور کیرش کو لے کر وہ پانچویں عرب نوجوان بنو اودس کے سردار
 کے خیمے کے سامنے رکتے۔ عامریں لہجہ اس وقت اپنے خیمے سے باہر
 بچوں سے گفتگو کر رہا تھا۔ انہیں دیکھتے ہی ہدی اور بیٹیاں خیمے سے باہر
 جوں یوسف اور کیرش کے ساتھ آگے بڑھے اور عامریں لہجہ سے یہ
 ہوئے ان میں سے ایک نے کہا۔

میں بنو مدینہ کا غلزم بن کعب ہوں۔ جو مدینہ بنو مومن کا سردار

دیکھ کر وہ لڑکھائی کرنے لگا اور ایک دس سالہ بچہ
 دیکھ کر کہتا ہے۔ اس کا خیرہ بیٹا میرے خیمے کے پاس نصب کیا

میرے بعد عامر بن لہوہ پھر رکا دھوڑا بولا اور کہنے لگا فہمو وہ اس
 میں ہے میں اسے دیتا ہوں۔ اور اس سے تمہاری ملاقات کرنا ہوں۔
 عامر بن لہوہ اپنے خیمے کے قریب ہی ایک جیسے کی طرف منہ کرتے
 تھے۔ لگا۔ طفل! طفل تم کہاں ہو بیٹے جلدی سے بھاگ کر میرے

پہلے ایک جوان اس کی طرف آگیا۔ وہ ایک قریب آیا تو سب نے
 اسے مارا۔ وہ خوب مضبوط کڑیوں اور دھیرے جسم کا جوان تھا۔ اس کی
 دھڑکنے کی سی خوشنوازی تھی۔ اس کی پیشانی پر موت و ارجحیت بخت بلند
 تھی۔ اس کی سر سازی کی سر عالم تاب کی سی روشنی کی پتک تھی۔ اس کی
 آنکھوں میں روشنیوں میں تڑپ دیکھیں میں غیبان اور فکر کو جگ رنگ کرنے
 والے ہی تھی۔ اس نے آتے ہی جب سب کو سلام کیا تو یوں لگا گویا
 اس نے اپنی بد نظری اور سمندر کا خروش ہو۔ عامر بن لہوہ کے پاس آکر
 انہوں نے انوار میں پوچھا۔

لہوہ! کیا آپ نے مجھے کواڑ دی۔ عامر بن لہوہ کے چہرے پر ہلکی
 سی ہنسی۔ پھر وہ بڑی شفقت بڑی نرمی اور پرانہ محبت میں کہنے لگا۔ طفل
 بچے بیٹہ جاؤ! یوں چلو کہ میں نے تمہیں ایک انتہائی نفعی کام کو کرنے
 میں مدد کرے بیٹے یہ جوان ہو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں یہ ایک
 بڑا کام ہے۔ اور میرے خیال میں ان کا مسئلہ تم ہی حل کر سکتے ہو۔
 لہوہ نے طفل نام کے اس نوجوان سے ان پانچوں عرب نوجوانوں کے
 ساتھ مل کر تعارف کر دیا تھا۔ تعارف کے بعد آئے والا وہ نوجوان طفل
 پوچھے لگا۔

لہوہ! اس نوجوان کو کیا مسئلہ پیش آیا ہے۔ جس کا حل یہ تم سے
 عامر بن لہوہ کے کہنے سے طفل ہی طفل بن حبیب کی ماں زہرا بنت
 حبیب بھی وہاں آگئی تھیں۔ انہیں دیکھتے ہوئے عامر بن لہوہ کی
 آنکھیں پھر ٹل کر دھڑا اور جھلکے سے پاس کھڑی ہو گئی تھیں۔ عامر بن

دیکھ کر عامر بن لہوہ زیر ہونے والوں میں ہم پائی بھی
 کے اس بد شکل 'حبیب' دار اور زشت مد لوجوان نے قتل کر دیا
 سب کو جہزت جز فکست دی ہے۔ دیکھ کر عامر بن لہوہ متحیر کرنا
 طہریت اور بڑے شعلوں کی طرح محسوس ہوتا ہے۔ وہ صحرائی
 چالاک ہے۔ اور میں نہیں گھوڑے کو کھانا بھی خواہ جاتا ہے۔
 جہاں تک ہم سب اس کی ذات کا اندازہ نہ کئے ہیں اس
 جوان حبیب سا سرخ ریزہ چاہد اور ظلمانی شخصیت کا نامک ہے۔ وہ
 طرح اپنے عمل کی ابتدا کرتا ہے۔ اور مرگ کے کھیل یا دہم سے
 اپنے مقابل کو بچا کر رکھ دیتا ہے۔ یوں لگتا ہے اس کی ناکرانی
 کوئی ظلم کر کام کر رہا ہو۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ عرب نوجوان غلام بن کھلاں سر
 بعد وہ دھڑا بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ کر عامر بن لہوہ ہم سب
 ہیں کہ آپ کے قبیلے میں کوئی ایسا جوان موجود ہے جو سزا ہی دے
 سکے؟ آپ کے قبیلے کی قد سے پہلے ہم پانچوں اور یہ دلوں میں
 کر اسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے۔ دیکھ کر عامر بن لہوہ
 قبائل کے جوانوں کو ہرا کر اور فکست دے کر ایک طرح سے اس
 کر دیا ہے۔ نمونہ کے ساتھ اپنے بزرگوں اور قومیت سے ساتھ
 سامنے ہم نہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔ یہاں تک کہنے کے
 خاشوش ہو گیا۔ عامر بن لہوہ تھوڑی دیر تک خاشوش رہ کر پتہ سرچھا
 بولا اور ان سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو میرے عزیز! تم لوگ جانتے ہو کہ میرا اپنا کوئی بیٹا نہیں
 بیٹیاں ہیں۔ مگر میں میرے قبیلے میں ایک ایسا جوان ہے جو سزا ہی دے
 کے ہر عمل میں بچاؤ دے گا۔ اس جوان کو میں نے اپنا بیٹا بنا رکھا
 اپنے بچے بیٹے اور میری بیٹیاں اسے اپنے گئے بھائی کی طرح پسند کر لیں
 بڑا مقبول اور عزیز ہے۔ اس لئے کہ میرا کوئی بیٹا نہیں۔ جس جوان
 ہوں اس کا تعلق میرے ہی قبیلے سے ہے اور اس کا نام طفل بن حبیب
 یہاں تک کہنے کے بعد ہوا آدم کا سر اور عامر بن لہوہ پھر
 کے بعد پنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔ سنو میرے

لہوہ نے ایک گہری نگاہ پر ڈال کر اس نے لعل بن حبیب سے مراد متعلق ساری گفتگو کہہ دی تھی جو قہوم بن کندن نے اس سے کہی تھی۔
 لعل بن حبیب نے چند باتوں تک کچھ سوچا پھر اس نے اپنے قبیلے
 بن لہوہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس قدر سے انداز میں پوچھا۔ مجھے بلا
 سے آپ کی کیا فرض ہے۔ عامر بن لہوہ کہنے لگا۔

دیکھ نہیں میرے بیٹے میرے بیٹے میں چاہتا ہوں کہ تم یہ محسوس
 کعب کے بیٹے سراق بن عدی سے مقابلہ کرو۔ میرا دل کہتا ہے کہ تم
 گئے اور اس صحرائے کے اندر ہمارے قبیلے کی خوب شہرت اور نامور
 بادشاہ کے ساتھ۔ یہاں تک کہتے کہتے عامر بن لہوہ رک گیا۔
 سردار عدی بن کعب بنو مدینہ کا سردار لعل بن حبیب بنو مالک کا سردار
 اور جو کعب کا سردار عمار بن حبیب سے ملنے سے نمودار ہوئے۔ شاہ
 ملنے آ رہے تھے۔ اس چاروں نے قہر آکر عامر بن لہوہ کو سلام
 عامر بن لہوہ نے انہیں کر ال چاروں سے معافی کیا۔ اس کے
 لوگ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بھی اس چاروں سرداروں سے معافی
 آنے والے وہ چاروں سردار بھی صحرائے کی تنگی ریت پر بیٹھ گئے تھے۔
 لعل بن حبیب نے عامر بن لہوہ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔
 صبر چاہتا کیا رہا۔ عامر بن لہوہ کہنے لگا۔

میں اور میرا قبیلہ وہاں گرم محفل "دفعن بلدان" خوش نہیں
 تھے۔ جس سے ہم نے خوب نفع کیا ہے۔ اس بار جو کعب کے
 پوچھا کہ ہمارے آنے سے قہل کسی اہم موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی؟
 جواب میں عامر بن لہوہ کہہ رہا تھا۔ ہماری گفتگو کا موضوع
 سراق بن عدی تھا۔ اس پر سو محسوس کے سردار عدی بن کعب
 موضوع تھا لیکن کسی نہ سے۔ اس پر عامر بن لہوہ نے قہوم بن
 کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

یہ سن کر مجھے بتا رہا تھا کہ تمہارے بیٹے سے قتال ملے گا۔
 قہل کو متوجہ اور زیر کر دیا ہے۔ اس بار ہم سب نے ل
 میرے قبیلے کا ایک جوان تمہارے بیٹے سراق سے ہر قسم کے
 گا۔ اس پر عدی بن کعب نے چونک کر پوچھا۔

میں سن رہا ہے اور کہتا ہے جو میرے بیٹے سراق سے مقابلہ کرے گا اور کیا میں
 دل سکوں گا۔

عامر بن لہوہ نے اپنے سامنے لعل بن حبیب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
 بیٹے سے یہ باتوں مقابلہ کرے گا کہ یہ تمہارے قہر بیٹا ہے۔ اس کا نام
 ہے۔ عدی بن کعب اس بار لعل بن حبیب کی طرف دیکھتے ہوئے مخاطب
 سے کہنے لگا۔

اس اپنے باپ کو بلاؤ تاکہ تمہارے اور میرے بیٹے کے درمیان ہونے والے
 متعلق گفتگو کی جائے۔ لعل بن حبیب جواب میں کچھ کہتا ہی چاہتا تھا کہ اس
 اس قبیلے کا سردار عامر بن لہوہ بل پڑا۔

عدی بن کعب اس لعل بن حبیب کا باپ سرچکا ہے۔ اب تم یوں جانو کہ میں
 اب جا چکا ہوں۔ اس موقع پر قہر بن عدی بھی لعل بن حبیب کی ماں نے
 میں وہاں بیٹھنے والے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا میں ذہرہ بنت کلاب اس لعل بن
 ہوں اور ایک ماں کی حیثیت سے اپنے بیٹے لعل بن حبیب کو اس مقابلے میں
 شرکت دیتی ہوں۔

صبح پر عدی بن کعب بڑے غور اور بڑی توجہ کے ساتھ لعل بن حبیب کی
 رہنے لگا۔ دیکھ لعل بن حبیب میرا بیٹا بدھل ہے اس لیے ہر وقت اپنے
 باپ کے رہتا ہے۔ کاش وہ کوٹا اور اکرے بدن کا جوان نہ ہوتا تو میں اپنے
 میں اسے ایک ناقص تفسیر جوان بنا کے سامنے لاتا پھر بھی میں نے اس کی
 شش محنت اور سعی کی ہے۔ دیکھ لعل بن حبیب اگر تو نے میرے بیٹے سراق کو
 کچھ اہم باتیں کہیں گے رب کی قسم میں تجھے سو عمرہ اور قربان کی بکریاں انعام

بجائے جب خاموش ہوا تو عامر بن لہوہ بڑا اور کہنے لگا۔ دیکھ کعب کے
 سراق لعل بن حبیب سے جیت گیا تو ایسی ہی سو بکریاں میں تمہارے بیٹے
 کا جس کا وعدہ ابھی تم نے لعل بن حبیب سے کیا ہے۔ اگر تمہیں کوئی
 مقابلہ آتی ہے۔ پھر کو متفق کر دیا جائے۔

سننے لگا۔ مجھے متکثر ہے۔ تم لوگ جب چاہو اس مقابلے کا انعقاد کر
 لے۔ میرا بیٹا ہر ملک ہر میدان میں ہر قبیلے کے جنگجو اور سردار کو شکست
 دے گا۔ یہاں تک کہنے کے بعد عدی بن کعب چند لمحوں کے لئے رکا اس

کے بعد وہ لعل بن حبیب کو قاضی کر کے کہنے لگا۔

اسے ابن حبیب اپنی پوری تیاری سے آنا میرا بیٹا دیکھتا ہوں ہے۔
میں وہ آدمی اور لڑکا ہوں ہے۔ دیکھ ابن حبیب میرا بیٹا جب اپنے
ہے تو زندگی کے صحرا میں موت کی اندھی چاب کا سہا ہاتھ دیتا ہے۔ وہ
کہتا ہے تو رشتوں کی اوریاں کاٹ کر شیش جہاں میں شام کی اداسیاں بھر دیتا
کسی کے خلاف اپنی تلوار کو بے پیام کرتا ہے تو اس کے آئینہ دل کے
وقت کی چشم بیدار میں چھنے والے لعلوں کی طرح ہاتھ کے رکھ دیتا ہے۔

دیکھ ابن حبیب میرا بیٹا سراقہ دیکھتا دیکھتا اور بظاہر کنوڑ کنوڑ سا مسرا
مقابل پر نبضِ فطرت، ترانہ طغیانی، غنائے لاہوتی اور سستی میں صحرانگ
طرح وارد ہوتا ہے۔ اور اپنے پیچھے دریاؤں کے اضطراب، شعلوں کی بے
وہشت کے علاوہ کچھ نہیں چھوڑتا۔ جہاں تک کہنے کے بعد سردار میں
خاصوش ہوا تب لعل بن حبیب بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ عدی بن کعب شکست و جھنڈی میرے اس شہرِ بوم کے بخت و
تاریکیوں کے کارواؤں کو راہبری اور راہنمائی سے ہمکنار کرتا ہے۔ اس میں
ٹانگی میرے اس رب کے پاس ہے جو ریاضت و ہجر کو ضرور کرتا ہے۔ اس
کاروانی اور نامرادی میرے اس جہود کی طرف سے ہے جو وقت کی بخار سے
موت کے لعلوں کو مطلق بنا کرتا ہے۔ ابن کعب کوں کامیاب رہتا ہے۔ کوں
ہے کوں مطلوب کوں کامیاب بن کے نمودار ہوتا ہے۔ اور کوں کامیاب
فیصلے مقابلے کے بعد ہی لوگوں کے سامنے آئیں گے۔ ہر حال تم لوگ مقابلے
شکست اور فتح مندی کا فیصلہ تو مقابلے کے میدان میں ہو گا۔ کے
لعل بن حبیب ہوتی ہے۔ وہ سموات و ارض نے پیش کیے سعادت و بخت
میدان میں لگی وہ میرا بزم، میری عزت دیکھ گے۔

لعل بن حبیب کا خطاب سن کر عامر بن لہوہ خوش ہو گیا تھا۔
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لعل میرے بیٹے تم اپنے فیصلے میں جا کر آرام کرو۔
سڑکی تھکات سے نہایت مل جائے گی۔ اور تم اپنے آپ کو مقابلے
کے اس پہ لعل اللہ اور اپنی ماں جس کے ساتھ وہ اپنے جیسے کی طرف
بن گلاں بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ بے خوف اور کیرش کو لے کر رہاں
نہایت دل کے پانچ سردار وہیں بیٹھ کر باہم گفتگو کرنے لگے تھے۔

نہایت کے لئے ایک خیمہ مہیا کر دیا تھا۔ اور ضروریات کا سارا سامان بھی
وہاں پہنچا اور کیرش کے حوالے کر دیا تھا۔



پھر کے قریب ہو آدم، ہو قاپ، ہو صحن، ہو عاتقہ اور ہو درانیہ کے
پائے اور بوڑھے ایک کھیلے میدان میں جمع ہو رہے تھے۔ یہ وہ میدان تھا
جس میں حبیب اور سراقہ کے مقابلے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقابلے کے منتظرین نے
اس کے دو کھونٹے پہلے سے گزر رکھے تھے۔ شاید پچھلے روز ہاڑی کا مقابلہ

وہ جب اس جھوم کو انتظام کرنا چاہا پھر لوگوں کے بھوکے اندر سے لعل اور
نہایت کے سوار نمودار ہوئے اور میدان میں۔ رگے دلوں کے گھوڑے سفید
میدان میں گڑھے ہوئے کھونٹوں کے دونوں جانب لوگوں کا خوب جھوم
ہوا۔ اور سراقہ دونوں مقابلے کے لئے تیار تھے۔ اور قبیلہ ہو قاپ کے اس
میدان میں رہے تھے جو کھونٹوں کے پاس کھڑا تھا جسے منصف مقرر کیا گیا تھا۔ اور
وہیں سفید رگے کی جھنڈی تھی۔

پھر گھوڑے نے وہ سفید جھنڈی بلند کی، لعل اور سراقہ دونوں نے اپنے
لوگوں کی مکی۔ دونوں کے ہاتھیں ہاتھ میں پڑے تھے اور ہاتھیں ہاتھ میں دونوں
میدان میں قدم رکھی تھیں۔ کھونٹوں کے قریب جا کر اچانک لعل نے اپنے
ہاتھ اٹھا ہوا اور سراقہ بھی اپنے ہاتھیں ہاتھ میں تمام کر دونوں کھونٹوں کی
میدان میں اپنے گھوڑے کو ایک سخت میزنگائی اس کا گھوڑا سراقہ سے
اور لعل نے اپنے دونوں نیزوں سے دونوں کھونٹوں کو اکٹھا کیا۔ اس
میدان کی کامیابی کرنا چاہا اس لئے کہ جس وقت وہ اپنے کھونٹے کے قریب پہنچا
بلند ہی اپنے کھونٹے کے علاوہ لعل اس کا کھونٹا بھی اپنے نیزے سے اکٹھا

اس میں وہ مختلف نیزوں سے دونوں کھونٹوں کو کھینچتا تھا۔ انتہائی مشکل کام
تھا تھا۔ سراقہ بن عدی لعل کی اس کارکردگی پر شرمندگی محسوس کر
گئے۔ لوگ حند تو ان میں لعل کو داد دے رہے تھے۔ توڑی دیر
اور شروع ہوا۔ جہاں سے مقابلہ شروع ہوا تھا۔ وہاں اور حمل ختم ہوا

در اور جسم رنگ در حالی لڑکی کو غائب کر کے پرچہ۔

لڑکی جگہ آئی ہو یا قہری سراقہ ہو۔ اس پر اس لڑکی نے ندامت میں اپنی زبان سے کہ۔

ان باتوں میں ہدی ہوں۔ پھر وہ لڑکی بے چاری اہانکہ اس اور افسر، ہر مہرے میں کسے گئی۔ دراصل میرے باپ کے ہاں کوئی لڑکیاں نہیں ہیں۔ اس کا کہنا۔ اس نے بیٹوں کی طرح میری پرورش کی ہے۔ اس نے مجھے بہ شکل اور عادت تاکہ۔ کوئی میری شکل دیکھے۔ اور یہی مجھ سے غائب ہو۔ میں نے ان کو ان مثالوں میں شکست دی ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ آپ ہاں سہلی سے میٹ گئے۔ میں آپ کے انھوں اپنی شکست تسلیم کرتی ہوں۔

میں نے جب بڑے غور اور تعجب سے اس لڑکی کو دیکھا پھر دوبارہ اس کا نام سراقہ ہی ہے۔

میرا حال کے حال پیر نے لیمن ہیل اور ایک مادرانہ تہن و ترم میں جب بہت ہوں ہے۔ میرا نام سراقہ میرے باپ سے مشہور رہا ہے۔ ایک بیٹی ذات پر غور رہا کہ میں نے قبائل کے بڑے بڑے سواروں کو ہتھیاروں اور مطلوب کیا۔ پر آہستہ آہستہ میرے پاسنے کا بڑا دکھا ہوا صدمہ۔ کہنے کے بعد لیمن بہت ہدی جب خاموش ہوئی تو ہلچل پڑی۔ لیمن نے اس سے فہم کیا کہ وہاں پھر اس نے بیٹی نگہبانی سے پرچہ یا قہری ہے۔

میں میں سر ہا کر کہا میں وہاں تو کون میں جا کر کہ دونوں کہا۔ میں نے میں آپ سے مقابلہ نہیں کر سکتی۔ آپ ایک طوفان ہیں۔ میں ہوا۔ میرا آپ کا کیا مقابلہ۔

لیمن نے دونوں خاموش رہ کر کچھ سوچتے رہے۔ اس کے بعد لیمن بیٹی میں ہدی منت کرنے کے ادار میں ہلچل سے کہنے لگی۔ اب جو آدم کے کہنے کے فرزند میرا راد راد ہی رہنے والا۔ اگر لوگوں کو خبر ہو گئی کہ میں لڑکی میں اٹھیں گی۔ اور بنی جوانوں سے میں نے مقابلہ جیتے ہیں وہ میرے کہے کہ ان کا مقابلہ ایک لڑکی سے کر کے اس کی توپیں اور دست کی گئی۔

لیمن نے بیٹی اپنا حیرت میں لیمن کو غائب کر کے کہا اٹھو۔ اپنے چہرے

تھا وہاں بھی ایک ایک نصف ایک ایک سرخ بھنڈی لئے کھڑا تھا۔

جب گزروں کا مقابلہ شروع ہوا تو دونوں گھوڑے تقریباً ساتھ ساتھ تھے۔ سراقہ اپنے گھوڑے کو سمیز لگا رہا تھا۔ شاید وہ یہ مقابلہ جیت کر اپنا ہے۔ لیکن جو فی وہ آگے نکلنے کی کوشش کرتا ہلچل بھی اپنے گھوڑے کو اپنے کا دینا اس طرح سراقہ ہلچل سے آگے نہ نکلنے پڑا تھا۔

جس جگہ مقابلہ ختم ہوا اس سے ذرا فاصلے پر ہلچل نے اپنے گھوڑے کے پاؤں کی کلی ٹھوکریں ماریں۔ گھوڑا ہنستا آہستہ سے پھرتا تھا تو ہلچل نے سراقہ کے گھوڑے سے جی گز آگے نکل کر ہلچل نے گز دوڑ کا وہ تہہ تھا۔

دونوں گھوڑے چونکہ سر ہٹ رہے تھے اس لئے وہ اس جگہ سے گئے تھے۔ جہاں مقابلے کی ابتدا تھی۔ ہلچل اور سراقہ دونوں نے اپنے گھوڑوں کی کوشش نہ کی تھی۔ مقابلہ دیکھنے والے لوگ اب پیچھے رہ گئے تھے۔ اس کے ذہن میں ابھرنے کہ ہلچل کہ وہ اپنا گھوڑا سراقہ کے قریب لایا۔ پھر سراقہ کو اس کے گھوڑے سے اچک یا۔ اور اسے اپنے ایک ہاتھ میں لے کر اسے صحرا کی ریت پر بری طرح چک دیا تھا۔ سراقہ سے چاہہ کوئی مزاحمت طرح ریت پر گرا اور اس کے چہرے سے غائب تر گیا تھا۔

ہلچل بن صیب نے جب ریت پر گرے ہوئے سراقہ کی طرف دیکھا۔ کیا۔ اس سے دیکھا سراقہ مرد نہیں لڑی تھی۔ اس کی ہوا بھی کھل گئی تھی اور گردن نکل ہو گئی تھی۔ ہلچل نے دیکھا اس کی گردن سرخ سوٹے ہوئے مگر نیلی آنکھوں میں 'میں شاہ' تراوت کھل اور روٹے کھیل کا۔ انتہائی خواہش ہو رہی تھی کہ وہ اس کی طرح تڑا رہے اور پر کشش تھا۔ اس بہت متاب لڑکی کے لب ہتھکوں پر ہلکا سا جسم نمودار ہوا۔

اسے اس کا گہرے غائب اور حسن صدف جمال اور گہرا ہو گیا تھا۔ اس موقع پر بہت حوا کی پوری طلسم آرائی چھائی تھی۔ اس زہرہ جمال لڑکی سے ہلچل کی طرف دیکھا پھر اس کی نگاہیں شرم و غائب میں آپ ہی آپ ٹپک رہی۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے ہلچل بن صیب تھوڑی دیر تک اپنے گھوڑے

پر رہا۔ اس کے بعد اس نے اپنی آنکھیں مٹا شروع کر دیں۔ شاید اسے اپنے ہاتھ نہیں پڑا تھا۔ اس کے بعد وہ اپنا گھوڑے سے اڑا اور اس کا

پر نقاب ڈالو اور چلی جاؤ میں اپنی موت تک تمہارا راز رازی رکھوں گا۔
 بے غم ہو جاؤ۔ کسی کو کالوں کان جرت ہوئے ہوں گا کہ سراقہ حقیقت
 خوبصورت اور پر کشش لڑکی ہے۔

نعل بن حبیب کا یہ جواب سن کر سید خوش ہو گئی تھی۔ پھر
 پر نقاب ڈال گیا۔ اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر وہ دہاں سے چلی گئی تھی۔
 گھوڑے پر سوار ہو اور اس کے پیچھے پیچھے ہو گیا۔ وہاں جا کر سید
 سے باپ کو بتایا کہ وہ اپنی شکست تسلیم کرتی ہے۔ اور یہ کہ وہ نعل
 کوئی مقابلہ نہیں کرے گی۔ مری میں کعب نے بڑی فراخ دلی سے اس
 کو اس مقام کے بعد ہواؤم کے ہواں میں بن حبیب کو اپنے اندر
 اپنے عیوں کی طرف جا رہے تھے۔

یونان اور پیرش دونوں میاں بیوی بھی اس موقع پر لوگوں کے
 تھے۔ جب لوگ اپنے اپنے جیسے کی طرف جا رہے تھے تو یونان اور
 طرف چل دینے تھے۔ راستے میں کیرش نے یونان سے پوچھا کہ
 سراقہ بن مری سے مقابلہ جیت کر حیرت فاش ہو چکی ہے۔ میں نے اپنے
 کسی شخص کو اب کلمات کا اظہار کرتے دیکھا ہے کہ وہ ایک وقت
 اپنے دائیں بائیں دونوں کھونٹوں کو گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھے ہی بیٹھے
 ہر حال یہ ایک انتہائی بے ادب اور دیرنوجواں ہے۔ اور یہ واقعی
 کا حقدار تھا۔

کیرش کی اس مہنگم کا جواب کوئی جواب دینا ہی چاہتا تھا۔
 پر ایسا سے سب رو۔ کیرش بھی موجود ہو گئی تھی۔ کس دیر کے بعد
 دیکھ یونان اس نعل بن حبیب کے ساتھ جس سراقہ کا متاد
 لڑکی ہے اور لڑکی بھی کمال کی حسین و پرکشش ہے۔ دراصل ہواؤم
 کعب کا کوئی بیٹا نہیں اس کی واحد اولاد صرف ایک لڑکی ہی ہے۔
 مری ہے اس سبب بہت مری کی پرورش اس مری میں کعب نے اپنے
 ہر لڑکے کو حرب و صرب میں اہر بنا دیا۔ اس نے اپنی بیٹی سب کو لڑکا
 کا نام سراقہ بتا دیا۔ وہ لوگوں سے یہ بھی کہتا رہا کہ چونکہ اس کا بیٹا
 اپنا چوڑھائپ کے رکھتا ہے۔ اور یہ کہ وہ کرتا ہے اور مہنگم
 کی بیٹی سے مہنگم کر کے کوئی یہ نہ جان کے کہ وہ لڑکا نہیں لڑکی ہے۔

سراقہ دونوں گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے آگے نکل گئے۔ آگے جا کر نعل بن
 کو اس کے گھوڑے سے الٹا کر زمین پر پھینکا اس موقع پر سراقہ کے
 باپ نے کہا۔ تب نعل بن حبیب پر واضح ہو گیا کہ وہ لڑکا نہیں لڑکی ہے۔ اس
 حقیقت میں سب بہت مری ہے نعل بن حبیب نے اس سے وعدہ کیا ہے
 کہ وہ ظاہر نہیں کرے گا۔ جواب میں سراقہ نے اس کے ساتھ مزید مقابلہ
 دیا ہے۔ ایسا کر کے اس نے اپنی شکست اور نعل بن حبیب کی فتح مندی
 ہے۔ اس پر یونان اور ایسا کو مہنگم کہنے لگا۔

یونان کے ہاں کیا یہ سب ہواؤم نے کسی سے سنے ہیں
 اس پر ایسا بولی اور کہنے لگی۔ میں تم دونوں میں بیوی سے کسی سنائی
 کہ میں نے جو کچھ کہا ہے یہ سب کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے
 دیکھا ہے۔ یونان شاید ایسا سے کچھ کہتا کہ کچھ جواں اس سے لے تھے۔
 پھر وہ دونوں میاں بیوی پلو پلو پلو پلو ہوئے اپنے شے کی طرف



یونان کے اندر بدوحد اور کلکش کرنا ہوا اور اپنی مرضی یہ گاہوں
 تھا تھا۔ رات ہو گئی تھی۔ برٹے کے رگ دپے میں تاریکی کھس گئی تھی۔
 وہاں پہلے کھڑا تھا۔ بے داغ بیٹوں آسمان ستاروں سے سج گیا تھا۔
 ہند ماں اور جس کے ساتھ مفاکھنے کے بعد مہنگم رہا تھا کہ کسی
 سے پکارا۔ نذر دور۔ کسی نے نذر دور نہیں۔ نعل بن
 سے شے سے باہر آؤ بیٹے۔

اور بن کے پاس بیٹھے ہوئے نعل نے اس کو راز کو پہچان لیا تھا۔ وہ اس
 راز میں لہوہ کی نذر تھی۔ لہذا اپنی جگہ پر بیٹھے ہی بیٹھے نعل بن
 اس میں پارتے ہوئے کما عا مر بن لہوہ اندر جائے ڈاہر کھڑے آپ کیوں

سب کے اس اسط کے جواب میں تھوڑی ہی دیر بعد عا مر بن لہوہ نعل
 میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے عا مر کا سردار مری بن کعب اور اس
 بن حبیب بھی تھی۔ نیچے میں ملتی دو مشعلوں کی مدد میں نعل بن

حبیب نے دیکھا، تب ہی اس وقت اپنے بلو میں جسم پر قوس و قزح کے رنگوں
لہاس پھٹے ہوئے تھے۔

تین آگے بڑھ کر نیچے میں چھٹی ہوئی چمی چادر پر بیٹھ گئے تھے۔
کعب کی بیٹی نبیلہ کو ہچکچاہٹ لگیں وہ لڑکی چونکہ بھیل حبیب کی ماں اور
اضنی تھی لہذا وہ بڑے غور اور تجسس سے اس کی طرف دیکھنے جا رہی تھی۔
کعب نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے بھیل بن حبیب کو مخاطب کر کے کہا۔
دیکھ ابی حبیب یہ جو لڑکی میرے ساتھ آئی ہے یہ میری بیٹی ہے۔
آج تک میری بیٹی کا چہرہ کسی نے نہ دیکھا تھا۔ تم پہلے جہاں جاؤ۔
لہذا میں تمہیں ہی اپنی بیٹی سے شادی کی پیشکش کرتا ہوں۔ کیا تم
ملاقات میں قبول کرتے ہو۔

بھیل بن کعب کے اس اعلان پر بھیل بن حبیب کی ماں زہرہ
جنرل ہنٹ حبیب پریشان اور حیرت زدہ ہو کر رہ گئی تھیں ان کی سمجھ میں نہ
کہ وہ کیا معاملہ ہے۔ اس موقع پر زہرہ ہنٹ کا بچہ کعب کا ارادہ رکھ
بیٹا بھیل بن حبیب اس سے پہلے ہی کہ تھا اور اپنی کردار جو ہاتھوں
بن کعب کو مخاطب کر کے کہے لگا۔ جو پیشکش آپ سے مجھ سے کی ہے۔
ماں کا کام ہے۔ جو بیٹی بھیل بن حبیب خاموش ہوا اس کی ماں زہرہ
لگی۔ میں اس گفتگو کا مطلب سمجھ رہی تھی اور تبھی سے کہیں کیا معاملہ
بن کعب پر ہوا اور اسے لگا۔

دیکھ میری ماں میرے ہاں کوئی بیٹا نہیں۔ یہ میری بیٹی ہے۔ اس
میں نے بیٹوں ہی کی طرح اس کی پرورش کی ہے۔ لڑائی اور جنگ سے
اور ماہر کیا اسے ہی میں نے سرور کے نام سے اپنا بیٹا مشہور ہے۔
اسی سے تمہارے بیٹے بھیل بن حبیب کا مقابلہ ہوا۔ بھیل چونکہ جو
لہذا میں سمجھتا ہوں کہ بھیل ہی وہ جوان ہے جو میری بیٹی سے
ہے۔ دیکھ میری ماں میں نے اپنی بیٹی کی پرورش بڑے ناز و نعم سے
کی لڑکی لگتی ہے لیکن بڑی جرات مند، بڑی دلیر، بڑی وفادار اور مجھے
کی خوب خدمت کرنے والی ثابت ہو گئی۔

گفتگو تھا زہرہ ہنٹ کعب کے ذہن میں ساری بات چلی تھی
ایک نگاہ نبیلہ پر زانی پھر اس کے قیمت خیر حسن اور بے مثل

ماں۔ دیکھ بھیل بن کعب میں شادی کی اس پیشکش کو قبول کرتی ہوں۔ اگر
بھیل بن حبیب کو اس قابل سمجھتے ہو کہ وہ تمہاری بیٹی سے بہت بڑی کا
پانچ سو سے بڑی میری بیٹی اور میرے بیٹے بھیل بن حبیب کی امانت ہے۔
بھیلہ نے زہرہ ہنٹ کعب کے اس جواب پر بے پناہ خوشی اور اطمینان کا
اظہار کیا۔ دیکھ میری ماں اس پیشکش کی قبولیت پر میں تم دونوں طرفوں کو
دوں۔ میں اس سے پہلے ہی اپنے سارے قبائل کے سرداروں اور سرکردہ
لوگوں کو کہہ دی ہوں کہ کعب کا سراقہ نام کا لڑکا اصلیت اور حقیقت میں لڑکی ہے۔
اب وہ سارے سردار اور قبائل کے سردار ہو گئے ہیں۔
اور ابھی میں نے جو باتیں میں بد سے باتیں کر رہی ہیں۔ تاکہ وہ کوئی
اور قبائل کو اپنی نہ کریں۔ مجھے امید ہے کہ سچے قبائل کے سرداروں پر
اس بات پر رے نہ کوشش کریں گے۔

بھیلہ نے کے بعد جو آدم کا سردار عامر بن بھیلہ چند عموں کے لئے رکھ رکھ
اور وہ پھر بڑا اور کہہ رہا تھا دیکھ بھیل میرے بیٹے میں تمہیں بھی ایک
اور وہ یہ کہ بھیل بن کعب نے مقابلہ کے شروع میں دعوہ کیا تھا کہ اگر
ایک تو تمہیں سو بکریاں دے گا۔ میرے بیٹے بھیل بن کعب اپنے وعدے پر
کے مطابق یہ تیس سو بکریاں دے گا۔ اور تمہارے بیٹے کی خوشی میں
میں تمہیں دوں گا۔ اس طرح مجھے امید ہے کہ تمہاری مقیم مالی حالت منظم

کے بعد عامر بن بھیلہ پھر تمہاری دیر کے لئے رکھ اس کے بعد وہ
عامر بن کعب چاہتا تھا بھیل اسے خاموش ہو جانا۔ کیا یہ جیسے سے باہر
اور ایک سنگسار شروع ہو گیا تھا۔ بھیلہ اگر اٹھ کھڑے ہوئے اور
انہوں نے دیکھا بھیلوں سے باہر بے شمار لوگ اور حرا اور جھاگ بڑا کر
ماں دیکھتے ہوئے سب پریشان اور فکر مند ہو گئے تھے۔ اس موقع پر
انہوں نے ہوا عامر بن بھیلہ کے پاس آیا اور اپنی پھولی سانسوں میں اسے
کہا۔

قبیلوں کے جو حرا پھیلیاں پکڑے سمندر تارے مجھے تھے وہ ایک بری
امانت ہے کہ جھگڑا کے بادشاہ بجاشی نے ایک حرا پر نظر پڑا ہے پر حملہ آور
ہو گیا ہے۔ یہ نظر پڑا کے ساحل پر سنگسار ہونے کے بعد اسی

۱۔ لوگ اندھیرے میں دوپٹوں کو لٹکاتے تو زبردستی کلبہ حرکت میں آتی۔
 ۲۔ ہاتھ پکڑ کر دو بارہ پیچے میں آئی۔ دھول کی بہن جلد انت حسیب بھی
 ۳۔ اور بیچ کا دوسرا ہاتھ اس نے پکڑ لیا۔ تینوں دوہرے اسی نہی چادر پر آ
 ۴۔ دل نے جب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اور خوشی میں چمکتے ہوئے کہا۔
 ۵۔ اس ہمارے پاس ایک اور نیا خیر بھی ہے۔ جو اس بارانی مصر سے خرید
 ۶۔ عربی شادی ہو جائے گی۔ تو ہم اپنے لئے دو پیچے نصب کیا کریں گے۔
 ۷۔ اٹھ کھڑی ہوئی۔ پیچے کے س کوٹے میں مل گئی جہاں کھائے کی اشیاء
 ۸۔ تھے۔ جب وہ لوٹی تو اس کے ہاتھ میں اٹ کی ڈی سے لی ہوئی
 ۹۔ سے بھری ہوئی تھی۔ احمد۔ یہ عمر۔ وہ پیٹ صلب کے آگے
 ۱۰۔ یہ بہت اچھا اور مٹھا چیز ہے۔ اس نے یہ مصر سے خرید لیا تھا۔ کہا
 ۱۱۔ اس پر نصیب نے شرمیلی کی آواز میں کہا میں اپنی بیوی
 ۱۲۔ بھی میرے ساتھ کھائیں۔ رہو اور بندہ نے بھی اس کا ساتھ دیا۔
 ۱۳۔ ان پر کھانے کے مالہ ابھی میں خوش کن گفتگو بھی کرنے لگی تھیں۔
 ۱۴۔ بعد قبائل کے ان بیویوں کے شہر سے جنوب کی طرف ایک جڑا لشکر
 ۱۵۔ اس کے سردار دھول بن حسیب اور چند دیگر پیدہ پیدہ جوان بھی وہاں
 ۱۶۔ تھے۔ لشکر زدوک۔ کر دک گیا تھا۔ جہاں میں سے وہ دو مہین عمر
 ۱۷۔ کے جنگوں کے ساتھ اپنے گھوڑے لڑاتے ہوئے اس کے قریب آئے اور
 ۱۸۔ نے اسیں دھول کے پوچھا تم کون لوگ ہو اور کس غص سے یہاں
 ۱۹۔ آئی ہو لشکر ہے اور ہمارے مقابل ہونا چاہتا ہے۔
 ۲۰۔ انہیں اور لوہاروں کے جواب میں ہوا کہ ہم کے سردار حاضر ہیں
 ۲۱۔۔ ہدی ہاں دھول اور بڑی ہے ہاں کا مٹھا۔ و کرتے ہوئے آتا شروع
 ۲۲۔ میں جانتے تم کون لوگ ہو اور کس غرض سے یہاں کے اس معاملہ
 ۲۳۔۔ تم لوگوں نے ہمارے متعلق پوچھا ہے تو میں تم سے یہ کہوں کہ ہم
 ۲۴۔۔ جہدہ ہیں ہم خانہ بدوش لوگ ہیں اور جگہ جگہ میں دیں بھی
 ۲۵۔۔ کرتے ہیں سنو نورادہ جگہ جگہ خیر رہا ہوا ہیں جلا ہوا پیشہ
 ۲۶۔۔ لوگ ہیں ہاں کہاں سے آئے ہو اور کس غص سے تم نے یہاں کے

اس پر بن گئے تھے اسے سواروں میں سے ایک بولا اور کہنے لگا میں
 لہجائی کا سپہ سالار ہوں میرا نام ابو محمد ہے پھر اس نے اپنے دائیں طرف
 سوار اپنے ایک ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ میرے ملازم
 متیوم امیر ہے ان شرم داس کی ایک آنکھ خراب تھی اس نے اسے
 ہم میں پر حملہ آور ہونے کے لئے آئے ہیں اور تم لوگوں کو ان
 مدد کرنا ہوگی ہم ابھی اور اسی وقت یمن کے مرکزی شہر صفا کی طرف
 لوگوں نے ہمارا ساتھ نہ دیا تو سب سے پہلے ہم تم پر حملہ آور ہوں گے
 اور یوڑھوں کو قتل کر دیں گے اور تمہاری عورتوں اور بچوں پر زبرد
 لوگوں نے ہمارا ساتھ دیا تو ہماری فتح کی صورت میں ہمیں حاصل ہو گا
 لوگ بھی حصہ دار ہو گے۔ اس کے علاوہ ہم تمہارے قبائل کو کھانے
 کرنے کے بھی پائندہ ہوں گے تمہارے ہر دھن سے ہم تمہاری حفاظت
 کیا تم لوگ اس سلسلہ میں کیا کہتے ہو۔

ابو محمد کی اس گفتگو پر عدیل بن حبیب کے چہرے پر وحشت نے
 تقویم اور غلاظتوں کے بخور بھی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ جبکہ
 آنکھوں میں کرب و الم کی پورش خون میں تھلنے چڑھنے اور سفاک
 جوش مارنے لگی تھی۔ اس موقع پر انتہائی عیسے اور کچھ نیر نفیل
 قلاب کر کے کچھ گناہا چاہتے تھے کہ عامر بن عیہ سے نفیل سے حبیب
 ہوئے اسے پانے سے روک دیا اور پھر وہ خود پانی پری اور پانی
 غلاب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ ابو محمد جو شرانہ تم نے کسی میں اس
 دینے کو تیار ہیں ہم تمہارے طیف بن کر یمن کے اندر جو بھی تم کا
 ساتھ دیں گے۔

ابو اودم کے مہار عامر بن عیہ کا یہ لہجہ سن کر ابو محمد
 مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر وہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے عیسے کا
 مدد لینے لیا ہے اس طرح تم ہمارے حوالے سے ان سر زمینوں
 فوائد حاصل کر سکتے ہو۔ اب جبکہ تم لوگوں نے ہمارا ساتھ دینے کا
 کی تیار کر دیا ہم ابھی یہاں سے صفا کی طرف روانہ ہوں گے پانچ
 نفیل اور دیگر جوان ابو محمد کے ساتھ سے ہٹ گئے پھر وہ اپنے چیموں
 تھے۔

جیسے میں داخل ہوا تو خلیفہ کا باپ اور سو بھوں کا سردار عدی بن کعب بھی
 خلیفہ زہرا اور جندہ جو عیسے میں بھی چڑی چادر پر بیٹھی ہوئی تھیں اس
 عدی بن کعب نے اس موقع پر عدی بن کعب نے اپنی بیٹی حبیبہ کو
 عدی بن کعب سے حبیبہ میری بیٹی حبیبہ کے ہاتھ کا سالار ابو محمد اور اس کا
 عدی بن کعب پر حملہ آور ہونے کے لئے اس ساحل پر اتارے ہیں ہم دونوں اس
 عدی بن کعب کے ساتھ ایک جوار فکڑ ہے انہوں نے ہمیں اس جنگ میں
 عدی بن کعب کے ساتھ دیکھ کر ہمارے چیموں کو لوٹ لیں گے اور عورتوں اور
 بچوں کو قتل کر دیں گے۔

ابو محمد نے خبر نہیں کہ کب حبیبہ کے ہاتھ ہمارے قبائل کی فضا
 کی صورت اختیار کر جائے گا عامر بن عیہ اس سے تمہاں کہنے کا مدد کر
 عدی بن کعب کی اس گفتگو کی صورت کسی بھی وقت نکل سکتی ہے اور وہ
 عدی بن کعب ہو سکتے ہیں۔ میری بیٹی ایسی صورت میں میری نسبت نفیل کا خیمہ
 عدی بن کعب اور مناسب ہو گا۔ جب تم دیکھو کہ ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں
 عدی بن کعب تو فوراً اپنا خیمہ چھوڑ کر نفیل کے پاس آ سکتی ہو آج سے نفیل کی تم
 عدی بن کعب سے ہمارے چیموں کو قتل کر دینے کے لئے تم دونوں کی شادی کر دوں
 عدی بن کعب سے تمہارے ہاتھ ہو رہا ہے۔

عدی بن کعب کی گفتگو سے عدی بن کعب کی نظر میں خوشی اور چشم باد و انجم جیسی
 عدی بن کعب کی طبیعت اور سکون میں اس کی حالت داس آسمان کے نقش و نگار
 عدی بن کعب ہو گئی تھی۔ وہ اپنے باپ کے ساتھ جانے کے لئے عیسے سے
 عدی بن کعب کہ زہرا بنت کعب نے اس کا چہرہ پکارتے ہوئے عدی بن کعب سے

عدی بن کعب کیا آج کی رات حبیبہ میرے پاس نہیں رہ سکتی۔ آج سے یہ میرے
 عدی بن کعب اور عقلت و حرمت ہے۔ دیکھ سردار عدی بن کعب تو عدی بن کعب کے
 عدی بن کعب اور بھروسہ کر سکتا ہے۔ عدی بن کعب نے مسکراتے ہوئے کہا اے
 عدی بن کعب میں اور نفیل کی امانت ہے اس کے حوالے سے میں تم پر اکتفا
 عدی بن کعب کو کس پر کوب گا۔ تو تم جب تک ہا ہو۔ عدی بن کعب کو اپنے پاس رکھ
 عدی بن کعب میں امانت لینے کی بھی ضرورت نہیں۔ تم حبیبہ کو رکھو اب
 ابکہ کوچ کی چارواں کھل کر دوں۔

یہی جس کعبہ مزا اور چلا گیا ہلیل نے اپنی ماں کو مخاطب کر کے کہا
 اکیڑ کر مہاں سمیٹ لیں اور کوچ کی تیاریاں کریں۔ ہلیل کے اس انداز
 چاروں حرکت میں آئے اور کوچ کرنے کے لئے ہلیل اور ہیلہ خیر اکیڑ
 لہرو اور چنلہ اپنے نیچے کا اسیٹ سمیٹ رہی تھیں۔



یونان اور کیرش دونوں مہاں یہی نے عرب قبائل میں رہتے ہوئے
 سواروں کا بندوبست کر لیا تھا۔ جس وقت عرب قبائل حبشہ کے حملہ تور
 میں کے مرکزی شہر صفا کی طرف روانہ ہوئے تب یونان اور کیرش بھی
 سوار اس کے ساتھ ہو گئے تھے۔ جس وقت وہ صفا کی طرف روانہ ہوئے
 گھوڑے کو یونان کے گھوڑے کے قریب لائی پھر وہ اشتہامیہ سے اور
 مخاطب کر کے پوچھے گئے۔

یونان میرے حبیب۔ میں پر حملہ تور ہونے والے حبشہ کے یہ سر
 سرزمینوں میں تھے ہیں۔ میں کے ساتھ ان کا کیا نفاذ ہے اور کیوں یہ
 کے لئے میں کے مرکزی شہر صفا کا رخ کئے ہوئے ہیں۔ کیا آپ اس سے
 سکتے ہیں۔ اس پر یونان بولا اور کہے لگا۔ اس قبائل کے اندر رہتے ہوئے
 سرزمینوں کے متعلق جانتا ہوں یا جاں سکا ہوں وہ نہیں بتا سکتے ہوں۔ گزشتہ
 لوگوں سے بھی میری اس سلیب میں گفتگو ہوئی تھی ان سے بھی مجھے
 کے اس سرزمینوں پر حملہ آور ہونے کی وجوہات کا پتہ چلا ہے۔

سنو۔ کیرش میں کا ایک باشندہ تو ہاں اسد ابو کرب ہوا کرتا تھا وہ
 اور ہوا تھا۔ جہاں یہودیوں سے متاثر ہو کر اس نے دین یہود قبول کر لیا
 وہ یہودی خاندانوں کو وہ اپنے ساتھ میں لے گیا تھا۔ میں میں اس نے
 یہودیت کی اشاعت کی اس طرح اس کی اس وجہ سے میں میں کافی تعداد
 یہودی مذہب قبول کر لیا۔

انہی دنوں ایسا ہوا کہ عیسائی مشرق میں داخل ہوا شہر
 میں کے لوگوں کو بت پرستی کی برائی سمجھائی اور لوگوں کو خدا کے واحد
 تبلیغ سے اہل غناں عیسائی ہو گئے۔ بحر میں عیسائی ہونے والوں
 قائم کر لی اس لوگوں کا نظام عین سردار چلائے تھے۔ ایک سید جو قابل

کی معاملات اور معابدات اور لشکریوں کی قیادت کا دورہ دار تھا۔
 ملک جو داخلی معاملات کا نگران ہوتا تھا اور تیسرا اسٹیب یعنی ہشپ جو خارجی
 تھا یعنی عرب میں۔ غزاں کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ یہ ایک بڑا تجارتی اور
 یہاں چڑے اور اسلحہ کی صنعتیں خوب زوروں پر چل رہی تھیں۔

اس کے متوجہ پادشاہ زونواس سے ایک خط لکھی ہوئی اس نے غزاں پر جو قبائل
 کا گزرتا تھا حملہ کر دیا تاکہ وہاں سے عیسائیت کا خاتمہ کر دے اور اس کے
 ریت اختیار کرنے پر مجبور کرے۔ اس پر پتہ زونواس نے وہاں کے لوگوں
 اس ریت کی دعوت دی لیکن ان لوگوں نے نکار کر دیا اس پر زونواس نے
 اس پر حملہ کر دیا اور اس کی بیوی مردہ کے ساتھ اس نے اس کی دونوں
 سے اپنی دونوں بیٹیوں کا خون پینے پر مجبور کیا۔ پھر اسے بھی قتل کر دیا۔ اس
 اس سے عیسائیوں کے انتہا کی بیڑوں قبر سے نکال کر جلا دیں پھر اس نے
 ہمہ کھدوائے اس گڑھوں میں اس نے آگ روشن کروائی عیسائی عورتوں
 دی اور راہبروں کو اس نے اس آگ میں پھنکوا دیا۔ کہتے ہیں مذہبی طور پر
 ہزار تک عیسائی اس جگہ میں مارے گئے۔

اس جگہ سے ایک عیسائی فوجوان دوسالہاں بچ نکلا اور وہ بھاگ کر حبشہ
 فی کے پاس پہنچا اور میں میں زونواس کے ہاتھوں ہونے والی ظلم کی ساری
 کہی۔ حبشہ کا بادشاہ نجاشی نے کچھ کوئی بحری بیڑہ نہیں رکھتا تھا لہذا اس نے
 ہت ایک قاصد کے ذریعے قیصر روم کے گوش گزار کئے۔ چنانچہ رومن شہنشاہ
 اپنی ذمہ داری کی طرف روانہ کیا اب ان بحری بیڑے کو استعمال کرتے ہوئے
 کے ساحل پر اترا ہے۔ جس سے ساتھ ہم ابھی صفا شہر کی طرف جا رہے

ہے بعد ازاں قسری دیر کے لئے رکا پھر کہنے لگا دیکھ کیرش یہ ساری
 ان عیسائی کی رومن سلطنت اور حبشہ کے حکومت کے ہاتھ تھکوں سے ہوئی
 کے حکمرانوں کے پاس کوئی بحری بیڑہ نہیں لگا رہنوں نے یہ بحری بیڑہ
 اس بحری بیڑے میں حبشہ کی حکومت کا لشکر میں پر حملہ آور ہو رہا ہے۔
 یہ حملہ آور ہونے کے لئے مذہبی ہوجے کا اعلان کیا جا رہا ہے اور یہ
 رومن میں کے حکمران زونواس سے مرنے والے عیسائیوں کا انتقام سے

جانا اور سنو آئی دلہہ بننے کو اپنے ساتھ لیتے آنا وہ آج پورا دن اوھر آئی اور
نے اس جوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تم جاؤ میں آتی ہوں۔

وہ جوان چلا گیا مطلق اپنے جیسے میں آگیا۔ جلدی جلدی اس نے اور
آہلی خول چہ حالیا کر سے بندھی ہوئی چڑی پٹی میں اپنی تھوڑ اور غیر در سے
کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا، کچھ میری میں اہل جوش سے اسے مجھے
لگی ہے۔ انہم تم فکر مند نہ ہونا میں جلدی ہوتی آؤں گا۔

اس کے ساتھ ہی مطلق تیز قدم اٹھاتا ہوں خیمے سے باہر نکل کر
جہول خیمے کے دروازے پر دونوں میں بیٹھی اسے چاہتا ہوا دیکھتی رہیں۔ جب
میں وہ ان دونوں میں بیٹھی کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تب وہ پہلے کی طرح
اپنے بستر میں گھس گئی تھیں۔

مطلق جب بننے کے باپ عدی بن کعب کے خیمے میں داخل ہوا
قبائل کے سرداروں کے علاوہ جوش کے لشکر کا نائب سالار امیر اور اس
دیوں بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عامر بن صہبہ اس سے مطلق کو اپنے
کہا اور جواب میں مطلق بن صہبہ حاضری سے اپنے قبیلے کے سردار عامر
میں جا بیٹھا تھا۔

عدی بن کعب کا چہرے کا وہ خیر جس میں وہ سب دگ بیٹھے ہوئے
اور موندے ہونے کی چادر کی مدد سے اس جیسے کو کئی کہوں میں تبدیل کر
وقت یہ سب لوگ خیمے کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ مطلق جب عامر
بجٹ گیا تب امیر نے اپنے سامنے بیٹھے عرب قبائل کے پانچوں سرداروں
ہوئے کہا۔ کیا اب میں اپنی محفل کا آغاز کر سکتا ہوں۔

جواب میں بنو ادم کے سردار عامر بن صہبہ نے بولتے ہوئے کہا۔
اپنا دعا کہہ سکتے ہو۔ میں مطلق بن صہبہ کا انتظار تھا کہ آگیا ہے تم
جوان ہے جو ہمارے سارے قبائل میں سب سے زیادہ باہمت اور ات
دن ہے اس پر امیر نے ایک گاہ بڑے غور سے مطلق پر ذلن نگہاری کی
ہوئی ایک نگاہ عرب قبائل کے سرداروں پر بھی ڈالی اس کے بعد وہ کہہ دیا
مجھے یہ تم لوگ اس صحرائی عزت و حرمت ہو تم بے شک
بحر حال ان سرداروں سے تمہارا تعلق ہے اور اس تعلق کو کوئی بھی تو
سکتی۔ ابو عمر کے فتح کے فائدوں میں تمہیں اپنا شریک بنانے کا وعدہ پورا

تلی فعل کیا ہے میں اسے تم سے ملتا ہوں کیونکہ وہ میرا ہم وطن

ہوں وہ میں کے لوگوں پر مظالم کر رہا ہے ایسے ہی وہ کل قصور
کا تم غنہ بدوش عرب بحر میں چھلی کی طرح آزاد اور گردش و ہر
میں خود رہو۔ دم و اہام کا بیماری ابو عمر یہاں لوگوں پر ظلم و تشدد
میں۔ عداوت کچھ نہیں کر رہا بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اس کے یہ مظالم اور
میں کے اہم و کھل کر لوگوں کے سامنے ہیں۔ اس وقت ایسا ہوا تم
میں لوگ اور غنہ کا کھل ہی کھل ہو گا۔

سہ صحرا کے فرزند۔ اگر تم لوگ میرا ساتھ ہو تو ہم سب مل کر یہ
میں کو نیست و نابود کر کے یہاں کے لوگوں کو ظلم و تشدد سے بچا کر
میں سے ہٹا کر رکھتے ہیں۔ سہ صحرا کے فرزند ابو عمر کے لشکر میں میرے
میں میں حیثیت سالار کے اس کا نظریوں پر رعب اور خوف ہے میں
میں تمہاری مدد کا محتاج ہوں کیا اس نیک کام میں تم سب قبائل میرا
انکباب رہا کر سکتا ہوں۔

اس وقت کے جواب میں سب عرب سردار خاموش تھے اور وہ سوالیہ انداز
میں طرف دیکھ رہے تھے۔ شاید انہیں میں صلاح مشورہ کرنے کے بعد وہ
میں اس موقع پر مطلق بن صہبہ نے بولتے ہوئے پوچھا۔ اسے امیر
میں کہہ کہ کل تم بھی یہ سمجھتے تھے کہ وہ چاہے اس پر امیر نے پوچھا
میں والے ہو۔

جواب دیتے ہوئے کہا دیکھ امیر ہم سب دین ابراہیمی کے پیروار ہیں
میں میں بھی آج سے اس دین کے ماننے والوں میں شامل ہوا ہوں اور
میں کہتا ہوں میں جوش تم لوگوں کے لئے ظلم و اصرار حالی و
میں کہہ ہوں گا۔

سار اور اس کے بیچ میں بیٹھا ہوا مطلق بن صہبہ چند خاموش
میں رہے۔ آخر وہ کسی فیصلے پہنچ گئے اس کے بعد عامر بن صہبہ
بو امیر ہم تمہارا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں۔ ابو عمر سے ہاں
اپنے لئے ایک فرض بنا لیا۔ امیر نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے
میں سے ہوا چاہیے۔

یہاں تک کہنے کے بعد امیرہ کا شاید وہ کچھ سوچ کر مزید کچھ کہنا چاہا۔
طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔ دیکھ لعل بن حبیب تمہاری یہاں آمد سے
کے سردار عامر بن عبد الصمد تمہاری بہت توصیف و تحریف کر چکا ہے۔ اس پر
سامنے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں ابو عمر پر قابو پانے کے لئے یقیناً تم
کہتے ہو۔

امیرہ دراز کا بھر کئے لگا دیکھ ابن حبیب آج کو بھی رات کے وقت
قریب جنگجو ہواں تیار رکھنا میرا یہ ساتھی جو میرے ساتھ بیٹھا ہے اس کا
حصص لینے آئے گا اور قسملوی راہنمائی بھی کرے گا جس تک یہ کے
سرخ ساتھیوں کو چٹانوں کی اوٹ میں بٹھاتا۔

دیکھ ابن حبیب ابو عمر ابھی تک اپنے لشکر کے اندر جیسے میں تھی
تک وہ منا کے محل میں غفل ہو جائے گا پھر اس پر قابو پانا ہمارے لئے دشوار
جائے گا۔ اپنے ساتھیوں کو بتا دینا کہ خطرے اور ضرورت کے وقت میں
پروں کا ایک تیر چھوڑوں گا جب یہ تیر دکھائی دے تو فوراً ابو عمر کے
ہو جائیں اس سے آگے کیا کرنا ہو گا یہ ہم انھیں سمجھا دیں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد امیرہ دم پینے کو دیا اس کے بعد اس
طرف دیکھتے ہوئے پوچھا کیا میری یہ تجویز تم لوگوں کو قبول ہے؟
سردار عامر بن عبد الصمد نے اپنے دوسرے عرب سرداروں سے گفتگو کر
جاننے کی کوشش کی پھر سب کی شاید تائید حاصل کرنے کے بعد اس
امیرہ ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں اور پوری طرح تمہارے ساتھ ہیں۔

امیرہ اپنے ساتھی ہڈوں کے ساتھ اٹھتے ہوئے بولا میں اب
وقت میں ایک مخصوص جگہ پر تمہارے قبائل کے ساتھ لعل بن
ہڈوں اسے لیے آئے گا اور اسے وہاں تک پہنچا دے گا۔ اب تم
جانا ہوں۔ من دیکھو اگر ہم سے بڑی کامیابی سے ابو عمر کا خاتمہ
زندگی میں میں ایک انتساب بنا کر دوں گا اور ان طاقتوں میں تم
کر سکو گے اس کے ساتھ ہی امیرہ اپنے ساتھی ہڈوں کے ساتھ
یہ سارے معاملہ ہو چکا تو عرب سردار بھی اٹھ کر ہڈی بن کعبہ
اس موقع۔ لعل بن حبیب بھی جب اسے لگا تو ہڈی سے اسے
میں منہ۔ مجھ تم سے کام ہے۔ لعل پر اپنی جگہ پر جم کر

امیرہ دنی دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے پکارا۔ امیرہ یہاں آ جاؤ
یہ ہیں۔ اب یہاں صرف میں اور لعل بن ہیں۔

جیسے کے اس کمرے میں داخل ہو گئی تھو وہ دروازے پر لٹکتے ہڈے
ن گفتگو سن رہی ہو وہ آ کر اپنے باپ ہڈی بن کعب کے پاس بیٹھتی ہوئی
اپ اس جیسے میں جو گفتگو ہوئی ہے وہ میں ساتھ داسے کرتے میں پر اسے
اس کی ساری سن چکی ہوں۔ جس مہم کے لئے لعل کو تیار کیا گیا تھا میں
اس سن رہی ہوں۔ اس پر ہڈی بن کعب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کچھ ستم لعل کی امانت ہو میرے ہی۔ اس کا تم پر ذمہ دار ہے
وہ نے لایا ہوں اس کی اہمیت تمہیں لعل بن سے سننا ہے اس نے کہ
کچھ کا ساتھی اور مستقبل کا رشتہ بنا چکا ہے۔ وہ نے اس بار ہڈی
ساتھ لعل بن کو سے لعل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا کہ آپ مجھے اپنی
مہم کے

ن القاد پر لعل بن حبیب ذرا سا مسکرایا پھر پڑ مسکراتے پر قابو
میں میں سر ہڈو تھا۔ سدا نے بھر پور احتجاج کرتے ہوئے پوچھا لیکن
میں میں شامل کرنا نہیں چاہتے کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں کعب کے
دار کی کا نگاہوں نہ کر سکتی گی۔ اس پر لعل بن نے لگا دیکھ سدا بات
میں یہ ہے کہ کسی لڑکی کو ہم مہم میں شامل ہونے کی اجازت نہیں
ہو سکتی ہے وہ لے امداد میں تھا۔ اس سے پہلے جب سردار کی حیثیت
میں امداد کیا کرتی تھی اس امانت تو میں لڑوں۔ تھی اور مجھے ہر مہم
میں تمہیں اب اس مہم سے لئے میں لڑی ہو گئی۔ اس پر لعل بن پھر
میں سے لگا۔

سات در تھی اس وقت تیرا مجھ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ تیرے باپ
میں را مشورہ کر رہا تھا اور یہ کے بھانجے لوگ تجھے سزا دے کر
میں چلے ہیں کہ تم سزا دے نہیں سکتے ہو اب ہوگے یہ بھی جان چکے
ہو گئے ساتھی بنا دیا گیا ہے۔ لہذا اب تم ایک لڑکی کی حیثیت سے اس
مہم میں

میں مطمئن ہو گئی تھی وہ مزید کچھ کہتا ہی چاہتی تھی کہ لعل
میں اب کعب کو مخاطب کر کے پوچھے گا۔ آپ نے مجھے روکا تھا کہ

آپ کچھ کتنا چاہتے ہیں

جواب میں مدی بن کعب نے نہایت محبت و شفقت میں کہا میں
روکا تھا جیسے کہ اس مہم میں احتیاط سے جسے لینا اب تم رہو بہت کتب
میں ہو جو انہوں کے سردار مدی بن کعب کے گھر کا نظم اس میں بھی ہو
کے بھی بیٹے اور مدی کی آخری امید ہو اس مہم میں صاحب رہے ہیں
ہے امید تمہاری ارگوداری سے خوش ہو کر میں کی حکمت میں نہ
خوش کر دے۔

میں کچھ سوچتے ہوئے کہے گا امید اور اگر سے بھی برا نہ ہو
ہو گا۔ اس پر مدی بن کعب نے مدی کے لہجہ میں کما حقہ دھوکہ
بہر حال دونوں کے بیچ اور باطن کی جڑ تو وہ رب قدیر و کبیر ہی رہتا ہے
ہمارے لئے اور ہم سے بھی بدتر ہمارے پر شک و شبہ ہونے کی کوئی
خلاف بقاوت میں اس کے وہ جگہ جگہ اس کے شکریوں اور
شروع کر دیں گے اور انکی بدتر حالت کریں گے کہ یہ یمن سے تکر
مجبور ہو جائے گا۔ میں نے کہا اور پھر وہاں میں اب چل جائے۔ میں نے
چینی سے میرا تنکار کر دی ہوں کی جب تک میں جاؤں گا سیر
اس پر مدی نے سخت کھینچا ہمارے نیچے میں اس قدر کہ میں
اس میں چاہتا۔

مدی کی اس بات پر مدی بن کعب نے ایک بھر پر ہنسنے کا
چہرے پر بھی مسرور ہٹ میں مکی تھی پھر وہ ہوا اور اسے گایا
تو تمام قافلے نے خیموں سے وسیع و عریض سے۔ ایک تو ہاں
میرا انتظار کر رہی ہوں گی وہ سرے رات کی تم کے لئے مجھے
کے چارہ ہوں۔

اس موقع پر مدی نے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔
آپ احادیث میں تو میں بھی نے کے ساتھ ہوں رات کو
میں ان کی ماں اور یمن کے پاس رہوں گی۔ وہ میری ضرورت
بن کعب نے بخوشی سمجھا لی تھیں اجازت طلب کرنے کی
پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ تم بھی مدی سے جیسے میں مدی ہوں۔
کھل آزادی ہے اس لئے کہ تم مدی کی مدد کی سامنے۔

۱۔ جواب میں کر مدی خوش ہو گئی تھی پھر وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی
۲۔ جیسے سے نکل گئے پھر وہ دونوں ہاتھ میں ہاتھ والے دور دور تک
۳۔ بچوں کا گزرتے ہوئے اس طرف جا رہے تھے جہاں مدی کا قید ہو
۴۔ مدی نے اس قدر۔



۱۔ اسے صبح رات صبح کی تلاش میں مدی تھی ہر طرف تھوڑی سی
۲۔ مدی نے فرحت بخش و شیریں سکون تھا۔ اس نے وہیں سترے مٹیوں کی
گاتے کسی صفر کی طرح اپنی مقررہ جگہ کی طرف رواں تھے۔ اس نے
۳۔ مدی نے اور دیکھی ہے باقی پر پلے پلے مسرا رہی تھی۔ مدی نے سرد
۴۔ اس نے حاشی میں چٹانوں سے ٹکرا کر مایوس سامنے رہی تھیں ایسے
۵۔ مدی نے مدی اور امید کا مسرہ بھی مدیوں ایک چٹان کے پاس سے

۱۔ یہ کام بھی مدیوں میں سے کچھ کتنا ہی چاہتا تھا کہ اس چٹان کے ایک
۲۔ مدی نے اور مسرا اور سرگوشی میں اس نے کما حقہ دونوں میں وقت پر آئے
۳۔ مدی نے اپنے جیسے میں گاتے بجائے دلی عورتوں کو قارح کر دیا
۴۔ مدی نے اس پر قارح پانا ہمارے لئے آسان اور سہل ہو
۵۔ مدی نے صرف دیکھا اور ہوتے ہیں۔ منہس ہم یہ آسانی تیار کر کے اور

۱۔ مدی نے مدی و غائب تھے ہوئے مار۔ مدی مدی نے اس
۲۔ مدی نے ان ہاتھوں کے پیچھے مستعد و بارگاہ۔ میں کی بھی لگائی
۳۔ مدی نے اس کے لئے تیار ہیں۔

۱۔ مدی نے رفا پر وہ اپنے ساتھی کو غائب کر کے کہنے گا۔ مدیوں میں تم
۲۔ مدی نے اور مدی اپنی مہم کا آغاز کرتے ہیں۔ تم میرے اشارے کے
۳۔ مدی نے اور مدی نے اپنے ساتھیوں نے پیچھے چلا گیا تھا جہاں
۴۔ مدی نے جیسے ہوئے تھے۔ امید آگے بڑھا اور مدی ہاتھ تھامتے ہوئے
۵۔ مدی نے ہاتھ آگے بڑھا اور مدیوں مدی نے کام کی ابتدا کریں۔ مدیوں نے

چاپ ابرہہ کے ساتھ ہو لیا تھا۔ چپ چاپ دونوں چٹانوں کے اندر ہی بیٹھے گئے تھے۔

چٹانوں سے نکل کر جہاں ہموار میدان شہر ہو گیا تھا ابرہہ وہاں واقعہ بکڑ کر سے بھی بیٹھائے ہوئے اس نے کہا ستو نعل بھی یہاں سے بڑھتا ہو گا۔ اس لئے کہ اس سے آگے اگر کسی کی نگاہ ہم پر پڑ گئی تو وہ اس کا۔ اس نے کہ رات کے وقت اگر کسی نے مجھے تمہارے ساتھ دیکھا ہو گا۔ اس ملک کا اگلیارہواہی ہم سے کہے گا اور وہی ہم ضرور تار کر کے پے تیار ہو جائے گا۔ لہذا تو رہی پر لیت جائیں اور آگے بڑھیں۔ تھوڑی دور آگے جا کر یہ پھر رک گیا ایک پست جیسے کی طرح لڑتے ہوئے کہا۔ وہاں سے یہاں آگے کا ہے۔ میں بھی ہماری جہلی کی میرے ساتھ ساتھ آؤ۔ دونوں پر غیوں کے پھول پلج آگے بڑھے۔ اپنے اپنے غیوں میں گہرا نیند سونے ہوئے تھے اور باہر سے ہنسنے کی جمل رہی تھیں۔ ابرہہ سے پچھلے سے کل میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ نعل نعل تم جیسے کے دونوں پہرہ اور اس سے نپٹ لیتا۔ میں اندر ہوا۔ تمام تمام کر دوں گا۔ اس پر نعل پورہ در سے لگا دیکھ ابرہہ تر غرمت میں ہی ابو ہم کے غیے کے باہر پہرہ دینے والے دونوں نکال دیے۔ نعل کے اس واپس خوش ہو گیا دونوں پھرتے پڑھنے لگے۔ ابو ہم کے تجھے کے نزدیک جا کر انہوں نے دکھا غیے کے باہر اور باہر وہ محافظ پہرہ دے رہے تھے۔ وہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ محافظ چوٹے نیلے ہیں سے آگے بڑھ کر اس پر حملہ کر دیا۔ بلکہ ابرہہ صاف داخل ہو گیا تھا۔ باہر نکلیں غرمت کی توارس کر ابو ہم صاف ابرہہ میں داخل ہوا تو ابو ہم اپنے ہنر کے قریب کھڑا تھا۔

ابرہہ آگے بڑھ کر اس پر اپنی تگوار برسلہ چاہتا تھا کہ غیے کے لہوار ہوئے اور آگے بڑھ کر انہوں نے ابرہہ پر حملہ آور ہوا چٹانوں میں داخل ہوا اور طرفائی انداز میں حملہ آور ہوئے ہوئے ابرہہ پر۔ دونوں جواہروں کو اس نے صحت کے گھٹات مار دیا۔ اب ابرہہ کو صحت اپنی تگوار برسلہ اور ابو ہم کا قہر تمام کر دیا۔ ابراہیم غیوں میں ابرہہ ہوئی تھی۔ وہ تیزی سے باہر آیا اور غیے سے باہر بچنے لگا۔

۲۔ رات اس موقع پر اس نے دیکھ کر غیے کے باہر جو دونوں محافظ بیٹھے تھے صیب نے ختم کر دیا تھا اور ان کی ریشم ٹک کے لہو کے پاس پڑی تھیں۔ دیکھتے ہوئے ابرہہ دوبارہ غیے میں آیا اور اتنا ہی صوبت سے اس دیکھتے ہوئے کہا شروع کیا۔

ابو ہم نے توجہ سہی حال بچا کر مجھ پر وہ اسٹال کیا ہے جس سے اس نے نہ ہو سکوں گا۔ میں ابی صیب قسم یسوع کی مجھے خبر۔ حق رات اپنے جیسے کے اندر اپنی صحت کے لئے غیہ محافظ بھی دکھانے پر توجہ سے ابو ہم سے ان محاذوں پر حملہ آور نہ ہاتے تو میں میں کرنا کہ اس جیسے میں ہی رہی۔ دیکھ ابی صیب۔ ابراہیم کہتا ہے۔ تو سے واقعی وہاں سر نہ رہا ہے ہو میرے لئے تھا تھا۔

ابرہہ ابرہہ قرب مجھ پر جو احاد کیا تھا اس پر مجھے ہر حال پور تو اڑنا تھا۔ اس سے تدارک ساتھ دینے کا وعدہ کر چکا تھا اور جو غصہ مجھ پر احاد کرتا ہے۔ اس نے اس میں اپنی جہلی لپٹا تو اس میں بھی تار دینے کے لئے تیار ہو جاتا تھا۔ اس نے ان غلو سے ابرہہ ایسا متاثر ہوا کہ اس نے آگے بڑھ کر نعل میں سے ایک دیکھ نعل میں صیب میرے عزیز میں آتی سے ایک دیکھ۔ اب نظر میں جیسے ابی صیب مقرر کرتا ہوں ابرہہ کی اس پیش اور غموشی وہ کر چکا ہے چٹا رہا پھر دیکھا ابرہہ کہنے لگا۔

ابو ہم اس پیش کش کا شہرہ اوارہ ہوں میں تو صواب کہ ہم تو غار سے لئے نہ لگا ہوں کی حلقہ کے علاوہ ہم بھی مصر ہی شام کسی نہ کسی میں روٹی ماننے کے لئے ہم تھوڑے فاصلے پر رہتے ہیں۔ ہر اس جیسے اور گید کر سبیل سکوں گا۔

ابو ہم ابی کے لئے بچہ سوچا پھر وہ اپنی شفقت سے کہنے لگا۔ ابی میں بھی چپے جاؤ یہ وعدہ تمہارے لئے خالی پڑا رہا کہے گا اور اس کا وعدہ ہی سے ہمارا کرے گا۔ ابرہہ یہاں تک کہے کے بعد رکا ہوا ہی۔ نعل کی طرف دیکھتے ہوئے پچھانم لوگوں کے مصر اور شام جانے کی۔ اس لئے کہ وہاں تم تھوڑی مال کا میں دیں کرتے ہو اور خوب صلح کر لیا کرتے جاتے ہو۔ میں نے سنا ہے وہاں چند غلٹس کے علاوہ

اعراب رہے حاضر ہوتے ہیں ہم بھی اللہ کے گھر کا طواف کرنے جاتے
ہے۔ توحید بھی کر لیتے ہیں۔ اور در کے رہنے والے لوگ اس گھر
کی طرف اللہ سے چلے آتے ہیں۔

یہ خاموش ہوا تو امیر بولے اور پوچھا میں حبیب اس گھر کی کچھ مجال
میں نہ گا اس گھر کا ایک منقول ہے اور اس کی کچھ مجال اور صفائی کا
میر کی قدر دلچسپی جیتے ہوئے پوچھا کہ سن کل اس گھر کا حق

یہ گھر فاضل عبدالمصطفیٰ ہے۔ یہ شخص انتہائی خالصت دراز قد اور علی
الفاصل قبلہ قریش سے ہے جو اللہ کی طرح اللہ کے نبی اسماعیل

کو بہت علم امیر کی دہلی میں مزید اضافہ ہوا قافلہ وہ پھر بڑے
ان شخص کا نام عبدالمصطفیٰ کہیں ہے کیا وہ کسی مطلب نامی شخص کا
مطلب اس کے بچا کا نام تھا۔ اب امیر سے یوں جستجو سے پوچھا

یہ بات میں کہ ایسی بات میں وہ کسی کے علم نہیں رہے اصل
یہ تھا جو بن تراشم کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں۔ علی میں
یہ تھا جاتا ہے اس نام فاضل ہاشم ہے یعنی روئی فاضل کر کے
یہ نام کا سبب میں سے کہ ایک با کہ میں سخت قد ہا لوگ
تھے اس نے اس نام حاصل کیا اس میں نہیں ہے جس خوراک
یہ اس کی حالت دار پر ترس تو اپنی دولت لیر شام اسرا یا اور
یہ بڑے بوجوں میں بھر کر در اونٹوں پر بڑا ہوا

یہ بھی در تک لوگوں کی دعوت کی روٹیوں کا چوراہا دینی اونٹ
میں سےیں راج کر کے جڑی بڑی انگلیوں میں پکایا اور دیکھیں بڑی بڑی
وہ کا چوراہان میں الٹ کر دو دینا اور الٹ کر کہ کو خوب پیر کر کے
سے اس کا نام ہاشم مشہور ہو گیا کیونکہ اس طرف کی دعوت اور
ان اثر کرنے لگے تھے۔

اپنے تنگ جوتوں پر اس نے زیاں پھیری چروہ دوبارہ کہہ دیا
یہ اس کی عرض سے شام جا رہا تھا کہ راستے میں اس نے شرب میں

صرف پیڑی پہاڑی پھر وہاں تم لوگوں کو کیا ملتا ہو گا۔ امیر کی اس
لعل بن حبیب کچھ کہنے ہی والا تھا کہ امیر کا ساتھی مریان جیسے میں داہلو
مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔ کچھ آقا پانچ ہزار ہمارے لشکر اور
پانچ گئے ہیں۔ خواب میں امیر تھوڑی دیر کے لئے گھڑی سوئی میں آ
گا۔

میراں ہوں وہ ہزار حروں کو جیسے کے اور گھر لگا وہ ہمارے
میں گئے اپنے ہاتھوں سے کو کہ وہ اپنے لشکر میں جگہ جگہ بکھیل
مشہور کرنا شروع کر دیں کہ رات امیر اور ابو ہاشم میں تلخ فانی ہوا
کہ ہمیں میں میں ہی۔ پڑا رہتا جیسے بلکہ اردگرد کے اور علاقوں پر
پر قبضہ کرنا چاہیے تاکہ ہمارے لشکروں کو اور مال نصیحت ہاتھ
جائیں۔ اور ابو ہاشم سے اس توجہ سے انتہائی نہ کیا اور آپس میں
صورت اختیار کر لی اور ابو ہاشم نے امیر پر حملہ کر دیا لیکن اس نے
اب ابو ہاشم کو زیر اور مطلوب کرنے کے بعد امیر کی لشکر کا سرا
کن دیوں۔ پھر اس ہمارے لشکروں کو کہو کہ لوگوں کے
راہ۔ تم دیکھو گے کہ ہمارے لشکر ہمارے خلاف متحد آرائی کے

تعداد کریں گے اور سو دہاں کچھ لوگ شہر کے اندر بھی بھاگے
درست رکھنے کے لئے وہ ہزار دہاں لشکر پڑا ہے اس کے
ہونے سے پٹ پٹ پانچ جلی کا جیسے کہ آنے والی صبح ہم ابو
ادریوں کا اندازہ لے لیں۔ یہ وہی اس لشکر کے جواب میں
ہوئے باہر نکل گیا تھا میراں کے حاسے سے بعد امیر سے چر نہیں
ہوئے کہ اس حبیب تم چاہے کہتے کہتے رک گئے تھے تم مجھے تا
شام کے علاوہ کہہ یا نہ جانتے ہو صبح میں مدین آتے تھا
خواب میں نہیں بول اور نہ گے۔

کچھ امیر کہ میں خدا کا ایک گھر ہے جسے ہمارے برکت
اسماہیل نے مل کر اپنے رب کی رضا مندی سے تعمیر کیا تھا
اسے حضرت آدم سے تعمیر کیا تھا لیکن طوفان نوح میں اس
رب کی طرف سے تادمی ہوا اس جگہ پر یہ گھر ابراہیم اور اسماعیل
معمور اور شام میں اور فلسطین اور دیگر دور دورہ کے

حیب کی یہ حالت دیکھتے ہوئے امیر نے غصہ کرنا لے کر کہا میں تو یہی
تو یہی دم سنجیدہ ہو گئے ہو تو میرے خیال میں چلے ہیں۔ امیر اور علی
دور تر مسخ ہوا لوں کے ساتھ وہ میوں کے اس شہر کے بولی حصوں کی
تھے

کے لئے نئی صبح کے آغاز سے ساتھ طلوع ہوا اس کے عاصیوں نے غیر
مقام لیا اور امیر کو بلا و برتر طائر کیا اس پر دیکھنے سے میں امیر کے
خام اور امیر کو مظلوم ثابت کیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لشکر میں کسی
امیر کے خلاف اور ابو عمر کی صحت میں کوئی آواز نہ ہو کی اس طرح
امیر کی اطاعت کو اپنی گردن کا جوا بنا لیا تھا پھر یہ عمر کو ماضی کی یاد اور
فصلان طرح بعد دیا گیا تھا

تباہی کو خوب نوازا خواران مال و زر سے ان کی خوب مدد کی کیونکہ
میں میں حیب کی بدولت ہی وہ جو عمر کو قتل کر کے اس کی جگہ خود لشکر کا
مقامی قوتوں کی مدد سے امیر نے قریبی پانچوں سے سب رنگ کا پتھر
وہ خیر کر شرع کیا اور جو مصروفی کے لئے اس شہر سے غیہ و رودیدہ
ہو گیا

تیار ہو گیا تو امیر نے اسے سونے چاندی سے مجلے اور جواہرات سے
دونوں حصے کے پتے گواہ دیواروں پر اتنی رواہ رکھی کہ ان کا رنگ

ایک بہت بڑا وقت نصیب یہ جس نے اس معبد کو اور زبیرہ پر اسرار بنا
شہر شہر اٹھان کر دیا کہ آئندہ کوئی شخص بھی کہ میں غ کرنے نہیں
میں اس معبد کا احترام و طواف کیا رہے گا اس سلطان سے عرب قبائل
طرت پھیل گئی۔ لیکن میں حیب نے بھی امیر کے پاس آنا جانا ترک کر
یہ یہ سعد معاشرہ سے باہر قہیر کرایا تھا یہ ایک مالی شان عمارت تھی اور
اس نے اسی سرخ پتھر سے اپنے رہنے کے لئے ایک محل بھی بنا لیا تھا۔

ابو امی معبد میں بیٹھا تھا کہ اس سے اپنے وہ۔ سم راز اور مجلس میوان
مقامی دیر بعد جب میاں اس کے سامنے آکر بیٹھا تو امیر نے بے چینی سے
اپنے ہونے پر پھر اس میوں تم نے دیکھ تار تفتی سے غم دینے کے

قیہ کیا وہاں بازار میں اس کی نظر ایک ایسی لڑکی پر پڑی جس کی حرکات
شرافت و فراست چلتی تھی اور حسن و جمال میں سبہ نظیر تھی

ہاشم کے مظلوم کرنے پر پتہ چلا کہ اس لڑکی کا نام سلی ہے اور اس
سے ہے ہاشم نے لڑکی کے والدین کو اس سے شادی کی درخواست کی اور
سلی سے اس کا نکاح ہو گیا ہاشم اپنی بیوی کو لشکر شام کی طرف روانہ ہو
اری کے مقام پر اس کا خیال ہو گیا۔

اس وقت سلی امیر سے تھی اور اس کے بہن سے ملا پیدا ہوا
شیر رکھا اس لئے سے تھا۔ آٹھ برس عرصہ میں اپنی والدہ سے دور
بیب ہاشم کے بھائی مطلب و ان انتہات کاظم ہوا تو اس نے عرصہ ہی
حاش کرنا شروع کیا

زوارک کر علی نے لشکر عمر کر۔ کی طرف دیکھا وہ بڑا متاثر و رانی
بڑی دلچسپی سے یہ سارے واقعات سن رہا تھا۔ علی کتا چلا گیا۔ سلی
تہ اور بھیجے کو حدش کر۔ کی اطلاع ہوئی تو اس نے اسے بد سمجھا
میں دن صباں رکھا اس کی خدمت و دلہن کی اور چوتھے روز اس کی رہا
کے ہزار روانہ کر دیا

جب مطلب کہ میں اعلیٰ ہو تو یہ کہ میں دلو عمر سبھا اور جب پر اس
تھا لوگوں نے بھی مطلب کوئی غلام خرید کر دیا ہے لہذا اس نے
عبد مطلب یعنی مطلب کا غلام کتا شروع کر دیا کیونکہ اس وقت امیں
مطلب کا سبھا ہے۔ تب سے وہ پید کے بجائے عبد مطلب کے نام سے
فصل آج کل سب کا متولی ہے۔

علی میں حیب بہت خاموش ہو گیا تب امیر چند مجلس تک گزریں
رہا پھر اس نے حور سے علی کی طرف دیکھا اور کہا اگر تم کے پاس
معاشر میں قہیر لیا جائے اور لوگوں کو کہ جائے کہ وہ کہہ کی بجائے
و دیارت کریں تو تقویٰ لوگوں کا یا رو عمل ہو گا۔

امیر کی یہ گفتگوں کر علی میں حیب کے چہرے پر تابعداری کی اور
لہذا ہونے سے پھر اس نے جنہیں نگاہوں سے امیر کی طرف دیکھتے
کہ اللہ کے غم پر دشمنوں کا قہیر کہہ بیت اللہ ہے۔ اس کے
طواف اور زیارت کرنے کے بجائے ان صحراؤں کے لوگ زندگی پر

پانچ سو کوئی بھی ابھی تک ہمارے اس پائے ہوئے معد کے طواف کو نہیں کر کے گروہ در گروہ اور کاروان کے کارواں کعبہ کا حج کرنے کے کارخ کر رہے ہیں۔ ہماری سکی اور بے عرقی نہیں ہے۔

امیرہ کی یہ گفتگو سن کر عدنان نے گہری سوچ اور فکر کے بعد کہا۔ آپ! شان و شوکت اور بڑھانے کے علاوہ اسے پر اسرار بنائیے پھر دیکھیں وہ کس طرف بھاگے پتے آئیں گے۔ کعبہ کے کعبہ کو خدا کے دو بزرگ نہیں لے لے دو لوگوں کی توجہ اور احترام کا مرکز ہے خواب میں امیرہ نے چونک کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔ دیکھو یہاں اس معبد کو میں کیسے اور کس طرح پر اسرار بنانا شان و شوکت میں کس طرح اضافہ کروں جو کچھ میں کر سکتا تھا تو میں کر چکا ہے پھر کہا

دیکھ امیرہ اول تو معبد کے لئے مکان و پیرہ دار مقرر کریں جو اس کی شان اور صفائی کا حیلہ رکھیں اس کے علاوہ مصر سے باہر چاروں طرف سے اس معبد کے یہاں محرمات و عورتوں کا داخلہ منع ہے۔ اس طرح معد کی حیثیت یک ظلم کہ جائے گی اور اس کے لئے لوگوں کے دلوں میں عزت و احترام اور کسی نہ کسی لہزہ طاری ہو گا وہ اس ظلم کو میں اپنی شہنشاہی اور نڈرائے لیکر آئیں گے اور طرف جانے والاں کا رخ اس طرف مڑ جائے گا۔

امیرہ یہاں کا یہ خوب اس کر پے حد خوش ہوا پھر وہ اسی خوشی میں عدنان تم نے بالکل درست کہا ہے میں آج ہی اپنے اس نئے معد کے لئے ہوں اور کل سے میں مصر کی طرف اپنے آدمی روانہ کروں گا جو وہاں سے اس ساتھ لیکر آئیں گے اور اس معبد کو ظلم کو میں بدل کر اس کی شان و اضافہ کریں گے۔

دیکھ عدنان مصر سے آنے والے ان چاروں گروہوں کے لئے پیش رو بن جائے اور انہیں یہاں بد کر بھی اسیں ڈال دیا کروں گا۔ اس گفتگو پر امیرہ اور وہ طرح سے مطمئن ہو گئے تھے۔ پھر امیرہ اور عدنان وہاں اس معبد سے اس طرف واپس گئے۔



اور ایک دور اتھانی گزری سوچ میں غرق کیا میں ہر حال

میں آپ سے کہنے کے لئے آیا ہوں وہ ہمارے قدیمی دشمن یوسف اور اس کے متعلق ہے۔ اس پر عزائیں سے انسانی بڑائی اور عزت کا

میرا ساقی۔ میرے دوست تو ان دلوں و جنتوں سے متعلق کیا خبر لیکر آیا ہے۔ اگلے مجھے یہاں مجھے چار کر کے رکھ دو ہے۔ دیکھ اب تک میں اس یوسف کے خلاف حرکت میں آیا۔ بے شمار مواقع پر میں نے اسے اپنے عیب کرنے کی کوشش کی لیکن میری بد قسمتی کہ میں کسی اسے اپنے سامنے لات دینے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ جب کہ کئی بار اس نے مجھے شک پر چال سے مطلوب کیا۔ کیا یہ یوسف کے باقیوں میری دولت اور ہستی نہیں ہے۔

پھر اس سے متعلق بیکر آئے ہو کو وہ کیسی ہے اور کس نوع کی ہے۔ اس سے لگا تھا میرے غمور کے کنارے جہاں قدیم ماری شہر کے عمارات ہیں اس کو سنیں ملے کے دور ایک انتہائی قدیم قل ہے کہتے ہیں یہ قل کسی نے بنایا تھا۔ اس نے اپنے ہم کارواں حصہ ہل شہر میں اندر سے جانے دولت اور ثروت سے حاصل کیا تھا اس نے یہاں مقامات میں اس سے حاصل نہیں کر سکا۔ جو خبر میں آپ سے سے دلا ہوں وہ یہ ہے۔

پیش دلوں میں یہی کسی کسی اس قل کی طرف جاتے ہیں۔ قل میں میں گرفت ہو کر ہے اس کی پست پر جاتے ہیں اور وہاں سے پل نکاتے پتا ہے اس کمرے کے اندر سے آہ و باری اور دادوں اور آہیں بھرنے کی اس گنا ہے جیسے ایسا کر کے یوسف اور کیش وہاں پہنچی ہے اس کے در رکھا ہو۔ پھر اسے عذاب اور اذیت میں مبتلا کرتے ہیں۔

نہ کہتے کے عد عزائیں تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر اس کے سے اس سے بہت عذاب ہوئی اس کے بعد وہ حاشی علی آ رہا میں اپنے ساتھی

سے کہنے لگا۔

دیکھ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک بہتر خبر لے کر آیا ہے۔
یونان اور کیرش دونوں میں یہودی نے اپنی کسی مخالف قوت کو ہاں نہ
البتہ میں جلا کر رکھا ہو گا۔ پہلے تم یہودی تفصیل حاصل کرو۔ ابھی
کے لوگوں میں کھل چلا اس عمل کے متعلق کھل تفصیل حاصل
تھا اس کے متعلق جاؤ۔ یونان اور کیرش سے حلقہ بھی ان لوگوں
کو۔ ہو سکتا ہے اسوں نے بھی کسی وہاں رہائش رکھی ہو۔ اس سے بعد
بتاؤ۔ میرا دل کتا ہے کہ یونان اور کیرش نے اپنی کسی مخالف قوت
کے درپے بند کر کے عذاب اور انہوں میں جلا کر رکھا ہو گا۔

دیکھ میرے عزیز اگر ایسا ہے تو پھر جن قوتوں کو یونان اور کیرش
بند کر کے عذاب میں آں رکھا ہے اسے میں رہا کرانے کے متعلق
ہوں اسے میں رہا کرانے کے بعد اپنی قوتوں ہی کو میں یونان اور کیرش
کروں گا۔ اگر وہ قوتیں واقعی دور اور طاقتور ہوں تو مجھے امید
شاید میں یونان اور کیرش کو ایک بار پہلے سے دور اور مغرب
جاؤں۔ اب تم جاؤ۔ کچھ عرصہ اپنا لوگوں کے اندر رہ کر یہودی معاشرہ
کے بعد میرے پاس آؤ۔ تاکہ میں نے اپنا وہاں یونان اور کیرش
سکوں۔ عراذل یا یہ حکم اس کو اس کا ساتھی ہو اس کے پاس سے جاؤ۔



شہنشاہ و شیروں کو اپنی روٹی میں پہلی بار ترکوں سے بلا پڑا۔ یہ ترکوں کے
بڑے قبیلے تھے جو اپنے اصل گھراؤں سے ہجرت کے شمال سے انہیں کی
تھے۔ جب میں جس کو سنبل ملے میں یہ آکر گھربے تھے وہاں کے مقامی
لوگوں سے جس سے سس کر کے وہاں جی سبک قائم کر لی یہاں تک کہ
سلطنت کی سرحدیں انہیں کے ساتھ چلا گئیں۔ تاجک کے نقشے پر دونوں
لوگوں کا پتہ خاقان ایک غصہ طعن تھا۔ یہ مقام ہی قوت ہو گیا اور ایک
لوگوں سے۔ اپنا خاقان بنا لیا۔ لیکن اس کی حکومت کا زمانہ بھی بہت مختصر
ہوا۔ اس کا بھائی ساتھی ترکوں کا خاقان بنا۔ یہ دو پہلا ترک حکمران تھا جس
سے دوستانہ روابط قائم کئے۔

یہاں تک کہ خود و شیروں نے ترکوں کے خاقان موافق سے تعلقات استوار
کئے۔ ان پر آئے وہاں کے دشمن بن خن اور دوسرے قبائل بعد اور
لوگوں کو شیروں کا حریف تھا۔ اگر وہ ترکوں کے ساتھ اپنے تعلقات اچھے رکھے
تو یہ ترک مستقل میں کوئی جنگ ہو جاتی ہے تو ترکوں کی مدد سے وہ شمال سے
آئے والے دشمن قبائل کی بیلارگو روک سکتا ہے۔

کے تحت ترکوں سے اپنے تعلقات بہتر اور استوار کرنے کے لئے
وہاں کے خاقان کی بیٹی کا رشتہ مانگا جو ترکوں کے خاقان سے تھیں کر لیا اور
شہنشاہ و شیروں سے ہو گئی اس طرح دونوں حکومتوں کے تعلقات استوار
کئے۔ اشرار اور بدلی عہد اسی ملک کے مہلن سے ہوا تھا۔

پہلے میں قبائل دوسری میں اپنی سلطنت کے لئے بھی دور میرے
رشتہ داروں نے ترکوں کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر بنا لئے تو اس نے ترکوں کو
صاف استعمال کرنا چاہا۔ لوہریاں کا خیال تھا کہ بن قبائل ہو اگر کوئی دیر کر
جاتی ترک ہیں جو اس میں مار بھاگتے ہیں۔ لہذا اپنا پھر اس کا ایک لشکر تیار کر

وہی زمین سے بھی نکلتی کی خبریں آتے تھیں۔ اس حالات میں ایرانی دروہوں
 کے خلاف حملہ آرا ہونے کے لئے بڑی تیزی سے جنگی تیاریاں
 کر رہے تھے۔



اس تاریکی خوب کمری ہو گئی تھی۔ رات اپنا پہل دراز کر لی جا رہی تھی۔
 اس کی میں زہرہ بنت کلاب اور اس جہاد اپ جیسے کے باہر ہتھے ہوئے
 تھے کہ بعد بھانگی ہوئی وہاں اس اور بھیل کے پاس بیٹھے ہوئے اس نے
 پوچھا۔

اس نے عرض کیا اس کی طرف دیکھتے ہوئے مارا گیا۔ وہ اس کی کتا چاہتی ہو۔
 اس نے پوچھا کہ میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھا۔ جواب میں اس نے
 کہا کہ کے لڑا پر پھیلے ہوئے کہا۔ ہمارے کتے کے تھپے میں ابرہہ نے
 اس میں اس نے گندگی اور نجاست پھیلا دی ہے۔

اس انکشاف پر بھیل میں حبیب تھوڑی دیر تک خاموش رہا تھا اس کے
 اس میں متحرک تھی پھر اس نے بھیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ دیکھ بعد مجھے
 یہ کام میرے قبیلے کے آدمیوں نے کیا ہے۔ اور ایسا انہوں نے میری اور
 بھیلہ کی رضامندی سے کیا ہے۔ اس پر زہرہ بڑی فکر مند کی اور پریشانی میں

اور اس کے کچھ آدمی حارے بیٹوں میں داخل ہوئے ہیں اور وہ اس مسئلے
 سے پوچھ پچھ کر رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے اسوں نے بھیل کی صفائی تو
 اس میں وہ آدمی چاہتے ہیں کہ وہاں گندگی اور نجاست پھیل جائے۔

اس باتوں سے بھیل میں حبیب کی حالت بھیل کی تشکیل میں گھٹنے دروہ کے
 حملوں میں بھیل میں حملہ جیسی ہو گئی تھی۔ پھر بھیل اشدلی نصے میں
 طرح پئی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور زہرہ کی اور بھیل آواز میں کہنے لگا۔

راہی میں حملہ ہاں وہ سب اگر حالات ایسے ہی رہتے تو ہم۔ محمد
 اس سے حالات بدلتے کر رہیں گے۔ کچھ بعد تم میں میں تھوڑی دیر
 یہ سب بڑی فکر مند کی اور پریشانی میں بھیل میں حبیب کا کام
 وقت نکال رہے ہیں۔

نے اس سے ترکوں کو تڑپ دی کہ وہ بن قبائل پر حملہ آور ہوں جو
 حلت پر حملہ آور ہو کر انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس تڑپ کے تحت ترک بن قبائل کے خلاف صف آراء ہوئے۔
 جانتے تھے کہ ترک وہ وحشی قبائل ہیں جنہوں نے انہیں مار مار کر ان
 ہمارا جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ ہر حال وہ ترکوں کے سامنے جنگ کے لئے
 جنگ میں ترکوں کے ہاتھوں بن قبائل کو بدترین شکست ہوئی۔ اس جنگ میں
 بھی مارا گیا۔ اس طرح بن قبائل سے ایرانیوں کی جان بچوت گئی۔ بن قبائل
 کے بعد نوشیرواں نے ترک قبائل کی توجہ غزوہ قبائل کی طرف دہلی۔
 جو گاہے گاہے سر اٹھاتے اور ایرانی سرحد پر لوٹ مار کرتے رہتے تھے۔
 ترک ان پر بھی حملہ آور ہوئے اور انہیں جبر تک شکست دی۔ اس حملے
 کے ہزاروں افراد ترکوں کے ہاتھوں سے قتل ہوئے۔ اس طرح ترکوں نے
 بھی نوشیرواں کی جان بچا دی تھی۔

نوشیرواں کا چچ نکہ دروہ حکومت کے ساتھ بچاؤ مارا صلح کا معاہدہ
 اس دوران وہ بھوئی مہائی حاکم کو حکم کر کے اپنی سلطنت کو بالکل پر امن
 جب اس نے ترکوں کے ہاتھوں بن قبائل اور حرہ قبائل کا غارت کیا
 ہوئی کہ کوئی ایسا بھی مقصد آسکتا ہے کہ ترک بن پر حملہ آور ہو کر چلی
 پھیلا سکتے ہیں۔ نوشیرواں کو یقین تھا کہ اگر ایسا ہوا تو وہ ترکوں کی راہ میں
 اور ترک پھار اور ہلکا کرتے ہوئے اس کے مرکزی شہر اس میں ٹکرانے
 گو ترکوں نے نوشیرواں کے لئے بن قبائل کو شکست دی بھی غزوہ فانی
 تھا لیکن ترکوں کی من خدات کو فراموش کرتے ہوئے نوشیرواں نے اس
 میں آنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لئے نوشیرواں نے یہ ساز بٹا کہ ترک
 سلطنت پر حملہ آور ہوتے رہتے ہیں۔ اگر لڑی کرتے ہیں اور اس کے
 ہیں۔ اس مقصد کے لئے نوشیرواں نے ایرانی سرحدوں کو محفوظ کرنے
 کو اس سر پر حیر کیا۔ نوشیرواں نے جب ترکوں پر یہ الزامات لگائے
 ایرانی لشکر پر شب خون مارنے لگے۔

ترکوں سے ایک سردار سمہ نے دروہ حکومت کے شتمل
 کی سرحدوں پر حملہ کیا۔ اور ہمارے بعض قصبوں کو تو نوشیرواں
 کے لئے رکھ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسوں اور دروہوں کے مابین

اجازت ہے۔

ان بات کی اس سنی کر کے بعد اس ستلوں والی راہداری میں داخل ہو
نے سے بچے بھاگا۔ بعد میں اپنی پارلی بیوری اور دانشمندی سے کام لیا اور
نے بچے چھپ کر کھڑا ہو گیا۔

ان کے پاس سے گزرتے گا تو اس کے کسی صدمے و رنج کی طرح اس
والی اور اس نے بچے کی طرح رنج کر اس کا کھا گھوٹ کر اس کا بھی

والی اس بھی بعد میں نے تھکیت کر ایک طرف وہ اب بعد میں
بہا بک جگہ دو ادوں کے ساتھ شعلیں مل رہی تھیں۔ بعد میں نے ایک
کھڑے اور دھندلے کے رستے اور پتھر کے اس سے بعد لی لکڑی لی
سے ایک لکڑی تھی۔ پھر وہ بچے اترا اور شعلیں سے جو جگہ آگ لگائی
تھی۔

اس نے جو معبد کی تھکیوں۔ دیواریں اور کھری کے نام کو آگ لگا دی تو
وہ دھب بھڑا اٹھی اور وہاں سے اٹھے ہوئے شعلے اب عمارت سے باہر
نکلے تھے۔ پست کی آگ بہت زیادہ بھڑک اٹھی تھی لیکن ابھی تک وہ
اٹھ نہ سکی تھی۔

اس پر یہ ادوں نے جب عمارت سے اندر سے آگ کے شعلے اٹھے
اور وہی ہوئے۔ پھر وہ سب پر یہ ایک ساتھ بھاگے اور اسے دھڑ
کے اس میں دو کراں دووں پر گھڑی سر رہے ہوئے تھے وہ دووں
میں داخل ہوئے تو بعد اپنی کھوار سے اس کی طرف بھاگا اور اس پر
پڑا۔ آگ کے بعد میں تھیں تھوڑی نہیں تھیں اس پر جلد ہی
اس پر یہ ادوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

اب جب عمارت اٹھی تھی۔ پر یہ دونوں کے وہ ساتھی بھی جاگ اٹھے
اور اسے اتنے تھے اور رات کے بچنے پر میں انہوں سے پرہیز تھا ان
بعد میں اب معبد سے ہی طرف آگ پڑی تھی اور یہ
ماتنی تو وہاں جانے کے سے معبد سے لگا۔ ان تھ پر یہ ادوں
وہ سے لگا رہے ہوئے اس کے بچنے بھاگے۔ بعد میں اپنی کھوار سے
سے سے کھڑا ہو گیا تھا۔ اب تک قریب سے لگا نہ سکی تھی پلے اور

بعد میں نے ایک بار غور سے اپنے سامنے کھڑی ہوئی بھٹی کی طرف دیکھا
دیکھ بعد تو کسی سے مت کنا۔ میں اس وقت اچھ کے معبد کی طرف ہوا
میں بعد کچھ کتا ہی جا رہی تھی کہ اس سے پہلے ہی بعد میں حبیب کی ماں
نے بعد کو بڑے شفقت اور پیار بھرے انداز میں کتا شروع کیا۔

بعد میں نے اپنے ایسا کوئی بھی قدم نہ اٹھاتا جس سے حق کسی معبد سے
گرتا ہو کر رہ جاوے۔ پہلے تم پر میری اور بعد کی ذمہ داری تھی اب
بھی تم پر اس بڑی سے خدا میرے بچے میرے بچے میں حبیبیں تھیں اور
جو بھی قدم اٹھاتا اس کی امید کے ساتھ اٹھاتا۔ اس پر بعد میں نے بڑی
وسعت کے انداز میں ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اسے میری ماں تم فکر مند مت ہو۔ جس نام کا میں نے ارادہ کیا۔
جلد ہی تمہارے بعد اور بعد کے پاس لوٹ آؤں گا۔ اس کے ساتھ
مٹ گیا۔ رہو۔ جنہ۔ اور بعد اسے فکر نہ کی اور پریشانی میں جانا ہوا۔ آگ
اپنی ماں۔ میں اور بعد کے پاس سے مٹ کر بعد میں حبیب
کے قریب آیا۔ اس نے دیکھا معبد کی سفلی کر دی گئی تھی اور حسب
پرہیز سے رہے تھے۔ وہ معبد کے سامنے اور وہ معبد کی پیشانی طرف
بعد میں کی پشت پر گیا پھر وہاں سے وہ رست پر بیٹھ گیا اور ماں
رنگ کر وہ آگے بڑھنے لگا تھا۔ پھر ایک پر یہ ار کے قریب جا کر بعد میں
کی طرح اٹھ کھڑا ہوا۔ ایک حبیب کی حیران کنش میں اس سے پرہیز
سے اس نے اپنے ہاتھ سے بند کر دیا پھر کر کے خبر نکال کر اپنے
ذہن کر دیا تھا۔

ایک پر یہ ار کو ختم کر کے کے بعد بعد میں حبیب نے اس کی نالی
ہذا ایک طرف تاریکی اور اوت میں اٹھ دی تھی۔ دوسرا پر یہ ار
بعد میں کے اپنے ساتھی سمجھا۔ لیکن جب قریب آتا تو اسے شک ہوا کہ وہ بعد میں
ساتھی کے پاس سے نہ آتا تھا۔ اس نے حادثاتی ہوئی اتفاق میں پھر وہ
بعد میں نے بڑی بے پروائی اور بے عزت انداز میں معبد کی اونچی اونچی
ستلوں والی پست وار راہداری میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

مجھ سے حبیبیں کوئی غصہ نہیں۔ میں معبد دیکھنے آیا ہوں۔ اس
ہوئی اور میں کتا اس وقت تم معبد کے اندر میں جا سکتے۔ لوگوں کو

صل کی طرف بھاگتے ہوئے تھے۔ پہرہ دار نہیں پر گر کر لوٹنے لگے تھے۔

ان کے دوسرے ساتھی سر بند سے ہو کر ادھر ادھر کوئی "آڑھ" میں تھے کہ ایک بار پھر کیے بائیکٹ تھرچے اور ان پہرہ داروں میں سے گر کر لوٹنے لگے تھے۔ "خزئی پہرہ دار و شہناہ" غدار میں وہاں سے جاگے۔ یہاں پہلے ہر اس طرف بھاگا جس طرف سے جبر پر سامنے لگے تھے۔ وہاں پہنچا تھا کہ پھروں کی ایک آوٹ سے صوبہ نووارد ہوئی اور آگے بڑھے۔ صیب کے ہاتھ تھمتے ہوئے کما میں جاتی ہوں اس موقع پر آپ کھڑے کریں گے نیل یہاں رہنا، وہ دونوں کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ خدا سے دعا کہ ہمیں اس سے بعد آپ جو بھی مجھ سے سوال کریں گے میں اس کی۔

جواب میں صیب نے صبر سے کچھ نہ کہا چپ چاپ کھڑا ہوا۔ اپنے غیموں میں آرام سے یہ کو وہ ایک چٹان پر بیٹھ گیا۔ طرف دیکھتے ہوئے اس موقع پر حیرت وہ آواز میں پوچھا یہ صوبہ کیسے پہنچ گئیں تھیں۔

صوبہ نے بڑے پیر سے کہا میں تو بھی تھی کہ آپ صوبہ کی آئے۔ آپ نے جیسے جیسے میں بھی تھیں ہو کر دھر آگئی تھی۔ بے زاری کی ماں اور اس دونوں کو مطلع کر دیا تھا۔ میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ میں نے ہو آپ کو ظاہر کر دیا کی۔ جب "نصوح" پہرہ دار آپ کی طرف ہوئی تو مجھے یقین تھا کہ اس "نصوح" پر بھی آپ جاہل پڑے لیکن ایک صوبہ اور تھی دیگر لوگ بھی آپ کو وہاں دیکھ بیٹے اور بعد کہ آگ لگے وہاں لئے میں نے اس پر تیر پلہ اس کا جانتا کر دیا۔ میں نہیں جانتی۔ آپ کو زیادہ دیر وہاں رہیں انکی صورت میں وہاں آپ کے سے خدمت میں وہاں صوبہ بن صیب تھوڑی دیر تک ہی طاقت بڑی محبت اور ہوشیاری کی طرف دیکھا رہا۔ پھر وہ وحش کس آواز میں کہے گا۔ دیکھ رہا ہے پر بڑا احساں کیا ہے۔ آٹھ پہرہ داروں کے ساتھ اپنے کر میں واقعی خدا اس پر امید نے جذبات اور روایتی آواز میں کہا۔

خدا کے لئے مجھے یہ احساں دلائیے کہ میں نے آپ پر کوئی غرض تھا۔ قدرت حالات۔ وقت اور ہمارے ہاں باپ ہمیں ایک اور

صوبہ آپ کی دوسری اور آپ کی حفاظت میرا فرض ہے۔ میں نے اپنا صوبہ صیب نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا کیا تم اپنے ہوتا تھا کہ انہیں فوراً ہولی اور کہیں گے۔

میں آپ کے یہاں سے اٹھ کر اپنے جیسے میں آئی تو ہمارے اس آپ کے صوبہ میں کسی اہم موضوع پر گفتگو کر رہے تھے۔ اگر میں انہیں بتا دیتا تو مجھے دھرم آتے۔ بچے اور آپ کی حفاظت کے لئے فی جواہروں کو سنا۔ اس سے ممکن تھا کہ برے کے شکار نہ ہو۔ آٹھ ہزار افراد ہو جاتا۔ اس سے نقصان نہ ہوتا۔ اس سے میں جاہل کو بتائے بغیر پوری چوری طرف تھی۔

اور آٹھ ہو گیا اور صوبہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ آٹھ ملے وہ دونوں وہاں میں تو گفتگو ہوں گے تو چل کر انہیں اپنی کار آں بتاتے ہیں۔ یہ ایک سے آٹھ کھڑی ہوئی پھر وہ دونوں اپنے غیموں کی طرف چل دیے۔



وہ جبر کے محل میں سویا ہوا ایک ام ہیرا کر دینا تھا اس کا نام تھا۔ وہ خود کر بیٹھا تو اس نے دیکھا اسے ایک والا اس کا تھا۔ اربہ نے پرکھلی اور اشتعال اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہے اس وقت کیوں دگا۔ اس پر صوبہ نے اٹھائی ہوئی آواز میں کہا۔

آٹھ لگا دی تھی۔ میں بھی آپ کو بتائے تو تھا۔ آٹھ لگے والے کو اس کا نام ہوئی وہ پہرہ داروں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا ہے صرف یہ کہتا ہے آٹھ لگائے والا اٹھاتا تھا تھا۔

اس کے چہرے پر غم اور مایوسی جھلکی تھی جلدی ہدی اس نے صوبہ کا صوبہ بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ وہ دونوں مل کر آوازوں نے دیکھا صوبہ چل کر آگاہ ہو چکا تھا اور آٹھ بے بھتیجی چاروں میں یہاں ہو کر رہیں پر گر گئی تھیں۔ یہ وہ نے ایک لمبی ماسک بھیج کر

کہا۔

آہا کس قدر محنت سے میں نے یہ معبد تعمیر کرایا تھا۔ میں نے یقیناً "مکین کے مقامی باشندوں یا خانہ بدوش عربوں نے اسے مکہ کے کعبہ کے بجائے اس معبد کا حج اور طواف کرنے کو کہا تھا۔

جواب میں میں نے بھروسہ اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے عربوں کے خلاف جواب کارروائی نہ کرنا چاہیے۔ اسوں نے معذرت کی ہے۔ جس کی سزا اس میں ضرور ملنی چاہئے۔ ورنہ وہ اللہ سے خلاف میں بھی کر سکتے ہیں۔

ایرہ نے چند عاتقوں کے نظرات کے بعد نما شروع کیا اور ابو عمر نے اس پر سختی کی اور میں نے خانہ بدوش عربوں سے ساتھ مل کر حکومت اس سے چھین لی۔ اگر میں نے بھی سختی کی تو ظلم کے خلاف اٹھ کھڑ ہو گا اور میں یہی چاہتا کہ میرا انجام بھی ابو عمر جیسا ہو۔ کات دول کا جس کی بناء پر سول سے معذ کو شک لگائی سند میں اس کا بھروسہ ہی ایک معبد صفا میں تعمیر کروں گا کہ دور و نزدیک سے لوگوں کو حرام و طواف کریں۔

یہاں تک کہ جس سے بعد ایرہ تھوڑی دیر کے سے واپس آئے ہوئے کہہ رہا تھا۔ کیجئے۔ یان میں پر قصد کرنے کے بعد جو اقرار میں سے ہاتھ میں نہ کر کرانے میں استعمال کروں گا۔ دست دی میں ایک سرائیکہ کے ستونوں کے ساتھ اور دوسرا سرائیکہ میں سے جائے گا اس طرح پورن عمارت یکجہت زمیں پر بس ہو جائے گی۔ یہ سرائیکہ دور آئندہ یہاں بننے والی کسی بھی معبد کو نہ شک میں گا میں اس میں سرائیکہ میں اب دیر۔ کروں گا۔ میں یاد سے سے کوچ کروں گا۔ اس خانہ بدوش عربوں کو بھی میں اپنے ساتھ آگھوں سے اپ معبد کی بنیادی ور مسابری کے منظر۔ کچھ میں یہاں گفتگو کرنے کے بعد سڑ اور وہیں محل کی طرف چلے گئے۔ دوسری طرف میں میں حبیب اور سعد نے بھی اپنی سزادوں کو مطلع کر دیا تھا۔

○

میں نے ساری خوب ہونے کے قریب تھا۔ مگر قزوم کی طرف سے اٹھنے کے بعد شمع رنگ میں ڈوبے گئے تھے۔ مغرب میں قزوی کر نہیں گئے تھے۔ کچھ طلبات کا شہود حوصلے لگا تھا۔ میں اپنی ماں اور بن کے ساتھ رہا۔ شعلہ تھلا اور اوس میں بچکے گل ترکی طرح حسین مدیہ جیسے میں رہا۔ بڑی محنت میں میں طلب کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے اپنی شدہ شروع کیا۔ آپ ذرا باہر جائیں باہر باہر اور دوسرے ہماروں قبیلوں کے نے آپ پانچوں قباک کے سرروں کو بلایا ہے میرا اندیشہ ہے اس سے متعلق گفتگو کرنے کے لئے دیا ہو گا۔ اس سے گفتگو میں غلطی و راجحہ کی ضرورت نہیں ہے۔

میں نے حبیب نے عدلی عدلی اپنی ما کے بیچ رہا بن لی بھر سر پر خواہاں رہا۔ یا دور اپنی کھوار اور شہری بنی وہ کمر سے پادھ کر اپنے کھے لہجہ۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہ۔ ہم سب کو اس نے دیا ہے نہیں۔ میں سے کچھ کے بھر چپ چپ اپنے قباک کے ساتھ رہا۔

میں نے خانہ بدوش قبیلوں کے پانچوں سرداروں اور غلیل بن حبیب کی سزادوں میں سے اس میں سے ایرہ اور حیان بیٹھے شاپہ ای کا ہوا۔ اور میں نے سب کا پناہ کہ جو مقدم کیا اور اپنی اپنی جگہ سے کھڑے۔ اس سے مصافحہ کیا۔ جب سب لوگ کمرے کی نشستوں پر بیٹھے۔ سب دعا طلب کے لئے جگہ۔

ان قباک کے سرداروں میں تم یہ اعلیٰ کروں کہ میں اپنے لشکر کے ساتھ آؤں ہوئے کا راہ لڑ چکا ہوں تھا۔ اور بعد میں یہاں سے کہہ کر کا اور حد واسطہ رکھے۔ یہاں حضور کروں گا۔ قباکچوں سرداروں میں اس میں میرے ساتھ ہو گئے۔

میں نے غلیل بن حبیب کا رنگ نصے اور غضب کے بارے میں شک نہ تھی۔ کیا تھا۔ جو وہ کچھ کہتا ہی چاہتا تھا کہ میری بن کعب نے اس پادوں سے اشارہ کیا میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر قابو پایا اور لہجہ سے ایرہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا شروع کیا۔

آپ اس ارادے سے بارہ کہہ اس خدا کا گھر ہے جس نے ابراہیم کو

ایمان محسن کو شہزادی اقبال کو حکمت موسیٰ کو صحبت امیر کو صبر و
جمال بگی کو خود آگاہی سلیمان و سلوت اور عیسیٰ کو سچائی عطا کی وہی آدم
بشارت دیتا ہے۔ کعب اسی خدا کا باریدہ کا مروت و حرمت والا گھر ہے جسے
نے اس گھر پر حملہ لایا تو تم پر بڑا غضب اور قہر کا عذاب نازل ہو گا میں
تم سے کہتا ہوں کہ اپنے اس ارادے سے باز دو ورنہ تیری حالت افسوس
جہت بخیری کی فعل اختیار کر لے گی۔

حرب میں عامر بن لہوہ کی طرف دیکھتے ہوئے امیر نے فرمایا
میں کسی عذاب کسی قدر سے مارنے والا نہیں میں جو ارادہ کر رہا ہوں
کروں گا اگر کعب خدا کا گھر ہے تو میں دیکھتا ہوں وہ اپنے گھر کی حفاظت
کرتا ہے کیونکہ ہر گھر کا مالک اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کا وعدہ کرتا
ہے جس میں صرف یہ بتانے کے لئے والا ہے۔ اس حملے میں تم لوگ بھی رہے
تم میں سے اس بارے میں کسی کو کوئی اعتراض و احتجاج ہے۔
اس بار فضل بن حبیب نے اختلافی حصے کی حالت میں کہا۔

دیکھ امیر ہم دیکھتا ہے کعب اس حصے میں کچھ ٹکڑاؤں ہو سکتے
ہیں کعب کا طواف کرتے ہیں پھر ہم کچھ ٹکڑے ساتھ لے کر اس
گھر سے نئے ایک اماں اور مقبرہ بنادوا رکھتا ہے۔ پھر یہ امیر نے
ابراہیم نے ہی ہے وہ سب سے علم سے اس گھر کی تعمیر نہ تھی اور یہ
میں ایک نئی چیز ہے۔ یہی وہی قسم میں سمجھتا ہوں اس ہی کے
تاکہ وہ تم سے خدا کے گھر کی حفاظت کرے ہم کعب پر اس حملے میں
کے۔

امیر نے چیز ٹکڑوں سے فضل کی طرف رکھتے اور گھورتے
ہلے میں حضرت ابوبکر نے تم لوگ میرے ساتھ چلو تاکہ تم
بہادری اور اس کی سہاری کا جہت خیر علامہ کر سکو۔
اس پر فضل بن حبیب ہنسنے ہی والا تھا کہ عامر بن لہوہ
ساتھ حضور وہاں تک پہنچے۔ عیسیٰ ہادی متاع نہیں ہے میں کہتے
کعب کی بہادری کے بجائے ہم اس کی تہذیب اور تمدن۔ نظری پرانی
اس پر امیر نے ہلے اس امداد میں کہے گا۔
یہ تو وقت تھا کہ تم کعب کی بہادری کا متحضر دیکھتے ہو یا میرے

امیر نے خود ٹکڑے ہوں اور اپنے اس حملے سے باز رہے۔
رائع و رائق۔ عیسیٰ و لہوہ ہے وہی طرہ اور ہدی کی اس طاقت کے
بے گار رہن بارش رکھا اور ہدی والا ہے وہی اس کو تعجب اور اس کو
یہ کہ ہم عیسیٰ اور الامان کہہ کر پارتے ہیں اور اسی رب کی راہ میں
میں عدوت اور سرکشی کھڑی کر دوں گا۔ میں اپنے خون کے آخری قطرے
دست سے اس کے خلاف جنگ کروں گا۔ تب لوگوں سے اتنا ہے کہ
کیا ہے میری بہن کا خیال رکھنا۔

بارش ہوا تو عیسیٰ بن کعب نے بھرائی ہوئی قوار میں کہا۔ اللہ تعالیٰ
میں نے اس کو شہزادی اقبال کو حکمت موسیٰ کو صحبت امیر کو صبر و
جمال بگی کو خود آگاہی سلیمان و سلوت اور عیسیٰ کو سچائی عطا کی وہی آدم
بشارت دیتا ہے۔ کعب اسی خدا کا باریدہ کا مروت و حرمت والا گھر ہے جسے
نے اس گھر پر حملہ لایا تو تم پر بڑا غضب اور قہر کا عذاب نازل ہو گا میں
تم سے کہتا ہوں کہ اپنے اس ارادے سے باز دو ورنہ تیری حالت افسوس
جہت بخیری کی فعل اختیار کر لے گی۔

حرب میں عامر بن لہوہ کی طرف دیکھتے ہوئے امیر نے فرمایا
میں کسی عذاب کسی قدر سے مارنے والا نہیں میں جو ارادہ کر رہا ہوں
کروں گا اگر کعب خدا کا گھر ہے تو میں دیکھتا ہوں وہ اپنے گھر کی حفاظت
کرتا ہے کیونکہ ہر گھر کا مالک اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کا وعدہ کرتا
ہے جس میں صرف یہ بتانے کے لئے والا ہے۔ اس حملے میں تم لوگ بھی رہے
تم میں سے اس بارے میں کسی کو کوئی اعتراض و احتجاج ہے۔
اس بار فضل بن حبیب نے اختلافی حصے کی حالت میں کہا۔

دیکھ امیر ہم دیکھتا ہے کعب اس حصے میں کچھ ٹکڑاؤں ہو سکتے
ہیں کعب کا طواف کرتے ہیں پھر ہم کچھ ٹکڑے ساتھ لے کر اس
گھر سے نئے ایک اماں اور مقبرہ بنادوا رکھتا ہے۔ پھر یہ امیر نے
ابراہیم نے ہی ہے وہ سب سے علم سے اس گھر کی تعمیر نہ تھی اور یہ
میں ایک نئی چیز ہے۔ یہی وہی قسم میں سمجھتا ہوں اس ہی کے
تاکہ وہ تم سے خدا کے گھر کی حفاظت کرے ہم کعب پر اس حملے میں
کے۔

امیر نے خود ٹکڑے ہوں اور اپنے اس حملے سے باز رہے۔
رائع و رائق۔ عیسیٰ و لہوہ ہے وہی طرہ اور ہدی کی اس طاقت کے
بے گار رہن بارش رکھا اور ہدی والا ہے وہی اس کو تعجب اور اس کو
یہ کہ ہم عیسیٰ اور الامان کہہ کر پارتے ہیں اور اسی رب کی راہ میں
میں عدوت اور سرکشی کھڑی کر دوں گا۔ میں اپنے خون کے آخری قطرے
دست سے اس کے خلاف جنگ کروں گا۔ تب لوگوں سے اتنا ہے کہ
کیا ہے میری بہن کا خیال رکھنا۔

بارش ہوا تو عیسیٰ بن کعب نے بھرائی ہوئی قوار میں کہا۔ اللہ تعالیٰ
میں نے اس کو شہزادی اقبال کو حکمت موسیٰ کو صحبت امیر کو صبر و
جمال بگی کو خود آگاہی سلیمان و سلوت اور عیسیٰ کو سچائی عطا کی وہی آدم
بشارت دیتا ہے۔ کعب اسی خدا کا باریدہ کا مروت و حرمت والا گھر ہے جسے
نے اس گھر پر حملہ لایا تو تم پر بڑا غضب اور قہر کا عذاب نازل ہو گا میں
تم سے کہتا ہوں کہ اپنے اس ارادے سے باز دو ورنہ تیری حالت افسوس
جہت بخیری کی فعل اختیار کر لے گی۔

حرب میں عامر بن لہوہ کی طرف دیکھتے ہوئے امیر نے فرمایا
میں کسی عذاب کسی قدر سے مارنے والا نہیں میں جو ارادہ کر رہا ہوں
کروں گا اگر کعب خدا کا گھر ہے تو میں دیکھتا ہوں وہ اپنے گھر کی حفاظت
کرتا ہے کیونکہ ہر گھر کا مالک اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کا وعدہ کرتا
ہے جس میں صرف یہ بتانے کے لئے والا ہے۔ اس حملے میں تم لوگ بھی رہے
تم میں سے اس بارے میں کسی کو کوئی اعتراض و احتجاج ہے۔
اس بار فضل بن حبیب نے اختلافی حصے کی حالت میں کہا۔

دیکھ امیر ہم دیکھتا ہے کعب اس حصے میں کچھ ٹکڑاؤں ہو سکتے
ہیں کعب کا طواف کرتے ہیں پھر ہم کچھ ٹکڑے ساتھ لے کر اس
گھر سے نئے ایک اماں اور مقبرہ بنادوا رکھتا ہے۔ پھر یہ امیر نے
ابراہیم نے ہی ہے وہ سب سے علم سے اس گھر کی تعمیر نہ تھی اور یہ
میں ایک نئی چیز ہے۔ یہی وہی قسم میں سمجھتا ہوں اس ہی کے
تاکہ وہ تم سے خدا کے گھر کی حفاظت کرے ہم کعب پر اس حملے میں
کے۔

جہاں نہیں ہے۔ میں آج رات ہی قصوری شادی اپنی بیٹی سے رہے
 سردار بنائے کو تیار ہوں۔ بھڑا جو عموں بخوشی تمہیں اپنا سردار لے
 دھول لے صحت کما نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں پہلے کعب کی حفاظت
 اپنی شادی سے متعلق سوچوں گا۔

قصوری دیر تک خاموشی جاری رہی۔ اس کے بعد عامریں لہو،
 لعل بن حبیب کو گئے لگاتے ہوئے گئے۔

اسے فرزند امیر جمہور تم اپنے آپ کو اکیلا اور تنہا کہیں عموں
 قبائل کے جوانوں پر مشتمل ہمارے لئے ایک نظر تیار کریں۔
 میں دودھ پش ہو جاؤں غم غیب اور پوشیدہ طور پر تمہیں ہرج مہج کرتے
 کعب پر حملہ آور ہوئے لے لے یہاں سے کوچ کرے گا تم اس
 مارنے کا سلسلہ شروع کر دو۔

گو امیر کے لشکر کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ تم اس کا کچھ
 سکتا ہے اس دوران دوسرے کی قبائل بھی اٹھ کھڑے ہوں
 مزاحمت کھڑی کرنے میں دایم ہوں گے۔ ہم تمہیں رات کو
 گے لوں کے ساتھ تم آج ہی یہاں سے کوچ کر کے سوار کے
 سکتا ہے امیر ہماری ہمدردی شروع کر دے اور تم کچھ بھی نہ کر سکو۔
 دوسرے قبائل کے سرداروں نے بھی حاکم بھری اور ظلم

اس کے اس فیصلے کی برپور حمایت کی۔ اس موقع پر لعل بن حبیب
 ہوا اور کہا میں اپنی ماں اور بہن سے مل لیتا۔ اسی دیر تک آپ
 والے جوانوں کو تیار کریں۔ میں آج رات ہی انہیں لے کر یہاں
 لعل کی اس رائے سے سب نے اتفاق کیا۔ چنانچہ عدی بن
 اٹھ کر جیسے سے نکل گئے تھے۔ لعل اپنے جیسے میں داخل ہوا
 پورے کی پادری پر لٹا اور ادا سے بیٹھی تھیں۔ اس دونوں کے ساتھ
 تھی اس میں آگ مل رہی تھی۔ اور دونوں نے سردی سے اپنے
 آگ پر پیرا کئے تھے۔ وہ پاپ اور خاموشی تھیں شاید ہی۔ جب
 کا انتظار کر رہی تھیں۔ لعل کو اچھے ہی زہرہ دست کلاب کھڑی ہوئی
 کہنے لگی۔

شکر ہے تو آگیا میرے بیٹے۔ تم نے صحت دیر کر دی۔ میں

نہیں رہا تم نہ جانے کہاں رہ گئے ہو۔ دیکھ میرے بیٹے خیریت تو ہے تو مجھے
 اب بھرا کھرا سا لگتا ہے۔

لعل بن حبیب اپنی ماں کے پہلو میں انجلیش کے پاس بیٹھے ہوئے کہنے لگا۔
 میں مست ہوں۔ میں پر جا رہا ہوں ایک ایسے محترم اور مقدس کام کے
 لہذا مجھ پر فرض بنتا ہے۔ اس پر زہرہ دست کلاب نے پریشان ہو کر پوچھا۔
 مجھے بچے آپ اس وقت تو کہاں جاتے گا۔

کعب نے ماں سے امیر سے گفتگو اور عدی بن لعل کے غیے میں ہونے
 سبیل سے سکھ کر دیا تھا۔ لعل جب خاموش ہو تو اس نے دیکھ زہرہ دست
 کلاب کی جلد و سادگت تصویر ی بیٹھی تھی۔ وہ انسانی اور ان دیکھی سوچوں
 کا سلسلہ لعل بن حبیب کے فیصلے نے سے پریشان اور فلکیں کر کے رکھ دیا

یہ جانب دیکھتے ہوئے لعل بن حبیب نے کسی قدر بھرائی ہوئی آواز میں
 ی ماں کی جس میں میرے اس فیصلے سے دکھ ہوا ہے اس میری ماں امیر لعل
 بات سے وہ نہ کہے کہ اور ہماری بیٹی کے مرکز کعب کو گرانے چاہا ہے۔ دیکھ
 ہاؤں گمراہ آپ اس کی حفاظت ہوا فرض اویں ہے۔ یہاں تک کہنے کے
 نہ۔ نہ ہی دیر کے لئے رونا بھونکا کھٹا چلا گیا۔

خبرم باریک کے اندر بیٹھے ہوئے کو راہ دکھانے کے لئے کوئی تو ہو کوئی تو
 نسل ہوئی چاہئے اور یہ وہ ہے چراغ یہ مشعل میرے ہی جیسے لاکھوں نہ ہو۔
 دلی تو ہو جو ہوا میں صہرت اور فو میں قدرت کی حفاظت کے لئے پکارے
 ت دیکھ میری ماں لیک کہنے والا تمہارا اپنا بیٹا ہی کیوں نہ ہوتا چاہئے۔

ی ماں یہ راتیں یوں ہی سہری اور دن یوں ہی شامے رہیں گے لعل خزاں
 اس کی راتیں آتی چاتی رہیں گی لیک کعب کی حفاظت جیسے نیک اور پر از
 دلی میری ماں بار بار نصیب نہ ہوں گے۔ کچھ میری ماں امیر کعب کو گرانے اور
 ہاں ہے اسے میری ماں کیوں نہ تھا مینا وقت کی شرم میں کسی نے جگہ اور
 میں میں کسی نے شرم کا اسانو کرے۔ لوگ اس نیک کام کے صلہ میں ہمارا نام
 سے جانے والے اور اسی میں محفوظ کریں اور دیکھ میری ماں چشم یزداں اور لگا
 ہم فرزند توحید بن کے ابھریں گے۔

کعب کی اس ساری گفتگو کے جواب میں زہرہ دست کلاب قصوری دیر تک

گردن جھکا کر کچھ سوچتی رہی پھر شاید اس نے کچھ فیصلہ کیا اس لئے کہ اس شعلت و محبت میں اپنے ساتھ پٹاتے ہوئے کہا اسے فرزند عمر تو ایک بھائی ہے میں تمہارے سارے یعنوں سے محل طور پر اتفاق کرتی ہوں۔

سن نیل میرے بچے میرے بیٹے تم تو میرے اکلوتے بیٹے ہو قسم ادا کرو اگر میرے بیٹکوں میں سے ہو تو میں ان سب کو بائیس کھرا پھریں کر کے فوراً اسے فرزند میں بخوشی تمہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں سے کوچ کرنے کی ہوں۔

اپنی ماں، بہا بہت کلاب کے اس الفاظ پر نیل بن حبیب خوش ہو گیا تھا۔ آگے بڑھا اور اپنی ماں کو اپنے ساتھ پٹاتے ہوئے کہنے لگا دیکھ میری ماں تو خوش کر رہا ہے نیل بن حبیب مزہ پٹتے ہوئے والد تھا کہ رک گیا اس لئے کہ اسی موقع پر مدی بن کعب اور سیدہ دو فہد باپ بی بی داخل ہوئے تھے۔ وہیں موقع پر اٹھی اور آگے بڑھ کر اس نے رے رے سے بلیہ کو اپنے ساتھ لپٹا لیا تھا۔

کعب نے آگے بڑھتے ہوئے نیل بن حبیب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا شوخ بے نعل نعل نعل میرے بیٹے کس قسم کی تم انتظار کر رہے ہو۔ کعب کا رپ کعب کامیاب اور کامرانی مٹا کر۔ کچھ میرے بیٹے میرے بچے بلیہ بھی تمہارے۔

ایہد کے خلاف جنگ میں حصہ لینے کے لئے ضد کر رہی تھی بین فی اعل میں روک دیا ہے تمہاری میر سوہرگ میں یہ تمہاری ماں اور سن کے پاس ماں نبیہ اب تمہاری ہے میری طرف سے تم دونوں کو اعانت ہے تم دونوں دن اور رات کی تاریکی میں بہت چاہو ایک دوسرے سے مل سکتے ہو۔

اس موقع پر سہیل و سہیل سید بڑے شوق بڑے انصاف سے نیل کو دیکھ رہی تھی۔ مدی بن کعب نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے پھر کہا شہداء کیا۔ نیل میرے بچے تم اپنی ماں سن اور اپنے دو بڑ کے متعلق فکر مند نہ ہونا میں اس حفاظت و کفالت کروں گا۔ آؤ اب ہمیں اپنے بیٹوں کے مطلب میں سب مردار مسخ جوانوں کے ساتھ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ میں تمہیں لیے آیا ہوں۔

یہ سننے کے بعد زہرا بہت کلاب فوراً آگے بڑھی اور اپنے بیٹے نیل کو اپنے ساتھ لپٹا لیتی بار اس کی پیشانی چومی پھر اس کا گل بڑے پیار سے چھتھپاتے۔ نیل میرے بیٹے میرے بچے مدی میرے فرزند اس رزم حیر و شرمیں خدا کرے کہ میں کر اچھرو۔ دیکھ میرے بیٹے میں ہم وقت ہمیں کامیابی ہمیں کامرانی کے لئے

کچھ میرے بیٹے جان بوجھ کر اپنے آپ کو خطرات میں مبتلا نہ کرنا۔ بڑی احتیاط بہ بھال کے ساتھ میرے بیٹے ایہد کے لشکر پر شب خون مارنے کا سلسلہ شروع

یہاں سے سننے کے بعد نیل بن حبیب آگے بڑھ کر اپنی بس جندل کے پاس آیا اور ہاتھ بھیرا اس موقع پر جندل بھی بے چاری ٹھکیں اور اسرار ہی نیل بن حبیب گئی تھی۔ جندل سے علیحدہ ہو کر نیل بن حبیب نے ایک چٹائی اور ہودائی ان چھوڑ دی بن کعب کے ساتھ ٹھکے سے نکل آیا تھا بلیہ بے چاری کسی

اور جنتوں میں دکی کر کی طرح چپ اور اس غازی اسے جیسے سے باہر جانا کی بند نیل بن کعب کوڑے کر اس کی نگاہوں سے اونٹن ہو گیا تھا۔ رعدی بن کعب بیٹوں کے اس شر کے صوب میں آیا وہاں سنگھار چوس چاق قبائل کے پانچ ہزار مسخ جوان اپنے گھوڑوں کے ساتھ کھڑے تھے ان

لہجہ کے علاوہ دیگر سردار بھی تھے۔ سب کے ساتھ نیل بن حبیب کو دیکھتے ہی عامر بن لہجہ دوسرے سرداروں نیل بن حبیب کے قریب آیا اور اس کے گھوڑے کی گردن پر ہاتھ پھیرتے شروع کیا۔

سب کے بیٹے میں نے یہ قبائل کے پانچ ہزار مسخ سردار تمہارے لئے جمع کر کے اپنے ساتھ یہاں سے کوچ کر جاؤ اس لشکر کے پاس کم از کم دس یوم کی ضرورت بھی ہے وقت ضرورت ہم تمہیں ان جوانوں کے لئے خوراک اور

سے کے بعد عامر بن لہجہ قہقہوں اور کے لئے رکا پھر وہ دوبارہ نیل بن کعب کے کہہ رہا تھا۔ دیکھ نیل میرے بیٹے اب تم یہاں سے کوچ کر جاؤ ان جوانوں کو یہاں رکنا بھی ہر از فکر ہے۔ ایہد اس حرامی جنم کی بھلیوں اور یہ بھلیاں خود اس کی ذات ہی کو جلا کے رکھ دیں گی۔

نیل میرے بیٹے اگر ہم اسے کعب پر حملہ کرنے سے نہ بھی روک سکے تو بھی مجھے ایم کا خدا اور رب سوات و ارض ہے اپنے گھر کی امانت و بے رحمی کا اور ایہد اور اس کی قوم پر ایسا عذاب نازل کرے گا جو آنے والی

محبت کا سامان ہو گا۔ جاؤ میرے بیٹے اب کوچ کر جاؤ۔ خداوند شفیق و شکور خدا کرے گا۔

اس کے ساتھ ہی مہل بن حبیب اپنے گمڑے پر سوار ہوا ان کے
کے اندر آیا اور بند آواز میں اسیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اے مہار
سالار مہل بن حبیب ہوں اور تم سے مخاطب ہوں ہم اپنے خدا سے
لئے یہاں سے کوئی کریں۔ مہل بن حبیب کی اس پکار پر سارے لشکر
میں لپک لپک کر شریعہ کیا۔ مہار مہل بن حبیب کے کہنے پر سب
سوار ہوئے اور مہل انہیں لے کر اسی طرح کی اوت میں مصرع کی
گھا۔



اگلے روز جب سورج پر حاتہ یوسف اور کیرش ان خان ہوش
جیسے سے باہر آئے اس وقت مشرق سے سورج طلوع ہو کر فانی
کر کیرش نے یوسف کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔
اس مہارک موقع پر چند مہل بن حبیب بیچ بزار کے ایک
کوستانی سلسلہ میں روپوش ہو گیا ہے تاکہ اگر وہ جب اپنے لشکر
ہوئے تو وہ اس پر شب خون مارنے کی ابتداء کرے۔ اے میرے
کیا کرنا چاہئے ہمیں بھی مہل کے لشکر میں شامل ہو کر ابراہیم کے
والے نیک کام میں حصہ نہ لینا چاہئے۔
کیرش کی اس گفتگو کے جواب میں یوسف تھوڑی دیر تک
بمردہ کہنے لگا۔

دیکھ کیرش کعب خداوند قدوس کا گھر ہے اور انہی سر زمینوں
ہوئے والا ہے جو کعبہ ہی نہیں آئے والی نسوں کا پہاں میں ہے۔
دل کہتا ہے کہ اگر ابراہیم کعبہ پر حملہ آور ہوتا تو ابراہیم اور اس کے
دو چار ہو جائیں گے۔

دیکھ کیرش جس کام کی ابتداء مہل بن حبیب نے کی ہے وہ
ہے اور ابراہیم کا رب مہل بن حبیب کو اس کا اجر دے گا۔ میں
حبیب کے لشکر میں شامل ہونے کے بجائے ان خان ہوش قابل
کے لشکر کے ساتھ خانہ کعبہ کی طرف ہوجاؤں گے پھر اپنی
اگر کعبہ پر حملہ آور ہوا تو اس کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ہاں کیرش

ان پلیس اور ان سے پوچھیں کہ اگر اسیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو ہم
یوسف کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ دونوں میاں یوسف مہل بن
یوسف کے خیمے کی طرف چل پڑے تھے۔
یوسف اور یوسف اور کیرش دونوں میاں یوسف مہل بن حبیب کے خیمے کے
یوسف موقع پر یوسف نے زور سے کھانسی کر پٹی سوجھو کی کا اظہار کیا۔
یوسف آواز میں پکارتے ہوئے کہا۔ اے مہل کی ہمارے محترم ذرا خیمے سے باہر
یوسف رہتا چاہتا ہوں۔ اس پر اس پکار کے جواب میں تھوڑی ہی دیر بعد زہرا
یوسف یہ خیموں جیسے سے نکل کر دروازے پر آکھڑی ہوئیں۔ انہیں دیکھتے
پوچھنے لگا۔

یوسف نے یہ تم مجھے جانتی ہو اس پر یوسف بولی اور کہنے لگی۔ دیکھ ہمارے
یوسف میں ہاں رہا بہت کذاب ہی نہیں اب ان سب قبائل کے افراد آپ دونوں
یوسف جانتے ہیں۔ یوسف کی اس گفتگو پر یوسف ہوا اور کہنے لگا دیکھ میری بہن
یوسف نے ہمارے ساتھ ایسی گفتگو کی۔ ہم دونوں میاں یوسف اس لئے آئے
یوسف حبیب کی غیر موجودگی میں اگر زہرا بہت کذاب کسی چیز کی ضرورت محسوس
یوسف کیا ہوئی اس کی خدمت کے لئے حاضر ہیں اس کے ساتھ ہی یوسف
یوسف میں ایک حسیلی بھولی اور زہرا بہت کذاب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا
یوسف اب میری اور میری یوسف کیرش کی مٹی میں ہے لہذا یہ نقدی کی حسیلی
یوسف کی غیر موجودگی میں اسے اپنے کام میں لاؤ۔

یوسف اب وہ نقدی کی حسیلی بیٹے ہوئے پچھلی رہی تھی۔ یوسف پھر بولا اور کہنے لگا
یوسف میں نے اپنی ماں کو کہہ کر پکار چکا ہوں مائیں اپنے بیٹوں سے ہوں نقدی لیتے
یوسف اس کے ساتھ ہی یوسف نے زہرا سنی نقدی کی وہ حسیلی زہرا بہت کذاب
یوسف کہنے لگا۔

یوسف حبیب کی ماں میں اور میری یوسف دونوں تم لوگوں کے قبائل کے جموں
یوسف یہ دونوں میاں یوسف تمہاری طرف آتے جاتے رہیں گے اس کے
یوسف میں کی ضرورت محسوس کریں تو مجھے پیغام بھجوادیں میں آپ کی ہر
یوسف میں گا۔ زہرا بہت کذاب کے علاوہ چند اور ایسے خیموں نے یوسف کا
یوسف میں ہاں یوسف وہاں سے واپس پوچھنے کی طرف چلے گئے تھے۔



کی خوش ہوتی کی طرح بھگتی ہوئی بھیل کی ماں کے نیچے میں داخل
وقت بھیل کی ماں رہو بہت گلاب اور بس بدل بہت حبیب دونوں اپنے
مہم اور پیشانی میں ہوئی تھیں۔ ان دونوں ماں بنی کو یہ تو خبر ہو گئی
شہر پر بھیل نے شب خون مارا ہے لیکن کسی نے انہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ
اتر رہا تھا۔ یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ شب خون مارنے کے بعد بھیل

ماں بنی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہو میں دونوں سے چہرے پر کسی
کوئی عکاسیہ انہیں یہ سے کسی اچھی جہ کے بننے کی امید تھی اس
پر۔ یہ بھی سحر کے دور بھی دوست تھی۔ زہو سے قریب آکر اس نے
سورہ آواز میں گنا شروع کیا۔

بابا سے پہلے۔ اس میں کے شب خون سے حلق مسمولت حاصل
میں سے انہوں نے دہس آکر بابا کو بتایا ہے کہ بھیل سے امیر کے لشکر
مارا ہے۔ درود امیر کے بیٹکوں لشکریوں کو کات کر رہیں حبیب میں

ماں کے حلق پر جہر سنے کے بعد بھیل کی بن جہول کے ہوتوں۔ مگر
تھی۔ وہ خوشی میں آتے جہر زرد اسلہ انداز میں ملبے سے پٹ گئی
باب کے پر۔ یہ بھی کس ہی سکون تھا۔ پھر اس سے بھی۔ یہ
ماں بنی اس کے بعد اس نے گنا شروع کیا۔

ماں بنی امیر کا رب تھیں وہ بھیل کو خوش اور سلامت رکھے۔
ماں امیر کے قلب کافر پر ضرب لگائے میں کامیاب رہا۔ کاش اب
ن اور شہل سحر کے قبائل جاگ چکے ہوتے۔ تو امیر کو کعب کی طرف
رہ کر رکھ دیتے۔

ماں سے بعد بھیل کی ماں توڑی دیر کے لئے رکی پھر وہ اپنا مسلہ کلام
رہ کر رکھی تھی۔

ماں۔ محبوب سے شہل تک راستے میں ہوا زہو قادر۔ ہو ملا۔ ہو
ماں۔ ہو حید۔ ہو بزل۔ ہو قہم۔ ہو حید القیس۔ ہو بک۔ ہو طے۔
ماں۔ ہو دیگر کئی غنہ بدوش قاتل سحرے عرب میں اپنے حبیبوں
میں جیسے آسمان پر ستارے ہوں اگر یہ سب غنہ کھڑے ہیں تو جس

تیسرے روز امیر نے ایک جہر لشکر کے ساتھ منشا سے کوئی
اس کے لشکر میں شامل تھے۔ دریاں انہیں کی مدد سے وہ کعب کی ما
چاہتا تھا۔ بن کی حفاظت کے لئے اس نے اپنے رفیق کار میں کوئی
منشا میں پھوڑا اور خود وہ پانچوں عرب قبائل کو لے کر بھی لشکر
تیزی سے شہر کی طرف بڑھے۔ مگر کعب میں کے و استانی مسلے سے
میں داخل ہوا تو اس وقت سورج غروب ہو گیا تھا فضا میں تاری
تاریکی میں سے سحر کے اندر سے چٹک بھیل اپنے لشکر کے ساتھ
کے دور دور تک پھیلے ہوئے لشکر کے پچھلے حصے پر اس نے شب خون
بھیل بن حبیب اپنے لشکر کے ساتھ امیر کے لشکر کے پچھلے حصے
تھا جیسے کوئی تیز نوک اور دھار کا ٹیڑھی سی۔ تیز میں دسے مارا۔ اس
عرب اور اونٹوں کے ہڈی حال بھی اسی کی طرح شعلہ بن گئیں
تھے۔

سحر کے اس حصے میں ایک شورش عظیم ہو گئی تھی۔ بھیل
بدوش عربوں کے حملے میں ایک عجب سا مہل انوں سرد تھا۔ وہ تھ
چھا گئے تھے۔ اور یوں پھر گئے تھے جیسے کوئی چشم بیڑوں و جنگ کا استعارہ
اثر غنوں کے کوستانوں اور امیروں کو منور کرنے کے لئے اترتا ہے

بھیل بن حبیب کی رہائی میں خانہ بدوش عرب نذر دور سے
لے کر طوفانی بھری سوجوں اور شوریدہ سرہنوں خیز آمدنیوں کی طرح
تھے۔ اس کی آوازیں گرج کی طرح دہلی اور گوار میں چٹکتے شعلوں کی طرح
رہی تھیں۔

جب تک امیر سلجھ کر اس لشکر کے حصے کی مدد کو پہنچتا اس
کے بیٹکوں کو بھیلوں کو کات کر ب نکھن بھوکوں کی طرح سحر کے
لگا تھا کوئی لوری بھرا ہو جو اپ کام لے کے حاشوش ہو گیا ہو۔ یا وہی تہ
پر اسرار سایہ ہو جو نہ میرے کی چوٹی ہی میں قلیل ہو کر رہ گیا ہو۔
توڑی دور تک بھیل کا توقف آیا لیکن جب وہ اسے نہ پا سکے تو باج
ہوٹ گئے۔ امیر سے کسی اور شب خون سے بچنے کے لئے وہیں اپنا
حکم دے دیا تھا۔ پانچوں جاں بدوش عرب قبائل بھی امیر کے لشکر سے
ہو گئے تھے۔ امیر بھیل کے اس کامیاب شب خون پر ایک طرح سے گھبرا

ملوں اور شب خوں سے محفوظ رہنے کے لئے اس نے یہاں ایک ترکیب
تیار کی۔ اس نے کوستانی سسلے میں چاروں طرف اپنے لشکر کے کچھ حصے
میں سے کچھ حصے بھیجے کے باہر بھی شامل تھے۔ انہیں امیر سے ہدایت کی کہ
آؤر ہو تو اس پر کد پھینک کر سے روکا کر غار کیا جائے اور یہی ہو۔

یعنی جس صیب جب امیر کے لشکر پر حملہ آور ہونے کو آیا تو گھات میں
سے لشکر کے خلف حصے اس کے ساتھیوں پر ٹوٹ پڑے۔ کوستان طاقت
والی قریب تھا کہ یہاں امیر کے لشکریوں کو مارا جا سکے۔ امیر کے
میں سے قریب جانے کا موقع مل گیا۔ اس نے یہاں سے پھینک کر اسے بھیج
دیا کہ اس سے گریبا۔ اس کا مقصد اس کے ساتھی خانہ بدوش عرب اپنا
خود حملہ کرے۔ بربر کے ساتھیوں نے یہاں سے وہی کی بھاری اور دہلی
لائے۔

اس وقت امیر نے اپنے لشکر کے ساتھ رہا۔ امیر کا خیمہ نصب ہو گیا تو
اس نے اسے پیش کیا۔ جس وقت دہلی بن صیب اس کے خیمے میں
تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں پر بیٹھا ہوا تھا۔ امیر کے سپاہیوں نے دہلی کو
میں سے اس وقت وہ دہلیوں میں بھر ہو تھا۔ امیر کے آگے پیچھے
خلاف کرتے تھے کہ مہاراجہ کی فوج حملہ نہ کر سکے۔

اس وقت دہلیوں میں لشکر ہونے لگا۔ یہاں کی طرف دیکھا رہا کہ اس سے
پہنچا اسے۔ دوش حص میرے کس محل اور محل نے جس میرے
نہاں رہنے کا ارادہ کیا۔

دہلی بن صیب — امیر کو کہا جاتے تھے کہ انہوں نے اتفاقاً خود ملی اور
شور میاں دیکھ امیر کیا تمہارا یہ ارادہ ہی تمہاری چہنی اور بھاری کا
میں پر حملہ آور ہو رہے ہو۔ وہ خدا کا گھر ہے اس پر امیر نے نرم
میں کہا شروع کیا۔

اس طرح اس نے دقت حلہ آور ہو کر شب خوں مار کر مجھے اس
میں سے ہرگز نہیں۔ تمہارے ساتھ مل پائی ہزار جوان ہیں اور یہ
میں سے بھی نہیں ہیں۔ تم باقی میرے خلاف صف آراء ہوتے ہو۔ اگر
انہوں نے ساتھ نہیں میں نے ایسا نہیں کیا۔ تم میرے محسوس ہو۔
— یہی مان بچا ہے۔

طرح ستارے انہوں کو مدد مل کر دیتے ہیں اس طرح یہ بھی امیر کی مدد ملی
سکتے ہیں۔ کاش وہ میدان کعبہ اب تک ایک ہو کر امیر کے لئے سد راہیں
زبردست قلعہ چند خانوں تک پہنچتی رہی پھر اس نے سید سے
میری بچی تو آج رات نہیں وہ دہلی کی چوٹی میں تھوڑی سی
بامٹ ہو گی۔ جواب میں سید نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا شہر
دیکھ میری ماں میں خود بھی ہمارے کہہ کر آئی ہوں کہ آج کی رات
کے پاس رہوں گی۔ پھر انہیں نیچے کے اندر ملتی آگ کے پاس بیٹھ کر امیر
ہونے والے حالات پر گفتگو کرتے لگے۔

دوسرے روز صبح ہی صبح امیر نے اپنے لشکر اور عرب قبائل کے
کیا۔ دھیرے دھیرے جب وہ صحرائے تار کے اندر سے گزر رہے تھے
نیلوں کے اندر سے دہلی بن صیب اپنے لشکر کے ساتھ نمودار ہوا اور
نے حملہ کر دیا تھا۔

امیر اس بار اپنے لشکر کے پیچھے حصے میں تھا اس نے یہ اہتمام
کہ اگر دہلی بن صیب حملہ آور ہو تو اس سے بچ جائے لیکن اس طرح
نے دانشمندی کا ثبوت دیا۔ اور وہ پیچھے حصے دیکھتے امیر کے لشکر
آؤر ہو گیا تھا۔ اس بار بھی دہلی بن صیب نے امیر کے لشکر کے پیچھے
دیکھ دیا صحرا کی ریت خون آؤر اور امیر کے لشکریوں میں خوف
تھا۔

امیر کے لشکر میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو غارت گری پر
قرا دہلی بن صیب جب ان پر شب خوں مارا یا حملہ آور ہونا تو
مقابلہ نہ کرتے بلکہ اہتمام پیچھے ہٹ جایا کرتے تھے دہلی بن صیب
لگاتار کے بعد جب واپس ہوا تو امیر کے ان پندہ لشکریوں نے اس
کے پیچھے اور قدیم نیلوں پر مشتمل صحرائے کے لئے اس
راستوں سے خوب واقف تھا۔ جس کے نتیجے میں یہ مقابلہ بھی
پھر کامیاب خرب لگاتار کے بعد اپنے لشکر بچا کر نکل گیا تھا۔ امیر
مرے والے لشکریوں کی لاشوں پر آہیں بھرنے اور حملانے کے جاہل
تو ہر حال اپنا کام کر کے جا چکا تھا۔

امیر آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ اس نے طاقت کے

میری موجود محبت و محبت سب قصادی وجہ سے ہے اس لئے تم میرے ساتھ
 بھی سخت اور بھی تک کاروائی میں قصادی جان نہ لینے پر مجبور ہوں۔ اس
 میرے غم ہے۔ تم اس وقت تک میرے ساتھ ایک ایسی کی حیثیت سے رہو گے
 میں اپنے کام کی تکمیل میں کر لیتا۔ اس کے بعد میں تمہیں رہا کر دوں گا اور
 گئے جہاں چاہو گے جا سکو گے۔
 ابراہیم یہاں تک تھے کہ میں کیونکہ اس کا ایک کانٹا خیمے میں داخل
 کر کے خوب غم کرتے ہوئے اور سڑھاتے ہوئے کہنے لگا۔
 اے آقا! اور یہ عوام نے ایک ایسے قوی کو پکڑا ہے جو باتوں سے
 وہ اس وقت جیسے سے رہا کہ اب اس وقت اس کے اہل خانہ اور بچے وہ
 ہیں کہیں یہ دوسرے۔ اب تو ان کا پاس نہ ہو اور ہمارے لئے کوئی نئی جگہ
 کر دے۔ وہ ایسی مشکل کرتا ہے جو عام نگاہی کی نگاہ سے چلا ہے۔
 ابراہیم اس مشکل کے بعد تھوکی یہ بچہ سوہتا رہا پھر دو ہوا اور بھلا کر
 لگا۔ اس کے ساتھیوں کو اس میں رہنے دو اس کو ان کی ہی سرے پاس لیج
 کیا تھوڑی دیر بعد آپ ساتھ ایک بچے کو لایا جو سر میں چاٹ رہا تھا۔
 جسم خوب بھرا ہوا تھا۔

ابراہیم نے ایک سالہ بچہ اس پر ڈال کر خیمے سے باہر
 کہاں سے آئے۔ وہ وہاں کے نقشے کے گرد سے تھے۔ اس
 کی بھرپور نگاہیں میں کیا یہ تمام باتیں جس میں گراں سے تھوڑی
 مسئلہ تھا، وہ وہاں سے تھے۔ میرے ساتھ میرے اہل خانہ کے ساتھ چلے
 ہیں۔ ہمارے ساتھ میرے کہنا تھا میں تھوڑے

ابراہیم نے پھر اس طرح حضور پروردگار کے قیام میں میں
 اس کی تمنا کے لئے کوئی خاص اور عام وجہ ہے۔ اس پر حادثہ کے جن
 کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ میرے گراں سے پاس اور مجھ میں وہاں
 منقریب عرب میں ایک نبی کا ظہور ہونے والا ہے۔ یہود اور نصاریٰ سے
 انجیل کی اشار میں، کچھ کچھ اس آیت کی نبوت کی حقیقت
 نجران کے ایک عجم نے تو اسے ابراہیم تمہارے متعلق بھی بتلایا
 کہ ہے۔ یہ وہ ہے کہ اس کا شمار ہے۔ قاضی کا۔ اور یہ
 والے نبی کے ظہور کی یہ مثال ہوگی۔ اس عجم سے یہ بھی کتاب

ابراہیم نے ایک سالہ بچہ اس پر ڈال کر خیمے سے باہر
 کہاں سے آئے۔ وہ وہاں کے نقشے کے گرد سے تھے۔ اس
 کی بھرپور نگاہیں میں کیا یہ تمام باتیں جس میں گراں سے تھوڑی
 مسئلہ تھا، وہ وہاں سے تھے۔ میرے ساتھ میرے اہل خانہ کے ساتھ چلے
 ہیں۔ ہمارے ساتھ میرے کہنا تھا میں تھوڑے

ابراہیم نے پھر اس طرح حضور پروردگار کے قیام میں میں
 اس کی تمنا کے لئے کوئی خاص اور عام وجہ ہے۔ اس پر حادثہ کے جن
 کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ میرے گراں سے پاس اور مجھ میں وہاں
 منقریب عرب میں ایک نبی کا ظہور ہونے والا ہے۔ یہود اور نصاریٰ سے
 انجیل کی اشار میں، کچھ کچھ اس آیت کی نبوت کی حقیقت
 نجران کے ایک عجم نے تو اسے ابراہیم تمہارے متعلق بھی بتلایا
 کہ ہے۔ یہ وہ ہے کہ اس کا شمار ہے۔ قاضی کا۔ اور یہ
 والے نبی کے ظہور کی یہ مثال ہوگی۔ اس عجم سے یہ بھی کتاب

ابراہیم نے پھر اس طرح حضور پروردگار کے قیام میں میں
 اس کی تمنا کے لئے کوئی خاص اور عام وجہ ہے۔ اس پر حادثہ کے جن
 کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ میرے گراں سے پاس اور مجھ میں وہاں
 منقریب عرب میں ایک نبی کا ظہور ہونے والا ہے۔ یہود اور نصاریٰ سے
 انجیل کی اشار میں، کچھ کچھ اس آیت کی نبوت کی حقیقت
 نجران کے ایک عجم نے تو اسے ابراہیم تمہارے متعلق بھی بتلایا
 کہ ہے۔ یہ وہ ہے کہ اس کا شمار ہے۔ قاضی کا۔ اور یہ
 والے نبی کے ظہور کی یہ مثال ہوگی۔ اس عجم سے یہ بھی کتاب

اور وہاں سے لے گئے۔ اس کی ماں۔ بہن۔ عیب اور سرداراں قبائل

بیت میں بند کر کے اس پر دو خانوں کا پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ وہاں کی

بیت میں بند کر کے اس پر دو خانوں کا پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ وہاں کی

بیت میں بند کر کے اس پر دو خانوں کا پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ وہاں کی

بیت میں بند کر کے اس پر دو خانوں کا پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ وہاں کی

بیت میں بند کر کے اس پر دو خانوں کا پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ وہاں کی

بیت میں بند کر کے اس پر دو خانوں کا پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ وہاں کی

دو خانہ لعل میں حبیب کو جب وہاں سے لے جانے لگے تو باہر
اندھ آیا اور بہرہ سے اس نے کہا۔ باہر خان بدوش عرب قبیلے کے سردار
جو لعل کی ماں ہے اور دو لڑکیاں جس میں ایک لعل کی مسو بہ اور ایک
لعل سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہ ایک دم اپنے تخت سے اٹھ کھڑا ہوا اور کہا
باہر لے جاؤ۔ اسے لے دو۔

خانہ لعل کو باہر لے۔ لعل نے دیکھا وہاں پانچوں خانہ بدوش تو
کے علاوہ اس کی ماں رہبرہ بنت کلاب۔ اس کی سکن جنڈل بنت حبیبہ
ہیں۔ لعل کی حالت قابلِ رشک تھی۔ اس کے چہرے سے ایسا گلستا تھا۔
حالت پر چوٹ چوٹ کر رہا تھا۔ وہاں اور جنڈل دونوں بھاگ کر
قصین۔ اتنی دیر میں ابھری تھی کہ اس نے باہر آکر۔ حاضرین غصہ
مظاہر کرتے ہوئے اس موقع پر ابھری کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

اے بہرہ۔ لعل بن حبیب کہ چھوڑ دے۔ اسے اپنے انتقام
تہارے صرف جو کچھ لیا ہے وہ اس کے صبر کی پکار ہے اور اس کے
لڑکی جہاں کا غائب ہے۔ کچھ رپا تو قاتل سے ہو گیا۔
طور پر وہ تھرا کچھ۔ لگاڑی کے اور ہائی تھانہ اٹھ میں کے
ننگ میں تم بھی تہ بی سو گے۔ یہ دھاری تھک دانا اور دانا
بٹی کا مسو بہ ہے۔ جو بھاری اس کی حالت دیکھ کر بیت کی طرح
اندھ سے چاری رو رہی ہے۔

ابھری نے بڑی دوش طبعی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ہو اود
ہو۔ لعل میرے پاس ایسے بوسے کے بادلوں تیار ہے اس کی
صاحب عزت سماں کی سی ہے۔ اس موقع پر لعل کی ماں رہبرہ
تھی کہ ابھری اسے مخاطب کرتے ہوئے پہلے ہی میں پڑا اور کہنے لگا۔
اے خاتون تو صرف لعل کی ماں ہی نہیں میرے بے قابل
کر اپنے جیسے میں چلی جاؤ۔ لعل کی حالت میرے یہاں ایک معجز
اگر اسے نقصان پہ پانا چاہوں تو بھی نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ
موتوود شام اور غفلت کی بے دم سے ہے۔ اس نے ابو عمر
وقت میرے پاس رہے گا کہ تک میں ارادے کی تکمیل نہیں
بعد یہ آزاد ہو گا جہاں چاہے رہے۔ سے کوئی قہر نہیں کرے گا

آدمی رات کے قریب اپنے محل کی اجڑا کر دیتا۔

پھر وہ نوجوان اٹھا اور پیسے کی طرح اس نے لعل کے ہاتھ پاؤں پر چلا گیا۔ لعل تھوڑی دیر بیٹھ کر کچھ سوچتا رہا۔ پھر وہ پلو کے محل سے اٹھ کر سویا نہ تھا۔ جاگتا رہا۔ آدمی رات کے قریب وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ وہ اس جگہ پر رکھا جہاں ٹیغ رہا ہوا تھا اس نے ٹیغ نکال کر اپنے کپڑا بھر اس نے وہ رسیاں کاٹ دیں جس سے اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ ہاتھ کھینچ کر اس سے اپنے پاؤں کی رسیاں بھی فی الفور کاٹ دیں۔ ٹیغ اپنے سانس میں اڑا کر اس کے دائیں ہاتھ میں وہ رست دیا۔ صورت بنانے لگا تھا۔

تھوڑی دیر تک وہ اسی کام میں لگا رہا یہاں تک کہ وہ تلی کو پیسے لے گیا۔ جیسے کا پرہ ہٹا کر باہر نکلے کے بجائے وہ اس تلی میں بیٹھ کر دروازے کے بجائے اس سے دائیں پلو سے تلی کے دروازے پر پناہ لیا۔ اس طرف کا پہرہ دار ایک پتھر پر سینہ لٹا دیا۔ سر سے نیچے کے لئے اور مونے اہلی کھل سے جب بائیں طرف دیکھا تو اس میں لپٹے ہوئے تھے۔ جازہ لیا پھر وہ سانپ کی طرح دیکھتے ہوئے نیچے سے باہر نکلتا ہوا۔ ہر سر سے سکوت طاری تھا۔ رست پر دیکھتے دیکھتے لعل اس طرف گیا۔ حیرت سے قریب جا کر لعل اٹھا پھر کسی مجھ کے اور شکار کے طالب چیتے کی طرح پر چھپت پڑا ایک ہاتھ سے اس نے پہرہ دار کا گلا دبا لیا تھا اور دوسرے رست پر شکار اس کی چمائی۔ اپ گھٹا رکھ رہا تھا۔

جب پہرہ دار ختم ہو گیا تو لعل نے اس کی کٹوار اور احوال پر تھ کو اس نے پتھر کی ٹیپ سے اسی طرح غدار کو زخمی کر دیا اور پتھر سے دے ڈالا۔

لعل نے اس پہرہ دار سے چھٹی ہوئی کٹوار اور احوال کچھ دیکھ کر اس کے قریب ہی رہ کر دو دوبارہ دو رینگن پر بیٹ گیا اور جیسے کے اس طرف کی طرف بڑھا۔ اسی پر لعل اس کی پشت سے چھڑا اور پہلے پہرہ دار کو گھونٹ کر اس کا بھی انجم کر دیا تھا۔

اسی دوسرے پہرہ دار کی لاش کھینٹ کر لعل نے خیمے میں اسی تا خود لیٹا ہوا تھا پھر وہ دوسرے پہرہ دار کی کٹوار اور احوال لے کر مجھ

لعل شرق کی طرف بڑھنے لگا تھا۔

لعل کے ہاتھوں طرف لشکر کے کچھ حصے کسی متوقع شب خون سے بچنے کے لئے لعل اس لشکریوں کی نگاہوں سے بچا ہوا شمال مشرق کی طرف مجھوں سے باہر نکل گیا تھا۔

اسی مجھوں سے تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اس کے پیچھے بھاگ جانے اور فرار ہونے لگا۔ اٹھ کھڑا ہوا۔ لعل شمال مشرق کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ اسی وہ تھا کہ اس نے اپنے پیچھے گھومنے کے نشانے لگانے کی کواہیں سنائی۔ رات میں ایک ایک نیند کی رست بنا کر اس سے اپنا پرانے رست میں چھپا لینے کو اس نے صرف اپنی ناک باہر نکال دی تھی۔

اس نے پیچھے آتے والے سوار اس کے پاس سے گزرتے وہ تعداد میں دوتے لعل نے اپنے ساتھی و صاحب کر کے کہا وہ اس طرف تو ہے ہی نہیں ہم یوں رست ہیں اس وقت تک وہ بھاگ کر ضرور اپنے ساتھیوں سے جا ملے ہو گا۔ یہاں تیرت دھندلے محاذوں کا حشر کر کے بھاگ گیا۔

اس نے کہا یہ سب امیر کی عقلی کے باعث ہوئے ہیں اب وہ بھرہم پر اسے شروع کر کے ہمارا خون خشک کرنا شروع کر دے گا۔ لعل نے کہا۔

اس نے کہا کہ وہ یہ امیر کا محس ہے کہ قتل کرے تو محس میں لعل اس میں جیب میں لی بات امیر کو لفظ غیب ہو دینا اب تک اس کا پکا ہونا۔

اس نے رست ہونے کے محس لعل اسی طرح رست میں اپنے آپ کو دیکھا۔ اس نے دور لکل گئے تو لعل کو اپنے ہاتھ وہ اصل ہونے لگا۔ وہ دھرم دھرم پلٹے پھر ٹھٹھک کر دھک جاتے ان بیویوں کی حرکات و سوانح۔ وہ ہی کی تلاش میں رات کے وقت سرگرداں ہیں۔

اس نے رست سے باہر نکلتے تھوڑی دیر بعد اس بیویوں کی آواز اس سے ایک بیوی سے دوسرے کو مخاطب کرتے ہوئے کنا شروع کیا تھا۔

اصل میں باہر پریشانی اور فکر مند ہی شکار ہو رہا ہوں۔ اس نے کہا لعل اس سے یہاں حتی حنا چاہتے تھے۔ یہ اندھے اور تاریکی میں ڈوبے ہوئے صحرا سے تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ ان کی سرگردی سے یہ بات تو ثابت ہوئی

میں سے بعد وہ دونوں سوار تہیں میں ہاتھیں کرتے ہوئے جب فیل کے پاس سے
 وہ فیل اٹھ کھڑا ہوا۔ اور بھاگ کر اس نے پیچھے سوار پر چلا گیا کہ اسے روک
 تاکہ ایک سوار سبھل کر اپنے پیچھے آنے والے ساتھی کی مدد کرتا فیل نے
 اس کو روک کر اپنے پیچھے پیٹنگ دیا تھا۔ اور گھوڑے پر اس نے بصر کر کے اس کی
 طرف دیکھا۔ اس میں اپنے پاؤں جھانکے تھے۔ اتنی دیر تک دوسرے نے فیل پر حملہ کر

فیل نے وقت تک حمل طور پر مشغول چکا تھا کہ اس نے بڑی آسانی سے حملہ آور
 کو روک دیا۔ پھر اس نے فیل کے انداز میں اپنی کھوار سے اپنے در پہنے جسے لڑنا
 ہے تھا۔ اچانک فیل کی کھوار اس سے پیو پر گری اور اسے کافی ہوئی نکل گئی
 اس کی اس آواز سے اس نے بچ کر گئی تھی۔ فیل اپنے اتر کر پہلے کی طرح اس طرف
 سے بڑھنے لگا۔ فیل نے غائب ہوئے تھے۔ پھر اس نے جیسی کھوار میں انہیں پکارتے ہوئے

تھے۔ میرے بھائی۔ میرے عزیز۔ دونوں باہر آ جاؤ۔ میں فیل بن حبیب
 میں بڑا خطرے سے خالی نہیں۔ آؤ باہر آؤ تاکہ اپنی منزل کی طرف بھاگ

وہاں سے ایک نیلے کے پیچھے سے نمودار ہوئے۔ اور آکر ایک ساتھ فیل سے
 مل گئے۔ اس میں سے ایک نے کہا ہمیں یقین تھا کہ آپ ہمیں کہیں ہوں گے۔ اور
 دوسرے نے کہا میں نے آپ کے لئے کسیں تھپ گئے ہوں گے۔ فیل نے پوچھا کیا
 حملوں ساری ہے۔

دوسرے نے کہا کہ ہاں میرے پاس ایک اونٹ ہے اور اسے ہم ایک میل
 کے فاصلے میں بھرا کے اور گھٹا ہاتھ کر بٹھا گئے ہیں۔

اس میں فیل نے چلے۔ کہا ہنگر زدہ لگا کر ایک گھوڑے پر سوار ہو گیا اور دوسرے
 اس طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے کہا تم دونوں اس گھوڑے پر سوار ہو جاؤ۔
 یہ سوار دیر رکنا طاقت ہے۔

فیل بن حبیب کے غور سے پر دونوں اس گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ پھر انہوں نے
 ایک لگا کر ایک دوسرے کی طرف تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنے گھوڑوں کو بھرا کے اندر شامل
 طرف سرگرمی دھڑا رہے تھے۔

ہے کہ فیل بن حبیب اب اس کی اسیری سے رہا ہو کر بھاگ چکا ہے۔ اس پر
 نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا شروع کیا۔

دیکھ میرے بھائی میرے ساتھ اندازہ درست ہے ہمیں تھوڑی دیر اور
 کر انتظار کرنا چاہئے۔ اس کا یہ فیل پیچھے میں کامیاب ہو جائے اور پھر
 کر ہم اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جائیں۔ اس پر اپنے پیچھے سے کسی قدر
 کہتے ہوئے کھپکھپاتی ہوئی آواز میں کہا۔

اگر فیل و تلاش سے اس کی طرف ہم پر چڑھتی تو ہم دھڑلے سے
 میرے ساتھ اگر ہم بھاگتے تھے تو اب اسے ساتھیوں کی صورت کے
 مصلوب کر دے گا۔ یہ اب فیل بن حبیب کو اس وجہ سے مصلوب ہیں
 یہ کامیاب ہے اور وہ اس کے ساتھ اس کی جاں بچا چکا ہے اگر فیل
 دور اب اس سے نام۔ آتا تو یقیناً اس کے ساتھ اس کی گردن کاٹ چکا ہوتا۔

تھوڑی دیر تک خاموش رہی اس سے بعد دوسرے چلے گئے۔ کسی
 میں کتنا شروع کیا۔ دیکھو یہ۔ حالی تر کھڑا دست نہیں رہ سکتا تھا۔
 چاہئے۔ ہم صبح تک صحرے کے ساتھ ہیں۔ اس کے اور سونے کا
 تھوڑی دیر گزر چکا۔ تاکہ جاں کے۔

اس کا یہ اس وقت تک فیل بن حبیب نہیں آجائے۔ اس
 سے چلنے کے لئے وہ واقعی طور پر نہیں چھپ گیا ہو یا اس نے اپنے آپ کو
 ریت کے نیلے کے پیچھے چھپا ہوا۔ دیکھ کر غور نہ ہو۔ میرا دل بتا رہا ہے
 لے کر جائیں گے۔ اس نے اپنے اپنے نظروں میں دیکھا۔ یہ وہ
 حاضری سے ہمارے ساتھیوں پر ہوا۔ اس نے دیکھا اور پھر وہ منتظر
 فیملیوں کو واپس ہو جائیں گے۔

اس دونوں کی گفتگو میں فیل ریت سے ہاتھ نکل دیا۔ اپنی کھوار اور
 وہ اس نے اپنے ہاتھوں سے اس کے اندر اسے پھر گھوڑوں کے خیمے پر
 سناں دی۔ وہ دونوں یہ کہ فیل کے قریب تھے بیٹ گئے اور ریختے ہوئے
 میں ہو گئے تھے فیل کچھ آقا کا یہ سوار جو سے تلاش رہے کے لئے
 تھے اب واپس آ رہے ہیں وہ دیکھا ہوا آگے بڑھا اور اس جگہ تن رکھا
 پہلے گھرے تھے۔ دیکھ رہے تھے اس سے ریت کا ایک ڈھیر لگا ہوا
 میں وہ وہاں لیٹ گیا تھا۔

فلت شب ختم ہو گئی تھی سورج لانی چڑھ آیا تھا۔ عدی بن کعب
داخل ہوا۔ بعد دو اذان کے قریب ہی کھڑی تھی شاید وہ اس کا بڑی سے
قراری سے انتظار کر رہی تھی۔ اپنے باپ کو دیکھتے ہی ندیہ نے پرچھا ہا ہا
ٹل کر آ رہے ہیں وہ امیرہ کی امیری میں کیسے ہیں۔
خواب میں عدی بن کعب کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوا
ندیہ کو مخاطب کر کے کہے اگاہ۔ بعد میری بیٹی۔ میری بیٹی۔ تو خوش قسمت
اب امیرہ کا امیر نہیں رہا۔ کبھی رات اس نے وہ رسیاں کاٹ دیں جس
پاؤں جکڑے ہوئے تھے جس خیمے میں وہ بند تھا اس پر وہ حالت پروردہ
نے۔ جالے کیسے اپنی رسیاں کاٹنے کے بعد ان دونوں کامطوں کو بھی لٹ
گیا۔ اب وہ امیرہ کی امیری میں نہیں۔ امیرہ اس کے بھاگ جانے پر
میری بیٹی تو خوش قسمت ہے کہ تو مطلقاً میرے ہمارے شخص کی مصوب ہے وہ
مہر مند انسان اور جوان ہے۔ کعب کی حفاظت میں جو وہ امیرہ سے برسر پا
اس ایک کام کا اجر ضرور دے گا۔
یہ خبر سن کر سب کا حوشی سے دھل جانے لگا۔ جسم تک سا تھا۔
اس کی حوشی اور مسرت باہر سے خوشبو کی طرح محسوس کی جا سکتی تھی۔
اس کی آنکھوں اور اس کے جسم کے ہر حصے سے پھول کی طراوت اُٹھ رہی
تھی۔ تھوڑی دیر تک خاموش رہی پھر لب لباب نے چلنے ہوئے گما دیا تو یہ
ہاں اور بسن کو بھی سنا دیا۔
عدی بن کعب نے پوری شفقت اور افس دھت میں گما امیری بنی
انہیں یہ خبر سنا تاکہ وہ دونوں ہاں میں ندیہ کی امیری پر افسردہ اور مرد
ندیہ کی امیری پر انہوں نے لھا ترک کر دیا ہے۔ بعد کسی حد تک
کلیں بھرتی ہوئے بھاگ گئی تھی۔ عدی بن کعب وہاں کھڑے ہو
دیکھے جا رہا تھا۔



امیرہ کی امیری سے رہا ہونے کے بعد ندیہ نے امیرہ کے
دیکھے تھے۔ امیرہ پر چلا اور اچانک حملہ اس نے سحرانے تمام اور
اور وہ سحرانے کے لشکر کی پشت پر طائف کے گومستلوں میں

دہدہ تھی کہ ندیہ اس کے ارادوں سے روکنے اور کعب پر حملہ کرنے سے باز
اس نے امیرہ کے لشکر میں خوف و ہراس ضرور پھیلا دیا تھا۔
صیب کا خیال تھا کہ اس کی دیکھ دیکھی سحرانے عرب میں پیچھے ہوئے ان
ہ کے طواف اللہ کھڑے ہوں گے اور امیرہ کعب پر حملہ کرنے سے باز رہے
ہو گا امیرہ اپنے لشکر کے ساتھ کہ کے قریب پہنچ گیا۔ ان سحرانے
ہاں ہو گیا اور اس نے اپنے سارے ساتھیوں کو اپنے اپنے قبیلے میں بے
دیا تھا۔
امیرہ اپنے لشکر کے ساتھ طائف اور مکہ کے درمیان کے میدانوں میں
امیرہ کا امید السراپہ کھڑا دوڑاتا ہوا امیرہ کے قریب آیا اس وقت ابھی
سحرانے انہاں میں اندھیرا پھیلایا ہوا تھا امیرہ کے اس افسردہ امیرہ کو
دیکھا۔
اسے ایک خوشخبری کہنے آیا ہوں۔ ندیہ بن صیب نے اپنے ساتھیوں کو
اور اپنے تپ کو اس نے ہمارے حوالے کر دیا ہے۔ شاید وہ انہیں روکنے
ہاں بل بواشت ہو گیا ہے۔ وہ اس وقت اپنے گھوڑے سمیت ہماری گرفت
ہاں اسے غمتا کر کے اس پر حملہ مقرر کر دیئے ہیں۔
پہر حوشی کا افسر کرتے ہوئے کہا یہ بہت ہی اچھا ہوا۔ میں سمجھتا ہوں
یہ نصبت مل گئی۔ میرا اس پر کڑی نگاہ رکھو کہ اب تھوڑی ہی دیر
میں اسے اپنے سامنے طلب کہوں گا اور پھر اس سے گفتگو کہوں گا۔
ابھی لوٹ گیا تھوڑی ہی دیر بعد سورج طلوع ہو گیا اور امیرہ کہ
نے نواح میں چرنے والے بھیڑ بکروں۔ گھوڑوں۔ اونٹوں کے ریلوں پر
ہا۔ پھر اس نے ندیہ بن صیب کو طلب کیا۔



مل ما جیسے میں اپنے منہی تخت پر بیٹھا تھا کہ ندیہ کو اس کے سامنے
اسی قدر مسکراتے ہوئے اور طریف انداز میں پرچھا کہ تم میرے لشکر
لے لے کرے تھک گئے ہو جو تم نے اپنے آپ کو میرے حوالے کر
ہا جانے والی نگاہوں سے ایک ہا امیرہ کی طرف دیکھا پھر اس نے

بڑی بے باکی سے کہا۔ مجھے اس کا اعتراف ہے کہ میں تم سے کعبہ کی عبادت
ناکام رہا ہوں۔ تم اب مجھے معلوب کر دو۔ میں اسے اپنی ناکامی کی سزا سمجھتا ہوں۔
گا۔ لیکن یاد رکھنا مجھے امید ہے کہ کعبہ کا رب اپنے مگر کی حفاظت ضرور کرے گا۔
اس پر امیر نے کہا نہیں تمہیں میں معلوب نہیں کر سکتا۔ تم اب میرے
میرے ملے ہو۔ تم آزاد اور باوقار طور پر زندہ رہو میں نے تمہاری باری دیکھی
کر دیا اور سلو۔

یہاں تک کہ کہتے کہتے امیر خاموش ہو گیا کیونکہ اس کا ایک محافظ بھی
اور اس نے کہا اے مالک عبد المطلب نام کا ایک شخص آپ سے ملنے آیا ہے۔
ہم سوار کرنے آئے ہیں۔ وہ اس کا متلی اور نگران ہے اس پر امیر نے
لا۔

تھوڑی ہی دیر بعد امیر کے خیمے میں ایک نہایت دبیر اور خیرہ شخص
کا خوبصورت جوان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے سے نصاحت و بلاغت اور
طیلم اسطیع اور شرافت جہاں تھیں۔ یہ حضور کے دادا شیبا بن حبیب تھے۔
اندر داخل ہوتے ہی عبد المطلب کی نظر بھل بن حبیب پر پڑی تو انہیں
پوچھا تم یہاں۔ پھر آگے چل کر اسوں سے بھل سے معاملہ کیا اور کہا کہ
تم کعبہ کی حفاظت کے لئے امیر کے لشکر پر جو شب خون مار رہے ہو۔
دستانہ میں تمہارے قبیلے کے لوگوں سے سن چکا ہوں۔ قسم کعبہ کے
شرافت تمہاری بھلیٹ کا یہی قاض تھا۔ ایسا کر کے تم نے عربوں میں اپنی
لیا ہے۔

پھر عبد المطلب امیر کے جیسے میں قتل زمین پر بیٹھ گئے۔ بھل میں
پہلو میں بیٹھ گیا امیر عبد المطلب کی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس
سے اتر کر وہ بھی زمین پر بیٹھ گیا اور بڑے احرام کے ساتھ اس نے عبد
میں نے سنا ہے تم عربوں کے قاضی اور قریش کے سردار ہو۔

جواب میں عبد المطلب نے بڑی بے انتہائی سے کہا تم نے جو کچھ
اس پر امیر نے پوچھا تم کس عرض سے میرے پاس آئے ہو۔ عبد المطلب
کے جن جانوروں پر تم نے قبضہ کر لیا ہے ان میں میرے بھی دو سوار
میرے اونٹ مجھے واپس کر دو۔

امیر نے یہ درخواست ہو کر کہا جب میں نے تمہیں دیکھا تو میرے دل میں

و احرام پیدا ہوا لیکن تم نے ایک حقیر مطالبہ کر کے اس عزت کو ختم کر دیا۔
میں نے کہا کہ تم کو نیست و نابود کرنے آیا ہوں اور تمہیں اپنے اونٹوں کی پڑی
میں قمار کا تم مجھ سے یہ اچھا کر دو گے کہ کعبہ کو سوار کر دوں۔
میں عبد المطلب نے کہا اونٹ میرے ہیں اس لئے مجھے اس کی فکر ہے جس کا
اللہ ہی اس کی فکر اور حفاظت کرے گا۔

عکبر اور نضر میں کہا تمہارا خدا کعبہ کو میرے ہاتھ سے نہیں بچا سکتا۔ اس
نے ہائیدیدگی اور برا فرد گلی کا اٹھار کرتے ہوئے کہا۔ تمہیں اختیار ہے جو
خدا کا اپنے مگر کی حفاظت سوار کرے گا۔ کیا تمہیں سنا سکتا رہا ہوں
وہ پہل میں سلیم تھا کعبہ کی مقدس سرزمین پر خدا کو ہونے کا ارادہ کیا تھا
اس نے اوپر کا رخ کرنا تھا اس سے ایک دور قتل موت نے اسے قتل کر

رہا ہو گا جو جرم کے اور ساف اور نائیلہ نے جو ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے
میں بدکاری کا ارادہ کیا۔ تو ان دونوں کے چہرے مسخ ہو گئے اور دونوں پھر
اگئے۔ اہل مکہ سے ان دونوں کے چہرے جھونک کر اٹھا کر ایک کو کھڑا اور
دوسرے پر پھینک دیا۔ یہ دونوں بت اب بھی وہاں دیکھے جاسکتے ہیں۔

عبد الاحرام کو پالنے کرنے پر میرے خدا نے جو جرم بنو مطلقہ اور بنو خزیمہ کو
داد لیا۔ تم بھی اس فعل بد سے باز رہو۔ شاید تمہارے آخری دن آگئے ہیں میرا
ی اور قوم کو سلا کرے والا ہے۔

امیر نے کہا تو پھر اپنے خدا اور سے دعا کرو کہ وہ تمہارے کعبہ کو میرے حملے
عبد المطلب نے کہا کہ وہ خود ہی تم پر ایسا عذاب نازل کرے گا جیسا اس نے
سodom اور حمودہ شہر میں کیا۔ جس طرح اس نے حمودہ و شموہ پر سخت آندھی اور
عذاب نازل کیا۔ میرا خدا وہی تو ہے جس نے ابراہیم کی حالت سرود اور موسیٰ کی
میں تو قتل کیا۔ وہ مالک الرقاب اور ذہ القوتہ انتہی ہے۔ جس نے طوفان لوح کی
میں تم جیسے خطا کار اور فتنہ گردوں کو اس زمین سے پاک کیا۔

میں ایش۔ یہاں کسی کو ثبات اور دوام نہیں۔ اگر ہماری زبان چپ رہی تو کیا
دعا کر رہے ہیں جو خدا نے جن و عرش و فرش ہے وہ تجھے معدوم و نابود نیست و فنا کر
میرا رب امیر معج و شام میں وہ اس شہر کے لوگوں کو دل زندہ اور غم گزیدہ نہ
سے گا اور پھر اے امیر جیسا کہ پرانے کائنات اور ہم آسانی مخالف اور کتبہ سے

حوالے سے یہ بتاتے آ رہے ہیں کہ یہی اس آخری نبی کی جائے پیدائش
خاص و عام اور غیر ملکی نام ہو گا۔

عبد المطلب جب غاموش ہوئے تو امیر نے کہا جوتے چلے جاؤ۔ تمہارے
ل جاتیں گے۔ عبد المطلب نے طفیل بن حبیب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
ایسی ہی سے اسے بھی رہا کر دے۔ میں تجھے نہانت دیتا ہوں کہ آئندہ
شہر ناک یا نقصان نہ ثابت نہ ہو گا۔ یہ کعبہ کی حفاظت اور حرمت کے لئے
کرتا رہا ہے۔ اب ہم کعبہ کی حفاظت کعبہ کے مالک کے سپرد کرتے ہیں وہی
ہے حرمی کی سزا اور تمہارے فعل کی سزا کا وہی گاہ۔ میں اس کی ہر
کما تھا کہ اسے ساتھ لیتا آؤں گا۔ اسے چھوڑ دے۔

امیر نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کہ وہاں تمہارے اپنے ساتھ لے جاسکتے
ہے۔ اس سے کوئی باز پرس نہ کی جائے گی عبد المطلب طفیل کو لے کر
کل گئے انہوں نے دیکھا اس خیمے کے قریب ہی وہ نوباحی کھڑے تھے جو
عمارت گرانے کا کام لینے کے لئے ساتھ لایا گیا تھا۔ ان میں جو سب سے
باقی تھا اس کا نام محمود تھا۔

اس موقع پر طفیل بن حبیب نے عبد المطلب سے کہا آپ ذرا رکیجے مجھے
کے ساتھ بھی اپنا فرس ادا کر لینے دیجئے۔ عبد المطلب رک گئے طفیل بن
حبیب سے باقی محمود کے پاس گیا اور اس کے کھن میں کہا۔

"دیکھ محمود تو جہاں سے آیا ہے وہیں صحت و سلامتی کے ساتھ لوٹ جا
وقت خدا کے بلند امن میں ہے۔ امیر تھ سے کعبہ کو گرانے کا کام لیتا چاہتا
کا گھر ہے اور اس کے سامنے والوں کا عزیز ہے اگر تو نے اس ذلیل اور حق
لایا تو خدا کے سامنے ہوا بد ہو گا۔

اس گھر کی عظمت و حرمت کی بدولت رفعتوں کا حصول عقلمندوں کی
افراط کی رونق و فہم ہوتا ہے۔ امیر کعبہ پر حملہ کرنے والا ہے اور میرا
کرنے سے قبل وہ تاریخ کے قافلے میں بکلوں کے اندر اذنی رست نور لہاں
تھوڑے میں بکھر جانے والی اداں عمر کی طرح حشر اور پر اکندہ ہو جائے گا۔ عمل
کعبہ کو سہارا کرے تھا کا فرشتہ اس پر نازل کرے گا اور اس کی حالت تو
ال مدوم و محمود سے بھی زیادہ ہوناک اور بدترین ہوگی۔"

پھر طفیل بن حبیب نے ہاتھ میں پکڑا ہوا محمود باقی کا کھن چھوڑ دیا اور

خمس بھی فوراً زمین پر بیٹھ گیا۔ طفیل کے ہونٹوں پر کمر طمیتاں اور ناشی لی
میں لگی تھی۔

وہاں عبد المطلب کے پاس آتا تو اس نے دیکھا وہاں پانچوں عرب قبل
اور اس کی ماں زہرا بنت کلاب کے علاوہ بیلہ اور اس کی بیس جدہ بھی
ہو۔ بنت کلاب نے آگے بڑھ کر طفیل کو پٹا کا اور اسے پیر کرنے لگی جنوں
جانی سے پست لگی تھی۔ اس موقع پر عبد بھی آگے بڑھی اور طفیل کا بازو
سے کہا میں تپ کو آپ کی پہلی سارا تہا رہتی ہو۔

میں یا تنع بیلہ کی آواز پھار رہی تھی۔ شہر اور میل دور و نزدیک
میں تھی اور اس کے ہاتھوں کا لکس صبح آوازی کی تہید کی طرح نکلتا۔ فرس
میں پر سرور تھا۔ آج بیلہ کے چہرے پر شعلے کی ہی چمب اور خوش کن مرقوم
ان تھی وہ اپنے قلب و فکر سے عجم و شادیں تھی۔

حبیب ابھی تک اسی کے خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ عبد المطلب نے اسے
بہت بھلائی تم سے قبول کرنے کے سامنے والے پھاڑوں پر چڑھ جاؤ میں
تھ کرنا سول کہ وہ بھی پھاڑوں پر چڑھ کر اپنے تپ کو محفوظ کر لیں۔
جیسا ہے کہ امیر کے کعبہ پر حملہ آور ہونے سے قبل ہی کوئی تشویش
اب اس پر نوبت نہ ہو۔ کعبہ اپنے فعل بد کے حلق سوچتا تک موصول جائے

کہ شہر کی طرف چلے گئے جب کہ طفیل اپنی ماں 'بیلہ' اور سرداران
تھ اس طرف جا رہا تھا جہاں ان کے قبیلے کے لوگ خیمہ زن ہوئے تھے۔
مال کے ساتھ پھاڑوں پر چڑھ گیا اور عبد المطلب شہر میں آئے اہل مکہ کی
امت کے ساتھ وہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس کا پردہ پکڑ کر بیوی عاجزی و آو
اسی سے دعا کی کہ اسے پروردگار عالم تو اپنے گھر کی حفاظت کر میں یہ سب ہو

عبد یہ لوگ شہر میں مٹری کرنے لگے کہ متوقع طراب سے بچنے کی خاطر پہاڑ
عبد المطلب بھی اہل مکہ کے ساتھ پھاڑوں پر چڑھ گئے تھے۔

سب محلے کی ابتدا ہوئی اس نے ہاتھوں کو آگے بڑھانے کے سے محمود باقی
ان وہ اپنے کام ہی نہیں لے رہا تھا۔ قبل ہاں نے اسے ہنس کر رہا
انکڑا ڈال کر کھینچا محمود اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں جب انہوں نے اسے

میں کی طرف چلا چلا تو فوراً اٹھ کر چل پڑا۔ شام کی طرف چلا چلا،
کی طرف بڑھایا تب بھی اٹھ کھڑا ہوا لیکن جب اسے کعبہ کی طرف دیکھا
اور اداہ برابر آگے نہ بڑھا۔

اسی اثناء میں سمندر کی طرف سے پرنسوں کے فعل کے خبر
پہنچے پر پانچ بجے جب قریب آئے تو لوگوں نے دیکھا ہر پرنس نے
برابر تین ٹکڑے اٹھائے ہوئے تھے۔ دو ٹکڑے اپنے پاؤں میں اور تیسرا ہاتھ
کی پیاس بچھ گئی ہو اور کوئی تہ اور طرفوں اٹھ کھڑا ہوا ہو۔

ان پرنسوں نے سر کے لشکر پر سبک داری شروع کر دی اور
کے لشکر کو چھانے ہوئے کھس پھوس کی طرح ہیں کے رکھ دو قہار
کعبہ پر میرے کے خلاف تھے۔ امیر کے صرف ایک ٹکڑا جس نے
میں کعبہ اب زہر پھیلا کہ اس کا سارا جسم ٹھوٹے ٹھوٹے ہو کر گر پڑا
اٹھ کر اور خانہ بدوش عرب قبائل پھانسل سے یہ ملہا مقرر دیکھ کر
گھبرا اور واپس پھرتا چلا گیا تھا۔

امیر اور اس کے لشکر کی جانی اور خاتمے کے بعد طوقانی بارش
برسا کہ سیلاب کی صورت حال پیدا ہو گئی یہ پانی امیر کے چہ شد
سمندر کی طرف سے گیا۔ اس طرح وہ میدان پھیلنے کی طرح ساف متروک
خانہ بدوش عرب قبائل نے امیر کے لشکر کی جانی پر رات بھر
میں انہوں نے بھل اور میدان کی شادی کر دی۔ آگے روز شرک
کعبہ کا طواف کیا اور پھر وہ تزاوی اور امن کے گیت گائے ہوئے ہیں
کر رہے تھے۔



یونان اور کیرش دونوں ممالک جی ایک دور کہ سے تقریباً
جیل نور پر نمودار ہوئے۔ تھوڑی دیر تک وہ ارد گرد کا نظارہ کرتے
اور آسٹ آئیر لیمے میں یونان نے اپنے پہلو میں کھڑی کیرش کو چھوڑ
دیکھ کیرش ایک وہ سر زمین ہے جس میں آلے والے آخری رہا
اس رسول کے گئے تک ہم اپنی زندگی کے دنوں کا ساتھ دے
سکے اس پر ایمان لائیں اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری اختیار

زمین و آسمان کے مالک اور خداوند سے التجا و التماس ہے۔ کہ وہ ہمیں
ان ملک ان سر زمینوں میں رہنا نصیب کرے۔ یہاں تک کہ کے بعد یونان
اور اس کی تائید کرتے ہوئے کیرش بولی اور کہنے لگی۔

یہ سب جیب میرے بھی خیالات آپ جیت ہی ہیں میری بھی التماس ہے
اور وہ دیکھئے کہ ہم آلے والے رسول کا اتباع اس کی فرمانبرداری کر
لیں یا اب ہمیں نہیں کہ ہم فی الحال اسی سر زمینوں میں قیام رکھیں۔ اور
میںوں میں کعبہ انتخاب طور پر ہوا ہے۔

یہ سب بعد کیرش تھوڑی دیر کے لئے دیکھ پھر وہ دوبارہ بولی اور کہنے لگی
یہ سب جیب میں نے اپنی آنکھوں سے جو سب کے اطراف میں ہیں کے
میں رہ رہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ خدا کا حکم ہے اس
کا طریقہ خدا کا کوئی کتاب نام میں دیکھ یونان میرے جیب کس طرح
سے پرنس آئے انہوں نے ٹکڑے پیچھے اور امیر کو نیست و نابود کر کے رکھ
والی جلد آئے اور ان سر زمینوں میں جو شرک و بدی کے طوفان اٹھے
میں دھوکے کے دے۔

اس موقع پر میرے کچھ کہتی کہ اسی وقت ایسا ہی یونان کی گردن پر
تے رک گئی اور ایسا تو جس کے لئے وہ یونان کے چھو سے پہلے د کے
میں اپنے کے بعد ایسا ہیں اور کہنے لگی۔

میں تمہاری اور میرا نہ باہم ساری مٹھو گوں میں ہیں فی الحال تم
میں ایسا کام نہیں کہ تم ان سر زمینوں سے نکل کر نہیں اور۔ وہاں
کا تو مجھے اس کیلئے اور اتفاقاً تو ان کمرے میں بند ہیں اور رات گاتے
میں پناہ طلب سے دوچار کرتے رہتے ہو اس مسئلے کو جان رکھو۔ پر میں
میں دیتی ہوں کہ فی الحال تم اسی سر زمینوں میں قیام کرو ہو سکتا ہے
کے دوران ہی خداوند ان سر زمینوں میں اپنا آخری رسول مبعوث کرے
تمہارا اس رسول کے تابع فرمانبردار اور مطیع بنو زندگی آ رہا۔

یہ سب کے بعد ایسا ہو فطاش ہوئی تو یونان مسکراتے ہوئے کہنے لگا کچھ
نہ ہے تمہاری آمد سے پہلے میں اور کیرش واقعی یہاں قیام کرنے سے
رہتے تھے اب جبکہ تم بھی تائید رہی ہو تو میں کہہ کی اسی نواہی سراسر میں
میں اس سے پہلے میں نے قیام کیا تھا۔ ایسا نے یونان کی اس تہذیب سے

اتفاق کیا۔ پھر اس سرائے میں قیوم کرنے کیلئے یونان اور کیرش دونوں ممالک سے اتر کر کہ شہر کی طرف جا رہے تھے۔



ایک روز عبد المطلب مقام حجر میں سو رہا تھا کہ خواب میں کسی نے کہا کہ تیرے عزیز امیر از میں اسے قاتل کر کے ہونے لگا۔ اسے عبد المطلب کو یہ خواب اس خواب کے دوران عبد المطلب نے آواز دینے والے کو کھو۔ پھر یہ عجیب کیا چیز ہے تو اس پر اشارہ کرنے والا غائب ہو گیا اور خواب تم خواب سے عبد المطلب کی قدر پریشان تھا اور یہ سوچنے لگا تھا کہ آخر یہ اس طرف اشارہ کر رہا ہے۔

دوسرے روز پھر عبد المطلب جب اپنی آرام گاہ میں سو رہا تو خواب میں اسے کئے والا عبد المطلب و قاتل کر کے ہونے لگا رہا تھا۔ دیکھ عبد المطلب کو یہ خواب یہ خواب دیکھ کر ہر پریشان ہوا اور آواز دینے والے کو ہونے پوچھنے لگا۔ کچھ یہ یہ کیا چیز ہے؟ عبد المطلب کے اس طرح پوچھنے والا پھر غائب ہو گیا اور خواب لوٹ گیا۔

دوسرے دن کے بھی خواب نے عبد المطلب کو مزید پریشان کر دیا۔ وہ تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ یہ اشارہ اس کی طرف ہے یا اس کے لیے آواز دینے والے کو قاتل کر کے ہونے لگا۔ اسے عبد المطلب اپنے اور مشن کو کھو۔ عبد المطلب پھر دیکھ آواز دینے والے یہ سہم کیا چیز ہے؟ تیسرے روز بھی عبد المطلب نے آواز دینے والا پھر غائب ہو گیا اور اس کے اس طرف غائب ہونے پر پریشانوں اور پرانہ جوں میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔

چوتھے روز جب عبد المطلب اپنی حاکم میں سو رہا تو خواب میں اسے عبد المطلب کو پکارتے ہوئے وہ عبد المطلب اپنے اور مزیم کو کھو۔ اب اس کی سمجھ میں آ رہا تھا۔ اس نے پکارنے والے آواز دینے والے کو قاتل کر دیا۔ مزیم کیا شے ہے؟ اس پر خواب میں آئے والے پکارے والے اور اس کے مزیم دو چیز ہے جو کبھی نہ سوئے گا اور اس کا پانی نہ ہو گا۔ وہ بڑے گروہوں کو حیران کرے گا۔

اب سمجھ گیا تھا کہ خواب میں اسے کیا بتایا جا رہا ہے اور یہ سب کچھ اس کے دوسرے روز عبد المطلب نے اپنے بیٹے عارض کو ساتھ لیا اور اس کچھ کی گئی جس کی خواب میں ایسی نشانہ کی گئی تھی۔

اس دن میں وہ چریں ظاہر ہونا شروع ہوئیں تو دہلی تھیں تو عبد المطلب نے اس پر قبضہ کے لئے اسے اور سرکردہ لوگ تازہ گئے کہ جو کچھ عبد المطلب نے خواب میں انہوں نے پایا ہے کیونکہ کھدائی شروع کرنے سے پہلے عبد المطلب کو اپنے خواب کے متعلق تفصیل سے آگاہ کر دیا تھا۔

اس دن میں دیکھتے ہوئے قبضہ کے سردار عبد المطلب کے پاس آئے اور مطالبہ کیا کہ اسے کئے گا جس میں تم ہمیں بھی حصہ دار بنائو گے اس پر عبد المطلب نے کہا کہ میں یہ سب کچھ تا کر مجھے تم سب میں متاثر کر دیا گیا ہے۔ پھر ان سب چیزوں کا اقرار ہوا کہ ان کے دوران یہاں نمودار ہوں گی۔ ان کے سرور میں اس کی تیز رفتار میں کہا اگر تم نے ہمیں حصہ دار نہ بنائے جگ کریں گے اس پر عبد المطلب نرم پڑ گئے اور ان کی بات مان لیتے ہوئے کہا عدالتی سے پہلے اپنے اور میرے درمیان کوئی حالت مقرر کر لیں گے اور وہ درمیان انصاف کرے گا۔

اسی اس تصور کے خواب میں اہل قبیلہ نے حالت کے لئے ہی سعد کی پیش کیا جو اس وقت ارض شام میں اپنے قبیلہ میں رہتی تھی عبد المطلب نے تسلیم کر لیا جس دووں فریقوں نے ایک دن مقرر کیا وہ اس روز عبد المطلب کے دوسرے سرکردہ سردار ارض شام کی طرف روانہ ہو گئے اور ان کے ساتھ ان کے حامی اور ساتھی بھی روانہ ہوئے تھے۔

اپنے مخالف گروہ کے آدمیوں کے ساتھ جب ارض شام کی طرف جانے لگے تو اس کوئی سے قتل ہونے لگا۔ انہوں نے خداوند کے حضور نذر دہانی کر دی تھی تو اسے اور دو طوحت و بیچ کر قبیلہ کے مقابلے میں ان کی حفاظت دل ہوئے تب وہ ان بیٹوں میں سے ایک و اہت اللہ کے پاس خداوند تقدوس کے لئے قربان کر دیں گے۔

یہ میرے ساتھیو میرے عزیز۔ یہ فیصلہ جس حالت سے مجبور ہو کر دے رہا
مجھے امید ہے کہ تم میری اس تجویز سے اتفاق کر گئے۔ عہد المصلب کی اس تجویز
کے سارے ساتھی وہاں رک گئے اور ہر کوئی اپنے لئے گڑھا کھودنے لگا جبکہ
وہاں بھی وہاں رک کر عہد المصلب کی ٹھکانہ کی اور یہی دیکھتے ہوئے غرضی
ان کا اظہار کر رہے تھے۔

سارے لوگوں نے اپنے لئے ایک ایک گڑھا کھود لیا تب لوگ صحرا کے اندر تپتی
جھلکتی آگ اور اپنی اپنی موت کا انتظار کرنے لگے۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے
میرے ساتھیو دوبارہ اپنے ساتھیوں کو طالب کرتے ہوئے کہنے لگے۔

میرے عزیز۔ قسم خداوند کی۔ اس طرح اپنے آپ کو موت کے آگے ڈال دینا
میرے لئے بڑا دھوپ نہ کرنا اور کوئی سعی اور جہد نہ کرنا بڑی کمزوری کی بات

۔ ہم لوگوں کے حسوں میں ہمت و شکت ہے اطراف میں کسی ہتھیار کی
نقصان دہی اور ہتھیار مل جائے وہاں سے ہمیں پانی میسر ہو جب دیکھیں
بے تلاش جاری نہیں رہی جا سکتی اور جسمانی طاقت اور شکت جواب دے گئی ہے
لوگوں کے پاس ہتھیار نہیں گئے اور اپنے آپ کو موت کے رحم و کرم پر چھوڑ
دینا میرے رفیقو ہمت نہ کرو۔ کڑے ہو شاید خداوند کسی نہ کسی ہتھیار میں ہم
میں کو پانی کسی سخت صحنی محتاجیت فرما دے۔

مصلب کی اس منظر سے اس کے ساتھیوں کو کچھ حوصلہ اور تہمت ہوئی۔ لہذا
انہوں نے اپنے پر سب اپنی ہتھکڑیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ پانی کی تلاش میں
آج گرنے والے لوگ بھی ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو گئے تاکہ دیکھیں اب
کیا کرتے ہیں اور ان پر کیا گزرتی ہے اور یہ کیسے موت کا ظار ہوتے ہیں۔ وہ
صحرا کے اندر وہ لوگ مارے جاتے گئے اور ہم دائیں ہا کر دم اور اس کے
کی جانے والی ساری چیزوں پر قبضہ کر لیں گے۔

مصلب بھی اپنی جگہ سے اٹھے اور اپنی اونٹنی کی طرف بڑھے۔ جب وہ اپنی اونٹنی
پر چڑھا تو اس کے جسم میں کھل مار کر اونٹنی کو اٹھایا تو جب اونٹنی اٹھنے لگی
تو اس کے جسم میں دھنسا اور ایسا ہوا کہ وہاں سے نیچے پانی کا ایک چشمہ برہ نکلا۔
عہد المصلب اور ان کے ساتھی بے حد خوش ہوئے صحرا کے اندر اچانک نیچے
نے ہوئے دیکھ کر وہ بے چارے اپنی اپنی ساریوں سے اتر پڑے۔ بھاگ کر وہ پتے

اس کے بعد وہ مخالف گروہوں کے لوگوں کے ساتھ ارض شام کی راہ
لیگے۔ راستے میں صحرا کے اندر سے گزرتے ہوئے عہد المصلب اور ان
پاس پانی ختم ہو گیا۔

عہد المصلب کے کسی بھی ساتھی کے پاس پانی نہ رہا تھا اور انہیں اس
پاس گئی کہ ہر ایک کو اپنی موت و ہلاکت کا چین ہو گیا وہ مخالف لوگ وہ
ساتھ تھے اور زمزم کا فیصلہ کرائے شام کی ٹھکانہ کے پاس جا رہے تھے
موجود تھا۔

عہد المصلب نے اس سے پانی مانگا لیکن اسوں نے پانی دینے سے انکار
پیش کیا کہ ہم خود بھی تم لوگوں کے ساتھ اس بے آب و گیاہ دشت میں
ہمیں بھی اسی آفت و مصیبت کا غلو لاحق ہے جو تم پر اس وقت پڑا ہے
جسے قاپلی جیسے دے کر خود اپنے آپ کو بھی موت و ہلاکت کے غلام
اس پر عہد المصلب نے اپنے ساتھیوں کو طالب کرتے ہوئے کہا۔

سنو میرے عزیز۔ میرے ساتھیو تم جانو کہ ہم میں سے ہر ایک
ہو چکا ہے اور پاس کے باعث میری ہی نہیں تمہاری حالت بھی قابل رحم
میرے ساتھیو مخالف گروہ والوں کے پاس پانی ہے لیکن وہ چاہتے
ہے کہ تمہارے ہیں لہذا اس ضرورت کے وقت وہ ہمیں پانی دینے سے
لوگ مجھے بخود وہ کہ اس موقع پر مجھے کیا کرنا چاہئے۔

عہد المصلب کی اس منظر سے جواب میں ان کے ساتھیوں میں
سارے رفیقوں کی تڑپ مچ گئی۔

اے عہد المصلب۔ جو بھی آپ ہم میں گے ہم خودی کریں گے
کبھی۔ فیصلہ کریں۔ ہم تو ہر صورت حال میں آپ کا ساتھ دیں گے
تو بھی ہم آپ کے غلاموں کے خلاف سینہ سپر ہو جائیں گے۔ اگر مسلح
ہوئی تب بھی ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اس پر عہد المصلب نے ان
ہوئے کہ۔

دیکھو میرے ساتھیو۔ میرے رفیقو۔ اگر ایسا ہے تو پھر سنو۔ ہر شخص
لئے ایک گڑھا کھودے۔ جب کوئی پاس کے باعث جاگ ہو جائے تو
ہا دیں گے جو اس نے حوالہ اپنے لئے کھودا ہو گا۔ یہاں تک کہ غرضی
رو جائے گا اور سارے قافلے کی سست اس شخص کا ہے گروہ نکل رہا۔

م کھونے کے دوران کچھ چیزیں بھی لی تھیں جن کا فیصلہ کرنے کے لئے عہد
بہ یا اور انوکھا اور عجیب طریقہ کار استعمال کیا۔ اس نے اہل قریش کو جمع کیا
عہد کر کے کیا۔

بہ چیزیں زم زم کے کھونے سے لی ہیں میں ان پر انکی دعویٰ نہیں کرتا۔ ان
زم زم کے لئے میں چھ تیر مقرر کرتا ہوں۔ پھر یہ تیر جبلہ پر ڈالے جائیں۔ اور
چھ کا تیر نکلے وہ چیز اسی کی ہو گی۔

اہل قریش نے اتفاق کیا لہذا چھ تیر لے گئے اس میں سے دو زور تیر کھنت اللہ
م گئے۔ سیاہ رنگ کے دو تیر عہد المصلب کے لئے اور سفید رنگ کے دو تیر اہل
مہدوں کے لئے منتخب کئے گئے تھے۔

بہ تیروں کو لے کر لوگ کھنت اللہ میں داخل ہوئے اور وہاں جو شخص جبلہ پر
دو چھ تیر انہوں نے اس کے حوالے کئے کہ وہ اس تیروں کو جبلہ پر ڈالے تاکہ

میں سے جب تیر ڈالے تو کھنت اللہ کے دونوں زور رنگ کے تیر سونے کے
م لئے نکلے۔ عہد المصلب کے دونوں سیاہ رنگ کے تیر سفید کھوادوں اور
نکلے۔ جب کہ قریش کے دونوں سفید تیر کسی بھی چیز کے لئے نہ نکلے تھے۔

بہ کے دو دونوں ہیں کھنت اللہ میں نصب کر دیئے گئے تھے۔ یہ پہلا سونا
م اللہ کو مزیں کیا گیا تھا۔ جبکہ کھوادوں کو عہد المصلب سے کھنت اللہ کے
کا دیو تھا اس کے بعد زم زم پر عہد المصلب کی حکایت تسلیم کر لی گئی اور حجاج
۱۱۱۔ عہد المصلب نے اپنے ذمے لئے لیا تھا۔



قت گزرتا رہا۔ عہد المصلب نے جو اپنے دس بیٹوں کے لئے نذر ملی تھی

اہل مہد کا بیعت ایک دن سے دس سال پہلے ہو چکا ہے۔ پڑھتے تھے وہی اسی
میں سے رہتے تھے

جنگ کے قریب آئے جی بھر کے پہلے سب سے پانی پیا اور اپنی آنکھوں میں
انہوں نے اپنے منگھیرے بھی بھر لئے تھے۔

اس سارے نام سے فارغ ہونے کے بعد عہد المصلب نے اپنے مخالف
کو مخاطب کرتے ہوئے کہا شروع کیا۔

یا ماضی القریش۔ (اے اہل قریش) خداوند نے ارض شام کے اس ہے
کے اندر ہمیں پالی حمایت کر دیا ہے۔ گو اس سے پہلے جب ہمارے پاس پالی
اور ہم زندگی اور موت کے کنارے کھڑے تھے میں نے تم لوگوں سے پالی مانگا
پالی دینے سے انکار کر دیا۔ لیکن میں تم جیسا دیکھا اور دیکھنا نہیں
خداوند نے ہم پر رحم و کرم کرنے ہوئے دور دراز کے دشت میں چشمہ جاری
تم لوگ بھی تو سیر ہو کر پانی پو۔ اپنے منگھیرے بھی بھرو۔ ہاتھ نہ بھی
مستفید ہو۔ کوئی تمہیں منع نہیں کر سکا۔ تم ہمارے صدمہ ہو قذا سحر میں
اس جگہ میں تم بھی ہمارے ساتھ برابر کے حصار ہو۔ اس پر مخالف گرد
آئے انہوں نے بھی سیر ہو کر پانی پیا اور اپنی اپنی ضروریات کے مطابق
بھرتے تھے۔

اس کے بعد ارض شام کی کھنت کے پاس جانے کے لئے جب وہاں سے
تو عہد المصلب کے مخالف گروہ نے وہاں کھڑے ہو کر باہمی صلاح و مشورے
کیا پھر ان میں سے ایک جو اس کا سرکردہ تھا وہ کوئی "قرنی بعد" کے
کے پاس آیا اور اسیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔ اے ابن ہاشم اب
سلیسے میں تمہارے ساتھ کوئی جھگڑا عکرا نہیں کریں گے۔ جس ذات
تمہارے ساتھیوں کو اس پر سے اور بے آب و گیاہ سحر اور دشت میں پالی
ہے بے شک اسی نے تمہیں زم زم حمایت فرمایا ہے۔ میں اے ابن ہاشم
کر فیصلہ کیا ہے کہ اب زم زم کا فیصلہ کرانے ارض شام کی فائد کے پاس
کہ لوٹ جائیں۔ عہد المصلب اور ان کے ساتھیوں نے اپنے مخالف گروہ
بے حد پسند کیا پھر وہ خوشی خوشی اس سحر اور دشت سے واپس مکہ کی طرف
مکہ واپس جا کر عہد المصلب نے دوبارہ زم زم کی کھدائی کا کام شروع
دوبارہ کھدائی نہ کی گئی تھی کہ وہاں سے سونے کے دو ہریں ملے اور یہ سونے
تھے جنہیں بنو جرم سے اس وقت وہاں دیا گیا تھا جس وقت انہیں مکہ کی خدمت
کر کے مکہ سے نکالا جا رہا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں سے سفید کھوادیں اور

تو ایسا ہوا کہ اس کے ہاں دس بیٹے پیدا ہوئے اور جو ان ہو گئے تب عبد اللہ
نذر پوری کرنے کا خیال آیا۔ اس پر اس نے اپنے سارے بیٹوں کو جمع کیا اور
کر کے کہا۔

سنو میرے فرزندوں۔ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر میرے دس بیٹے ہوں
جو ان ہو گئے تب میں ان میں سے ایک کو کہتے ہوئے اپنے خداوند کی خدمت
قرآن کریم میں آپ تم میرے دس بیٹے ہو۔ دس کے دس جو ان ہو چکے ہوں
سمجھتا ہوں کہ اس نذر کے پورا کرنے کا وقت آگیا ہے۔

عبد المطلب کے سارے بیٹوں نے اس سلسلے میں باپ سے اتفاق کیا اور باپ
نے ہمارے باپ۔ یہ نذر پوری کرنے کے لئے کیا طریقہ کار استعمال
ہے۔ اس پر عبد المطلب نے کہا تم میں سے ہر کوئی ایک میرے لئے اور اس میں
کر میرے پاس لے آئے۔

سب بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ تب عبد المطلب ان سب کو لے کر مکہ لے
ہو کر جبل بیت کے پاس آئے اور اس جبل بیت سے ٹال لینے کا یہ طریقہ کار
کے پاس ہر وقت سات حجرے رکھتے تھے اور ہر حجرہ پر کچھ نہ کچھ لکھا ہوتا تھا
ایک حجرہ ہاں۔ دوسرے حجرے خالی لکھا تھا۔ جب کوئی کام کرنے کا وقت
تھیوں کو دوسرے تھیوں میں ملا کر حرکت دی جاتی اگر ہاں والا حجرہ نکلتا تو وہ
لیتے اور نہیں والا حجرہ تو وہ اس کام سے باز رہتے تھے۔

میرے تیرے تم میں سے اور چوتھے پر ہم میں سے نہیں لکھا ہوا تھا
میں ملا ہوا لکھا تھا۔ جب کسی لڑکے کا وقت یا کلام ہوتا یا کسی میت کو دفن
سب میں شک ہو تو ایسی صورت میں سوا درہم اور نذر کرنے کے لئے وہ
سامنے پیش کئے جاتے۔

پھر جبل کو مخاطب کر کے کہتے کہ فلاں کے ساتھ ہم اس طرح کا معاملہ
ہو بات حق میں ہے وہ ہمارے لئے ظاہر کہ اس کے بعد تھیوں والے
کو حرکت دے۔ اور پھر جو حجرہ اس کے مطابق عمل کرتے تھے۔

ایک حجرہ پانی لکھا ہوا تھا جب پانی کے لئے کتواں کھودا جاتا تو وہ
دوسرے تھیوں کے ساتھ ملا کر حرکت دلاتے۔ پھر جس طرح کا حجرہ نکلتا
کرتے تھے۔

پہلی عبد المطلب اپنے بیٹوں کے ساتھ جبل کے پاس تھیوں کو حرکت

اور جو نذر انہوں نے مانی تھی وہ بھی اس تھیوں والے سے کہہ دی۔ پھر اس سے
میرے بیٹوں کے یہ خبردار کر نکلا اور یہ وہ حجرے تھے جس میں سے ہر ایک پر ان کے
نام لکھے ہوئے تھے۔

اب جب اس تھیوں والے شخص نے خبردار کر نکالے تو عبد المطلب کے سب سے
بزرگ عبد اللہ کا نام نکلا۔ گو عبد اللہ عبد المطلب کے سب سے بڑا لڑکا اور
بڑا تھے اس کے باوجود عبد المطلب نے اپنے ایک ہاتھ سے اپنے بزرگ کا ہاتھ تھاما
میرے ہاتھ میں ایک حجرہ اور دوسری حجرہ قلم کر عبد اللہ ہوساں اور نائیلہ تھیوں کے
لئے تاکہ اپنے بیٹے کو اپنی مانی ہوئی نذر کے مطابق خداوند کی خدمت میں لے
جائے۔

عبد المطلب اپنے فرزند عبد اللہ کو نذر کرنے کے تب قریش کے سرکردہ لوگ
اس سے انھہ کر عبد المطلب کے پاس آئے اور عبد المطلب کو مخاطب کر کے کہہ
عبد المطلب تم یہ کیا کرنے جا رہے ہو۔ جواب میں عبد المطلب نے بغیر کسی
کما۔

میں نے نذر مانی تھی اور اس نذر کی تکمیل کے لئے میں اپنے بیٹے عبد اللہ کو نذر
جا رہا ہوں۔ اس پر قریش چلا آئے اور کہنے لگے خدا کی قسم اسے ہرگز نذر نہ
دے گا اگر آپ نے ایسا کر دیا تو ہر کوئی اپنی نذر کے بعد اپنا بچہ یہاں لایا کرے گا اور
خود لایا کرے گا۔ اس طرح بچوں کی نسل کشی شروع ہو جائے گی۔

عبد المطلب کی بیوی اور عبد اللہ کی ماں فاطمہ بنت مر کے قبیلے کے ایک شخص مغبوین
نے کہا۔

عبد المطلب قسم خداوند کی ایسا ہرگز نہ کرنا جب تک آپ بالکل مجبور اور بے
ہو جائیں۔ اگر اس عبد اللہ کا فدیہ ہمارے مال سے ہو جائے تو ہم ضرور ادا کر دیں
عبد المطلب کے دوسرے بیٹوں نے بھی عبد المطلب کو معذور دیا کہ ہمارے بھائی کو
دعا ہے میں اسی وقت قریش کا ایک شخص نکلا اور اس نے عبد المطلب کو مخاطب
ہوئے کما شروع کیا۔

عبد المطلب شرب میں ایک کلمہ راقی ہے جس کا نام سراج ہے۔ اس کے مال
والے۔ شیطان یا روح ہے۔ اس کی مدد سے وہ چھٹی ہوئی باتیں جانتا ہے۔ پس تم
خداوند کو لے کر وہاں چلو اور اس کلمہ سے اس مسئلے کا حل دریافت کرو۔ اگر اس
میں ہمارے اس جو ان بیٹے کو نذر کرنے کا حکم دے دیا تو تم کو اختیار ہو گا جو چاہو

میں نے آئندہ سے بڑھ کر اچھا۔ ہوں وقت میری سے گزرتا چلا گیا تھا۔



یہ روا عزاہل خفا شر کے کھڑرات میں کسی چیز کا جائزہ لے رہا تھا اس کا ایک
س کے سامنے آیا۔ اسے دیکھتے ہی عزاہل چونک سا چلا۔ شاہدہ فر سے کسی
ناقص رکھتا تھا۔ شر کے نزدیک آئے یہ عزاہل اسے غائب کرتے ہوئے کچھ
ہاتھ تھا کہ شر نے ہٹنے میں ہل کی۔ عزاہل کو غائب کر کے کہنے لگا۔

۴۔ میں آپ کے لئے ایک امتحان اہم بہت بڑی اور امتحانی اہمیت کی خبر لے کر آیا ہوں۔ میں میں اس خبر سے آپ اپنے اور اپنے لواحقین کے لئے بہت سے فائدے حاصل کریں گے۔ اس پر حرازی فوراً بولا اور کہنے لگا۔ یہ خبر بھل اور کیرش کے حوالے سے ہے۔ یہ خبر بولا اور کہنے لگا۔ آپ کا اعلان درست ہے۔ اگلا یہ خبر بھل اور کیرش کے حوالے سے ہے۔ یہ خبر بولا اور کہنے لگا۔ آپ کو یاد ہو گا آپ نے ہم سونپا تھا۔ اس پر حرازی بولا اور کہنے لگا۔

مجھے یاد ہے۔ جنہیں ماری شہر کے قہرپ بھیاس کے محل سے حلقہ مطہرات کی آمد داری لکھائی تھی۔ اس پر ڈیرہ لا لود کہنے لگا۔

۴۴۔ اس محل اور وہاں وقفہ وقفہ سے بولہاں اور کیرش کے جانے سے حلقہ طوبہات اکٹھی کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ اس پر ان تجویز سے بولا اور جی ہے مگر کسی کو از میں وہ شر کی طرف دیکھتے ہوئے کئے واسطہ ہے تاہم کو رکھتے کیوں ہو۔ بولہاں میں خبر کہ رہا تھا۔ اے آقا۔ عیسیٰ ایسا بہت جیسے ساحر عیسیٰ نے اپنے لئے قہیر کیا تھا جو ہاں کا رہنے والا تھا۔ اے ساحر طوم اس نے نیچے بھر ہاں میں اترے والے دو فرشتے ہدایت اور امنی اس نے بہت کچھ حاصل کیا۔ پھر وہ داری شر کی طرف چلا گیا۔ داری شر کے اے ظہور کے کنارے اس نے اپنا محل قہیر کیا اس محل کے اندر چڑے کی اندر اس نے سارے وہ طوم کھل کر دیئے تھے جو اس نے ہاں سے نیچے اترتے فرشتوں سے حاصل کئے تھے۔

ہوا کہ عباس اس دن سے گزر گیا۔ پھر اس محل کے اندر عباس کی طو خوار
ت سے دو درمیں رہنے لگیں۔ ایک مدح سلوک کی اور دوسری اذکار کی۔ یہ
دو ہی تھے اور کسی در میں یہ عباس کے شاگرد رہ چکے تھے۔ پھر ایسا ہوا کہ ان

کہو۔ اور اگر اس نے کوئی ایسا حکم دیا جس میں تمہارے اور تمہارے بیٹے کی
سے نکلنے کی کوئی صورت ہو تو پھر تم اسے قبول کر لے۔

عہد المطلب کو یہ مشورہ پسند آیا۔ لہذا وہ اپنے بیٹے اور کچھ سوزن لوگوں سے
سے شربِ روانہ ہوئے۔ شرب کی وہ کہند جس کا نام صالح تھا ان دنوں غیر
پس وہ لوگ شرب سے غیر چرچا تھے اس کہند سے ملے اور سارا واقعہ اس
کہا۔

ہواب میں اس کا پودے کا نام سب لوگ شرب چلو۔ ۱۵ روز قیام کرو۔ میں
سچو پوچھ کر اس اہم بات کا فیصلہ کروں گی جس عہد المطلب اور ان کے ساتھ
شراب پیجی گئے۔

مذہب پہنچ کر دوسرے روز جب عبدالمطلب اور اس کے ساتھی اس گھر
 تو اس نے پوچھا تم لوگوں میں فدیے اور دیت کی کیا مقدار ہے۔ ان سب نے
 اونٹ۔ یہ جواب سن کر اس قبیلہ نے تھوڑی دیر کے لئے کچھ سوچا پھر ان کا جواب
 ہوئے کہتے تھے۔

تم سب لوگ واہیں کہ چلے جاؤ کور اپنے بیٹے کو دہی اونٹوں کے پاس رہو اور اونٹوں پر تھیلوں کے ذریعہ قرعہ اٹالو۔ اگر فیصلہ تمہارے بیٹے کے حق میں اونٹوں کی تعداد بڑھ جائے چلے جاؤ یہاں تک کہ خداوند تم سے راضی ہو جائے اور بیٹے کے بجائے اونٹوں پر قرعہ نکل آئے جتنے اونٹوں پر قرعہ نکلے اسے اونٹوں کو اس طرح تمہارا خداوند بھی تم سے راضی ہو گا اور تمہارا بیٹا بھی ذبح ہو گا۔ یہ فیصلہ سن کر سب خوش ہو گئے اور واہیں چلے گئے یہاں تک کہ سب کے پاس پہنچے۔

مکہ پہنچنے کے بعد عبدالمطلب اپنے بیٹے عبد اللہ اور دس اونٹوں کو لے کر
میں داخل ہوئے اور پھر حجرہ کلاؤں کو حجرہ عبد اللہ ہی کے نام نکالا۔ یہ فیصلہ ہو گیا
عبدالمطلب نے دس اونٹ اور پچاسا دیکھے اس طرح اونٹوں کی تعداد بھی ہو گئی ۵۰
عبد اللہ ہی کے نام نکال پھر اونٹ پچاسا کر تیس کر دیکھے گئے تھے پھر اس بار مکہ
کے نام نکالا۔ اس طرح اونٹوں کی تعداد پچھتے پچھتے جب ۳۰ ہو گئی تو حجرہ عبد اللہ
اونٹوں پر نکل آیا اس کے بعد حنین مرحبہ ایسا ہی کیا تو حجرہ اونٹوں پر ہی نکلا اس
اللہ کے بجائے عبدالمطلب نے ۳۰ اونٹوں کی قبولی دے کر اپنے بیٹے کو بچا لیا تھا
اس بات کا فیصلہ ہونے کے بعد عبدالمطلب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو دایم

سلیوک اور اوقار کو برفان اور کیرش کی اس قید سے آزاد کراؤں گا۔ بلکہ
پہلے ساتھ ملاتے ہوئے تینوں کو برفان کے خلاف کچھ اس طرح استعمال کروں گا کہ
میں نے ان تینوں کی مدد سے میں برفان کو ضرور اپنے سامنے مطلوب کرنے کی
کوشش کروں گا۔ یہی میری سب سے بڑی آرزو ہے۔ اب آؤ دونوں یہاں سے دھڑلے
سے نکلے۔ عیساں کے گل کی طرف کوچ کریں۔ شہر نے عوازیل کی اس تجویز سے
دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے اور نینا شہر کے کھڑکات سے وہ
مہار کے کنارے عیساں کے گل کی طرف کوچ کر چکے تھے۔

یہی سری قوتوں کو حرکت میں لانے والے عوازیل اور شہر دونوں اس کمرے کی
دوار ہوئے جس کے اندر برفان اور کیرش دونوں نے عیساں۔ سلیوک اور اوقار
کو رکھا تھا۔ عوازیل نے دیکھا اس کی ہمت پر ایک برص تھا جو پانی سے بھرا ہوا
ہوئے پانی ٹالنے کے لئے قریب ہی مٹی کا ایک پیالہ بھی رکھا ہوا تھا۔
دونوں چیزوں کو پہلے بڑے غور سے دیکھا۔ یہ اس موقع پر وہ اپنے ساتھی شہر کو
کچھ پوچھنے ہی والا تھا کہ شہر پہلے ہی بول پڑا اور عوازیل کو مخاطب کر کے

کہا۔ مٹی کے اسی پیالے میں پانی لے کر برفان اس کی مٹی عمل کرتا تھا۔ پھر پانی سے
وہ برص کے قریب ہی جو قدرے پست اور گہری جگہ ہے یہاں وہ پانی گراتا تھا اور
پانی کے ذریعے کمرے میں جب داخل ہوتا تھا تو اس کمرے کے اندر عیساں۔
سلیوک اور اوقار جو بند ہیں وہ ایک طرح کے طراب اور کرب سے بھرنا ہو جاتے تھے۔
اب میں عوازیل نے کچھ بھی نہ کیا۔ پھر وہ آگے بڑھا۔ مٹی کا پیالہ اس نے بڑے
پانی سے بھرا پھر وہ ہمت پر چڑھ گیا پیالے کے بھرے ہوئے پانی پر پھر وہ اپنا کوئی
تھوڑی دیر تک خاموشی طاری رہی پھر جب عوازیل نے اپنا وہ عمل ختم کر دیا
تو وہ اور اپنے ساتھی شہر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اب شہر پانی سے بھرے ہوئے اس پیالے پر میں نے اپنا عمل کر دیا ہے۔ دیکھ اب
یہ قوتوں کو حرکت میں لانے والے اس پیالے میں بھرے ہوئے پانی میں طول کر
کر آیا ہونے کے بعد تو حرکت میں آؤ اور پیالے میں جس قدر پانی ہے وہ تو اسی
پانی میں برفان پانی اغزیل کر عیساں۔ سلیوک اور اوقار کو طراب میں جلا کر آ

یہاں تک کہنے کے بعد عوازیل کو بھر کے لئے رکا۔ پھر وہ دوبارہ اپنا سلسلہ کام

میں برفان اور کیرش کے بار بار انہوں نے اوقار اور سلیوک کے بار
کو بھی اپنے سامنے لگا دکھایا۔ اسے آقا یہ ساری مطہات اس گل سے قریب
میں نے حاصل کی ہیں۔ اس کے بعد میں نے گل میں قیام کیا اور اس اوقار میں
دیکھوں برفان اور کیرش اگر اس گل کی طرف آتے ہیں تو یہاں کیا کرتے ہیں۔
دیکھ آقا۔ میرے اس قیام کے دوران ایک روز برفان اور کیرش اس گل
آگے گل میں داخل ہونے کے ساتھ ہی بائیں جانب جو کمرہ ہے اس پر وہ
قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے چڑھنے پھر پانی کا ایک برتن برفان نے اپنے قریب
پر اس نے اپنا کوئی عمل کیا پھر وہ پانی اس نے ہمت پر آہستہ آہستہ اٹھا۔ وہ
کام ہمت سے وہ پانی کمرے میں پٹا اور پانی کا ہمت کے ذریعے اس کمرے میں
کمرے کے اندر اتنا درجہ کی چھ دیوار کچھ اس قسم کی مثال دیکھ کر چپے
تین ہستیاں ناقابل برداشت اذیت میں جلا ہو کر رہ گئی ہوں۔ اسے آقا یہ
دونوں میاں بھڑی کچھ دیر تک پانی گرا کر رہا عمل کرتے رہے اس کمرے میں
چھ دیوار کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر برفان اور کیرش وہاں سے چلے گئے۔
سارا صحر دیکھ کر آپ کی طرف چلا آیا ہوں۔

اپنے ساتھی شہر کی یہ ساری گفتگو سے کے بعد عوازیل گردن جھکا کر
سچا رہا۔ پھر وہ اپنے سامنے کمرے اپنے ساتھی شہر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔
دیکھ شہر ہماری اس گفتگو سے میں سارا صحر کچھ گیا ہوں۔ میں
سلیوک اور اوقار کا تعلق ہے ہے شک وہ ہمت زیادہ سری قوتوں کے مالک
جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس کے مطابق برفان اور کیرش نے اس تینوں کو
اور مطلوب کر لیا ہو گا۔ میرے خیال میں جس کمرے کے اوپر سے برفان
کمرے کے اندر ضرور برفان اور کیرش نے مل کر عیساں۔ سلیوک اور اوقار
کا۔ اور ان پر وہ اپنا عمل کر کے انہیں بے بس اور بھڑک کر دیا ہو گا کہ وہ
سمجھتے اس طرح اس کمرے میں بند کر کے برفان اور کیرش دونوں نے انہیں
کر رکھا ہو گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد عوازیل تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ دونوں
کے کمرہ رہا تھا۔

دیکھ شہر اب میں نینا شہر کے ان کھڑکات سے حرکت میں آؤں گا
خاور کے کنارے عیساں کے گل کا رخ کروں گا تم میرے ساتھ ہو گے۔

جاری رکھے ہوئے کہہ رہا تھا۔

دیکھ کر تجربے ایسا کرنے سے پانی اس چھت سے کمرے میں چھٹا دیا۔
کے ان لپکوں کے ساتھ میں بھی اس کمرے میں داخل ہو جاؤں گا اور ہر عمل
کے اندر پوچھنے لے کر رکھا ہے اس سے میں ٹھوکر دوں گا اس لئے کہ اس
رہنے کے لئے یہاں بھرے پانی پر میں نے پہلے ہی اپنا عمل کر دیا ہے۔ اگر
قفلوں کے ساتھ اندر جانے کے بعد میں اپنی اصل شکل و صورت میں آؤں گا
میں جو اس نے عمل کر رکھا ہے اس کا فائدہ کروں گا اور پھر کمرے سے
سلیوٹ اور اوتار کو پوچھنے کے خلاف استدعا کروں گا۔

عزازیل کی یہ گفتگو سن کر اس کا ماضی خیر سے متاثر ہو گیا۔ پھر وہ
آپ سے فکر دیں۔ جس طرح آپ نے کہا ہے میں وہاں ہی کروں گا۔
اس کے بعد عزازیل حرکت میں آیا۔ اپنا عمل اس نے کیا پھر وہ
دھوئیں کی صورت اختیار کر گیا اور یہ دھواں پانی سے بھرے ہوئے پائے کی طرح
پھر پانی کے اندر تحلیل ہو گیا۔ اب ہونا تھا کہ شہر حرکت میں کیا اور چلتا ہوا
اس نے آہستہ آہستہ اس جگہ عزازیل کو جہاں پوچھ پانی عزازیل کر لیا۔
اوتار کو خطاب سے دوبارہ گرا تھا۔

ایسا ہونے کے بعد پانی جو کمرے کے اندر چکا تھا انیس لپکوں کے
اس کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے میں داخل ہونے کے بعد اس نے اپنی
اختیار کی۔ اس کے بعد ہر عمل پوچھنے لے اس کمرے میں کر دیکھا تھا اسے اس
دیا۔ ایسا ہونا تھا کہ کمرے کے دائیں جانب جو دروازہ تھا وہ دھار کے اندر
وہ دروازہ عزازیل نے کھولا۔ اور بلند کواڈ میں وہ کہنے لگا۔ دیکھ بیٹیاں۔ سلیوٹ
تجیوں باہر آ جاؤ۔ اب تم پوچھ اور کیرش کی امیری سے رہا ہو چکے ہو۔ اس
عزازیل خود بھی اس کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

عزازیل کے پیچھے ہی پیچھے بیٹیاں۔ سلیوٹ اور اوتار بھی کمرے سے
بیٹیاں تھوڑی دیر تک عزازیل کو غور سے دیکھا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر مسکرا
ہوئی۔ پھر وہ عزازیل کو مخاطب کر کے کہنے لگا دیکھ مہمان اجنبی تو نے ہم پر
کیا ہے۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ قیامت تک اس کمرے میں ہم ایک مذاپ و گرا
رہیں گے لیکن تو نے ہمیں اس امیری سے نہایت دے کر ہم پر بہت بڑا احسان
تو کیا ہے۔ اس پر عزازیل بولا اور کہنے لگا۔

خوب۔ متنا۔ مجھے جانتے اور پہانتے ہو گے۔ چونکہ میں اس وقت انسانی شکل و
میں ہوں اس لئے تم مجھے نہیں پہانتے۔ دیکھو میں عزازیل ہوں۔ اس پر بیٹیاں
کہہ دیا اور عزازیل سے پتہ کر لیا۔ اس پر بیوٹ بھی بڑے ہوش ادا میں
کہنے لگا کہ کرا۔ پھر بیٹیاں بولا اور کہنے لگا۔

یہ سوز اور محترم عزازیل۔ ہم تو جس ایک عرصے سے جانتے اور پہانتے ہیں
۔ ماضی میں تمہارے ہی دم فم سے ہمارا کامیاب چل رہا ہے۔ میں ایک بار پھر
۔ شہر اور کراؤ میں کہ تم آگے وقت میں ہم تجوں کے کام آئے۔ کبھی
۔ تمہاری شکل کر تمہارے اس احسان کا بدلہ ضرور چکائیں گے۔

یہ عزازیل کہنے لگا جس سے اس کام کا بدلہ چکانے کی ضرورت نہیں ہے۔
۔ اصل مقصد اور مدعا پوچھ اور اس کی بیوی کیرش کو اپنے سامنے رہ اور
۔ ہے۔ اور یہ وہی دونوں مہاں بیوی ہیں جنہوں نے اپنا کوئی سری عمل کر کے تم
۔ کمرے میں بند کر دیا تھا جس میں نے اپنی کیرش کو ختم کر دیا اس لئے کہ
۔ ماضی نے خیر ہی تھی کہ پوچھ اور کیرش نے تم تجوں کو یہاں بند کر دیا ہے
۔ اور کیا اور جس سے بیٹیاں سے نجات ملا دی۔ اگر تم میری مدد کرنا ہی چاہتے ہو اور
۔ نام کا مجھے کچھ صلہ دینی چاہتے ہو تو پھر پوچھ اور کیرش کو مطلوب کرنے میں
۔ مجھے ساتھ تعاون کرو۔

یہ جب خاموش ہوا تو بیٹیاں بولا اور کہنے لگا۔ کچھ عزازیل ہم تمہاری کیسی اور
۔ کر سکتے ہیں۔ پوچھ اور کیرش دونوں مہاں بیوی گھٹا ہے بہت دراز دست
۔ کسی نے ہمیں اپنے سامنے اس طرح دیر اور مطلوب نہیں کیا جس طرح ان
۔ بیوی نے اس کمرے میں بند کر کے ہمارے ساتھ معاملہ کیا۔ ایسا معاملہ تو
۔ کسی ہوا ہی نہ تھا۔ اور نہ ہم اپنے لئے ایسی بات اور ذلت کی امید رکھتے
۔ عزازیل تمہاری اس پوچھ اور کیرش کے ساتھ کیا دشمنی ہے۔ اس پر
۔ اپنی شکل اور خفیہ کواڈ میں بولا اور کہنے لگا۔

۔ بیٹیاں۔ میری اور اس پوچھ کی دشمنی تو آدم سے چلی آ رہی ہے۔ یہ بشر
۔ اس کا مکمل بڑا قسم سے چلا آ رہا ہے۔ اور میں یہ تسلیم کرتے ہو
۔ رہا کہ آدم سے لے کر اب تک میں اور وہ دونوں اب تک اس گت ہار
۔ لئے اور اس کراؤ میں اکثر دیر پوچھ مجھ پر غالب رہا۔ اس پر
۔ اپنی کامیاب ہو کر کہنے لگا۔

دیکھ اور دیکھ دونوں کو اپنے علوم نخل کرنے پر مضامیر ہو جاؤ تو میں ان دونوں کو
اسی وقت میں بلا سکتا ہوں۔ اس پر عباس خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے
نکلے۔

یہ عوازیل اب تم ہم نیوں کے لئے جی ڈی حرت اور محرم و مستحرم ہو۔ اب جب
سادا ساتھ رہے گا ہم تماری کوئی بات ماننے کی صحت اور جرات نہیں کر سکتے۔
ہم نے تم نے اپنے احسان کے ہمیں ایسا دیا کہ رکھ دیا ہے کہ ہم تمہارا ہر ک
کھ رہے ہیں۔ لہذا میرا خیال یہ ہے کہ تم اسی اور اسی وقت سطون اور دودھ کو بلاؤ
میں وہ علوم نخل کرنا شروع کر دوں گا جو میں نے ہاتھ کے پے نے ساموں اور وہاں
اے خداوند کے فرشتوں ہدایت اور مارت سے حاصل کیے تھے۔

و عوازیل یہ سارے علوم میں نے ہر لون کی جہ سے جتنی کمال پر ملاحظہ کر رکھے
کمالیں اس کل کے اندر ایک حصہ خانے میں رکھی ہوئی ہیں۔ یہ کمالیں برسوں
میں اور مہین کی قریب اور خود یہ کمالیں ابھی تک مکمل نہ کی ہیں۔ جیسی
میں تمہیں اس سے کہ ان کمال پر بھی میں نے اپنا ایک عری عمل کر رکھا ہے۔
... کمالیں اور ان کی وہ تحریر بوسیدہ نہیں ہوئے پائی۔

اس کا یہ جواب سن کر عوازیل خوش ہو گیا تھا مگر اس نے اختتامیہ انداز میں
فرماتے اپنے ساتھی کی طرف دیکھ کر اسے کہنے لگا دیکھ مگر توجہ سطون
دونوں کو بلا کر وہ عوازیل کا یہ حکم سننے ہی شروع نہیں کی طرح وہاں سے عاقبت

میں ہی دیر بعد مگر کے ساتھ سطون اور دودھ دونوں جیس کے کل کے
ہوئے۔ عوازیل نے پہلے سب کا آپس میں مشاورہ کیا اس کے بعد عوازیل
دودھ کو طلب کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیز۔ کیا تم نے تم دونوں کو یہاں آنے کا کوئی مقصد بیان کیا ہے۔
بولے اور کہنے لگا آقا مگر نے ہمیں تفصیل کے ساتھ بتا دیا ہے کہ آپ نے
میں طلب کیا ہے۔ اس پر عوازیل بولا اور کہنے لگا۔ سطون اگر تم دونوں میں
میں چکے ہو تو پھر آج بلکہ ابھی عباس سے وہ علوم حاصل کرنا شروع کر دو جو
میں سیکھانے لگا۔ اس کے بعد تم دونوں میں یوں کو ایک بار پھر بولے اور اس
پیش کے خلاف حرکت میں آگیا ہے۔

سطون اس میں کوئی شک نہیں کہ باطنی میں ہے شک کئی مواقع پر تم بولے پر

دیکھ عوازیل یہ بولے کچھ ایسا ہی دراز دست اور زبردست انسان ہے
بھی غالب رہا۔ حالانکہ تم آدمی اور طوکانوں جیسی قوت رکھنے والے ایک صہ
عوازیل بولا یوں جانو میں اپنی ساری قوتوں ساری طاقتوں کے اندر اکثر دہشت
کے مقابلے میں ہے بس ہی رہا ہوں۔ میں اگر تم میرے ساتھ تھان کہ تو میں
کہ اس بولے اور کیرش کو ہم وہ سزا دیں گے کہ وہ اپنی ساری جھپٹی کا سامنا
کر کے رہ جائیں۔ عباس نے پوچھا عوازیل میں کس طرح تمہاری مدد کر سکتا
عوازیل بولا اور کہنے لگا دیکھ عباس میں نے سن رکھا ہے کہ تمہارے
سری علوم ہیں۔ تمہارے پاس وہ علوم بھی ہیں جو تم نے ہاتھ سے حاصل
پاس وہ علوم بھی ہیں جو خداوند کے نازل کردہ فرشتوں ہدایت اور مارت سے
حاصل کیے۔ اگر تو یہ سارے علوم میرے کسی ساتھی کو سکھا دے تو ان علوم
لائے ہوئے میرا وہ ساتھی بیٹھا بولے کو اپنے سامنے زیر کرے گا۔
عوازیل کی اس گفتگو کے جواب میں عباس نے تھوڑی دیر کے بعد
کہنے لگا۔

دیکھ عوازیل تمہارا کتنا درست ہے ہم چہ کہ جتنی دیر میں قضا ہم ان
کام میں لے سکتے ہو ایک ذرا انسان ان سے لے سکتا ہے پسے یہ کو کر
نخل کرنا چاہتے ہو وہ کون ہے۔ اس پر عوازیل بولا اور کہنے لگا۔
دیکھ عباس۔ وہ میری جنس ہے۔ میرا ایک ساتھی ہے۔ ہم اس کا
کی بیوی کا نام دودھ ہے۔ یہ سطون اور دودھ باطنی میں بولے سے گزرا
میں کئی مواقع پر سطون بولے پر غالب بھی رہا لیکن اکثر یہ بولے سے ہٹا
سطون میری جنس سے انتہائی طاقتور اور قوت والا خیال کیا جاتا ہے۔ اس
پوچھا۔ یہ سطون اور اس کے ساتھ دودھ کون ہے۔ اس پر عوازیل بولا
یہی ہے۔ اور وہ بھی انتہائی طاقتور اور قوت مورت ہے۔ عباس نے پوچھا
اس وقت کہاں ہیں۔ عوازیل کہنے لگا۔

وہ دونوں اس وقت افریقہ کے صحرائے کلد باری میں ہیں۔ وہاں
کے ایک دریا کے کنارے کچھ جرائم پیشہ اور دہشت گرد لوگوں نے ایک
کھول رکھا ہے۔ جہاں دنیا بھر کی حسین لڑکیاں کو جمع کرتے ہیں اور ان
لیتے ہیں۔ ان سے پیار میں کیا کام یا جاتا ہے یہ تو میں جسیں بعد میں
اور دودھ انسانی نہیں میں اسی پیار کپ کے کانٹوں کے دھپ میں

غالب رہے لیکن اکثر عہدوں نے ہی جنہیں اپنے سامنے ذمہ کیا۔ جو علوم نہیں کرے گا ان علوم کو استعمال کرتے ہوئے میرے خیال میں تم عہدوں کو اپنے کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس لئے کہ میری جنس میں تم تقریباً سب پر وقت نہیں کئے جاتے ہو۔ اور تمہاری طاقت کے ساتھ ساتھ جب ہمیں کی بھی جنہیں حاصل ہوں گی تو جنہیں عہدوں پر طلبہ حاصل کرنے میں آسانی ہو گی۔ اگر تم عہدوں پر طلبہ حاصل کرتے ہو تو میں سمجھوں گا میں نے اپنا مقصد پایا ہے۔

عزیز! جب خاموش ہوا تو سطرون بولا اور کہنے لگا۔ اے آقا آپ بالکل پریشان نہ ہوں۔ بے فکر رہیں۔ اس محرم اور معزز اگر مجھے کچھ کار آمد علوم سکھائے جنہیں میں عہدوں کے خلاف استعمال کر سکوں تو ہوں کہ عہدوں کو میں جنگی میں اڑا کر رکھ دوں گا۔ آقا آپ جانتے ہیں ماضی میں مبالغہ پر میں اس کے سامنے چھائی ہوں کہ رہا ہوں اور اس پر بہترین اور نکتہ آ رہا ہوں۔ اب اگر مجھے عہدوں کی سری قوتوں سے بھی نہیں کر دیا جائے۔ سامنے میں ناقابل تیسر ہو کر آؤں گا۔ اور بہت جلد میں اسے زیر کر کے پاؤں رکھ کر اپنی فتح مدنی کا اعلان کروں گا۔

سطرون کے اس الفاظ سے عزیز! خوش ہو گیا تھا چہرہ کہنے لگا۔ دیکھ سطرون اب تو اس عہدوں کے ساتھ ہو گئے ہیں اور شہر میں ہیں اس کے ساتھ ہی عزیز! اور شہر دوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں سے غائب ہو گئے تھے۔ بلکہ عہدوں۔ سلوک اور ادعات تینوں سطرون اور مدد دی ہوئی کو اس کل کے ترخانے میں علوم کی عقلی کے لئے لے گئے تھے۔



سطرون کے اس الفاظ سے عزیز! خوش ہو گیا تھا چہرہ کہنے لگا۔ دیکھ سطرون اب تو اس عہدوں کے ساتھ ہو گئے ہیں اور شہر میں ہیں اس کے ساتھ ہی عزیز! اور شہر دوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں سے غائب ہو گئے تھے۔ بلکہ عہدوں۔ سلوک اور ادعات تینوں سطرون اور مدد دی ہوئی کو اس کل کے ترخانے میں علوم کی عقلی کے لئے لے گئے تھے۔

ایران کے شہنشاہ نوشیروان کے دور حکومت کا سب سے اہم زمانہ یہ تھا کہ اس کے دور میں ہی اکرم صلہ و علیہ و سلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ کو چونکہ دونوں پر عہد آور ہونے کے لئے مختلف ترغیبات ملی تھیں اور تمام بھی عمل کر چکا تھا لہذا دونوں پر حملہ آور ہونے کے وہ زمانے طاری ہوئے اور ہونے کے لئے اسے ایک وجہ ملی۔

نوشیروان نے قیصر روم جنس کے پاس قاصد بھیجے اور یہ اکتشاف دونوں کو دغاواؤں کے خلاف جنگوں کے دوران جو مل قیمت ہاتھ آیا ہے۔

ایران کے شہنشاہ نوشیروان کے دور حکومت کا سب سے اہم زمانہ یہ تھا کہ اس کے دور میں ہی اکرم صلہ و علیہ و سلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ کو چونکہ دونوں پر عہد آور ہونے کے لئے مختلف ترغیبات ملی تھیں اور تمام بھی عمل کر چکا تھا لہذا دونوں پر حملہ آور ہونے کے وہ زمانے طاری ہوئے اور ہونے کے لئے اسے ایک وجہ ملی۔

نہیں شہر پہنچ گئے۔

شہر کے باہر دو دنوں اور ایمانوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی۔ دو دن
ساروس نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح نوشیروان کو
دور مار بھاگنے کی بجائے اپنی ساریوں کے حوصلے بہت بلند تھے اس لئے کہ اس سے
اس کے لئے افریقہ، سسل اور دوسرے علاقوں میں شہداء و فوجات حاصل کر چکا
تھے امید تھی کہ وہ ایران کے شہنشاہ نوشیروان کو بھی شکست دے کر مار بھاگے
دراںک جنگ کے بعد نوشیروان نے اپنی ساریوں کو بدتریں شکست دی۔ اور اپنی
فوجت افغا کو اپنے لشکر کے ساتھ بھاگتے ہوئے چھوڑ دیا۔

ایک دن جب شکست افغا کو نوشیروان کے آگے آگے بھاگا تو نوشیروان نے پوری
اس کے لشکر کا تعاقب کیا اور قلعہ دارا تک یہ تعاقب اس نے جاری رکھا
کا سامنے کی طرف پیچھا کرتے ہوئے اس نے اس کا طرب گل عام کیا۔ اسی
دن نے اپنے لشکر کا ایک چھوٹا سا حصہ علیحدہ کر کے افغانیہ کی طرف روانہ کیا
جس نے افغانیہ کے نواح میں مختلف علاقوں پر حملہ آور ہوتے ہوئے خوب جنگیں
جس وقت علاقوں کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ آخر نوشیروان اپنے لشکر کے ساتھ اپنے
دولے ہر دو دن کو روانہ ہوا قلعہ دارا تک پہنچ گیا۔ جو دوسروں کی حکمت قلعہ

دارا قلعہ بھی پورا سقوط اور مستحکم قلعہ نوشیروان نے اسے محاصرے میں لے لیا۔
ایک دن سے قلعہ تک آتا تھا اس کا رخ موڑ دیا اور اہل قلعہ کو پانی فراہم نہ ہو سکا
تھا۔ تمام اہل قلعہ پر مجبور ہو گئے اس طرح قلعہ دارا پر بھی نوشیروان کا قبضہ ہو گیا۔
اس لڑائیوں کے دوران بھی دو دن شہنشاہ شمس اپنی مملکت کے اندر کے کاموں میں
بے لور مشغول ہیں اسی کو اپنے سامنے اہل قلعہ مطلوب کرنے کے لئے مشینیں

لے کر یسوع اور شل کے بری طور۔ کئی تہذیبوں پر یہ پیدائش شروع کر دی تھی۔
اس سے پہلے ایران کے تاجر مشرق اور مغربی تجارت کے لئے رابطہ بنے ہوئے تھے۔
سے ریشم اور عرب سے خوشبوئیں لے لیتے تھے۔ اس کے علاوہ عرب سے یہ
مصلحتیں حاصل کرتے تھے اور ان کی کے دوسرے سمجھتی سلسلے بھی لے کر تعلق بناتے

شمس کے علم پر دو دن کئی جہازوں نے یہ راستے تجویز کر لئے تھے۔ چنانچہ جنوبی
جہازوں سے دوستی کا معاہدہ کر کے وہ عرب کے جنوبی ساحل پر پہنچ گئے اور وہاں
ان کی جانب جہاز رانی شروع کر دی۔

تھے جن سے محض ٹھنڈی ہوائی داخل نہ ہوتی تھی بلکہ ہوائی یکساں بھی پہنچتی تھی
کہ قیصر روم کی مملکت میں یہ آسائش حاصل نہ تھی۔

پہلی وجہ کے حکام ہو جانے کے بعد ایران کا شہنشاہ نوشیروان رومس سلطہ
آورد ہونے کے لئے کوئی اور بہانہ تلاش کرنے لگا تھا۔ آخر فطرت دونوں ہی
خلاف حرکت میں آئی اور خود بخود دونوں کے درمیان جنگ پھڑکنے کی ایک وجہ
وہ اس طرح کہ ترکوں کے حکمران ازیول نے اس خیال سے کہ نوشیروان
پر حملہ آور نہ ہو اس نے اپنے اچلی نوشیروان کے دربار میں بھیجے اور مصالحت
نوشیروان نے اپنے حور اور اپنی بہ چار احمدی کو سامنے رکھتے ہوئے

انہیوں کو دہرے کر دیا اور ملا بھیجا کہ وہ طبعی موت مر گئے ہیں۔
ترکوں کے طاقتور ازیول نے شاہ ایران کے اس سلوک کو دیکھ کر
کا افسوس کیا۔ ساتھ ہی اس نے اپنے اچلی ہمشین کے پاس بھیجے اور
نوشیروان دونوں پر حملہ آور ہونا ہے ترک دونوں کا ساتھ دیں گے۔
اس پیش کش کے جواب میں ترکوں اور دونوں کے اچلی ساتھ ہو کر
ہو جانے کے بعد ترکوں کے حوصلے بلند ہو گئے لہذا وہ ایرانی سرحد پر حملہ کر
تھانہ کے بعض قلعوں کو نوشیروان نے سب سے غیر کر کے مسموم
ترکوں نے اس قلعہ پر حملہ آور ہو کر انہیں فتح کیا اور وہاں تیلی اور ہار
کھپا کر دیکھنے والا دنگ رہ جائے۔

ایرانوں کے خلاف ترکوں کی فوج کامیابیوں سے دونوں کے شہنشاہ
حوصلے بڑے بلند ہوئے اور اس نے بعد کر لیا کہ اگر وہ ترکوں کی پشت
طرح ترک ایرانوں کے لئے درد سر بن سکتے ہیں اور جگہ جگہ انہیں
جس۔ اس کے علاوہ ہمشین کا یہ بھی خیال تھا کہ نوشیروان اب بوڑھا ہو چکا
میں اب پہلا سادہ فم نہیں رہا۔ لہذا اگر اس کے خلاف اعلان جنگ
نوشیروان کے خلاف کامیابی حاصل کرنا اب مشکل اور ناممکن نہیں رہا۔

لیکن یہ دونوں کے شہنشاہ ہمشین کی غلط فہمی تھی۔ اس لئے
ترکوں کی پشت پناہی کرتے ہوئے ایران کے خلاف جنگ کی ابتدا کرنا چاہا
حرکت میں آگیا۔ اتنی دیر تک ہمشین کا یہ سہارا اپنی ساریوں اپنے لشکر
شہر نہیں تک پہنچ چکا تھا۔ اپنی ساریوں نے کوشش کی کہ نوشیروان کی کہ
نہیں شہر کو فتح کر لے لیکن اسے کامیاب نہ ہوئی۔ اتنی دیر تک ایرانی فوج

شمالی جانب جیشین نے بحیرہ امود کے مشرقی کنارے پر بیڑا ہم کی اور
 اور بصورت اور بہترین بندرگاہ تعمیر کرائی اور اس بندرگاہ کے ذریعے ہی تمام
 کے لوہے سے پکڑ گت کریشم کی تجارت کی شاہراہ سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش
 نوشیروان بھی دونوں کے شہنشاہ جیشین کے من مبارکے انتظامات پر
 قلعہ قندازاںکایہ کو فتح کرنے کے بعد وہ اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے
 بندرگاہ بیڑا کی طرف بڑھ کر نوشیروان نے بیڑا کی بندرگاہ پر اس دور اور حوالہ
 کیا کہ فصیلوں کو ٹھوس کر کے اس نے حصار کر دیا اور بیڑا کی بندرگاہ پر اس نے
 اس موقع پر جب کہ نوشیروان اپنے لشکر کے ساتھ بیڑا کی بندرگاہ میں پہنچا تو
 جیشین نے ایک اور پہل لی۔ اس نے اپنے ایک جرنیل بنی ساریس کو مشرق
 شہنشاہ نوشیروان تو اس وقت اپنے لشکر کے ساتھ بیڑا میں قیام کرتے ہوئے
 خفیہ راستہ اختیار کرتے ہوئے مدائن کی طرف بڑھے اور اچانک حملہ کر کے
 مرکزی شہر مدائن پر قبضہ کر لیا۔ یہ حکم ملنے ہی بنی ساریس بڑی تیزی سے
 پورا قلعہ نوشیروان کو بھی اس کی خبر ہو گئی قندازاں بیڑا سے کوچ کر آیا اور
 قلعہ

بنی ساریس کے دستہ اصل حکم یہ لکھا گیا تھا کہ وہ کسی نہ کسی طرح
 حیرہ استعمال کر کے نوشیروان کی پیش قدمی کو روک دے۔ بنی ساریس کے پاس
 صرف اٹھارہ ہزار کا ایک لشکر قلعہ ملائکہ نوشیروان کو دروازے قرات کے
 روکنے کے لئے کم از کم ایک لاکھ کا لشکر درکار تھا۔

نوشیروان کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے دو من جرنیل بنی ساریس
 غریب تدابیر اختیار کیں۔ وہ چھوٹے چھوٹے شہر مکرانہ پر کوئی محکمہ
 راستے میں آتا تو اس سے پہلوئی کرنا ہوا ایک طرف چھوڑا ہوا آگے بڑھا
 والوں کو یہی اندازہ ہو کہ وہ بہت جلد ایرانیوں کے مرکزی شہر مدائن پہنچا اور

بنی ساریس کی من چہ در چہ فتح مندوں اور کھمبہوں سے متاثر
 شہنشاہ نوشیروان نے اپنے لشکر کا ایک حصہ بنی ساریس کی راہ روکنے کے
 ساریس کو اس لشکر کی روانگی کا علم ہو چکا تھا چنانچہ اس نے چاروں طرف
 دیکھتے دیکھتے بنی ساریس کو اس راستوں سے جھک کر دو جس راستوں
 ہوا ایرانی لشکر آ رہا تھا۔

جہیں پہنچنے کے بعد مغرب کی طرف آنے والی اس شاہراہ پر بنی ساریس اپنے
 ساتھ گھات میں بندھ گیا۔ جب ایرانی لشکر مغرب کی طرف جانے کے لئے اس شاہراہ
 پر تو بنی ساریس گھات سے نکل کر اچانک ایرانیوں پر کمر کے انچلوں میں اترے
 ان لشکر مدائی کی صفوں میں رقص کرتی ہندو ہتی اور شیر اقبال کو تقسیم کر دینے
 اور فنی قصبہ کی طرح لوٹ پڑا تھا۔

جانے اور من دیکھے دیکھوں کی اور ایرانی لشکر اور دونوں کے درمیان ہولناک
 جنگ میں بنی ساریس نے ایرانی لشکر کے اگلے حصے کو چھوڑ دیا کہ وہ
 صوبہ جیسے پر وہ حملہ آور ہوا شروع ہو گیا تھا۔ جس کے نتیجے میں بنی ساریس کی
 بیڑا میں راجہ نے ایرانیوں کی حالت غصہ کے حصار میں پہنچے چلائے لوں اور
 محرومی سے ہر ہر حسرتوں کے لہار بھی کر کے رکھ دی تھی۔ تھوڑی دیر کی مزید
 حملہ یہ انھوں نے شکست تسلیم کرنی اور بنی ساریس کے سامنے انھوں نے ہتھیار
 ڈال دیے۔ اس جنگ میں فتح مندی کے نتیجے میں بنی ساریس نے من گت ایرانی
 راہروار کر کے قیدیوں کی حیثیت سے ان کا ہتھ قسطنطنیہ بھیج دیا۔ یہ خبریں جب
 رومن کے شہنشاہ نوشیروان کو پہنچیں تو وہ انتہائی غصے و غضب کی حالت میں اپنے
 دستہ مدائن سے روانہ ہوا اور اس سمت پورا جہاں بنی ساریس نے اپنے لشکر کے
 آثار دکھائے۔

سری طرف بنی ساریس کو خبر ہوئی کہ نوشیروان اس کی سرکشی کے لئے بڑھ
 اس نے مدائن لگا دیا تھا کہ کسی بھی صورت نوشیروان کے لشکر کا مقابلہ نہیں کر
 قندازاں شکست سے بچنے کے لئے بنی ساریس ایرانی حدود سے نکل کر قسطنطنیہ کی
 جانب گیا تھا۔

بنی ساریس کا یوں نوشیروان کے سامنے ہٹا کر قسطنطنیہ آنا جیشین کو بہت برا لگا
 وہ دل میں یہ بات کانٹے کی طرح کھٹک گئی تھی۔ جب بنی ساریس قسطنطنیہ پہنچا تو
 اسے اسے طلب کیا اور نوشیروان کا مقابلہ کرنے کے بجائے قسطنطنیہ ہٹا کر آنے کا
 بہانہ جواب طلبی کی۔ جواب میں بنی ساریس نے اپنی اس کردہی کو چھپانے کے
 لئے یہ کہہ دیا۔

میں نے لشکر میں شامل کل اور دفاتر حصار میں گری سے نکل پڑ گئے تھے قندازاں بہت
 تک نہیں کر سکتے تھے اس کے علاوہ مدد کی گاڑیوں میں بیمار سپاہی بھرے رچے
 اس وقت نوشیروان ہماری طرف پیش قدمی کر رہا تھا ہمارے لشکر میں ایک ہا

تاری کی صورت میں پھیل گئی تھی۔ مزید یہ کہ پہلے پہلو کل اور وصال عروہ
 آریہوں پر بھی حملہ آور ہونے سے نہیں چوکتے جب کہ یہ دونوں قومیں درود
 حفاظت پر مجبور رکھے گئی ہیں۔ اور ایرانی حدود کے اندر چلی قادی کرنے کے لئے
 کی دشمنی اور مدد کرتی ہیں۔ بلی ساریس نے مزید کہا کہ نوشیروان کے سامنے پہاڑ
 سب سے بڑی وجہ خطرناک اور عجیب و غریب نظر ہے جو لشکر میں پہلے شروع ہوا
 میوں کا کتا تھا کہ یہ وہلی طاہون کی ابتدائی علامت ہے جو مصر سے چل کر مدین
 پہلی ہوئی ہے۔

ایران کے شہنشاہ نوشیروان کو جب خبر ہوئی کہ اس کا مقابلہ کرنے کے بجائے
 کامیاب ترین جریلیں بلی ساریس میں چھوڑ کر لشکر کی طرف بھاگ گیا ہے تو آپ
 ساتھ نوشیروان بدھم کی طرف بڑھ گئے۔ پہلے مدین شہنشاہوں نے یہ
 احتیاط بہت اعلیٰ بنائے پر کر رکھے تھے۔ جب کہ ہشتیں ایرانیوں کے ساتھ
 کرتے ہوئے صرف تھوڑا سا لشکر وہاں رہنے والا تھا۔ باقی لشکر اس نے وہاں
 تھے۔

اس کے علاوہ ہشتیں نے بدھم میں عروہ کے نام پر ایک خانہ خدمت اور
 دائروں کے راستوں پر جگہ جگہ اس سے تو نہیں کھدوائے قیام گاہیں بنائیں۔
 علیہ السلام کی ایک زیارت گاہوں میں ہادی نہیں ملے۔ قلعہ کی حفاظت
 نے کوئی بڑا لشکر وہاں نہیں نہ ہوا۔

ہشتیں کو جب خبر ہوئی کہ نوشیروان اپنے لشکر کے ساتھ بدھم کا رخ کیا
 وہ بڑا غرور مند ہوا۔ اس نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا۔ اس لشکر کا پہلا
 ساریس کو بٹایا اور بلی ساریس کو حکم دیا کہ آگے بڑھ کر وہ نوشیروان کی پیش قدمی
 اور کسی بھی صورت نوشیروان کو بدھم پر حملہ آور ہونے کا موقع فراہم نہ کرے۔
 اپنے شہنشاہ کا حکم ملنے ہی بلی ساریس اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا
 میں پڑنے والی مدین چوکیوں میں اپنے گھوڑے تبدیل کرتا ہوا منتظر تھا
 دریائے فرات کی طرف بڑھنے والی ساریس کے لشکر میں ان کے علاوہ کل
 دوسرے وحشی قبائل شامل تھے۔ بلی ساریس چاہتا تھا کہ بڑی تیزی سے پیش
 ہونے وہ آگے بڑھے اور دریائے فرات کو عبور کر کے وہ نوشیروان کی روانہ
 نہ کر سکے اس کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی نوشیروان دریائے فرات کو عبور کر پھر
 بلی ساریس اب بھی نوشیروان سے ٹکرا نہیں چاہتا تھا۔

ایران سے گریا تو اس کی شکست جیتی ہے۔ اس لئے کہ نوشیروان کا ہنسی اس کے سامنے
 کی کلب کی طرح تھا۔ ہنسی اس لئے جگہ جگہ اپنے دشمنوں کو شکست دی تھی۔ لہذا
 ان قتلہ کسی طرح سے نوشیروان سے ہٹا چاہتا تھا۔ لہذا جس وقت نوشیروان دریائے
 فرات کو عبور کر کے پڑا کر لیا۔ اور پہلوں طرف اس نے یہ خبر مشورہ کر دی کہ نوشیروان
 سامنے آنے کے بجائے بلی ساریس نے دریائے فرات کو عبور کر لیا اور وہ ایران کے
 دشمن کی طرف پیش قدمی کرنا چاہتا ہے۔ یہ خبریں سن کر نوشیروان متذہب میں پڑ گیا۔
 یہ بھی خدشہ ہو گیا تھا کہ کسی بھی جانب سے دوسرے چل بلی ساریس اس پر حملہ
 کرے۔ وہ چلتے لڑا اس نے بدھم کی طرف پیش قدمی روک دی تھی۔ بلی ساریس
 میں بھی چاہتا تھا کہ نوشیروان بدھم کی طرف اپنی پیش قدمی روک دے۔ تاہم ایران کے
 دشمن کی طرف حملہ کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ کیونکہ ایسا کر کے وہ صرف اپنی
 دشمنی کو دعوت دے سکتا تھا۔ دریائے فرات کے کنارے پڑا کر کے وہ حالات کا جائزہ
 لے رہا تھا۔ اسے نہیں ہو گیا تھا کہ اس کے دریائے فرات عبور کرنے سے نوشیروان اپنے لشکر
 کے ساتھ بدھم کی طرف نہیں جائے گا۔ اس لئے کہ اسے خطو رہے گا کہ لعل تو بلی
 ساریس اس کی پشت کی طرف سے حملہ آور ہو گا یا دشمن کی طرف روانہ ہو جائے گا۔
 ان حالات میں ایران کے شہنشاہ نوشیروان نے اپنا ایک سفیر بلی ساریس کی طرف
 بھیجا کہ بلی ساریس سے اس سلسلے میں گفتگو کی جائے۔ اس سفیر کو روانہ کرنے کا
 یہ مقصد یہ تھا کہ وہ نہ صرف حالات کا جائزہ لے۔ بلکہ دوسرے پہلو کے امور بھی
 سمجھ سکیں۔

لشکر بلی ساریس کو بھی نوشیروان کے اصل مقصد کا پتہ چل چکا تھا۔ لہذا اس نے اپنے
 سفیر کو اور سفاروں کو کہہ دیا کہ ایرانی سفیر کی آمد سے پہلے ہی وہ اپنی ہشتیں بڑے دور
 سے جاری رکھیں۔ چھر پھینکیں گھوڑے دوڑائیں اور ایرانی سفیر کی طرف آنکھ اٹھا کر
 مٹی نہ دیکھیں۔

بلی ساریس کے پڑاؤ میں یہ مرکز میں جاری تھی کہ ایرانی سفیر پڑاؤ میں داخل
 ہو۔ بلی ساریس نے اس کا پر زور استقبال کیا۔ اس کی دعوت کے لئے بہترین سالن مہیا
 کیا۔ سفیر نے بلی ساریس کو اپنے شہنشاہ نوشیروان کی طرف سے پیغام پہنچایا کہ دوسرے
 شہنشاہ ہشتیں نے ہنسی کی شرافت کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس کی وجہ سے مجھے کی نفرت
 ہے۔ اس پر بلی ساریس نے سر پائے حیرت بن کر ایرانی سفیر سے کہا۔
 معلوم ہوتا ہے کہ اس کا طریقہ عمل عام دشمنوں سے مختلف ہے۔ عام طریقہ یہ ہے کہ

مسلموں کے درمیان کوئی عارضہ نہ نکلا یا فلسفہ پیدا ہو تو ہمارے چہرے پر ہمت سے بھر
ہیں۔ اگر فیصلہ نہ ہو تو لڑتے ہیں۔ لیکن کسی نے پہلے حملہ کیا پھر بعد میں اس کی
محسوس کی۔ اور یہ پہلے یہ طریقہ جیپ اور ہلکا سمجھا گیا ہے۔

اسی اچھے میں اہل ملی سیر تمام تجارتیں اچھے چکا تھا۔ اسے جیسے ہو گیا تھا کہ
ایرانوں کے لئے ہندو تیار کر رکھا ہے تاکہ نوشیرواں اگر ہر وہم کی طرف دے
ساروس یا تو پشت کی طرف حملہ آور ہو جائے یا اپنا لشکر لے کر مدائن کی طرف
لے ان سارے حالات سے نوشیرواں کو اطلاع دے دی۔ نوشیرواں ہر وہم کی طرف
کے بجائے تیزی سے بھاگتا اور مدائن کی طرف بڑھتا۔ راستے میں ایک سرحد کی
الحکم پر وہ حملہ آور ہوا۔ یہ دونوں کا شرف تھا اسے نوشیرواں نے جی بھر کے ہوا اس
نوشیرواں اپنے لشکر کو لے کر مدائن کی طرف بڑھ گیا۔ اس طرح دونوں اور ایران
درمیان جنگ ٹل گئی تھی۔

نوشیرواں کے اس طرح ہٹ جانے کے بعد بلی ساروس نے دریائے سندھ
کیا اور تختیہ کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں ایک روز اس نے پڑاؤ کیا تاکہ
سستلے کا موقع ملے۔ اس پڑاؤ کے دوران بلی ساروس نے کچھ ساتھیوں اور
ساتھ بیٹھا گفتگو کر رہا تھا کہ ایک ساروس بولا اور بلی ساروس کو قہقہے کرتے کرتے
مصر سے اپنے دلی طاغوت کی بہاری بڑی تیزی سے تختیہ کا رخ کر رہی ہے۔
طاغوت کی تیزی سے اڑا شمشادہ شیشیں چل رہا تو کیا ہو گا۔

پہلے میں بیٹھا ہوا بلی ساروس کا ایک اور دوست بولا اور کہنے لگا کہ
شمشادہ بھاگ کر گئے کا موقع نہ دیں گے۔ بلکہ شیشیں کی سوت کے بعد ہم
ساروس کے شمشادہ ہونے کا اعلان کر دیں گے۔ اس لئے کہ تختیہ میں بلی
یہی انطونیہ بلی ساروس کو شمشادہ جانے کے لئے پوری تک وہ سے کام کر رہی
اس صبح میں شیشیں کا سوتہ خاص پر شش اور تختیہ کا وزیر مل جا رہا
ہیں۔ کہتے ہیں اس مجلس میں دونوں کے شمشادہ شیشیں کی لکھ تھیوڈورا کے
شمال تھے۔ انہوں نے ساری خبریں لکھ تک پہنچا دیں۔

بلی ساروس اپنے لشکر کے ساتھ ابھی مشرق ہی میں تھا کہ لکھ کو ہمارے
دریائے ساری خبریں مل گئیں۔ اس سلسلے میں اس نے اپنے شہر اور دونوں
شیشیں سے بھی گفتگو کی۔ پھر وہ سب سے پہلے شیشیں کے سوتہ خاص پر شش
درست میں آئی۔ اس پر خلیفہ سرکاری ملاقات دونوں تک پہنچانے کا حکم لگا دیا۔

لڑ کر کے ایک خانہ میں رہیں کی سی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔
شیشیں کے سوتہ خاص پر شش سے بچنے کے بعد لکھ تھیوڈورا ایک وقت وزیر مل
اس اور بلی ساروس کی یہی انطونیہ کے خلاف حرکت میں آئی۔ اس کے لئے لکھ
انے ایک جیپ و قہقہہ تھیوڈورا کی۔

اس نے بلی ساروس کی یہی انطونیہ کو ہرا دیا اور اس سے کہا کہ وزیر مل ملان
ی وجہ سے بلی ساروس اکثر سب سے ہو جاتا ہے کیوں نہ وزیر مل کو الگ کر انہیں۔
بلی ساروس شمشادہ کے خاص مقربین میں سے ہو جائے۔ انطونیہ سے لکھ تھیوڈورا نے
کہ وزیر مل کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ اسے اپنی رہائش پر کچھ نہیں۔

یہ ہے کہ تم کسی روز وزیر مل کو اپنے پاس بلاؤ اور شمشادہ کے خلاف غداری کی
تلیں کر۔ چاروں کا انتظام میں خود کر لوں گی اور اس طرح وزیر مل کا قصہ ختم ہو
گا۔

بلی ساروس کی یہی انطونیہ لکھ تھیوڈورا کے چکر میں آئی اس لئے کہ وہ جاتی تھی
مل کا اگر خاتمہ ہو جائے گا اور اس کی جگہ اس کا شہر بلی ساروس دونوں شمشادہ
کا سوتہ خاص بن جائے تو پھر سوتہ خاص بننے کے بعد کوئی بھی طاقت اور قوت
کے بعد بلی ساروس کو دونوں کا شمشادہ بننے سے روک نہیں سکتی۔

چنانچہ اس قصہ پر عمل کرنے کے لئے انطونیہ نے فی الفور حرکت میں آتے ہوئے
مل کی بیٹی کے ذریعے یہ چال کاہل بنانے کا تہہ کید اس لئے کہ وزیر مل کی بیٹی
کی معرین سبیلوں میں سے تھی۔ اس نے وزیر مل کی بیٹی کو ایک دور اپنے یہاں بلایا
تاکہ بلی ساروس کو لکھ کے علم سے نجات دلانا چاہتا ہے جو جب خانے سے اٹھ کر
پہنچی ہے۔ پھر یہ ہے کہ سب سے پہلے دونوں شمشادہ شیشیں کو مار دیا جائے اس
شیشیں کے مرنے کے بعد لکھ تھیوڈورا اب دست و پا ہو جائے گی۔ وزیر مل بادشاہ
کہ اور بلی ساروس اپنی مرضی کے مطابق سرحدی جنگیں کر سکے گا۔

وزیر مل کی بیٹی نے بلی ساروس کی یہی انطونیہ کی یہ ساری باتیں اپنے باپ تک جا
کی۔ وزیر مل کو یہ لکھ تک بھی نہ گزرا کہ اس کے لئے یہ سارا جہل خود لکھ نے
ہے۔ لہذا اس سلسلے میں آخری گفتگو کرنے کے لئے بلی ساروس کی یہی انطونیہ
خود آکر اور اس سلسلے میں جب اس نے بات چیت شروع کی کہ کس طرح شیشیں کا
را جائے اور اس کے بعد لکھ تھیوڈورا کو یہی اس طرح کے ہرا جائے۔ جس وقت وزیر
بلی ساروس کی یہی انطونیہ کے درمیان چھ گفتگو ہو رہی تھی تو لکھ کے چاروں

نے یہ سن کر ہنسنے کو لگا کر دیا۔

اس کے نتیجے میں وزیر ہل کی چوری چاہیو لو ضبط کر لی گئی اور اسے حکم پوری بن کر قلعہ کے باہر کسی خانہ میں جا بیٹھے۔ ہنسنے نے اس آرائش کے لئے مناسب انتظام ضرور کر دیئے تھے۔ ہنسنے کے ساتھ خاص سے نچنے کے بعد جب ملکہ قیودورا بنی ساریس کی بیوی انطو بنا کو اپنا دل بہانے بنی ساریس کی بیوی انطو بنا کے خلاف حرکت میں آنے کے لئے بھی لے ایک عجیب و غریب طریقہ کار استعمال کیا۔ بنی ساریس مشرقی علاقہ پر ملکہ قلعہ چھوڑ گیا تھا۔ قذا اس کی غیر مہر کی میں بنی ساریس کی بیوی انطو لہجوں سے ہنسی تعلقات پیدا کر لئے تھے۔ ان تعلقات کی خبر انطو بنا کے سمجھ ہو گئی۔ قذا انطو بنا نے ان کی زبانیں کنوا دیں۔ بعد میں قتل کرا کے اس کی لاش ڈالوا دی گئی تھی۔ ان حالات میں وہ لہجوں متاب ہو گیا تھا جس سے ان تعلقات قائم کر رکھے تھے۔

ملکہ قیودورا کو ان سارے حالات کی خبر تھی۔ قذا سب سے پہلے اس کہ اس لہجوں کو اس نے تلاش کرنا شروع کر دیا جس سے بنی ساریس کی کے تعلقات تھے۔ ملکہ قیودورا کے حکم پر اس کے جاسوس ساریس اور ہر طرح لہجوں کو ہر جگہ آخر انہوں نے اس لہجوں کو تلاش کر لیا جس کے کے تعلقات تھے۔

ملکہ قیودورا نے اس لہجوں کو پکڑ کر اپنے پاس منگوا لیا اور اپنے بھی پھر اس نے بنی ساریس کی بیوی انطو بنا سے کہا کہ میں تمہیں پیش کرتا ہوں۔ چاہتی ہوں۔ چونکہ تم نے وزیر ہل سے نچنے میں میری خوب مدد کی ہے۔ قذا میں ایک عوامی تقریب کا انتظام کیا گیا۔ اس تقریب میں بنی ساریس کی بیوی انطو بنا نے خصوصی طلب کیا گیا۔ انطو بنا انہم کی توجہ رکھتی تھی۔ قذا وہ بھی قریب میں ملکہ قیودورا سے لی۔ ملکہ قیودورا اسے عملی میں لے گئی۔ پچھ سے اس کے لہجوں عاشق کو جس کے ہنسی میں اس کے ساتھ لفظ درباری لباس میں پیش کر دیا اور دھکی دی کہ اگر تو ہی انطو قلعہ سے اپنے شوہر بنی ساریس کے پاس نہ چلی گئی تو میں قلعہ میں تیرے تعلقات کے سارے راز افشا کر دوں گی۔ اس طرح پوری دوسرے طلبہ دکانے کے قتل نہ رہے گی۔ اپنے اس راز کے افشا ہونے پر انطو بنا

ملکہ قیودورا کے کہنے پر فوراً قلعہ چھوڑ کر مشرق میں اپنے شوہر بنی ساریس روانہ ہو گئی۔

بنی ساریس جب اپنے فکر کے ساتھ قلعہ پہنچا تو سب سے پہلے ہنسنے کے لئے بنی ساریس کا استقبال کیا۔ اور اسے اس کے ہاتھ دے پر حاکم کی شہنشاہ ہنسنے ہمارے قذا اس کے امور کا فیصلہ ملکہ قیودورا کرے گی۔

سب سے پہلے بنی ساریس کے سارے چاہ سلاموں کو کہیں دور بھیج دیا گیا۔ بنی ساریس عزت و وقار کا وہ مقام تھا اس کے پیش نظر کوئی خاص سزا تو نہ دی گئی۔ اسے اعتبارات سمجھائیے گئے۔ اس طرح ان سارے امور سے نچنے کے بعد تخت و قیودورا کا قلعہ پر اعلیٰ مقام ہو گیا تھا۔

اسی دنوں قلعہ میں کئی دلا عاموں نمودار ہوا اور بڑی جہی پھیل گئی۔ اسے لوگ مہل کے اندر قبرستانوں میں دفن کے لئے جگہ پاتی نہ رہی۔ پھر لاشیں میں بھر بھر کر شہر سے باہر لے جاتے اور خندق میں کھود کر ان میں لاشیں پھینک کر ان میں دی جاتی۔ آخر لاشیں کشتیوں کے ذریعے سمندر میں پھینکی جاتے تھیں۔ اذات یہ کہ قلعہ کی سات لاکھ کی آبادی سے کم از کم تین لاکھ آدمی عاموں کی نذر ہو رہے تھے۔ ہنسنے بھی بندہ ہوا لیکن خوش قسمتی سے اچھا ہو گیا یوں موسم سرما تک عاموں ختم

عاموں کے بعد قلعہ اور اس کے لڑائی علاقوں میں قلعہ نمودار ہوا۔ غلہ لانے والی اور جہاز پانی نہ رہے تھے جو لوگ زندہ رہے ان کی کیفیت یہ تھی کہ گویا کسی بہت سے کے پانی میں افراتفر ہوئے۔ لوگوں نے ان ساری مصیبتوں کا درد وار ملکہ قیودورا پر کیا۔ چونکہ کئی دلا عاموں مصری طرف سے آیا تھا قذا ان کے ہاتھوں نے قلعہ بہت مشہور کر دی کہ وہاں قلعوں سے گزرنی قلعہ اتنی ہے جہاں ملکہ بننے سے قیودورا صحت فروشی کی زندگی بسر کرتی رہی تھی۔

قلعہ میں داخل ہونے سے پہلے چونکہ قیودورا اپنی ایک بیٹی کو اسکندریہ میں چھوڑ کر اس کے یہاں ایک چٹا پیدا ہوا۔ کسی کو اس وار کا علم نہ تھا چونکہ مصر میں عاموں کی بڑی قتل اختیار کر لی تھی قذا ملکہ قیودورا نے قلعہ ختم اپنے نواسے کو قلعہ بنا اپنے محل میں رکھ لیا۔ اس پر بھی لوگوں نے ہجیرے اعتراض کیے۔ ہر محل عاموں کے یہ اثرات جلد ہی ختم ہو گئے۔ چونکہ نوشیروان واپس جا چکا تھا۔ اور ایرانیوں کی سے کسی محلے کا غلبہ نہ تھا۔ قذا دوشن شہنشاہ ہنسنے اور ملکہ قیودورا دونوں مل کر

اپنی سلطنت کے عوام کی بھڑی میں لگ گئے تھے۔



یونان اور کیرش دونوں سماں ہی ایک روز کہ کے لڑائی کو۔
چل قذی کرتے ہوئے ہاتھ ٹکڑو کر رہے تھے کہ اچانک یونان چونک کر
اس کی گردن پر اٹھکا نے اپنا ریشی لٹس دیا۔ اس کی حالت دیکھنے پر
اور مستحضر ہو گئی تھی۔ لٹس دیکھ کے بعد اٹھکا بولی اور کہنے لگی۔

سنو یونان میرے حبیب سنو۔ ایک مدت دراز کے بعد سطون اور
تم پر حملہ آور ہونے کے لئے اس سمت پیش قدمی کر رہے ہیں۔ سنو
سلیوک اور اوتار کو ایک کمرے میں بند کر کے طباب سے دوچار کیا تو
کسی طرح ان تینوں کو وہاں سے رہا کرالیا ہے۔ اب یہ سطون اور
تم پر حملہ آور ہونے کے لئے آ رہے ہیں تو عزائیلؑ عیسیٰؑ سیو۔
دونوں کے ساتھ ہیں۔ لہذا ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اور ہاں یونان یک بات اور یاد رکھتے سطون اور اوتار دونوں
جیسے نہیں ہیں۔ عزائیلؑ نے چونکہ عیسیٰ کے ساتھ گھجوا کر لیا ہے
وہ اسے بھی استعمال کرنا چاہتا ہے لہذا عیسیٰ نے اپنے سارے لٹس والی
لڑوہ کو ختم کر دی ہے۔ اب وہ پہلے سے زیادہ پر قوت ہو کر تیار ہے۔
یہ اس تم سہیلو۔ تھوڑی دیر تک وہ تھوڑے ساٹے نمودار ہوئے۔
عیسیٰ تک کہنے کے بعد اٹھکا لٹس دیتی ہوئی علیحدہ ہو گئی تھی۔

بعد کیرش نے فکر مندی سے یونان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ یہ سطون
ہیں؟ اس پر یونان کہنے لگا۔ کیرش فکر مند مت ہوئے سطون اور اوتار
جنس سے ہے۔ ماضی میں یہ میرے اور میری بیوی کے ساتھ ٹھہرائے
ہاں میں نے انہیں مار مار کر اپنے سامنے ڈیر کیا تھا۔ میرے خیال میں
ساتھ ل کر زبان طاقت اور قوت حاصل کر کے ماضی میں میرے ہاتھوں
کے درپے ہے۔ لیکن میرے خداوند کو حضور ہاتھوں میں ایک بار پھر ان
حاصل کروں گا۔

یونان کی اس گفتگو کے جواب میں کیرش شاید مزید کچھ کہنا چاہتی
تھی۔ اس لئے کہ میں اسی لمحہ ان دونوں سماں ہی کے سامنے سطون

ان دونوں کے پیچھے عزائیلؑ عیسیٰؑ سلیوک اور اوتار بھی اس کو مستحق تسلیم
تھے۔ عزائیلؑ عیسیٰؑ سلیوک اور اوتار پیچھے ہی کھڑے رہے جب کہ سطون
دونوں آگے بڑھے۔ پھر سطون یونان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

یونانی کے فساد۔ میں ایک بار پھر بہتر اور اچھی قوتوں سے لیس ہو کر
آئے آیا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ماضی میں اپنی مہارت بیوی
میں رتم ہمارے خلاف کامیابیاں حاصل کرتے رہے ہو لیکن اب وہ ختم ہو چکی
تھیں۔ اس نئی بیوی کیرش میں وہ رتم نہ ہو گا جو یہ ماضی تھا لہذا تم دونوں
کے کا انتہار کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ سنو سلیوک کے ساتھ اب وہ پہلے والی
خصوصیت کے ساتھ یونان تم سنو اور میری ماضی اس کیرش کے بھی کلن
براہم سطون ہے اور میں اپنی جنس میں سب سے زیادہ طاقتور خیال کیا جاتا
میری طاقت اور قوت کے علاوہ میں نے اکتالی قوتوں سے بھی اپنے آپ کو
دیا ہے۔ لہذا اب صرف تمہاری شکست ہی نہیں موت بھی میرے ہاتھوں میں

نہ کہنے کے بعد سطون شاید تھوڑی دیر کے لئے دم لینے کو رکا پھر بولا اور

یونانی کے فساد۔ ان کو مستحق دیرالوں اور دیرالوں میں میں اور میری بیوی
مل کر تم پر کھٹاک بھاری طاری کرتے ہوئے تمہارے جسموں کو ریزہ ریزہ
تقت کرتے دکھ دیں گے۔ ان دیرالوں میں تمہاری حالت ہم دونوں دھوپ
تھوڑی ہوئی عمروی اور منج دیرالوں اور کئی جی بنا کر رکھیں گے۔

تک کہنے کے بعد سطون جب خاموش ہوا تو یونان تھوڑی دیر تک اسے فکر
میں دیکھتا رہا پھر وہ کہنے لگا۔ دیکھ سطون تم یہ کیا بنی ہو اس کرنے لگے ہو۔ کیا
تک کہ میں ماضی میں تمہارے ہی نہیں تمہارے آکا عزائیلؑ کی بھی تخریب کو
تیار کو گمراہ بنادی۔ دشمنی کو اخوت اختلاف کو اتحاد میں تبدیل کرنا رہا ہوں۔ سنو
تھوڑا۔ جب تک اللہ نے اپنی خصوصی رحمت مجھ پر رکھی میں تم بدکاروں کے
میں داخل میں وطن ہونے کے بجائے چھائی تک کر کھڑا ہو جاؤں گا۔ اور ماضی
میں خیریں لگائیں گے۔

یونانی کے لئے یونان رکا پھر وہ کتا چلا گیا۔ سن سطون میں وہی یونان ہوں جو
میں دل کے صرا میں عمرویوں کی داستانیں رٹم کرنا رہا۔ تمہارے اسرار سستی

میں روح کی مانگی حسوں کا ضلحال طاری کرتا رہا۔ تصاری دلوں کے
کے انگادوں کی طرح ہوتا رہا۔ اور خواہوں کو سہارا کر دینے والی پتہ ہوا
تم پر نزول کرتا رہا۔ دیکھ میں وہی بھٹا ہوں جو لڑائی تاریکیوں میں
طرح تم پر وارد ہو کر تصاری آنکھوں سے حیل کا طہار اور پاؤں سے
کاٹا رہا۔ سن سطون تو جانتا ہے کہ ماضی میں ہر موقع پر میں تصارے
پیاووں کا زہریں کر نمودار ہو گیا تھا۔

بھٹا کی اس مٹھکو کے جواب میں بڑے غضب بھرا انداز میں
تنگ بھٹا کی طرف دیکھا رہا پھر وہ انتہائی بڑاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے
دیکھ نیکی کے نمازے۔ ماضی کی اپنی ساری کارستانیوں کو بھول
جو گزر کر ٹھہر چکا ہے۔ اب تم میرے ساتھ حال کی مٹھکو کر۔ اس حال
بٹا کر چھوٹوں گا۔ اس کے ساتھ سطون نے اپنی کھوار بھینچی۔ پھر اس
عمل کرتے ہوئے جب اپنی کھوار کو فضا میں بلند کیا تو اس کی کھوار
چنگاریاں پھوٹ پڑی تھیں۔ پھر وہ اپنی کھوار لڑتا ہوا بھٹا کی طرف
طرف زدودہ نے بھی ایسا ہی عمل کیا تھا۔ اس نے بھی اپنی کھوار بے
پر عمل کیا۔ اس کی کھوار بھی چنگاریاں پھوڑے گئی اور وہ بے پناہ
ہوئی کیرش کی طرف بڑھی تھی۔ یہ صورت دیکھتے ہوئے بھٹا فوراً
نے ایک دوسرے کی طرف جواب طلب نگاہوں سے دیکھا پھر نگاہوں
سواں بیوی نے کوئی فیصلہ کیا اور ایک جھٹکے کے ساتھ دلوں سے اپنی
کیں۔ انہوں نے بھی اپنی کھواروں پر کوئی عمل کیا جن کے جواب نہ
بھی سطون اور زدودہ کی طرف مددنی پھوٹ پڑی تھی۔ یہ صورت
اور زدودہ لہ بھر کے لئے فٹکے پھر وہ آگے بڑھنے لگے تھے۔

زدودہ اور پیچھے رہ گئی تھی۔ سطون تیزی سے آگے بڑھا اور وہ
اس نے اپنی کھوار فضا میں بلند کرتے ہوئے بھٹا پر گرانا چاہی۔
اپنی کھوار فضا میں بند کی۔ اور سطون کے وار کو اپنی کھوار
انقلاب بردہ ہوا۔ اس لئے کہ جس وقت دلوں کی کھواریں آئیں
سطون نے پناہ آگے بڑھا اور بھٹا کی گردن پکڑا دی۔
بھٹا کی گردن سے گرایا بھٹا کو یوں لگا جیسے دنیا بھر کی
دی گئی ہو۔ اس پر بھٹا تڑپا۔ اپنی کھوار اس نے میسر کر لی۔

تھا۔

وقت تک زدودہ بھی آگے بڑھ کر کیرش پر ضرب لگانے والی تھی۔ یہ صورت حال
میں کے ایک کونہ سے کی طرح آیا ہوا میں بلند ہوا پاؤں کی ایک جھٹکے
سے سر پر ماری جس کی وجہ سے زدودہ مل کھائی ہوئی دور جاگری تھی۔ اپنی بیوی
حالت دیکھتے ہوئے سطون اور زیادہ غضبناک ہو گیا تھا۔ یہ سب کچھ کرنے کے
دی تیزی سے کیرش کے پاس آیا اور بڑے چارہ بڑی محبت میں اسے غائب
ہو۔

کیرش میں بڑے غم انداز میں ان دلوں میں بیوی سے مقابلہ کر رہا تھا۔
نے اپنے جسم میں برق بھر رکھی ہے۔ جو نہی میری کھوار سطون سے کھرائی
زدودہ اس سے اپنا ہاتھ میری گردن پر رکھ تو مجھے یوں لگا جیسے برق کا طوفان کسی
میں عموماً ہو۔ اس لئے میں جست لگا کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اب یوں کہ ہم
دی بھی اپنے حسوں میں سری قوتوں کے درپے برق بھر لیں۔ اس کے ساتھ
میں وہی گناہناں بھی کر رہا۔

لی اس تجویز پر کیرش فوراً حرکت میں آئی۔ اپنی سر قوتوں و حرکت میں
نے اپنے جسم میں برق بھی بھری اور اپنی طاقت میں دس گنا اضافہ بھی کر
ن طرف بھٹا بھی ایسا کر چکا تھا۔ اب دلوں میں بیوی کسی قدر مطمئن
تک کھڑے ہو کر وہ سطون اور زدودہ کے دوبارہ آئے کا انتظار کرنے لگے

بھٹا کو اچانک کوئی خیال گرا اور وہ اپنے پلو میں کھڑی کیرش کو
لگا۔ دیکھ کیرش مجھے یاد آگیا۔ ایک بار پھر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں
زدودہ نے جو اپنے جسم کے اندر سری قوتوں کی دے سے برق بھر رکھی
ت کر کے لئے اپنے اندر طاقت پیدا کر۔ بھٹا کی اس مٹھکو پر کیرش
کھوار مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ لہ بھر کے لئے اس نے بڑی مہوشیت کے ساتھ
دیکھا۔ پھر وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی اور برق کا مقابلہ کرنے کے
جسم میں طاقت بھی بھری تھی۔ بھٹا بھی ایسا ہی کر چکا تھا۔

نے بری طرح لات مار کر زدودہ کو دور گرایا تھا تو اس کی اس حرکت
رہے کا سچا ہوا گیا تھا۔ دوسری طرف زدودہ کی اس حرکت پر پشت پر
میں اسے ایک اور اوتار بھی کسی قدر پریشان اور فکر مند ہو گئے تھے۔

اتنی دیر تک سطوں اور زردہ پھر پلو سے پلو مل کر پوائف اور کیرش کی طرف
 قریب۔ کر سطوں اور زردہ دونوں نے اپنی گواہیں سرائیں۔ پہلے
 اور کیرش نے بھی اپنی گواہوں کو حرکت میں لاتے ہوئے دونوں کے دار
 دہ کے۔ اس موقع پر گواہوں کے ٹکرانے سے عجیب طرح کی چنگاریاں
 سطوں نے اس موقع پر پہلے بھی حرکت کی۔ گواہوں کے ٹکرانے کے
 باہاں ہاتھ آگے پیچھے کر پوائف کو اپنی گرفت میں لے۔ دوسری طرف زردہ
 ساتھ ایسا ہی کر رہی تھی۔ اب پوائف اور کیرش دونوں سماں بیوی اپنی تہ
 اس لئے کہ وہ اپنے اندر مدافعت پیدا کر چکے تھے۔ جو نئی سطوں نے
 گروں پر رکھا اس کے سر سے جلی نکل گئی اور وہ بھیانک چٹخیں مارتا ہوا
 لئے کہ اس کی بنیاد پوائف سے جو اپنے جسم میں برق بھری تھی اس کی
 کی حالت خیر ہو گئی تھی۔ سطوں کے ہاتھ لگانے سے پوائف پر کچھ اثر نہ
 کہ وہ پہلے ہی اپنے اندر مدافعت پیدا کر چکا تھا۔ دوسری طرف جو
 مس کیا اس کی بھی حالت سطوں کی سی ہو گئی وہ بھی جتنی چلتی ہوئی
 سطوں اور زردہ جس وقت بے بسی اور ادھارگی کی حالت میں پیچھے کرے
 پر عباسیوں اور عوازیل کو قاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ عوازیل میں دیکھتا ہوں کہ سطوں اور زردہ دونوں ہی
 مقابلے میں بے بسی ہوئے ہیں۔ اور کیسے اپنی بے بسی اور لاچارگی کا
 انتہائی کرب میں پیچھے ہٹے ہیں۔ میرے خیال میں اس موقع پر ہم چاہتے
 زردہ کی مدد کے لئے پوائف اور کیرش کے ساتھ گھرانے چاہئے۔
 عوازیل کسی قدر فکر مند کی اظہار کرتے ہوئے کہے لگا۔

نہیں عباسی ایسا نہیں کرنا۔ ابھی سطوں اور زردہ ہی کو اس
 ٹکرانے وہ۔ دیکھ میں تھا کہ یہ بھی انکشاف کر دوں کہ اس پوائف سے
 بڑی طاقت ہے۔ جس کا نام ایلا ہے۔ اگر ہم نے سطوں اور زردہ
 پوائف اور کیرش کے خلاف حرکت میں آئے تو یہ یاد رکھنا کہ وہ بھی
 میں آئے۔ اور ہم سب کو ایسا اپنے کی جیسے جنگ کی آگ شعلہ گما
 میں لگی ہے۔ اس پر عباسی فکر مندی سے عوازیل کی طرف دیکھتے ہوئے
 دیکھ عوازیل ایلا نام کی وہ قوت ایسی زور آور اور دست دراز
 کو اپنے سامنے بے بسی کر دے گی کہ ہم چاروں میں آپ بھی ہیں۔

اس پر عوازیل بولا اور کہنے لگا دیکھ عباسی اپنی بے پناہ قوتوں کے بخود ایلا
 قوت کے سامنے میں اکثر دھچک رہے ہیں اور لاچار ہی رہا ہوں۔ لہذا میری ماننا
 تھوڑی نہ کرنا۔ سطوں اور زردہ کو پوائف اور کیرش سے ٹکرانے وہ۔ پس یہ
 فراتے رہے تو ایلا ہمارے خلاف حرکت میں نہیں آئے گی۔ اور اگر ہم
 میں آگے بڑھ کر پوائف اور کیرش کے خلاف سطوں اور زردہ کی مدد کی تو پھر
 میں وہ چپے چپائے کی جو چیخا ہمارے لئے ناقابل برداشت ہوں گے۔ عوازیل
 عباسی خاموش رہ کر تماشہ دیکھنے لگا تھا۔

اب کسی اور لاچارگی میں نہیں پر گرنے کے بعد سطوں اور زردہ ابھی اپنے
 تھے۔ پوائف اور کیرش دونوں میں بیوی آگے جو عباسی گواہیں دونوں
 کی تھیں۔ پھر پوائف کیرش سطوں اور زردہ پر پل پڑے دونوں نے اپنے
 کی ٹھکڑوں اور لاقوں سے سطوں اور زردہ دونوں کی خوب پٹائی کی۔ ایسی
 دونوں کو مار مار کر پوائف اور کیرش سے بالکل پشمر دیا اور ادھ موا کر کے رکھ

سے کے بعد پوائف اور کیرش دونوں علیحدہ ہو گئے۔ شاید وہ سطوں اور زردہ
 سے کسی نئے رد عمل کا انتظار کرنے لگے تھے۔ تھوڑی سی دیر بعد سطوں
 نے اپنی سرخی قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ پھر وہ
 دوسرے کے قریب آئے۔ تھوڑی دیر تک آپس میں صراخ و شور مچا۔ صلاح
 بعد سطوں اور زردہ دونوں کے چہروں پر خوشگوار مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔
 اور کیرش پر صدمہ توڑ دینے کے لئے آگے بڑھے تھے۔

پوائف اور کیرش بھی ان کا استقبال کرنے کے لئے مستعد تھے۔ لیکن اس بار سطوں
 نے اپنے حملہ کر کے کا انداز بدل لیا تھا۔ پوائف اور کیرش کے قریب جاتے
 ہی اپنی گواہیں پیام میں کر لی تھیں۔ قریب جاتے ہی انہوں نے ایک ساتھ
 میں کیا کہ ان دونوں کی آنکھوں سے چکا چودہ کر دینے والی ایسی بدشئی نکلی جس
 پوائف اور کیرش کی آنکھوں پر اثر کیا۔ اس بدشئی کی وجہ سے پوائف اور کیرش
 میں تیرہ ہو گئیں کہ پچھلے ہی نہ سکے اسی حالت میں سطوں اور زردہ حملہ
 سطوں نے دھڑ دھڑ سے پوائف کی قاضی کرنا شروع کر دی تھی جب کہ
 اور پے پیٹ پر سے اور لائنیں برساتا شروع کر دی تھی۔

اور زردہ کے اس نئے انداز کے سلسلے سے لگتا تھا پوائف اور کیرش دونوں

بری طرح ہے بس اور لاچار ہو کے رہ گئے ہوں۔ اس لئے کہ وہ انتہائی لپٹا رہی
میں سطرون اور زردہ کے انہوں پہنچے جا رہے تھے۔ اسی صورتحال میں اچانک
زردہ کے سطرون پر بجلی کی چمک سی پڑا ہوئی۔ دوسرے ہی لمحے سطرون اور
اور کیرش کو پھوڑ کر پھینک مارنے ہوئے پیچھے ہٹ گئے تھے۔ اس لئے کہ پوٹنل
کی مدد کے لئے ایلیا سطرون اور زردہ پر حملہ آور ہو چکی تھی۔ اس لئے
پوٹنل اور کیرش کو پھوڑ کر سطرون اور زردہ خوف اور وحشت میں مبتلا
سلوک اور اوقات کے پاس جا کھڑے ہوئے تھے۔ اسی دم تک پوٹنل اور کیرش
پچھے تھے۔ سطرون اور زردہ کی آنکھوں سے نکلنے والی روشنی سے جو ان کی آنکھ
ہوئی تھیں وہ بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے انہوں نے دوسرے
اب وہ ایک بار پھر اپنی جگہ مستحضر ہو گئے تھے۔

اس موقع پر مزاویل پوٹنل کو قاضی کرتے ہوئے کہنے لگا۔
دیکھ بجلی کے ٹھکانے میں گھٹنا ہوں کہ تم دونوں میاں بچی کے لئے
مزا کافی ہے۔ تم نے دیکھا ہو گا میں ایک طوفانی عرصے کے بعد دونوں میاں
آیا ہوں۔ اور تم بلو کے کہ میرا یہ سامنا بھی خوب بہا۔ میں ایک بار پھر
سانے سطرون اور زردہ کو لے کر آیا ہوں۔ اور تم نے دیکھا سطرون اور زردہ
تم دونوں کو اپنے سامنے بے بس کر دیا ہے۔ میں جیسی نہیں دلتا ہوں کہ
ایک تم دونوں کی مدد کو نہ آتی تو یقیناً سطرون اور زردہ لے مار کر کر
حالت کی ہوتی جو اس سے پہلے بھی نہ ہوئی۔ دیکھ بجلی کے ٹھکانے میں
نہیں یاد رکھنا اب وقفہ وقفے سے ہم تم دونوں میاں بچی پر ایسی ضربیں
تہ ایک روز جیسے اپنے سامنے زیر اور مغلوب ضرور کریں گے۔
مزاویل کی گفتگو کے جواب میں پوٹنل بولا۔

دیکھ ایلیس خداوند کے احکامات سے ہوئے تو باطنی میں ان محنت والی
چکا ہے۔ میرے گل چاہنے والے میرے کئی ایمین بھی مجھ سے فراتے
میں نے ان سب کی حالت ایسی ہی کی جیسے جھجے میں پھنسی ہوئی کوئی بچی
میں شک نہیں کہ وقتی طور پر ان دیوالوں میں سطرون اور زردہ نے مجھ
کیرش کو اپنے سامنے بے بس کر دیا تھا لیکن مزاویل ابھی بے شمار ساتھی
یہ مت خیال کرنا کہ تم نے جو سطرون اور زردہ کو جیس کی فراہم کیا
کیا ہے تو یہ ہمارے سامنے ناقابل تغیر ہو گئے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ جسم

اس کہہ کے رب کی حس پر حملہ آور ہونے کی سزا خداوند نے میں کے حکمران ایلیا
اب دی۔ ایک نہ ایک روز باطنی کی طرح اس سطرون اور زردہ کو بھی تم میرے
بے بس اور مجبور دیکھ رہے ہو گے۔ مزاویل نے پوٹنل کی اس گفتگو کا کوئی جواب
نہیں دیا۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سری قوتوں کو حرکت میں لاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔
ان کے جانے کے بعد ایلیا نے فرما "پوٹنل کی گردن پر پس دیا پھر ایلیا کسی قدر
طلب آواز میں پوٹنل کو قاضی کرتے ہوئے کہنے لگی۔ پوٹنل تم نے بہت بڑی غلطی
کے ساتھ اس یقیناً وہ سری طاقت ہے جسے استعمال کرتے ہوئے تم سطرون اور
ساتھیوں سے نکلنے والی خطرناک اور جان لیوا روشنی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ
تے ہو۔ اور اس روشنی سے جو بچنے کے علوم ہیں یہ تمامہ پاس کالی عرصہ سے ہیں۔
ساتھی کی کہ تم نے ان علوم کو کیوں استعمال نہیں کیا۔ اس پر پوٹنل ابھی
نہیں کہتی تھی۔

کچھ ایلیا تساراکتا درست ہے پر وہ حملہ ایسا اچانک تھا کہ میں کچھ کر ہی نہ سکا۔
اپنی مدد طلب کر لیا۔ کیرش کی۔ حالانکہ وہ علوم کیرش بھی جانتی ہے لیکن یہ بھی
میں کی بدخواہی ہوئی کہ کچھ کر نہ پائی۔ سر حال سطرون اور زردہ کے نئی طاقتیں
میں کے بعد میں سے نکلنے والی پہلا موقع ہے۔ اب میری جیل سے ان کا مارا
ہو رہا ہے گا۔ اور ان کے ٹکڑے سے ہمیں بھی کافی تحریکات حاصل ہوں گے۔ اس پر
اپنی اور کہنے لگی۔

نہیں! انا مدت سے پوٹنل اب میں ان پر نگاہ رکھوں گی۔ اور اچھا موقع جان کر
میں ان پر حملہ آور ہوں گے۔ اور انہیں بتائیں گے کہ بجلی کے ٹھکانے ہو کر ہم ہرگز
میں سطرون کے سامنے بے بس و مجبور نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ایلیا ہلکا سا پس
میں چھوڑ ہو گئی تھی۔ جب کہ پوٹنل اور کیرش دونوں میاں بچی اس سرائے کی
جا رہے تھے۔ جس میں ان دونوں نے قیام کر رکھا تھا۔



اپنی سلطنت میں خاموشی اور اندرونی طور پر کچھ امن قائم کرنے کے بعد مشن
ایلیا کے علاوہ دوسرے کچھ فرتے تھے ان کے خلاف حرکت میں آیا۔ سب سے
پہلے سردی کے خلاف اس نے قدم اٹھایا اور اس فرتے کو اس نے قلعہ
کی قرار دے دیا۔ سردی فرتے کو باہی قرار دینے کے بعد سردی فرتے کے زیادہ تر

ہم فوراً دشمنوں کے لئے کوئی جگہ تجویز کر لیتے۔ اس طرح انہوں نے انتہائی زندگی
 ملی۔ ساتھ ہی سے طریقے پر زمین کی کاشت وحشی قبائل میں شروع کرائی۔ یہ
 عورتوں میں کام کرنے تاکہ ان کے ارباب سے بچوں پر بھی اچھا اثر پڑے۔
 ان کے ارباب سے وہ زمینیں نے وحشی قبائل میں سیاسی مفاد حاصل کرنے کی
 شروع کر دی تھی۔

اس ششمنہ زمینیں کے اس اقدام کی وجہ سے شمال میں تھوڑی ٹھنڈی پہلی اور
 ساتھ ساتھ رومن تہذیب کا علاقہ بڑھ گیا۔ وسیع تر ہو گیا۔ اس کے علاوہ اس
 دور میں زمینیں نے اپنی تہذیب کو بھی وسعت دی۔ رومنوں کے بڑی جہاز جہاز
 کے علاوہ کہ وہ عرب میں داخل ہوتے اور وہاں سے ان کے جہاز سیلون
 تک لگتے تھے۔ کیونکہ جس تک سیدھے راستے اربابوں نے روک رکھے تھے۔
 ان تہذیبی کارروائیوں کے ساتھ زمینیں نے ولوی بل میں بھی وسیع مشنوں سمیٹی
 تھیں۔ جس سے ان سے بہت سی قومیں جو پہلے سے سمیت کے دور اثر
 کی اور انہی مفاد سے رومنوں کے قریب تر ہو گئی ہیں۔

یوں ابراہن کا ششمنہ نو شیردان ایک بار پھر حرکت میں آیا۔ اپنے لشکر کے ساتھ
 ان شہر میں سے نکلا۔ فوراً ایشیا میں رومنوں کے دوسرے بڑے شہر الروما کی
 طرف جمع ایشیاء میں ادا کیا کہ مشرقی شہروں میں ملک کی حیثیت حاصل تھی۔ وہاں
 کے شہر روم کا مشرقی سرحدوں کا ایک مضبوط حصہ سمجھا جاتا تھا۔ اگر
 ان شہر کو فتح کر لیتا تو رومنوں کے لئے پورے مشرقی ملک کا سلسلہ اور دفاع درہم
 رہتا۔

ابراہن نو شیردان اپنے لشکر کے ساتھ اس سے نکلا۔ وہی برق رفتاری سے وہ آگے
 بڑھا۔ اس سے کامیاب کر لیا۔ زمینیں کے پاس اب کوئی ایسا جرنیل نہ تھا جو
 ان کو روکد۔ اس سے پہلے اس کے پاس اپنا بہترین جرنیل بنی ساروس ہوا کسی نہ
 اس پر حملہ آور ہوئے وہی قوتوں کی رول روک رہا تھا۔ لیکن اب اس پر حملات اور
 وہ نہ مل چکا تھا۔ اور اسے بالکل خستہ کر کے گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور
 کر دیا۔

حکومت میں ابراہن کے ششمنہ نو شیردان نے بے خطر ہو کر الروما شہر کا محاصرہ کر
 دیا۔ اس کے دوران نو شیردان کی خدمت میں الروما شہر کا ایک بڑا عاقل و عاقل
 اور جن دونوں نو شیردان پر تھا یہ نو شیردان کو طلب کی تعلیم بھی دے چکا تھا۔

لوگ ابراہن چلے گئے اور نو شیردان کے یہاں پناہ گزین ہو گئے۔ کچھ سواروں
 شاہراہوں کے ساتھ ساتھ سرحد میں کے صحرائی علاقوں تک پھیل گئے۔

سلطنتوں کے بعد رومن ششمنہ پر غلہ کھانا کے خلاف بھی حرکت میں
 لے لی۔ انہوں نے قدم در سبکیں بند کر دیں اس کے لیے کرنے سے وہاں کے ملک
 معظم ابراہن بھی گئے تاکہ وہاں پناہ لے کر اسطو کی اطلاعات کی جھلک جات کر
 سکیں۔ اس علاقہ نے میں قسم میں اسطو کے قلعہ پر ایک بہترین دروازہ قائم کر
 تصانیف کے مختلف حصوں کا ابراہن میں ترجمہ کیا گیا۔

ان تمام حکمت کے علاوہ رومن ششمنہ زمینیں یہ پہلے تھا کہ ابراہن نے
 صلح ہو جائے تاکہ دونوں سلطنتوں کو شمال کے دشمنوں کی طرف سے پرورش
 ہے اس سے بچا جائے۔ نو شیردان بھی اس قوت کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت
 مقابلہ میں لڑا تھا۔ لہذا وہ شمال کے وحشی قبائل کی طرف سے اپنے لئے کوئی
 نہیں کرتا تھا۔ اس سلسلہ میں زمینیں نو شیردان سے کوئی معاہدہ کرنا چاہتا تھا
 قوتیں کہیں میں نہ نکلیں بلکہ اپنی قوتوں کو شمال کے دشمنوں کے خلاف
 یہ معاہدہ نہ ہو سکا۔

اس معاہدے کی افان کے بعد رومن ششمنہ زمینیں نے اب یہ کہش
 کہ شمال کے وحشی قبائل کو تہذیب و شائستگی کے درجے میں لایا جائے کہ اس
 کو فکرت دینے کے بعد علاقہ فتح نہیں ہو جاتا تھا بلکہ نئے گروہ پڑا ہوا۔
 آئے دن رومنوں پر حملہ آور ہوتے رہتے تھے۔

چنانچہ زمینیں نے شمال کے وحشی قبائل کے بڑے بڑے سرداروں سے
 بلوائے اور ان کے ہوائے کا سد یہ کیا کہ زمینیں اس میں شہنشاہی طور پر
 راستہ کرنا چاہتا ہے۔ شمال کے وحشی قبائل کے سرداروں نے اسے اب
 سمجھا کہ اس کے بچے تھکھنہ میں شہنشاہی خاندان کی طرح پرورش پائیں۔ لہذا
 اپنے بیٹے زمینیں کے کہنے پر تھکھنہ پر روانہ کر دیئے۔

اس کے علاوہ زمینیں نے دوسرا کام یہ کیا کہ راہبوں اور پادریوں سے
 تیار کئے اور شمال کی طرف روانہ کئے جن کا اصل مقصد یہ تھا کہ تہذیبی
 دوستی اور تعلیمی پر لڑا ہو دیں۔ چنانچہ یہ راہب اور پادری مختلف وحشی
 گئے۔

وہاں یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے انہیں تعلیم دے کر بے حقیر کر لیتے ساتھ

شہر کی فہرست کے قریب جاتے تو اوپر سے شہر کے مواد اور عورتیں ان پر جتا ہوا
شہر کے کارے بھیجئے۔ لہذا ایرانیوں نے ذر کے مارے شہر کی فہرست کے قریب
ہوئے۔

اس حالات میں نوشیروان نے فیصلہ کیا کہ الروما شہر کا محاصرہ اٹھا کر واپس چلا جاتا
دس ہفتہ ہشتین کے لئے یہ صور حمل پڑی حوصلہ افزا تھی۔ اسے یقین ہو گیا
کہ چاہے کیوں قائم کرنے ان میں فوجی دستے عین کر کے سلطنت کے مشرقی حصے کا
بھاری ہو گیا تھا۔ اس کے علاوہ الروما شہر کے لوگوں نے جو کچھ پائی ایک تیار کی تھی۔
روما شہر کے لوگوں کو نوشیروان کے حمل سے بچا ہوا تھا۔ اس حالات میں دوسرے
ہشتین نے فوراً ایران کے ہشتینہ نوشیروان کے پاس کامد بھیجا اور صلح کی
کی۔ چنانچہ پانچ سال کے لئے دونوں اور ایرانیوں کے درمیان صلح ہو گئی اور
نے ہر سال نوشیروان کو تین ہزار تھن سونا دینا منظور کر لیا۔

اس صلح کے ساتھ ہی ایران کے ہشتینہ نوشیروان نے ہشتین سے یہ بھی کہا کہ ایک
وہمہ مدت کے لئے دیوار ایران میں بھیج دیا جائے۔ یہ طیبہ جس کا ہم ذرا نیس
تھا لیکن قسطنطنیہ میں رہتا تھا اور اپنے فن کا بڑا ہر خیال کیا جاتا تھا۔ نوشیروان
جی دہا کہ وہ اس طیبہ کے بدلے میں دونوں کو وہ قسطنطنیہ واپس کر دے گا جو
رنگہ بند ہونے کے بعد ایران میں پناہ گزین ہو گئے ہیں۔

اس ہشتینہ نے نوشیروان کی اس پیشکش کو منظور کر لیا لہذا ذرا نیس طیبہ کو
میں دو گید اس کے بدلے میں نوشیروان نے نہ صرف یہ کہ انجنیر کی دو گاہوں کے
میں کر دیئے بلکہ اس طیبہ کے لئے سے نوشیروان نے دونوں کے ایک ہزار قیدی
دار رہے تھے۔

ہشتین جس مصالحت اور امن کا خواہش تھا وہ قائم ہو گیا۔ ایران کے ساتھ
نے ہی قسطنطنیہ میں پھر ملی روایات کا کام شروع ہو گیا۔ مشرقی رومن سلطنت کے
ان تمدنی حیرات کی حفاظت کا فرض تھا اس میں سب سے نمایاں حیثیت ان فوجوں
ہو قسطنطنیہ میں انشودا رہے تھے۔ ان فوجی طوم کا سلسلہ ایک طرف قدیم بائبل
میں تھا لیکن اس نے کھنسا کے زیر سایہ ترقی کی تھی اور اس کے اثرات بھی اس
میں تھے۔ اس حالات میں جب کہ ایران کے ساتھ امن ہوا تو قسطنطنیہ میں فاشی
اشی 'چاندی' سونے 'ہاتھی دانت' کا کام 'خطائی' مصوری اور دوسرے طوم نے خوب

ہشتین ایک بہترین طیبہ تھا اور حکیم خیال کیا جاتا تھا۔ یہ ہشتین الروما
لوگوں کی طرف سے شرائط صلح معلوم کرنے کے لئے نوشیروان کے پاس پہنچا۔
جب اس ہشتین نے نوشیروان کے سامنے صلح کی شرائط پیش کی تو نوشیروان
کو استعزائی انداز میں جواب دیا اور کہا کہ اگر الروما کے ہشتین سے ایرانیوں کو
نہ دیں گے تو میں ان کے شہر کو مسمار کر کے اسے بھیڑ کر یوں کی پرکھوں گا
اس کے اندر رہنے والے لوگوں کو غلام حاصل کرے گا۔

ہشتین جب صلح کی شرائط ملنے کرنے میں ناکام ہو کر واپس چلا گیا تو
دفعہ کے لئے تیار ہو گئے۔ نوشیروان نے فیصلہ کے ساتھ ساتھ لوہے کے
تعمیم دیا تاکہ ہندی سے شہر کی گنداری کی جائے۔ گڑی اور مٹی سے بنے ہوئے
بتدریج شہری دیواروں کے قریب آتے جا رہے تھے۔ اسی دوران الروما شہر
مد کے لئے قسطنطنیہ سے بھی کمک پہنچی تھی۔ اس کمک میں قسطنطنیہ
بھی قسطنطنیہ سے آئے تھے جس میں یہ تعمیم دیا گیا تھا کہ سرنگ لگا کر ایرانیوں
دیا جائے۔

لوحہ ایران کے ہشتینہ نوشیروان کو بھی معلوم ہو گیا کہ قسطنطنیہ سے
روما الروما پہنچے ہیں۔ اور انہوں نے سرنگ لگانی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ
ایرانیوں نے بھی سرنگ لگانی شروع کر دی تھی۔ الروما کے ہشتینوں
ایرانیوں نے بھی سرنگ لگانی شروع کر دی ہے تاکہ وہ شہر تک سرنگ
کے طور پر انہوں نے سرنگ کا آخری سراپہ اور چولے سے بہ کر دی۔ اور
نے سرنگ کا سراپہ ڈاکر کے ان کی دیواروں کے ساتھ تھکے لگا دیئے۔
دیں۔ ساتھ ہی جگہ جگہ گھاس کے ورے اور گدھ حک کے ڈھیلے بھیجا۔
بعد انہوں نے ان سب چیزوں پر منور کا تیل ڈالا اور آگ لگا دی۔

اس گدھ حک کے ڈھیلوں کو آگ لگنا تھی کہ فی الفور اور آگ لگے۔
کے ہشتینوں تک جا پہنچی۔ اور وہ سب جل کر خاکستر ہو گئے۔ ایرانیوں
جھٹا چاہی تو وہ بور لوانہ ہڑک اٹھی۔ اس لئے کہ اس آگ میں کیڑی
گئے تھے۔ اس طرح شہر کو آگ کرنے کے لئے نوشیروان نے جو دے تیار
راکھ ہو گئے۔

اس کے بعد نوشیروان نے اپنی اور مروجہ کوشش کی کہ مدد سے
جائے لیکن اس کی ہر کوشش ناکام رہی۔ ہر مروجہ اسے شکست کھینی۔

ان حالات میں رومن شہنشاہ جیشین نے بنی ساریس کو بلایا جو گوشت
بہر کر رہا تھا۔ اسے بلا کر جیشین نے اس کے خلاف فداوی کے تمام الزامات
اس کی جنب شدہ جائیداد میں سے وہ تھائی حصہ بحال کر دی اور کہا کہ جو کچھ
کا لیلہ تم پر ہی چھوڑتا ہوں۔ میں تمام الزامات کو ختم کرتا ہوں تمہارے
اعمال ہی تمہارے احساسات کی تصدیق کریں گے۔ خود نگہ قیود دارانے بھی
جیشین کی اس تجویز سے اتفاق کیا اور بنی ساریس سے بات کر کے اس کی
اپنے واسے اثاثہ سب سے فداوی تھی۔

اٹلی میں گاتھوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بنی ساریس کو اس مہم کے
فرج فراہم کرنے میں جیشین نے پہلے کی طرح تنگ نظری کا ثبوت دیا۔ اسے
دیکھنے کی اجازت نہ دی۔ اور نہ اسے پچھلا منصب عطا کیا۔ اسے صرف
اجازت دی گئی کہ اپنے صوفے پر قبریں اور ٹیپیشیا کے صوفوں سے تہہ
بھرتی کر لے۔ کیونکہ تھائی لاجران میں اغراجات کا کھیل سب سے
بہر حال ان بد سے بدترین حالات میں جو فلک بنی ساریس کو مہیا

ساتھ بنی ساریس تھائی سے اٹلی کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

اور اٹلی میں بھی ایک ہی قوت ابھر چکی تھی۔ گاتھ جو اب تک تھائی
لوگوں میں اٹلی کے مختلف شہروں پر حملہ آور ہو لوٹ مار کا کام سرانجام
انہیں ایک بہترین جوانمرد جیکو اور انتہائی طرز لیڈر مل گیا تھا۔ اس لیڈر کا نام
انتہائی خوشخوار اور جیکو تھا۔ اور اس کے علم کے سارے گاتھ جتھے کو کچلنے
کے بعد ٹوٹیلہ کے پاس ایک انتہائی زبردست اور حرار فلک تیار ہو چکا تھا۔

ٹوٹیلہ بڑا متاثر ہوا جیکو انہیں تھا۔ وہ شہروں سے دور رہتا اور اپنے
میں ضائع نہ کرتا۔ لیکن جنگی اٹلی کے رہنما علاقوں کو اس نے اپنی جلاں کو
اٹلی سے اس کا ہر جوہر اچھا تھا۔

یہ ٹوٹیلہ جنگ میں ہر طرح کی ہتھیاروں اور درختیاں جائز رکھتا تھا جس
کو تکلیف نہ دیتا۔ جن دنوں بنی ساریس اپنے فلک کے ساتھ تھائی سے
دلوں گاتھوں کا سردار ٹوٹیلہ اپنے فلک کو جتھے اور محکم کرنے کے بعد
طرف بڑھا۔ اس کا رخ اٹلی کی بہترین بندرگاہ میلوا کی طرف تھا۔



یونان اور کیرش دونوں مہاں پیدی اپنے سرائے کے کمرے میں بیٹے۔

یہ دونوں پہلیکے نے پس دیا۔ اس پس کے موقع پر کیرش بھی متوجہ ہو گئی تھی۔
یہ کے بعد پہلیکے پوٹی اور یونان کو متاثر کر کے کہنے لگی۔

یہ یونان اب تکہ کی اس لڑائی سرائے سے کچھ کہہ اور یہاں سے ہمارا رخ اب
سرائے کا ہادی کی طرف ہو گا۔ سرائے کا ہادی کے شمال کو مستانی سلسلے کے
طرفوں اور درودھ لے قیام کر رکھا ہے۔ اس پر یونان بولا اور کہے لگا کیا سرائے
کی طرف جانے کا ہمارا صرف یہ مقصد ہے کہ ہم سطوں اور درودھ سے گھرائیں۔
پہلیکے پوٹی اور کہنے لگی۔

یہ کہہ کر ہادی اور اس کے کو مستانی سلسلے کی طرف جانے کا مقصد صرف سطوں اور
یہ کہہ کر ان سے انکر گھرا ہوتا ہے۔ گھر کسی اور جگہ بھی ہو سکتا ہے۔ وہاں
دور دور سے بڑے مقاصد ہیں۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔

یہ کہہ کر ان میں یہ دونوں مقاصد جان سکتا ہوں۔ اس پر پہلیکے پوٹی اور کہنے لگی دیکھو
سے کلا ہادی کے بچوں کو جو دریائے ٹاگہ بتا ہوا سمندر کی طرف جاتا ہے اس
دف کے کنارے ٹاگہ شہر سے تھوڑے فاصلے پر انتہائی خوشخوار لوگوں کا ایک گروہ
تک کام میں مصروف ہے۔ اس گروہ سے کچھ درودھ خوشوں کا تعلق ہے اور یہ
ہاں سے لڑکیاں اغوا کر کے یا زبردستی اغوا کر رہا ہے جاتے ہیں اور ان لوگوں
لڑات کر دیتے ہیں۔ یہی ان لوگوں کا وعدہ ہے اور یہی ان کا کاروبار ہے۔ جس
کے انہوں نے لڑکیاں بیچی جاتی ہیں وہ دریائے ٹاگہ کے کنارے اور اس کی
ہاں لڑکیوں سے نئی طرح کے کام لیتے ہیں۔ اس پر یونان بولا اور پوچھنے لگا
یہ تم بتا سکتی کہ ان اغوا ہونے والی لڑکیوں سے کیا کام لیا جاتا ہے۔ اس پر
یہ کہنے لگی۔

یہ کہہ کر سرائے کا ہادی اور اس کے کو مستانی سلسلوں کے جنوب اور
یہ کام میں مصروف ہے انہوں نے بے شمار اور ان محنت دنیا بھر کی خوبصورت
یہاں جمع کر لی ہیں اور ان خوبصورت لڑکیوں سے یہ لوگ نئی بڑے کام

یہ کہہ کر سرائے کا ہادی کے شمال کو مستانی سلسلوں کے اندر جہاں ہارٹل خوب
یہاں کے بے شمار ان محنت درخت ہیں۔ ان علاقوں میں کام کرنے والے اس
یہاں سلسلے کے تاریکیوں پر تبصرہ کر رکھا ہے۔ مقامی بے بس اور غریب لوگ
یہاں کو پھاڑی سلسلے پر ان لوگوں نے کام پر لگایا ہوا ہے۔ یہ سیاہ ظام جوان

لپٹنے کی طرف بھجوا دیا جاتا ہے۔

ایک سرے سے حیز ان آدم خور قبائل کے اندر سطون اور درودھ نے بھی قیام کر لیا۔ انہوں نے چونکہ اپنی باغی ضرورت قوتوں کا انکار کرتے ہوئے وحشی قبائل کے ساتھ صلح اور فرمانبرداری کا رکھا ہے اور اس طرح سے وہ وحشی قبائل سطون اور بوزنوں میں لڑا آئیں بند کر کے ان کے کینے پر عمل کرتے ہیں۔ اپنی اس طاقت کا اظہار کرتے ہوئے عزائم کے کینے پر سطون اور درودھ نے ان وحشی قبائل کے شرک میں جلا کر رکھا ہے۔ یہ شرک کیا اور کس طرح کا ہے یہ ہمیں بتا دے گا۔ اب سرے خیال میں یہاں سے کوچ کریں۔ پہلے اس کالے گروہ کی طرف میں جنہوں نے لڑکیوں کو شہوت میں جلا کر رکھا ہے۔ سنو بٹاف اور کیرش ان کو یہ بھی بتا دوں کہ کلا دھندلا کرنے والے گروہ کے ساتھ سطون اور درودھ ہی ہیں جنہیں کوئی مسئلہ یا مشکل درپیش آئی ہے تو وہ سطون کو باور کرتے ہیں اور وہ خود ان کے پاس پہنچ کر ان کا ہر کام کر گزرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے بعد وہ بحر کے لئے حاضری ہوئی کہ سوا بھر دیا کئے گئے۔

یہ وہی اس موقع پر میں تم سے ایک بات کہنا بھول گیا تھا۔ یہ کہ کالا ادنیٰ کے حیزت لڑکیوں میں کی جاتی ہیں بد قسمتی سے کلا دھندلا کر کے والے گروہ کے افراد ان کے صفت کو بھی محفوظ میں رہتے دیتے۔ لہذا ہمیں نیکی کے ساتھ ان کی حیثیت کے خلاف کام کرنا ہو گا۔ کام کی ابتداء کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔ اس لئے کہ یہ لڑکیوں کا ایک یا گروہ صحرائے کلا ادنیٰ کی طرف لایا گیا ہے۔ ان لڑکیوں کو لایا گیا ہے۔ انہیں ابھی بے صحت لیا گیا ہے۔ اگر ہم کو شش کریں تو ہم ان کی عزت و دولت کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں اب ہمیں یہاں سے ہٹنا چاہیے۔ اس پر بٹاف بولا اور کہنے لگا۔

صفت کہتی ہو ایسا ہمیں فی الفور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے ہوئے کالا ادنیٰ کی طرف کوچ کرنا چاہیے اور وہ ہمارے مقاصد ہیں ان کی حیل کرنی میں اور کیرش دونوں یہاں بیوی لے کر اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے کہ ان لڑکیوں کو سب سے پہلے چھانیں اس کے بعد دوسری لڑکیوں کی وہاں سے رہائی کریں۔ بٹاف کا یہ جواب سن کر ایسا خوش ہو گئی تھی بھر دیا کہنے لگی۔ اگر ایسا ہو تو یہاں سے کوچ کریں میں صحرائے کلا ادنیٰ کے ان مقامات تک ہمساری کر دوں گی۔ اس کے بعد ایسا کس دینی ہوئی بلکہ ہو گئی تھی۔ بٹاف اور کیرش

مارنیل کے چہرے سے مارنیل توڑ توڑ کر دہائے کانگ میں بچھتے رہتے ہیں اور دہائے کانگ میں پتے ہوئے جنوب کی طرف جاتے ہیں اور اس جگہ پہنچتے ہیں جہاں دھندلا کرنے والے لوگوں نے اپنا مسکن بنا رکھا ہے اور وہاں لڑکیوں کے ایک گروہ ہے کہ وہ دریا میں اس جگہ جہاں پانی جا کر کم ہو جاتا ہے کھڑی ہو جاتی ہیں اور ٹھل کر کناروں پر پہنچتی رہتی ہیں۔ وہاں سے یہ مارنیل چنگڑوں کے ذریعے کنارے اس جگہ پہنچا دیتے جاتے ہیں جہاں پھوٹی سی ایک بندرگاہ کام لگتی ہے وہاں سے دوسرے ملکوں کو یہ مارنیل بھجوا دیا جاتا ہے اور اس سے خاص رونق پاتی ہے۔

دوسرا کام جو ان لڑکیوں سے لیا جاتا ہے وہ یہ کہ کچھ لڑکیوں اپنے اہل خانہ چھللیاں بکھڑے دریا میں کھڑی رہتی ہیں اس جگہ جہاں پانی کم ہوتا ہے ریت اور مٹی اور سونا تلاش کرتی ہیں۔ کتے ہیں صحرائے کلا ادنیٰ کا جو شہل کو مستحق ہونے کے مستحق ہیں۔ ہر دوسرا کام جو لڑکیوں سے لیا جاتا ہے وہ یہ ہے۔

یہ تو وہ کام ہوئے تھیں کہ صحرائے کلا ادنیٰ کے شہل کو مستحق ملے۔ یہاں سے وہ دریا کو مستحق ملنے سے نکل کر جنوب کی طرف جاتے ہیں۔ کھڑی نام کی کھڑے پانی کی حیل کی طرف جاتا ہے اور وہاں دریا اوکا دھندلا دیتا ہے۔ کتے ہیں جن دونوں دریاؤں میں انتہائی جتنی چھرا دھندلا دیتے ہیں کہ مستحق ملنے سے آتے ہیں لڑکیوں کا ایک گروہ ان دونوں دریاؤں میں اور یہ کلا دھندلا کرنے والے گروہ کے لئے موتی اور جواہرات تلاش کرتے ہیں۔ علاوہ یہاں سے سبب بھی کافی مقدار میں بکرا کر باہر بھیجی جاتی ہے جسے اہل خانہ لاتے ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد ایسا تھوڑی دیر کے لئے رکی بھر دیا اپنا کام کر سکتے ہوئے کہ رہی تھی۔ سن بٹاف ہمارا صحرائے کلا ادنیٰ کی طرف ہوتا تو یہ ہو گا کہ ان بچاری اور بے بس لڑکیوں کو ان خانوں کے چنگل سے لے کر وہ اپنے اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ ہمارے کام کی دوسری ابتداء صحرائے کلا ادنیٰ کے شہل کو مستحق ملنے کے انتہائی شہل میں ہو گی۔ یہاں کچھ وحشی تھا وہاں یہ بھی بتاتی ہیں کہ کلا دھندلا کرنے والا گروہ جو لڑکیوں سے لڑکیوں میں جو ناکارہ ہو جاتی ہیں ان کے کام کی نہیں رہتیں اور وہ

اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور اہلیک کی راہبری اور راہنمائی میں وہ
سراے سے صحرائے کلا ہاری کی طرف کوچ کر گئے تھے۔



وحشی گاتھوں کا خاکھ لٹایا اپنے فکر کے ساتھ پہلے ہی جنرل ائی میں وہ
اور اس کا بڑی جیڑی سے ائی کی مشورہ و مصوفہ بدرگاہ سپرد کی طرف بڑھا
نیز کا عاصو کرنے کے بعد ٹوٹا نے اہل نپد کو پیغام بھجوایا کہ وہ جنگ
اس کے حوالے کر دیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو نپد کے لوگ غر خوار
و مضر دیکھیں گے۔ اس سے پہلے انہوں نے نہ دیکھا ہو گا۔ اہل نپد کا
خاکھ لٹایا کی طاقت و قوت اور اس کی غر خوار و وحشت سے خوب واقف
لذا شر کی حواگی سے پشتر انہوں نے ایک مینے کی سلت طلب کی۔

جواب میں ٹوٹا نے مکمل فرائض سری اور شفقت سے کام لیتے ہوئے
بجائے شہروں کو تین مینے کی سلت دی۔ اہل نپد فتح ہونے سے گاتھوں
کے ہاتھ ایک بہترین بدرگاہ آگئی اور اس نے بحری بیڑا تیار کرنا شروع کر دیا
کہتے ہیں کہ نپد میں قیام کے دوران ٹوٹا نے سن رسیدہ بیٹی ڈک سے ہم
اور اس کے ساتھ بڑی عرت اور بڑے احرام کے ساتھ پیش کیا۔ بیٹی اہل

مقدس بزرگوں میں شمار ہونا ہے۔ مغرب میں اسی نے خاتھی زدگی اور
دک کی تھی۔ اس کی خاتھ نپد شہر کے پاس تھی۔ ٹوٹا نے جب نپد شہر
ڈک سے ملاقات کی تو بیٹی ڈک نے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ٹوٹا کے حسن
کی تھی کہ ٹوٹا دوا شہر میں داخل ہو گا مگر نو سال سے لڑا حکومت نہ رہا
اسی اثنا میں دوسن جنرل بلی ساریوس تفسیر سے ائی کے شیل شہر

اپنے بحری بیڑے کے ساتھ پہنچ چکا تھا۔ گاتھ قبائل کا خاکھ لٹایا بھی
آہ سے سہ خیر نہیں تھا لہذا اس نے جاسوس ائی کے شیل مشرق جسے
گاتھ بلی ساریوس کے فکر کے متعلق معلومات فراہم کریں۔ ٹوٹا بلی ساریوس
دے رہا تھا کیونکہ بلی ساریوس کی شخصیت نے ایک انسان کی صورت اختیار

اور مشرق اور مغرب دونوں مخلدوں پر اس کے کارنامے زمیں حواف میں
بنا پر ایران کے شہنشاہ لوشیرواں کی طرح ٹوٹا نے بھی اپنے جاسوس بھجوا کر
کرنے سے پہلے بلی ساریوس کے فکر سے حصول معلومات حاصل کرنے کی

ساریوس کی حالت پہلے کی نسبت مختلف تھی۔ پہلے وہ ائی میں داخل ہو کر بہترین
حاصل کر سکا تھا۔ اس بار اس کے پاس طاقت اور قوت کم تھی۔ جو فوج اس کے
میں وہ بلی فوج کی طرح قتل و خونریزی تھی اور ائی کے تمام طاقتوں میں اس وقت
عالم تھا اور ٹوٹا ہر مقام پر ملحق و طوفان کی طرح چھایا ہوا تھا۔ ان سارے
انہوں نے اپنے ہوئے بلی ساریوس نے جیشیں کو ایک خط لکھا جس کا متن یہ یوں

شہنشاہ اگر آپ بلی ساریوس کو ائی بھیجا ضروری سمجھتے تھے تو وہ چکا ہے۔ میں
میں رہیں میں ہوں اور حالات کا منظر ہوں کہ کس طرف کھٹ لیتے ہیں۔
اور وہ منہ مجھے صرف ائی سے بھیجا ہے تو وہ پورے چکا ہے۔ اگر آپ کی
پہلے کہ دشمنوں پر غلبہ پایا جائے تو پھر آپ کو مزید اطلاعات کے بغیر چارہ نہ ہو گا۔
اقتیاد کرنے کے لئے دوسن سپہ سالار کے پاس ایسے آری ہونا چاہیے جو اس
سے کامیاب رہیں۔ سب سے بڑھ کر مجھے اپنے خاص دستوں کی ضرورت ہے
ان کے علاوہ مجھے ایک ایسے بڑے فکر کی ضرورت ہے جو صرف ترکہ بنوں اور
نہ گروہوں پر مشتمل ہو کیونکہ یہی لوگ گاتھوں کا مقابلہ کر کے اہلیک سے
تھیں۔ اس کے علاوہ مجھے خاصی بڑی رقم بھی درکار ہے جو میں کھڑا کے طور پر
میں تقبیر کر سکوں۔

ساریوس نے اپنے شہنشاہ جیشیں کو مزید لکھا کہ میرے پاس فوج کم ہے جو دوسن
میں سمجھتا ہوں وہ وحشی قبائل کے ہاتھوں شکست کھا کر بدل ہو چکے ہیں۔
میں رقم حاصل کرنے کا کوئی امکان نہیں دیکھتا۔ یہاں مقیم سپاہیوں کو رت سے
لیا۔ اس لئے ان کی مرضی کے خلاف ان سے کوئی کام نہیں لیا جاسکتا۔

حالہ کر بلی ساریوس اپنے شہنشاہ کے جواب فور اس کے رد عمل کا انتظار کرنے
اور ان گاتھ قبائل کا خاکھ لٹایا اپنے فکر کے ساتھ آہستہ آہستہ اور طریقہ کی
شیل فور مشرق کے حصوں کی طرف بڑھا جہاں بلی ساریوس نے اپنے فکر
پر کر رکھا تھا۔ بلی ساریوس جانتا تھا کہ ان حالات میں وہ کسی بھی صورت ٹوٹا
میں کر سکتا لہذا ٹوٹا کے سامنے آنے کے بجائے اپنے فکر کے ساتھ وہ بحری
ہا ہو گیا اور ایڈمرل گاتھ کے رہائے تک پہنچ گیا تھا۔ اس کی کوشش تھی کہ ائی
سے محفوظ طریقے سے داخل ہو کر ٹوٹا کے ساتھ گورٹا جنگ کی ابتدا کرے

۱۔ صور کی صورت گاتھوں کو روکنے کی کوشش کی تھی لیکن بالکل ناکام رہا۔
 ۲۔ اس کے گاتھوں نے ان پر ایسے جان لیوا اور خوفناک حملے کئے کہ انہوں کے
 ۳۔ اس کے لشکریوں نے دشمنوں کی حالت گنبد و غم کی لپٹی ہستی ظہور کر رہی تھی۔
 ۴۔ اس نے اپنے ہاتھ اور نواسے پریشان بھیجے تاکہ وہ رکھ دی تھی۔

۵۔ کوئی دنوں میں تک جاری نہ رہ سکی اس لئے کہ تھوڑی سی دیر بعد ٹوٹا لے
 ۶۔ اور دوسری شکست دی اور بلی ساریس پہاڑ پر اپنے بھائی کے پاس ہوا
 ۷۔ اس کے دشمنی علاقوں کی طرف چلا گیا تھا۔ ٹوٹا کی بلی ساریس کے خلاف یہ
 ۸۔ انداز مل گیا تھا۔ اس رخ کے بعد ٹوٹا آگے بڑھا اور پھر کسی مزاحمت کے اس نے
 ۹۔ اپنی ضرورت پر قبضہ کر لیا تھا۔

۱۰۔ اس سے بعد شری میں داخل ہو کر قتل و غارتگری کا بازار گرم کر دیا تھا لیکن بعد
 ۱۱۔ اس کے دشمنوں کو موت مار کرنے کی اجازت تو دینی التہ قتل اور آہستہ ریزی کی
 ۱۲۔ اس جاتی سے دھرم شری رہی سہی عظمت و بھی خاک میں مل کے رکھ دیا

۱۳۔ اور فتح کرنے کے بعد ٹوٹا کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ وہ اپنی کا نظام
 ۱۴۔ کو برسرے کیے تاکہ اسے پہلے سے ان انتظامات کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ تو ایک
 ۱۵۔ اور جو بڑا جیل تھا اسے جگ کرنے کا ہی تجربہ تھا ان حالات میں اس نے اپنا ایک
 ۱۶۔ دیکھا تاکہ دوسرے شہنشاہ شمش کے ساتھ صلح ہو جائے اور وہ شمش کا ایک
 ۱۷۔ بہن کو اپنی حکومت کرتا رہے۔

۱۸۔ اس نے خاتون ٹوٹا کا یہ سفیر جب شمش کے سامنے پیش ہوا تو
 ۱۹۔ اسے جواب دیا کہ میرا یہ سارا بلی ساریس صلح و جنگ کے دورے اختیار کرتا
 ۲۰۔ اور اس مسئلے میں اس قسم کی مہکتہ اس سے ہوئی چاہیے۔ اس طرح ٹوٹا کی
 ۲۱۔ سفارت ایک طرح سے ناکام ہو گئی تھی۔

۲۲۔ عمارت کی بنیاد کے جواب میں ٹوٹا نے دوسرے شہنشاہ شمش کو یہ دھمکی دی
 ۲۳۔ صلح نہ کی تھی تو دھرم شری اللہ سے اللہ بجا دی جائے گی۔ چنانچہ جب اس
 ۲۴۔ صلح کا کوئی اثر نہ ہوا تو اپنی اس دھمکی کو اس سے عمل جامد پرتنا شروع کر دیا
 ۲۵۔ اور دوا سے توڑ دیا۔ مگر شمش کے خلاف جسے تہہ نہ لے دیتے تھے یہ خبریں جب
 ۲۶۔ اس کو پہنچیں تو بلی ساریس نے اپنا ایک قاصد ایک خط لے کر ٹوٹا کی طرف
 ۲۷۔ بلا میں بھیجا تھا۔

اور آہستہ آہستہ ٹوٹا سے ملنے چھین کر دھرم شری کے پہنچنے کی کوشش کی۔
 لیکن ٹوٹا بڑا دانش مند بڑا سپاہی اور بڑا عقل مند حکمران تھا اس نے اس کی
 طرف ایک سہلہ ملنے اور حصار سا قائم کر دیا تھا اور کسی بھی اس نے بلی
 میں داخل ہو کر حملہ آور ہونے کا موقع فراہم نہ کیا تھا۔ اس طرح بلی
 کر سیدھا سہل پہنچا وہاں سے لڑ کر خیر کر اس نے اپنے جہانوں میں
 تاکہ بندی توڑ کر دوائے باہر کے دبانے پر پہنچنے کی کوشش کی اس طرح
 دیر پہلے اپنے لشکر کے ساتھ بلی ساریس دھرم شری پہنچا تھا اس کی
 شری بھی کہ شری کے اندر محصور ہو جائے اور پھر ٹوٹا کے ساتھ جگہ اس طرح
 والی جنگ کرے کہ وہ جنگ کو طول دیتا جائے یہاں تک کہ ٹوٹا صرف
 وہ پلے شری سے باہر نکل کر اس پر حملہ آور ہو اور اسے بیٹھ کے لے لے کر
 کرے۔

جس وقت بلی ساریس اپنے لشکر کے ساتھ دوائے باہر میں سفر کرنے
 کی طرف چلا رہا تھا اس وقت ٹوٹا بھی اس پاس ہی تھا۔ دھرم شری اس
 قوت تھی اس نے انتہائی نازک صورتحال پیدا ہو گئی تھی۔ آہستہ ٹوٹا
 دستانوں کو باطل تک نہ کرنا اور فوج کے لئے جس قدر خطے کی ضرورت
 قیامت ادا کر دینا آخر بلی ساریس اپنے لشکر کے ساتھ دوائے باہر کے
 اب دھرم شری اس کے قریب ہی تھا اور شری عمارتیں اسے صاف کھائی
 ٹوٹا بھی اپنے لشکر کے ساتھ بلی ساریس کے لشکر کے سامنے آکر خبر
 بلی ساریس نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ دوائے باہر کے کنارے
 کرے گا۔ اگر اسے صلح نصیب ہوئی تو وہ آگے بڑھ کر نہ صرف یہ کہ
 گا بلکہ دھرم شری پر قابض ہو گا اور اس طرح وہی قوم کر کے اپنی طاقت
 اضافہ کرے گا دوسری صورت میں اگر اسے شکست ہوئی تو پھر وہ اپنی
 جڑوں پر سوار ہو جائے گا اور دوائے باہر کے زریعہ پہنچی اختیار کرے گا۔
 بہر حال دوائے باہر کے کنارے گاتھوں کے خاتون ٹوٹا
 ساریس کے درمیان ہولناک جنگ کی ابتداء ہوئی۔ جنگ کے شروع
 خاتون ٹوٹا دشمنوں پر دھم کے پہلے چڑھتے تھے سوچنا کہ انہوں نے
 مذمت اور المومناک باب میں نفرت کے طوفان اور عمارت کی جنگ
 ۱۔ ان دنوں نے بھی اپنے ہاتھ کو سامنے رکھتے ہوئے لے لے

"صرف عقلمند آدمی جو تعجب کو سمجھتے ہیں کسی شرم میں حسن و جمال پر۔ جو لوگ سمجھ نہیں رکھتے وہ حسن و جمال کو تہہ کر دیتے ہیں۔ ہر حال اس کے اعمال کی بناء پر ان کی ہیروئن کا اندازہ کریں گی۔ دیکھ لوئیلا دوم شرم کے میں ممتاز ترین درجہ حاصل ہے نہ یہ ایک دن میں طمانہ اسے ایک آدمی بہت بڑے گرد کی فکاروں آہستہ آہستہ مصروف عمل رہیں اس کے غلے تیار ہوا۔"

یہ خدا کھینے کے ساتھ ہی ساتھ دومن جرنیل بنی ساریس نے لویلا کہا کہ اگر تم نے لڑائی میں شکست کھائی تو دوم شرم کی عاقبت سے تمہیں اگر تم فتح مند اور کامیاب رہے تو اس عظیم الشان شرم کی عاقبت سے تمہیں صرف تمہارے اعمال پر ہی تمہاری شہرت کا دار ہو گا۔

لویلا نے چند روز تک دوم شرم میں قیام کئے رکھا چنانچہ کچھ دن بعد لکھا اور شمالی ریل زاروں کی طرف چلا گیا۔ اس کے دوم شرم سے لکھا ساریس کو پہنچیں تو بنی ساریس خود اپنے بڑے بھائی کے ساتھ حرکت میں تاخیر میں سے ہوا ہوا اپنا بڑی بھائی ساریس دوم شرم کے قریب لکھا ساتھ وہ حرکت میں آیا اور دوم شرم پر قابض ہو گیا۔ اس نے دوم شرم سے فدائی اجناس سپلائی۔ جب بنی ساریس دوم شرم پر قابض ہو گیا تو لکھا جہاز آئے گئے۔ بنی ساریس نے دوم میں قیام کے دوران نوٹ ہوئے۔ ان فیس کی مرمت میں لکھا دی۔

دومن شہنشاہ مستحق کو جب یہ خبریں ملیں کہ لویلا اپنے لشکر کے ساتھ چلا گیا ہے اور یہ کہ بنی ساریس اپنے لشکر کے ساتھ دوم شرم پر قابض ہوئے تو لکھا اس نے وحشی قبیلے مبارزہ اور شمال کے وحشی قبیلوں پر قابض ساریس کی مدد کے لئے ٹلی بھیجا اس لشکر کے آنے سے بنی ساریس کی مدد بے پناہ اضافہ ہو گیا تھا اور اب اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ اگر گاتھ قبائل نے شمال کی طرف سے پلٹ کر پھر اس پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو اسے لکھ کر اس کا مقابلہ کرے گا اور کھینے میدانوں میں اسے شکست دے گا ہمارے جانے پر مجبور کر دے گا۔

لویلا کو جب خبر ہوئی کہ بنی ساریس نے دوم شرم میں داخل ہوا میں اضافہ کرنا شروع کر دیا ہے تو وہ اپنے لشکر کے ساتھ بھر پلٹا اور دوم

وہ بھی اس کی تہہ کی خبر ہو گئی تھی لکھا وہ بھی دوم شرم سے نکل کر کھینے لکھا کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے لشکر کے ساتھ خیمہ زن ہوا۔

دوم دونوں لشکر ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہوئے اور جنگ کی گاتھ اور دومن ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے ہوئے شکست و ریخت کے نئے سرگرمیوں کی وجہ سے طاغوتی قوت اور حسد و نفی تعصب کی طرح قتل گئے تھے۔ دوم شرم سے باہر کافی دیر تک ہولناک جنگ ہوئی رہی بد قسمتی سے اس دن میں جرنیل بنی ساریس کو لویلا کے ہاتھوں بدترین شکست ہوئی۔

حکام کے بعد بنی ساریس اپنے لشکر کے ساتھ دریائے ہاسر کی طرف ہٹا ان پر اکڑا تھا وہ اپنے بڑے بھائی کے ساتھ ہوا اور اپنے لشکر کو لکھ پھر دریائے ہاسر کی طرف چلا گیا تھا۔ لویلا کے ہاتھوں بنی ساریس کی یہ دوسری شکست۔ گو تعجب سے اس کی مدد کے لئے وحشی قبیلے مبارزہ اور دیگر قبیلوں آئے تھے لیکن اس لشکر میں چونکہ بن اور ترک نہیں تھے لکھا بنی ساریس کو ان قبیلی اس لئے کہ گاتھوں کا مقابلہ صرف بن اور ترک ہی کر سکتے تھے جو یہ طریقہ واردات سے انکو تھے بلکہ وہ ماش میں بھی گاتھوں کو کئی بار چہ در دست رہے تھے۔ ہر حال شکست کھانے کے بعد اپنے بڑے بھائی کے ساتھ بنی ہاسر میں جنوب کی طرف چلا گیا تھا۔

اس کے بعد لویلا دیکھتا ہوا کہ اسے بھی اپنا بڑا تیار کرنا چاہیے لکھانے کے بعد جب کبھی بنی ساریس اپنے بڑے بھائی میں ہوا کہ اس نے لکھا کہ تو لویلا بھی اپنے بڑے بھائی کے درمیان بنی ساریس کا تعجب لکھا اب اس نے سنا ہے کہ لکھا وہ اس کے مقابل آئے لی کوشش نہ کرے یہ لکھا لکھا نے بڑی تیزی سے جہاز تعمیر کرائے شروع کیے اور یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ سسلی کو بھی روسوں سے چین نے گا۔ آخر ایسا ہی ہوا بڑی تیار ہوا لکھا اپنی سے لکھا سسلی پر حملہ آور ہوا اور سسلی کے دو بڑے شہروں کو چھوڑ کر اس نے سارے سسلی پر قبضہ کر لیا تھا۔ سسلی پر اپنا قبضہ لکھا بعد لکھا اس سے بھی لکھا پھر وہ اس پاس کے دوسرے چھوٹے بڑے دور ہوا وہاں سے بھی اس نے روسوں کو مار بھاگا اور ان سارے براعظم پر بھی لکھا لکھا نے روسوں کو ایک طرح سے ان کی مطلبی سلطنت سے بالکل بے

نوبل کی مغرب میں ان پے در پے فتوحات کے بعد رومن شہنشاہ
 کو رومن اگر اقل اور دوسرے جزائر کو نوبل سے واپس لے کر فتح حاصل کرنا چاہتا
 فتح کے لئے ضروری ہے کہ ایک بہت بڑا لشکر فراہم کیا جائے۔ اس لشکر نے
 کا خرچہ کیا ہو پھر ایک بہت بڑا بیڑا بھی تیار کیا جائے جو لشکر کے ساتھ ساتھ
 قریب تر رہے اور ایک قابل ترین کوفی ان سارے لشکروں کا سپہ سالار اور
 اگر ایسا نہ کیا جائے تو اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی کہ نوبل کی سرحد
 گاتھوں کے حوالے کر دیا جائے۔

لیکن رومن شہنشاہ جسٹین کسی بھی صورت دوسری صورت کو اپنا
 اقلی سلی اور دوسرے جزائر کو گاتھوں کے قبضہ میں نہیں رہنے دینا چاہتا تھا
 مقابلہ کرنے کے لئے اپنی جہازوں کے بعد رومن شہنشاہ جسٹین کی تیار
 غالب زاد بھائی جبرائیل پر بڑی خوش قسمتی سے اس دنوں ایک گاتھ
 تھوڈیہ میں قیام کر رہا تھا۔ اس کی مرضی اور مطالبہ سے رومن شہنشاہ
 کی شادی اپنے غالب زاد بھائی جبرائیل سے کر دی اس طرح وہ ایک
 گاتھ جس کا سپہ سالار اس نے جبرائیل کو بنا دیا۔ اس طرح جسٹین نے
 جب یہ لشکر کو بڑی بڑا لشکر گاتھوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بھیجے
 متاثرہ جسے ایک شہزادی کی حیثیت سے گاتھ میں ہی اہمیت دے کر دیتے تھے
 گاتھ دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے اس طرح اس کی حالت گاتھوں
 رومنوں کو ان پر فتح مندی حاصل کرنا آسان ہو جائے گا۔

یہ فیصلہ کرنے کے بعد رومن شہنشاہ جسٹین نے بڑی تیزی
 یہی متاثرہ کے لئے لشکر اور بڑی بڑا بیڑا تیار کرنا شروع کر دیا تھا۔ ساتھ
 ملک کے داخلی معاملات کو بھی محکم کرنا شروع کر دیا تھا اگر گاتھ
 طول پکڑے تو سلطنت میں کسی قسم کا انتشار اور بے امنی مولان ہو۔
 امن برقرار رکھنے کے لئے اس نے مختلف اقدام کیے۔ ساتھ
 ہتھیار لے کر کوئی ہار نہ ٹکے۔ مقررہ نرخ سے زیادہ قیمت پر چیزیں فروخت
 لئے دکانیں اور ہل لانے والے جہاز ضبط کر لینے کی سزا توہر ہوئی۔ ساتھ
 ملازمین کو اجرت میں اضافہ کے مطالبے کی مخالفت کر دی گئی۔ گاتھوں
 کو بیچ کی حالت میں کسی بھی جائیداد پر قیام کے لئے بعد نہیں کر سکتے۔
 اس کے علاوہ جسٹین کے حکم سے تجارت کی توسیع کے لئے

ساریہ کی بندرگاہوں میں توسیع کی گئی اور نئی تجارتی شاہراہیں کھول دی گئیں۔
 ابھی تک تیاروں میں مصروف ہی تھا کہ بد قسمتی سے اس کی ملک تھیوڈورا اس
 میں جلا ہو کر وفات پا گئی۔ اپنی زندگی میں جسٹین کی ملک تھیوڈورا کو شہنشاہ
 قرار دیا کہ ایک موقع پر تھیوڈورا یہ معلوم کر کے حیران رہ گیا کہ ملک نے ایک
 نیا بادشاہ جسٹین کے لئے سب سے دلچسپ جاری رکھنے کی تاکید کی ہے۔ یہ سن کر
 یہ اعتبار بھاریا اور کہنے لگا یہ رومنوں کی سلطنت بھی کتنی عجیب ہے جس پر
 مگرانی کرتی ہے۔

تھیوڈورا کے مرنے سے رومن کلیسا کو بڑا درد اور افسوس ہوا۔ اس لئے کہ
 اس کے لئے بہت کام کیا تھا۔ ایک موقع پر جسٹین نے رومن کلیسا کے استقف
 رومن داروبارہ تھا لیکن ملک تھیوڈورا سے بڑا اور سوخ استعمال کرتے ہوئے
 جس کا علم نہ سوخ کرا دیا اور اسے اس کے سابقہ عہدے پر بحال کرا دیا۔
 وہ ملک تھیوڈورا رومن کلیسا کے راہبوں اور پادروں کی امداد کے لئے بھی بہت
 میں تھی۔ خاص طور پر اس کی کوششیں ان مشرقی کلیساؤں کی پیروی کے لئے وقف
 سے ساتھ جسٹین اپنی مذہبی حیثیت کی بنا پر ملتی اور عدم رواداری سے پیش آیا

اس شہنشاہ جسٹین کو اپنی ملک تھیوڈورا کی وفات کا بڑا دکھ اور قلق ہوا۔ ملک کی
 یہ خبر اگر وہی شخص اچھے عہدے سے ملک دار کرنا تو جسٹین سے حد ملتی ہو گی۔
 اس کی موت کے بعد اس نے ضمیر دیا تھا کہ تھیوڈورا کے قہر کے رونا۔ عہد کے
 اسے اسی حالت میں رہیں جس حالت میں ملک تھیوڈورا نے چھوڑا تھا۔ اس کے
 تھیوڈورا سے محبت کی بنا پر جسٹین نے یہی معاملات سے متعلق بھی ملک تھیوڈورا
 کی حالت کو یاد کر دیا اور مشرقی کلیساؤں کو اپنے اپنے طریقے پر عبادت کر کے کی
 میں تھی۔ حالانکہ پہلے اب میں تھا۔ ملک تھیوڈورا کی موت کی وجہ سے جسٹین کی
 اس میں کچھ فرق تھا۔ تاہم گاتھوں کے حاکم نوبل کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ
 حالت اور وقت میں اس کا نہ رہا۔

رومن جسٹین کو قتل کرنے کی ایک سازش ہوئی اس سازش میں دس ہزار شاہ
 دس ہزار آدمی دوسرے کا ارتکاب تھا۔ ان سازشوں کا مقصد یہ تھا کہ جسٹین کو ختم
 اس کے بھائی جبرائیل کو شہنشاہ بنا دیا جائے۔ اردوان نے جبرائیل کے بیٹے جو کہ
 بلی بیوی سے تھا اسے بھی اس سازش میں شریک کرنا چاہا تو جبرائیل کے بیٹے نے

یہ ساری سازش اپنے باپ جرنالوں سے کردی۔

یہ خبریں سن کر جرنالوں و دامن شمشاد شمشیں کے علاقہ دستوں کے سلاخ کے پاس پہنچا اور اسے ان ساری باتوں سے آگاہ کیا اور کہا کہ یہ ساری باتیں وہ شمش پانچا دسے مار پلیس نے کہا جب تک ثبوت نہ ملے میں یہ علاقہ شمشاد تک نہیں چلا اطلاق سے ایک امر نے ساروش کی باتیں سن میں مار پلیس اس امر سے اب اسے یقین ہو گیا کہ ساروش موجود ہے لیکن اس سازش کی ابتداء ابھی ہے۔ کیونکہ جو لوگ سازش میں شریک تھے وہ چاہتے تھے کہ شمش کے ساتھ ہی بھی قتل کر دیا جائے۔ لیکن ساریوں ان باتوں پر تھک چکے تھے کہ لے قتل سے ہوا تھا لہذا ساروشوں کا یہ فیصلہ تھا کہ جب تک یہی ساریوں قلعیت نہ ہے۔ مطابق عمل پہلی کا سلسلہ ملتی رکھا جائے۔

کیونکہ سازشوں کو خوف اور خدشہ تھا کہ اگر انہوں نے شمش کو قتل ساریوں ان کے بعد فوری طاقت سے کام لیتے ہوئے سازشوں کا سانس کر لیا کہ وہ جانتے تھے کوئی بھی جرنیل یہی ساریوں کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ سرحال شمشیں کے علاقہ دستوں کے سلاخ مار پلیس نے اس رورہ و تھے کی اطلاع دی۔

شمشیں کو جب اس سازش کا علم ہوا تو جرنالوں کی روش اس کے خلاف شہر کا حادثہ بن گئی تھی۔ دامن شمشاد شمشیں یہ سوچے لگا کہ جرنالوں کو براہ راست اس سازش کی اطلاع شمشیں کو دینا نہ ہے کہ شمشیں کے علاقہ سے مار پلیس سے رابطہ قائم کرنا۔

اسی شک و شبہات کی بنا پر دامن شمشاد شمشیں نے جرنالوں کو مل کر دیا تاہم کاتھوں کے خاکنوں کو بلا مقابلہ کرنے کے لئے اس سے نفی رکھیں۔



یونان اور کیرش دونوں مہاں یوپی ایدیا کی رہائشی میں صحرا ہوئے۔ صحرائے کالا ہری کے شان کو ستانی سلسلے کے اوپر انہوں نے کے علاقے کا چارہ یا ان کے سامنے سوپ کی سمت کو ستانی سلسلے سے صورت میں درجائے کاتھ نکل کر صحرائے کالا ہری میں جنوب کی طرف

نہت کی طرف یعنی شمال میں کو ستانی سلسلے سے دو چڑے چڑے دریا بہتے ہوئے شمال سے ملتے تھے۔ جس میں سے ایک کدوی کاوی کی کھارے پانی کی جمیل کی طرف چلا اور اودا کاوتھ کے ادلی علاقے میں آکر کھو جاتا تھا۔

اس سلسلے کے اوپر کھڑے ہو کر یونان اور کیرش دونوں مہاں یوپی قنوزی در تک کا چارہ پیتے رہتے پھر ایدیا نے یونان کی گروں پر مس دیا اور کہنے لگا۔ دیکھ یہ بار پھر دونوں مہاں یوپی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور شمال کی طرف مٹی ہوں یہ علاقہ پہلے بھی تھما دیکھا ہوا ہے اس لئے کہ پہلے ایک ہار تم ہو سا ہر مہاں اور درجہ کے تعاقب میں اس سمت آئے تھے۔ لہذا جنوب کی طرف بڑھو ان راستہ کی ترقی ہوں اور آؤ اس علاقے کی طرف چلیں سال کا کاروبار کرنے کو لے جا پڑا قائم کر رکھا ہے اور لڑکیوں پر بے حاکم کرنے کے ساتھ ساتھ ان عورت اور صحت سے بھی محروم کر دیتے ہیں۔ ایدیا کے کہنے پر یونان اور دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور ایدیا کی رہائشی میں وہ جنوب کی طرف آئے۔

یہی محوں کے بعد ایدیا کی رہائشی میں یونان اور کیرش ایک سمت بڑی جتنی میں سے اس جتنی کے علاقہ راہدہ ترنگری کے بے ہوئے تھے اور درجائے کاتھ کے واقعہ تھے۔ اس جگہ دریائے کاتھ کے دونوں جانب کھتا نکل تھا۔ دریائے ساتھ ساتھ چلے چلے رکتے میں پھید ہوا تھا۔ اس جتنی میں غمراہ ہوئے لہذا یونان کی گروں پر مس دیا اور کہنے لگی۔

یونان وہ چارہ سامنے ملائی کے ہے۔ اوپے اور چڑے چڑے پھر تمام کائنات یہ ہیں۔ لڑکیوں سے کام یہی ہے کہ انہیں رات کے وقت اسی کے اندر رہ کر بالکل یہی جیسے مجھے لکھوں نہ کی جاتی ہیں تاہم ان کے کھانے پیے اٹھتے اور دوسری آسمانوں کا سوپ خیال رکھا جاتا ہے اس علاقہ میں چونکہ جنگلی ہیں۔ اندر سے بھی شامل ہیں خدا ان کی رہائش گاہیں بھی خاصی مضبوط بنائی گئی تھیں کہ ان کی میں درجہ گھس کر نقصان نہ پہنچائیں۔ اب تو میں تم دونوں کو اس لکڑی کی عمارت کی طرف لے کے جاتی ہوں جس میں اس کی لڑکیوں کو جو کل یہاں لائی گئی ہیں۔ یہاں تک کہنے کے بعد ایدیا کی پھر وہ درجہ چلی اور یونان اور کیرش دونوں مہاں یوپی بات غمراہ سے سنو جو لڑکیاں کل یہاں لائی گئی ہیں

ان سے ابھی کام لینا نہیں شروع کیا گیا۔ انہیں آج کا دن کھس آرام دیا گیا۔ ایک لڑکی ہے جس کا نام بارقا ہے وہ اختیارجہ کی خوبصورت اور پرکشش ہے اور ہے اس کا تعلق کسی پوربلی ملک سے ہے۔ اس گروہ کا جو سرکردہ ہے اسے آج شام بارقا نام کی اس لڑکی کو اس گروہ کے سرکردہ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ایسا ہوا تو گروہ کا وہ سرخیل بارقا نام کی اس لڑکی کو عزت اور صحت سے محروم اسے گا اس پر پٹال اتاری گئی تھی اور طبعیاتی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ ایسا ایسا ہرگز نہیں ہو گا اگر آج شام اس گروہ کے سرکردہ لے بارقا لڑکی کو اپنے ہاں لایا اور اسے سب نبھو اور بے صحت کرنا چاہتا تو میں بارقا نام کی حفاظت کروں گا چاہے اس کے لئے مجھے اس گروہ کے سربراہ یا سرخیل ہوں چاہے۔ پٹال کی اس گفتگو سے ایسا خوش ہو گئی تھی۔ کیرش کے ہاں پٹال کھیل گئی تھی پھر اندھا ہوں اور کہنے لگی۔ ایک پٹال مکی کے فائدہ کی مشیت میں تم سے ایسی ہی امید رکھتی تھی تو میں جس میں اس لڑکیوں کی طرف سے جوئی لائی گئی ہیں اس کے ساتھ میں پٹال اور کیرش ایسا ہی راہبانی میں تھے۔

گلوڑی کی ایک عمارت کے سامنے ایسا جاتے پٹال اور کیرش کو رکے۔ ایسا بولی اور کہنے لگی یہ جو سامنے گلوڑی کی عمارت سے اس میں تھی۔ اس سے جوئی لگی ہیں۔ دیکھو اس عمارت کے سامنے اس وقت دو محافظ کھڑے۔ وہ والی لڑکیوں کی اس عمارت میں کوئی داخل ہو سکے یا یہ کہ وہ یہاں سے بھاگے۔ پائیں۔ فطرت تم سے جو میں تمہیں متاثر کروں گی کہ بارقا نام کا وہ یقیناً تم سب سے بڑے کی کوشش کریں گے کسی طریقہ سے اس نے اس لڑکی کی عمارت میں داخل ہونے کی کوشش کرنا اس کے ساتھ ہی ایسا طبع ہو گئی تھی۔ جبکہ پٹال اور کیرش آگے بڑھنے لگے تھے۔

چاہے پٹال و کیرش ہوں گے را اور اس نے ایسا کو بھارا۔ بارقا گروہ پر جس کو اس کے کس دینے کے بعد پٹال بولا اور پوچھنے لگا۔ دیکھ ایسا مجھے ایک عیاں یہ ہے کہ یہ ایسا کرنا اچھا۔ سو گا۔ میں اسے دوں میں بیوی اپنی شکل و صورت تبدیل کر میں اس سے کہ سہرا اور اسے سرزمینوں میں کلا دھنڈا کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں جب بھی اس کا اور وہ نہیں پہچان۔ پائیں اور اگر کسی اس کے ساتھ دھواں گھراؤ ہو بھی جائے تو

کام میں تو وہ حیرت زدہ رہ جائیں کہ ایک انجانے اور اجنبی نے بھی اس کی سری قوتوں کو اس پر ناقابل برداشت صدمہ لگائی ہیں۔ اس پر ایسا بولی اور کہنے لگی ہاں پٹال کا نصیب ہے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اپنی شکل و صورت اپنی اہمیت تبدیل کر کے آئے والی لڑکیوں کی اس عمارت کی طرف بڑھو۔ اس کے ساتھ ہی پٹال کی ایسا کس دیتی ہوئی طبع ہو گئی تھی۔

بارقا کے طبع ہونے کے بعد پٹال اور کیرش نے مخصوص اہدائیں ایک دوسرے کو دیکھا پھر دونوں میاں بیوی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور اپنی شکل و صورت تبدیل کر کے قریب پڑھنے جس میں تھی والی لڑکیوں کو رکھا گیا تھا۔

وہ دونوں میاں بیوی اس عمارت کے قریب گئے تو عمارت کے سامنے جو دو محافظ کھڑے تھے وہ آگے بڑھ کر ان کے قریب آئے پھر ان میں سے ایک بولا اور پٹال کے پاس آگے چلے گئے تو ان کو اور کیرش اس عمارت کی طرف آئے ہو اس پر پٹال نے درخشاں کاری میں ان دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

یہو ہمارے صباؤ! اس عمارت میں جوئی لڑکیاں لائی گئی ہیں ان میں سے ایک نے والی ہے جس پر ہم اسی سے ملنا چاہتے ہیں۔ پٹال کے اس انکشاف پر دوسرا محافظ ہلکا ہوا کر بولا اور پٹال کو مخاطب کر کے کہنے لگا یہاں سے دفع ہو جاؤ یہاں ان سے کسی نا کوئی تعلق نہیں اگر تم نے ان کی آئے والی ان لڑکیوں میں سے کسی کو شش کی تو یاد رکھنا ہم تم دونوں کی گردنیں کات کے رکھ دیں گے۔ اس پر ایسا عاجزی اور انکاری سے اس بار دوسرے محافظ کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

یہ لوگوں کے رشتے رشتہ دوستی ایک دوسرے سے منقطع کرتے ہو۔ اس بار پہلا محافظ اس سے لگا یہاں کسی کا کسی سے کوئی رشتہ نہیں بس ہم تمہیں تعزیری دے رہے ہیں کہ تم آئے ہو اور تعزیری چھوڑنا اگر ہماری ان سنیوں کے اندر ہمارے سردار کسی کا کھلائے جس میں دیکھ لیا اور انہیں یہ خبر ہو گئی کہ تم کسی لڑکی سے ملنا چاہتے ہو تو آئے ہو تو یاد رکھنا تم لوگوں کی گردنیں کات کر دیں گے تاکہ میں پہنچ سکوں گی۔

ان دونوں کانٹوں کے اس سبب وجہ سے یونان نے بھی اپنے آپ کو اس کی چھائی تن گئی پھر انتہائی کڑھت اور غلبہ کا کردار میں دونوں کانٹوں کے کٹنے کا تسماری لکڑی سے بنی ہوئی اس ہتھی میں کسی کی جرات نہیں کہ اس کے اگر کسی نے ایسا کیا تو یاد رکھنا اس کی گردن کاٹ کر دیوانے خانہ میں باندھ دیا اور اگر تم دونوں نے بھی مجھے فی آئے والی لڑکیوں کی اس عمارت میں اجازت نہ دی تو یاد رکھنا میں تمہارے ہی پیروں سے تم دونوں کی گردنوں کی عمارت کے پاشی جسے کی طرف پھینک دوں گا۔

یونان کی اس گفتگو سے ان دونوں کانٹوں کا چہرہ بھر کے لئے ان دونوں نے عجیب سے انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر انہوں نے اس ساتھ اپنی پرچھائی نکھاریں یہ پیام کر لی تھیں۔ ہر ایک بولا اور گرجتی ہو یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

تسماری یہ جرات کہ ہم دونوں کو دھمکی دو کہ تم ہماری گردنوں کے بچھاوے میں پھینک دو گے۔ لیکن اس کے کہ تم ایسا کرو ہم دونوں کی گردنیں کاٹ کر رکھ دیں گے۔ وہ کانٹا اسی اپنی ہمت پوری نہ کر پڑا تھا کیرش دونوں نے ایک جھٹکے سے اپنی کھوپڑیوں پر پیام کر لی تھیں۔ ہر یونان کو مار پر اپنا سری حمل کیا تو اس میں سے ایسی جھٹکے نکلے کہ ان دونوں کانٹوں کو گئی تھیں جس میں اسی موقع پر کیرش حرکت میں آئی آگے بڑھ کر اس سے اس سے ان کی کھوپڑیوں میں لی تھیں اس کے بعد یونان آگے بڑھا اور ان دونوں اس نے ایک ایک ایسا آہنی طمانچہ مارا تھا کہ دونوں کانٹا ہلکے ہوئے۔

اب دونوں کانٹا مٹیلے اور انہوں نے غور سے یونان اور کیرش کی طرف کے چہروں پر وحشت اور خوف و حزن پھیل گیا تھا اور وہ عجیب سے انداز پر کیرش کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اس موقع پر یونان بھڑکا اور ان دونوں کو پوچھنے لگا کیا اب بھی تم اپنے اس ارادے پر قائم ہو کہ ہم اس عمارت میں لڑکی سے نہیں لی سکتے تھے اگر اب بھی تم اپنے اس عزم پر قائم ہو تو مجھے طرح تمہارے خلاف حرکت میں آنا ہو گا۔ یاد رکھنا اب بھی اگر تم دونوں میاں بیوی کی راہ روکنے کی کوشش کی تو میں اب تم دونوں کو صاف نہیں کے جسموں کے دو دو ٹکڑے کر کے یہاں نزدیک ہی ٹھوسے پھرے دانے

یونان بولا۔

یونان کی یہ دھمکی کارگر ثابت ہوئی پھر وہ دونوں کانٹا سے سے سے ایک طرف سے گئے پھر ان میں سے ایک بولا اور کہنے لگا میں سمجھتا ہوں تم دونوں میں بیوی کی بات کے مالک ہو لہذا ہم دونوں تسماری متبادل نہیں کر سکتے۔ پر ہم پہ ایک تسماری سے کسی لڑکی کو لے کر اپنے ساتھ نہ جانا۔ لڑکیاں تمہارے سربراہ اور کانٹوں کی ہیں اگر ان میں سے ایک بھی اس طرح ہوا تو ہماری ہمت ہو گئی تو تمہارا سربراہ ہم نہیں ملت دے گا۔ اس پر یونان کسی قدر بری اور شفقت میں بولا اور کہنے

دونوں فکر مند نہ ہو میں یہاں سے کسی لڑکی کو اپنے ساتھ نہ لے کر جاؤں گا اس سے گفتگو کر کے یہاں سے ہٹ جاؤں گا۔ میں اس عمارت میں اندر بھی نہیں سے ایک اندر جائے اور مارا تھا ہم کی لڑکی کو بل کر باہر لے آئے میں اس عمارت کی طرف گھڑے ہو کر بس اس سے گفتگو کروں گا اس کے بعد وہ دوبارہ عمارت میں آئی گی اس سے بڑھ کر میں تمہارے کام میں کوئی مداخلت نہ کروں گا۔ یونان کی اس سے دونوں کانٹا خوش ہو گئے تھے پھر اس میں سے ایک تیزی سے اندر چلا گیا تھا۔ کیرش کی اس عمارت کے اندر جس قدر لڑکیاں تھیں انہوں نے بھی یہ سارا سنا دیکھ کر وہ تسماری اٹھ کر روازہ کے قریب آگئی تھیں کہ دیکھیں دونوں کانٹا مزید کس سے ہیں۔ جب ایک کانٹا آگیا۔ یہاں ہوا عمارت کے اندر دہلی جسے کی طرف گیا تب کیرش اس عمارت کے ایک طرف ہٹ کر پھوٹے پھوٹے درختوں کے ایک جھنڈ

نورانی ہی دیر بعد ایک نو عمر اور سفید قام رن لکڑی کی اس عمارت سے نکل یونان کا دیکھا وہ تسماری خوف بھی خوبصورت آپ شگرف بھی پر جھل بنر آد اور سر پر کیش بھی تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی وہ یونان اور کیرش کے پاس آئی کسی کو اپنی لود شہنائی ہوئی وہ ہوئی لود پوچھنے لگی۔

یونان آپ دونوں نے مجھے بلایا ہے۔ اس پر یونان بولا اور اس لڑکی کو مخاطب کر کے کہ اگر تمہارا نام مارا تھا ہے تو پھر ہم دونوں نے ہی جس میں بلایا ہے۔ وہ لڑکی ہوئی اور لگی ہاں میرا ہی نام مارا تھا ہے اور اس نام کی کوئی اور لڑکی اس عمارت میں نہیں ہے۔ یونان بولا اور کہنے لگا دیکھ مارا تھا تو ہمیں جس جاتی ہم اس سے پہلے جس میں نہیں اور پچھتاہتے تھے۔ پسے میں اپنا اور اپنی ساتھی لڑکی کا تعارف تم سے کر دوں ہم

ہوئی اس منگھو سے مار تھا کہ چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ کہنے لگا کہ تم منگھو سے مجھے بہت ڈھارس اور تسلی ہوئی ہے، پر مجھے یہ تو معلوم نہیں آپ کی ضرورت میں کیا کمزری ہو کر آپ دونوں میاں بیوی کو اتار دے سکتی ہوں۔ اس پر وہ بولا اور کہنے لگا۔

نہیں نہیں جانے کی ضرورت ہے نہ کہیں کمزری ہو کر ہمیں پکارنے کی ضرورت ہے۔ بے فکر رہو جب کبھی بھی تو ہماری ضرورت محسوس کرے گی ہم خود تمہارے پاس آئیں گے۔ اس پر مار تھا پھر اپنی بات پر نثار دیتے ہوئے کہنے لگی پھر بھی مجھے پتہ تو ہوتا ہے کہ تمہاری باتوں کی دانش کمال ہے۔ اس پر یوسف بے حال مسکراتے ہوئے بولا اور کہنے لگا۔

مار تھا اس طرح تو ان سرزمینوں میں انجمن اور ماسکس ہے ایسے ہی ہم دونوں کی زندگی انجمن کی حیثیت سے ان سرزمینوں میں داخل ہو جائے گی۔ ہر حال ہم اپنی فکارت نہ کرے گی کہ کوشش کریں گے جب فکارت میں جائے گا تب ہم تمہیں اس کے بارے میں اس کے بعد تم بلا فکارت مارے اس فکارت میں آجائے گی۔

یوسف کی اس منگھو سے مار تھا کہ کسی نہ تک تسلی ہو گئی تھی پھر وہ بولی در کہنے لگی کہ اب بھی میری طرف ان سرزمینوں میں انجمن ہی ہیں تو میں سمجھتی ہوں آپ میری طرف سے کسی نہ کوئی کچھ کہتے ہیں اس پر یوسف بولا اور کہنے لگا دیکھ مار تھا اب تو اس میں بھی مار تھا فوراً بولی اور کہنے لگی جس وقت اس بیگار کیپ کا سربراہ آئے گا تو مجھے کیسے تسلی ہو گی کہ آپ دونوں میاں بیوی بھی سربراہ کے کمرے میں آجائے گے اس پر یوسف نے بکا سا ایک نقشہ لگاوا دیکھنے لگا۔

مار تھا تو اس قدر فکر مند مت ہو میں نے جب تم سے وعدہ کر لیا تھا تو یاد رکھ میں اس میں جو بھی وعدہ ملایا نہیں کرتا اب تم مطمئن ہو کر واپس اسی عمارت میں آجائے گے تم نکلے ہو اس لئے کہ تمہارا اس عمارت سے غائب ہونا وہ جو وہ سامنے ہے ہے اس کے لئے سمجھتے ہو کہ اس کا واقعہ بن جائے گا اب تو جا میرے حیل میں آجائے گے وقت بیگار کیپ کا سربراہ آئے گا اور تو دیکھے گی کہ جس وقت تو اس میں داخل ہو گی تو مجھے چپے چپے میں اور میری بیوی پرش بھی وہاں ہوں گے ابھی دیکھنا کہ ہم دونوں میاں بیوی اس طرح ہماری حفاظت کرتے ہیں۔

یوسف کی اس منگھو سے مار تھا مطمئن اور خوش ہو گئی تھی پھر وہ ایک کمری لگا یوسف پر زانی ہوئی تھی اور واپس اس لکڑی کی عمارت کی طرف چل گئی تھی۔ مار تھا کہ

دونوں میاں بیوی ہیں یوں جانو ہم تمہارے میاں اور تمہارے خیر خواہ ہیں تمہارے کہ ہم نے تمہیں کیوں بلایا ہے۔ اس پر وہ لڑکی بولی اور کہنے لگی۔

میں تم دونوں کو بڑے غور اور احتیاط کے ساتھ اس عمارت کے باہر پہنچاؤں گا۔ دونوں محافظوں کے ساتھ لگجھے ہوئے دیکھ چکی ہوں جب انہوں نے تمہاری بات کے جواب میں تم دونوں نے اس سے تمہاری تمہیں کرنا کہ خوب مارا لگایا ہے۔ دیکھ رہی تھی۔ اس پر یوسف بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ مار تھا پہلے تو مجھے یہ پتا کہ تو خود اور تمہارے ساتھ جو دوسری لڑکیاں۔ مرضی سے اس انجمنی واقعہ کی طرف آئی ہیں اس پر مار تھا نے دو دوسرے ہاں کوں اس جنگوں اور خطرناک جگہوں میں اپنی مرضی سے آتا ہے اور پھر وہ لڑکیاں یہ کچھ بڑا خوش ہیں جو مجھے اور میری ساتھی لڑکیوں کو زبردستی اس آئے ہیں۔ یہاں آکر مجھے یہ بھی پتا چلا ہے کہ یہ گمراہی کے پاس نہیں صرف لڑکیوں سے ہماری مشقت بڑھتی ہے بلکہ انہیں ان کی صحت اور تندرستی کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس پر یوسف مار تھا کی ڈھارس اور تسلی کے لئے کہنے لگا۔

دیکھ مار تھا میں اور میری بیوی کوشش نے اسی مسئلے میں تمہیں یہاں سے نئی لڑکیاں لائی گئی ہیں جو تمہارے ساتھ غریبی کی اس عمارت میں بند ہیں ان سے زیادہ تمہاری صورت حسین اور پرکشش ہو لہذا اس بیگار کیپ کا سربراہ پہلے تمہیں ہی طلب کرے گا اس پر مار تھا کا رنگ سرسوں اور سوسن کھمبہ ہو گیا تھا پھر وہ بولی اور کہنے لگی اگر سب سے پہلے بیگار کیپ کے پاس آجائے اور مجھے بے آمود یا بے صحت کرنے کی کوشش کی تو میں نے تیرے کمرے کو ختم کر لوں گی اس پر یوسف پھر اسے تسلی اور ڈھارس دیتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ مار تھا تمہیں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں اور میری بیوی نے تو تمہیں بلایا ہے دیکھ تو فکر مند مت ہونا بالکل بے غم رہنا آج تمہارا اس بیگار کیپ کا سربراہ تمہیں بلائے گا تو تم بلا فکارت اس کے پاس چل جاؤ۔ چپے ہم بھی بیگار کیپ کے سربراہ کے کمرے میں داخل ہوں گے جس میں آجائے گا اس کے بعد میں اور میری بیوی دونوں بیگار کیپ کے سربراہ اور اس کے ساتھیوں سے نپٹ میں گئے۔ دیکھ مار تھا تو فکر مند مت ہونا میں تمہیں بھی بیگار کیپ کا سربراہ خواہ وہ کیسی ہی دراز دست کیونہ ہو میں تمہیں اس میں پہنچاؤں گا۔ کسی بھی صورت میں اسے اجازت نہیں دوں گا کہ وہ تمہیں وہاں

یہ نم نے پرمٹ یا مٹنگ کرنی ہے اس سے جا کر پرمٹ یا مٹنگ کرنا۔
 پرمٹ اور کیرش کی طرف سے پہلے ہی دھارس اور نسل ل پکی تھی
 یہ پرمٹ نہ کیا اور اس آئے والے جوں کو مخاطب کر کے کہا چلو میں تمہارے
 جوں اور تمہارے سردار مریت سے بات کرتی ہوں۔ پھر وہ چپ چاپ اس
 کے ساتھ ہوئی تھی۔

پن در بعد وہ جوان مارقا کو لیکر کھڑی کی بی ہوئی ایک انتہائی عمدہ اور
 دلکش میں داخل ہوا اس عمارت میں داخل ہوتے ہی مارقا نے اندازہ لگا دیا کہ
 وہی سچ اور اندر سے خوب سہلی مٹی تھی۔ اس سے فرش پر قیمتی قالین بچھے
 دیواروں میں سے گزرنے کے بعد وہ نوجوان مارقا کو ایک ایسے کمرے میں لے
 گیا جہاں کمرے صورت محض ایک بلند شیش پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ محض اپنی
 سے بہرحق عتی طوفانوں جیسا لگتا تھا۔ اس کی انھیں بستیاں مثالی تقدیر
 اپنی سہانی ساخت میں وہ خوفناک پے غنی لمبوں کی طرح تھا اور اپنے
 زیورات سے یوں لگتا تھا گویا وہ خواہشوں کو حملہ دینے والی کوئی تیش ہو اپنے
 طرف سے وہ اندھیروں کی تقدیر اور پتیلیاں چلتی آندھیوں جیسا تھا۔ اس
 میں داخل ہونے کے بعد وہ جوان مارقا کو لایا تھا وہ مارقا سے کہنے لگا یہ محض جو
 ہے وہاں سردار مریت ہے اس نے بلایا ہے اس کے ساتھ ہی وہ جوں کمرے
 میں حاضر ہوا۔ اس جوں کے جانے کے بعد مریت حرکت میں آیا۔ شہ نشین سے وہ
 مارقا کی طرف چلا۔

اپنے ایک پر پھر کی طرح بے حس و حرکت کھڑی تھی۔ مریت اس کے نزدیک
 نہری بنی رازداری میں وہ مارقا کو مخاطب کر کے کہنے لگا
 تم جانتی ہو کہ تمہیں کیوں یہاں بلایا گیا ہے۔ تم یہ بھی جانتی ہو گی کہ جو جی
 پڑاؤ میں لائی گئیں ہیں اس سب میں تم لڑوہ خوبصورت اپکشش اور جاذب نگاہ
 میری اس ذاتی رہائش گاہ اور خواب گاہ میں آنے کا تمہیں ہی یہ شرف حاصل ہوا
 جس لڑکی کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے وہ اس شرف کو اپنے لئے ایک بہترین
 خیال سمجھتی ہے۔

پن تک کہنے کے بعد مریت جب خاموش ہوا تب مارقا ہوئی اور مریت کی طرف
 دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

مریت کھل کر کہہ کر کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو اس پر مریت نے غور سے اس

جانے کے بعد جاننے نے ایسا کو پکارا پہلی بار ہی پکارنے پر اہل
 پلس دیا اور پچھنے لگی۔

وہ پرمٹ میں تمہاری اور مارقا کی ساری مٹنگ من پکی ہوں۔
 اس پر جاننے بولا اور کہنے لگا دیکھ ایسا یہ جو بیگار کیسپ ہے اس پر
 تم مجھے اس کا نام بتا سکتی ہو اس پر ایسا فوراً بول اور کہنے لگی اس کا
 کام مریت ہے جو تیس سال کی عمر کے لگ بھگ ہو گا ایک
 طاقتور اور مقامی سیاہ فام جوان ہے۔ ظلم برداری اور ستم کرنے میں اس
 کسی انسان کی جاں لینا اس کے لئے جس ہائیں ہاتھ کا کھیل ہے اس پر
 لگا دیکھ ایسا اگر یہ معاملہ ہے تو پھر یوں جانو بیگار کیسپ کے سردار
 اور میری بیوی کے ہاتھوں پر پٹی اور مستحی آنے والی ہے جس اور
 کرتے ہیں اور جب مریت مارقا کو بلانے کا تو پھر ہم اپنے کھیل
 مٹنگ کے بعد ایسا علیحدہ ہو گئی تھی۔ پرمٹ اور کیرش بھی اپنی سر
 لائے اور پھر وہ بھی انتہائی اور حیوانی آنکھ سے اوجھل ہو کر وقت گزرتے
 تھے۔

اسی روز جب شام ہو گئی اور جی آنے والی لڑکیوں کو کھڑی کیا
 ہو گئے تب عمارت کے پاس پہنچنے والے محافظوں کے پاس ایک
 رازداری سے ان دونوں محافظوں کو مخاطب کر کے کہنے لگاں آئے۔
 مارقا کو بلاؤ۔ اسے سردار نے طلب کیا ہے۔ کہنے والی جی انہیں میں
 زیادہ خوبصورت اور حسین ہے اور سردار کے پاس یہ ایک لڑکی
 سے رہے گی۔ اس آئے والے جوں کی یہ بات سن کر ان دونوں میں
 معنی خیز مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر ان دونوں میں سے ایک مارقا
 اندر چلا گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد مارقا اس عمارت سے باہر آئی۔ پھر اسی عمارت
 جوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مارقا سے کہا چلو اس جوں سے
 جانے آیا ہے اس پر مارقا نے سوالیہ انداز میں سردار کی طرف دیکھ
 کیوں بلانے آیا ہے۔ اور یہ مجھے کہاں لے جانا چاہتا ہے۔ اس پر
 آنے والے جوں بولا اور کہنے لگا دیکھ مارقا تو جی آنے والی لڑکیوں میں
 اور خوبصورت ہے اور ہمارے سردار مریت نے تمہارا چہرہ کیا ہے۔

یہ ایک اور کثیرش نمودار ہوتے۔ ان دونوں کو دیکھتے ہی مارٹھا کے لبوں پر مسکری سرائیٹ نمودار ہوئی تھی۔ جبکہ سرپرست ان دونوں کو اچانک وہاں دیکھ کر حیرت ہو گیا تھا۔ پھر وہ بلند آواز میں یہ بات اور کثیرش کو مخاطب کر کے چپچپے کر لیں۔ اس عبارت میں داخل ہوتے ہوئے۔

کی طرف دیکھا اور پوچھا کیا تم نہیں جانتی ہو تمہیں یہاں کیوں لایا ہے۔ مارو سر ہلاتے ہوئے کہا میں کچھ نہیں جانتی مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے۔ اس نے دلدرد سخت لہجے میں بولا اور کہے گا تمہیں میری اس خواب گاہ میں اس لئے لایا ایک ماہ تک اس عمارت میں میری بیوی کی حیثیت سے رہو اور جس لڑکی کے لئے اپنی بیوی بناؤ ہوں وہ یہاں کی دیا میں سب سے زیادہ خوش قسمت ہے۔ میں ایک ماہ سے زیادہ کسی کو اپنی بیوی کے طور پر نہیں رکھتا اس کے ساتھ کر لیتا ہوں اس پر مار تھامت و جراث کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھے گئی

اچھا سردار مریت اگر میں تمہاری بیوی کی حیثیت سے تمہاری اس قیام کرنے سے انکار کر دوں تب مریت نے ایک بھر پور اور سکھو قندہ لگا لگا مجھے امید ہے کہ تم ایسی حالت میں کرو گی اگر تم کوئی تو اپنے حق میں فیصلہ کرو گی۔ مارو بھر پور اور کہے گئی اگر میں ایسا امتحان فیصلہ کر لی ہوں گی۔ اس کے ساتھ ہی مریت اس کمرے سے نکلا۔ مارو چپ چاپ اس ہولی میں مارو حزر کر کھسی بیٹھے اور کبھی دائیں بائیں دیکھ لیتی تھی۔ شاید چینی سے برفانہ طور پر کیش کی گدہ کا انتظار تھا۔

مرسخت مارقا کو عمارت کے وسط میں ایک بست وسیع و عریض حرم ۔ جس کے چاروں طرف سوے کا مضبوط جنگ تھا اور سوے کے اس جنگ کے دو جانب دیا گیا تھا۔ مرسخت سوے کی اس جالی کے قریب جا رہا۔ مارقا بھی اس کا کڑی ہوئی۔ مارقا اس تالاب کی طرف دیکھتے ہوئے تنگ رہ گئی تھی۔ اندر ان گنت کمرے تھے جو مارقا اور مرسخت کو دیکھ کر ہار رہا تھا۔ اہل خانہ انداز میں کھولے لگے تھے۔ شاید وہ سب آدم طور تھے اس منظر کو دیکھتے اور کانپ مٹی تھی اور بار بار اپنے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھتی کہ بھائی مد کو پہنچ جائیں اس مہنج پر مرسخت بولا اور کہنے لگا دیکھ مارقا اپنی رہ گئی کرنے کا فیصلہ اب تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اگر تم اس عمارت میں میری سے ایک آدم گزارنے کے لئے رخصت ہو تو پھر جسیں دیوا کی پریش اس لہ نصیب ہو گی اور اگر تم اس فیصلے سے انکار کرتی ہو تو میں ابھی اور اسی وقت اس تالاب میں پھینک دوں گا اور جو تمہارا مشہور ہو گا ۱۱ میرے پاس میں سوچ لیا ہو گا۔

مرغبت شاید مزید کچھ نہتا اور اس کی نگاہ کا مارتا ولی نہ اب وحی

میں بھلی غریب الوطن لڑکی۔ اگر ایسا ہے تو تم آزاد ہو۔ اس عمارت میں کوئی
 نہ میں رکھ سکے۔ تم اس بیگار کیپ میں جاؤ جو چاہتی ہو۔ گھوم پھر سکتی ہو
 بے میرے ساتھ آؤ تاکہ وہ ساری لڑکیاں جو یہاں قید ہیں ان سے بھی بات کر سکیں۔
 وہ اسوں نے بھی یہاں رہنے کی مافی بھری تو پھر تم سب لوگوں کو کام ہانت دیئے
 گئے وہ کام تم سب اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق کرو گی۔ کوئی تم پر جبر نہیں
 گا اب تم سب میرے ساتھ آؤ۔

وہی لڑکیاں جب عمارت سے باہر نکلے لگیں تو عمارت کے باہر جو دو مسلح سپردار
 تھے انہوں نے مریمت کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا کیا ان لڑکیوں کو باہر آنے دیا
 جائے گا۔ یونان نے جلائے گا ایک کوڑا خوب قوت سے مریمت کی چنہ پر دے مارا اور
 وہ کھلنے لگا۔ کوڑا کھلب کر کے کہنے لگا آج سے اس بیگار کیپ کا سردار یہ مریمت
 ہے۔ اگر تم نے میری حکم بدلی کی تو دو دھاتو ساری کرد میں کٹ کر رکھ دی
 جائے گی۔ اس انکشاف پر ان دونوں سپرداروں نے اطاعت اور فرمانبرداری میں
 میں تم کر دی تھیں۔

سوچ پر یونان پھر بولا اور ان دونوں سپرداروں کو مخاطب کر کے کہنے لگا تم
 اب یہاں کھڑے ہو دوں اپنے ہتھیار پیچیدہ دو پھر چند قدم پیچے ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ
 "میں نے ایسا کیا تو اس طرف سے اس سردار مریمت کو اپنے سامنے بے
 در کیا ہے اسی طرف سے جس سے اس اور مجبور کرنے کے ساتھ تم دونوں کی
 موت ہو گی۔"

وہی یہ دھمکی خوب کارر ثابت ہوئی ان دونوں کافظوں نے اپنے ہتھیار وہاں
 رکھ دیے اور پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ پھر یونان اپنے پہلو میں کھڑی مارتھ کو
 کے کہنے لگا۔ دیکھ مارتھ آگے چھو اور ان دونوں سپرداروں کے ہتھیار اٹھا لے۔
 آگے چھو کر ان دونوں کے ہتھیار اٹھا لئے۔ اس کے بعد یونان نے پکے دیر ۳۰
 منٹ کے بعد آگے کے قریب ساری جمع ہو جانے والی لڑکیوں کو مخاطب کر کے کہنے

پھر اپنی لڑکی۔ اس بیگار کیپ کے لوگ جس قدر لڑکیاں یہاں لاتے ہیں ان سے
 کی طرح کام لینے ہیں اور ایک طرح سے انہیں اپنی رعایت کر ان پر حکومت
 ہے لیکن اب وقت آگیا ہے کہ یہاں جو ہے اس اور مجبور لڑکیاں ہیں وہ حکمران
 اس سے پہلے بیگار کیپ کے خشکین یا کارندے تھے وہ اب لڑکیوں کی رعایت بن

پاس یہاں کوئی جلائے گا کوڑا ہے۔ دیکھ جھوٹ مت بولا۔ جھوٹ بولنے کا تو مارا جا۔
 مریمت دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے بولا ہاں میرے پاس چلے گا کوڑا ہے۔ یونان
 بھاگ کے چلا اور نیکر آؤ۔ مریمت مڑا اور بھاگتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد مریمت لوٹا اس کے ہاتھ میں چلے گا ایک کوڑا تھا۔ یونان نے
 پھر آگے چلے گا کوڑا اس سے لے لیا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ مریمت
 آگے آگے لگ اور اس بیگار کیپ کی ہر جگہ دیکھا کہ تک اب میں اس کا سردار
 اور اس کی ہر شے پہ مجھے نگاہ رکھنی ہے۔ اب اب میں مریمت نے اپنے سر کو طرہ
 چپ چاپ یونان اور بیرش۔ آگے لگ گیا تھا۔ مارتھ بھی مسرتی ہوئی یونان کے
 ہوئی تھی۔

مریمت یونان کی طرف دو مارتھ کو پہلے نکلی کی اس عمارت کے قریب سے
 میں نئی لڑکیوں کو رکھ گیا تھا۔ اس عمارت کے دروازے پر کھڑے ہو کر مریمت
 کہنے لگا یہ نئی لڑکیاں ہیں جو بیگار کیپ میں لائی گئی ہیں۔ اس پر یونان نے اشارہ
 ان سب لڑکیوں کو اپنی طرف بلا دیا جب وہ ساری لڑکیاں قریب آئیں تب یونان
 بولی اور وہی سے انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سو بھول میں اور بے وطن لڑکی میں ملتا ہوں جس میں رہتی ہیں انہا
 ہے کیا تم میں سے کوئی وہی اپنے گھر کو جانا پسند کرے گی۔ ان پر لڑکیوں نے تم
 آہیں میں کھڑے ہو گی۔ یہ ان میں سے ایک ہوں اور کسے تمہی پہلے یہ بتا دیا جائے گا۔
 یہاں یہ کام یہاں سے گا۔ اس پر یونان بولا اور کہے گا پہلے یہ شخص بیگار کیپ
 تھا۔ یہ میرے سامنے مڑا ہے اب اسے سردار کی سے معزول کر دیا ہے۔
 پوچھنی "اس بیگار کیپ میں تساری نہا حیثیت ہے تو میں اتنا ہوں تساری
 بیگار کیپ میں وہی ہو گی جو تساری تسارے پہن گھوڑ میں تھی۔ تم پر وہی تھی
 تم پر کوئی جبر۔ وہ کا تساری موت ہر طرح سے محفوظ ہو گی۔ اس پر وہی لڑکی
 تھی

مگر میں یہاں اب مہل میں کیا گیا تو ہم وہاں جانا پسند نہیں کریں گے اس
 ہر کوئی یہی کہے گا کہ گھر سے نکلے کے بعد ہم بے گھر ہو چکی ہیں لہذا ہمیں کوئی
 نہیں کرے گا۔ اس پر یونان بولا اور کہے گا یہ سب لڑکیوں کی ایک مرضی ہے۔
 ساری لڑکیاں اس پہلی لڑکی کی ہاں میں ہاں ملے دے تھیں۔ اس کا جواب اس
 خوش ہوا اور کہنے لگا۔

کر ان کے ماتحت کام کریں گے۔

یونان کے ان علاقے سے ساری لڑکیاں خوش ہو گئیں تھیں اس کے بعد وہ اور کہنے لگا اس بیگار کیپ کا سرکہ مرصت اور دونوں علاقہ تیسری گمار کے۔ اس پر یونان کے پہلو میں کھڑی مارتھوں اور جسے چارے اڈار میں قلعہ کر کے کہنے لگی۔

آپ کا ہم دگوں پر بڑا اسل ہے کہ آپ ہمیں ان لوگوں کے چنگل سے رہنے ہیں لیکن یہ میری ساتھی لڑکیاں اس پر پہا کیسے دے سکیں گی یہ سب ان کے اور ساتھیوں سے رات کے وقت اسی عمارت پر حملہ کر دیا تو ہم تو یہ نہیں کر سکیں گے۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ مارتھا ابھی میں سے بچی اٹھکر کھس گئیں کی جب میں اپنی منگھو مارا جس میں اعتراض ہو تو بولا۔ یونان کا یہ جواب ہی کہ مارتھا غاموش ہو گئی تھی۔ یونان مرصت کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور کہنے لگا۔ مرصت سب تم مجھے خانے کی طرف لے جاؤ۔ اس جلسے میں اگر تم نے جدوجہد کی تو یاد رکھنا میں تاجر کے بغیر تمہاری گھوڑا کات ہوں گا اس کے ساتھ ہی دونوں علاقوں میں رہنے کہ تم بھی مرصت کے ساتھ ساتھ میرے آگے آتے چلو دو پہر کے قریب تکڑے ہوئے۔ پھر یونان نے ان لڑکیوں کو دیکھتے ہوئے نادمہ سب بچکے آؤ مرصت دونوں علاقوں کے ساتھ ایک طرف چل پڑا اور ان کے کیمپ مارتھا اور دوسری لڑکیاں بھی ہوئیں تھیں

مرصت اور اس کے ساتھ چلے والے دونوں علاقہ تھوڑے سا آگے جا کر کے ساتھ دیک گئے وہاں پٹے سے چار علاقہ پر وہ رستے تھے اس موقع مرصت کے قریب آیا اور اس کے ہاں میں سرگوشی کے انداز میں کہنے لگا۔ عمارت ہے۔ اس میں تم ہمیں بھولے کر آئے ہو۔ اس پر مرصت نے یہ کہہ لگا۔ اسی عمارت کے اندر بھید رہے جاتے ہیں۔ مرصت کا یہ جواب خوش ہوا پھر وہ بولا اور کہنے لگا۔

اس عمارت کے سامنے جو چار علاقہ کھڑے ہیں اس میں ہم دیکھ کر اپنے متحجب ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو جائیں۔ مرصت یونان سے اس قدر سوا اور خود بولا اور ان علاقوں کو قلعہ کر کے کہنے لگا۔

تم چاروں اپنے ہتھیار پیچنگ دو اور چند قدم پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ۔

چاروں علاقہ فوراً حرکت میں آئے اپنے ہتھیار اٹھوں نے پیچنگ دیتے اور کھڑے ہو گئے تھے۔ یونان پھر بولا اور مارتھا کو کہنے لگا اپنی چند ساتھی لڑکیوں کے دعو اور ان ہتھیاروں پر قبضہ کر لو مارتھا کے ساتھ کچھ لڑکیاں آگے بڑھیں اور پھر اپنی جگہ پر آگھڑی ہوئی تھیں۔

یونان پر یونان نے کچھ سوچا اور اس کے بعد مارتھا کو قلعہ کر کے کہنے لگا۔ مارتھا تم اور تیسری کچھ ساتھی لڑکیاں اب مسخ میں قلعہ اب چھ ہو چکے ہیں اور مرصت ہے۔ ان پر تم نگاہ رکھنا ہوتی لڑکیوں کو کہنے میں اس قدرت میں داخل ہو اور جس قدر یہاں ہتھیار ہیں ان پر قبضہ کرتے ہیں کچھ مارتھا تو فکر مند مت ہونا مرصت بھی تمہارے ساتھ باہر رستے کی اور کی فوج متوقع صورت حال میں میری مدد کرے گی اور اپنی صورت حال سے پتا میری دونوں طرف حاشی ہے۔ مارتھا نے انہیں میں سر ہوا کتاب یونان باقی ساری لڑکیوں کو نیکر عمارت میں داخل ہوا۔

یونان جب عمارت میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا۔ عمارت کے اندر بے شمار اعلیٰ کتب خانے اور دوسرے ہتھیار اور اوزار تھے وہ سب کچھ دیکھتے اب کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ عمارت میں داخل ہوئے وہاں لڑکیوں کو کہنے لگا اس عمارت کے اندر جس قدر ہتھیار ہیں ان سب پر قبضہ کر لو یہ تم کی حدودیت سے اس لئے کہ یہاں ایک ایک لڑکی کے حصہ میں آتی تھی ہتھیار کے یہ سب تم لوگ اندر جو فائدہ ہتھیار ہوں گے کل باقی لڑکیوں کو سب ہم قید سے لیں گے تو یہ ہتھیار اس میں رات میں کے یونان کا یہ حکم پاتے ہی لڑکیاں فوراً آگے آئیں اور اس عمارت کے اندر ان قدر ہتھیار تھے وہ اس لئے لٹھائے تھے کہ وہ لوگوں کو قلعہ بنا کر آگیا تھا۔

یونان پر یونان پھر بولا اور ان لڑکیوں کو قلعہ کر کے کہنے لگا سب لوگ یہ ہتھیار اٹھا کر اسی عمارت کی طرف چلو جس میں جس قید رکھا گیا تھا اور ان چاروں اور ان کے سوا مرصت بھی اپنے اپنے آگے دھک لڑکیاں فوراً حرکت میں مرصت دور ان چھ علاقوں کو اپنے آگے آگے علاقوں کی طرح دیکھتی ہوئی وہ ان طرف چل دی تھیں۔ یونان اور مرصت بھی ان کے ساتھ ہو گئے تھے

اس عمارت کے دورے پر جا کر یونان نے لڑکیوں کو قلعہ کرتے ہوئے سنا ان علاقوں اور سوا مرصت کو عمارت کے اندر لے جاؤ تھا اس لئے میں یہ کام گاؤں کی وقت ان پر پورا ہوا تاکہ یہاں سے بھاگے۔ یہاں کل پانچ میں مزید حرکت

میں آؤں گا اور پڑاؤ کے اندر جس قدر دوسرے محافظ ہیں میں پر گرفت کرے۔
دوسری لڑکیاں یہاں قید رکھی گئی ہیں ان کی رہائی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔
لوگوں کو بتاؤں گا کہ اس بیگم کیسے کاظم و نسق کس طرح چپے گا۔ اور سہ
بار تھا ہم کی یہ لڑکی یہ جانو تم سب کی سردار ہے تم سب لڑکیوں اس کا کما ہوا
کسی نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھنا وہ سرائی حقدار ہو گی۔ جواب میں ساری قیدی
تجربہ سے اتفاق کیا۔ پھر وہ سرگت اور چہ پہرہ اردوں کو بانک کر عمارت کے اندر
جسیں کچھ لڑکیاں ارد گرد مسخ ہو کر پراپنے گئی تھیں۔ یہ سب کچھ سوچنے سے
لے اپنے پہلو میں کھڑی مادھا کو طلب کر کے کہ۔

دیکھ مادھا اب تو بھی عمارت کے اندر چلی جا۔ آج رات کسی نہ کسی طرح
صبح میں تم لوگوں کی اس سے بہت رہائش کا انتظام کروں گا۔ یہاں کے کسے ہوں
میں داخل ہوئی اور اس عمارت کا دروازہ اس نے بند کر کے اندر سے بند کر دیا
یونان اور کیرش رات بسر کرنے کے لئے سرگت کی قیام گاہ کی طرف چلے گئے۔



دوسری حالت کے حالات دن بدن بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے تھے۔
مشرقی سلطنت کے کئی حصوں پر پوری طرح قابض ہو چکے تھے۔ دوسری وحشی
سلطنتی 'لہار' ایک اور نگر شمالی وحشی قبائل سے جب دیکھا کہ کچھ بے شمار
اٹلی سے حاصل کر رہے ہیں تو وہ بھی گروہ در گروہ اٹلی میں داخل ہوئے اور گروہ
شہنشاہ لویلا کے لشکر میں شامل ہو کر اپنے لئے فائدہ حاصل کرنے لگے تھے۔
لویلا چار سو جالوں پر مشتمل ایک بحری فکڑ بھی تیار کر چکا تھا۔ اس سے
سبکی ایک سارو جیگا کارینا اور دوسرے جڑیوں پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔

یوں بحری تجارت میں رکاوٹ پیدا ہونے لگی تھی اور دوسروں کے مقبوضہ
افریقہ میں تھے وہ بھی خطرے میں پڑ رہے تھے اس موقع پر سلطان مشورہ کے
شہنشاہ ہنسیس نے اپنے پرانے اور تجربہ دار جرنیل جلی ساریس کو طلب کیا اور گروہ
خلاف حرکت میں آنے کے لئے مشورہ کیا۔ دوسری شہنشاہ ہنسیس چاہتا تھا کہ جلی
خود فکڑ کی سپہ سالاری نبھالے اور گاتھوں کے علاوہ دوسرے وحشی قبائل کے علاقے
کرتے ہوئے اسیں اٹلی سے باہر نکال دے لیکن جلی ساریس سے اس کے لئے
طلب کر لی اور ہنسیس کو یہ مشورہ دیا کہ وہ جرنیلوں اور اس کے ساتھی اردو اور

اور ان دونوں کو فکڑ کا سپہ سالار بنا کر گاتھ اور دوسرے وحشی قبائل کے مقابلے
کا ہے کہ وہ اپنے ماضی کے داغ کو دھوئے گی کی کوشش کریں گے۔

جلی ساریس کے اس مشورہ پر ہنسیس نے اپنے دونوں جرنیل یعنی جرنیلوں اور
کر دیا۔ جرنیلوں کو ایک فکڑ دے کر اس نے انہیں اپنے راستے اٹلی پر عود
کاظم دیا جبکہ دوسرے جرنیل اردوان کو بحری بیڑا دے کر سسلی کی طرف کوچ
کاظم دیا۔ جرنیلوں کے ساتھ ہنسیس نے اس کی بیوی اور گاتھ شہزادی متانسیا بھی
میں اس دوران تک متانسیا نے گاتھ راہنماؤں اور سالاروں کے ساتھ پیغام رسائی
کی۔ کہا تھا اور انہوں نے متانسیا کو نہیں دیا تھا کہ وہ گاتھ شہزادی کے
تک نہیں کریں گے۔ بہر حال جرنیلوں اپنے فکڑ کے ساتھ اپنی بیوی متانسیا کو
اٹلی کے جیسا اس کا ارادہ تھا کہ پہلے وہ بغیر جانے والی وادیوں کو وحشی سلانی قبائل
کا سامنا کرے اس کے بعد اٹلی کا رخ کرے۔ جرنیلوں کی بد قسمتی کہ سفر کے دوران
پر موٹی جھار کا حمل ہوا اور وہ مر گیا اور اس طرح یہ تمام گھمبیر عی و دم توڑ گئی۔

جلی ساریس جو بحر مدیترہ کے دشمنوں کے خلاف جنگ کر کے تھک چکا تھا۔ اب
وادی قوس کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ دوسرا عزیز جہاں یہ شخص ایک دستے کی
اٹلی کے فرائض انجام دے سکتا تھا لیکن اس کے لئے کسی بیوی جنگ کے نظم و نسق
وادی شہزادہ آسمان نہ تھا اس لئے ہنسیس نے اسے دوسری فکڑوں کا سپہ سالار نہ
پہنچا جرنیل ہنسیس کے سامنے نہ ہی تھا لہذا اس کام کو سرانجام دینے کے لئے
ایک نیا ہیرو پر جم کے رہ گئی تھی۔

یہ حالات خاصے پریشان کن تھے۔ کامیابی کی امید بظاہر کوئی نہ تھی لیکن ہنسیس ہمارے
لئے تیار نہ تھا۔ اس نے تھینڈ سے ایک بہت بڑا فکڑ تیار کیا۔ فکڑ کی تعداد
تھی جلی ساریس اس فکڑ میں وحشی لہار، ابن اور دیگر افرادوں کے قبائل بھی شامل تھے
فکڑ کا سپہ سالار اس نے نری کو بنایا۔ اس فوج کے پاس سالان بھی غلاما تھا۔
جلی ساریس کی۔ جلی ساریس کا نائب خوریز جہاں کو مقرر کیا گیا تھا۔

دوسری شہنشاہ ہنسیس کے حکم پر نری اور خوریز جہاں اپنے فکڑ کو لے کر آگے بڑھے
مشرقی طرف جانے کے لئے ساحل کے ساتھ ساتھ ایک محفوظ راستہ تلاش کیا۔
انہیں بھی ساحل کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ قباہوں یہ فکڑ دینا چاہتا تھا تو

کے شہنشاہ نوید کو جب یہ خبر ہوئی کہ ایک نیا دوسن فکر اعلیٰ کے شریر بنا ہوا
بڑی برق رفتاری سے اپنا لشکر لے کر دیوتا پہنچ گیا۔

دیوتا سے باہر دوسنوں اور گاتھوں کے درمیان ہوتا جگ ہوئی تھیں۔
جنگ میں گاتھ غلج مند ہو کر نکلتے اور پورے دوسن لشکر کا قتل عام کر دیتے کہ ایک
بھا ہوا تیر نوٹیا کا گناہ جس سے وہ لانا کے دوران دم توڑ گیا۔

بادشاہ کے مرنے سے گاتھوں کی فوج درحالت گشت مکی اور کوئی ان کی
دہری کر کے والا۔ تھا لہذا دیوتا شہر سے باز انہیں گشت ہوئی اور وہ بھاگ کر
اور اعلیٰ کے خلف کلوں میں اسوں نے پناہ لینا شروع کر دی تھی

اس صورت حال میں سری اور خوریر جان سب سے پہلے بڑی تیزی سے
بندرگاہ کی طرف بڑھے جہاں گاتھوں کا غری بیڑا کھڑا تھا۔ سری نے لن پر حملہ
اکثر جہازوں پر اس نے قبضہ کر لیا اور بہت کم جہاز گاتھ اپنے ساتھ لے چا کر
میں کامیاب ہو سکے۔ اس طرح سری اور جان نے ایک طرح سے اعلیٰ کو گاتھوں سے
دلا دی تھی

اس دوران اعلیٰ پر ایک اور مصیبت فوج پڑی وہ یہ کہ سری اور خوریر چلیں
گشت دے کر فارغ ہوئے ہی تھے کہ شمال کی طرف سے وحشی فرینک اعلیٰ پر
ہوئے اور جگہ جگہ تنوں نے خونریز شہر شروع کر دی تھی۔ سری اور خوریر جان
جنوبی اعلیٰ میں سے تھیں شمالی میں قتل و غارتگری کرنے کے بعد فرینک
طرف بڑھے۔

لیکن خوریر جان اور سری کی وحش قسمی اور فرینک کی بد قسمی کہ جنوبی اعلیٰ
موسموں کے اثر کی وجہ سے فرینک کے لشکر میں بیماریاں پھیل گئیں لہذا وہ جنوب
کر شمال کی طرف بڑھے۔ اس موقع سے سری اور خوریر جان سے خوراک کا بندہ اور
وقت فرینک جنوب سے شمال کی طرف بھاگ رہے تھے تاکہ سری بخار سے بچ
سری نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا تعاقب کیا اور ان کا حوب قتل عام کیا۔ پورے
گشت افکار کو ا۔ پس کے اس پار بھاگ گئے تھے۔

اب باقی وحشی لہار قبائل رو گئے تھے جو اکثر و بیشتر اعلیٰ پر حملہ آور ہوتے
لیکن ان سارے قبائل سے سری کے ساتھ جھگڑ کر کے کے بعد اس سے صلح کر
سے اسیں اعلیٰ میں آباد ہونے کی اجازت دیدی تاکہ مستقبل میں اگر پھر بھی گاتھ
ہوں تو یہ لہار ان کی راہ روک سکیں۔ سری کی اس پیش کش پر لہار نے شکر

نہیں آہر ہو گئے۔ اب بھی اعلیٰ کے اس علاقہ کو جس میں لہار آباد ہوئے تھے
پارا جاتا ہے

ت سے خاتمہ سے بحرہم بالکل محفوظ ہو گیا اعلیٰ کے علاوہ سارا دنیا کا ریکا اور
پھر دوسنوں کا قبضہ ہو گیا۔ اب دوسن غری بیڑا ایک بار پھر اعلیٰ سے گذر
اصل پر لشکر انداز ہوئے لگاتار دوسنوں کو پھر وہ پہلی سی طاقت در قوت
فوج کی اس خوبی میں دوسن شہنشاہ ہشیش نے آہستہ آہستہ اعلیٰ کی طرف
کا خیر کیا اور اس کو جابا اس نے مریم سے منسوب کیا۔ مغرب کی طرف
کے بعد ہشیش نے مشرق میں غری کی طرف توجہ دی۔ ماضی میں
کا بیڑا پر ایرانیوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ ہشیش نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ وہ
کے بعد آئے اور اس پر قبضہ کر لے۔ دوسنوں کی یہ ہم کامیاب ہوئی۔ بیڑا پر
اور قبضہ ہو گیا۔ اس طرح ایرانیوں کے لئے اس سہارے میں قابض ہونے کا

نہیں آہر اور مشرقی شمالی قبضہ کی طرف پہنچے گئے اور آوار قوم کے اندر
حکایت کی تبلیغ کا کام شروع کیا یہاں تک کہ آوار قوم کے حاکمان کو تسلیم
حکومت دی گئی تھی۔ یوں دیکھتے ہیں کہ ساحل سے لیکر پھر توہین تک
اور ت مضبوط ہو گئی تھی اور ان علاقوں سے قضیہ میں غلج جنگ پھیلی چلی
کے کامیاب خاصی تھیں اور اس کے لگاتار

خون ریشم پیدا ہونے میں واحد ملک تھا جہاں ریشم کے کپڑے پائے جاتے
تھے۔ شہر سے ہونے والے ہیں پتے ان کا ساتھ اور رہا تھا کہ وہ جہاں
کے لئے کر آئیں اور انہیں شام میں پرورش کریں تاکہ شام بھی ریشم
کی طرح مشہور ہو۔ چونکہ چینی ریشم سے کپڑے ماہ نہیں سے جانے دیتے
سے لانے کے لئے دوسرا راہوں نے ایک عجیب و غریب طریقہ استعمال کیا
انہوں نے بیڑی کی ایک چھری استعمال کی۔ یہ بیڑی چھری اندر سے کھول
وہ ریشم کپڑوں کے اٹھ کر لائے۔ پھر ان اندر کی شام میں پرورش
شام میں بھی جہاں کی طرح ریشم پیدا کیا جانے لگا۔

شہنشاہ ہشیش کے آخری دور میں دوسن سلطنت کو بہت سے جہازات اور
ہماری کڑا پڑا تھا۔ یہ کہ پہلی مصیبت یوں نازل ہوئی کہ وہاں دبا پھوٹی جس
کے اب ہوئے اور اس پر بڑی مشکل سے قابو پایا گیا

دوسری مصیبت بادش کی وجہ سے تھی جسٹین کے آخری دور میں بادش
 ہمیں جن کی وجہ سے بلکان کی داریوں میں غلیظوں کے درجہ سے دور دور تک
 بربادی پہنچ گئی تھی۔

تیسری مصیبت یہ تھی کہ جیسائیوں کا پادش شروع ہونے سے پہلے
 روز تک ڈولے کے مسلسل سخت ہیلے محسوس ہوتے رہے۔ جن کے باعث
 ہمارے میں شگاف پڑ گئے۔ یہاں تک کہ ادا صوفیہ کے گرجے کا گنبد جو بے حد
 مستحکم خیال کیا جاتا تھا وہ بھی گر گیا اور اسے اس قدر خیر کرنا پڑا۔

اپنے آخری دور میں موت سے پہلے جسٹین کی ایک آرزو تھی جو پوری ہو
 جاتا تھا کہ مشرق اور مغرب جیسائی کلیساؤں کے اختلافات ختم ہو جائیں اور ساری
 ایک مذہب کی بنیاد بن جائے اس مقصد کے لئے اس نے پائے دم کی جدوجہد
 اور کوششیں کیں مگر اس کی کوششوں کے خلاف تھے۔

اپنے دور حکومت کے آخری سالوں میں رومن شہنشاہ جسٹین نے تیار
 میں ایک کانفرنس منعقد کی تاکہ جیسائی دنیا میں جو مذہبی رائے امور ہیں ان کا
 جائزہ رومن شہنشاہ جسٹین نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ مذہبی طور پر
 ہو جائیں لیکن اس کا مقصد پورا نہ ہو سکا بلکہ یوں لگتا ہے کہ جسٹین کی
 یہیں بددلی جیسے والی اس کانفرنس میں مغرب کیسے جیسائی رومن کلیسا اور مشرقی
 کلیساؤں کے درمیان اختلافات کی فصیح پسے سے بھی زیادہ وسیع ہو کر رہ گئی

اس کے بعد اچانک رومن شہنشاہ جسٹین کے لئے بنی قبائل کی طرف
 مصیبت اور غمناک واقعہ کھڑا ہوا تھا۔ بنی قبائل اپنے طاقتور ایلا اور خوش
 اپنے اتحادی یجکتی کو قائم نہ رکھ سکے تھے اور ہر قبیلے نے منتشر ہوتے ہوئے
 آزادی کا اعلان کر دیا تھا۔

اسی دنوں بنی قبائل کے سب سے بڑے قبیلے قہری غور نے اپنے سردار
 کی سرکردگی میں کسٹین پر حملہ کر دیا۔ کسٹین پر حملہ آور ہونے سے اس کو
 اور سلاوی قبائل نے بھی قہری غوروں کا ساتھ دیا۔ قہری غور بنوں کے اس
 رومن شہنشاہ جسٹین پر پڑا ہوا۔ آخر سوچ و بچار کے بعد جسٹین نے اپنے
 اور انتہائی تجربہ کار جریش بلی ساریس کو قہری غور بنوں کے مقابلے میں
 دفاع کا دھار دیا

کسٹین سے چالیس میل اور ایک ہفتہ جی اور خاص مشہور دیوار تھی

اور یہ مٹی تھی اور جگہ جگہ اس میں شگاف پڑ گئے تھے۔ قہری غور بنی قبائل ان
 کے شگافوں سے ہاتھ پائے جی تیزی سے کسٹین شری طرف چلے گئے۔

بلی ساریس کو جب کسٹین کے دفاع کا دھار دیا گیا تو اس نے اپنے پرانے
 دھار کے اور شر سے ڈر کر نکل کر ایک گاؤں میں پناہ لیا۔ جو کسٹین شری
 کے قاصد پر تھا۔ بنی قبائل کا مقابلہ کرنے کے لئے بلی ساریس نے جگہ جگہ
 ایک ایک کے علاوہ دوش کر دیئے تھے اور اپنے لشکر کو حکم دیا تھا کہ وہ مسلسل
 چلے جائیں۔ اس طرح اپنی صورت پر لڑائی کے دور سے دیکھنے والے کو معلوم ہوا
 بلی ساریس کے پاس بنی قبائل کا مقابلہ کرنے کے لئے بہت بڑا لشکر موجود ہے

بلی ساریس ایک پرانا کلیس اور انتہائی تجربہ کار جریش تھا وہ بنی قبائل کے ساتھ
 اور سب تجربہ رکھتا تھا وہ جانتا تھا کہ ان دشمنوں کو بیش بہا صلوات دینا تھا کہ کہیں ان
 سے لڑا جسد نہ تیار کر لیا گیا ہو۔ بنی جس وقت کسٹین کی طرف پیش قدمی کر رہے
 تھے اس وقت ایک جنگل میں سے ہو کر جاتا تھا۔

بلی ساریس نے سب سے پہلے کام یہ کیا اس جنگل کے اندر تھوڑا سا جنگل میں سے
 وہاں شاہراہ کے دونوں کنارے اس نے بڑے بڑے تھے بنی قبائل کا لشکر جب
 ان کی طرف آنے کے لئے اس جنگل میں سے گزرتا تو ان پر شاہراہ کے دونوں طرف
 جنگلی حیوانوں کا سہرا مارا گیا تھا۔ اس کے علاوہ بلی ساریس کے سوار جو گھات میں
 بٹے تھے وہ بھی بلی ساریس کی سرکردگی میں گھات سے نکل کر اچانک بنی قبائل پر
 دھڑکے تھے۔

بلی ساریس کے اس اچانک حملے سے لکھوں کے اندر چار سو بنی موت کے گھاٹ اتر
 گئے۔ کچھ بنی آ رہے تھے انہوں نے اپنا رخ موڑنے کوئے راہ فرار اختیار کیا
 اس طرح بلی ساریس نے اپنی فوج سے بنی قبائل کو ہٹا دیا۔ جبکہ وہ
 بلی ساریس نے ایک بار پھر کسٹین کے لئے خطرے کو جل دیا تھا۔ بلی ساریس کا
 ہونے کے لئے یہ آخری چارہ کرنا تھا۔

قہری غور بنوں کے فرار ہونے کے بعد جسٹین شری سے لگا۔ شری سے چالیس میل کے
 پر جو حملہ آوروں کو روکنے کے لئے دیوار بنائی گئی تھی اور جس میں جگہ جگہ
 شری سے شگاف پڑ گئے تھے جسٹین نے اس دیوار کی مرمت کرائی۔ اس کے علاوہ
 کے لئے قہری غور بنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جسٹین نے اسی کی ایک شاخ اٹھان
 کے ساتھ قائم کیا۔ ان کے ساتھ جسٹین کی گھٹ و شہید چار سو ہفت و بیس اور اطری

غور ہوں کہ مشنیں نے اپنی سرحدوں پر آباد ہونے کی اجازت دیدی تھی تاکہ وہ شہر
حملہ آور ہوں کو آئندہ کے لئے روسی سلطنت کے اندرونی حصوں کی طرف بڑھنے نہ دے
مشنیں نے ہمیں تک اتھا نہیں کیا بلکہ اس نے لٹھاریوں کو بھی دعوت دی اور
بھی اپنی سرحدوں پر آباد ہونے کی اجازت دیدی اس کے علاوہ اس نے وحشی قبائل
بھی ایسی ہی دعوت دی اور وہ بھی روسی سلطنت کے سرحدی علاقوں میں آباد ہوئے
طرح سے مشنیں نے اپنی شمالی سرحدوں کو محفوظ کرنے کی اچھی کوشش کی تھی۔

مشنیں اب اس قدر ضعیف ہو گئے تھے کہ نقل و حرکت کے لئے دوسروں کا قوت
یہ رہا کہ اسے قتل کرنے کے الزام میں کچھ لوگ پکڑے گئے جس کے بارے
معلوم ہوا کہ وہ مشنیں کو قتل کرنے آئے تھے۔ تحقیقات پر انہوں نے جان دیا کہ یہ
نئی ساریس کے داروغہ آترک کے ساتھ پر اٹھایا گیا ہے۔ سڑک کا تصور یہ تھا کہ
کو گرفتار کر کے ایک خانقاہ میں بند کیا جائے اور اس کی جگہ نئی ساریس کو دوبارہ
شہنشاہ بنا دیا جائے

مشنیں نے اس بغاوت اور اپنے قتل کے جرم میں نئی ساریس کو قتل کوئی اور
دی پر اس نے اس سلسلہ میں نئی ساریس کی پوری جاتیوں کو سب کر کے بھجائے اب
ہو کہ سات ماہ بعد اس نے نئی ساریس کی یہ پائیاد و بھج کر دی۔ اس کے بعد
شہنشاہ مشنیں نے فیصلہ کر لیا کہ میری وفات کے بعد میرا بیٹا مشن شہنشاہ ہو گا اور
رشتے کو مضبوط کرنے کے لئے مشن نے اپنے بھائی سس کی شادی اپنی ملکہ تیردا
بھانجی صوفیہ کے ساتھ کر دی تھی۔

پھر مشنیں نے زامی برس کی عمر میں وفات پائی اسی برس اس کا مشورہ کرنا
ساراجس بھی فوت ہو گیا۔ مشنیں نے 37 برس تک شہنشاہ کی حیثیت سے رہا۔
حکومت کی تھی۔ دامن اسے اپنا حقیقی حکمران سمجھتے تھے۔ جس نے دونوں کے
انہماک کے آقا کی شان پیدا کی۔ روسوں میں اس کا نام ضرب النمل کی حیثیت اختیار
اور یہی کیفیت اس کے عہد کی بھی ہے۔

روسی شہنشاہ مشنیں کا دور در حقیقت تبدیلِ تعمیر اور انقلاب کا دور تھا۔ جس
مشنیں تعمیرِ شہر میں داخل ہوا تو شہر صرف اینٹوں کی عمارتوں پر مشتمل تھا پہلے
وقت مشنیں روسی شہنشاہ کی حیثیت سے آیا سے رخصت ہوا تو نہ صرف شہر کا
تک سحر سے مزین تھا بلکہ اس نے بالکل ایک یا شہر اور سمندر کے کنارے ایک
سلطنت اپنے پیچھے چھوڑی

م روسی شہنشاہ مشنیں کے جانشین اور بھانجے مشن کی زبان پر تخت پر بیٹھے ہوئے
تھے کہ خزانہ خالی ہے۔ سرحدوں کی حفاظت کے لئے قوت موجود نہیں اور خارجی
سلطنت دشمنوں کے رحم و کرم پر رہ گئی ہے۔ مشنیں ایک شاطری حیثیت سے جوڑ
ایسے وحشی اقوام کو ان کی جگہ پر رکھتا تھا وہ رخصت ہو گیا تو آفت کے اس
دے والا کوئی نہ تھا ہر حال روسی شہنشاہ مشنیں کے بعد اس کا بھائی مشن
شہنشاہ بنا۔



یہ روز صبح ہی صبح حسین و خلیل اور جہسورت، در تھا اس عمارت میں داخل
میں یونان اور کیرش دونوں سماں بڑی سے قیام کر رہا تھا۔ یونان اور کیرش
رات صوبت سے نکل رہے تھے۔ مادھا کو دیکھ کر یونان کے چہرے پر ہلکی ہلکی
خوار ہوئی پھر وہ پوچھنے لگا۔ کیا کوئی غیر معمولی حادثہ رونما ہو گیا ہے جس پر در تھا
نے ہوتے کہنے لگی۔

کیا تو کوئی بات نہیں میں اس نے اتنی تھی کہ اب ہمارا اکھ قدم یا ہو گا۔ اس
یہ اور کہنے لگا۔ اس میں اور کیرش تھوڑی طرف ہی رہے تھے۔ تو اکھ قدم
اس کا بعد وہیں جا کے رہتے ہیں۔ مادھا چپ چاپ یونان اور کیرش کے ساتھ

اس تھوڑی کے ساتھ چلے ہوئے تھے کیوں کی لڑائی کی عمارت کے قریب آئے اس
میں تھیں باہر کھڑی تھیں سوں نے بیکار کپ کے سردار مرحمت اور اس کے
اپنے گھبراہ میں لے رکھا تھا جب یونان کیرش اور مادھا قریب آئے تو لڑکیاں
اس لوگوں کو راستہ دینے لگی تھیں۔ یونان مرحمت کے قریب آیا اور ٹھکرا۔
سے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ مرحمت اب تو مجھے ان عمارتوں کی طرف لے
دھری لڑکیاں قہر کے رکھی چلی ہیں۔ مرحمت اور اس کے گالوں نے جواب
دیا۔ کہا پھر وہ چپ چاپ ایک طرف چل دیئے تھے یونان کیرش اور مادھا اور
اس میں ان کے ساتھ ہوئی تھیں۔ اچانک یونان نے سب کو روک دیا پھر اس
و مخاطب کر کے کہا تم سب ملے صرف آپ لئے ہتھیار اٹھائے ہیں جو ہتھیار تم
نہر دیکھ کر اتنی ہو وہ سب بھی اٹھائے اس پر لڑکیاں بھاگتی ہوئی گئیں اور عمارت
سے سارے ہتھیار اٹھائیں اس کے بعد مرحمت کی راہنمائی میں ایک بار پھر وہ

محرم کر کے اس بیگار کیسپ میں کوں اٹھایا کرتا ہے۔

اس وجہ اس کی یہ تنگدستی کہ بیگاری کا چھوٹے میں آگ میں ہے ہوتا ہے۔
 مانع ہو گیا تھا۔ اس نے عیب سے انداز میں اپنے پہلو میں کھڑی کپڑی کی حالت
 دونوں اپنی سرری قوتوں کو حرکت میں لائے اور اپنی کٹاریاں لڑاتے ہوئے تھے۔
 بھوں کے اندر اسوں نے اس چھ سات لڑائیوں کو موت کے کھٹ اندر دھکا دیا
 اور سرکشی بہ آواز تھے اپنے اس ساتھیوں کے قتل ہونے پر مریت ہی نہیں بلکہ
 مسخ ہوں وہاں جمع ہوئے تھے وہ سم گئے تھے پھر پھانگ ہوا اور جھکنا۔ انداز میں
 دونوں کو مخاطب کر کے کہے گا سو میں تمہیں صرف تھوڑی دیر کی سہلت
 سارے پہنچ قدم آگے چھ لے اپنے ہتھیار میں پر رکھ دو اور اپنے تپ کو یہ
 بصورت بیکر جس طرح گواہ ہے اندر میں نے تمہارے ان چھ ساتھیوں کی
 دی ہیں اس طرح میں او میری یہ ساری ساتھی لڑائیاں حرکت میں آئیں
 محمد ہستی سے نیست و نابود کر کے رکھ دیں گے

بیگاری کا وہ غم یا غم مسخ ہوا سارے آگے بڑھے جس جیسے کی طرف وہ
 اشارہ کیا تھا وہاں انہوں نے اپنے ہتھیاروں اب جسے اس موقع پر پہنچے
 دھکا کی طرف پیسے ہوئے بیگاری نے مارا دیا۔ دھکا اپنی ساتھی لڑکیوں سے
 ہتھیاروں کو اٹھا کر ایک طرف لے جائیں۔ دھکا فوراً ہتھیار ہولی ایک طرف کر
 کہیں پر پھل لڑائیاں اندر آئیں اور سارے ہتھیار اٹھا کر لے گئی تھیں

پھر بیگاری ان سارے خواہوں کو مخاطب کرتے ہوئے بول اور کہے گا کہ
 بعد تمہارا سردار مریت میں بلکہ میں اور میری بھائی ہیں۔ سب کا نام بیگاری
 نام کیرتی ہے اور ہمارے بعد اس بیگار کیسپ کی ملک اور سردار دھکا نام کی ہے۔
 سو جس طرح اس سے پہلے یہ ساری لڑائیاں صحرائے قلا ہاری میں جے والے وہ
 کے اندر تاریل کے چل پھرتی رہی ہیں یا ریت چھل چھل کر سونا چھٹا رہی رہی
 طرح بہ تم یہ کام کرو کے اور یہ لڑائیاں تمہارے نام کی گھرائی کریں گی

بیگاری نہیں تک کہے پڑا تھا کہ ایک لڑکا اس کے چھ اور بڑی ماحول
 میں آئے گا کہ اسی تم مریت کی جگہ ہمارے سردار ہو چکے ہو تو پھر تھوڑی
 سو جس قدر جوں اس وقت تمہارے سامنے کھڑے ہیں وہ سارے لڑکیوں کے
 والے نہیں یہ سارے نام کرنے والی لڑکیوں کی گھرائی کرتے رہے ہیں بلکہ ہم
 اکثر وہ لڑکیوں ہیں جو صحرائے قلا ہاری کے ٹھکانے کو سبالی سبلی کے اوپر جاتے ہیں

اپنی قوتوں کو کرنا تک میں سمجھتے ہیں اور انہیں ماروں کو لڑکیاں نکال نکال کر نکالوں
 میں ہم تو جو وقت مشقت کرے والے لوگ ہیں بہت کم لوگ ہیں جو ان لڑکیوں کی
 لڑتے رہے ہیں اور ان پر ظلم کرتے رہے ہیں اور ان کو سہ تہیز کرتے رہے ہیں
 اور بیگار کیسپ میں کام کرتے رہتے ہیں۔ جو کام ہم سے آج تک لا جاتا رہا ہے اس کا
 میں تک۔ تو معوضہ ملا۔ کوئی اجرت۔ اس کھانے پینے کو ہی ملتا رہا۔ ہم خود اس
 کی طرح جے اس اور مجبور ہیں۔

اس وجہ اس کی یہ تنگدستی کہ بیگاری کا چھوٹے میں آگ میں ہے ہوتا ہے۔
 مانع ہو گیا تھا۔ اس نے عیب سے انداز میں اپنے پہلو میں کھڑی کپڑی کی حالت
 دونوں اپنی سرری قوتوں کو حرکت میں لائے اور اپنی کٹاریاں لڑاتے ہوئے تھے۔
 بھوں کے اندر اسوں نے اس چھ سات لڑائیوں کو موت کے کھٹ اندر دھکا دیا
 اور سرکشی بہ آواز تھے اپنے اس ساتھیوں کے قتل ہونے پر مریت ہی نہیں بلکہ
 مسخ ہوں وہاں جمع ہوئے تھے وہ سم گئے تھے پھر پھانگ ہوا اور جھکنا۔ انداز میں
 دونوں کو مخاطب کر کے کہے گا سو میں تمہیں صرف تھوڑی دیر کی سہلت
 سارے پہنچ قدم آگے چھ لے اپنے ہتھیار میں پر رکھ دو اور اپنے تپ کو یہ
 بصورت بیکر جس طرح گواہ ہے اندر میں نے تمہارے ان چھ ساتھیوں کی
 دی ہیں اس طرح میں او میری یہ ساری ساتھی لڑائیاں حرکت میں آئیں
 محمد ہستی سے نیست و نابود کر کے رکھ دیں گے

بیگاری کا وہ غم یا غم مسخ ہوا سارے آگے بڑھے جس جیسے کی طرف وہ
 اشارہ کیا تھا وہاں انہوں نے اپنے ہتھیاروں اب جسے اس موقع پر پہنچے
 دھکا کی طرف پیسے ہوئے بیگاری نے مارا دیا۔ دھکا اپنی ساتھی لڑکیوں سے
 ہتھیاروں کو اٹھا کر ایک طرف لے جائیں۔ دھکا فوراً ہتھیار ہولی ایک طرف کر
 کہیں پر پھل لڑائیاں اندر آئیں اور سارے ہتھیار اٹھا کر لے گئی تھیں

گئی۔ اس پر مارتھا ایک بار پھر اس سے پتہ چکی اور اس کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد وہ اور گئے۔

یہ مارتھا میں بھی تمہارے فیصلے کے سامنے سر جھکاؤ ہوں۔ جب تم میرا انتخاب کر لیں تو میں اپنی ذات پر فخر کروں گا تم نے میرا انتخاب کیا ہے۔ دیکھ تو اپنے سب مل ساری لڑکیوں اور جوانوں کے جوڑے بنائیں۔ اس کے بعد میں اور تم رشتہ ارہانہ بن جائے گی۔ اس کے بعد مرحلت کے حضور پر یونانی کیرش اور مارتھا حرکت کرے گی۔ اور اس سب لڑکیوں اور مردوں کی انہیں میں شادیوں کرا دی گئیں تھیں۔ چلے گئے۔ جسے میں وہ لڑکیاں تھیں جس میں لے کر مردوں کی تعداد کچھ کم پڑی تھی۔ اب بعد ایک کو ابادت دہی گئی کہ وہ اپنی اپنی بیوی کے ساتھ اپنی اپنی رہائش گاہ پر ہو رہے۔ کام کاج کے سلسلے میں پورے پکار کیسپ میں جس دن کی چھٹی کرا دی گئی

اس کے بعد ان تمام یونانی نے مارتھا کو اپنی زوجیت میں شامل کر لیا تھا۔ مرحلت دوم میں جس وقت تک کر رہی تھی وہ ساری نے شادی شدہ خواتین میں تقسیم کر دی تھی۔ اس طرح اب سب جوڑے مل کر کام کرے گئے تھے۔ یونانی کیرش اور یونانی کیرش کے لیے تھے۔ اس طرح اس پکار کیسپ کا حوالہ ایک طرح سے گھڑی ہو رہا تھا۔



یہاں کے بادشاہ لوئیروان کے عہد کے دو بڑے واقعات ہیں۔ پہلا یہ کہ لوئیروان نے اپنے دور میں اس کے ایرانی سلطنت میں شامل کر لیا۔

لوئیروان کے دور کا عربوں کی سرزمین میں دو سرانسم ہیں اور بین الاقوامی واقعہ یہ کہ اس نے صلیبیانہ عہد، مسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ جس کی تقسیمات سے مقدس ہو چکا تھا۔ اس نے مصلحتی ایران میں دوش کا دیالی کے عباسی املاک پر چم کرانے کا

صور کی ولادت کی رات کہتے ہیں کہ مملکت ایران میں شدید زلزلہ آیا۔ جس سے اس کے محل کے چوہے نکلے گر پڑے۔ ایران کی مقدس آگ جو ایران کے آتش میں ایک ہزار سال سے جلتی آتی تھی، آگ بجھ گئی تھی اور ایران کا دیوانہ سدا ہو گیا تھا اس کے علاوہ ایرانی آتش پرستوں کے سب سے بڑے معبود جسے معداں کہتے تھے اس نے ایک جواب دیکھا کہ عربوں کے لوٹ اور گھونٹوں نے دیوانے عہد

لڑکیوں کو جمع کیا پھر وہ ان سے صلاح مشورہ کرنے لگی تھی۔

تھوڑی دیر بعد مارتھا بھی اپنی اپنی یونانی کے قریب کھڑی ہوئی اور اس نے ساری لڑکیاں ان مردوں سے شادیاں کرنے پر تیار ہیں وہ خوش ہیں کہ وہ سب کھانڈے ان کے اپنے گھر ہوں گے اور جو وہ محنت اور مشقت کریں گی اس کا سب ملے گا۔ اس پر یونانی ہر اور کہنے لگا۔ دیکھ مارتھا ان ساری لڑکیوں کی شادیوں پہلے میں تمہیں موقع دیتا ہوں کہ تم اس سارے جوانوں میں اپنے لئے کسی مرد کا جس سے تم شادی کرنا پسند کرو گی۔ اس پر مارتھا اپنی اور کہنے لگی میں تو اپنے لئے ایک مرد کا انتخاب کر چکی ہوں۔ اس پر یونانی نے بڑے جتن سے مارتھا سے اپنے لئے کس مرد کا انتخاب کر چکی ہو اس پر مارتھا کچھ جھکی شرمائی پھر اس نے انہوں سے یونانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ میں تو آپ کو اپنی زندگی کا ساتھ دے رہی ہوں۔

مارتھا کا یہ جواب سب کو یونانی ایک دم گھبراہٹ سے مارتھا اسے ابھی تک انتہا سے دیکھ رہی تھی اس موقع پر یونانی نے مارتھا کو اپنے پاس میں کھڑی کیرش کی طرف کیرش کے یوں پر حوصلہ دار اور بڑی گھٹن سزا دے تھی۔ یونانی ہر اور کیرش کے ہر کے پوچھے گئے۔

دیکھ کیرش تو سن رہا تھا کہ جواب سننا اس پر کیرش نے ایک دم ہر وقت یہی گئی آپ کو مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں میں مارتھا کا جواب میں چکی ہوں وہ کہتی ہے ہر لڑکی اس بات کا حق ہے کہ وہ اپنے لئے اپنے یہیں کا ساتھی ہے آپ کو اپنی زندگی کا ساتھی چن بھی ہے تو اس میں اس نے ہر غلطی نہ کرے۔ اس بات کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میں آپ کی بیوی ہوں اور کوئی شرم اپنے مرد کی دوسری بیوی کو پسند نہیں کرتی نہیں میں مارتھا کو خوش آمدید کہتی رہ گھٹی ہوں کہ ہم دونوں مل کر آپ کی بہ طور پر خدمت کر سکیں گی۔ کیرش نے اس پر مارتھا اس کی خوش اور بے کا ہوئی کہ بھاگ کر وہ کیرش سے پتہ چکی تھی اس سے کیرش کی پیشانی کمال منہ چوم لیا پھر وہ کہنے لگی

کیرش میری بن تم عظیم میں عظیم تر ہو۔ مجھے تم بھی لڑکی سے بچتا۔ جواب کی توقع تھی۔ دیکھ کیرش میری سن تمہاری طرف سے ابادت مل جائے گی ہے کہ یونانی میرے ساتھ شادی سے انکار نہیں کریں گے اس پر کیرش کہنے لگی مارتھا میری بس اگر یہ انکار کریں تب بھی میں ان کو تمہارے ساتھ شادی کرے

مجبور کر کے مغربی ایران کو روک دیا ہے۔

معبداں کے اس خواب سے نوشیرواں کو اٹھ کیا گیا۔ نوشیرواں کو شادی محل نگاہوں کے کرنے اور معبداں معبد کے خواب اور مقدس جنگ کے خاموشی کا حال سن کر پریشان ہوئی۔ چنانچہ اس نے صافی قبیلے کے ایک عرب عیسائی کو اپ طلب کیا اور اسے شام کی سرزمین میں دیگناہوں میں رہنے والے ایک لاکھ کی طرف کیا تاکہ معبداں کے اس خواب کی تعبیر حاصل کرے۔

وہ لاکھ خودیوں کا احوال بتانے میں بیجا اور تجربہ کار تھا۔ صافی قبیلے کے عرب لاکھ کے پاس جب پہنچا اور اسے معبداں کا خواب کہا تب اس عرب لاکھ نے سچے ہوئے کہا۔

نوشیرواں کے محل کے چارہ نگاروں کا گونا گونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس تعداد کے برابر یعنی چودہ بادشاہ متحد حکمران رہیں گے۔ ان کے بعد سلاوی وادی میں تو نہیں جمع ہوں گی اور ایرانیوں کو مطلوب کرتی جائیں گی اور اس کے بعد وہ پاک ہو جائے اور ہو کر سب گاہ۔

نوشیرواں کو لاکھ کی پیش گوئی سنائی گئی تو اسے سخت رنج ہوا۔ یہ خیال برداشت سے باہر تھا کہ سامانیوں کی عظیم حکومت ختم ہو جائے گی۔ صرف ایک اس کی قسمل ہوئی تھی کہ اس کے بعد کم از کم چودہ بادشاہ اور گروہیں گے۔ سامان و پسرے بادشاہوں نے تیس سو بیس سالہ حکومت کی تھی۔ اس کی حکومت کا چالیس تھا۔ چودہ ہائی کے چودہ بادشاہوں کی مدت حکومت کا اندازہ لگا کر وہ مغلشیں ہیں اس وقت یہ ہوں جاتا تھا کہ یہ چودہ بادشاہ صرف تیس سال ہی حکومت کریں گے۔ نوشیرواں کے بعد حکومت ہی میں اس کے بیٹے اوش داد سے حادثہ کروں۔ یہ عداوت بعد ہی فرد کر دی گئی۔ ایرانی قانون کے مطابق دہائی کی سزا تو قتل تھا۔ نوشیرواں نے اپنے اس بیٹے کو قتل نہیں کیا بلکہ اندھا کر دیا تاکہ وہ جانشین کے قابل رہے۔

اس کے علاوہ نوشیرواں نے درشتی خاندان سے اچھا سلوک کیا۔ اگر اس نے حرکت کا خاتمہ ہو سکے اس کا وہابی سورج اس کے لئے چمک نہ تھا۔ بہر حال بات یہ بتاتا تھا کہ مذہب کے معاملے میں وہ حمایت فراخ دل تھا۔ وہاں کے اسے جیسے جیسے مدد لینے میں کوئی دیر نہ تھا۔

پتہ دور حکومت میں نوشیرواں نے عیسائیوں و مذہبی تہذیب کی ترویج بھی کی۔

اس جیسے جیسے کی تہذیب کا یہ اثر تھا کہ خود بادشاہ کے بیٹے انوشیرواں کو تاراج کرنے کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ عیسائیت نہیں کر لی تھی۔ نوشیرواں نے اپنے اور کے شروع ہی میں قومی تعلقات کی طرف توجہ کی جو مزدک کے پیروں کی دست سے ہوئے تھے۔ نوشیرواں نے حکم دیا کہ اشتراکیت کے نظریے کے مطابق جو مزدکیوں نے غصب کر لیں تھیں وہ ان کے مالکوں کو لوٹائی جائیں۔

اس نے یہ بھی کہا کہ مزدکیوں کی جائیداد کا کوئی وارث نہ ہو اسے فروخت کر دیا۔ اس سے جو رقم حاصل ہو اسے طاع عامہ کے کاموں میں صرف کر دیا۔ جن نے تہذیب کے بعد میں لوگوں کو رک پر نہایت تھا اسی حکم دیا کہ اس کی صفائی کریں۔ اس وقت سے دور ان بارے میں گئے تھے اور ان کے ہمدان نے ان کی پرورش کا انتظام کیا۔ ان کی کئی شہی اخراجات سے شہروں کو اس کا سلسلہ بھی شروع کیا۔

نوشیرواں بیجا چارہ قتلہ طاع کی بے حد قدر کرتا تھا۔ اپنے ولی عہد شہزادہ ہرمز کی طرف سے اس کا حکیم ہرمز کے علم و فضل کا شہرہ تھا تو اس نے دربار میں بلا کر۔ نوشیرواں کے دربار میں پہنچا تو نوشیرواں نے اسے اپنے بیٹے ہرمز کی طرف دیا اور اس کی قدر و حرمت میں دینی عقیدہ رکھ کر یہاں تک کہ ہرمز کو اس نے وزارت کے عہدے پر فائز کیا۔ اس منصب جلیلہ کو ہرمز نے بڑی حوصلہ سے نبھایا۔

نوشیرواں کے زمانے کی بیشتر اصلاحات ہرمز کی فہم و فراست کا ہی نتیجہ تھیں۔ انسانی دانش سداً عاشق اور غافل تھا۔ اس کی دانش مودی سے متعلق ایک حکایت ہے۔

میتے میں ایک دور نوشیرواں کے دربار میں بہت سے علماء جمع تھے انیس علیٰ غیر ملکی تھے۔ اس اجتماع سے ایک روز نوشیرواں نے ایک سوال پیش کیا کہ دنیا میں سب سے دانشور کی وجہ کون سی ہے۔

نوشیرواں کے اس سوال کے جواب میں ایک ایرانی فلسفی اٹھا اور کہنے لگا سب سے دانشور وہ ہے جس کے ساتھ معنی بھی ہو۔

یہ جندوستان فلسفی اپنی جگہ سے اٹھا ہوا اور کہا کہ سب سے دانشور کی بات نیازی کے ساتھ مغلشیں بھی ہیں۔

یہ حال غلبہ فلسفوں نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔ آخر میں ہرمز اٹھا اور جواب دے گا کہ انسان کی سب سے بڑی دانشور ہے کہ موت نظر نہ رہی ہو لیکن ساتھ ہی

اسے یہ فہم ستائے کہ اس نے کوئی نیک کام نہ کیا۔ بزرگ کا یہ جواب سب ملایا۔
اور عراج حسین پیش کیا گیا۔

نوشیروان کے عہد میں سلطنت دہلا میں مذہبی تعصب چھایا ہوا تھا۔ جبکہ
مذہبی رواداری کی شہرت تھی۔ امتیاز کا مدرسہ جب سکین نے مذہبی تعصب کی
کڑوا دیا تو امتیاز کے مات بڑے بڑے اور نامی علموں نے نوشیروان کے پاس
میں پناہ لی۔ نوشیروان نے حمایت فرمائی سے ان کا حیر مقدم کیا اور ان کی جی
کی۔

اپنے دور حکومت میں نوشیروان نے طب کی طرف بھی بڑی توجہ دی۔
نوشیروان کا ایک حبیب تھا جسے نوشیروان نے ہندوستان جانے کی ساری سہولت
پہنچائی تھی۔ یہی حبیب ہندوستان کی شہر آفاق کتب خانہ و من لایا تھا۔ اس
نوشیروان بہت خوش ہوا اور اسے پہلی زبان میں ترجمہ کرنے کا حکم دیا۔ یہ کہ
نوشیروان نے برہڑا کے ہی سپرد کیا تھا۔ برہڑا نے یہ کتب شکرت برائے سے پس
میں ترجمہ کر دی اور اس کا نام قیمت و من رکھا۔

طب کی یہ کتب کلیہ دہلا کے ہندوستان سے ایران آئے۔ ان کے حلقہ میں
دستاویز تذکروں میں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک مشہور اور معروف
واقعہ جان کیا جاتا ہے جو کچھ یوں ہے۔

کتنے ہیں کہ نوشیروان کے دربار سے ایک س میں طبیب واسطہ تھے۔ ان میں
کے علاوہ دوسرے اور ہندی بھی تھے۔ ان میں ایک نامور طبیب برہڑا بھی تھا۔

اس برہڑا نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ ہندوستان کے پہاڑوں میں ایک
جاتی ہے جو مردوں کو زندہ کر دیتی ہے۔ برہڑا کو یہ ترنہ ہے جسے رکھتی تھی کہ
طرح اس بولی کو حاصل کیا جائے اور اسے ہی لوح انہوں کے لئے استعمال کیا
جاتا تھا کہ جسے بھی بن چڑے وہ یہ بولی حاصل کرے۔

(1) آخری صدی عیسوی میں جہد مقد نے پہلی اور دوسری صدی عیسوی میں
اس نے اس کا ترجمہ قلم و دھ کے نام سے بنایا۔ اسے پیش کردہ۔ اس کا
عہد میں اس نے شہر دہلا کے نام سے لکھی تھی۔ اس کا ترجمہ ان کے ہندوستان
شہر اس کا۔ اس کا ترجمہ دہلا کے نام سے لکھی تھی۔ اس کا ترجمہ دہلا کے
ہندوستان میں اس کا ترجمہ دہلا کے نام سے لکھی تھی۔ اس کا ترجمہ دہلا کے

نے اس بولی کا ذکر ایران کے شہنشاہ نوشیروان سے کیا اور ہندوستان جانے کی
دی کہ اس بولی کو تلاش کر کے ایران لا سکے۔ ہوشاہ نے اسے خوشی اجازت
مانا۔ طریقہ کار کرنے کا بھی حکم دیا تھا۔

یہاں سے لکل کر ہندوستان کے پایہ تخت پہنچا تو نوشیروان کا مرسلہ اس نے
راجہ کو دیا تو راجہ نے اسے خوش آمدید کہا اور پہاڑوں پر سے بولی دریافت
لے کر لایا۔ اسے لکھی آستیاں لگی پڑا کر دیں۔

دہلا کے نامی ہندو اور طرح طرح کی تخلصیں لکھیں اور پھر بھی بولی ہاتھ نہ آئی
تو ان پریشان اور غمزدہ تھا کہ کیسے اور کیونکر کام ہو کر بادشاہ کا سامنا کرے گا
لیا۔ بادشاہ کو دکھائے گا۔

اس نے ہندوستان کے سب سے بڑے اور ذہنی ترین طبیب کا پتہ پوچھا۔ جب
پتہ چلتا آیا تو برہڑا اس کے پاس گیا۔ اس کتاب کا ذکر کیا جس میں مردے زندہ
کرنے کی بولی داخل اس سے پڑھا تھا۔

اس سے یہ احوال سن کر برہڑا طبیب مسکرایا۔ پھر کہنے لگا آپ اس حکایت کے
طبیب کو نہیں پہنچ سکے یہ قدیمی بزرگوں کی ایک رمز ہے۔ پہاڑوں سے مراد علماء ہیں
جو زندہ کرنے والی بولی ان علماء کے اقوال ہیں اور مردوں سے مراد جاہل مراد ہیں۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ دانا لوگ اپنے چند نصائح سے جاہلوں کی تربیت کرتے ہیں
جو ان کو زندہ کر دیتے ہیں۔ اس حکیم نے برہڑا کو یہ بھی بتایا کہ چند نصائح کی یہ
دست سے حاصل ہو سکتی ہے نہ ہندوستان کے راجہ کے خزانے کے علاوہ اور
کچھ بھی دستیاب نہیں ہے۔

برہڑا نے سن کر مطمئن ہو گیا کہ پھر ہندوستان کے راجہ سے استدعا کی کہ کلیانک دست
حاصل کرنے کی اجازت دی جائے۔

راجہ نے جواب دیا کہ نوشیروان کے پاس خاطر سے صرف اس شرط پر اجازت دی
ہے کہ اسے آپ سرکاری نگرانی میں پڑھیں اور مطلب اخذ کریں۔ برہڑا اجازت
دے کر آیا اور ہر روز دربار میں حاضر ہوا۔ کتاب کا مطالعہ کرتا اور اس کا مفہوم یاد کر
لیا۔ وہ دیکھیں اپنی قیام گاہ میں آتا تو اسے اسطہ تحریر میں لے آتا۔ یہاں تک کہ
محل ہو گئی۔ اور آخر برہڑا ہندوستان کے راجہ سے رحمت لے کر واپس ایران

نوشیروان محل و انصاف میں بھی اپنا جواب میں رکھتا تھا اگرچہ برہڑا مردوں کو

اس کے بدل کے بارے میں اتفاق نہیں وہ اسے خالص سفاک اور مہار لکھتے ہیں۔
حقیقت ہے کہ انہوں نے دشمن کی حیثیت سے اسے دیکھا اور جانبدار مورخوں نے
اسے اس پر خیال آرائی کی۔

اس کے برخلاف تاریخ نے اسے عادل کا لقب دیا اور تاریخ کے صفحات میں
کسی کو ملتا ہے اس کا کوئی نہ کوئی تاریخی پس منظر ضرور ہوتا ہے۔ علاوہ شرق نے مذہب
واقعات بیان کئے ہیں جس سے اس کے عادل و انصاف کا پتہ چلتا ہے۔

کتنے ہیں نو شیردان نے اپنے محل میں ایک گھنٹی لٹا رکھی تھی۔ جس کے باوجود
دیکھتے ہی دیکھتے اس نے رعایا کو اس کے مصلحت سے شکایت کرنے کے لئے
پرگھنٹی بجاتے۔

نو شیردان کو جب دوسروں نے مقابلے میں فتح ملدی ہوئی تو اس نے مختلف حکمران
سیلوں کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ ان سیلوں میں درخشاں کا سفیر بھی تھا۔ دوسرے
بلوچ شاہی محل کو دیکھ کر اس نے بڑی تعریف اور تحسین کی۔ لیکن محل
میں کچھ ٹیڑھا پن اس نے رعایا کو اس کے مصلحت سے شکایت کرنے کے لئے
پیش کیا۔

اس پر دوسرے سفیر کو بتایا گیا کہ جس جگہ ٹیڑھا پن ہے یہاں محل کی تعمیر
ایک پڑھیا کا مکان تھا اور وہ بلوچوں کو تحسین دلانے کے لئے فوجت کرنے پر تھا۔
نو شیردان نے زبردستی اس کے مکان کی زمین نہ لے لی تھی اور حکم دیا کہ اس کی زمین
دی جائے جس سے یہ گوشہ غیر مناسب ہو گیا۔

یہ جواب سن کر دوسرے سفیر بے حد حائر اور حیران ہوا۔ اور کہنے لگا یہ غیر مناسب
مقام مصلحت سے کبھی زیادہ طور پر مصلحت ہے۔

اس کے علاوہ بھی مورخین نے بہت سے واقعات اور حکایات نو شیردان سے
لکھی ہیں۔ جس سے اس کے عادل و انصاف کا پتہ چلتا ہے۔ یہ کہ اس نے
کسی قدر بلی کر دیں اگلے وقتوں میں بغاوت۔ نزاری اور میدیں جنگ سے فرار ہوا۔
مذا فوری موت ہوئی تھی۔ راہزنی دھاری اور علم و حکم کرنے پر سخت جھلسی
جائی تھیں۔ شہنشاہ نے اسے جرائم کے لئے پتے کی نسبت بہتر قوانین نافذ کئے۔

نو شیردان سے پتے ہوئے مصلحت سے بڑھ جاتا تھا اس کو بلا تھیں فوراً قتل
جائے تھا بلکہ نو شیردان نے حکم دیا کہ ہرگز کو قتل ایک ماہ حالات میں رکھا جائے۔
جیسے میں خلاف مذہب اس کو مہلت دیتے ہیں۔ اور اس کی اور یہ اس۔

کو منع کریں۔ اگر وہ اپنی غلطی کو مان لے اور توبہ کرے تو اسے آزاد کر دیا
ن۔ اگر وہ ضد اور تکبر سے اپنی بات پر اڑا رہے تو پھر اس کے بعد اسے قتل کر دیا۔

سلطنت میں زراعت کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ نو شیردان نے اس پر بھی توجہ دی۔
اس کی اصلاح کے لئے اس نے کاشتکاروں کو اچھا سچ مہیا کرنے کا انتظام کیا۔ نخل
بازی کے اوزار انہیں مہیا کئے۔ آبیاری کے ذرائع کو بہتر بنایا۔ نو شیردان نے حکم
دیا کہ جس چھ بھڑ میں ایسی زمینیں ہوں چاہئے جس میں کاشت نہ ہو۔ جس زمین کا
میں اس کی کاشت کا انتظام حکومت کرے اور یہ بھی حکم دیا کہ کوئی شخص اگر
بے کاشت زمین سے کاشت نہ کرے تو اسے شہنشاہ سے قرض دیا جائے۔

کاشتکاروں سے جس طرح نکلنا چاہتا تھا وہ ان کے لئے تکلیف دہ تھا۔ حکومت کو
میں وصول کرنے میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ نو شیردان کے باپ تاد کے
میں کاشتکاروں کو بچی ہوئی فصل کو ہاتھ لگانے کا اختیار نہ تھا۔ وہ سرکاری کارندوں
کو دے دیتے تھے کہ وہ اگر سرکاری حصہ وصول کر لیں تو وہ فصل ختم کر دیتے۔

میں میں آسپاں پیدا کرنے کے لئے پہلے قبوی نے توجہ دی تھی لیکن موت نے
اسے نہ ہی تھی۔ آخر نو شیردان نے تخت نشین ہوتے ہی حکم دیا کہ قبوی کی وصیت
میں رعایوں کی پکائش کرائی جائے اور جس کا حصہ لینے کے بجائے کاشتکاروں سے
ان کے مطابق نقد رقم وصول کی جائے۔

یہ کام بہت جلد ہی مکمل ہوا۔ بلکہ ان کے ذریعے اس کی تکمیل ہوئی۔
یہ شرمیں متعدد ذیل مقرر ہوئیں۔

نیزوں اور جونی حسب یعنی دو ہزار پانچ سو اسی گز۔ سالانہ ایک درہم۔ انگوڑوں پر
بے آٹھ درہم۔ ہارے پر فی حسب سالانہ سات درہم۔ چاروں پر فی حسب سالانہ
بے چار ایرانی انگوڑوں کے درختوں پر یا 6 اور سی انگوڑوں پر چھ درہم۔ لکھوں کے
پر سالانہ ایک درہم۔ ان کے علاوہ ہائی ہر قسم کی پیداوار کا مکان معاف کر دیا۔
ان کے درخت جو اوپر اوپر بکھرے ہوئے تھے ان پر بھی لگان اس نے معاف کر دیا۔

ایران کے شہنشاہ نو شیردان کا دربار بھی قابل دید اور ایک جگہ تھا۔ کہتے ہیں کہ
وہ قلعہ کسی کے ہال میں ہوتا تھا۔ وہ پتھر کی لوگوں کا ایوان کی ڈیڑھ میٹر
میں۔ نہایت نرم قابی پچھا۔ حالت۔ ان دونوں کے بعض حصوں پر بھی قابس

دو آدمی کا جتنا حصہ نکلا وہ جاتا اس کو قصوروں سے سبھا جاتا۔ جو نوشیرواں سے رومن قصوروں نے ملکی قصں جن کو قصر شیشی لے نوشیرواں کے دربار میں۔

اس قصیروں میں محمد مصباحی کے ہاشم کا محاصرہ اور اس وراثت کے خطرہ سے بچنے کے لئے اس شہر کے ارد گرد ہائیکس تھیں۔ نو شہزادوں کو اس قصیروں میں اس طرح رکھا تھا کہ ہر لباس پہنے جس گھوڑے، سوار اور اس کے درویشوں کی صفوں کے لئے گزروا ہے۔ شاہی تخت ہال کمرے کے سرے پر پردے کے نیچے رکھا جاتا تھا۔ اس سلطنت اور حکومت کے نقلی صحنہ اور پردے سے ضرور غافلے پر جا گر جیتے ہوئے تھے۔ درباروں کی جماعت اور دوسرے ممتاز لوگوں کے درمیان ایک جنگلہ حائل رہا۔ پھر ایسا ہونا کہ اچانک پردہ الٹا تو ششماہ تخت پر بیٹھے دیکھنے کے لئے سے سارا دار درخت کے پیش بال لباس پہنے جلوہ گر نظر آتا تھا۔

شای نایج جو سولے اور پانچری کا بنا ہوا تھا اور زمرہ۔ پاخت اور موتی۔
مرصع تھا بادشاہ کے سر کے اور چھت کے ساتھ ایک سوئے کی رنج سے دکھا رہتا تھا۔
قدر بادیک تھی کہ جب تک تخت کے قریب ہو کر نہ رکھا جائے تھرن آتی تھی۔
اگر کوئی شخص دور سے دیکھتا تو یہی کہتا تھا کہ تان بادشاہ کے سر پر رکھا
لیکن حقیقت میں وہ اس قدر بھاری تھا کہ کوئی انسانی سر اس کو ٹھہری نہیں سکتا
لئے کہ اس کا وزن تقریباً "ذوالی من کے قریب تھا۔

دربار ہال صحت پر ایک سہ پچاس روشتہ ان تھے جس کا قطر 12 سے 15 پتلی تھا۔ ان میں سے جو روشنی چمن چمن کر اندر داخل ہوتی تھی۔ تو اس کی پراسرار سی جو خاص پہلی مرتبہ اس دعب و جہل کی کیفیت کو دیکھا تو وہ حیرت زدہ ہو کر رہ جا رہا تھا۔ جب دربار ختم ہو جاتا اور بادشاہ اٹھ کر چل جاتا تو تاج اسی طرح لٹکا رہتا تھا تاہم اس کا ایک کپڑا لپیٹ دیا جاتا تھا تاکہ اس پر گرد نہ پڑے۔

ابھی لوگوں کو دربار میں آنے کی اجازت نہ تھی۔ دربار تو درکنار وہ یہ بھی نہیں
 دیکھ سکتے تھے کہ براہ راست پایہ تخت کی طرف - ٹھیکیں۔ جو کوئی غیر ملکی یا ابھی پایہ تخت
 کی طرف آتا اسے اطراف کے مشہور میں پانچوں طرف کے لئے روک لیا جاتا۔ اس سے
 دماغ کی طرف آنے کی اجازت ہوتی تھی۔

نوشیروان نے اپنے مد حکومت میں اپنے فطرت کی بہتری اور اصلاح کی طرف

ہی۔ اس سے پہلے عام قاعدہ یہ تھا کہ نیچے درجے کے لوگ جو بدنام فوج میں تھے بلا کے نام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں اسلحہ اور لباس بھی اپنے پاس سے منیا کرنا تھا۔ نو شیردان نے یہ طریقہ بدل دیا جو لوگ بدنام ہوتے ان کو گھوڑے اور انتھیر منیا دیتے تھے۔ اس کے علاوہ اس نے ان کی ہاتھوں، گھڑا، بھی مقرر کی۔

نوشیروان نے اپنی مملکت کو چار حصوں میں تقسیم کیا۔ پہلے حصے میں افراسان تھا۔
 میں غلام مستون۔ ذابستون۔ سیدستان کے علاقے شامل تھے۔

دوسرے حصے میں میڈیا تھا جس میں رہے۔ ہوج۔ لہلوہ۔ دیور۔ کمان شاہ۔
حاج۔ دکن۔ لاش۔ ابرو۔ زنگن۔ آر میڈا۔ آور بائی جاں۔ جرجاں۔ اور طبرستان کے
بے شامل تھے۔

تیرے سے میں۔ دے کہ۔ اور جوستان شامل تھے جب کہ چوتھے سے میں
میں سے میں۔ کاکا اور شام اور دو میں سرحدی علاقے بھی شامل تھے۔

نوشیروان سے پہلے سارے لشکروں کا ایک ہی سپہ سالار ہوتا تھا لیکن نوشیروان نے
میں تبدیلی کی۔ نوشیروان نے وہ عہدہ منسوخ کر کے چار عہدے مقرر کئے۔ یعنی ایک
سالار۔ مشرقی سپہ سالار کہلاتا تھا اس کے پاس خراسان، سیستان اور زابلستان وغیرہ
بیرون تھے۔ دوسرا جنرل سپہ سالار جس کے ماتحت فارس، تور، خوزستان کی۔ تیسرا ملل
سالار جس کے تحت ہرات سے لے کر دکن سلطنت تک کا علاقہ تھا۔ چوتھا شمالی سپہ
سالار جس کے ماتحت مہندیا نود گور ہالی جان کی فوجیں تھیں۔

نہیر داگ کی ملکیت کا پتہ۔ تخت میسوں جسے عرب مورخ ماش لکھتے ہیں۔ میسوں
مصل وہ شہروں کا مجموعہ تھا۔ جس کی دور سے عربوں نے اسے مدائن کا نام دیا۔ حد
دہان کی آخری حدی میں میسوں سات شہروں پر مشتمل تھا۔ عرب اور ایرانی مصلوں
دور سے وہ شہروں کے سوا باقی سب پر ہمارے چلے گئے۔

ہر حال بڑے شہر دو تھے ایک بیسویں اور دوسرا دھند اور شیر پور پلے جلایا کے نام سے مشہور تھا۔

میسینوں دریا کے وسط کے مشرقی کنارے پر اور دوسرا (سیوکیہ) مغربی کنارے پر۔ دونوں شہر ایک ہی کے ڈیمے میں ہوئے تھے۔ شہر پر دو ٹم نے ایک اور پل بھی بنایا۔ تاکہ ایک آلے والوں کے لئے اور دوسرا جانے والوں کے لئے استعمال ہو۔ یہ دونوں شہر بہت مضبوط تھے ان کے ارد گرد دیواریں تھیں۔ میسین کے

صحت دائرے کی دیوار بھی جس پر پہنچ جائے تھے اس کے آثار اب بھی

کچھ پتھر اٹھا لیا تھا اور یہ دونوں چیزیں اس نے اس دیوار سے قریب رکھ دیں تھیں۔
پھر اس نے شیشیں نکالی تھیں۔ کیرش اور مارقا بڑی انساک سے اب تک پوچھ
ساری کامدائی دیکھ رہی تھیں۔ اس موقع پر شاہد مارقا نے پوچھ کو مخاطب کرتے ہوئے
کچھ پوچھنا چاہا تھا لیکن کیرش نے اسے اشارہ کرتے ہوئے خاموش کر دیا تھا۔

کیرش جانتی تھی کہ پوچھ کس فعل کی ابتدا کر رہا ہے۔ جب وہ شیشیں نکال
گئیں۔ کیرش اور پھر بھی پوچھ نے وہاں لاکر رکھ دیئے۔ پھر کیرش بولی اور پوچھ
کر کے اسی جانتی۔ محبت اور مسکراہٹ میں پوچھنے لگی۔
یہ سارا کام عمل کرنے کے بعد آپ یقیناً مجھے اور مارقا سے کچھ کتنا چاہیں
جواب میں پوچھ مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔

کیرش تمہارا اندازہ۔ تمہاری سوچ درست ہے۔ میں نے عزائیل۔ عباس۔
اور اعداد۔ سطروں اور زمرہ کی شیشیں اس دیوار پر بنا دی ہیں۔ دیوار پر میں نے
عمل بھی کر دیا ہے۔ تم دیکھتی ہو کہ دیوار کے قریب میں سے کیلیں اور پتھر بھی رہے۔

دیکھ کیرش تمہاری دیر تک یہ سارے دشمن اس قمارت کے باہر آئیں گے۔ اور
سے باز پرس کرتے ہوئے تم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں گے۔ دیکھ کیرش یہ
تم اس وقت اپنی اصل شکل و صورت میں ہیں لہذا ابھی اور اسی وقت حرکت میں
اپنی شکل و صورت دیکھی بناؤ جیسی ہم نے اس بیگار کیپ میں داخل ہوتے وقت نکالی
اب چونکہ مارقا ہمارے سارے رازوں سے آگاہ ہے لہذا یہ شکل کی تبدیلی اس
پریشانی کا باعث نہیں بنے گی۔

پوچھ کے کہنے پر کیرش فوراً حرکت میں آئی اور اپنا طیلہ اس نے تبدیل کر دیا
اس کے ساتھ ہی پوچھ بھی اپنا طیلہ تبدیل کر چکا تھا۔ اس کے بعد پوچھ پھر
اور مارقا دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

میں کمرے سے اٹھ کر ہم تینوں آئے ہیں اس کمرے میں میں اب اکیلا ہوں۔
تم دونوں یہاں دیوار کے قریب بیٹھ جاؤ۔ تم دیکھتی ہو میں نے یہاں کیلیں اور پتھر
ہیں۔ جب عزائیل اور اس کے ساتھی مریدہ ساتھ ٹھکرا شروع کریں گے تم ایک
وہ میرے ساتھ ٹھکراؤ پر قے گئے ہیں تو تم ان شیشیوں میں کیلیں ٹھوسا رہنا۔ ہو گی
طرف بڑھے اس کی شیشیہ میں کیل ٹھونک دینا۔ پھر دیکھو ان کا کیا حشر میں اس حشر
اندہ اور باہر کرتا ہوں۔

اس پر کیرش بولی اور کہنے لگی آپ کو پریشان اور غم مند ہونے کی ضرورت نہیں
ہے۔ میں چہ تک یہ سارا کھیل جانتی ہوں لہذا میں مارقا کو بھی سمجھا دوں گی۔ اس پر پوچھ
کہنے لگی۔

تو پھر تم دونوں یہاں بیٹھ جاؤ۔ میں سامنے والے کمرے میں بیٹھتا ہوں۔ اور سنو تم
میں ان کے سامنے آنے کی کوشش نہ کرنا۔ بلکہ آؤ اور اوت میں رہ کر اپنا کام جاری
رہا۔ وہاں کی کھینچ کے کہ میں کوئی اچھی ہوں اور اس بیگار کیپ پر قابض ہو گیا ہوں۔
پھر وہاں سے پائیں گے کہ پوچھ ہوں۔ اگر تم سامنے آئیں تو شاید وہ اندازہ لگا لیں
تو کہ پوچھ اور کیرش دونوں یہاں ہی رہے اپنا طیلہ تبدیل کر کے اس بیگار کیپ پر قبضہ
رہے۔ کچھ اکیلے کو سامنے دیکھتے ہوئے شاید وہ اب شک نہ کریں۔

یہاں تک کہ کے بعد پوچھ تمہاری دیر کے لئے رہا پھر وہ اپنا سلسلہ کام جاری
کچھ دے کر رہا تھا۔

کچھ کیرش تو مارقا کو بھی اپنے ساتھ رکھنا۔ جب عزائیل اور اس کے ساتھ میرے
شکست اٹھاے اور مارکا نے کے بعد یہاں سے نکلیں گے تو ہم تینوں مل کر انکا
میں گے۔ مجھے امید ہے کہ وہ صحرائے کالہاری کے شمال کو ہمسائی سطروں کے شمال
پر اپنی دشمنی قبائل سے اندر رچے ہوں گے جن کے اندر اسوسا نے شرک کی ابتدا کر
لی ہے۔ ان کا حجب کرت ہوئے انہی دشمنی قبائل میں ہم جا رہے گے۔ اور دیکھیں
وہاں انھوں نے کچھ قسم کے شرک کی ابتدا کر رکھی ہے۔ اس کا بھی ہم خاتمہ کرنے
شکل کریں گے لہذا ہاں جیسے کہ ایلہا نے عباد کو ستانی جسے اس طرف بھی لایوں گا
پھر کیپ ہے اور اس لڑکیوں سے گاؤں کا کارہ۔ پانی کی مچیل اور اوکاوانگو کے اندر
کی طرف جانے والے دریاؤں میں سے بہتے اور موٹی حاصل کئے جاتے ہیں۔ میں
میں نے یہاں کی لڑکیوں کی نگہ خلاصی رانی ہے اسی طرح ان لڑکیوں کو بھی ہم بخدا
ساتھ لائیں گے۔

پوچھ جب خاموش ہوا تو کیرش بولی اور کہنے لگی۔

آپ بالکل کوئی فکر اور غم نہ کریں۔ ہوسری مریں اور اس کے ساتھی آپ سے
ہے۔ ہاتھیں گے میں مارقا کو لے کر آپ کے پاس آجائوں گی پھر ہم تینوں مل کر
میں گے۔ اب چونکہ مارقا بھی جاری طرح غیر معمولی سری قوتوں سے ہیں وہ پہلی
لہذا یہ بھی ان کا مقابلہ کرنے میں ہمارا خوب ساتھ دے سکتی ہے۔ یہاں کی ان کا نگہ
پوچھ مطمئن ہو گیا تھا۔ پھر کہنے لگا میں اب سامنے والے کمرے میں بیٹھتا ہوں تم

میں وہ قوت۔ وہ بلائے بہ ہوں یہ نبی نبل۔ رگ و جل و فرات ہی نہیں ہیں
 کی روانی تک کو روک دے اس پر یونان نے سٹھکے فخر سے انداز میں کہا۔
 اچھا ابھی میں نے تم سے تمہارا تعارف مانا ہے تم سے کسی دلو کا نام تو نہیں
 میں تو یہ جانتا چاہتا ہوں کہ تم کون ہو۔ اور کیا چاہتے ہو۔ اس پر سطون ہر بے
 پرواہی سے کہنے لگا۔

ایک میرا مسطورن ہے یوں جانو کہ میں ایک آئل ہے دور ہوں۔ خیر کے چکر
 اب میں وارد ہوں تو سطون میں بنال طبیعت کی طرح تھکے کے ہر کوئے کو دم
 دے گا ہوں۔ اور اپنے دھنوں کی بیداری کے شعور کو تازہ ہوتے ہمارے اور چلتے
 ہمارے تہذیب کر رہے ہوں۔ کو تم میرا کون سا روپ دیکھنا پسند کرے گا۔

اس نے غصے کے بعد سطون جب خاموش ہوا تو یونان کسی قدر معنوی بے بسی کا
 کرتے ہوئے کہنے لگا۔ عجیب سے لوگوں سے چلا پڑا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ تم نے
 حاکم ہوا کیا۔ تم عجیب سے لوگ کہتے ہو۔ اس پر سطون نے ایک ہوشیارانہ
 سے لگا عجیب سے عجیب تو ہم ہیں۔ پہلے تم کو کہ تم ہو گلیت۔ اس کے بعد میں تم
 حاکم کی بات کرتا ہوں۔ اس پر یونان نے اپنے آپ کو سبلا اور کسی قدر سنجیدگی
 سے لگا۔

اس میں نہیں جاننا کہ تمہارے ساتھی اور تم کون ہو لیکن تم پر میں یہ واضح کر دوں
 کہ میں جانوں کہ قدرت کا اقتدار ہوں۔ جو گناہ آلود لوگوں پر انہی سے زمین پر
 اس کی طرف سے روا ہے۔ اور ہدی کی بہ سہولت اور ہر جہات کو فنا کے گت

میں اتنی یوں جانو کہ میں قدرت کے جلال کا پتہ تو ہوں جو اہم کی دیکھیں گے
 کی فراہمی اور ہستی توڑتا ہے۔ کمر اور گناہ کی گناہوں کو ٹھیکرتا ہے۔ سن ابھی
 روپ ہیں۔ ایک میرا روپ ایسا ہی ہے جیسے شام کے تابوت میں رقص رگ و
 دوسرے روپ کچھ یوں ہے جیسے فکر و فکر کی گہرائی میں اسل اوئی کا قیام۔ اس
 یوں میں سے تو میرا کون سا روپ دیکھنا پسند کرے گا۔

یونان نے جواب میں کہ سطون عجیب سے انداز میں اس کی طرف دیکھتے گئے اس
 میں ایک بھر مکی تھی۔ چہ یعنی میں دیکھنے کو ہے کی طرح صرف ہو گیا تھا۔
 اس پر وہ سرے سرے میں دھار کے پاس بیٹھی کیرش نے اپنے سامنے ہاتھ کو
 نہ ہوئے اختیاری دھبی سرگوشی کی۔

یہیں اوت میں رہتا۔ اس کے ساتھ ہی یونان عمارت کے اس کمرے میں جا کر بیٹھا۔
 جہاں صدر دروازہ ملنے سے دکھائی دیتا تھا۔

یونان کو وہاں پہنچ کر بڑا دیر انتظار نہ کرنا پڑا تھا کہ صدر دروازے پر
 سطون۔ اردو۔ جیاس۔ سیول اور اوقار نمودار ہوئے جن کے ساتھ بیکار یکپ
 سربراہ مرحمت بھی تھا۔ وہ سب عمارت کے صدر دروازے سے اندر داخل ہوئے۔
 یونان کے قریب آنے کے بعد مرحمت نے یونان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
 مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

یہ ہے وہ شخص جس نے اہل رے یکپ پر قبضہ کر لیا ہے اور ہم سب کو اپ
 غلام بنا لیا ہے۔ یہی وہ ہے جس نے لڑائیوں کو آزاد کرا کے یہاں کام کرنے کو
 ساتھ شادیوں لرا دی ہیں۔ اور اس طرح اس کا دل خراب کر دیا ہے کہ وہ کسی کی
 نہیں مانتے۔

یہاں تک کہ کے بعد مرحمت خاموش ہو گیا۔ سطون چند قدم آگے
 سے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے یونان کی طرف دیکھے لگا چند عازلیں۔ جیاس۔ سیول
 اور اردو پیچھے ہی کھڑے رہ گئے۔

یونان کے قریب نہ کر سطون یوں اور اسے مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔
 تم اتنے ہو اور کیوں تم نے دیر ہستی ہی یکپ پر قبضہ کر لیا ہے۔ میں
 مرحمت اور اس کے ساتھیوں کو اپنا غلام بنانا ہے۔ اس پر یونان نے سب کچھ چھوڑ
 عجیب سے مسرتی اندر زمین پہلے عجیب ی پریشانی اور حیرت میں سطون کی طرف
 پوچھا۔

دیکھ ابھی میں میں جاتا ہوں ہے پسے اپنا تعارف کرا کہ نہ کون معلوم کرے
 ساتھ تیرا یہ تعلق ہے۔ پھر میں کچھ نہیں۔ اس پر سطون ہوشیارانہ انداز میں
 لگا۔

دیکھ بہ سخت انسان جب میں تم سے اپنا تعارف کراؤں گا تو اس عمارت
 بھی اپنی تخیل اور ہستی خیال کرے گا۔ اس پر یونان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔
 قدر دکھائی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ ابھی جس قسم کا تو مدویہ ایسا ہوا ہے میں ایسے مدویئے کا مدنی نہیں
 نے تم سے پوچھا ہے کھل کر کہو تم کون ہو اس پر سطون نے پناہ غصتی کی
 ہوئے کہنے لگا۔

بچے چاکرا تھا۔

اس کے بعد یونان پر جیسے جنوں اور سورا سوار ہو گیا تھا اس سے سطروں کو بھیلے کا
اداشتی انداز میں وہ آگے بڑھا اور زمین پر گرے ہوئے سطروں پر اس نے اپنے
سرووں کی بارش کر دی تھی۔ ہاتھوں سے پکڑ کر ایک جھنگے کے ساتھ سطروں کو
اپنے اٹھایا پہلے وہ نیستہ لچے اس کے سر پر مارے پھر اسے اپنے دو ہاتھوں پر
سوار اور خوب قوت کے ساتھ اسے عزرائیل کے اوپر دے پڑا تھا جس کے نتیجے میں
اور اس کے ساتھ ہی سطروں اتنی بے کسی کے عالم میں زمین پر گر گئے تھے۔

دشمن کرنے کے بعد عزرائیل اور سطروں ۱۰ ہاتھوں چلی جڑی سے منسلک رہا
۔ پھر عزرائیل سطروں کو قلعہ کرنے کے لئے گاہی جڑی سے تیار ہے وہ جڑی تو
تھیں قوتوں کا ملک ہے اس لئے جو ہمیں پورا چاہا کے بچے کی طرح اٹھا کر میرے اوپر
تو لگ ہے۔ یہی کوئی بے پناہ طاقت اور قوت دکھانے سے اس پر سطروں پہلے سے
۔ اسے اور لطیفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کئے لگا۔ میں دیکھا ہوں یہ کیسی طاقت اور
دشمن ہے اس کے ساتھ ہی سطروں پھر آگے بڑھا تھا۔

میں اسی موقع پر یونان کی گردن پر ایسا سے لمس دیا اور خوشگوار آواز میں وہ کہنے
پڑا۔ یہ یونان قتلے جو سطروں کی حالت کی ہے اس پر میرا خیال خوش ہو گیا۔ دیکھ یہ
کون الٹی تک اپنی ساری قوتوں کو حرکت میں نہیں لایا۔ اب یہ لائے گا تب میں تمہیں
اور اسی اطلاع کروں گی کہ تمہارے مت ہو اس کے ساتھ ہی ایسا عرصہ ہو گئی
انہی دو تک سطروں بھی قریب آ گیا تھا۔

یونان کے قریب آ کر سطروں پھر اس پر حملہ آور ہو اس بار اس نے ہاتھ ہاتھ
کے ساتھ یہ تھا اور یونان پر ضرب لگا چلا تھا۔ پیسے کی طرح پھر یونان نے اس کا
۔ میں میں پکڑا لیکن سطروں نے بڑی عیادوں سے کام لیا ہوں ہی سطروں کا ہاتھ ہاتھ
کے لئے پکڑا سطروں نے اپنے دائیں ہاتھ کی ایک سرور اور طاقتور ضرب یونان کے
۔ دے داری تھی۔ توڑی دیر کے لئے درد اور تکلیف کے باعث یہاں تھا کہ ایک ام
دعا ہو میں اسی موقع پر سطروں نے ایک اور دائیں ہاتھ کی سرور ضرب یونان کی
۔ دے داری تھی۔ یونان بڑی جرات بڑی ہمت کا مظاہرہ کرتا ہوا سطروں کی اس
۔ ابھی ہواشت کر گیا تھا۔

انہی دو تک موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سطروں نے جب تیسری ضرب یونان کو لگا
تھی تو معاملہ اس کے الٹ ہو گیا سطروں نے اندازہ کئے ہوئے تھے کہ یونان اس کی دو

دیکھ مارا تھ میری بہن ابھی کسی بھی شکل کو حرکت میں نہ لایا۔ اس وقت
سطروں نام کا شخص یونان کے مقابل ہے۔ ہاتھ سب اس کے ساتھ تھی بچے ہوتے
ہیں میرے خیال میں سطروں ابھی تک یہ نہیں جانتا کہ اس کے سامنے یونان
میرا اندازہ ہے کہ پہلے وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں نہیں لایا تو وہ بھی اپنی قوتوں
کو اس کے خلاف آزمائے گا۔ لہذا آؤ دیکھیں آج ہم یہ اپنی طبیعت طاقتوں اور
ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرتے ہیں تو دیکھیں کون اپنی طبیعت قوت کو استعمال
ہوئے دوسرے کو زیر کرتا ہے۔

مارا تھ اپنے لہجے پر گہری اور خوشگوار مسکراہٹ نکھرتے ہوئے کیرش کی
سے اتفاق کیا۔ وہ دونوں رد ہونے والے واقعات کا بڑی بے چینی سے انتظار
تھیں۔

سطروں توڑی دیر تک بڑی لطیفی میں یونان کی طرف دیکھا رہا۔ پھر وہ
انداز میں ہلکا اور کہنے لگا۔

دیکھ ابھی تو سے چا خوار عمل نہیں کیا۔ میں سے تم سے قصداً غور پر
یہ بھی پریمتا چاہوں گا کہ تم کہاں سے آئے ہو اور اس کیسپ پر حملہ آور ہو۔
قتلہ کرنے کی جرات اور جسارت تم سے کیوں کی۔ اس پر یونان بھی سطروں
انداز اور قربانی میں ہلکا اور کہنے لگا۔

دیکھ اسی چونکہ تو نے بھی مجھ سے اپنا شہر گھوٹل کر لیا ہے۔
بھی ایسا ہی شہر روا دیا۔ رہا تمہارا یہ اشتہار کہ میں کون ہوں اور کیوں نہ
کیسپ پر قبضہ کیا ہے تو میں بھی تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ تم کون ہو اور کیوں یہ
اور ایسا اشتہار تم مجھ سے کرنے والے کون ہو۔ اس پر سطروں کے قسم یہ کہ
اور لطیفی میں تمہاری قوتوں کی طعیاں اتنی لطیفی میں سمجھ گئی تھیں اس
آگے بڑھا اور آگ برساتے لیے میں کہنے لگا میں ابھی تمہیں بتاؤں کہ میں
یونان بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر آہستہ آہستہ بے غری سے سطروں سے ٹکرا
اس کی طرف بڑھا تھا۔

یونان کے قریب آ کر سطروں حرکت میں آیا اور اپنے دائیں ہاتھ کو
کرتے ہوئے اس نے یونان پر ضرب لگا چلی نہیں یونان نے اس کے برعکس
کو لطیفی میں اپنے بازو پر روک دیا تھا پھر وہ اپنے دائیں ہاتھ کو جھڑک کر
میں لایا اور ایسا دور دار ایک گھونسا اس نے سطروں کی گردن پر مارا کہ سطروں

ضربوں سے بد حال ہو رہا ہے لہذا وہ جوابی کارروائی نہیں کرے گا لہذا اس کی تیسری حرکت سے پہلے ہی یونٹ حرکت میں آیا اور جس طرح تھوڑی دیر تک سطروں کے پیٹ پر ضرب لگائی تھی ایسی ہی ضرب یونٹ نے بھی سطروں کے پیٹ پر لگائی تھی۔ ضرب ایسی قوت ایسی طاقت سے بھرپور تھی کہ سطروں کو یوں لگا پیسے کسی نے اس کی آگلی ہتھوڑا اس کے پیٹ میں دے دیا ہو اس ضرب سے سطروں دوڑا ہو کر رہ گیا۔ جس طرح یونٹ پر پہلی ضرب لگانے کے بعد یونٹ کی سب سے کمزور ہوئے سطروں نے دوسری ضرب لگائی تھی اس طرح یونٹ نے بھی سطروں کی سب سے کمزوری سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ جب پیٹ پر ضرب لگانے کے بعد یونٹ ذرا پیچھے ہٹا سطروں دور کی شدت کے بعد دوڑ ہو گیا تھا تو یونٹ فوراً حرکت میں آیا اور اپنا تھک کو پوری طاقت کے ساتھ کھینچے ہوئے اس نے دور سے اپنا کہ سطروں کی طرف پچھلے حصہ پر مارا کہ سطروں سے کے مل گئے۔ اس نے کہا تھا۔ اس کے بعد سطروں کی اولوں اور بارش کی طرح برس چاڑھا۔ اس نے سطروں کو اپنے پاؤں کی ٹھوسوں سے مار مار کر اوپر اٹھ کر کھول پر رکھ لیا تھا۔ یہاں تک کہ سطروں کو مار مار کر اس سے اوجھار دیا تھا۔ پھر بالوں سے پکڑ کر سطروں کو یونٹ سے الگ کر ڈالا۔ اس سے مراد یہ بھرپور میرا تھا۔ مارے ہوئے پوچھا۔ اب بتاؤ کون سے اور کون سے کیا چاہتا ہے۔

اس موقع پر سطروں اور اس کی قوتوں کو حرکت میں آیا اور شخص گیا۔ لیکن اس موقع پر ایسا نہ ہوا کہ یونٹ کی گردن پر مس دیا اور پر کسی قدر جھٹکا۔ ایسا یونٹ کو محاصرہ کرتے ہوئے کئے گئے تھے۔ یونٹ۔ سبھی سطروں کی سری حرکت میں لا چکا ہے۔ وہ اپنی سری طاقتوں و تسار۔ طاقت آور ہے۔ گے۔ ایسا یہ تھا کہ یونٹ مستعد ہو گیا۔ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اپنی طاقت میں اس میں اسرار کر رہا تھا۔ اور اس کا تھک جی میں لہجہ اپنی کھوار کے استے پہ چلا رہا تھا۔ اپنی اپنی سری قوتوں کی حرکت میں لاتے ہوئے سطروں سبھی چلا تھا۔ اپنے کی طرح انتہائی فطرتی کا اظہار کرتے ہوئے کئے گئے۔

یہ میں نہیں جانتا ہوں کہ میں تم سے کیا چاہتا ہوں۔ لگتا ہے یہی موت و انھوں میں سے ہے۔ اب تو مار میں جس میں ماروں گا تو اس وقت میں تم کو جان بڑا کے۔ میں لوں ہوں۔ اس کے لئے مجھے خود جس میں بتانے کی ضرورت ہی پیش آئے گی۔ اس یونٹ سطروں سے بھی زیادہ تڑپے اور اپنے لیے میں کئے لگا۔ دیکھ اچھی تو مجھے یہ بتائے گا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ جس تک میں انداز کر رہا ہوں۔

میں جیتا اور بدترین نصیحت کا مجھڑا اور کھنکھناتے ہوئے کی سختی کھائے گا۔ کچھ میں مار مار کر تھکے دیش پر لٹا چکا ہوں۔ اب تو میں دوسری مار جس میں ماروں گا تو تو یہاں سے مائے سے بھاگ جائے پر مجبور ہو جائے گا۔ اس پر سطروں آگے بڑھا اور کئے لگا۔ اس کی اولاد تو مجھے کیا بھاگے گا۔ ابھی تو خود دیکھے گا کہ تو کیسے یہاں سے بھاگتا ہے۔ اب ایک بار پھر یونٹ پر حملہ آور ہونے کے لئے بہت بہت اپنی سری قوتوں کو حرکت دینا تھا۔

دوسرے کمرے میں دھار کے پاس بیٹھی ہوئی کیرش پر حرکت میں آئی اور اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی مارھا کو محاصرہ کرتے ہوئے کئے لگا۔ مارھا یہ کل پچھلے میں سے اور اس کے ساتھ دوسری سری ہوئی ہیں۔ یہ محاصرہ کی طرف یونٹ کی طرف بڑھ رہا ہے اس کی طرف سے۔ یہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا رہا ہے۔ لہذا میں شیروں کے دل کو تو سبھی کھو کر اور باقی تین کے دل کی جگہ میں کلیں کھینچتی ہوں پھر دیکھو یا حشر ہے۔ اس کے ساتھ ہی کیرش اور مارھا فوراً حرکت میں آئے۔ وہ انہوں نے شیروں کی طرف سے کل کھینچ کر شروع کر دیئے تھے۔

ایسا ہوتا تھا کہ اچانک یونٹ کی طرف بڑھتا ہوا سطروں میں پر گر گیا۔ اور داری کے کمرے کا اور داری طرف تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے زمین پر گرنے لگا۔ یہ صورت حال تھی کہ یونٹ کچھ گیا تھا کہ کیرش اور مارھا دونوں حرکت میں آ چکی ہیں۔ سطروں کے کمرے کی حالت میں اس کی سیٹ اور اس کے دروازے کی بھی ہو گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی فوراً حرکت میں آیا۔

سطروں کو اس کے بالوں سے پکڑ کر کھینچ کر اس کے کمرے میں لایا جہاں عریض اور کچھ ایسی ہی ضرب میں جلتا تھے۔ پھر یونٹ پوری طرح حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ اس کے عریض میں اس کی سیٹ اور اس کے کمرے میں لایا جہاں عریض اور کچھ ایسی ہی ضرب میں جلتا تھے۔ جب اس نے عریض میں لایا کہ سطروں پر ہر طرح کی اور دونوں سے پناہ کرب اور تکلیف کا اظہار کر رہے تھے۔ جب عریض شمالی جانب اور شدت اور اس میں مارا اور سطروں کو محاصرہ کرتے کئے لگا۔

دوسری سطروں میرے کمرے میں اس وقت۔ اس کے یہ ابھی اس نے مار مار کر داری کی حالت کر دی ہے۔ یونٹ۔ طاقتور ہوئی اور اس میں اس کے میرا دل کتا ہے کہ اس کے کمرے میں رکھا ہے۔ اس کے یہ یونٹ ہی سے اس کے اس کے یونٹ پر قبضہ کر رہا ہے۔ کچھ سطروں میرا دل کتا ہے کہ داری کے کمرے سے پٹ ہی اس نے مارے ساتھ

کھانے کی پوری تیاریوں کر رکھی تھیں۔ جیسی یہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لے کر جس کا نہ تیرے پاس کوئی توازن ہے۔ میرے پاس۔ دیکھ اب اس درود کرب سے۔
 دلانے کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم اپنی اپنی قوت کو بدلیں۔ تب ہی ہمیں اس سے مل سکتے ہیں۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی کبھی اپنی قوت بدل لیں۔ اور یہاں سے۔
 چلیں۔ ورائیں کے کتنے پہلوں پر "حرکت میں آؤ۔ اس کے کتنے پہلوں پر۔
 قوت بدل۔ پھر وہاں سے ہمارے کھڑے ہوئے تھے۔ اس پر پورے نے فوراً۔
 کیمش کو باہر آنے کے لئے کہا۔ پھر وہ تینوں بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لے کر اپنے اپنے لئے تھے۔



قطیفہ میں عظیم شہنشاہ شہنشاہ کے بعد اس کا بھانجا حسن دوموں کا بادشاہ ہوا۔
 اس حسن کے عہد حکومت میں ایران کا عظیم الشان شہنشاہ نوشیروان قلعہ دارا کے عہد میں تھا۔

قلعہ دارا کی حفاظت کے لئے رومنوں نے اپنی پوری ساری طاقت و جنگ میں دھکیل دیا تھا۔ لیکن وہ نوشیروان قلعہ دارا سے پہاڑ کر کے نوشیروان دارا کو بھی صدمہ میں رکھا۔ رومن لشکر جو اس سے ٹک کے لئے آ تھا اسے شکست دے کر بھاگا۔ اور جو رومن لشکر قلعہ دارا میں محصور تھا۔ اس کی مدد دینا بدین اجیر مہل شروع کر دی تھی۔

درا کا پانی جو دریا سے قلعہ دارا تک آ تھا۔ اس کا منہ نوشیروان نے قلعہ کو پانی فراہم نہ کیا۔ اس طرح نوشیروان نے۔ صرف پانی بلکہ خوراک۔ تاکہ بدی نہ کہ قلعہ دارا کو جو محصور رومن لشکر قلعہ دارا نوشیروان کے ساتھ تھیں مجبور ہو گیا۔

قلعہ دارا کے رومنوں کے ہاتھوں سے نکل جانے کا رومنوں کے شہنشاہ قدر صدمہ ہوا۔ وہ جب چار تخت و تاج سے مشہور ہوا تو تیار اور مہمان سے بد نہیں کر کے اپنے شہنشاہ بنا گیا۔

اس نہیں نے پندرہ ہزار پونہ بطور تاج لے کر کے ایران کے شہنشاہ نوشیروان ایک سال کا عہدہ مسخ کیا۔ پانی وہ داخل۔ سید۔ وہ اپنی جنگی تیاریوں میں مصروف اپنے لشکر کو تعداد بڑھا رہا۔ اور تربیت کے خوب انتظامات کئے۔

ایک سال کی نگاہ دو دو سوپ کے بعد نہیں نے گو ایک بہت بڑا لشکر تیار کر لیا۔ اس کی تربیت کا کام بھی مکمل کر لیا اس کے باوجود وہ خیال کرتا تھا کہ ایران کے شہنشاہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کے پاس جس قدر عسکری قوت ہے وہ مناسب اور ہے۔ اس لئے اس نے تین سال کے لئے نوشیروان کو مزید تین ہزار پونہ سالانہ کی شہنشاہی معاہدہ صلح کی تجویز کر لی تھی۔

اس تین سالہ معاہدہ کی مدت ختم ہوتے ہی ایران کے شہنشاہ نوشیروان نے آرمینیا کے اسے اپنے قتلہ میں لے لیا۔ پھر رومن آرمینیا کا رخ کیا۔ یہاں کے سکائی نے جو رومن حکومت کا دغبنہ حوالہ تھا۔ ایرانی لشکر کا مقابلہ کیا۔ اس ایرانی لشکر میں نوشیروان شامل تھے۔ قلعہ دارا ایرانی لشکر معظم طریقے سے جنگ کا مظاہرہ کر رہا۔ رومن آرمینیا کے حکمران نے ایرانی لشکر کو شکست دے کر پہاڑ کیا۔ بلکہ یہ شکست ایسی کہ آرمینیا والوں نے ایرانی لشکر کے پڑاؤ کی ہر چیز پر قبضہ کر لیا تھا۔

ایران کی اس شکست سے آرمینیا میں ایرانیوں کی بظاہر رک گئی تھی۔ تاہم کے شہنشاہ نوشیروان کو آرمینیا میں ایرانی لشکر کی شکست کا بچہ حد تک ہوا۔ وہ ایک نے کر قلعہ دارا اور آرمینیا کی ایک سرحدی چوکی پر ایک شب خون مارا کہ جس قدر وہاں تھے اسے اس سب کو اس نے تہ تیغ کر دیا۔ اس کے بعد چونکہ موسم سرما کی آمد آ رہی تھی۔ قلعہ دارا گزارنے کے لئے نوشیروان نے جنگی سرگرمیوں ملتوی کر دی تھیں۔

نوشیروان کے اس طرح امن کے ساتھ ساتھ گزارنے کے زمانے کی خبر رومنوں کو پہنچی تھی۔ قلعہ دارا رومن شہنشاہ یونین نے ایک لشکر ترتیب دیا۔ یہ لشکر ایرانی آرمینیا پر مارا اور ہوا۔ دور دور تک اس رومن لشکر نے ایرانی آرمینیا میں تھپی اور بڑا دی۔ بلکہ حکم شہنشاہ گاہوں گاہوں کو دیا۔

نوشیروان کو جب صورتحال سے آگاہ ہوئی تو اپنے لشکر اس نے ایرانی آرمینیا والوں کے لئے سمجھا تاہم خود وہ اپنے مرکزی شہر میں رہا۔ یہ ایرانی لشکر کچھ اس قدر تیار ہو کر آرمینیا میں حرکت میں آیا کہ رومنوں کا وہ لشکر جو ایرانی آرمینیا میں تھا وہ ت گری کے ہوئے تھا اس پر ایرانی لشکر حملہ آور ہوا۔ اور اس سارے رومنوں کو تہ کے رہ دیا۔ اس طرح آرمینیا میں ایک بار پھر رومنوں کو بدترین شکست ہوئی۔

رومنوں نے اپنا ایک سال خاموشی سے گزارا۔ لیکن ایک سال بعد مل والوں حرمیوں کی جنگی سرگرمیاں پھر سے شروع ہو گئیں۔ رومن حریف ایک دوسرے سے ملنے نہ دیا کرتے تھے۔ اسی بناء میں رومن شہنشاہ یونین کا قتل ہو گیا۔ اس کے بعد

میں کو امید تھی کہ وحشی لہارڈ قبائل کے بادشاہ ابان کے مارے جانے سے
اس کی اٹلی کے اندر وحشی قبیلہ رک جانے لگی لیکن ایسا نہ ہوا۔ ابان کے بعد
وہ قبائل دو حصوں میں بٹ گئے۔ ایک حصے نے ایک شخص سپاہی کو اپنا سربراہ
بنادیا۔ دوسرے حصے نے ایک اور لہارڈ سردار بن دیشو کو اپنا بادشاہ بنا لیا تھا۔

اس دونوں لہارڈ حکمرانوں میں سے ایک نے وحشی اٹلی پر قبضہ کر لیا اور دوسرا جنوبی
حصہ میں گیا۔ اس طرح وحشی لہارڈ قبائل شمال میں کوستان اپس سے ملے کر
ایک وسیع سیاحتی علاقہ بن گئے تھے اور کوئی ان کی راہ روکنے والا نہ تھا۔

اسی پر قبضہ کرنے کے بعد وحشی لہارڈ قبائل اٹلی سے اگل کر سسل اور روسوں کے
میان میں آئے۔ مارڈینا اور شمالی افریقہ پر بھی وہ قبضہ کرنا چاہتے تھے لیکن یہ قسمتی
تھی کہ لہارڈ قبائل کے پاس کوئی بحری بیڑہ نہ تھا۔ لہذا وہ اپنی اس خواہش کی تکمیل نہ

کرسکتے تھے۔ لیکن اس وجہ سے کہ وہ دوسرے روسوں کے شہنشاہ بنے انہوں نے اپنی
پوری کوشش کی کہ اٹلی پر قبضہ کر لیں اور لہارڈ قبائل کو وہاں سے نکال باہر
کریں۔ وہ ایسا نہ کر سکے۔ جو روسی لشکر بھی وحشی لہارڈ قبائل کے سامنے آیا لہارڈ
نے اسے بدترین شکست دی۔ اور اٹلی سے مارڈینا۔

روسیوں کا شہنشاہ اس ایک بار پھر اٹلی میں لہارڈ قبائل کے خلاف حرکت میں آنا
چاہتا تھا کہ وہ ایں کے ساتھ جنگوں میں الجھ گیا جس کی بناء پر وہ اٹلی میں لہارڈ کے خلاف
حملے لگایا۔ انہوں نے وہ کامیابی کے نتیجے میں اٹلی میں لہارڈ نے اپنی حکومتوں کو
ختم کر دیا اور تسلیم کر لیا تھا۔



یہاں تک کہ اس اور مارڈینا جی تیزی سے عزرائیل، عباس، سیک، اعمار، سطون اور
وادیوں کے رہنے والے بن گئے۔ تھوڑا سا آگے جا کر عزرائیل اور اس کے سارے
اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور دھونس کی طرح انہیں اور صل ہو گئے
یہ صورت حال دیکھتے ہوئے پانچ کیرش اور مارڈینا نے ان کا مقابلہ کر دیا۔ پھر
انہوں نے ہارڈ کے شمال کو مستحکم سسل کے شمال میں جو وحشی قبائل آباد تھے۔ انہیں
اور دوسرے روسوں سے مل کر شہر میں جلا کر رکھا تھا۔ ان کی طرف جی تیزی سے

اس کے اوپر ایسے بیڑے تھے جن میں روسی قبائل تفریق کر رہے تھے۔ لیکن یہ
لہارڈ قبائل کے بادشاہ ابان کے سامنے تھوڑا دیر تک دفاع کا بند نہ ہاتھ نہ لگے۔
شہر پر بھی ابان نے قبضہ کر لیا اور شہر کو اس نے اپنی سلطنت کا مرکزی شہر قرار
اس کے بعد وحشی لہارڈ قبائل کا بادشاہ آمدی اور طوفان کی طرح حرکت میں
نکلی سے وہ جنوب کی طرف بڑھا اور اٹلی کے بڑے بڑے شہروں پر قبضہ کرنا چاہا۔
میں سلیمان اور دیوتا جیسے عظیم شہر بھی شامل تھے۔

اسی دوران ابان کو اگر قتل نہ کر دیا جاتا تو وہ طوفان کی طرح آگے بڑھتا۔
پر چھا جاتا۔ اس کے قتل میں اس کی ملکہ روسانہ کا ہاتھ تھا۔ کہتے ہیں روسانہ
ابنیرسب کے اس بار ایک وحشی قبیلے کی شہزادی تھی۔ اس قبیلے کے بادشاہ پر اس کا
ہوا۔ اس بادشاہ کا مر اس نے کاٹا اور اس کی بیٹی روسانہ کو اپنے قبضے میں کر لیا۔
پھر ابان نے ایسا کیا کہ اس پر شہر کے سر کو کٹ کر کھوپڑی کو صاف کیا
کی ایک پیالی کی صورت وضع قطع بنائی گئی اور اس پیالی کے اوپر اس سے سونا چھڑکا
ابان نے مرنے والے بادشاہ کی کھوپڑی سے بے بس ہو کر اس کی بیٹی روسانہ
حوالے کیا اور اسے حکم دیا کہ اپنے باپ کی کھوپڑی سے جتنے ہونے اس پیالے سے
شراب پیائے۔ روسانہ مجبور اور بے بس تھی لہذا اس نے اپنے باپ کی کھوپڑی
میں سے جس پر سونے کے بڑے چڑھے ہوئے تھے لیا اور اس میں شراب ادا
صرف لہارڈ قبائل نے بادشاہ ابان بلکہ اس کے روسا کو بھی پلا۔

اس کے بعد لہارڈ قبائل کے بادشاہ ابان نے شہزادی روسانہ کو اپ
داخل کر لیا تھا۔ روسانہ اس کے حرم میں داخل ہو گئی تھی لیکن اندر ہی اندر
سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے سبکی بنی رہی۔ باہر وہ انسان کے بار
تھیں اور دھار رہی۔ جب بھی وہ ابان کی صحبت میں آتی شہزادی رہتی۔ اپ
جائیت اور اپنی کشش سے ہادی طرح ابان کو محظوظ کرتی اور حق روایت میں
پہنچی سے ادا کرتی۔ لیکن اندر ہی اندر وہ انتقام پینے کے انتظامات بھی کر رہی تھی
وہ اس طرح کہ اس شہزادی روسانہ نے ابان کے محافظ دستے کے سالار
جسکی تعلقات استوار کر لئے۔ کچھ عرصہ تک یہ شہزادی روسانہ اپنے حس
سانت کی کشش سے ابان کے محافظ دستوں کے سالار کو بھٹا ادا کرتی رہی
نے اپنی سادش میں شریک کر لیا۔ دونوں نے مل کر ابان کو ایک رات قتل کر
دونوں نے شادی کرنے کے بعد فرار حاصل کیا اور اٹلی سے نکل کر صحیحہ بھاگ گئے۔

تہیں میں جوڑے بنا دیے تھے اسی طرح وہ چال میں بھی حرکت میں آیا اور
مڑے بنا کر اس نے بیگار کیپ کا خانہ کرتے ہوئے لڑکیوں اور مردوں کو پر
دی دھکی پھر کرنے کا موقع فراہم کیا تھا۔

اسے کام کرنے کے بعد وہ ہٹ کیرش اور مار تھا وہاں سے کوچ کر کے والے تھے
وہ ہٹ کی گھونٹ چلے گئے تھے۔ پھر اٹھایا ہولی اور کہنے لگے۔

وہ ہٹ! دیائے ٹانگ کے کنارے بیگار کیپ میں جو تم نے عزائیل اور اس
سے کی شے بنا کر ان میں کیل فکرو کہ اس میں خوراک اور مصیبت میں جلا گیا تھا
بے وقار حاصل کر چکے ہیں۔

اس طرح کہ عزائیل نے اپنے ساتھی شہر کو دیائے ٹانگ کے کنارے تھامی
اس طرح وہ نہ کیا۔ اس نے اس ساری شبیوں کے اندر سے کیرش اور مار تھا کے
میں میں لال دیے ہیں۔

اس نے سنے ہوئے خبر ہے اب وہ سری خبر یہ ہے کہ اس دوسرے بیگار کیپ کی
میں کی رنگی ستارے کے بعد ہم نے اب اس وحشی قبیلے کی طرف جانا ہے۔
اور اس کی بیوی اولاد لے کر شہر میں جلا کر رکھ کر اس وحشی
اور اچھے دوسرے کے دیوانہ کی پوجا پات اور پرستش کا کام شروع کر دیا ہے۔ دیکھو
کی چلنے کے قریب ہی ایک سرائے ہے جس میں عموماً مسافر سیاح لوگ قیام کرتے

اور پتے اس سرائے میں ایک یونانی امیر دیکھ سیاح نے بھی ذکر قیام کیا ہے۔
یونانی اس کے وہ ظلم بھی ہیں۔ یہ یونانی سیاح اور فلسفی ایدوس دینا کے حلق
ہے۔ اور شاید کہ وہ یہ انہی علاقوں میں قیام کرے گا میرے خیال میں تم
وہاں سے کوچ کر دو اور اسی سرائے میں جا کر قیام کرو جہاں اس یونانی فلسفی نے
جا ہے۔ اور اس سے ہمیں بہت کچھ تحقیقات اور معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔
اس وحشی قبائل نے لوگوں کو ایدوس دینا کی پوجا پات سے باز کیے کی ہم کا

تک تھے کے بعد اٹھ چھ لوگوں کے لئے رکی پھر وہ اپنا مسد کلام جاری
کر رہی تھی۔

یونانی فلسفی ان سرزمینوں میں ایدوس دینا کے حلق تحقیق
میں ہمیں بتا چکے ہوں وہ پچھلے کئی دور سے یہاں قیام کے ہیں۔

اور عزائیل اور اس کے سارے ساتھی نیاس کے محل سے باہر ہو
جو فی انہوں نے اپنی شکل و صورت اختیار کی ایک بار پھر وہ تکلیف اور کرب
کر رہے تھے۔ اس لئے کہ سرائے کلا ہادی کی اپنی رہائش گاہ میں وہ ہٹ سے
شیش بنا کر اس پر حمل کرتے ہوئے کیرش اور مار تھا سے کیل لٹکوائے تھے۔
اس محل کا اثر بھی ابھی تک باقی تھا۔ لہذا عزائیل کے کہنے پر ایک بار پھر
بیت بدلے۔ اور عزائیل بول اور اپنے ساتھیوں سے قافلہ ہو کر کہنے لگا۔

سنو میرے عزیز! تھوڑی دیر تک مزید اپنی اپنی فیتہ میں رہو۔ پھر
بندوبست کرنا ہوگا۔ اس کے ساتھ عزائیل نے اپنے ساتھی شہر کو طلب کیا۔
تک شہر عزائیل کے ساتھ حاضر ہوا۔ عزائیل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے
دیکھ کر شہر ابھی اور اسی وقت سرائے کلا ہادی کی طرف جانا۔ وہاں وہ
کنارے پر بیگار کیپ ہے اس میں وہ ہٹ اور کیرش دونوں نے ہماری شبیوں
سری عمل کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے ہم اپنی اصلی شکل و صورت اختیار نہیں
البتہ میں جلا ہوتے ہیں۔ جاؤ۔ اس نے اگر ہماری شبیوں میں نچر گاے ہوں
دیکھو یہ کام ہو ہٹ اور کیرش کی نگہ بچا کر رکھو۔

عزائیل کا یہ حکم پاتے ہی شہر حرکت میں آیا۔ وہ اپنی سری قوتوں کو
اور سرائے کلا ہادی کی طرف کوچ کر گیا۔ جب وہ بیگار کیپ میں داخل ہوا
دیکھا وہ ہٹ کیرش اور مار تھا پہلے ہی وہاں سے سرائے کلا ہادی کے محل کو
کے شمال حصوں کی طرف کوچ کر چکے تھے۔ لہذا شہر بڑی دھماکا سے ہٹ کی را
داخل ہوا۔ اور وہاں عزائیل اور اس کے ساتھیوں کی شبیوں میں جو اس
ہوئے تھے وہ شہر نے لال باہر کئے۔ پھر وہ وہاں عزائیل کی طرف چلا گیا۔



سرائے کلا ہادی کے شمال کو مستطیل سطحوں کے محل میں جو دوسرا
جہاں لڑکیوں سے بیگار میں کام لیا جاتا تھا۔ وہ ہٹ کیرش اور مار تھا وہاں دار
طرح انہوں نے دیائے ٹانگ کے کنارے بیگار کیپ کا خانہ کیا تھا وہاں
کی مد کے لئے بڑی سب باکی سے حرکت میں آئے۔ اور ان کی بھی بیگار
خلاصی کرائی۔

اس طرح دیائے ٹانگ کے کنارے وہ ہٹ نے لڑکیوں اور وہاں

مرسی بھی شامل رہی ہے۔ اس لئے کہ وحشی تک بھی یہ سمجھ لیتا ہے کہ اس کی
 تمام "اور" نفرت کی زندگی پر ہے اور وہی عمل جس سے آپ وہاں تک
 جاتا ہے اور وہی اپنے لاکھوں لباس سے معلوم ہو جاتی ہے اس کے وجود
 اور "ہاٹھ" ہے۔

اپنے ارتقاء کے کسی مرحلے پر اس نے یہ سمجھا ہو گا کہ اس وقت کار
 کے اس کی بات ہے اور وہ وہی خیمات کی رفتار اپنے حلال کے زور سے تھ
 لگتا ہے۔

چنانچہ وہ "برہمانے" "احباب" لگائے "جاوڑوں کی افزائش کرنے اور میں
 رہنے کے سے رکھیں "اگرنا" اور منتظر رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ علم کی
 کے بہت سے تہات کا قیاس کر رہا ہے۔ کم از کم نوع بشر کا سچیدہ طبقہ اس کا
 ہو گیا۔ گروہ "سار" و "حرس" و "سلطہ" اس کے جانوروں کا نتیجہ۔ غلط بلکہ
 ن بدلتے ہوئے ماحول کے پیچھے وہی اہل مملکت بھی جاری تھا۔

یعنی وہی زراعت وقت کار تھا۔ غذا اور تہات کے سوچانے اور
 مخلوقات کی پیدائش اور موت ہو بھی وہاں کی عقلی و جسمانی طاقت کا نتیجہ سمجھنے
 انسانوں کی طرح سمجھتے اور مرتبہ تھے۔ شہوں لڑتے اور اپنے پیدا کرتے تھے۔
 اس طرح "سوس" کے حلقہ قدیم عربی تھوڑے ہی جگہ مذہبی نظریے نے
 یوں کہنا چاہا کہ "اس طرح میں مذہبی عقائد" "اسد" ہو گئے کیونکہ لوگ آپ
 حالت تعلیمات و مہیاں طور پر ان ہی تہذیبوں سے منسوب کرتے گئے تھے۔
 وہاں میں واقع ہوئی رہی۔

پس اس میں وہ یہ سمجھتے تھے کہ جس نئی رسموں نے دریائے واد
 حیات کے دیوانوں کی شکل میں اس کی مدد لیتے ہیں۔

انسانوں کا وہی تھا کہ اس کے دیوانوں کے گرنے ہوئے "وادی" کو
 اسے موت کی نیند سے ہکا بکا کے اقیانوس میں ہے۔ اس مقصد سے لوگ جو
 پارتے تھے وہ اصل مقصد قدرت کی تعریف تھے جس میں انہیں موت پیدا
 تھی۔

کیونکہ عرصہ کا یہ ایک عام اصول ہے۔ شے سے شے پیدا ہوتا ہے اور پھر
 نے اس مرحلے میں نشوونما اور عظام پیدائش اور "خشب" و "فرار" کو
 وہاں کے شادی چارہ موت اور نئے جسم سے منسوب کیا جانے لگا تھا۔ اس کے

کی صحابین کا موضوع بھی چیزیں ہیں جنہیں قصص اور ان میں بار آوردی کی قوتوں کا
 پر اتھو شدی شدہ دیوانوں کے جوڑوں میں کم از کم ایک زندگی کا الیہ اور کسی
 زندگی کا مسرت و انگیز منظر پیش کیا جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ بحرینہ جنوں سے نجات حاصل کرنے میں بہت کم دھبہ کا سبب
 ہے۔ دو مقصد اصول عمل و عمل عامیوں کے لئے خواہ کتنا ہی وسیعہ مسئلہ کیوں نہ
 انی اس کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ اسے صرف عمل سے سہکار ہے۔ اس کے
 ان تجویز سے اسے کوئی بحث نہیں۔ اگر نوع انسانی بیش متعلق اصول پر کار بند رہتی
 انی سے کام لیتی تو اس کی تاریخ حیات اور "م" کی روداد سے عبارت نہ ہوتی۔

وہوں کے تھیر کے ساتھ ساتھ جوئی تہذیبوں کو نہ ہوتی ہیں ان میں منطق
 کی حد تک سب سے نمایاں وہ ہیں جو نباتات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اگرچہ اس تغیر
 حد پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔ لیکن وہ اس قدر نمایاں نہیں ہوتا۔

"م" ہے کہ چاروں کو دفع کرنے اور بہار کو واپس لانے سے لئے جو رکھیں اور
 ان میں نباتات کو حاصل اہمیت دی جائے۔ اس کو پانچوں اور چھاپوں پر
 حاصل ہو۔

ان میں "جو لوگ" جو رکھیں اور کرتے ہیں۔ انہیں زندگی کے ان دو حیاتی اور حیوانی
 کے بتا۔ کا کوئی شعور۔ غلط بلکہ جانوروں اور پودوں کے باہمی رشتے کے متعلق
 یہ عقیدہ بڑا سادہ آہستہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نباتات کی نئی زندگی کے سوا کچھ میں
 طاقت کے عقلی یا ذہنی منظر میں شامل کر لیا کرتے تھے۔

تاکہ یہ ایک وقت اور ایک شہر جانور و انسانوں کے عمل کو تقویت پہنچانی
 کے لئے ایک "م" و "میری" "حوالہ" ہوتی ہو خواہ وہ انسان ایک ناقابل تعلیم
 تھی۔ جیسا کہ جاننا چاہنا اور اپنے پیدا کرنا ایک کچھ ماسی میں انسان کے بنیادی
 رہتے ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔

انسانی زندگی کی "تعمین" اور "تراش" کے لئے اس میں اور چیزیں بوجھائی جاسکتی ہیں اور
 ان میں میں جب یہ مہدی اہمیت پوری نہ ہوں۔ یہی نوع انسان کا خاصہ ہو
 "م" ان حد تک کی وہ "تعمین" تھیں یعنی غذا اور بچے جن سے حصول کی سہی میں
 سوس ہو مجبور کرنے کے سے لوگ عربی رکھیں اور کرتے یہ اس مقصد کے لئے اپنے
 وہاں کی طرف رجوع کرتے تھے۔

ظاہر یہ رکھیں دیا میں سب سے زیادہ پائیدار عمل سے ان علاقوں میں جاری رہی

ہیں۔ جو بخیرہ روم کے مشرقی کنارے پر واقع ہیں۔ اور مصر اور مغربی ایشیاء و
ہمات کے نو پائے اور سر جانے کے سلا۔ عمل کو اس اپنے تعلق دی گئیں
سے موسوم کرتے رہے ہیں۔ ان دیوانوں میں مصر کا اوسانی دین دیوانان
اور قبریں کا ارد۔ اور کئی مزہ دیوانا بھی شامل ہیں۔ جن کے نام تعلق ہیں
واہستہ رکھیں تقریباً ایک ہی جگہ ہیں۔

یہ وہ ہیں منظر ہے جس کی وجہ سے لوگ خدا سے واحد کو پہنچ کر دیوی
طرف رجوع کرتے رہے ہیں اور ان کی پوجا پائے کرتے رہے ہیں۔ اس وقت پر
موضوع ایڈولس دیوتا ہے لہذا میں اسی کے متعلق آپ کو تفصیل سے بتاؤں گا۔
پر ایڈولس کو دہل اور شام کی ساری قومیں پوجا کرتی تھیں۔ ساتویں صدی قبل
بھگ دیوانوں نے بھی اس دیوتا کی پرستش شروع کر دی تھی۔ اور اس دیوتا
نے ایڈولس کے بجائے تمور رہا۔ اس دیوتا کا اصل نام تو ایڈولس ہے۔
ادوں یا ایڈولس سے ہے جس کے معنی مالک و حاکم ہیں۔ اسی نام سے اکثر ادوں
والے اسے خطاب کیا کرتے تھے۔

دہل کے لہجے لہجے میں یہ دوس کو دیوی سستار کے شوہر یا مائیں کی
ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہ دیوی عظمت کو توہیدی تواناؤں کا مشتر خیال کی مائی تھی
روسوم میں۔ دیوی دیوتاؤں کے باہمی رشتے کے متعلق جو لے جتے ہیں وہ ادوں
میں ہیں۔

تاہم ان سے یہ ضرور ہوتا ہے کہ عقائد کی رو سے ایڈولس یعنی تمور
تھا اس پھٹی پھٹی دھرتی سے رخصت ہو کر عالم بالا کی ترمیم میں گام
اس کی مقدس ملک خنار سے دیوانوں سے فردی کا نام دیا تھا۔ اس کی تلاش میں
دوسرے دیوں کے سفر کے لئے روانہ ہوئی۔

قدیم بابلیوں سے فون کے مطابق ان دوسرے دیوں کو وہ دیں سمجھا جاتا
سے لوب رولی میں آئے۔ قدیم بابلیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اس مقدس
میں جب خنار دیوی پہنچی تو اس کے دروازے اور درجنوں پر گر۔ جس رافقی
دیوی کے جانے سے دیا سے آتش عشق سرا پا جاتی اور اسل اور طالع سب اپنے
افزائش سے دہل غافل ہو جاتے۔ اس لئے کہ خنار دیوی توہیدی تواناؤں کی
کی جاتی تھی۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ سارے دی حیات موجودات وہ فنا ہو جا
دیوی سے حیوانات کے وظائف جنہی اس حد تک وابستہ تھے کہ ان کی موجودگی

قدیم شامیوں اور بابلیوں کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ خنار دیوی کے ساتھ ساتھ ہر
نہ رب البحر بھی کہا جاتا تھا کہ ایک قصہ اس دیوی اور دیوتا ایڈولس کو اس جہاں
مات دولت اور وہاں کے لئے روانہ ہوتا اور عالم اسفل کی سخت گیر دیوی جس کا نام
تھیں یہاں جاتا تھا۔ ہاں خواہست اجازت اسے حالی کہ حضرات کو جہوں کے حال کا پتہ
تھا۔ اسے اپنے مائیں تمور یعنی ایڈولس کو بھی اپنے ساتھ لے جانے کی بھی
دے دی جاتے تاکہ ہم دونوں عالم پا واپس ہوں اور ان کے قدموں کی برکت سے
میں سے جاگ اٹھے۔

میں تک کہنے کے بعد وہ اپنی قلبی تھوڑی دیر کے لئے رکا ہر کچھ سوچا ہر وہ اپنا
کلام وہاں جاری رکھتے ہوئے کہہ دیا تھا۔
سہ صدیوں پہلے ہر سال وسو گرما کے تک بھگ اس مینے میں جو اسی کے نام سے
میں ہے یعنی ایڈولس دیوتا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ سارے دن و مرد بائیسویں کی
میں پر دیوتا کا نام لیتے تھے کیونکہ اس کا حیل تھا کہ ہر سال دیوتا مرنے پر اور اگر وہ
یوں کی دھن پر قائم نہ کریں تو دیوتا زندہ نہیں ہوتا اور اگر دیوتا زندہ ہو تو ان سے ہر
میں بڑی اور تہات جیس کی جائیں گی۔

چنانچہ یہاں کے قدیم ادب سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ متولی دیوتا کی ایک مورٹی پر
تہ پاک پالی سے احو کر تمل ملا جاتا تھا اور اسے سرخ مہا پتا دی جاتی تھی لوگ سور خوالی
تے تھے اس کے ساتھ ساتھ عود اور جڑی لٹیس اشقی رتیں۔ گویا قصود یہ تھا کہ
یوں نہ کر شہت حواس مرا کر آئیں اور وہ خواب اصل سے بیدار ہو جائے۔ ایک احتوش
تہ میں جس کا عنوان بابلی ادب میں ادوس کا بائیس کا مین کے نام سے مشہور ہے۔
میں ان سور خوالوں کی آوار میں دور کیوں گئے ہوئے سوال کی طرح بائیسویں کے پر سور
تہ میں سے آج بھی سنائی دیتے ہیں۔ میں سے چونکہ بابلی ادب کو بڑے نور سے پڑھا ہے
تہا مجھے اس کے کئی ٹوٹے بھی اترے ہیں۔

اس کا ایک مشہور اور معروف ٹوٹ ہے جو بائیسویں کی لے پر عورتیں مہا
تہا کو زندہ کرنے کے لئے لگتی ہیں۔ وہ ٹوٹ کچھ یوں ہے۔

اس کے رخصت ہونے پر ہم ٹوٹ کرتی ہیں۔ اسے میرے بچے اس کے رخصت
ہونے پر ہم ٹوٹ کہتے ہیں۔

میں تک کہنے کے بعد وہ یودی قلبی تھوڑی دیر کے لئے رکا۔ اور پھر نے

باری باری اس نے یونان، کیرش اور مارٹا کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد وہ اپنا سفر جاری رکھتے ہوئے دوبارہ گھر آیا تھا۔

سنو میرے عزیز! ایڈولف دینا کے حلقہ پالی ادب میں بے شمار حکایتیں و رسالت پائی جاتی ہیں۔ اللہ کے نبی دی انگل نے اسی دینا کے خلاف جہاد کرتے ہوئے لوگوں کو وحدانیت کی طرف بلایا تھا۔

کچھ مورخین کا کہنا ہے کہ اللہ کے نبی دی انگل نے بیت المقدس کی کچھ عورتیں و بچے کے شامی دروازے پر ایڈولف دینا کے لئے آواز داری کرتے دیکھا تو انہیں بلایا۔ انہیں اس رسم پر سے روکتے ہوئے خدائے واحد کی بندگی اور عبادت کی رہنمائی کی۔

جہاں تک یونانی ادب اور قدیم اساطیر کا تعلق ہے یونانی اساطیر کے آئینے میں ایڈولف نام کا یہ دینا، حسین و جمیل دیوی افروختی کا محبوب ٹھہرتا ہے۔ یونانی افروختی دی ہے جو عروں کے یہاں شکار کے نام سے موسوم ہے۔

کہتے ہیں کہ ایام شیر خوار دی میں افروختی یا عروں کی شکار دیوی سے ایڈولف دینا ایک صندوق کے اندر چھپا کر عالم اسفل کی ملک پر سونے کے حوالے کر دیا تھا۔

لیکن جب پر سونے نے صندوق عروں تو اس بچے کا حس و کجہ را اس پر فروغ ہوئی اور اسے افروختی یا شکار دیوی کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ آخرتہ عشق کی افروختی یا شکار یہ نفس نفس اسے زنداں سے رہا کرنے کے لئے خود عالم اسفل کی طرف تھکی۔

آخر موت اور خلق کی اس دیویوں کا تعلق چکاتے کے لئے ماریٹا میں ماریٹا حرکت میں آیا اور اس نے فیصلہ دیا کہ ایڈولف دینا سال کا کچھ عمر پر پہنچنے والے عالم اسفل میں بسر کرے اور کچھ عمر افروختی یعنی شکار کے ساتھ عالم ہلا میں بسر کرے۔

یہی وجہ ہے کہ ہر سال ایڈولف دینا کے ماننے والے اسے زندہ کرنے کے لئے کام کرتے ہیں۔ اس کی دمکی کے لئے گیت گاتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کا عقیدہ سال کے چھ مہینے ایڈولف دینا عالم ہلا میں شکار دیوی کے ساتھ گزارتا ہے اور باقی مہینے وہ عالم اسفل میں پر سینٹی دیوی کے ساتھ بسر کرتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد جب وہ یودی فلسفی خاموش ہوا تب یونان ہلا اور طالب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ ہمارے بزرگ۔ تیری بڑی مہمانی کہ تو نے اس ایڈولف دینا کے حلقہ

کا فراہم کیں۔ لیکن اس سے پہلے تو بتا چکا ہے کہ اس دینا کے سب سے بڑے مرکز اور قبریں میں تھے۔ کیا تم ہمیں شام اور قبریں میں بھی اس دینا کے ماننے والوں سے مل سکتے ہو؟ یہی بات تو مٹی والوں کے ناک ہمارے علم میں اضافہ ہو۔ اس پر یودی فلسفی ہلا نے زنی دیو سر جھکا کر سہا پھر کر کہنے لگا۔

سنو میرے بچ! شام اور قبریں میں اس دینا سے متعلق تم نہیں کو تفصیل کے ساتھ جان سکتے ہو!

میں نے عزیز! سب سے پہلے میں اوس شام میں جو ایڈولف دینا کے مرکز تھے۔ اس کے بعد مدنی الہا ہوں۔ پھر قبریں کی طرف چلیں گے۔ شام میں ایڈولف دینا کا سب سے بڑا مرکز بدس شہر میں تھا۔

یہ شہر سمندر کے کنارے ایک سطح مرتفع پر واقع ہے۔ اور اس میں شکار یعنی دیوی کا ایک بہت بڑا مندر ہے۔ جہاں ایک کشادہ محل کے اندر خاتون سے گھرا ہوا خور و حرم کا سنگ پتھر چھتاتے کھڑا ہے۔ جس پر قہقہے کے لئے عروں کا ایک چادر لٹا ہے۔ یہ عروں کی شکار اور یونانیوں کی افروختی دیوی کا بہت ہے۔

اس عبادت گاہ میں ایڈولف دینا کی پوجا پاٹ ہوا کرتی ہے بلکہ کچھ بات تو یہ ہے کہ اس شہر میں اس کی وہب گھوٹا دور سربراہان جو سس کے کسی قدر خوب میں سمندر جہاز ہر جاتی سے وہ قدیم زمانے میں ایڈولف دینا کے نام سے ہی موسوم تھی۔ اسی علاقے میں شاہان حکومت تھیں۔ جس کا نام نیسی راس تھا۔ اور جسے ایڈولف دینا کا باپ کہتے تھے۔ قدیم تاریخ سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اس شہر پر ابتدائی زمانے سے آخری زمانوں کی حکومت دی جس کی عبادت شاہ اکابرین یا شہنشاہ پر مشتمل ایک کونسل یا کونسل کی کیا کرتی۔

کہتے ہیں کہ ایڈولف دینا کے باپ کینی راس کے خاندان میں سے جو تخری بادشاہ راس نے سس پر حکومت کی اس کا نام بھی نیسی راس تھا۔ اور وہ بڑا ظالم اور جابر بادشاہ تھا۔ یہ نیسی راس مدمن جرنیل تھیں کے دور تک پہنچا تھا اور اسی تھیں کے عروں یہ قتل ہوا۔

سنو میرے عزیز! یہ تو ایڈولس دیو نائی شام میں کیبت ہے۔ اب میں جنہیں یہ بتاتا ہوں کہ یہ دیو ناقبر میں کیبتے پہنچا۔ اور وہاں میں جنہیں یہ بھی بتا دوں کہ ایڈولس دیو ناقبر میں طرح سے ایجن کے حل دیو نائی کی دوسری شکل و صورت ہے۔ وہاں تک قبر میں داخل ہے تو جزیرہ قبر میں شام کے ساحل سے اس قدر قریب ہے کہ جہاز کے ذریعے اس کا حمل صرف ایک دن میں طے ہو جاتا ہے۔ بلکہ جج تو یہ ہے کہ گرمیوں کی سہلی شام پہنچتی ہے اس کے سامنے اس ساحل سے جزیرہ کے پست اور تاریک پہاڑ تک نظر آتے ہیں۔

وہاں کی شکل کی کاٹوں اور سرد اور دھواؤں کے جنگوں نے قدرتی طور پر عرب کاجڑوں کو اکٹرا کر نور دئے اپنی طرف کھینچا اور اس کے ساتھ وہاں اناج، شراب اور دھن کی بیجیات کو اکٹرا کر انہوں نے غبار ساحل کی مددی حی دامن کے مقابل میں جسے ایک طرف سے پہاڑوں اور دوسری طرف سے سمندر نے گھیرا ہوا تھا یہ سر زمین انہیں جنت نظر آئی۔

اس لئے کہ عرب قدیم ہی سے قبر میں میں رہے تھے اور جزیرے کے ساحلوں پر باغیچوں کے قدم ہمارے کے بعد بھی مدت قدیم تک وہیں رہا۔ چنانچہ قدیم کہوں اور سن سے یہ بتا جاتا ہے کہ سکندر اعظم کے عہد تک اس قبر میں پر عربوں کی حکومت تھی۔ لاری بات ہے کہ جب یہ عرب یعنی فونکل جزیرہ قبر میں میں پہنچے تو اپنے ساتھ اپنے وہ توکوں کو بھی لیتے گئے۔ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں کہ لبتائی محل کے پرستار تھے جو شاید ایڈولس دیو کا دوسرا نام ہے۔ اور قبر میں داخل ہونے کے بعد جزیرے کے جنوبی ساحل کا انھیں کے مقام پر انہوں نے ایڈولس اور شتار دیو کی پرستش ڈالی اس لئے کہ یہ دیو ناقبر اور دیو عربوں کے سب سے بڑے دیو ناقبر اور دیو خیاں مئے جاتے تھے۔ ان عربوں نے جس کی طرح یہاں بھی عبادت کی وہی رسمیں جاری کیں جو شام میں وہاں وہاں تھیں۔

جب ہمارے جزیرہ قبر میں پر عربوں بھی کھانوں کا قبضہ ہو گیا تو انھیں شہر کی جگہ قبر میں کا شہر خافس ایڈولس دیو ناقبر اور شتار دیو کی کا مرکز بن گیا۔ یہ شہر جزیرے کے شمال مغربی علاقے میں واقع ہے۔ جزیرہ قبر میں شروع سے لے کر آخر تک اس حکومت کے تحت ہی رہا اس میں خافس شہر کا علاقہ کو مستقل علاقہ ہے اس پر پانچویں سوچ دو سوچ سید نے لڑائی میں اور اسے دیر قلع کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔ کھین اور ٹھکانوں سے اس کو مستل کی ایک دہلی میں تعمیر ہوا ہو گیا ہے۔

دراواک نے صدیوں سے پہلے پہلے اتنی گرمی جس میں ہاں ہیں کہ اس کی دھ سے

کہا جاتا ہے کہ اسی کینہی راس نے کو بہن تک دار السلطنت سے ایک قافلے پر کسی جگہ شتار یعنی افرو دیو دی کے لئے عبادت گاہ بنائی تھی۔ یہ مقام عام تھا جو درائے ایڈولس کے منبع ہیں اور صلب شہر کے درمیان واقع تھا۔ اس لئے کہ اتفاق میں شتار کا ایک مشہور شہر اور معبد تھا جسے رومس نے تعمیر کیا وہاں کی رسوم اور عبادت کی عمارت کی نوعیت کی بناء پر جدا کر دالا تھا۔ یہاں تک کہ بعد یودی قحطی پھر تھوڑی دیر کے لئے رکا اس کے بعد سلسلہ کام جاری رکھتے ہوئے کہ رہا تھا۔

سنو میرے عزیز! کہتے ہیں کہ وہ مقام تھا جہاں قدیم قصوں کی رو سے ایڈولس اور شتار یعنی افرو دیو دی کی پہلی مرتبہ ملاقات ہوئی تھی۔ اور کہتے ہیں کہ اسی سلسلے کے اوپر ایڈولس دیو نائی قحط کے کھلے پہر خاک کئے گئے تھے۔

میں نے یہ مقام خود جائے دیکھا ہے۔ یہاں کو مستانی طیس کے اوپر ہماری دو چٹانوں کے اوپر شتار اور ایڈولس دیو نائی صورتیں کھدی ہیں۔ اور ایڈولس دیو ناقبر میں بڑے نیچے رچھ کے حصے کا حکم ہے۔ اور شتار دیو منجم بھی ہوئی ہے۔ ان غمزدہ صورتیں شاید اس بات کی شانیدی رتی سے کہ اس قدر قریب پہنچے محبوب ایڈولس پھرنے کا نام ہے۔

ایڈولس دیو ناقبر عقیدت مندوں اور عبادت گزاروں کے عقیدے کی رو سے ہو کر رہتا ہے اور ہر سال روئے فطرت اس کے مقدس محل سے سرخ ہو جاتی ہے۔ سال بہ سال جس وقت یوگن شام اس کی موت کا نام کرتی ہیں تو وہ کو مستانی سے اندر سے ایک مخصوص پھول توڑتی ہیں۔ یہ پھول ایڈولس دیو ناقبر سے لٹکایا جاتا ہے۔ پھر توڑ کر ایڈولس دیو ناقبر کے عقیدت مند سمندر کے اندر پھینکتے ہیں۔ یہ اس پھول حیات سے ایڈولس دیو ناقبر کی رو کی عطا ہو۔

یہاں تک کہ بعد یودی قحطی انھیں دم لیے کے لئے رہا پھر کئے گئے۔

بعد یودی قحطی میں شتار دیو ناقبر کا مقام تھا۔ یہاں کو مستانی سے سرخ ہو جاتی ہے۔ سال بہ سال جس وقت یوگن شام اس کی موت کا نام کرتی ہیں تو وہ کو مستانی سے اندر سے ایک مخصوص پھول توڑتی ہیں۔ یہ پھول ایڈولس دیو ناقبر سے لٹکایا جاتا ہے۔ پھر توڑ کر ایڈولس دیو ناقبر کے عقیدت مند سمندر کے اندر پھینکتے ہیں۔ یہ اس پھول حیات سے ایڈولس دیو ناقبر کی رو کی عطا ہو۔

بھی کر لی تھیں اور گرد و فواح کے شہوں اور دیہات کے حوا اور حورتیں اس دیوں
ششماہی جشنوں میں شریک ہو کر منٹیں چڑھاتے جو ان لاکھوں کے کام آتی تھیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد یوڈھا یہودی فلسفی خاموش ہو گیا۔ اس موقع پر یہاں
اور اس مطلب کے کہنے لگا۔

دیکھ میرے بزرگ۔ جس طرح ارض شام میں ایڈولس دیوتا کے متعلق غنہ
رسومات جاری ہیں کیا ان مذاقوں میں بھی ایڈولس سے متعلق کچھ رسمیں جاری اور
ہیں۔ اس پر یہودی فلسفی بولا اور کہنے لگا۔

ایڈولس واسلے تو اعلان میں جو مطلبی ایشیا اور یہاں میں اور قبرص میں ملتا ہے
ہیں۔ کچھ تو اسرار اور رسمیں اس علاقے میں بھی جاری ہیں۔ مثلاً یہ کہ اس دیوتا کی
کا نام ہر سال یہاں بھی کیا جاتا ہے۔ ان میں اس کے بتوں کو لاشوں کی مانند کس پر
اس طرح لٹا جاتا ہے جیسے انیس۔ لٹانے لے جایا جا رہا ہو۔ اور پھر سندھ یا چشوں
پھینک دیا جاتا ہے۔

لیکن یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ مختلف مذاقوں میں ایڈولس دیوتا کے متعلق رسومات
بھی مختلف ہیں۔ مثلاً مصر کے شہر اسکندریہ میں یہ ہوتا ہے کہ وہ کجیوں پر تخت
ایڈولس دیوتا کے جن کی عائش کی جاتی ہے۔ ان کے برابر مختلف اقسام کے بچے
پھولوں کے گئے رکھ دیئے جاتے ہیں اور ان پر بائبل لپیٹ کر ہرے بھرے منڈے
دیئے جاتے ہیں۔ پھر ایک دن ان دونوں کا یہود رچایا جاتا ہے۔ دوسرے دن یہودی
بچیں بھرے سر اور پچھتاہٹا کھولے موٹے ایڈولس کو سندھری ساحل پر لے جاتی ہیں
اسے موجوں کے حوالے کر دیتی ہیں۔

لیکن اس کے سوگ میں ایڈولس کی خوشی بھی شامل ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ
الائی جاتی ہیں کہ جانے والا ایک دن ضرور فوت کران کے پاس آئے گا۔

خیر میرے عزیزو! وہ ساری رسمیں جو ایڈولس دیوتا سے متعلق رکھتی ہیں اور
شام یا قبرص میں متالی جاتی ہیں وہ ان سرزمینوں میں بھی جاری و ساری ہیں۔ مثلاً
شام اور قبرص میں ایڈولس کی ذات 'ہانات اور اناج کے دیوتا سے عبارت تھی اس
ایڈولس دیوتا کو خوش کرنے کے لئے اس کے دیوتا کا ہاتھوں کی رسم ادا کیا کرتے تھے۔
اس رسم میں یہ ہوتا تھا کہ مٹی سے بھرے ہوئے گھلوں یا ٹوکریوں میں گندہ

سود اور مختلف قسم کے اناج اور پھل بھر دیئے جاتے اور آٹھ دن تک ان کی دیکھیں
تیار کی جاتی۔ یہ نام عموماً صرف عورتیں انجام دیتیں۔ آفتاب کی نماز کے

بست جلد پھوٹ نکلتے لیکن ان کی جڑیں نہیں نکلتیں تھیں۔ اس لئے اتنی ہی جلد
جاتے۔ ہر حال انھوں نے ان ہڈوں کو دونوں دیوتا کے چلوں کے ساتھ لے جایا
اور سندھ یا چشوں یا دریا میں پھینک دیا جاتا۔ یہ رسم جس کی ابتدا قبرص یا ارض
کی ہوئی۔ یہاں افریقی مذاقوں میں بھی ایڈولس دیوتا کے لئے متالی جاتی ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ یہودی فلسفی خاموش ہوا تو پھر پوچھا اسے بڑی عقیدت
مطلب کرتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ میرے بزرگ میں اور میری دونوں بیویاں تیری بڑی
ار ہیں کہ تو نے ہمارے کہنے پر ایڈولس دیوتا کے متعلق تفصیل بتائی۔ اس سے متعلق
ت سے ہمیں آگاہ کیا۔ دیکھ اب کتنی دقت ہو گیا ہے۔ میں اور میری دونوں بیویاں
سے میں جا کر آرام کرتے ہیں۔ تم بھی اب آرام کرو۔ پھر کل دہارہ ہم تھماری
میں حاضر ہوں گے اور مزید تفصیلات تم سے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔
اس یہودی فلسفی نے اثبات میں سر جلاتے ہوئے ہاں کہہ دی۔ جس کے جواب میں
کیرش اور مارٹھا نے کراہنے کراہنے کی طرف چلے گئے تھے۔

اپنے کمرے میں جا کر پوچھا دیکھ کیرش اور مارٹھا کو مطلب کر کے کہنے لگا۔ تم
میری بات غور سے سنو۔ اس علاقے میں ایڈولس دیوتا کے متعلق شرک کو ختم کرنے
لئے میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ اس پر کیرش فوراً بولی اور پوچھنے لگی وہ کیا؟
میں یہاں کہنے لگا۔

دیکھ کیرش آج رات کے پچھلے حصہ میں جب کہ چاروں طرف دیرانی اور سناٹا ہو گا
ایڈولس دیوتا کے اس بت کی طرف جاؤں گا جو یہاں کے لوگوں سے گزرا ہے اور اس
ادبیت اور پوجا میں مصروف ہو گئے ہیں۔ میں اس بت کو گرا دوں گا۔ میرے خیال میں
میرے ایسا کرنے سے ان لوگوں کا عقیدہ ایڈولس دیوتا سے ہٹ جائے گا اور وہ مزید ایسے
میں جلا ہونے سے بچ جائیں گے۔ اس پر کیرش بولی اور کہنے لگی۔ اگر ایسا ہے تو
میرے بچنے پر میں بھی اور مارٹھا بھی آپ کے ساتھ جائیں گے۔ اس پر پوچھا ہوں
سے لگا۔ تمہیک ہے ایسا ہی کریں گے۔ اب تو آرام کر لیں۔ اس کے ساتھ ہی تینوں
یہودی بہنیں گھس کر آرام کرنے لگے تھیں۔



میں تک دعا مانگنے کے بعد یونان اپنی جگہ پہ اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ کیرش اور مارٹا
 آگیا اور بڑی راز داری میں اس دونوں کو مخاطب کر کے کہے گا۔

تم دونوں ہمیں اس سارے وال چٹان کی اوت میں چلی جاؤ۔ میں ایدولس دینا کے
 گرانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اور بت کو گرانے کے ساتھ ہی ہم یہاں سے اپنی سری
 حرکت میں لاتے ہوئے سارے کی طرف چلے جائیں گے۔ یونان کا کہنا ہے کہ
 اور مارٹا! تو۔ فی الفور قریبی چٹان کی اوت میں جا کے بیٹھ جی تھیں۔

یونان نے لے ڈگ بھرتا ہوا چٹان سے بت کو گرانے سے تراشے ہوئے
 ایک تھپ۔ ایک بار پھر اس سے حوسہ ٹیپ سے امداد میں بڑی لاپرواہی اور بے
 حاشیہ کی طرف دیکھا پھر اس سے اپنے دوسرے ہاتھ بت کی کمر پر جھانکے اس کے
 اپنی طاقت اور قوت میں دس گنا اضافہ کیا۔ ساتھ ہی اس نے جلی رازدارانہ
 انداز میں اس کو سوتیلی پار بند کیا پھر اس نے جو پھر پور امداد میں زور لگایا تو چٹان
 اٹھنے ہوئے ایدولس دینا کے جھنڈے کو اس سے گرا کے رہ گیا تھا۔

ایدولس دینا کا وہ مجسمہ جو ایک بہت بڑی چٹان سے تراش گیا تھا وہ اپنی جڑ سے اکڑ
 گیا تھا۔ چونکہ وہ بستی پر تھا۔ نیچے چٹان تھی۔ لہذا وہ ایدولس پر زور تک لاکھٹا چلا
 تھا اور نیچے آئے تک اس کے ٹکڑے ٹکڑے اور کچی چٹان کیریال ہو کے رہ جی تھیں۔

یونان ایدولس کے بعد یونان تقریباً بھاگتا ہوا چٹانوں کی اوت میں آیا۔ قریبی
 ایدولس سے بھاگتا ہوا اور رکھواؤں۔ مگر یونان کی چٹان کی طرف بھاگتے آگے لیا تھا۔
 قریبی اس کے خاقب میں چٹان کی طرف بھاگے۔ چٹان کی اوت میں کیرش اور مارٹا

یونان کی حرکت میں آئے اور سارے کی
 طرف چلے جائیں۔ یونان کی تجویز پر عمل کرتے ہوئے یونان کے ساتھ کیرش اور مارٹا
 اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں۔ پھر وہ تینوں باوقار عظمت اور میں سارے کی
 چلے گئے تھے۔

ایدولس دینا کے ہماری سب بھاگتے ہوئے اس چٹان کی طرف آئے جس کی اوت
 یونان کا تھا تو وہ دمک رہ گئے۔ انہوں نے دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ پھر یہ تک
 یونان سے امداد میں ایک دوسرے کی طرف الجھتے رہے۔ ساری سب مشرق
 طالع ہوئے۔ مارٹا اور ایدولس۔ پھر سری اور جلی ملتی روشنی بکھر گئی تھی۔ پھر ایک
 وا اور آئے۔ ایک۔ میں سے بت کو گرانے والے کو خود اس چٹان کی اوت میں آئے
 وہاں سے وہاں چلا گیا ہے۔ اس پر دوسرے پھر وہاں سے آئے گا۔

رات اندھیرے کی شال بنے بنے اپنے انہام کے قریب پہنچ چکی تھی۔
 انہیں پہتاں ایدی گرائیں جیسی خاموشی اور اندھی غمراہی اور کھلی رات
 جیسی چپ چپلی ہوئی تھی۔ کبھی کبھی کوئی پرندہ اپنے پر پھڑپھڑاتے ہوئے
 گرجنے صداؤں سے اپنے ہونے کا احساس دلاتا تھا۔ دیرت چاروں طرف گہری
 تھا۔

ایسے میں یونان کیرش اور مارٹا سارے میں اپنے کمرے سے نکلے
 بڑے جہاں بہت بڑی عمارت کی صورت میں ایدولس دینا کا مجسمہ اس قدر
 بہت بڑا مجسمہ ایک دیوہیکل چٹان کی تراش فراش کر بٹا گیا تھا۔ اس سے
 پاس ایدولس دینا کے برجی بہت بھی لائی خدا میں تھے۔ ہر بہت کا دایاں ہاتھ
 تھا۔ جس میں کھلی چلتی ہوئی دکانی دی تھی۔ اس چٹان کے درمیان مشرق
 بہت بھی تھے۔ اس دیو کی کے دونوں بازو یا تو نیچے ٹٹکے یا پھانچوں پر بندھے ہوئے
 وہ خدا باہم پچا رہی تھیں۔

اس بہت عمارت کے قریب۔ کر یونان نے پہلے ٹھوکریں مار مار کر سارے
 پھوڑ کر رکھ دیا پھر وہ بڑے بہت کے قریب آیا۔ وہ انویجہ گیا۔ تاکہ اندر
 اپنے ہاتھ بند کئے پھر وہ بڑی اکتاری میں اپنے خداوند کے حضور دعا مانگ رہا تھا
 اے خداوند! اے ابراہیم! مسی دینی کے خدا! اے قدیم کائنات
 سچوں کے رہ میں لگوں کا روپ اور دونوں کی کمزورت میں چھوٹ کا شمار
 خداوند! تو ہی یہ وہی بد نصیبی عظیم کی لاپرواہی پر نگہ رکھتا ہے۔ تو ہی یہ کہتوں
 غم زدہ کی سسکیوں کو مسکراہٹوں میں تبدیل کر دیتا ہوا ہے۔

اے خداوند! باروں کی بند پروازی! ہوائی کی شد زوری کو ستاروں کی حر
 ہی دم سے ہے۔ تیری ہی ذات سے اس کا سکون و چین دون کا مبرور تھی۔ تیری
 فن کا جنون باری و ساری ہے۔ اے خداوند! تو ہی فراق و جبر کے لمحوں میں
 جھنور کھڑے کرتا ہے۔ تو ہی اعطاف و روال کے ٹکڑوں میں عورت و شباب سے
 روال و دل کرتا ہے۔

اے خداوند! اے ابراہیم! کے خدا میں تیری رضا مندی اور تیری خوشن
 اس ایدولس دینا کے خلاف حرکت میں آتا پہتا ہوں! مجھے تیری دے مجھے طاقت
 میں اس بہت کو گرا کے پاش پاش کر دوں تاکہ اس کے حوالے سے اس کی
 اس سرزمینوں میں شہ عاری سے اس کا حاکم ہو جائے۔

نالی ہوا، ہم جنہیں اپنے ساتھ صبح کے کھانے کی دعوت دیتے ہیں۔ توڑی
دانتے ہی والا ہے۔ یونان کی یہ منظر کشی کرنا تو اس کے بڑا اور یونان کے
یہ تھا۔

میں دیر تک کمرے میں خاموشی رہی۔ اس کے بعد یونان بولا اور یسوی ظنی
تاجب کر کے گئے۔

میں برک! افریقہ کی اس سر زمینوں کی طرف سے آنے سے پہلے یا تم سے
میں سیاحت کی۔ کسی اور جگہ یا کسی اور قوم پر بھی تحقیق کا کام لیا۔ اس پر اس
یہ۔ خاموش رہا۔ کچھ سوچا اس کے بعد یونان کی طرف دہشتے ہوئے سے لگا۔

میں نے اس سر زمینوں کی طرف سے پہلے میں ہی کی سر زمینوں میں
اور اس پر یونان نے فوراً چوکنے کے امداد میں پوچھا۔ کچھ یسوی تو جاری
میں کیا کر رہا۔ اس پر یسوی بولا اور کہنے لگا، میں سے تم اقامت پر تحقیق
میں اور تیسری میں قوم تھی۔ جس پر میں نے تحقیق کی ہے۔ اس پر یونان فوراً
سے لگا۔ کچھ یسوی برک میں مارا اور ٹھوکر کے متعلق تو تفصیل سے جانا
میں میں سے متعلق نہیں جانتا یا تم میں سے متعلق ہم تفصیل بتاؤ گے۔
اس بولا اور کہنے لگا۔

میں نے قوت سے متعلق نہیں سرور بتاؤں گا لیکن اس سے پہلے میں جنس اس سر
میں رہا ہونے میں یہ تھے بھی جگہ کو۔ اس کر کے میں داخل ہوتے
میں ہی۔ رہا تھا۔ یہ مجھے یاد تھا کہ میں اس سر زمینوں میں گئی ایک رہا۔
میں میں لگا۔ اور بہت حد پر اس سے بچ رہا ہوں گا۔

یونان نے یہ فوراً اور تیرے مجھوں سے یسوی کی طرف کچھ پوچھا اور
یونان اس انتخاب کی طرف سے جو سر زمینوں میں رہا ہوا ہے۔ اس پر
کہنے لگا۔

میں میرے عزیز مجھے صبح کے وقت کھانے اور میرے کرنے کی بات ہے۔ میں ابھی
میں نہیں کیا ہوں اور اپنے ساتھ ایک انتہائی اہم خبر لے کر آیا ہوں۔ کھوے
میں یسوی دینا کے بعد کی طرف چلا گیا تھا۔ کچھ ایسا ہوا کہ اس سے وقت ملی
میں قوت ایسوی دینا کے خلاف حرکت میں آئی۔ ایسوی دینا سے بہت دور
میں اس نے کچھ چھپتے دیا اور ایسوی دینا کا نام لیا۔ اس کا حال اچھا ہے۔
اس کے علاوہ وہاں جس قدر ایسوی دینا اور حشر ہوئی۔ بت تھے ابھی

حیثیت کی بات یہ ہے کہ آخر اس اکٹھے نے کیسے اپنے بڑے بت کو
کر دیا۔ یہ اکٹھے شخص کا کام ہو ہی سکتا۔ اس پر وہی چادری بولا اور کہنے لگا
مارتے والو وہ کیا مل تھا۔ اس پر ایک اور چادری بولا اور کہنے لگا، میں سے
تھا۔ اس اکٹھے نے ہی یسوی دینا کے مجھے کو گرا کر پش پش لیا ہے۔ اس
اور کوئی نہیں تھا۔ اور دیکھو وہ ہمارے سامنے بھاگتا ہوا اس پنہاں کے پیچھے تو
یہاں بھی میں سے لگتا ہے وہ ہولی ہولی انصرفت قوت تھی جس نے ایسوی دینا
سامنے منسوب کیا اور اسے توڑ پش پش کر دیا گویا وہ طاقت وہ قوت ہمارے
کی پرستش اور پوجا پات کر کے کے خلاف ہے۔

توڑی دیر تک خاموشی رہی پھر ایک دوسرا چادری بولا اور کہنے لگا
ماتھو میرے دوست! اگر ایسوی دینا واقعی سچائی پر ہوتا یا اس کی کوئی حقیقت
طرح کہ ہم بیماری خیال کرتے ہیں ذہنیاً یہ اپنا دفاع کرتا وہ شخص تیرے
تھا تھا اس پر خطاب ملایا کرتا اور اسے تباہ و برباد کر دیتا۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں
اکٹھے جو ان سے ایسوی دینا کو گرا کر تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ لہذا میں آج سے
کہ میں ہرگز کسی بھی صورت میں ایسوی دینا کی پوجا پات سب کوں گے۔
ساتھ جو دینا اپنی حفاظت نہیں کر سکا وہ ہم لوگوں کی دینا اور محفوظ
ہے۔

دوسرے چادری بھی دلی دلی اور ہلکی آوازوں میں اس چادری کی تائید
ایسوی دینا کے خلاف وہ آوازیں اٹھ رہے تھے۔ پھر وہ جسے ہم ساتھ امداد میں
قیام گاہوں کی طرف جا رہے تھے۔



یونان اور کیرش اور مادھتوں اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں
ہو چکا تھا۔ اور چاروں طرف شہری دھب پھیل چکی تھی۔ ایسے میں یسوی دینا
کے کمرے میں آیا اور یونان کی طرف دہشتے ہوئے سے لگا۔ میرے عزیز
کے بھیرے خانے میں جا کر صبح اکٹھا کھائیں۔ میں جانتا ہوں کہ آج صبح
میں یسوی میرے ساتھ کھاتا۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ برک یسوی تھوڑے پاس ہی ہمارے کمرے میں بیٹھے۔ ہم سے صبح
منگوایا۔ اور اس کھانے میں شمار اکٹھا بھی شامل ہے۔ آج میں ایک

م تفصیل بعد ہی میں بتانا چلتے یہ بتاؤ کہ واقعی کیا ایک ایک شخص نے ایڈولس
اس لابت کو جڑ سے اکھاڑ کر پچھے پھینک دیا تھا۔ اس پر یونانیوں اور کھنے لگا۔
اس بت کو گرانے والا ایک ہی شخص تھا اور وہ کون تھا یہ میں تمہیں اس
کا سبب تم مجھے کسی قوم سے متعلق تفصیل سے بتا چکے گے۔ اس پر نیوس
کا خاموش رہا کچھ سوچا پھر وہ ہار مانتے کے انداز میں کہنے لگا۔ سنو میں تمہیں
متعلق تفصیل سے بتاؤں۔

پنچھٹی صدی قبل مسیح کے اوائل میں یونانی قبیلے کی حیثیت میں نمودار ہوئے۔
اور وہ مغربی حد تک جابو شرق ابدن کے مشرق میں واقع ہے یہ سرسبز زمین
نائل نیک سے مختلف پھولی پھولی پادشاہوں کا مرکز تھی۔ اردن اور معاہ
میں اور حالات شمال میں سب کھائی اور آرمی تھے۔ ان سرزمینوں میں

پنچھٹی صدی قبل مسیح سے پچھترہویں اور معاہ میں کوئی سبب رہتا تھا۔ اس کی
پنچھٹی صدی قبل مسیح تک بالکل حال چلی آتی ہے۔

توڑ پھوڑ کر دکھا دیا گیا ہے۔

سنو میرے عزیز! اس مسئلے میں میں نے ایڈولس دیوتا کے پیادوں سے
تو اس کا کتنا تھا کہ رات کے پچھلے پہر سورج طلوع ہونے سے کچھ دیر پہلے جب
میں ابھی تاریکی میں تھی ایک مافوق الفطرت شخص ایڈولس دیوتا کے قریب
اور اس نے دعا دے کر ایڈولس دیوتا کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔ دیکھ یونانی قوم سے
دونوں پیادوں سے ایڈولس دیوتا کو دیکھا میں ہو گا۔ میں نے اسے دیکھا ہے۔ یہ
مافوقی عناصر نے جو قسم اور ارض شام میں اس دیوتا کے بت دیکھ کر کہتے ہیں۔
نے ایک بت جی پنڈا کو اتار کر ایڈولس دیوتا کا بت بنایا تھا۔ کہتے ہیں اس
تراش فراش میں ایک شیطان قوت بھی شامل تھی جس کا نام سطرون تھا۔ وہ
وقت کہاں عائب ہو گئی ہے۔ بہر حال اس پیادوں کا کہنا ہے کہ وہ مافوق الفطرت قوت
کے پچھلے حصے میں نمودار ہوا اور اس نے ایڈولس دیوتا کے بت کو گر کر پاش پاش
کچھ پیادوں کا کہنا ہے کہ اس بت کو گرانے سے بعد وہ سرزمین
پنڈا کی طرف بھاگا تھا۔ اور اس کی اوٹ میں ہو گیا تھا۔ پیادوں کا کہنا ہے کہ
حقاب کرتے ہوئے جب اس پنڈا کے پاش کئے گئے تو وہ کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ
پریشان تھے اس کا کہنا تھا کہ وہ ضرور کوئی مافوق الفطرت قوت تھی جس نے یہ
ناپسند کیا اور اس کی پوجا پر اس کی نگاہوں میں غلط فہمی تھی جس کی بناء
ایڈولس دیوتا کو ادا رہا۔ اب پیادوں ایڈولس دیوتا سے ہزار کی ہاتھ لگے۔
اس نے عہد نریا بت کہ وہ اب یہاں اس سرزمینوں میں بھی بھی ایڈولس
پاٹ اور پرستش نہیں کریں گے۔

یہاں تک سے کے بعد یونانی فلسفی جس بت خاموش ہوا اب یہاں
کا کچھ برکت ہے۔ پتہ تم مجھے کسی قوم سے متعلق تفصیل سے بتاؤ پھر میں
گا کہ ایڈولس دیوتا کے بت کو اس سے اکھاڑ پاش کر دیا ہے۔

یونانی اس گفتگو سے فلسفی جس کی آنکھوں میں ایک پتہ پید
نیز نگاہوں سے یونانی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ یا ایسا ممکن نہیں ہے۔ پتہ
بتاؤ کہ ایڈولس دیوتا کے بت کو اس نے اکھاڑ پاش کر دیا۔ اس کے بعد میں
قوم سے متعلق تفصیل بتاؤں گا۔ اس پر یونانی ہوا اور کہنے لگا۔ نہیں برکت
میں قوم کی تفصیل بتاؤں گا۔ اس کے بعد میں تمہیں بتاؤں گا کہ ایڈولس دیوتا
کرچر چر گیا۔ اس پر نیوس جی عازمی اور انکساری سے کہنے لگا۔

ای دہائی چنانچہ کو کھوکھری صورت میں بنایا گیا تھا۔

لفظ پیڑا سزا کا پرانی ترجمہ ہے جبرانی میں اسے مہا کہتے تھے اس کا اصل حوالہ ہم یہ ہے۔ دہائی موسیٰ میں اس کا کل ام اسدرا کہا جاتا ہے اپنے دار الحکومت سے جس نے اپنا اقتدار پھیلاتا شروع کیا۔ اور ان کی نو آبادیاں اس پاس کے شمالی علاقوں میں قائم ہوتی چلی گئیں تھیں۔

ادائی اور مصاریوں کے جو پرانے شہر چاہو چکے تھے انہیں نے انہیں پھر سے آباد کیا۔ ان کی رونق اس طرح لوٹ آئی نیز تجارتی قافلوں کی تجارت کے لئے نئی چوکیاں بنائی گئیں اور معدنی وسائل کی ترسیل کے لئے فہلوں نے نئے نئے مرکز قائم کیے۔

اس کے علاوہ دریائے اردن اور حجاز کے درمیان صرف پیڑا تھا جہاں حد درجہ صاف پانی۔ افراد ملتا تھا علاوہ برسی شہر کو تین طرف سے بالکل ناقابل تغیر سمجھا جاتا تھا یعنی مشرق۔ مغرب اور جنوب کی طرف سے یہ شہر محفوظ تھا اور حملہ آور چٹانوں اور کوہستانی سلسلوں کی وجہ سے اسے تغیر نہ کر سکتے تھے۔

یہاں تک کہ بعد یسوی قلعہ یوس دم لینے کے لئے روانہ ہوئے۔ قلعہ یوس دم تک غامشی سے روانہ۔ نیرش اور مارہا کی طرف دیکھا رہا۔ پھر یوس اور کسے لگا۔

سویس پج۔ چوتھی صدی عیسوی کے اختتام سے پیڑا خدائی راستے کا کلیدی مقام بن گیا اور اس سے جنوبی عرب کے مصلحوں اور خوشبو پیدا کرنے والے علاقوں اور شمال کے چرم فروش۔ والے علاقوں کے درمیان ایک لڑی کی حیثیت حاصل ہو گئی تھی۔ اور شمالی راستوں پر اس نے نیشن کا مکمل طور پر قبضہ ہو گیا تھا۔

پیدا رات مشرقی جانب عرب کی بددراگہ کی جانب جانے والا راستہ تھا، دوسرا شمالی جانب بہرہ اور دمشق کا راستہ تھا۔ تیسرا ایلا کا راستہ تھا۔ جو بحیرہ قہم کی مشہور بندرگاہ تھی اور چوتھا صیغ فارس کا راستہ جو صحرائے عرب سے ہوتا ہوا آگے بڑھتا تھا۔ ان چاروں راستوں کے لئے لوٹوں کے قلعے بنائے گئے تھے۔

تیماری کے ماہر ملی سافوں نے چشموں کے پانی پر انکشاف کرنا مناسب نہ سمجھا۔ بلکہ انہوں نے زمین کی تہ سے پانی نکالنے کا انتظام کیا اور اس کے لئے اسوں نے مختلف اوزار ایجاد کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں استعمال بھی کیا۔ اور ان سے بحیرہ قہم کے علاقہ انبارا اس کے علاوہ بارش کے پانی کو بھی جمع کر لیتے تھے۔ اور اس سے کھپاشی کا کام ایسے لیتے تھے جیسے قوم مبارک شہر میں جی تھی۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ ان صحرائوں میں سبیل لے کر پانی سے کام لیا وہ ایسا معلوم ہوتا تھا انہیں صحرائوں میں وہ سبب لیا حاصل کیا ہو جو پیشتر اس

تیسویں صدی قبل مسیح سے تیسویں صدی قبل مسیح تک ان علاقوں میں آبادی دہائی چوہر کی جانب سے جسے شروع ہونے اور بظاہر ان علاقوں کی وہ علاقے چاہ اور برآمد ہوتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہی قوتوں نے بھی ان علاقوں میں ہونے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے۔ شہر حضرت داؤد کے زمانے میں یوس دم۔ یہاں کسی بڑی قوت کی شکل میں دریائے اردن کے پار نہ جاسکا اور نہ اس جانب قدم بڑھا سکا۔ ان علاقوں میں رہنے والے لوگ دفن تھے جو کھدائی کے پل کھاتے۔ بعد قیام میں بعد میں شہر اور عرب کے قبیلے یوس میں بھی شامل ہو گئے یہاں تک کہ بعد یسوی قلعہ یوس دم لینے کو رکا پھر وہاں اپنا مسکن رکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

چوتھی صدی قبل مسیح سے بیشتر شمالی علاقہ بدوش ہی تھے۔ وہ یسویں میں اور اور آرائی بولتے تھے۔ شراب سے سخت پرہیز کرتے تھے۔ محنت بازی سے انہیں نہ تھی اسے دہائی میں اسدرا نے گھ پانی ترک کر دی اور صحرائوں میں رہنے لگی۔ محنت بازی اور تجارت میں مشغول ہو گئے۔ تیسری صدی قبل مسیح سے انہیں ایسے معاشرے کی شکل میں اعلیٰ بنات پر منظم ہو چکے تھے جو صارت کے ساتھ آگے چلے چکا تھا اور پھرتا چلا جا رہا تھا۔ نیز یہ لوگ خامے دولت مند ہو چکے تھے۔ ایسی مثال تھی جیسی مشرقی عرب تک تاریخ میں بار بار پیش آتی رہی۔ کہ کاشتکار بنے پھر انہوں نے تجارت اختیار کر لی۔ جس سرگرمی پر وہ رہتے تھے۔ ان کے لئے ناقلین بھی لیکن اس کا مکمل وقوع ایسا تھا کہ وہاں سے تجارتی قافلوں جاتے رہتے تھے اس طرح قلعہ کی طاقی ہوئی رہی۔

یسویں کی تاریخ میں پیدا قابل ذکر واقعہ تھی جو دہائی قبل مسیح میں پیش آئے۔ سکندر اعظم کے جانشین یعنی کولس کے تحت اس دنوں شام میں جب حکومت قائم ہوئی تو یونانی دور میں نہیں پر حملہ آور ہوئے۔ لیکن دونوں مہمیں انہوں نے انہیں کوہ قرین گھٹ کا سامنا کرنا پڑا۔

کہتے ہیں کہ سبیل کا دار الحکومت کی ابتدا ایک پہاڑی قلعے سے ہوئی تھی۔ مقام پر تھا جہاں مصاریوں کی تجارت کے مختلف راستے آکر مل جاتے تھے اور یہ مقام تھا۔ یہ چٹانیں حاصے بنا تھیں۔ اس کا نام پیڑا یا افر تھا۔ انہیں کے دور میں علاقے میں آمدنی آباد تھی اور وہ بھی پیڑا یا افر کو ہی اپنے لئے تجارتی مقام سمجھتے تھے اس مقام کو اسوں نے یوسوں سے چھینا تھا۔ یہ مقام اس لئے بھی زیادہ محفوظ تھا۔

میں پہلی بار مکایوں کے بادشاہ بناموس کو شکست دی۔ اس حادثہ ثانی کے بعد اس کا
 دوبارہ نہیں کا بادشاہ رہا۔

مکایوں کے بادشاہ بناموس کو جب خبر ہوئی کہ حادثہ ثانی فوت ہو گیا ہے اور اس کی
 اس کا بیٹا عیدہ نہیں کا بادشاہ بنا ہے تو اس نے ارادہ کیا کہ میں پر حملہ آور ہو کر
 اس سلطنت پر قبضہ کر لے لیکن ہا بادشاہ عیدہ بڑا جنگجو اور دیر تھا اپنا لشکر لے کر یہ
 حصوں کے بادشاہ بناموس کے مقابلے آیا۔ کچھ عرصہ کے مشرقی ساحل پر دونوں لشکر ایک
 دوسرے کے آگے پیچھے رہے۔ اس جنگ میں مکایوں کے بادشاہ عیدہ نے مکایوں کے
 بادشاہ بناموس کو بدترین شکست دی اور عیدہ کی اس فتح سے انہیں پر جھولی اور مشرقی شام
 اور دروازہ کھل چکا تھا۔

شام نے یہ دیکھ لیا تھا کہ یہ جہیں ہم حوران اور نعلی دروازہ بھی کہہ کر پکارتے ہیں۔
 ہا۔ بادشاہ عیدہ کے سامنے سلوکیوں اور مصر کے عظیمین کو زیر اور مطلوب ہوا
 تھا۔ عیدہ کے بعد اس کا جانشین حادثہ ثانی نہیں کا بادشاہ بنا تھا۔

اس حادثہ ثالث نے اپنی طاقت اور قوت میں خوب اضافہ کیا۔ اور اپنی اسی طاقت
 قوت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے اپنی سلطنت کی حدود شمال کی طرف مزید بڑھا
 دی۔ اس وقت تک رومن تاریخ کے مشرقی منظر پر ابھی تک نمودار نہ ہوئے تھے۔

یہ حادثہ حصوں کی قوت حاصل ہائی تھا اس نے بار بار یہودیوں کے ساتھ جنگیں
 لڑیں۔ انہیں بدترین شکست دی۔ بعد اس نے ایک بار یہود شہم کا محاصرہ بھی کر دیا۔ اس کی
 طرف اور قوت میں اس قدر اضافہ ہوا چکا تھا کہ، مصر کے حکمرانوں سے ایک بار اسے اپنی
 طرف سے، شہموں کے خلاف پکار یہ مشرق کے دشمنوں کے خلاف صف آراء ہو انہیں
 شکست دی اور اس طرح، مشرق پر بھی اس کی حکومت قائم ہو گئی تھی۔ اس طرح حادثہ چار
 درمیں بلکہ شام کا بھی نہایت طاقتور بادشاہ بن گیا تھا۔ اس حادثہ کے دور حکومت میں پہلی
 صدی اور عربوں کے تعلقات دوسروں کے ساتھ براہ راست پیدا ہوئے تھے۔

اسی حادثہ کے دور میں رومنوں نے آبی بار کو شش کی کہ حملہ آور ہو کر۔ میں کے
 دونوں پر قبضہ کر لیں لیکن ہر بار حادثہ نے رومنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے انہیں مار بھگا
 اس حادثہ نے حال ایک ہاتھ سے رومن لشکروں کو پیچھے ہٹا دیا دوسرے ہاتھ سے اس
 کو پامال اور رومن اثرات کا دروازہ بھی کھول دیا۔ وہ اپنی سلطنت کو پامال تہذیب سے
 روم میں لے گیا اس طرح اسے یونانیوں نے محبت و نائیت کا لقب عطا کیا۔ حادثہ پانچ
 حصہ تھا جس نے بیل سکے جاری کئے اور ان سکوں کو اس نے مصر کے بطلمیوس خاندانوں

طوائف میں پھرنے والے ایک سالی مرد یعنی حضرت موسیٰ کو ملا ہوا تھا۔ اپنے اس مصافحہ
 منافی سے کام لیتے ہوئے ان نہیں نے خشک چٹانوں سے پانی نکالا۔ اس طرح نہیں
 صحرا کے سمت سے طے یعنی ڈاڑی کے غلوں کی صورت میں تبدیل کر دینے حواس
 کسی کردہ نے یہ کام اس کیلئے پر نہ اس سے پہلے انجام دیا تھا۔ بعد میں دیا ہے۔

کہتے ہیں تیسری صدی قبل مسیح میں نہیں کے حلقہ قوت کم ذکر آتا ہے۔ ان
 صدی میں ابھی ہاشدے آباد کاری کے ممکنات کو ترقی دے رہے تھے۔ تاہم دوسری صدی
 قبل مسیح کے آغاز میں ہی انہوں نے اپنی قوت حاصل کر لی کہ ایشیا کے قریب کی سیاح
 میں انہیں نظر انداز کرنا مشکل ہو گیا۔ لیکن اپنی دونوں مصر کے حلقہ تیسری صدیوں سے
 پرزے نکالے اور نہیں کے خلاف دکت میں آئے اور نہیں کو اپنا انہوں نے قوت
 لیا۔ لیکن جلد ہی نہیں نے غلامی کا ہوا آثار پھینکا اور ایک سو اسی قبل مسیح میں
 نے اسی موبیوں کو شکست دے ایک طرف کردہ پھر انہوں نے اس علاقوں میں
 بادشاہت کا اعلان کر دیا۔

یہاں تک کہنے کے بعد یہودی فلسفی بنوس رک گیا تھوڑی دیر تک وہ بیٹا رہا۔
 یونانی کیرش اور بار تھا کی طرف دیکھتے ہوئے کسے تک۔ یہ تو نہیں کے ابتدائی حالات تھے
 دیکھو میرے بچ اب میں میں چند چوتے چوتے بادشاہ ہوئے ہیں میں جس ان سامان
 بادشاہوں کے حالات تو میں سامان کی تاہم جس بادشاہوں کے حالات میں حال سکاو
 جتنے مجھے یاد ہیں یا جو نہیں سے اوپر اصرام بادشاہ ملاتے ہیں ان کے حالات میں نہیں
 تصدیق کے ساتھ سناتا ہوں اور اس کے علاوہ میں نہیں کے رہنے سے سے وہ
 ان کی سلطنت کے دور حلیت اور اس کے علاوہ ان کی جاری اور منطقی ترقی اور ان
 کہ سب پر بھی روشنی ڈالوں گا۔

پہلی بادشاہوں کی لہرت میں سب سے پہلا نام الحارث کا آتا ہے جو ایک سو اسی
 قبل مسیح میں نہیں کا بادشاہ بنا یہ الحارث ان یہودیوں کا ہم عصر تھا جس نے فلسطین
 مکابہ حکومت کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ دونوں خاندان یعنی ابھی اور مکابہ شہم کے سلطہ
 بادشاہوں کے خلاف طبعی حلیت تھے بعد ازاں دونوں میں اختلافات پیدا ہو گئے تاہم
 دونوں میں امن اور صلح رہی یہاں تک کہ الحارث کے بعد اس کا جانشین حادثہ چار
 نہیں کا بادشاہ بنا۔ اس نے نہیں کی ترقی اور قوت کے لئے جو کام کئے اس حادثہ
 ثانی کے دور میں غزنی کی مکابہ سلطنت نے بڑی طاقت اور قوت حاصل کر لی تھی اور
 نہیں کے خلاف صف آراء ہونے کے حلقہ سوچ رہے تھے اس حادثہ ثانی نے اپنی

کے نمونے پر احوال قلم

حادثہ چالٹ کے بعد حادثہ رائج مہیوں کا بادشاہ بنا۔ یہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے سال بعد بیسویں کا حکمران ہو۔ اس کے طویل اور خوشحال دور میں بیسویں کی سلطنت کمال عروج تک پہنچی تھی۔ اس حادثہ چارم نے رومن تحریک کی اشاعت کا سلسلہ جاری رکھا اسی کے ایک والے نے لہریوں کے رومن پاپوس کو دمشق میں گرفتار کیا۔ نو شش کی تھی۔ فلسطین کے رومن حکمران ہیرودیس کے بیٹے ہیرودیس کی شادی اس کی بیٹی سے ہوئی تھی لیکن جب اسے ایک رقصہ سے شادی کی ضرورت پیش آئی تو اس کی بیٹی کو سبہ تکلف طلاق دے دی۔ یہی رقصہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھی اپنی بیٹی کی طلاق پر حادثہ ہوا تھا جس سے تیار کہ اس نے یسوی بادشاہ کے خلاف فتہ ابداء کر دی اور اس جنگ میں اس نے یسوی حکمران کو ہرگز نہیں شکست دی۔

مملی سلطنت کے انتہائی عروج کے زمانے میں مملی فلسطین مشرقی ارباب مملی و
شام اور شمالی عرب اس میں شامل تھے مملی سلطنت کے شمالی حصے اور مشرقی ارباب
درمیان بلاد مشرق کا علاقہ حاصل تھا۔ دن مراٹاں ان حدوں کو ملائی تھی مشرقی ارباب کی
سرحد پر یہ صحرائی علاقہ قلب عرب اور شام کے درمیان شاہراہ کا کام دیتا تھا اور یہ بلاد
بلاد مشرق کے علاقے سے آتی ہوئی شام پہنچ جاتی تھی۔

اس کاروائی راستہ پہ جہاں قدرتی چٹنے تھے وہاں جیس نے کاروائیوں کے جمع کرے اور استعمال میں لگانے کے لئے بہترین انتظامات کیے۔ تب جب قدرتی کاروائی حفاظت کے لئے انہوں نے یہاں مقرر کیوں جس کے اندر سسٹم ان کئے جاتے تھے کاروائی شاہراہ دو شاخوں میں بٹ جاتی تھی۔ مشرق جانے والا راستہ مشرقی اردن کو اور اس طرح شاہراہ سے مل جاتا تھا جو سطح مرتفع کے درخ حصوں کو قطع کرتی ہوئی تھی۔ مغرب جانے والا راستہ فلسطین کو جاتا تھا یہ دونوں گزرگاہیں ہلال مشرق اور رہیں۔ صلیح کا نام ہوتا تو اس گزرگاہوں سے انہوں کا سامان تجارت بہا، جنگ کا نام۔ تو اس گزرگاہوں سے ہتھیار روانہ کیے جاتے تھے۔

یہاں تک کہ کے بعد یہودی تعلق جس دم ایسے کے لئے رکھنا اور ۱۰
دہا ہر وہ بدیں کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہوئے پھر پولا اور کہنے گا۔

- دیکھا کرتے ہیں جو پادری لادتے ہیں اور فرسوسات عظیمہ اب تک باقی ہیں۔ نئے نئے گناہ ہیں۔
ہنامہ کے لئے کی ڈاگور ہیں

نہیں کے آخری بادشاہ کے حلقہ معلومات میرے پاس کچھ زیادہ نہیں ہیں مگر
خود سے تحقیق جو مجھے یاد ہیں وہ اس تم تینوں میں سے ہی کو بتاؤں۔ میں یہاں یہ بھی
کہاں چوں کہ انہیں کے حکمران مجیدہ ثالث کے زمانے سے سکوں پر ملک کی تصویر بھی
بادشاہ کے ساتھ نمایاں ہوئی اور یہ سلسلہ سلطنت کا تختہ اٹھنے تک جاری رہا

میں نے ایک ایسا جسد بھی دیکھ جس میں عید اللہ کو خداوند کے رنگ میں یاد کیا گیا ہے
میں سے خارج ہو گا ہے کہ مہلی شاہوں کی موت کے بعد انوریت کا روجہ دے دو جاتا تھا۔

حادثہ راول کے بیٹے مالک تالی کے سکوں پر ملک کو بادشاہ کی سن تالی کا ہے مگر
فرمانی طور بطور دستور کی طرح بعض قبلی بادشاہ کی بیویوں ان کی ہمیں بھی تھیں۔
میں نے کہتے ہیں ایک خرمی سے پتا چلتا ہے کہ حادثہ راول کی بیویوں میں سے ایک اس کی
میں تھی مگر وہ مالک تالی تھا جس نے بد خلم، ملے لپکا تھا اسی مالک کے زمانے میں دھن
دھن کے حوالے ہوا۔ غالباً اس وقت دھن کا بادشاہ جیو تھا۔

ہنگ کا چنا اور چائیس اور بیسوں کا حکمران رونیل مانی تھا۔ یہ شاید نہیں ا
آخری بادشاہ تھا۔ کہتے ہیں اس بادشاہ کے بعض سکوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چار سال تک
یہ اور اس کی والدہ حکمرانی میں شریک تھے کچھ یہ ہیں چنانچہ کہ کون سا یہ واقعہ تھا جس کی
وجہ پر رونیل مانی بیسوں کا آخری بادشاہ ثابت ہوا اور اس کے بعد بیسوں کی سلطنت ا
تسہ کر دیا گیا۔

برصغیر پر باغیہ ظاہر ہے کہ رومن اس وقت تک شام اور فلسطین کی تمام زمینوں پر بادشاہوں کو تسلیم کر چکے تھے اور ایران کی عظیم الشان ایڈمینیسٹریٹو سسٹم کے ساتھ ساتھ فلسطین کی تہذیبوں کو رہے تھے۔ لہذا وہ اپنے دور ایران کے درمیان میں کسی نیم خود مختار مملکت کو چھوڑنا قرین مصلحت نہ سمجھتے تھے چنانچہ ایرانیوں سے براہ راست ٹھکرانے کے لئے انہوں نے بیدوں کی سلطنت پر حملہ کیا اور اسے فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ تاہم رومیل کا یہ ختم ہونے پر رومنوں نے اس کے پالشیوں کو اپنا بادشاہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور انہیں کے علاقوں کو رومنوں نے اپنی سلطنت میں ضم کر لیا۔

12 سورہہ وکی کہ لی میں نے صلیبیوں کے حلقے ایک کتبہ ملا ہے جو غزوہ اترے حراب ہو چکا ہے۔ فر
اں میں کتبہ کے غلاب کتبہ میں سورہہ ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ ایک کتبہ کجاں ہل چکا ہے
اس کی توجہ ہوئی اور حادثہ واقع کے لئے یہ جھوٹا کتبہ میں کتبہ میں لایا گیا تھا۔ اس سے
چھٹی دہائی میں بھی صلیبیوں کی تجارتی سرگرمیوں پر روشنی پڑتی ہے۔ اس سے بھی ہمیں
متاثر ہونے والے شریقی علاقہ پر اور وہاں گرت کے متنبہ ہونے چاہئے۔ اس کے متنبہ ہونے کی خاطر

یہاں تک کہنے کے بعد یہودی فلسفہ جس پر رک گیا کچھ دیر تک دم یا
یونان کیرش اور مارٹا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ یہ تو نسلی پارشاہوں کے مختلف
تھے جو میں نے تم لوگوں سے کہے اب میں تم لوگوں کے لئے نسلیوں کی تجارت اور
پہنوشی آؤں گا۔ سنو میرے بچ۔ نسلیوں کے مرکزی شہر پٹنہ کے تجارتی سلسلے اس
کی مذہب دنیا کے حمایت دور اندازہ گوشوں تک پہنچ گئے تھے۔ اور یہیں نے دور
کی اس تجارت سے بڑا فائدہ اٹھایا۔

نسلیوں کی تجارت کی خاص سبب جنوبی عرب کا برصغیر اور بحرہ روم
فری کے اعلیٰ درجہ کے ریشمی پارچہ جات اور استکان کی مٹا صیڈوں اور صیڈا کے پتے
برتن اور ارفواں اور شیخ فارس کے موتی تھے نسلی علاقے کی خاص بیہ اداریہ اور
جامدی قسمی دہلی کا حاصل ہونے دو فن رجوں کی جگہ استعمال کیا جاتا تھا۔

اساتات اور دوسری صنعت کٹن وجامنی غالباً نسلی بھڑا عرب کے مشرقی کنارہ
سے نکالتے تھے ان کے بدلے میں چین سے ریشم و رنگہ کیا جاتا تھا۔ چینی ریشم کو شام میں
سلطانیوں کے لباس سے شہوت حاصل تھی اور عام ریشم پہلی صدی عیسوی سے صیڈوں شہر
میں ڈھالنے لگا تھا۔

یونان اور روم سے جو چیزیں نسلی علاقوں میں پہنچتی تھیں وہ خاص قسم کے مہربان
میں بھر کے آتی تھیں۔

بڑا شہر کی طرح ایک شہر بھی کاروانی منزلوں کے سلسلوں کی ایک لڑی تھی اس طرح
کچھ بھی نسلیوں کے دور میں بڑھتی تجارتی مرکز خیال کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ یونانی
دوسرے شہروں کو بھی ہتھیاروں اور مختلف ممالک کے ذخیروں کے طور پر استعمال کرتے تھے۔
نسلیوں نے جگہ جگہ فنی دستے راستوں اور شاہراہوں کی حفاظت کے لئے ترہ کئے ہوئے
تھے۔ اور نسلیوں کے دور میں یہ تجارتی شاہراہیں بالکل محفوظ خیال کی جاتی تھیں۔

پہلی قافلوں کے راستوں کی حفاظت کرتے تھے اور آئے والوں سے وصول بھی لیتے
تھے۔ اس طرح نسلیوں نے نہ صرف تجارت سے بلکہ تجارتی شاہراہوں سے بھی خوب
فائدہ حاصل کیا۔

(1) ان عربوں نے کھنڈہ چاہے کہ ہوں کے دور میں اور یہاں سے بھی شہر۔ اس پاس سے بھی شہر اور
حاصل کیے گئے ہیں۔

(2) اسی شہر اور علاقہ سے بڑھتی نسل مشرق کی جانب موجود دور کی عدالت میں ایک تہ میں عام
مذاہب اور آپ۔ کتبیں لکھا گیا کہ یہ وہی مقام تھا جہاں سے تہ قرآن میں روم قرار دیا
سے بھی وہ ہے کہ موجود دور میں اب بھی اہم کے نام سے مذہب اور اس کے واسطے ان مقام کی جہاں
پہنچ گئی ہے۔

یہودی فلسفہ جس میں تک تفصیل بتانے کے بعد دم لینے کے لئے رک گیا۔ اس
اور اس یونان کیرش اور مارٹا کیوں یونانی منونیت سے اسے دیکھتے رہے اس کے بعد جس
دور اور کہنے لگا اب میں نسلیوں کے متعلق جنہیں میں معلومات فراہم کرتا ہوں۔

سو میرے بچ! نسلی تہذیب کو ناگوں عناصر سے سرب قبی مشا۔ ان کی پوری عملی
فہم۔ رسم الخط آراہی تھا۔ مذہب سانی 'فن اور طرز تعمیر دی و یونانی' نسلی نظر سے دیکھا
ہے تو وہ یونانی معلوم ہوتے تھے لیکن وہ عرب تھے اور عرب ہی رہے۔

کچھ لوگوں کو شک ہے کہ یہ یونانی تھے لیکن ایسے چل ہیں جو انہیں غیر عرب قرار
دیتے ہیں اس لئے کہ ان کے جسمی نام اور دیہاتوں کے نام عربی میں تھے۔

مگر نسلیوں کی بھی زبان عربی تھی لیکن نسلی تاجر زیادہ جس قوم از کم دو زبانیں صدار
پانتے تھے۔ بالکل ایسے ہی جیسے آج کل کا ہندو۔ ہندو کی کیفیت ہے نسلی تاجر عربی اور
ان کے علاوہ یونانی بھی ضرور جانتے تھے اور لاطینی سے بھی انہوں نے ایک حد تک
فہمیت حاصل کر لی تھی اس لئے کہ ان زبانوں کے علاقوں سے ان کے متعلق تجارتی
تعلقات تھے۔

یہاں تک تفصیل بتانے کے بعد جس پر رک گیا درام یا بحرہ کہنے لگا سنو میرے
بچ! اب میں جنہیں یہیں کے مذہب سے متعلق تفصیل بتاؤں گا۔ سو۔

نسلی مذہب کا تصور۔ وہی تھا جو دوسرے عربوں میں عام تھا۔ یعنی ذریعہ کے متعلق
بہرہ و سبب ادا کی جاتی تھیں۔ جن کا تعلق کھیتی باڑی سے تھا۔ اس سلسلے میں بلند مقامات
سے کھڑے قافلوں کی پوجا کاچہ انا طرفہ دانی تھا۔

نسلیوں کے تمام دیہاتوں میں سب سے بڑا دلشہ تھا یہ دراصل سورج دیوتا تھا جس
کی پرستش چھری ایک بلند لاٹ یا اس گڑھا چار گوشہ سیاہ چھری شکل میں کی جاتی تھی۔ میں
نے ایک نسلی معبد کے کھنڈر دیکھے جو کچھ وہ کے۔ سورج شہر میں کے نام سے
مشہور ہیں۔ یہ معبد کہتے ہیں پہلی صدی مسیح میں بنا تھا۔ اصل معبد سالہ صندوق کی شکل کا
ہے اور اسے چھری سرزمین کے کعبہ سے مشابہت دی گئی ہے۔

سنو میرے بچ! نسلیوں کے ہاں دلشہ کے ساتھ لاٹ کی پوجا بھی کی جاتی تھی جو
عربوں کے نزدیک جوی دیوی تھی۔ یہ دراصل چھری کی دیوی تھی اس کے علاوہ جس نسلی دیوی
دیوتاؤں کا ذکر ہے ان میں منات، عزیٰ اور مہل بھی آتے ہیں۔ اس کے علاوہ آرامیوں کی
دیوی اناٹاس کی بھی پوجا کی جاتی تھی اور اس کا ایک بہترین معبد خربت احمر میں واقع تھا
یہ نکلون سڑیوں کے چوں پہلوں اور پچھلیوں کی دیوی خیال کی جاتی تھی۔ نسلیوں کی اکثر

میں نے متعدد مقبضے اور دوسری عمارتیں بنوائیں اور ایک نیا فاضل تعمیر کیا یعنی دو کمرے کا کٹ کر اور تراش تراش کر عمارتیں بنایا کرتے تھے ان کے مکانوں کی چھتیں - دار ہوئی تھیں آرائش کے لحاظ سے وہ استراکری سے کام لیتے تھے۔ استراکری کا کہ ہاں سے عراق اور ایران بھی نقل ہوا تھا۔ سنگ تراشی میں پتلا کے باشندے ان کے باشندوں سے زیادہ قہم تر تھے جو صحرائے ماضی میں واقع تھے مثلاً "ذمر" وغیرہ۔

یہ باتی کوئے دیکھ کر بیٹیں نے ملی کے حروف کی ایسی ایسی طرز ایجاد کی جو اس
مستحق نامی ملک۔ ان کی چالیوں پرچوں "قافوں" صرائیں اور چالیوں کی جو باتیات
ف سہر ہیں وہ حیرت انگیز حد تک نفیس ہیں۔ سوچائی میں یہ اٹھ کے چٹکے سے
ہوں گے اور ان پر بہت اعلیٰ کام ہوتا تھا۔

نہ بھی بیویوں کے کھنڈرات میں ہر قسم کے تحریک ملتے ہیں جن میں سادہ ملی لکھ کے ساتھ ساتھ اوارہ وار اور حاشیہ والے برتن بھی ملتے ہیں۔ ان برتنوں کے لئے سرخی مائل مٹی استعمال کی جاتی تھی اور نمونے میں پھول جیوں کو بھی پیش کیا جاتا۔

ارکس میں انکھور یا انکھور کی بیل کو خاص اہمیت حاصل تھی اس سے انداز ہوتا ہے
یہاں شراب سے پرہیز اور اجازت کیا جاتا تھا یہ وہ قسم ہو چکا تھا۔

میں قہر۔ فکارت۔ اذیت اور مٹی کے ظروف کی ممانعت میں بے اعلیٰ اور صاف
تھے۔ اور میں گریخ کی بہترین قوموں میں شمار کیا جانا چاہئے وہ نا قاطعوں کے
جو جنس مشرق قدیم کے جہاد فی سمر میں خون کی نالیوں کی حیثیت حاصل تھی۔ وہ
جو ہر کے ہمدرد تھے جو انسانی لوہا کی مارچ میں اپنی شکل آپ ہے۔ انہوں نے
پاؤں پر بندھ اور سرسے ہمیں جہاں آپ اپنی بانگ ناہید ہے۔ ان کل ان لیلیوں کی
نی وہ جد اور سحرانورد کرتے ہیں جو تیلیوں کے شہوں کے خندرات پر نیسے نصب کر
کی بر کرتے ہیں۔

یہاں تک کہ جو وہ یودی فلسفی رک گیا۔ تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر لی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

حکم میں چھاپی ہیں کے لئے مہل علی میں محرک ہے ایچہ ۔ اہ قائم اور دلہا تھاں ۔ اے
 ا۔ تھہ سے تھلی سے مہ کر کر اوت کے ٹھکان سے کے دوسراں درج سے ایسے صحت اور اہ سے ہیں
 ا۔ سبوں سے صحت کے عات لگے ہیں

دوایاں تدرہجیرا پولس اور ویلو پولس شہر میں بھی پرتی جاتی تھیں اس کے علاوہ بیلیوں —
ہیں سانپوں کی پوجا بھی مذہب کا جز تھی۔

نہیں کی عہدیت کے متعلق کچھ زیادہ معلومات حاصل نہیں ہو سکی تاہم یہیں کے ہاں ایک شاہی دعوت کا ذکر ضرور کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کوئی بھی اس دعوت میں گیارہ پہاڑوں سے زیادہ نہیں لی سکا اور ہر مرتبہ نیا سہری پیالا استعمال کیا جاتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی مذہبی رسم تھی۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ ابتدا میں جس جگہ کی تہ کام لیا جاتا تھا وہ بعد کی تہذیب کے ذرا اثر ختم ہو گئی یہ بھی محققین کا خیال ہے کہ صاحب پر پڑنے تو وہ عبادت گاہ آدمی گردہ بن کر پڑنے لگے اور ہر گردہ کے نئے دو لڑکے پیدا کئے۔ مامور ہوتی تھیں اس کے بعد جب انہیں نے یونانیات کے طریقے اور پیش آرائیاں اختیار کر لیں تو دیویوں اور دیوتاؤں کے ساتھ نام بھی بدل گئے اور انہوں نے دوسرے لباس پہن لیا۔ چنانچہ جب انہیں پر یونانی تہذیب طلب تھی تو انہوں نے اپنے پورے دیوتاؤں کا نام بھی دیویوں سے رکھ لیا تھا۔

کہتے ہیں جلی بڑے سونے ہو جو اسے بھٹی، منتظم اور امن پسند لوگ جسے تجارت و راعت میں لگے رہتے تھے ان کے معاشرے میں اگرچہ قحوظ سے عظام موجود تھے لیکن تلاش کوئی نہ تھا۔ تمام لوگ دوسرے کا لکھا رکھتے تھے ایک دوسرے کے خلاف دشمنی اور عداوت سے اجزاء کرتے تھے اور امن پسند تھے ان کے بادشاہوں میں ایسا مہوں دور تھا کہ وہ اکثر آپ قابوں کی مدد اور مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کرتے تھے۔ امن و امان کے معاملات میں اتنا اطمینان تھا کہ وہ اپنے مہوں کو گور سے بھی زیادہ وقت دیتے تھے۔

(1) سترہ دور میں دو مہینوں کے لیے کھلائے گئے دروازے ہیں ان سے صاحب یہ چنا ہے کہ وہ ان مہینوں اور ہول کھان بھی تھی اور ان تہوں کو دیکھنے سے کہنے کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ اس کی دشمنی عربیہ کی بجائے ایک ہول تھی۔ طاقت ہونے والے اس نے تہوں میں سے ایک نام بھی لیا ہے کہ اس کے مطابق میں زیادہ نام ہوا۔ عربیہ اور طاقت میں علی نام بنی مرتبہ اس تہوں ہی میں ہے۔ اس کے علاوہ وہ اور علی نام بھی اس تہوں میں ملے ہیں ایک صبیحہ اور دوسرا صبیحہ۔ جس کے نام انطاہ بھی اس تہوں میں ملتا ہے۔ طاقت ہونے میں ہے۔ قمر اور حیرہ صبیحہ اور وہ علی کے نام ایک اور لکھ دیا گیا ہے جس کی چاروں طرف علی ہے۔

دیکھ میرے عزیز تمہارے کہنے پر پہلے میں حبس ایڈولس دیتا ہے جس
تائی اس کے بعد میں نے حبس نبی قوم کی تاریخ اس کے عروج و زوال کے متعلق
پوری تفصیل کے ساتھ لکھا۔ جو کچھ تم جانتا چاہتے تھے وہ میں حبس تا چکا ہوں
تمہاری باری ہے تم بولو کہ گذشتہ رات ان سرزمینوں میں ایڈولس دیتا ہے کہ
نے گرا کر پاش پاش کیا ہے۔

نفس کے اس استفسار کے جواب میں یونان نے تھوڑی دیر تک گھبراہٹ
میں نبس کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگا دیکھ نبس اگر میں تم سے یہ کہوں کہ گرا
ایڈولس دیتا ہے مجھے تو میں نے گرا کر پاش پاش کیا ہے تم اظہار کرو گے اس
بولا اور کہنے لگا ہرگز نہیں۔ میں اسے نہیں مانوں گا۔ اور نہ ہی اس پر ایمان
کرساں گا۔ اس لئے کہ تم اکیلے کسی بھی صورت ایڈولس دیتا ہے مجھے تو گرا کر
پاش نہیں کر سکتے جس طرح وہ ہوا ہے۔ اس لئے کہ اس دیتا کو ایک بہت جلدی
تراش کر بنایا گیا تھا اور اس پٹائی کی جڑ زمین کے اندر خوب گھری تھی۔ تم اکیلے
کس طرح اور کیونکر چٹان سے تراشے ہوئے ایڈولس دیتا ہے مجھے تو گرا کر توڑنے
نبس کے خاموش ہونے پر یونان پھر بولے اور کہنے لگا۔ دیکھ نبس تم نے وہ
تھا کہ مقامی پجاریوں کا کہنا ہے کہ رات کے پچھلے پھر میں ایڈولس دیتا ہے کہ بت
پاش پاش کیا گیا اور بہت کو گرائے والا ایک ہی شخص تھا جو بت کو گرا کر قریبی
لوٹ میں گیا۔ پجاریوں نے اس کا تعجب کیا لیکن جس چٹان کی لوٹ میں وہ گرا
پجاریوں نے کچھ نہیں پایا۔ جب تم خود حلیم کر چکے ہو کہ بت کو گرائے والا ایک
تھا تو تم اس پر کیوں اظہار نہیں کرتے کہ بت کو میں نے گرایا ہے۔

اس پر یہودی فلسفی نبس نے حیرانوں سے یونان کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگا
اس میں کوئی شک نہیں کہ پجاریوں کا کہنا ہے کہ ایڈولس دیتا ہے کہ بت کو
والا ایک ہی شخص تھا۔ لیکن اس ایک سے یہ مطلب نہیں کہ وہ ایک تم ہی ہو۔
ایک عام سے انسان لگتے ہو تم کیونکر ایسی قوت اور طاقت کا مظاہرہ کرتے ہو۔
ایڈولس دیتا ہے کہ بت کو گرا کر پاش پاش کر سکتے ہو۔ میں سمجھتا ہوں جس طرح کی
قوت نے یہاں ایڈولس دیتا ہے کہ بت یا کہ اس کی پوجا پائت اور پرستش کرالی تھی اس
قوت کی کسی مخالف قوت نے حرکت میں آئے ہوئے ایڈولس دیتا ہے کہ توڑ کر پاش پاش
کیا ہے۔

نفس کے اس استفسار کے جواب میں یونان نے تھوڑی دیر تک گھبراہٹ
میں نبس کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگا دیکھ نبس اگر میں تم سے یہ کہوں کہ گرا
ایڈولس دیتا ہے مجھے تو میں نے گرا کر پاش پاش کیا ہے تم اظہار کرو گے اس
بولا اور کہنے لگا ہرگز نہیں۔ میں اسے نہیں مانوں گا۔ اور نہ ہی اس پر ایمان
کرساں گا۔ اس لئے کہ تم اکیلے کسی بھی صورت ایڈولس دیتا ہے مجھے تو گرا کر
پاش نہیں کر سکتے جس طرح وہ ہوا ہے۔ اس لئے کہ اس دیتا کو ایک بہت جلدی
تراش کر بنایا گیا تھا اور اس پٹائی کی جڑ زمین کے اندر خوب گھری تھی۔ تم اکیلے
کس طرح اور کیونکر چٹان سے تراشے ہوئے ایڈولس دیتا ہے مجھے تو گرا کر توڑنے
نبس کے خاموش ہونے پر یونان پھر بولے اور کہنے لگا۔ دیکھ نبس تم نے وہ
تھا کہ مقامی پجاریوں کا کہنا ہے کہ رات کے پچھلے پھر میں ایڈولس دیتا ہے کہ بت
پاش پاش کیا گیا اور بہت کو گرائے والا ایک ہی شخص تھا جو بت کو گرا کر قریبی
لوٹ میں گیا۔ پجاریوں نے اس کا تعجب کیا لیکن جس چٹان کی لوٹ میں وہ گرا
پجاریوں نے کچھ نہیں پایا۔ جب تم خود حلیم کر چکے ہو کہ بت کو گرائے والا ایک
تھا تو تم اس پر کیوں اظہار نہیں کرتے کہ بت کو میں نے گرایا ہے۔

اس پر یہودی فلسفی نبس نے حیرانوں سے یونان کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگا
اس میں کوئی شک نہیں کہ پجاریوں کا کہنا ہے کہ ایڈولس دیتا ہے کہ بت کو
والا ایک ہی شخص تھا۔ لیکن اس ایک سے یہ مطلب نہیں کہ وہ ایک تم ہی ہو۔
ایک عام سے انسان لگتے ہو تم کیونکر ایسی قوت اور طاقت کا مظاہرہ کرتے ہو۔
ایڈولس دیتا ہے کہ بت کو گرا کر پاش پاش کر سکتے ہو۔ میں سمجھتا ہوں جس طرح کی
قوت نے یہاں ایڈولس دیتا ہے کہ بت یا کہ اس کی پوجا پائت اور پرستش کرالی تھی اس
قوت کی کسی مخالف قوت نے حرکت میں آئے ہوئے ایڈولس دیتا ہے کہ توڑ کر پاش پاش
کیا ہے۔

اس پر یہودی فلسفی نبس نے حیرانوں سے یونان کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگا
اس میں کوئی شک نہیں کہ پجاریوں کا کہنا ہے کہ ایڈولس دیتا ہے کہ بت کو
والا ایک ہی شخص تھا۔ لیکن اس ایک سے یہ مطلب نہیں کہ وہ ایک تم ہی ہو۔
ایک عام سے انسان لگتے ہو تم کیونکر ایسی قوت اور طاقت کا مظاہرہ کرتے ہو۔
ایڈولس دیتا ہے کہ بت کو گرا کر پاش پاش کر سکتے ہو۔ میں سمجھتا ہوں جس طرح کی
قوت نے یہاں ایڈولس دیتا ہے کہ بت یا کہ اس کی پوجا پائت اور پرستش کرالی تھی اس
قوت کی کسی مخالف قوت نے حرکت میں آئے ہوئے ایڈولس دیتا ہے کہ توڑ کر پاش پاش
کیا ہے۔

اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ نبس تمہارا امدانہ درست ہے اس لئے
کہ

اور ہر دونوں اور ایرانیوں کی حالت یہ تھی کہ دوسروں کا شہنشاہ اس بنا تھا۔ جبکہ
میں نوشیروان کے بعد اس کا بیٹا ہرمز تخت نشین ہوا تھا۔

ای سال دوسن لشکر میں کچھ بجات کی خبریں پہنچیں۔ جس سے ایرانیوں نے فائدہ
 اٹھایا ہوا کہ ایرانی شہنشاہ ہرجا نے ایک بہت بڑا لشکر ترتیب دیا اور اس لشکر کو
 اورامین کے اطراف میں جمع کیا تاکہ اورامین قلعے کے پاس جمع ہو کر یہ لشکر پیش
 آئے اور دوسن علاقوں میں داخل ہو کر ایسی ہی چابی و بہادی کا کہیں پھیلے جیسا اس
 نے دوسن ایرانی علاقوں میں کھیں چکے تھے۔ اور دوسن شہنشاہ اس کو بھی خبر ہو گئی
 ایرانیوں نے ایک بہت بڑا لشکر اورامین قلعے کے اطراف میں جمع کر لیا ہے۔ لہذا
 یہ بھی ایرانیوں کو مار بھانے کے لئے ایک لشکر روانہ کیا۔ دوسن کے لشکر کی تعداد
 انہیں امید و افق تھی کہ وہ ایک بار چرہ نہ آئے تو شکست دے کر اورامین
 سے مار بھانے لگے۔

یہ شکست انصاف کے بعد روس شیشا دارس پیش سے نہیں مین۔ بلکہ اس نے
صحت و اعتبار لینے کے سے اندری اندر اپنی تیاریوں عروج پر پہنچا دیں تھی جس
مختصر تیار ہوئے تھے۔ ایک بہت بڑے لشکر کو حرکت میں لایا۔ یہ
روس لشکر کی فتح و شکست کا علم ہو چکا تھا۔ اسوں نے بھی اپنے لشکر کو
لایا۔ دینی لو پولس کے مقام پر روس اور ایرانی لشکر ایک بار پر ایک دوسرے کے
مقابلہ آئے۔ دینی لو پولس اس لوں ایرانی حوت کے نیچے میں تھا۔ اس قلعے
پر روسوں اور ایرانیوں کے درمیان چار سو سال تک دینی لو پولس سے اس جنگ
میں اور یہی شکست ہوئی۔ دونوں سے ایرانیوں کا یہ کہ خوب قتل عام
کے باعث ہوئے اسوں نے ایرانیوں کے قلعے دینی لو پولس پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔
پھر ایرانی بھی آراء در سکون سے بیٹھے والے نہیں تھے۔ اسیں یہاں یہ قلعہ ہاتھ
لیں جائے کیا دیکھ دیا تھی تھا۔ انہوں نے بھی اپنی جنگی تیاریوں عروج پر پہنچا دیں
تھیں۔ در اگلے ہی سال وہ پھر دینی لو پولس پر حملہ آور ہوئے۔ دونوں نے دماغ یا
ظہم رہا۔ ایک سال پہلے جس طرح ایرانیوں کو شکست دے کر روسوں نے اس کا
مقابلہ کیا تھا وہی ایرانیوں نے بھی کیا۔ دینی لو پولس کے چار ایرانیوں نے دونوں کو

ہرمز نے اعلان حکومت سنبھالنے ہی اپنے مفکروں کو منظم کرنا شروع
 دوسروں کے ساتھ اس نے جنگوں کا آغاز کرنا چاہا۔ ایسے ہی جیسا اس کے باپ
 نے کیا تھا۔ ہرمز اور دوسرے شہنشاہ ماری کے دوسروں ایک دو جنگیں ہوئیں مگر
 کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ لڑا دلوں نے آپس میں صلح کی گفت و شنید کرنا چاہی
 دوسروں کی خواہش یہ تھی کہ قلعہ دارا ایرانیوں کے حوالے کر دیں اور
 عوض ایرانیوں سے اردانین کا قلعہ حاصل کر لیں تاکہ اس تبادلے کے باعث
 دور میں دونوں سلطنتوں کے درمیان امن اور سکون قائم رہے۔

چنانچہ اس سورت کے لئے احکامات ہوئے لیکن ہرگز کے نزدیک یہ سورتا تھا۔ اس لئے یہ گفت و شنید نکلا۔ رہی۔ اس ملائی کی خبر جب دو من شنیدہ ہارس اور وقت برہم ہوا اور اس نے اپنے چھاپہ بار دتے فوراً ایمانی سرحد کی طرف ہسوں نے سرحد عبور کر کے بین لشکر میں اودھم مچا دیا۔ انہوں نے ہتیسوں لوٹا۔ دیران کیا اور آگ لگا کر تباہ و برباد کر دیا۔ ان مدقوں میں چونکہ اس وقت بین لشکر نہ تھا لہذا کوئی بھی قوت مددوں کی راہ نہ ہو کہ سکی اور دو من اپنی مرضی سے ہر جہے کو بھٹے اور برباد کرتے رہے۔ مددوں نے آس پاس کے مدقوں کی نصیحت نہ برباد کیا۔ نصیحت کو خوب نقصان پہنچایا۔

ایرانی علاقوں کی اس چابی اور بھادی سے مدمن شمشادہ مارے کا حوصلہ نہ
اور اس نے بڑی تیزی سے ایک چری جڑ تیار کرنا شروع کیا تاکہ اس چری سے
ایرانیوں کے خلاف حرکت میں لایا جائے۔ آخر جلد ہی مدمن شمشادہ مارے ایک
منظم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اس چری جڑے کو اس نے سریشگر کی ہڈی کا
کیا۔ ایسا کرنے کے بعد مدمن شمشادہ مارے نے ریگستان عرب کے قبائل کو سار
تاکہ اس کی مدد سے ایرانیوں پر حملہ آور ہو اور انہیں بدترین شکست دے۔
ساتھ گلت و شبہ میں مارے کو کسی حد تک کامیابی بھی ہوئی۔ لیکن بعد میں
مدمن شمشادہ مارے اور خیر چاہدار ہو گئے۔

اپنے ان علاقوں کی تباہی و بربادی کا بدلہ لینے کے لئے ہرگز نے ایک نالی
تہیب رو۔ اور ایرانی علاقوں کا خاتم لینے کے لئے اس لشکر کو رومنوں کے شہر
خارب روانہ کیا۔ لیکن اس ایرانی لشکر کا مقابلہ کرنے کے لئے رومن شہنشاہ ہارس
ایک لشکر کی کمانداری کرتا ہوا مقابلے پر آیا اور ایرانی لشکر پر حملہ آور ہو
مکا۔ اس طرح ایرانی شکست اٹھا کر ہجرت کر گئے اور اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے۔

بدترین شکست دی و در تک ان کا نقاب کرتے ہوئے ان کا قتل عام کیا اور آپ
لو پولس کو دونوں سے چین کر اس پر قبضہ کر لیا تھا۔

دوسرے شہنشاہ فارس نے ایک بار پھر اپنی شکست کا انتقام لینے کا فیصلہ کر لیا۔
اپنے لشکروں کا سپہ سالار ایک جرنیل جس کی کو بیاد اور فنی کس کو حکم دیا کہ وہ
پہلے حملہ آور ہو اور اس سے اس کا قلعہ اپنی لو پولس پر چڑھیں گے۔ دوسرے جرنیل
ایک ہزار لشکر لے کر اپنی لو پولس کی طرف بڑھا اور قلعے پر حملہ آور ہوا۔ ایرانی
تک وہیں تھا۔ دونوں لشکروں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی۔ دوسرے جرنیل کو
اس قلعے کو حاصل کرنے کی سرکوشی کو پیش کی گئی اسے ہلاک ہوئی۔ ایک مرتبہ
لو پولس کے باہر دونوں کو بدترین شکست ہوئی اور بچے کچے لشکر کو لے کر دوسرے
لشکر کس بھاگ کھڑا ہوا۔ دوسرے کی اس شکست سے دوسرے شہنشاہ فارس کو ایک
دکھ ہوا کہ اس نے اپنے سپہ سالار لشی کس کو معزوں کر دیا اور اس کی جگہ اس
لشکروں کا سپہ سالار کو کس فیوس کو مقرر کیا اور ایک اور جرنیل کو کس کو اس
مقرر کیا گیا۔

یہ سارے اقدام کرنے کے بعد دوسرے شہنشاہ فارس نے اپنے لشکر کو چھ
حملہ آور ہوئے کا حکم دیا اور اپنے دونوں جرنیل کو سپہ سالار اور جرنیلوں کو حکم
ایران کے شہرستان پہ حملہ آور ہوں اور ہر حالت میں اسے فتح کرنے کی کوشش
دوسری طرف ایرانی بھی چڑھیں گے۔ دوسروں سے پہلے ہی وہ مستحق کے
کھلے میدان میں پہنچ چکے تھے تاکہ وہ دونوں کی راہ روک سکیں۔
پہلے جرنیلوں کو فتح کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں دوسرے
نے اس کو بدترین شکست ہوئی اور اس نے بڑی مشکل سے میدان جنگ سے ر
بھاگ پڑی۔ ایرانیوں سے اس جنگ میں دوسروں کا خوب قتل عام ہوا۔ دوسرے
نہیں تھا۔ اس نے ایک اور لشکر صید کیا اور سارے لشکروں کا کھانا اس
ہوا۔ ایک بار پھر دوسروں اور ایرانیوں میں جنگ ہوئی لیکن اس جنگ میں
لشکر آہم اس جنگ میں ایرانی جرنیل مار گیا۔ جس سے ایرانیوں کے حوصلے پر
وہ ہوا ہو گئے اور دونوں نے ایرانیوں کی اس ہچان کو اپنی فتح پر مامور کیا۔

جس لشکر میں دوسرے کے اطراف میں ایرانی اور دوسروں کے درمیان
مقابلے شروع ہو گئے۔ صورت حال یہ تھی کہ بھی ایرانی پیش قدمی کرتے
عدائت میں قتل جاتے اور بھی دوسرے پیش قدمی کرتے ہوئے ایرانی علاقوں میں

پہنچ جاتے اور کوئی بھی ایک دوسرے کے سامنے جھکنے کے لئے تیار نہ تھا نہ ہی
مرد کن شکست ہوئی نہ ہی کوئی فیصلہ کن فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔

ایرانیوں اور اشال سے ایک اور مصیبت طوفان کی شکل میں اٹھ کھڑی ہوئی یہ طوفان
اور آور ہوئے والے ترک تھے جو اپنے بادشاہ سلوا کی سرکردگی میں شمالی برصغیر
مغرب کی طرف بڑھے تھے۔

ترک آمد ہی اور طوفان کی طرح جنوب کی طرف بڑھے سب سے پہلے ان کے
شہر آئے۔ پھر شہر اپنی فیصل کی وجہ سے برا مشہور اور ناقابل تسخیر خیال کیا جاتا
یہ ترک اسے خود غارت خانہ انداز میں پھر شہر پر حملہ آور ہوئے کہ پھر شہر کو انہوں
سے اس پر قبضہ کر لیا اس کے بعد انہوں نے پیش قدمی کی اور ایرانی سلطنت کے
مال کی طرف بڑھے تھے۔

پہلے سیرت ایرانیوں اور دونوں کو نہیں تو وہ انہیں کی ہلاک بول بیٹھے ایرانیوں
ان کے ترک پھر کو فتح کرنے کے بعد ان کے اندرونی علاقوں کی طرف بڑھے
کو یہ فکر مندی لاحق ہوئی کہ کس ترکوں کا کوئی اور گمراہے مغرب کی
طریق پر حملہ آور نہ ہو جائے لہذا انہوں نے ایرانیوں کے مقابلے سے اپنے
سینے کی طرف سمیت لیا تھا۔

حملہ آور ترک بادشاہ سلوا بڑی تیزی سے پھر کو فتح کرنے کے بعد ایرانی
اندرونی حصوں کی طرف پیش قدمی کرنا چلا گیا تھا۔ اس صورت حال میں
دوسرے بدترین تیار ہوا۔ پھر کسی مناسب پہلو کی تلاش اور نتیجہ میں لگ
جنگ بندی کر کے ہوئے حملہ آور خود ترکوں کو روک سکے آخر تک وہ
ایران کے بعد ایرانی کے شہنشاہ ہرمزی انہیں ایک جرنیل بہرام پر جم گئی
ایرانیوں میں انتہا دہنے کا سارا فلسفہ بھانپ کر اور تیار ہو کر پہلے قدم ہر نے اسے
اپنے سپہ سالار اعلیٰ مقرر کر دیا تھا۔ اس بہرام نے ان کا تعین ایرانی کے مشہور
جنگ سے تھا اور یہ ان لوں اور بانی جاں کا نام تھا۔

ایرانیوں کا سپہ سالار بنانے اور ترکوں کی راہ روکنے کے لئے ہرمز نے بہرام
بانی جاں سے طلب کیا اور اسے ایرانی کے سارے لشکروں کا سپہ سالار اعلیٰ مقرر
کرنے کی کمانداری میں ایک لشکر دیا اور اس کے امیر یہ کام دیا کہ وہ حملہ آور
کو روک دے۔

ایرانی کے شہنشاہ ہرمز کا حکم ملے ہی بہرام چوہین اور بانی جاں سے ملے اس پر ان

۱۔ ایران کی طاقت میں خوب اضافہ ہو گا اور رومنوں پر ایرانیوں کا دھب اور دہریہ
 ۲۔ گما۔ اور آئندہ رومن ایران پر حملہ آور ہونے کے لئے مشرق کا رخ نہ کریں

اور اگر اس جنگ میں ہرام چوہیں کو شکست ہوئی تو ہرام کی مقبولیت ختم ہو جائے
 ۱۔ طرح ایران کا شہنشاہ ہرمز دہری چال چل رہا تھا۔

حسب الحکم ہرام چوہیں لشکر لے گا، ہکا کی طرف بڑھا۔ لیکن رومنوں کو پچھلے ہی
 ۱۔ شہنشاہ ہرمز کے ارادوں اور چوہیں کے ہکا کی طرف پیش قدمی کی خبر مل گئی
 ۱۔ جس قدر لشکر ہرام چوہیں لے گا ہکا کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا اس سے
 ۱۔ چارٹر رومنوں نے ہکا کا دفاع کرنے کے لئے ہکا میں جمع کر لیا تھا۔

۱۔ ہکا سے باہر رومنوں اور ایرانیوں میں ہونا جنگ ہوئی ہرام نے اپنی پوری
 ۱۔ شہنشاہ کی روایتی سادری۔ جراحہ دی۔ شہنشاہ کے ہر ہر دکھانے ہوئے رومنوں کو
 ۱۔ دیکھ کر اس کی بہ قسمتی کہ وہ ایسا نہ کر سکا اس لئے کہ اس کے لشکر کی اگلی صفوں
 ۱۔ پانچ سو تھکے اور اس کے لشکر کی اگلی صفیں بری طرح بھجور ہو کر رہ چکی تھیں۔
 ۱۔ سے لشکر میں افزائشی پھیل گئی اور ایرانی میدان جنگ سے فرار حاصل کرنے لگے۔
 ۱۔ مارج رومیکا سے ہر رومنوں کے ہاتھوں چوہیں کو شکست ہوئی۔

۱۔ ہرام ہرمز چوہیں کی مقبولیت سے پہلے ہی ناخوش تھا اب جو اسے ہکا میں رومنوں
 ۱۔ ہاتھوں شکست کی دلی تردید عین و غیب سے ہرگز اٹھا۔ اس نے اپنے امرا کے
 ۱۔ چوہیں پر طرح طرح کی بہتان۔ اشیاں کیں اور اپنے امرا کو قاصد کرتے ہوئے وہ
 ۱۔

۱۔ "ہرام نے ہکا کے میدان میں جا رہا۔ شہنشاہ۔ جراحہ دی اور حسب الوطی سے
 ۱۔ کی۔ ملک و قوم کا فرض جو اس پر عائد ہوتا تھا اسے انجام دینے میں اس نے کوتاہی
 ۱۔ اپنی اور اہل لشکر کی جانوں کو ملک کی آئندہ ترقی کی۔"

۱۔ یہ وہ الفاظ تھے جو ہرمز نے ہرام چوہیں سے حصولِ فتح امرا سے کہے تھے۔ ہر
 ۱۔ ام چوہیں کو مزید دلیل اور دسوا کرنے کے لئے ہرمز نے ایک اور تہہ الخد اور وہ یہ کہ
 ۱۔ نے چند قاصدوں کے ہاتھوں ہرام چوہیں کی طرف ایک طرف۔ ایک۔ دہری اور
 ۱۔ رات کا لباس پہنچا ساتھ ہی قاصد کے ہاتھ ہرام چوہیں کے نام ایک تھیلے آمیز مراد
 ۱۔ کی ارسال کیا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔

۱۔ "رومنوں کے ہاتھوں ہکا کے قلعہ میں شکست کھانے کے بعد تو بدبختی نے

کے تخت کام کرنے کے لئے ہرمز نے جو لشکر تیار کیا تھا ہرام چوہیں نے اس
 ۱۔ ہر اپنے لشکر کو لئے کر وہ ترکوں کی راہ دیکھنے کے لئے روانہ ہوا۔

۱۔ آخر ہرام چوہیں اور ترکوں کے بادشاہ سادا کے درمیان ہونا جنگ
 ۱۔ جنگ میں ہرام چوہیں کی خوش قسمتی اور ترکوں کی بد قسمتی کہ لڑائی کے وسط
 ۱۔ بادشاہ سادا مارا گیا اور ترک پہ ہوئے۔

۱۔ ترکوں کے بادشاہ سادا کا بیٹا جس کا نام ہرمز تھا وہ اس دلوں سے
 ۱۔ تھا۔ اسے جب خبر ہوئی کہ ترکوں کو شکست ہوئی ہے اور ایرانیوں کے ساتھ
 ۱۔ کا باپ مارا جا چکا ہے تو وہ ناز و دم لشکر لے کر ایرانیوں کے مقابلے میں تو
 ۱۔ سے ترکوں کی شکست اور اپنے باپ کے قتل کا انتقام لے۔

۱۔ ایک بار ہر ترکوں اور ایرانیوں کے درمیان ہونا جنگ ہوئی لیکن
 ۱۔ قسمتی کہ عین اس موقع پر جنگ خراج مند دکھائی دے رہے تھے اور
 ۱۔ ہونے والی تھی۔ ایک ایرانی ست حرکت میں آیا اور انہوں نے ترکوں کے
 ۱۔ کو گرفتار کر لیا۔ ترکوں کے بادشاہ ہرمز کا قہر ہوتا تھا کہ ترک میدان
 ۱۔ ہوئے فرار ہو گئے۔

۱۔ ایرانی۔ نے مقابلے کر کے بد محض ہوئے ترکوں کا خوب قتل عام کیا۔
 ۱۔ چوہیں کو لاشعرا مال قیمت ہاتھ لگا۔ مال قیمت کی جو شیاء بادشاہ کے پاس
 ۱۔ چوہیں نے ہرمز کو ہری شہرہ ان میں روانہ کر دیں جتنی ساد مال قیمت
 ۱۔ جو کچھ اس کے ہاتھ لگا تھا وہ سارا اس نے اپنے لشکریوں میں تقسیم کر
 ۱۔ کارگزاری سے ہرام چوہیں اپنے لشکر میں بہت حد مقبول ہو گیا تھا۔

۱۔ ہرام چوہیں کے مقابلے میں جب ترکوں کو حمایت چاہ کر شکست ہوا
 ۱۔ ہرام چوہیں کی سادری اور جاں نثاری کی شہرت ایران کے طول و عرض میں
 ۱۔ ایران میں بہت کم سالار ایسے ہوئے ہوں گے جس کو اس قدر جلدی مقبول
 ۱۔ چکی ہرام چوہیں کو ہوئی تھی۔

۱۔ بادشاہ ہرام چوہیں کی یہی مقبولیت اس کی بڑی کامیابی۔
 ۱۔ اس لئے کہ ایران کے بادشاہ ہرمز کو ہرام کی یہ مقبولیت گوارہ نہ ہوئی
 ۱۔ مقبولیت کو کم کرنے کے لئے ایران کے شہنشاہ ہرمز نے ایک قدم اٹھا۔
 ۱۔ چوہیں کو رومنوں کے شہنشاہ ہکا پر حملہ آور ہونے کا حکم دیا۔

۱۔ اس حکم سے ہرمز کا مقصد یہ تھا کہ اگر اس جنگ میں ہرام چوہیں

ادار کیا جس ایران کے شہنشاہ ہرز کو اپنے بیٹے خسرو پرور کی کسی بات پر یقین نہ آیا۔ آخر خسرو پرور باپ کی سخت گیری سے ڈر کر آدھ بانی جاں کی طرف چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ مزید خوفزدہ ہوا اور خوف سے بچنے کے لئے اس نے ایران کے سب سے بڑے شہر کو آدھ گشت میں پناہ گزین ہوا۔ ہرز کو خیال تھا کہ خسرو کے دونوں ماموں سدوی اور سہل چونکہ اس کے بیٹے خسرو پرور کے ساتھ ہی قیام کئے ہوئے تھے لہذا وہ بھی اس کے بیٹے کی سارٹ میں برابر کے شریک ہیں۔ لہذا اس نے اپنے بیٹے خسرو پرور کے دونوں ماموں سدوی اور سہل کو گرفتار کر لیا اور انہیں زندان میں ڈال دیا تھا۔

اب حالات سارے کے سارے ہرم چوہیں کے حق میں جا رہے تھے۔ اسے خود شہنشاہ ایران ہرز کا بیٹا خسرو پرور اس کے خلاف تباری کر رہا گا لیکن اب اس نے کھل چلتے ہوئے دونوں باپ بیٹے کے درمیان لڑائی کی ایک دیوار کھڑی کر دی تھی۔ خسرو پرور جس سے ہرم چوہیں غائب تھا اپنے باپ سے الگ ہو کر آدھ بانی جاں کی طرف نکلیں ہو چکا تھا۔ اس کے علاوہ سارا ایرانی لشکر ہرم کا دھجھکا تھا۔ اس پر مزید یہ حال کہ ہیں انہوں میں جس قدر لشکر تھا وہ بھی وہاں سے کوچ کر کے ہرم چوہیں کے ساتھ چلا تھا۔

اب ہرم چوہیں نے جب دیکھا کہ حالات سارے کے سارے اس کے لئے سازگار ہیں تو وہ درجہ شہر میں گیا اور یہاں اس نے علم بھاکت بندہ کر دیا۔ شالی لشکر پہلے آدھوا سے بدلتا تھا سب کے دلوں میں شہنشاہ ہرز کی ہر وحشیاری باقی نہ رہی تھی۔ اور ہر تلہ فوج کی وہ باری سے بھی محروم ہوا۔ اور رھا کی سہریوں بھی ختم ہو گئیں۔

خبرداروں سے ایران کے بادشاہ ہرم کے خلاف فوج باندھنا شروع ہو گئے ان حالات میں لوگ نے وہاں کے دروازے توڑ دیے اور ایران کے شہنشاہ ہرز کے بیٹے خسرو پرور کے ماموں سدوی اور سہل کو وہاں سے نکالا۔ سدوی اور سہل کا دل اس سے ٹھنکا تھا کہ ہرم نے اپنے بادشاہ کو مجبور کرنا شروع کر دیا کہ وہ تخت اور تاج دست بردار ہو جائے۔

ایران کے شہنشاہ ہرز نے بڑی کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح وہ ہرم کو ٹھنکا کر اسے بدستور ایران کا شہنشاہ رہے لیکن اب ہرم اس کے خلاف سخت تلخ ہو چکا تھا۔ لشکر پہلے ہی ہرم چوہیں کے ساتھ تھا۔ اور ہرم لوگ بھاکت کر رہے تھے اس سے بچنے کے لئے ہرم کے پاس کوئی حالت اور قوت نہ تھی۔ لہذا ہرم کے مطالبے پر ایران کے امراء دست میں آئے اپنے شہنشاہ ہرم کو انہوں نے تاج و تخت سے محروم کر دیا۔ تاج و تخت

ہے اس کے بدلے کے طور پر تم کو یہ حق بھیجا جا رہا ہے اسے تم اپنے گھر کی زندگی اور مردوں کے استعمال کی چیز ہے اور تم ان سے بھی بدتر ہو۔

ہرم کے پاس جب ہرز کے ایشی ہو چکے تو اس نے ہرز کا معاملہ پڑھا اور قبول کر لئے۔ دوسرے دن اس نے ہرز کا بھیجا ہوا حق اپنے گھر میں پہنچا۔ رات کو عورت کا لباس لے کر لشکر کے سامنے آیا۔

لشکر میں جو امراء اور چھوٹے سالار تھے انہوں نے جب اپنے پہ سالار ہرم کو اس حالت میں دیکھا تو وہ بڑے حیران اور پریشان ہوئے۔ ہرم چوہیں سے انہوں نے اس حالت کی وجہ پوچھی تو ہرم چوہیں نے اسیں قاطع کرتے ہوئے کہا۔

یہ میری جائیداد ہے۔ شہادت اور وفاداری کا صلہ ہے۔ میں نے ایران کے شہنشاہ کے لئے کیا نہیں کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں اس تم کو بھی دیکھ دو۔ اور اس کے ساتھ ہی ہرم چوہیں نے اپنے سارے فوجیوں کے سامنے وہ پیغام بھی پڑھا کہ سب کو ایران کے شہنشاہ ہرز نے اس کے نام بھجوا دیا تھا۔

یہ پیغام اس کے اعلیٰ لشکر کے دل آزرہ اور آنکھیں تیرہ ہو گئیں۔ پھر وہ وقت کہ اشکے کہ اگر آپ کی وفاداری اور وفاداری کا ایران کے شہنشاہ کی نگاہوں میں صلہ ہے تو پھر ہمیں تو ایران کا شہنشاہ اس سے فوج و دستہ اور تاج و تخت ملے گا۔ ہم یہاں ایسے بادشاہ سے اپنی بھاری کا اعجاز کرتے ہیں۔

ہرم چوہیں نے جب دیکھا کہ لشکر اس کے ساتھ ہے تو اس نے ایران کے ہرز کے خلاف علم بھاکت بندہ کرنے کا تیرہ کر لیا اب اسے اگر دار فقاہ ہرز کے بیٹے پرور کا تھا جو رے شر کا عالم تھا اور وہیں قیام کئے ہوئے تھا۔ لہذا ہرم چوہیں نے باپ بیٹے سے بدگمان کرنے کے لئے یہ تدبیر کی کہ رے میں خسرو پرور کے نام کے فرسے بھاری کرادیے اور سوداگروں کے ہاتھ اس دھانسل کر دیئے۔

یہ سب جب ایران کے بادشاہ ہرز تک پہنچے تو اس نے سوداگروں کو بدھیہ انہیں دھانسل میں رکھے تھے ہرز نے اس سوداگروں سے دریافت کیا کہ یہ سب کہاں لائے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ سب رے میں خسرو پرور سے اپنے نام سے جاری ہیں۔ چونکہ یہ سب انہیں شہنشاہ ولی عد نے دیئے ہیں لہذا ہم یہ سب لینے سے انکار۔ سب کے اب ہو حکم ہو دی کیا جائے۔

ہرز ان سوداگروں کا جواب سن کر سخت برہم ہوا سب کے جاری کرنے سے متعلق اس نے اپنے بیٹے خسرو پرور سے استشار کیا۔ ہرز کے بیٹے خسرو پرور نے ہرچہ اپنی بے

سے محروم کرنے کے بعد ایرانی امراء نے ہرمزی آگھیں بھی نکلوا دیں۔ بعد میں خسرو
کے ماہوں ہمدانی اور سسائے نے اپنے ہتھوڑی ایران کے شہنشاہ کو قتل کرادیا۔

کچھ مورخین لکھتے ہیں کہ امراء کا مرنے والا شہنشاہ ہرمز کزندیوں اور مجوسوں
مہمانی کرتا تھا۔ لیکن امراء کے ساتھ سخت سلوک روا رکھتا تھا۔ مورخین یہ بھی کہتے ہیں
ہرمز نہایت مذہب تھا اور فرما اور مساکین پر نہایت مہمانی کرتا تھا۔ لیکن امراء کے
خفی سے پیش آتا تھا۔ جب سے وہ اس کے مخالف تھے۔ اور اس سے نفرت کرتے تھے۔

مورخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ شہنشاہ ہرمز کو عدل و انصاف کا احساس ہے۔
تھا۔ ہرمز دراصل اپنے باپ نوشہ وان کے قتل قدم پر پناہ جانتا تھا۔ لیکن اس میں وہ
اندیشہ نہ تھی۔ جو اس کے باپ نوشہ وان میں تھی۔ امراء تو اس کے خلاف تھے ہی۔
جب ہرمز نے عیسائیوں سے ہمدانی بنی تو اس ہمدانی کی وجہ سے ایران کے مذہبی
بھی اس کے خلاف ہو گئے۔ امراء اور مجوس کے ہاتھوں وہ مارا گیا۔

ہرمز جب قتل ہوا تو اس کا بیٹا سرودہر جو آذر بائی میں تھا فوراً تہران
سے ایران کے مرکزی شہر دانا چڑچلا۔ اس کے برادر ہوشیہ بی پنج سو نوے
میں امراء نے اسے گھنچ پستانیا اور ایرانی تخت کا دھوٹا عطا کیا۔

خسرو پرویز نے اعلان حکومت سنبھال تو رکھا لیکن ہوشیہ کی وجہ سے
تھے۔ امراء اپنا تسلط دھارنے کے لئے دودھ دھوب کر رہے تھے۔ اس واقعہ صورت میں
چوٹی نظریہ نہیں کہ جاسکا تھا کہ یہ حکومت کتنے دن چل سکے گی۔

اس باختری مملکت میں خسرو پرویز نے چاہا کہ ایرانی افواج کے سپہ سالار
کو اطاعت پر مائل کرے اور اس کی حفاظت سے درگزر کرے۔ اسی خیال سے اس
شہنشاہ نے اپنے میں ہرمز کو ایک خط بھیجا جس کا مضمون یہ تھا۔

ہرمز جس سے تمہیں اختلاف تھا وہ اب اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہے۔
اعانت قبول کر لو اور پایہ تخت واپس آ جاؤ تو میں تمہارے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ
جس میں اپنی فوج کا سپہ سالار اعلیٰ مقرر کروں گا۔ اس طرف تمہیں ہارشاہ سے دور
درجہ کا منصب حاصل ہو جائے گا۔

لیکن ہرمز چوہیں نے خسرو پرویز کے اس شہنشاہ مزاحیہ و درجہ افتاء۔
نہایت مستحاض جواب لکھ کر بھیجا۔ ہرمز چوہیں نے خسرو پرویز کے نام لکھا۔

ایک خسرو پرویز تو ہے اپنے باپ سے وحشیانہ سلوک کیا تو نے لوگوں کو تیار
اسے اندھا کر دیا اور تاج و تخت سے محروم کر دیا۔ اور میں حکومت اپنے ہاتھ میں

بہ کوئی بھی اچھا اور فرمانبردار بیٹا بھی اپنے باپ کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرتا۔ لہذا
اپنا تاج اتار کر میرے حضور میں آؤ تاکہ تمہیں کسی ایرانی صوبے کی حکومت سونپ
دیں۔

خسرو پرویز نے اس مستحاض مزاحیہ سے قطع نظر کرتے ہوئے ہرمز کو ایک خط
اپنے کامصل کے ہاتھ بھیجا جس میں لکھا تھا۔

ہرمز کے ساتھ جو وحشیانہ سلوک ہوا اس میں میرا کوئی تعلق نہ تھا۔
اس کے علاوہ خسرو پرویز نے ہر طرح سے ہرمز کی ہمدانی اور دلجوئی کرنے کی
کوشش کی لیکن اس کا بھی ہرمز پر کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر خسرو پرویز نے حالت کے درجے
رام چوہیں کو اپنے سامنے مطلوب اور زیر کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اور یہ مقصد حاصل کرنے
کے لئے اس نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا۔

اپنے اس لشکر کے ساتھ خسرو خود اپنے لشکر کی کمانداری کرتے ہوئے ہرمز چوہیں
سے شاہی میں آیا۔ لیکن بیشتر اس کے کہ جنگ ہو خسرو نے ایک بار ہرمز کی گفت و
شنید کرنا چاہی۔ لیکن ہرمز چوہیں کسی صورت بھی مصالحت پر تیار نہ ہوا۔ اس لئے کہ
ہرمز چوہیں خود ایران کا بادشاہ بننے کے خواب دیکھتے رہا تھا۔

ہرمز چوہیں کا قتل چونکہ ایران کے نامور خاندان مہران سے تھا اور خاندان مہران
کا دعویٰ تھا کہ وہ اشکانی سل سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ ہرمز چوہیں کو ایران کا
بادشاہ بننے کا خیال آیا۔ اسی بناء پر وہ خسرو پرویز کے ساتھ کسی قسم کی گفت و شنید کرنے پر
تیار نہ ہوا تھا۔

جب اسے خبر ہوئی کہ خسرو پرویز ایک لشکر لے کر اس کی سرکوبی کے لئے نکلا ہے تو
وہ بڑے قانعانہ انداز میں دس فرتے چل کر دانا کی طرف آیا۔ خسرو پرویز خود اپنے لشکر
کی کمانداری کرتے ہوئے ہرمز چوہیں کے مقابلے پر آیا۔

ہرمز چوہیں خسرو پرویز کے مقابلے میں جنگ کا زور اچھا اور بہتر قرار رکھتا تھا۔
خاص میں وہ کئی جنگوں میں حصہ لے چکا تھا اور ایران کے لئے بہتر خدمات بھی حاصل کر
چکا تھا اس کے علاوہ اس کے ساتھ جو لشکر تھا وہ بہتر تربیت یافتہ تھا اور وہ بھی اس سے پہلے
ہرمز چوہیں کے ساتھ کئی کامیاب جنگیں کر چکا تھا لہذا دانا کے فوج میں جب خسرو پرویز
اور ہرمز چوہیں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی تو اس جنگ میں ایران کے شہنشاہ خسرو
پرویز کو بدترمی شکست ہوئی اور خسرو پرویز اپنی جان بچا کر میدان جنگ سے بھاگا اور
دوڑتے فرات کو عبور کر گیا۔

خسرو پرویز کی اس شکست کے بعد ایران میں اب کوئی اور طاقت نہ تھی جو چین کا راستہ دیکھتی۔ لہذا ایران کے مرکزی سردانوں کے لوائی میدانوں میں خسرو پرویز کی شکست دینے کے بعد ہیرام چین نے پہلے خسرو پرویز کو شکست دینے کے بعد ہیرام نے پہلے خسرو پرویز کے بیٹے کے لشکر کا قاتل کیا اس کے بعد وہ دماغ کی طرف بھاگا۔ ہیرام اپنے لشکر کے ساتھ ایران کے پایہ تخت دماغ میں داخل ہوا۔ ایرانی اسے نہیں چاہتے تھے کہ ایک ایسا شخص تاج و تخت کا وارث بنے جو سامانی بادشاہوں کی اس سے نہیں تھا لیکن ہیرام چین نے ایرانی امراء کو درخورد اقتدار نہیں کہا اور شہر سے ہٹ کر ایران کا شہنشاہ ہونے کا اعلان کیا اور اپنے نام کے نئے اس نے جاری کر دیا۔

ایران کے تاج و تخت کا وارث بننے کے بعد ہیرام چین نے اپنے رازداروں کا اجلاس طلب کیا۔ اور اس اجلاس میں اس نے اپنے رفقاء اور سالاروں کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا کہ تم سے شکست کھانے کے بعد خسرو پرویز سے کہاں جاے متعقد اور ارادہ کیا ہو گا۔ اور کہنی دہنٹے سے گیا ہو گا۔

اس پر ایک سالار اٹھا اور ہیرام چین کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ جہاں تک میر خیال ہے خسرو پرویز شکست کھانے کے بعد ارض شام سے ہوتا ہوا قسطنطنیہ جائے گا۔ کہ قیصر روم ماری سے ٹھک حاصل کرے گا۔

یہ سن کر ہیرام نے اپنے ایک رفیق اور سالار ہیرام سیاوشان کو چار ہزار سواروں کے خسرو پرویز کے تعاقب میں بھیجا۔

دوسرے خسرو پرویز ہیرام چین کے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد واقعی قسطنطنیہ رخ کر رہا تھا۔ اس سفر کے دوران راستے میں خسرو پرویز دوسرے کو سستانے کے لئے اپنا جانداروں اور ہیرازوں سمیت بیٹائیوں کے ایک معد میں ٹھہر گیا۔

یہ لوگ ٹھگے ہارے تھے وہی پڑتے ہی گہری نیند سو گئے دھنست۔ اس معد میں راجہ نے انہیں بیدار کیا اور کہا کہ ایک لشکر چلا آ رہا ہے۔ خسرو پرویز نے پوچھا کتنی ہو گا۔ لشکر۔ اس راجہ نے جواب دیا تقریباً چھ ہزار کے قریب ہے۔

اس لشکر کی آمد کی اطلاع پا کر خسرو پرویز اور اس کے سارے ساتھیوں پر کھینک کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور وہ سمجھ گئے کہ ہیرام کا لشکر ان کے تعاقب میں آیا ہے۔ یہ جہنم کے بعد خسرو پرویز نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے پوچھا۔

اب کیا تدبیر کی جائے۔ ہمدانی کیا رائے ہے۔ خسرو پرویز کے اس استفسار پر اس

ایک عامل و دانشور سامانی نے بولتے ہوئے کہا۔ دیکھ خسرو پرویز! ہمدانی کسی حالت میں بھی شہر حاصل سے ناامید نہیں ہوتا۔ اس عامل دور کے بعد خسرو پرویز کا ماموں ہمدانی اور کہنے لگا۔

میں تو ایک ہی شخص ہوں کہ ہمیں روٹی دلا دوسرا اور خود اپنی جان دے دوسرا۔ خسرو پرویز بولا۔ دیکھ محترم ممکن ہے اس چارہ گری میں ہمدانی جان بھی بچ جائے۔ چارہ گری ہمدانی پاک کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اگر تم ہدک بھی ہو جاؤ تو ہمدانی ہلاکت دہش کے لئے یادگار رہے گی اور اگر بچ جاؤ تو ہمدانی ہمدانی کے لئے جاؤ و منزل کا سب سے گہ۔

اس شخص کے بعد خسرو پرویز کا ماموں ہمدانی بولا اور خسرو پرویز کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ میرے عزیز اگر یہ معاملہ ہے تو ہمدانی لوگوں کو آ کر مجھے دے دو خود سادہ کپڑے۔ اور اپنے ہیرازوں کے ساتھ ہمیں سے نکل جاؤ۔ اور تعاقب کرنے والوں کو مجھ پر چھوڑ دو۔

خسرو پرویز شاید اپنے ماموں ہمدانی کی ساری تجویز کو سمجھ گیا تھا لہذا اس نے اپنی ہڈی پر شاخ اٹھ کر اپنے ماموں ہمدانی کے حوالے کی اور خود اپنے دوسرے ماموں ہمدانی اور دیگر رفقاء کے ساتھ سوار ہو کر وہاں سے نکل گیا۔

ہمدانی نے شاخ پر شاخ زیب تن کی اور راجہ سے استدعا کی کہ یہ تارا راز ہے۔ ہمدانی۔ راز کو افشاء کرنا دور میں ہمیں زندہ نہ چھوڑوں گا۔ راجہ بولا تم جو چاہو کرو میں کسی سے کچھ نہ کہوں گا۔

اسے میں ہیرام کا لشکر آ پہنچا۔ ہمدانی نے شاخ پٹا سر پر باندھا اور معد کا دروازہ پھر سے متقل کیا اور خود معد کی دیوار پر چڑھ آیا۔ تعاقب کرنے والوں نے دیکھا کہ کوئی شخص درخت کا لباس زیب تن کئے دیوار پر کھڑا ہے اس کا لباس سورج کی روشنی میں جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ انہیں چھین ہو گیا کہ خسرو پرویز کی ہے۔ لہذا انہوں نے اس معد کے اندر گھیرا اہل دیا تھا۔

ہمدانی دیوار سے نیچے اتر گیا شاخ لباس اٹھ کر اپنے کپڑے پہن لئے اور پھر دیوار پر چڑھ گیا اور لشکر کو مخاطب کر کے بولا۔

اے اہل لشکر میں ہمدانی ہوں اپنے سالار سے کہہ دو کہ دیوار کے قریب آ جائے گا کہ میں اسے ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کا بیٹا ہمدانی ہوں۔ تعاقب کرنے والے لشکر کا سالار ہیرام سیاوشان لشکر سے باہر نکل کر دیوار کے پاس آیا۔ ہمدانی نے اسے سلام کیا اور

چنا تو ہو گا لیکن سوچو کچھ اور سوچو آجائے تو چلیں گے۔ ہرام سیاہوشاں اس پر
مان ہو گیا۔ یہاں تک کہ بعد ہو گئی۔ بعد کے وقت بدوی نے ہر استدعا کی کہ
داخل جائے تو چلیں گے اس پر ہرام نے بے مہری کا اظہار کیا تو بدوی نے معذرت کا
داخل دیا اور خود معذرت سے باہر نکل آیا اور کہنے لگا۔

دیکھ ہرام میں تو اس معذرت میں تعارض ہوں جہاں تک خسرو پرہیز کا تعلق ہے تو وہ
بہاویاں سے جا چکا ہے۔ میں نے ہاتھ لگا کر کسی خیلے سے ایک دن اور ایک رات تم
دو کے رکھوں تاکہ خسرو پرہیز تھری دھڑکی سے باہر ہو جائے اب تم اگر اس کا تعاقب
کرتے تو تھری کو شش راتیں چاہئے گی۔

اب میں حاضر ہوں مجھے جہاں چاہو لے جاؤ۔ یہ سنا تو ہرام ششورہ مہ کیا اور یہ
کہ بدوی کو اگر یہی نقل کر دیا ہوں تو اس سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ بہتر یہی ہے
اس کو ہرام چوہین کے پاس لے چلوں آخر ہرام سیاہوشاں نے بدوی کو گرفتار کر لیا
اور اسے اسیر بنا کر اس کی طرف کھینچ کر گیا۔

دانش پہنچ کر جب بدوی کو ایران کے لئے ششورہ ہرام چوہین کے سامنے پیش کیا
تو ہرام چوہین کو صورت حال کا علم ہوا تو بدوی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے قاسم و حاجر انصاف کیا یہ نقل نہ تھا کہ تم نے ہر مڑی آنکھیں لکھ کر اسے
قلید اب خسرو کو ہماری دسترس سے باہر کر دیا ہے تمہیں ایسا ذلیل سوت مروا دیا جائے
تاکہ اس کے دکر سے لوگوں کو عبرت ہو گی۔ لیکن یہ اس وقت ہو گا جب تمہارا بھائی
حکم بھی ہمارے قہقہے میں آجائے گا۔ جو ہر مڑی نقل کرانے میں برابر کا شریک تھا۔

اس گفتگو کے بعد ہرام چوہین نے بدوی کو اپنے سلاخ سیاہوشاں کے سپرد کر دیا تاکہ
اسے زنداں میں ڈال دے یہاں تک کہ اس کا بھائی ہمارے ہاتھ لگ جائے اور ان
سب کو دھکی سزا دی جائے۔ ہرام چوہین کے حکم کے برخلاف ہرام سیاہوشاں بدوی کو
زندوں میں ڈالنے کے بجائے اپنے گھر لے گیا اور وہاں اسے نظر بند کر دیا۔

ہرام سیاہوشاں کے دل میں بدوی کا احترام تھا اس لئے بدوی کو ہرام سیاہوشاں کو
اپنا چنوا جانے میں زیادہ کوشش نہ کرنا پڑی۔ آخر دونوں نے سازش کی کہ ہرام چوہین کو
چوہین کھینچے ہوئے نقل کر دیں۔ یہ فیصلہ ہونے کے بعد ہرام چوہین سے چھٹکارا حاصل
کر کے کا تیر کر لیا۔

دوسرے روز ہرام سیاہوشاں نے زور بیکر پستا اوپر چوگاں کھینے کا لباس زیب تن کیا
اور تھوڑے پر سوار ہو کر میل دیا اتنی دیر میں ہرام سیاہوشاں کی بیوی نے جو ہرام چوہین کی

خسرو پرہیز کی طرف سے آپ کو سلام پہنچے۔ دیکھ ہرام سیاہوشاں پرہیز پاک
ہے کہ ہمارا دیکھا کرنے والے آپ ہیں آپ ہمارے ہی آدمی ہیں اس پر ہرام سیاہوشاں
بدوی کو پوچھنے ہوئے کیا ہے ملک میں ہمارے کے ششورہ کا نظام ہوں۔ اس پر بدوی
اور کہنے لگا۔

اگر تم اپنے آپ کو ایران کے ششورہ کا نظام اور فرمانبردار سمجھتے ہو تو خسرو
یہ پیغام دیا ہے کہ میں تین دن اور تین رات سے گھوڑا دوڑائے چلا آ رہا ہوں۔ اس
وقت پریشاں اور مضطرب ہوں میں جانتا ہوں کہ مجھے ہمارے ساتھ ہرام چوہین کے پاس
ہو گا اور اپنے آپ کو خدائے جہان کے سپرد کرنا ہو گا۔

لیکن اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں کچھ سستا ہوں آپ اور آپ کے ہمارے
آرام کر لیں۔ شام ہوتے ہی بچے چلیں گے۔

اس پر تعاقب کرنے والے لشکر کا سلاخ ہرام سیاہوشاں بولا۔ میں تم لوگوں کی
توجہ اس اتفاق کرنا ہوں۔ یہ مناسب بات ہے میں خسرو اس پر عمل کروں گا۔ بدو
مجھ پر حق ہے اور مجھے یہ حق ادا کرنا ہو گا۔ میرا تعاقب کرنے والے لشکر کا آپ
ہرام سیاہوشاں خسرو پرہیز کے ماموں بدوی کی توجہ پر عمل کرنے پر آمادہ ہو گیا۔

جب شام ہوئی تو خسرو پرہیز کا ماموں بدوی چار دیواری پر تیا اور تعاقب کر کے
لشکر کے سلاخ ہرام سیاہوشاں کو مخاطب کر کے کہے۔

اب خسرو پرہیز نے یہ پیغام دیا ہے کہ آپ نے شام تک انتظار کیا ہے اب
ہونے کو آئی ہے تاکہ کی بچائے گئی ہے اگر نکل ہو تو رات بھر اور صبر کرو۔ تھری
پر بہت بڑی ننگی ہو گی۔ صبح ہوتے ہی ہم سب یہاں سے دانش کی طرف چل دیں گے۔
جواب میں ہرام سیاہوشاں بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ بدوی جیسا تم چاہتے ہو ویسا
گا۔ یہ جواب دینے کے بعد ہرام سیاہوشاں نے اپنے لشکر کو معذرت کے اور گرد پھینکا اور
انہیں ہر طرف سے گھیرا رہنے کا حکم دے دیا۔

جب صبح ہوئی سوچ لگا۔ ہرام نے لشکر کو سوار ہونے کا حکم دیا۔ اسٹے میں
پرہیز کا ماموں بدوی چار دیواری پر آیا۔ اسے دیکھتے ہی ہرام سیاہوشاں بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ بدوی تو نے وعدہ کیا تھا کہ صبح ہوتے ہی یہاں سے دانش کی طرف جان
چائیں گے۔ اب صبح ہو چکی ہے لہذا اپنے وعدے کے مطابق تم لوگ باہر نکلنا کہ
کی طرف کوچ کیا جائے۔ اس پر بدوی بولا اور کہنے لگا۔

بھاگ چکی ہرام چوہیں کو گھلا بھیا آج میرا شوہر چوہن کھینچے نکلا ہے لیکن چپے اس نے
بکتر پستا ہو اسے معلوم نہیں اصل ماجرا کیا ہے۔ اس سے خیوار رہتا۔ آخر راز فاش ہو
اور ہرام چوہیں نے اپنے ہاتھ سے ہرام سیاہوشن کا سر قلم کر دیا لیکن بددی بچ کر فرار
کیا اور آذر پائی جان کی طرف بھاگ گیا تھا۔



ایران کا شہنشاہ خسرو پرویز ایرانی حدود سے نکل کر شہنشاہ کی طرف بھاگ گیا تو
اب اس کا بھائی شہزاد تخت و تاج کا وارث وراثت میں موجود تھا۔ ہرام چوہیں کو چپے
کہ شہزادے کی موجودگی میں اس کا اپنی حکومت کو برقرار رکھنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔
اس بناء پر اب اس نے ایک چال چلی اور اپنے لشکریوں سے کہا کہ ملک کا بادشاہ
یاد رہی ہو گا لیکن ابھی وہ بچہ ہے جب تک وہ جوان ہو میں اس کے نام پر حکومت رہ
گا۔ لیکن اس یقین دہانی کے باوجود بعض لوگ خسرو پرویز کے ہی حق میں تھے۔
ہرام کو لوگوں کے اختلافات کا طم ہو تو اس نے قاضی کو دعائی سے نکل جانے ل
اجازت دے دی چنانچہ یہ اجازت ملنے پر تقریباً بیس ہزار کے لگ بھگ وہ لوگ جو
پرویز کے حق میں اور ہرام چوہیں کے خلاف تھے دعائی سے نکلے اور آذر پائی جان کا رخ
کیا۔ یہ لوگ آذر پائی جان جا کر ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کے ماموں بددی سے جا ملے
بددی پہلے ہی آذر پائی جان پہنچ کر ہرام چوہیں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک لشکر تیار
دے رہا تھا۔

آخر خسرو پرویز باہر نکلے میں کامیاب ہو گیا۔ اب وہ ایک عرب سردار الہادی کے
میں مددوں کی بددیکھ سر سیم پر پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہاں مددوں نے اس کا
پرہیزگار خیر مقدم کیا اور اس کی آمد کی اطلاع قیصر روم ماس کو کر دی گئی۔

ماس نے خسرو پرویز کو تسلیف بلایا پھر ماس نے اپنے شیروں کے ساتھ کلیں
تک صلاح و مصلحت کرنے کے بعد اعلان کر دیا کہ

قیصر روم ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو نہ صرف یہ کہ اپنا معزز صہبان خیال کرنا
ہے بلکہ اسے اپنا فرزند خیال کرنا ہے۔ اور یہ کہ ہرام چوہیں کے خلاف۔ جنگ کرنے میں
اپنے فرزند خسرو پرویز کی پوری پوری مدد کرے گا۔

ساتھ ہی قیصر روم ماس نے یہ بھی اعلان کیا کہ حکومت روم خسرو پرویز سے یہ توقع
رکھنے میں بھی حق بجانب ہو گی کہ ایرانی آرمیوں پر بددی تسلط قبول کر لیا جائے اور دارا

انی نو پلس یعنی قیادار قیصر کے علاقے مددوں کے حوالے کر دیے جائیں۔
ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز نے یہ شرائط قبول کر لیں۔ آخر میں اپنے مہیاں سے
است ہونے کے لئے جب خسرو پرویز قیصر روم کے پاس گیا تو قیصر روم ماس نے اسے
ناتک سرفراز کیا کہ اس نے اپنی بیٹی مریم کو خسرو پرویز کی لادہست میں دے دیا۔

قیصر روم ماس نے جو ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو امداد دینے کا وعدہ کیا اس کی ج
میں مہر میں بھیل گئی۔ ہرام چوہیں کے مخالف خوش ہوئے اور امراء اور شرفاء تو ایسے
۲۰ سالانی تخت و تاج حاصل کرنا گوارہ۔ قاضی کی رگوں میں شادی خواہ نہ تھا

لشکر میں بھی ہرام کے خلاف بغاوت کے آثار پیدا ہونے لگے۔ ہرام اپنے حقیقی
شہزادہ مقدم کرنے کے لئے مستعد تھے کہ اچانک خبر ملی کہ موسم بہار میں خسرو پرویز
۱۰ لشکر کی حیرت میں دریائے دجلہ کو عبور کر گیا ہے۔

ہرام چوہیں کو جب یہ خبریں ملیں تو اس نے اپنے ایک مستعد سالار بری زکیس کو
۲۰ مدد لینے لشکر کی مدد دیکھنے کے لئے روانہ کیا جو خسرو پرویز کی سرکردگی میں دریائے دجلہ
کو عبور کر چکا تھا۔ دریائے دجلہ کے کنارے مددوں اور ہرام چوہیں کے لشکر کے درمیان
۲۰ جنگ ہوئی۔ لیکن مددوں کے سامنے ایرانیوں کے قدم نہ جم سکے۔ آخر انہوں نے
۲۰ زمین کے سپہ سالار بری زکیس کو اسیر کر لیا۔ خسرو پرویز نے اس باغی سردار کے کان
۲۰ ہاتھ کٹوا کر شہر عام میں اس کی لاش کی اور پالا خراست قتل کرا دیا۔

آخر خسرو پرویز کا ماموں بددی بھی اس وقت تک آذر پائی جان میں ایک بہت بڑا
۲۰ تیار کر چکا تھا۔ جب اس نے خسرو کی آمد کی خبر سنی تو وہ آذر پائی جان سے اپنی فوج
۲۰ کر کے اس سے آگلا۔ یہ بیعت ملنے کہہ کو فتح کرنے کے بعد دعائی کی طرف بلائی

ہرام چوہیں میں بھگتوں سے سخت ہراساں ہوا اور اپنی جان کی بازی ہارنے کے لئے
۲۰ لے کر خود میدان میں آیا۔ دعائی کے باہر دونوں لشکروں کا آہستہ آہستہ ہوا تو خسرو کا لشکر
۲۰ ہرام چوہیں کے لشکر پر ٹوٹ پڑا۔

ہرام کی فوج نے مقابلے کی تاب نہ لا کر راہ فرار اختیار کی اور ہرام بچ کر پہاڑوں
۲۰ طرف نکل گیا۔

خسرو نے اس کا تعاقب کیا پہاڑی علاقے میں ہرام چوہیں نے مددوں کو کافی نقصان
۲۰ پہنچا کر ہرا ہونے پر مجبور کر دیا۔ لیکن رات کی تاریکی چھٹی تو وہ اپنی بہت کی کردی
۲۰ میں کرتے ہوئے کھدستان کی پہاڑیوں کی طرف بھاگ نکل گیا تھا۔

بچنے کے لئے اس نے اس بوڑھی عورت سے برتن مانگا۔

عورت ایک ٹوکا ہوا کندہ لے آئی اور کہا۔ ہم تو اسی میں پانی پیتے ہیں یہ حاضر ہے۔
ہرام نے کندہ میں ڈال کر شراب پی۔ اس کے بعد اسے برتن رکھنے کے لئے اس
مہارت محسوس ہوئی تو عورت سے برتن مانگا تو وہ مٹی کی ایک رکالی ملی جس میں گوبر
مانا تھا اور کہا کہ ہم اس پر برتن رکھ کر کھا لیتے ہیں۔

ہرام وہ ایک عام پلچکا تو جیسا سے پوچھا کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اس بڑھیا نے
اس میں کتا صرد پور ایران کا بادشاہ مدعوں کی مدد سے آجی آگیا ہے۔ ہرام نے اس
لفظ کو سنی جس میں ہرام غصت کھا کے ہلکا گیا ہے۔

اس بڑھیا نے گفتگو کر ہرام خوش ہوا اور پوچھا ابھی ہرام نے دو پکے پاد
تھے۔ عورت نے ہولی کہتے ہیں اس سے جتن کی۔ ہرام کو اسہر سلطنت سے کیا
وہ شادی سل سے نہیں۔ ہرام کو چاہتے تھے۔ آرام سے شہزادہ کی نوکری کر لیتا
دیکھنے سے زندگی بسر کر لیتا۔

اس پر ہرام وہ مٹی کی وجہ ہے کہ تیرا میری شراب سے کندہ کی بو آ رہی ہے وہ
برتن رکھنے کے برتن سے گوبر کی بو آ رہی ہے۔

اس بڑھیا کے یہاں چند دن گھومنے کے بعد ہرام اس سے چل کر ترکستان پہنچ
وہاں ترکوں کے مابین کے یہاں اس نے پادوں میں لے لیا۔ لی تو بھگت کی
وہاں عورت۔ گوبرا تھا کہ ترکوں میں کسی سے اسے قتل کر دیا۔ اس طرح صرد کو
ملا اور غمراہ دیکھنے سے نہات مل گئی۔

اس کے بعد خسرو پور قاتلانہ تھاں سے داس میں داخل ہوا۔ اور اب ہر گھوڑا
تاج حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس سے اپنی بہن فرست میں دوسروں کے لشکر
کی عورت اغوا کی اور تجھے قاتل دے کر رخصت کر دیا۔

صرد کی خدمت ابھی مستحکم۔ ہوئی تھی اسے معلوم تھا کہ وہ اسے ابھی شہر سے
بھی دیکھتی۔ معدوں کے لئے بھی اس کا اتنا خوش کامیاب نہ تھا۔ وہ ان کا اس سے
بہن کی وجہ سے اس کا یہ ان کی طرف مائل ہونا ہی تھا۔ اس کے میاں کی وجہ سے
بھی تھی کہ اس کا۔ شہر میں جیسا تھی اس کے علاوہ اس نے قیصر امراء
کی بی بی مریم سے بھی ملنے کر رکھی تھی۔ وہ بھی جیسا ہی تھی۔

اسے یہ خطرے ہو سکتے تھے وہ بھی مٹ میں ہوئے تھے۔ اس سے اس کے ہاں
ایک ہزار لشکریوں کا دست اپنی حفاظت کے لئے مقرر کیا۔ اس کے بعد اس سے یہاں

خسرو کے راستے میں سب سے بڑا کانا ہرام تھا جس کے لئے اس سے
مناقب جاری رکھا۔ آخری مرتبہ ہرام اور خسرو پر دھڑ کے درمیان ایک پارچہ
اس جنگ میں ہاتھیوں کا بھی استعمال ہوا تھا۔ اس جنگ میں بھی پہلے کی طرح ہر
نے ہماری۔ شہادت اور دہری کے بہترین جوہر دکھائے۔ دونوں کے دائیں بازو سے
پسپا کرنے کے لئے اس نے اپنے دو بچے ملے کئے لیکن دونوں جرنیل رسی نے دائیں
کھٹ پہنچ کر دفاع پر مجبور کر دیا۔ آخر دونوں نے پھر ہرام کے قلب پر حملہ
سے ان کے پاؤں اکٹڑ گئے۔ ہرام کے لشکر نے راہ فرار اختیار کی۔ ہرام بھاگ کر
کے یہاں پناہ گزین ہوا۔

ان حالات سے پتہ چلتا ہے کہ ایران کے لوگوں کو شاہی خاندان سے کتنی
حمی۔ کوئی باقی کتنا ہی طاقتور ہو مگر اس کی دلوں میں ساسانی خون۔ جو تو وہاں
حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔

ہرام چوبیس ایک شخص کشت کا چڑھا وہ دے کا رہنے والا تھا اور خاندان
رہیں تھا۔ اس زمانے میں ایران بحر میں اس سے زیادہ بڑا شجاع اور صاحب تدبیر
فصل نہ تھا۔

گو سیاہی مائل رنگ کا دروازہ طاقت اور دلا پکا شخص تھا۔ دلا ہونے کی وجہ
اسے چوبیس کہتے تھے۔

کھنڈ سور میں کا خیال ہے کہ اس کا لقب چوبیس نہیں بلکہ شوبین تھا۔ اس لقب
وجہ نسبت یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک مرتبہ بچپن میں اس کے کسی شخص سے اس کی
ہو گئی۔

اس لڑائی کے دوران ہرام نے اپنے مخالف پر تھوڑا کامیاب ہاتھ مارا کہ
تھوڑا سر سے لے کر لے کر گھوڑے کی ذہن تک اس کے دھن کو کٹتی ہوئی نکل گئی م
اس موقع پر ہر لوگ وہاں موجود تھے اور انہوں نے ہرام کی اس ضرب کو دیکھ
وہ ہرام کی یہ ضرب دیکھتے ہوئے حیران رہ گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے شوبین
ضربت۔ یعنی اس ضرب کو تو دیکھو۔ بس اس کے بعد اس کو شوبین کہنے لگے جو وہ
شوبین سے گڑ کر چوبیس بن گیا۔

دوسریں ہرام نے فرار کی عہد نہت بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ وہ
کے دوران وہاں یہاں پکا اور ایک دھن کے گھر میں مستانے کے لئے ٹھہر گیا۔ یہاں
بوڑھی عورت نے اس کا تہہ مقدم کیا۔ ہرام نے اپنا کانا نکال کر کھایا۔ اس سے

طہوں کی اس محکمہ کا جواب عیاس دیا جاتا تھا کہ میں اسی وقت ان کے
 کو عزائم نمودار ہوں۔ اسے دیکھتے ہی سب اپنی ٹکڑوں پر کھڑے ہو گئے تھے۔
 عمل اس کے کہ ان سب میں سے کوئی بولا اور عزائم کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی
 راہ کا آغاز کرنا عزائم پہلے ہی بولا اور خصوصیت کے ساتھ طہوں کو مخاطب کرتے
 ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ طہوں تو نے کئی بہتوں کی محنت اور مشقت سے صحرائے کالا باری کے شمال
 پہلے سلسلوں میں جو دشمنی قبائل کے امور شرک کی انداز کی تھی اس کا خاتمہ کر دیا گیا
 ۔ اس پر طہوں اور زور دونوں مولا بادی چمکے پھر انہوں نے پوچھا یہ کیسے ہوا
 ۔ انہوں نے جواب میں عزائم بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ طہوں جس طرح میرے ساتھیوں نے مجھے اللہ تعالیٰ فرام کی ہیں اس کے
 حق پر دوسرا دینا کے مجھے کو کسی نے گرا کر کالج کے ٹاؤک بہت کی طرح چہرہ چہر کر
 کر دیا ہے۔ اور اس بہت کے کرنے سے جو ایڈولس دیوتا کے بھاری تھے وہ بھی دیوتا
 کے درمیان ہو چکے ہیں اور دیوتا کے خلاف بد زبانی کرنے لگے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ جو
 خود اپنی حفاظت میں کر سکا اس کی کسی ہی پوچھا پت کیوں نہ کی جائے وہ کسی اور کو
 نہ لگا۔ یہ تو افسوس ہے۔ لہذا میں تم سے یہ کہوں کہ جس شرک کی بد تم نے افریقہ
 کے ہر قوم میں کی تھی اس کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ لہذا تم وہاں پہنچو اور
 اس طریقے کو بحال کرنے کی کوشش کرو۔

عزائم جب خاموش ہوا تو طہوں بولا اور اسے مخاطب کر کے پوچھے لگا۔
 آپ نے یہ تو بتایا میں نہیں کہ ایڈولس دیوتا کے مجھے کو کس نے گرا کے پاش
 کیا ہے۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ ایڈولس دیوتا کا مجسمہ میں نے ایک بہت بڑی چٹان
 پر لٹا کر تیار کیا تھا اور لوگ بڑی تعداد میں اس کی طرف تامل ہوئے تھے۔ اور جس
 وقت میں نے ایڈولس دیوتا کا بہت ترانا تھا اس چٹان کی جڑوں میں بہت گہری
 گڑبڑیں اور کھس لے اس چٹان کو دیوتا کو گرا کر پاش پاش کر دیا۔ اس پر عزائم
 اس قدر غصے اور غفلت کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ طہوں ایسا کام ایک ہی شخص کر سکتا ہے۔ اور وہ یونان کے لادو اور کون
 ہے میرا ارادہ ہے کہ یہ یونان کے ملادو کسی اور نے نہیں کیا بلکہ اس سے ہی
 ایڈولس دیوتا کو گرا کر پاش پاش کیا ہے۔ تاکہ دیوتا کے گرنے سے لوگ شرک کی طرف
 متوجہ نہ ہوں۔ تم جانتے ہو کہ وہ نیکی کا نمائندہ ہے اور ہر جگہ شرک کے خلاف حرکت میں

تاکہ اس کی طرف رجوع کیا اس نے اس کو چن چن کر مولا دیا۔ یہاں تک کہ اس سے
 جیسے سارے سے اپنے دونوں بازو میں بندوی اور سلام کو بھی تھک کر آیا۔ اس
 وہ اس کے باپ کے قتل میں برابر کے شریک تھے۔



عیاس کے قدیم اور اساطیری عمل میں طہوں۔ زور۔ عیاس۔ سلوک اور
 اپنے اپنے نام کسی موضوع پر محکمہ کر رہے تھے۔ کہ اہلک عیاس نے بات کا
 اور طہوں کو مخاطب کر کے نہ کہنے لگا۔

دیکھ عزائم طہوں۔ وہ وقت کب آئے گا جب ہم سب مل کر اس یونان اور
 بڑی کیرش کو اپنے سامنے پست اور مغلوب کریں گے۔ اس پر طہوں نے قہوڑی
 سے عیاس کی طرف دیکھ بھرا کہنے لگا۔

دیکھ عیاس۔ یہ یونان وہی نام سامناں میں ہے۔ میں نہیں پہلے ہی بتا دیا
 کہ میں میں بھی میرا اس کے ساتھ پانچ پانچ ہے۔ یہ بلا تان تان اور بے شمار سنی
 رکھنے والا انسان ہے۔ شاید میرے قاتل نے کسی یہ بھی بتا دیا تھا کہ باغی میں
 کم موقع پر میں اس یونان کا قاتل ہوا ہوں اس نے اکثر بیش مجھے بے سامنے سے
 ہی بڑا کر رکھا۔ اب جب میں نے تمہارے زور کو کھٹکھٹا ہونے پر بھی دسترس حاصل کر لی
 میں سمجھتا ہوں اب کوئی موقع ایسا ضرور آئے گا کہ اس یونان کو میں اپنے سامنے زور
 کرنا لگا۔

طہوں کا یہ جواب سن کر عیاس قہوڑی دیر کچھ سوچتا رہا پھر وہ انہی بے
 اندر رہتے ہوئے کہنے لگا۔

یہ یونان ایسا ہی طاقتور اور دار است انسان ہے کہ ہم سب مل کر بھی
 اس کچھ میں بگاڑ سکتے۔ جب کہ عزائم بھی ہمارے ساتھ ہے۔ جو اس محنت
 شہر کا ملک ہے۔ اس پر طہوں سے بڑی سنجیدگی میں عیاس کو جواب دیتے ہوئے
 لگا۔

دیکھ عیاس۔ اس میں شک میں کہ قاتل عزائم کے شہر قوتوں کا ملک ہے
 یہاں تک یونان کا تعلق ہے وہ بھی کسی سے نہیں۔ ایک تو طبعی طور پر وہ ہے جو
 اس ہے۔ پھر وہ جب اپنی سری قوتوں و حرکت میں اپنی اپنی طاقت اور قوت میں اس
 کر رہے تو یہ اس وقت وہ کو ہتھیاروں کو ہتھیار کی بہت اور جرات بھی کر سکتا ہے۔

آتا ہے۔ پھر اس پنجان نما رخ آگے صرف پونچھ ہی گرا سکتا ہے اور کوئی اس طرح سے کپکپاؤ نہیں کر سکتا۔

دیکھ سڑوں میرا جو آدمی یہ ساری اطلاعات لے کر آیا ہے وہ اتنی جلد و سر میں وہاں بھاریوں سے بھی جا۔ اس بھاریوں کا کتا ہے کہ رات کے چھتے بجے میں ایدولس دیوتا کی پشت پر کودا رہا اور زور لگا کر اس قوت سے اس نے ایدولس دیوتا کے ہتھکڑی کی زنجیروں پر پھینکا کہ رخ آگے کپکپاؤ ہو گیا اور وہ گرانے والا ہو گیا۔ ہمارے ایک قریبی پنجان کی اوت میں ہو گیا۔

اس بھاریوں کا یہ بھی کتا ہے کہ انہوں نے اس بت گرانے والے کو دیکھ کر یاغور وہ اس کے تعاقب میں جب پنجان کی طرف گئے تو انہوں نے دیکھا پنجان کی اوت میں نہ تھا۔ بھاریوں کا کتا ہے کہ وہ حیران و پریشان رہ گئے۔ لہذا بھاریوں نے باہر سے کتے کے بعد ایدولس دیوتا کو ترک کر دیا ہے۔ نہ وہ اس کی پوجا پڑتے کرتے ہیں نہ اس سے بدش ہو چکے ہیں بلکہ میں تم سے یہ بھی کہوں کہ ایدولس دیوتا کے بڑے کتے پاس ہو چھوٹے چھوٹے ایدولس دیوتا کے بت رہے ہوتے تھے وہ بھی توڑ چھوڑ رہے ہیں۔

میں انکے کہنے کے بعد جب حراہیل خاموش ہوا تو سڑوں بڑی بے بسی اور ناچارگی میں حراہیل کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

آقا یہ پونچھ تک ہمارے ساتھ ایک دراز دست اور حیرت آمیز حیثیت سے نمودار ہوتا رہے گا۔ کیا ہم پوری طرح اسے اپنے سامنے بے بسی اور نہیں کر سکتے۔ اس پر حراہیل مسیحا نے انداز میں سڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ سڑوں۔ میں نے سارے علوم ہمیں سنانے کے بعد تو میں تم سے یہی دیکھتا ہوں کہ تم کسی مناسب موقع پر ضرور پونچھ کو اپنے سامنے زیر کر دو گے۔ ہمارا کام ہے کہ کوئی مناسب موقع جان کر اس کے خلاف حرکت میں نہ آئے۔ اب معذرت کرو۔ پھر میں اس کا کوئی اور کھانا ہی بندوست کروں گا۔ اس پر سڑوں ہلکا ہلکا لگا۔

اب آقا کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس دولت پونچھ کیرش اور بار تھا کہاں حراہیل فوراً ہوا اور کہنے لگا میں یہ تو نہیں بتا سکتا کہ وہ تینوں میاں پوری کہاں ہیں میں اپنے ساتھیوں کے ذریعے اس کا محل وقوع ہمیں معلوم کر کے بتا سکتا ہوں۔ اس سڑوں بولا اور کہنے لگا۔

آقا آپ کسی کو بھیج کر یہ چھ کرائیں کہ اس تینوں میاں پوری نے کہاں قیام کر رکھا ہے۔ میں نے افریقہ کی طرف جاؤں گا اور ایدولس دیوتا کی حرمت کو وہاں بحال کرنے کی کوشش کروں گا اتنی دیر تک آپ یہ معلوم کریں کہ پونچھ اور کیرش کہاں ہیں۔ پھر میں درود دونوں میں پر وارد ہوں گے اور انہیں ایسا سبق سکھائیں گے کہ زندگی بھر یاد رکھیں گے۔ دیکھیں آقا آپ پونچھ اور کیرش کا محل وقوع معلوم کریں۔ میں اور درود دیوتا کی طرف جاتے ہیں۔ اس پر میں فوراً بولا اور کہنے لگا۔

سڑوں کا کتا ٹھیک ہے۔ میں سیلوک اور اوتار بھی سڑوں اور درود کے ساتھ دیوتا سر زمینوں کی طرف جائیں گے اور دیکھیں گے کہ کس طرح ایدولس دیوتا کے بت گرا کر پاش پاش کیا گیا ہے۔ حراہیل نے اس تجویز سے اتفاق لیا پھر سڑوں۔ درود۔ میں سیلوک اور اوتار اپنی سرری قوتوں کی حرکت میں لائے۔ اور دروازے ظاہر کے دروازے اس قدیم اور پرانے محل سے وہ افریقہ کی طرف نکل کر گئے تھے۔

سڑوں۔ درود۔ میں سیلوک اور اوتار پانچوں اس جگہ کے قریب نمودار ہوئے۔ میں بھی ایدولس دیوتا کا بت استاء تھا اور مجھے گرا کر پونچھ نے پاش پاش کر دیا تھا۔ وہ واقعی جگہ کے قریب ہی بھاریوں کے رہنے کے سے چھوٹے چھوٹے کتے رہے ہوتے ہیں۔ اس کے نزدیک ہی ایک بلند پنجان پر وہ پانچوں نمودار ہوئے تھے پھر سڑوں نے بلند آواز سے پکار کر بھاریوں کو اپنی طرف آنے کا ایک طرح سے حکم دیا تھا۔

سڑوں کی اس پکار پر تقریباً سارے بھاری بھاگتے ہوئے اس کے سامنے جمع ہو گئے۔ میں تھوڑی دیر تک انہیں بڑے غور اور سواہ انداز میں انہیں دیکھتا رہا پھر وہ انتہائی بے ہنگام ہوا میں انہیں مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

نوا ایدولس دیوتا کے بھاریوں! میں نے جب تمہارے لئے ایدولس دیوتا کا بت تراشا تھا تو تمہیں اس دیوتا کا محض اور بھاری سنا کر کیا تھا۔ کیا میں یہ سمجھ لوں کہ تم اس دیوتا کی طاقت کرنے میں ناکام ثابت ہوئے ہو اور یہ کہ ہر کام تمہارے لئے لگایا گیا تھا۔ تم نے اس کی راہنگی میں غفلت سے کام لیا ہے۔ سڑوں کی اس جواب طلی پر درود۔ بھاری خاموش رہے تاہم ایک بڑا ادا اور انتہائی عجیبہ قسم کا بھاری حرکت میں آیا چند قدم وہ آگے بھاگتا ہوا سڑوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ سڑوں ہمارے آقا آپ دیوتا کا مرغ اتنی سمت ہمارے ہیں چاہتا تھا یہ تھا کہ دیوتا کی حیثیت سے ایدولس خود ہم لوگوں کی حفاظت کرنا نہ یہ کہ ہم بھاری اس کی حفاظت کرنے کے معبود ہی کیا جو اپنے بھاریوں اور اپنے عقیدہ مندوں کی حفاظت کا محتاج ہو۔ ہم نے یہ اندازہ لگایا ہے چونکہ ایدولس دیوتا خود اپنی حفاظت نہیں کر سکا لہذا ہر دیوتا اپنی

حفاظت نہ کر سکا وہ نہیں کیا دے گا اور ایسے دو تکی پر جا ایسے دو تکی پر سٹل کرے
بے کار جگہ میں کھٹکتا ہوں گناہ ہے۔

اس بوڑھے بیماری کی گفتگو سن کر جہاں اس کے ساتھی بیماریوں کے بہر
خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی وہاں سطون ہی طرح رخ پا ہو گیا تھا۔ اس نے
تہہنی میں اس بیماری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لگتا ہے۔ تمہاری موت نے تمہیں
ہے اور سنو اس کو مستانی سلسلے میں تمہیں ایسی موت ملاؤں گا کہ تمہارے
ساتھی بیماریوں کے لئے عبرت کا سامان بنے گی۔ پھر سطون نے پوری طرح چلائے
دوسرے بیماریوں کو کہا کہ جاؤ اپنے دلائل گاہ سے رسیاں لے کر آؤ اور یہ سب
چٹان سے اس بوڑھے بیماری کو رسیوں سے کس کر پائندہ بدھ رکھو میں اسے کب
ہوں۔

سطون کی یہ غصہناکی دیکھتے ہوئے کچھ بیماری بھارے بے بس اور مجبور سے ہر
رسیوں لسنے اپنے اپنے گھروں کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔

میں اس موقع پر ہی کو مستانی سلسلے کے اندر ایک بہت بڑی چٹان کی اونٹ
یونٹ کیرش اور مارقا نمودار ہوئے۔ انھوں کے اندر ہاتھ میں ٹکڑے ہوئے کوٹے
یونٹ نے عباس علیہ السلام سطون اور وہ اور ان کی شیشیں چٹان پر پٹائی پھر چند ٹکڑے
لے چٹان کے پاس رکھ دیئے اس کے بعد وہ مارقا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ مارقا تو یہی جیہی وہ میں اور کیرش آگے جاتیں گے۔ میں نے یہاں اس
پر سب کی شیشیں پٹائی ہیں ہم دونوں میاں بڑی سطون اور وہ سے ٹکرانے کی د
کریں گے اور اگر وہ جیوں ان کی مدد کے لئے آئیں تو تم یہاں اپنے کا دوق شروع کرنا
کی شیشیوں پر غرور خوب نذر سے دھانا پھر دیکھا اس کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اس پر مارقا ہن
کہنے لگی۔

آپ دونوں فکر مند نہ ہوں میں اب اس ساری چیزوں کی عادی ہو چکی ہوں۔
ی نہیں سیکو اور اوعار نے آپ دونوں کی طرف پوسٹ کی کوشش کی آپ دیکھ
ان کا کیا شکر کرتی ہوں۔ اس پر یونٹ نے کچھ سوچا چونکہ ایک بار پھر اس نے کوٹے سر
اور چٹان پر اس نے موازیل کی بھی شیشہ پٹائی تھی پھر وہ مارقا کو مخاطب کر کے کہے کہ
دیکھ مارقا ان سب کی مدد کے لئے عریض بھی آ سکتا ہے۔ لہذا میں نے اس کی
شیشہ پٹائی ہے اگر ایسا ہو تو تم اس کی شیشہ میں بھی غرور گونپ دینا۔ اس پر مارقا
اور کہنے لگی۔ میرے پاس جو چڑے کی قھیلی ہے اس میں کافی کیلیں ہیں اگر فیچروں سے
نہ چلا تو میں چھوڑوں سے ان شیشیوں میں کیلیں گاڑنا شروع کر دوں گی۔ اس پر یونٹ

ایک قندہ لگایا پھر وہ کہنے لگا ہاں مارقا اب تم خوب تجربہ کار ہو گئی ہو میں تم میں جیہی
اور کیرش آگے بڑھتے ہیں اس کے ساتھ ہی یونٹ اور کیرش دونوں ہاتھ میں ہاتھ لے
سڑاتے ہوئے اس چٹان کی طرف بڑھتے تھے جس کے اوپر سطون، نکائیں، سیکو، اوعار
اور وہ کھڑے تھے۔

سب سے پہلے وہ وہ کی نگاہ اپنی پشت پر پڑی اور اس نے یونٹ اور کیرش کو اپنی
ہاتھ آتے دیکھا تو وہ چوہ کی اور اپنے ہاتھوں میں کھڑے سطون کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے
لگی۔ سطون دارا اپنے پیچھے دیکھو۔ سطون اچانک مزاح یونٹ اور کیرش کو اپنی طرف آتے
دیکھ کر احتیاطی غصہناک ہو گیا تھا سطون کے ساتھ ہی وہ وہ، سیکو، اوعار اور جیہی بھی
ہر اپنی طرف آتے یونٹ اور کیرش کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

یونٹ اور کیرش دونوں میاں بڑی جب نزدیک آئے۔ تو سطون نے ایک بھر ہر
تھک لگا، پھر وہ یونٹ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

جی کے ملائے خوب وقت پر آئے ہو قسم اس زمانے کی مجھے تمہاری ہی ضرورت
تھی میں سمجھتا ہوں تو نے ہی ایڈولس دیو، کے مجھے کو توڑا ہے۔ لہذا اب اس کو مستانی
خسے میں تم پر وار ہوں گا تمہاری زندگی کے رنگوں اور خوابوں میں اہر گھوڑوں گا۔ اور
تمہاری حالت شب کی سطونوں میں تم فراق کے قہے سے بھی بڑ تریا کے رکھوں گا۔

سن نیکی کے لئے کہوئے تھے ظاہر کو گمراہی کے اندھیرے تھے۔ باطن کو جیتے صحرا
میں چلن لداں گا۔ تم اس قسم میں اسی کو مستانی سلسلے میں سوخت مقدور جیسا تیرے ارادے ظم
فراق سے قہے بنا کر رکھوں گا۔ میں جانتا ہوں تو بہت اترتا پھر آتا ہے پر دیکھنا آج اس
وہ اپنی سلسلے میں میں چھوئے سارے وقار و استقامت تیری ساری شجاعت و تیری کو تیری
تجربہ کی تندی مسافروں اور قائم سرائے اہر میں تبدیل کر کے رہوں گا۔

سطون جب خاموش ہوا تو یونٹ اور کیرش ایک جگہ رل کر بڑے غور سے انہیں
دیکھتے رہے پھر دونوں میاں بڑی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے ہوئے جنگل کی دھواکی
ہوا میں صغراؤں سے اٹھتی قندوں کی طرح مزہ آگے بڑھے اس کے بعد یونٹ طوفانوں
کے نذر عیدوں کی کڑک کی طرح سطون کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سن دی کے گناہتے تیرے جیسے ہاتھ لے کے میں ماضی میں بہت دیکھ چکا ہوں جو
صرف بھونکتا ہاچے ہیں۔ مثلاً "فدا" کچھ نہیں کر سکتے اگر تو مجھے ان کو مستانی سطونوں میں
جسب و غصہ دھکیل دیتا ہے تو میری طرف سے بھی کچھ سن اگر تو میرے خلاف حرکت میں
آتا تو سنو اس کو مستانی سلسلے میں میں تمہیں ہولناکی کا اسم بنا کے رکھوں گا تیری مداح کی
توں میں خوف بھری دھپہ کی لوجا دلوں گا اور تیری حالت دیکھ چائے لڑی کے نختے

گھونٹ گھونٹ پانی کو ترستے پادل سے مختلف نہ ہوگی۔ من جس طرح دھوئیں کے سانسوں کی فوجی ڈوری کا سہل ہوتا ہے ایسے ہی من اس کو مستقل سلسلہ میں نہ حالت کدوں گا۔ اور اگر تجھے میرے کے ہوئے ان الفاظ پر کوئی شک ہو تو آگے سے گھرا اور اپنا انجام دیکھ۔

یونانی کے ان دھنکی ہمیر ملوں پر سطرون کچھ دیر غاموش کھڑا کر سوجھا رہا ہے آگے بڑھا اور یونانی کو غائب کر کے کہنے لگا۔ آج میں میرے ساتھ سلاطین کے رہوں گا۔ اس کے بعد اس نے سیوک، دیاس اور اومار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ تینوں مسزود و محترم ساقیوں تم اپنی جگہ پر کھڑے رہو میں اکیلا آج اس یونانی سے ہوں اس کے بعد سطرون نے اپنی بیوی ذودہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ دیکھ ذودہ یونانی کی بیوی کیرش حرکت میں آئے تب تو بھی اس کے خلاف حرکت میں آنا اور نہ غاموش رہ کر تماشا دیکھنا سطرون کے اس فیصلے پر یونانی کے چہرے پر انہلی تھ مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی مگر وہ اپنے جسم کو ایک خاص انداز میں مل رہا تھا اور سطرون کمرانے کے لئے آگے بڑھا تھا۔

بھول ہی یونانی سطرون کے قریب آیا سطرون بھلی کے کسی کونے کی طرح حرکت میں آیا اور ایک دور وار گھوسا اس نے یونانی کے پیٹ پر دے دیا تھا یونانی پر استقامت اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس گھوسے کو برداشت کر گیا تھا۔ اس کے بعد اس نے سطرون پر سودا اور جنس طاری ہو گیا تھا اس نے کئی کے دکھاتے یونانی کے پیٹ اور اس کے پیٹ پر دے مارے تھے۔ یہ سطرون حیراں اور دنگ رہ گیا یونانی ان مارے کو برداشت کر گیا تھا۔ تکلیف کی شدت کے باعث وہ تھوڑا سا ہلکا ضرور تھا تاہم وہ دھنیں پر گرا رہا تھا۔ بھول ہی اپنے کھوں کا رد عمل دیکھتے سطرون سیدھا کھڑا ہوا یونانی حرکت میں آیا جس طرح سطرون نے اس کے پیٹ پر گھوسے مارے تھے اسی طرح سب سے پہلے اس نے بھی ایک آہنی ہتھوڑے جیسا گھوسا سطرون کے پیٹ پر مارا دوسرا گھوسا یونانی نے سطرون کی گردن پر تھیرا اس کے چہرے پر تھا اس کی ہسیوں اور پانچواں اس کی کہنیوں پر دے دیا تھا۔ یہ پانچ گھونٹے کمانے کے بعد سطرون پکڑا سا گیا تھا۔ لڑکھڑا کر وہ چیخے بھاڑا تھا۔ دھنیں پر گر جانا کہ چیخے سے اس کی بیوی ذودہ حرکت میں آئی اسے سنبھالا اور پھر ایک

ذودہ ہوا میں اچھل شاید وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی تھی مگر اس نے اپنی دھنیں دھنوں کی ضرب پوری قوت سے یونانی کی چھاتی پر لگائی تھی۔ یہ ضرب کٹنے سے یونانی اپنی پشت پر پڑا ہوا تھا۔

ذودہ کا یوں یونانی کے خلاف حرکت میں آنا تھا کہ کیرش کا رنگ فیسے اور غلبائی

من مجبور ہو کر رہ گیا تھا۔ وہ فوراً حرکت میں آئی اور جس طرح ذودہ اپنی سری حرکت میں لاتے ہوئے ہوا میں بلند ہوئی اور یونانی کی چھاتیوں پر اپنے دھنوں پادوں سے ضرب لگائی تھی ایسا ہی کیرش نے بھی کیا۔ کیرش کسی گیند کی طرح ہوا میں چھلنے لگے کہ وہ بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی تھی مگر جس طرح ذودہ نے چھاتی کی چھاتی پر دھنوں پادوں کی ضرب لگائی تھی ایسی ہی ضرب کیرش نے ذودہ کی چھاتی کی چھاتی کے نتیجے میں ذودہ کئی گز فضا میں اچھلتی ہوئی بری طرح ایک چٹان سے جا

کیرش نے بیس تک ہی اکتا نہیں کیا تھا بلکہ وہ مزید حرکت میں آئی ایک بار پھر وہ اپنی قوتوں کو حرکت میں لائی۔ رو کے کسی گیند کی طرح فضا میں اچھل اور دوسرے ہی اس سے چپ دھنوں پادوں کی سخت اور جان لیوا ضرب سطرون کی چھاتی پر لگاری تھی۔ یہ نتیجے میں سطرون بھی ہوا میں اچھلتا ہوا ذودہ کے قریب پھروں میں جا گرا تھا۔

اتنی دیر تک یونانی سنبھل چکا تھا۔ یونانی نے جب دیکھا اس کی مدد اور حمایت میں نہ پوری طرح حرکت میں آ سکی ہے تو وہ بھی طوفانی انداز میں اٹھ بھاگ کر وہ سطرون خلاف بڑھا سطرون کو پاؤں سے پکڑ کر اس نے اوپر اٹھایا پھلے وہ تین طمانچے اس نے اسے سطرون کے منہ پر دائیں بائیں طرف مارے اس کے بعد اس نے سطرون کو اپنے منہ میں ڈھکیا اور یہی طرح دھنیں پر پھینکا۔ اس کے بعد یونانی نے اسے دم نہیں دیا۔ اس کی ہسیوں اس کے چہرے اس کی بھٹی اس کی گردن اور رانوں پر اس نے گھونٹ گھونٹ کر کیرش مارے ہوئے سطرون کی حالت یہی کرنا شروع کر دی تھی۔

یونانی کے ساتھ ہی ساتھ کیرش بھی حرکت میں آئی تھی جس طرح یونانی نے سطرون کو پاؤں سے اٹھا کر خوب کھینچا تھا اسی طرح کیرش نے بھی ذودہ کو پاؤں سے پکڑ کر اٹھا اسے تھوڑی دیر تک چھاتیوں پر کھینچا مگر جس طرح یونانی نے سطرون کے منہ پر مارے تھے ایسے ہی کیرش نے بھی ذودہ کے منہ پر چھ طمانچے مارے پھر اسے اٹھا کر دھنیں پر پھینکا اور یونانی کی طرح وہ بھی ذودہ پر اپنے پاؤں کی ٹوکریوں لگانے لگی تھی۔ سطرون اور ذودہ کو یوں یونانی اور کیرش کے ہاتھوں پہنچتے ہوئے بنائے کے ادھر مڑا جیسا سیوک اور اومار کو غائب کر کے کہنے لگا۔

دیکھو میرے عزیز! ہمیں اس وقت سطرون اور ذودہ کی مدد کے لئے یونانی اور کیرش کے خلاف حرکت میں آنا چاہئے اس لئے کہ سطرون اور ذودہ کی مدد کرنا ہم پر فرض بنتا ہے اور اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو آج یہ یونانی اور کیرش دھنیں پادوں کی ضربیں ذودہ کو مار مار کر لگتا ہے ان دھنوں کا خاتمہ ہی کر دیں گے۔ اس پر سطرون اور ذودہ سے

انداز میں بولا اور عیاس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے آقا یہ یونان بھی عجیب و غریب انسان ہے۔ پیسے اس نے ہم سب کو اپنے سامنے ڈیر کیا اب یہ سطون کی حالت بھی بد سے بد تر کر رہا ہے میں سمجھتا تھا کہ یہ سارے پناہ قوتوں کا مالک ہے اور اس کے پاس ایسی سری طاقتیں ہیں کہ یہ لوگوں کے یونان کو اپنے سامنے ڈیر کر دے گا لیکن اس وقت جو یونان اس کی یہ حالت کر رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سطون بھی یونان کو اپنے سامنے ڈیر اور مظلوم کرنے میں کامیاب نہیں ہو گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سلیوک چند لمبے کے لئے رکا۔ پھر وہ دوبارہ عیاس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ آقا آپ کا کتنا دوست ہے اس موقع پر ہمارا فرض بنتا ہے کہ سطون اور ذروہ کی مدد کے لئے ہم آگے بڑھیں اور اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے یونان اور کیرش کے خلاف حرکت میں آئیں۔ صوبہ خیال میں اگر ہم سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے یونان اور کیرش پر حملہ آور ہو جائیں تو لوگوں کے اندر ان دونوں کو مار کر ہم یہاں سے بھاگ جاتے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ اتنی دیر تک سطون اور ذروہ بھی دونوں میاں میں بھی سنبھل جائیں گے اور

ان کے سنبھلنے کے بعد یونان اور کیرش دونوں میاں میں بھی دوبارہ ہم سے ٹکرانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اس پر عیاس بولا اور کہنے لگا۔

میرے دونوں عزیز آپ جبکہ ہم سطون اور ذروہ کی مدد کرنے کا فیصلہ ہی کر چکے ہیں تو آؤ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور ان دونوں میاں میں ہی پر حملہ آور ہوں۔ اس کے ساتھ ہی عیاس سلیوک اور اودار آگے بڑھے تھے۔ ذرا فاصلے پر پہنچ کر ٹوٹ میں بیٹھی ہوئی مارقا ان تینوں کی یہ ساری نقل و حرکت دیکھ رہی تھی جب وہ آگے بڑھے تو اس نے انداز لگا لیا تھا کہ وہ تینوں یونان اور کیرش پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں گے۔ لہذا اس نے اپنے کام کی ابتداء کر لی تھی۔

مارقا کی طرف سے اس کے کام کی ابتداء ہوئی تھی کہ عیاس سلیوک اور اودار وہیں چلوں کے اندر ایک طرح سے گر سے گئے اور بری طرح اونٹے ہوئے تکلیف اور درد کا اظہار کرنے لگے تھے۔ پھر جلد ہی ان تینوں نے اپنی قوت بدل لی اور جہاں وہ پہلے کھڑے تھے وہیں آگے کھڑے ہو گئے تھے۔ اس موقع پر سلیوک بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ آقا یہ کیسی بد بختی ہے ہم نے ابھی یونان اور کیرش پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا ہی ہے کہ اسے شاید ہمارے اس ارادے کا علم ہو گیا ہے اور دیکھو وہ کسی قدر بھیانک

میں ہمارے خلاف حرکت میں آیا ہے کہ ہمیں اس نے ایک عجیب سی لذت اور سے دوچار کر دیا ہے۔ ایسا ہی عذاب اس نے ایک بار صحرائے کالا باری میں دریا کے کنارے بھی کیا تھا اور وہ بھی ایسا ہی عذاب تھا جیسا اس وقت اس نے ہم پر کیا ہے۔ اے آقا! ان حالات میں ہم کیسے سطون اور ذروہ کی مدد کرنے کے لئے اور کیرش پر حملہ آور ہو سکتے ہیں اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا تو ہو سکتا ہے وہ ہماری اس سے بھی بد تر کرے۔

اس پر عیاس ذروہ سے انداز میں بولا اور سلیوک کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔
دوچ سلیوک میرے عزیز تمہارا کتنا دوست ہے۔ یہ شخص بھی عجیب و غریب ہے۔ ہمہ تن کہ ہم سے بھی لڑاؤ یہ بے پناہ سری قوتوں کا مالک ہے۔ تم نے دیکھا ہمارا جیسا تھا کہ اسے خبر ہوئی اور اس نے ہمیں عذاب سے دوچار کر دیا۔ بہر حال اب ہم لکھ رہے ہیں کہ یہ سطون اور ذروہ ان کے سامنے اپنی طاقت کیا بڑھاتے ہیں۔

اور یونان اور کیرش دونوں میاں میں ہی نے سطون اور ذروہ کو مار کر اودھ موا ما خلا پر وہ بھی غیر معمولی اور بے پناہ قوتوں کے مالک تھے۔ جوں ہی ذرا پیٹنے میں اور میں یونان اور کیرش نے ان دونوں کو دھڑ دھڑا کر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں یونان اور کیرش کے ہاتھوں جو انہیں تکلیف پہنچی تھی اسے انہوں نے رفع کر دیا اور پھر تانہ دم ہو کر یونان اور کیرش کے سامنے جم گئے تھے۔

ان دونوں کی حالت دیکھتے ہوئے یونان کیرش کے قریب آیا اور پڑی راڈاری میں مخاطب کر گئے کہنے لگا۔

میں کیرش ایک بار پھر یہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے تانہ دم ہو گئے تھا۔ یہ ضرور ہمارے خلاف فحشاک اور افحی کا دعائی کریں گے۔ لہذا ان کے اپنی اگلے سے پہلے ہی آؤ دونوں میاں میں اپنی طاقت اور قوت میں دس گنا اضافہ کر لیں۔ اگر وہ اپنی سری قوتوں کو ہمارے خلاف استعمال کریں تو تم بھی ایسا ہی کرنا۔ کیرش اور یونان کی اس تہج کو قبول کرتے ہوئے اپنی طاقت اور قوت میں دس گنا اضافہ دقت۔ خود یونان بھی ایسا ہی کر چکا تھا۔

سطون اور ذروہ دونوں میاں میں ہی بے پناہ فیس اور لطیفی کا اظہار کرتے ہوئے یونان اور کیرش کے قریب آ کر رک گئے۔ پھر سطون بولا اور کہنے لگا۔ ایک دلو ہمیں اس پر تمہارا کہ تم دونوں میاں میں ہی نے کیا سمجھ لیا تھا کہ تم دونوں ہم پر قابو پا لو گے۔ اپنے سامنے ڈیر اور مظلوم کر لو گے۔ ہرگز نہیں ہم تو قسمت تک تم دونوں کا آپ کریں گے اور جب تک تم ہمارے سامنے اپنی فکست اپنی ہریمت تسلیم نہیں کرتے

اس وقت تک میں اور میری بیوی ذروہ دونوں زہر بھرے ساجوں کی طرح قمار خانہ میں کھڑے تھے۔ دیکھ یونانی سنبھل میں تھم پر حملہ آور ہونے لگا ہوا اگر تو میرے سونے سے بچاؤ کر سکتا ہے تو کر دیکھ میری بیوی اس بار ایک طرف ہٹ کر تیرے اور میرے درمیان ہونے والے مقابلے کا نظارہ کرے گی اس پر یونانی ہوا اور کہنے لگا۔

اگر تم ایسی جرات اور ہمت اور سواجی کا مظاہرہ کرنا ہی چاہتے ہو تو پھر آگے بڑھو اور مجھ سے کھڑا ہو کر دیکھو شکست اور ذلت کس کے منہ میں آتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی سحران آگے بڑھا اپنا ہاتھ لٹکا میں بلند کرتے ہوئے اس نے یونانی پر ضرب لگائی ہائی ہائی یونانی تو اس سے پہلے ہی اپنی طاقت میں دس گنا اضافہ کر چکا تھا سحران کا لٹکا ہوا ہاتھ اس نے خاص میں ہی پکڑا پھر اس نے اپنے دوسرے ہاتھ کے اٹلے حصے کی ایک ضرب اور دور سے سحران کے منہ پر لگائی کہ سحران پکڑا کے رہ گیا تھا۔

لیکن سحران بھی ہار مانتے والا نہیں تھا۔ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے پھر اس نے اپنی تکلیف اور اذیت کو راج کیا اور دوبارہ وہ یونانی پر حملہ آور ہوا تھا۔

اس بار سحران اپنی طاقت اور قوت کو مجتمع کرنا ہوا ہوا میں اچھا اور پھر اپنے دائیں ہاتھ کی ایک بھرپور ضرب وہ یونانی کے شانے پر لگنے میں کامیاب ہوا تھا۔ یہ ضرب گئے ہی یونانی نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے شانے پر رکھا اور اسے سے لگا تھا اس لئے کہ وہ ضرب کافی شدید تھی۔ یونانی کی یہ حالت دیکھتے ہوئے کیرش کا چوہا بولا ہو گیا تھا۔ لیکن وہ اپنی جگہ پر کھڑی رہی اس لئے کہ ذروہ بھی ابھی تک حرکت میں نہیں آئی تھی۔ خدا وہ بھی اصل انداز میں نہ کرنا چاہتی تھی۔

یونانی ابھی ضرب لگتے والے شانے کو سلاخی رہا تھا کہ سحران ایک بار بھر ہوا۔ بلند ہوا اور یونانی کے دوسرے شانے پر اس نے دیکھی شدید ضرب لگائی تھی۔ یہ ضرب لگنے سے یونانی تکلیف کے باعث کراہ اٹھا تھا لیکن جلد ہی وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور دونوں شانوں پر پڑنے والی ضرب کی اذیت سے اس نے توجہ حاصل کر لی تھی۔

یونانی کے دونوں شانوں پر باری باری ضرب لگنے کے بعد سحران بے ہوش ہوا تھا۔ اب وہ تیسری بار لٹکا میں بلند ہوا تھا۔ اور چاہتا تھا کہ تیسری ضرب یونانی کے سر پر لگائے جن پر ضرب لگنے کے لئے اس نے اپنا ہاتھ گرایا یونانی ایک ہمت کے ساتھ دائیں طرف ہٹ گیا اور جب سحران کے پاؤں زمین پر گئے تو میں اسی وقت یونانی آگے میں اور طوفاں کی طرح حرکت میں آیا اور اپنا دایاں ہاتھ حرکت میں لاتے ہوئے اس نے ایک ہتھوڑے جیسا مٹکا سحران کی پیلیوں پر دے مارا تھا۔ یہ مٹکا لگنے سے سحران کراہ اٹھا تھا اس لئے کہ یونانی نے اپنی طاقت اور قوت میں دس گنا اضافہ کیا ہوا تھا اور جو مٹکا سحران کو لگا

خاس کی تختی میں بھی دس گنا اضافہ تھا۔

ایک مٹکا مارنے کے بعد یونانی نے پھر سحران کو سینٹے نہ دیا دوسرا مٹکا اس نے اس کی پیلیوں کے دوسری جانب لگایا۔ تیسرا مٹکا یونانی نے اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ سحران کی پیش کے پیچھے دے مارا تھا۔

یوں لگاتار تین ضربیں پور تین کے پڑنے کی وجہ سے سحران بوجھ لاوے چلنے سے اذیت کی طرح بلبل اٹھ تھا۔ ذرا فاصلے پر کھڑی ذروہ نے جب یونانی کے ہاتھوں سحران کو بری طرح پختہ ہوئے دیکھا اور اس نے یہ امداد لگایا کہ سحران یونانی کے سامنے گر پڑا بالکل بے بس ہوا چلا جا رہا ہے تو وہ سحران کی مدد کے لئے بھاگ کر آگے آگے گئیں وہ سحران کی کوئی مدد نہ کر سکی اس لئے کہ کیرش اس پر گہری نگاہ رکھتے ہوئے تھے۔ جس وقت ذروہ سحران کی مدد کے لئے آگے بھاگی تھی اسی وقت کیرش بھی آگے بڑھی تھی اور وہ ذروہ کی راہ روک کھڑی ہوئی تھی۔

اس کے بعد کیرش نے آؤ دیکھا نہ تو اس نے فوراً ذروہ کو اپنے سامنے زہر آور مطلب کرنے کے لئے اس پر کھنکھانچوں جگہ جگہ ضربوں کی ایک بھرپور کر دی تھی۔

جس وقت کیرش پور ذروہ آپس میں گہری تھیں اس وقت یونانی جو بری طرح سحران کو مارتے ہوئے اپنے آگے آگے بھاگ رہا تھا اس کی توجہ ہٹ گئی تھی اور وہ بڑے فوراً اور غرور سے کیرش کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ اس صورت حال سے سحران نے فوراً فائدہ اٹھایا اور سنبھل اور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور پھر اس نے یونانی کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے کپ کو تھک دھ کر لیا تھا۔

یونانی کی اس بے رحمی سے سحران نے دوسرا فائدہ یہ اٹھایا کہ وہ بھاگ کر آگے بھاگا اور کیرش کے اس نے ایک زبردست ضرب لگائی جس کی وجہ سے کیرش بری طرح زخمی ہوئی اور جاگتی تھی۔

کیرش کی یہ حالت دیکھتے ہوئے یونانی دیکھتے ہوئے کونیلوں کی طرح غصہ ناک ہو گیا تھا وہ بڑی تیزی سے سحران کی طرف بڑھا۔ سحران بھی سمجھا تھا کہ یونانی اب اس سے انتقام لینے کے لئے ضرب لگائے گا لہذا وہ یونانی کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھا لیکن تیزی سے اس کی طرف آتے ہوئے یونانی نے اچانک اپنا سر بدلا پھر وہ ذروہ کی طرف بھاگا اور پاؤں کی ایک ذروہ وار ٹھوک اس نے ذروہ کے پیٹ پر لگائی کہ ذروہ گیند کی طرح تنہا میں اچھلتی ہوئی دور جاگتی تھی

جس وقت سحران کو نظر انداز کرتے ہوئے یونانی ذروہ کی طرف بھاگا تھا سحران بھی یونانی کے پیچھے بھاگا اور جوں ہی یونانی ذروہ کو ضرب لگا کر فارغ ہو پست کی طرف

سے یونٹ پر سطون نے بھرپور ضرب لگا دی تھی۔ جس سطون بھی بچ نہ سکا اس نے کراتی دیر تک کیرش بھی سنبھل رکھی تھی اس نے جب دیکھا کہ یونٹ اس کی مدد کے لئے آدھ کے خلاف حرکت میں آیا ہے اور یہ کہ سطون نے پشت کی طرف سے یونٹ پر ضرب لگائی ہے تو وہ ہانگ کر سطون کی پشت کی طرف آئی اور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے وہ فضا میں بلند ہوئی اور دونوں ہاتھوں کی ضرب اس نے اس قوت سے سطون کے شانے پر لگائی کہ سطون دوہرا ہو کر رہ گیا تھا۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے یونٹ پر گولا سودا اور جنوں طاری ہو گیا تھا پہلے اس نے اپنے پاؤں کی ایک اور ضرب سامنے آنے والی آدھ پر لگائی اور آدھ ایک بار پھر مل کھائی ہوئی بری طرح قوتوں پر جا کر کی تھی۔ پھر سطون کی طرف دیکھے بغیر یونٹ نے اپنی گچھل سمت ایک آدھ سے ٹانگ لرائی کہ یونٹ کا پاؤں سطون کے چہرے پر اس بری طرح آ کر لگا کہ سطون کسی بوسیدہ عمارت کے گرنے والے ستون کی طرح اپنی پشت کی طرف جا پڑا تھا۔

اس کے بعد یونٹ نے اپنی کوئی مخصوص اشارہ کیرش کو کیا پھر وہ دونوں میاں سری سطون اور آدھ پر حمل آور ہونا ہی چاہتے تھے کہ وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گئے۔

جنگل پر کھڑے ہوئے عباس۔ سلوک۔ اور ابوعار بھی غائب ہو چکے تھے جس وقت یہ سب عباس کے محل میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ عرازل دہل چکے ہیں کھڑا ان کا لشکر تھا۔ عرازل کو دیکھتے ہی عباس ہلا اور اسے غائب کرتے ہوئے کہنے لگا۔ محترم عرازل۔ اس بار بھی ہم ذمہ اور مطلوب ہی رہے۔ یونٹ اور کیرش نے سطون اور آدھ کو ایسی مار ماری ہے کہ بیان سے باہر ہے جس وقت وہ ان دونوں کو مار رہے تھے تو عرازل میں سلوک اور ابوعار نے بھی آگے بڑھ کر سطون اور آدھ کی مدد کرنا چاہی پر جانے یونٹ اور کیرش کے پاس کون سی سری قوت ہے کہ وہ کچھ کوئی کرنا چاہے اس کی انہیں پہلے ہی خبر ہو جاتی ہے۔ جن ہی ہم آگے بڑھے یونٹ اور کیرش کی طرف سے ہم پر کوئی سری حمل کیا گیا ویسی ہی سری حمل ہو سوائے کلا ماری میں دوائے ٹانگ کے کنارے ہم پر ہوا تھا جب آپ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ دیکھ محترم عرازل۔ ہم نے اپنی ریت دہل کر بڑی مشکل سے اس اذیت اور عذاب سے نجات پائی۔

اتنی دیر تک یونٹ اور کیرش نے بھی سطون اور آدھ کو مار مار کر چھوڑ دیا تھا۔ پھر مزید مختصر یہ کہ ہم سب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے اور اوپر ہانگ آئے مگر اس لمحہ میں ہم وہ تین گھست اور یونٹ اور کیرش کو بہترین فتح صدی حاصل ہوئی ہے۔ دیکھ

محترم عرازل۔ یونٹ اور کیرش کے مقابلے میں یہ ہماری بدترین رسوائی ہے۔ بے عمل۔ نہ اور گیت ہے۔

عباس کی اس ساری کھنگ کے جواب میں عرازل تھوڑی دیر تک بیوی بیوی کی نہ سچا رہا پھر وہ ہلا اور کہنے لگا دیکھ عباس اب مجھے اپنی ساری قوتوں کو جمع کر کے۔ اس یونٹ کے خلاف حرکت میں آنا ہی ہو گا۔ مجھے اس کی دست درازی قسم ہی کرنا کہ مجھے اس کی خونخواری کو لو لو خون خون کرنا ہو گا۔ دیکھ عباس میرے بزرگ۔ مجھے کوئی ایسا حیلہ اور حربہ استعمال کرنا ہو گا جس سے یونٹ اور کیرش دونوں میاں اپنی ساری سری قوتوں کو ہدف کی طرح منقطع کر کے انہیں زنجیروں میں جکڑ کر اسیر کرنا ہو گا۔ اس کے واسطے وہ میں نہ یہ ہمارے لئے خسرناک ثابت ہوں اور نہ ہمارا ان کا کوئی سانچہ کار ہو۔

عرازل کی اس کھنگ کے جواب میں عباس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک پیدا ہوئی اور بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

محترم عرازل۔ آپ نے میرے دل کی بات کہہ دی ہے۔ اگر آپ واقعی یونٹ اور کیرش کو اس کی سری قوتوں سے محروم کر کے زنجیروں میں جکڑ کر اسیر کر دیتا چاہتے ہیں تو ہاں کی میرے پاس ایک بہترین ترکیب ہے۔ اس پر عرازل نے چونک کر عباس کی طرف رخ اور پوچھا۔

تمہارے پاس کیا ترکیب ہے عباس۔ جواب میں عباس پہلے کی طرح بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ محترم عرازل یہ جو عمل ہے اس کے ترہ خانے میں میں نے ایک سری اور ایسی نئی جادوی کر دیکھا ہے جو کوئی بھی اس ترہ خانے میں میرے علاوہ داخل ہو گا اس کی ساری سری قوتیں ختم اور بے سود ہو جاتی ہیں۔ اگر ہم کسی طرح یونٹ اور کیرش میں میاں سری کو عمل کے ترہ خانے تک لانے میں کامیاب ہو جائیں تو وہ ہم سب کے لئے پھل ہے پس فوراً لاہار ہو جائیں گے۔

عباس کی اس کھنگ سے عرازل کے چہرے پر خوش کن مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی وہ ہلا اور کہنے لگا دیکھ عباس۔ تو نے میرے سامنے ہی مسائل کا حل پیش کر دیا ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ یونٹ اور کیرش کو کسی نہ کسی طرح اس گل میں انہیں اور پیش کے لئے اسے اس گل کے ترہ خانے میں اسیر کر کے رکھ دیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد عرازل تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ دوبارہ عباس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ بیس جب تک ہم یونان اور کیرش کو اس قہ خالے میں لانے میں کامیاب نہیں ہوتے تم ایک کام کرو۔ اس قہ خالے کے اندر جو سب سے محفوظ کمرہ ہے اس دواہوں کے اندر جو سب سے بڑے بڑے کمرے نصب کراؤ۔ ان کمروں کے ساتھ سرد، ذخیریں دواؤں جنہیں کئی انسان ل کر بھی توڑ نہ سکیں جب ہم یونان اور کیرش پر قابو پائیں گے تو ان دونوں ممالک کی ان ہی ذخیروں میں بکڑ کر رکھ دیں گے جہاں وہ اپنی باقی ماندہ زندگی قیدی اور ایک زندانی کی حیثیت سے گزارنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

عزازیل کی یہ گفتگو سن کر سلون اور زور نے بھی اپنی گردنیں سیدھی کر لی تھیں ان کے چہروں پر بھی طرشی اور اطمینان کی لہریں نکری تھیں۔ پھر سلون بولا اور عزازیل کا خطاب کر کے کہنے لگا۔

آقا میں نے اور زور نے آج اپنی پوری کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح یونان اور کیرش کو اپنے سامنے زیر کر لیں۔ ہم نے ہر حربہ ہر قوت ہر سری طاقت استعمال کی ہے ہمارا کوئی بھی جتن ان کے خلاف کامیاب نہ ہوا۔ ان دونوں نے ہمیں اپنے سامنے منظر کر لیا۔ آقا! اس شکست پر میں آپ کے سامنے خدمت خواہ ہوں۔ اس پر عزازیل نے کہنے لگا۔

سلون! مجھے تم سے اور زور سے کوئی شک نہ ہو سکتا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ یونان اور کیرش دونوں ممالک میں ہی بے پناہ طاقت اور بے شمار سری قوتوں کے مالک ہیں۔ لہذا ان دونوں نے مل کر تم دونوں کو زیر کر لیا ہے تو یہ کوئی نئی اور اچھے کی بات نہیں۔ ایسا ماضی میں بھی اکثر ہوا رہا ہے۔ مجھے الموس تو یہ ہے کہ جو فوجیں ہمارے لئے نہیں سے حاصل کی گئی ہیں۔ وہ بھی یونان کے خلاف کارگر ثابت نہیں ہوئیں۔ اس پر سلون کہنے لگا۔

آقا! آپ نے جو نئی فوجیں پیش کی ہے جس کے تحت یونان کو امیر بنا کر ڈھکیاں دے قہ خالے کے اندر بکڑا جائے گا اگر اس میں ہم کامیاب ہو گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ یونان اور کیرش سے پیشہ کے لئے ہماری جان بھوت جائے گی۔ اس پر عزازیل نے پناہ پناہ ایک لقب لگا کر پھر کہنے لگا۔

سلون! ہمارا کتنا درست ہے۔ وہ وقت اب دور نہیں کہ ہم یونان اور کیرش دونوں ممالک میں ہی کو اس محل کے قہ خالے میں لانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہم انہیں اس کی ساری سری قوتوں سے محروم کرنے کے بعد اس قہ خالے میں انہیں بکڑا کر رکھ دیں گے اس پر سلون فوراً کہنے لگا۔

اے آقا! انہیں یہاں تک لانے کے بعد یقیناً آپ انہیں اس کی سری قوتوں سے محروم کر دیں گے۔ جس محل کے ساتھ جو خوفناک قوت ایذا کی شکل میں ہے اس کا کیا نام ہو گا۔ اس پر عزازیل کہنے لگا۔ ہم یونان اور کیرش پر اس وقت ہاتھ ڈالیں گے جب وہ یونان کے پاس نہیں ہو گی۔ بیس کا کہنا ہے کہ جو کوئی بھی اس قہ خالے میں داخل ہوتا ہے وہ اپنی سری قوتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس طرح ایذا بھی میرے نہیں۔ اس قہ خالے میں داخل ہو کر اپنی قوتوں سے محروم ہو جائے گی اور گر نہ ہوئی تب رائی طرف سے اس قہ خالے میں ایک ایسا محل بنوا دیں گا جس کی وجہ سے ایذا بھی یونان اور کیرش کی مدد کرنے کے لئے اس قہ خالے میں داخل نہ ہو سکے گی۔ اب پناہ خوش اور مطمئن ہو۔

اس پر سلون بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ آپ نے اپنی گفتگو سے داخل خوش کر دیا ہے۔ اب مجھے قوی امید ہو گئی ہے کہ ہم یونان اور کیرش پر قابو پالیں گے۔ اس گفتگو پر عزازیل بھی خوش ہو گیا تھا۔ پھر عزازیل نے کہنے پر سب محل میں داخل دئے تھے۔

ایران کا شہنشاہ خسرو پرویز دوم شہنشاہ فارس یا احسان مند تھا۔ اس لئے کہ فارس نے صرف مہویت کے وقت خسرو پرویز کو اپنے یہاں پناہ دی تھی۔ بلکہ اسے اپنا بیٹا بنا کر لے گیا۔ یہ کہ بہرام چہمین کے خلاف لشکر کشی کرنے کے لئے قیصر دوم فارس نے خسرو پرویز قاصداً برا لشکر مہیا کیا تھا۔ جس کی مدد سے خسرو پرویز اپنی حکومت بہرام چہمین سے واپس لے میں کامیاب ہوا تھا۔

اس لئے جب تک دومین شہنشاہ فارس زندہ رہا۔ ایران اور رومنوں کے تعلقات بے شمار اور پر امن رہے۔ جس کا یہ بیسویں میں ایسے سیاسی حوالے آتا ہوں نے دومین شہنشاہ فارس کو قتل کر دیا۔ فارس کے قتل کا امر امپریل شہنشاہ نبرد پرویز کو جادو اور صدمہ ہوا۔ رومن جنرل زرسس جس کی کمانداری میں دومین شہنشاہ فارس نے ایک لشکر خسرو کے حوالے کیا تھا تاکہ خسرو پرویز کو حکومت واپس دے دی جائے وہ زرسس بھی دومین شہنشاہ فارس کے اس وحشیانہ قتل پر سخت بدراض تھا۔

جس باتوں اور حوالے آتا ہوں نے فارس کو قتل کیا تھا اسوں نے ایک شخص فوہاس اور رومن کا شہنشاہ بنا دیا۔ رومن جنرل زرسس چونکہ مرنے والے قیصر دوم فارس کے بیٹے تھے لہذا اس نے فوہاس کو دومین شہنشاہ کی حیثیت سے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ انھیں سے بھاگ گیا اس نے ایک لشکر اکٹھا کیا۔ عیسوی شریں آیا اور یہاں اس سے عیسوی فوہاس کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے اپنی خود مختار حکومت قائم کرنا۔

جب قیصر روم فارس کے قتل کی خبر ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو پہنچی تو اس
رومن علاقوں پر لشکر کشی کرنے کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ ۶۶۳ء میں اس نے اپنے لشکر
ساتھ پیش قدمی کی اور رومن علاقوں میں داخل ہوا جہاں جہاں اس کا قدم پڑا اسے
حاصل ہوئی۔ یہاں تک کہ اس کے لشکر نے پانی تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے قدیم
دارا کا محاصرہ کر لیا جو کبھی ایرانیوں کے لئے ناقابلِ تعمیر تھا۔

یہ قلعہ ایسا مضبوط اور مستحکم تھا کہ خسرو پرویز نے توجہ نہ دیکھی اس قلعہ
محاصرہ جاری رکھا۔ اس قلعہ کے اندر جو رومن لشکر تھا اس نے بہترین جرات مندی
شہادت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لڑا، تک لگاؤ ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو قلعہ میں
ہونے سے روکے رکھا۔

آخر جب قلعہ کے علاوہ لشکر کو بالکل ہی تنگ کر دیا تو اس کے پاس حیرت
کے ذخیرے بھی ختم ہو گئے جب حاکم قلعہ نے ہتھیار ڈال دیئے اور یہ مضبوط قلعہ بھی
پرویز کے تصرف میں آ گیا تھا۔

اس کے بعد ایرانی شہنشاہ خسرو پرویز نے آدھ یعنی دیار بکر شہر کا رخ کیا۔ اور جب
کی لشکر کشی کے بعد اس شہر کو بھی فتح کر لیا گیا۔

اس شہر اور قلعوں کی فتح مدی سے خسرو پرویز اور اس کے لشکروں کے حوصلے
خوب بڑھے۔ انہوں نے مزید پیش قدمی کی اور اس کے بعد انہوں نے بین النہرین
رومن قلعے کیے۔ مگر یہ فتح کر کے ایرانی سلطنت میں شامل کیا شروع کر دیئے تھے۔
سلطنت میں رومن جنرل غریس بھی ایرانی شہنشاہ خسرو پرویز کی مدد کر رہا تھا۔ یہاں
شہر اور قلعہ پر قبضہ کر لیا ہوا ایرانی شہنشاہ آگے بڑھا اور مدیہ شہر کا اس نے محاصرہ
ایران کا شہنشاہ خسرو پرویز جب یہاں تک اپنی فتوحات کا سلسلہ وسیع کر چکا تو
ایران سے تنگ کے طور پر ایک اور بہت بڑا لشکر مل گیا اسے خسرو پرویز کے حوصلے مزید
ہو گئے۔ لہذا اس نے ایک لشکر بھروسہ کیا۔ اس کی کمانداری اپنے ایک بہترین جنرل
اور اسے آرمینیا پر حملہ گور ہونے کے لئے روانہ کیا۔

اس لشکر نے آرمینیا پر حملہ کر کے آرمینیا کے شہر کا پادھ کیا، چرمائی کی اسے
کیا اس کے بعد یکے بعد دیگرے فرکیا اور بھیسیا شہروں پر حملہ آور ہونے کے اس میں
کیا اور اس میں قتل و غارتگری اور بربادی کا خوب مکمل کیا۔

رومنوں کی بد قسمتی کہ اس کا یہ شہنشاہ تو اس جیسا کہ وہ شخص اس کا حکمران تھا۔
ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کی پیش قدمی کو دیکھتا رہا اور اسے روکنے کے لئے اس نے
قدم نہ اٹھایا۔ اس وجہ سے رومنوں کے مشرقی ممالک میں بحالی کیفیت پیدا ہو گئی جس

خسرو پرویز کے حوصلے اب ایسے بڑھے تھے کہ وہ قلعے پر قبضہ اور شہر پر فتح کرنا ہوا
حلیہ کے قریب جا پہنچا اور اس نے اپنی فتوحات کا سلسلہ تخطیہ کے اس قدر مزید
پہنچا دیا کہ تخطیہ کے رہنے والوں نے پہلی مرتبہ سات کے کنارے سے ایرانی شہنشاہ
خسرو پرویز کے حملوں کی وجہ سے شہر اور دیہاتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے دیکھ کر

رومنوں کو یہاں تک سزا دینے کے بعد ایران کا شہنشاہ خسرو پرویز اپنے ہمسائے یعنی
عرب کی طرف راست کے حکمران نعمان کے خلاف حرکت میں آیا تھا۔ حیرا کی ریاست
ساتے فرات اور بیت المقدس کو جدا کرنے والے ریگستان کے وادیوں کنارے پر واقع
تھی۔ اس ریاست پر حملہ آور ہونے کے بعد ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو ایک ساتھی مل گیا۔

تھے جس کی مدد میں ایک شاعر جو مدیہ کی طرف عرب تھا۔ پہلوی زبان میں بھی
عرب سادات رکھتا تھا اور شاعری کرتا تھا۔ وہ خسرو پرویز کے دربار میں حیرا کی حیثیت
پر ملازم تھا۔ یہ شخص حیرا کا رہنے والا تھا۔ ایک بار یہ مدیہ سے حیرا گیا تو حیرا کے حکمران
نعمان نے کسی راجہ کی مدد پر اس عرب شاعر مدیہ کو قتل کر دیا۔

مدیہ کے قتل کے بعد اس کا بیٹا زید خسرو کے دربار میں حیرا مقرر ہوا۔ اس
مدیہ پر بیٹھے ہی مدیہ نے تیر کر لیا کہ وہ حیرا کے حکمران نعمان سے اپنے باپ مدیہ کا
انتقام ضرور لے گا۔ لہذا نعمان کے ساتھ خسرو پرویز کے تعلقات خراب کرنے کے لئے اس
مدیہ نے ایک چال چلی۔

ایک روز جب کہ یہ زید ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ زید نے
خسرو پرویز کو قہقہہ کرتے ہوئے کہا۔ عرب رئیس اپنی بیٹیوں کا رشتہ ایرانیوں کو دینا گوارہ
نہیں کرتے۔ ساتھ ہی اس نے خسرو پرویز پر یہ بھی انکشاف کیا کہ حیرا کے عرب حکمران
نعمان کی ایک بیٹی ہے جس کا نام حذیفہ ہے۔ اور جو عرب کے حکمرانوں میں اپنے حسن و
جمال میں نمکا لود ہے حذل ہے۔

خسرو پرویز نے جب یہ جہ سنئی تو اس نے حیرا سے حکمران نعمان کی بیٹی حذیفہ کو اپنے
دام میں لانا چاہا۔ چنانچہ جس روز مدیہ نے نعمان کی بیٹی حذیفہ کے حسن و جمال کی تعریف کی
جس اسی روز خسرو پرویز نے اپنے چند اہلی حیرا جیسے تاکہ نعمان پر خسرو پرویز کی خواہش کا
اعتراف کیا جائے۔

جب خسرو پرویز کے یہ اہلی حیرا کے حکمران نعمان کے پاس پہنچے اور اس کی بیٹی
حذیفہ کا خسرو پرویز کے لئے رشتہ طلب کیا تو نعمان نے خسرو پرویز کی اس خواہش کو قبول
کرنے سے انکار کر دیا۔

عرب حکمران نعمان کی اس جسارت پر خسرو پرویز کی پیشانی پر غل آ گیا۔ چنانچہ اس

نے فوراً قبیلے کے رئیس اویاس کی طرف اپنے حامد بھجوائے اور اسے حکم دیا کہ جہاں کے حکمران لعمان کے خلاف فکڑ کشی کرے۔ یہ وہی اویاس تھا جس نے خرمہ کی اس وقت مدد کی کہ جب وہ ایران سے قلعہ کی طرف فرار ہو رہا تھا۔ جہاں کے حکمران لعمان کو جب اس فکڑ کشی کا علم ہوا تو وہ بھاگ کر شیبانی قبائل رئیس ہانی کے پاس گیا اور اپنا سارا خزانہ اس کے سپرد کر دیا اور اس سے درخواست کی کہ اس کے خزانے کی حفاظت کرے۔ یہ اس کے پاس اس کی امانت ہے۔ لعمان کو یقین نہ تھا کہ خرمہ پروری کی فکڑ کشی زندہ بن کر اس کی ساری مال و متاع لے کر فرار ہو کر اسے مارش کرنے کے لئے نہیں فوراً اس کی طرف روانہ ہوا تاکہ خرمہ پروری سے ملاقات اور وہ غلط فہمیاں ہو گئی ہیں اس کو مدد کرنے کی کوشش کرے۔ اس سلسلے میں جہاں کے حکمران خرمہ پروری کی خدمت میں حاضر ہوا اور حقیقت حال اس کے سامنے عرض کی کہ خرمہ پروری کا قصہ فرد نہ ہوا۔ اس نے لعمان کو تین دن اپنے پاس روکے رکھا۔ چوتھے دن اس نے حکم دے دیا کہ لعمان کو ہاتھوں سے روکو کہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ چنانچہ پروری کے حکم پر لعمان کو ہاتھوں کے پھوٹے پھوٹے پھیل دیا گیا۔

یہ کام کرنے کے بعد خرمہ پروری نے شیبانی قبائل کے رئیس ہانی کو چھام بھٹکا کہ جہاں کے حکمران لعمان نے اپنا خزانہ امانت کے طور پر اس کے پاس رکھا تھا وہ خزانہ لے کر خرمہ پروری کی خدمت میں حاضر ہو لیکن شیبانی نے جواب دیا کہ جب تک جاں میں ہے لعمان کی امانت کسی دوسرے کو نہیں دی جاسکتی اور میں اس کی حفاظت کروں گا۔ یہ جواب سن کر خرمہ پروری نے چالیس ہزار کا فکڑ جو ایرانیوں اور عربوں پر مشتمل تھا شیبانی قبائل کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ پانچ سو افراد کے اندر پھرتی تھیں۔ یہ وہی وہیں۔ آخر دو لاکھ کے میدان میں دونوں فکڑ ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہوئے۔ ایرانیوں کو یقین تھا کہ شیبانی قبائل کے مقابلے میں ان کے فکڑ کی تعداد زیادہ ہے لہذا وہ بہت جلد عربوں کو شکست دے کر لعمان کا خزانہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن میں اس وقت جب جنگ اپنے عروج پر آئی ایرانی فکڑ کے اندر عرب سپاہی تھے انہوں نے یہ محسوس کیا کہ عربوں کی کھاروں سے عربوں ہی کے گے رہے ہیں لہذا انہوں نے ایرانی فکڑ کا ساتھ چھوڑ دیا اور فوراً شیبانی قبائل کے ساتھ مل گئے۔

اس سے لہذا انہوں کو سخت دھچکا لگی اور پھر ایرانیوں کا ساتھ چھوڑنے والے ان عربوں نے اپنے عرب بھائیوں کا ساتھ دیتے ہوئے اس نئی اس خونخواری سے ایرانیوں پر حملہ کیا کہ انہوں نے وہی طرح ایرانیوں کو لانا شروع کر دیا۔ یہ جنگ ایسی ہونے لگی کہ ایرانی فکڑ کا ایک ایک سپاہی عربوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا اور کسی بھی

عرب سپاہیوں نے بھاگنے کا موقع نہ دیا یہاں تک کہ وہ ایرانی سپہ سالار تھا اسے بھی لے کر موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے عربوں کی طرف سے ل شمشہ خرمہ پروری خوفزدہ ہو گیا اور اس نے مزید کوئی کارروائی نہ کی۔

جب تک ایرانی شمشہ خرمہ پروری عربوں کے ساتھ برسرِ پیکار رہا مدمن سلطنت میں رہا جس کا دستور دور دورہ رہا۔ مدمن شمشہ فوکاس کزور شخص تھا۔ اور نازک حالات پر پہنچنے کا اہل نہ تھا۔ اس نے ایرانی پیش قدمیوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت محسوس نہ کی یوں مدمن سلطنت ایرانیوں کے سامنے آٹھ سال تک لگاؤ اور دولت و رسوائی کا باعث بن گئی اور آٹھ سال تک مدمن سلطنت میں برادرِ بحرین کی سی کیفیت طاری ہوئی۔

یہاں تک کہ قل روم کی جنت کے اراکین نے امری اندر مارش کر کے افریقہ مدمن کوزر کے بیٹے ہرکولیس کو طلب کیا تاکہ وہ قلعہ پر حملہ آور ہو اور اہل روم ل شمشہ فوکاس سے گلو خلاص کرانے۔

ہرکولیس جو افریقہ کے گورنر کا چچا تھا جنت کے طلب کرنے پر افریقہ سے بحری رستے سے کر قلعہ تک پہنچا۔ ہرکولیس اس ارادے سے آیا تھا کہ وہ فوکاس پر فتح پا کر روم اس سے نجات دلانے لیکن فوکاس نے مقابلہ کرنے کے بجائے تخت سے دست بردار ہونے پر ترجیح دی۔

آخر ہرکولیس کو فوکاس کے دست بردار ہونے کے بعد مدمن سلطنت کا شمشہ بنا دیا گیا۔ تخت نشین ہوتے ہی ہرکولیس نے روم کے نازک حالات کی طرف توجہ دی۔

جب عربوں کے مقابلے میں ایران کے شمشہ خرمہ پروری کو برتری نصیب ہوئی تو اس نے عربوں کا میں چھوڑ کر مدمنوں کی طرف توجہ دی۔ ل شمشہ ہرکولیس کی طرف خارجہ حالات پر لڑی نظر تھی۔ میں ایرانی سپہ سالاروں نے عربوں سے فارغ ہونے کے بعد پھر مدمن فتوحات مدمنوں کے خلاف حاصل کرنا شروع کر دی تھیں۔

ایران شمشہ خرمہ پروری پہلے مدمنوں کے شہر ارمود کی طرف بڑھا۔ بڑی تیزی سے اسے فتح کیا پھر اس نے اناکیہ کا جا کر محاصرہ کیا اور اسے بھی فتح کر لیا۔ اس کے بعد وہ افسس شہر کے عظیم افسس اور قدیم شہر دمشق کی طرف بڑھا اور اسے بھی بغیر کسی سرکشت کے خرمہ پروری نے فتح کر لیا تھا۔

ان فتوحات کے بعد ایرانی فکڑ کے حوصلے جو عربوں کے ساتھ جنگ کے دوران شکست کھانے کے بعد پست ہوئے تھے وہ پھر بلند ہو گئے تھے۔ اب خرمہ پروری نے اپنے فکڑ کے ساتھ بیت المقدس کا رخ کیا۔ وہ چاہتا تھا کہ بیت المقدس جسے عیسائی اپنا منبع اور اپنا

مرکز خیال کرتے تھے اسے فتح کر کے اس پر قبضہ کر لیں۔

آخر خسرو پرویز نے بیت المقدس کا محاصرہ کیا اور اسے بھی فتح کر لیا۔ ایرانیوں نے بیت المقدس کی فتح صیالی دیا کے لئے بڑا عائد اور ساتھ تھا۔ کیونکہ ایرانیوں نے وہاں حضرت مسیح کی وہ صلیب جس پر مسیحوں کا عقیدہ تھا کہ مسیحی کو اس پر صلیب کیا تھا بیت المقدس سے لٹل کر دوائن پہنچا دی تھی۔

بیت المقدس کو فتح کرنے کے بعد ایرانی شہنشاہ خسرو پرویز نے رومنوں کے شہنشاہ ہرکولیس کے نام ایک خط بھیجا۔ یہ خط غور اور عظمت کی ایک تاریخی دستاویز ہے۔ اس خط میں خسرو پرویز نے رومنوں کے شہنشاہ ہرکولیس کو لکھا۔

"وہی ناول کے دیوے اور گڑ ارض کے بادشاہ خسرو کی طرف سے اس کے بے جا ذلیل لگام ہرکولیس کی طرف۔ تم جانتے ہو کہ تمہارا تین خدا پر ہے تو تمہارے خدا نے بیت المقدس کو میرے ہاتھوں سے کیوں۔ بچاؤ۔ تم سب سے بے فائدہ امید لگا کر اپنے آپ کو قریب میں جھکا نہ رکھو۔ جو خود بھی یہودیوں کے ہاتھوں سے بچ نہ سکا تھا اور صلیب پر ماریاں کے جسم میں کھیل ٹھونک کے مار دیا گیا تھا۔"

ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز نے روموں کے خلاف اپنی فتوحات پر اتنا فخر کیا کہ اس نے ایران کے تمام شہنشاہوں کے نقش قدم پر چنا چاہا۔ لہذا اس نام کی تحمیل نے اس نے اپنے ایک نامور پہ سلاور جس کا نام شہریرا تھا ایک بہت بڑا لشکر روانہ کر کے مصر پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کیا۔

شہریرا شام اور مصر کے درمیانی صحرا کو عبور کر کے وہی نیل کے مشہور بندر سکندریہ پہنچا اور اسے بغیر کسی مزاحمت کے فتح کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

اس فتح کا اس وقت کی دنیا پر عجیب اثر ہوا۔ چونکہ صدیوں پہلے مصر وادی علاقہ ایرانیوں کے تسلط سے آزاد ہو چکا تھا۔ اور ساسانی بادشاہوں کی انتہائی ترس تھی کہ وہ پہلے کی طرح ایران کے ماتحت اپنے اس طرح وہ ایران کے قدیم شہنشاہوں کے ماتحت ہو کر رہے۔ آخر ایرانیوں کی یہ خواہش پوری ہو گئی اور صدیوں کے بعد ایک بار پھر مصری ہوئی۔ وادی نیل پر ایرانیوں کا جھنڈا اور نشانہ لہرائے لگا۔ اس کامیاب مہم سے یقیناً ایران حکومت کے عائد و بھال میں اضافہ ہوا اور خسرو پرویز کی حکومت مصر کی فتح کے بعد اپنے عروج کو پہنچ گئی تھی۔

رومنوں کے خلاف اس قدر فتوحات حاصل کرنے کے بعد ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز نے ہندوستان کی طرف توجہ دی۔ ایران کی مشرقی سرحد پر اب تک ان دنوں ہندوستان کے کچھ گروہوں نے حملہ کر رہا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کی بلیاؤں کو رہا۔

حلاف جنگ کی۔ اس جنگ میں ہندوستان کے گروہ کا پہلا مارا گیا۔ ہندوستان کے بعد خسرو پرویز نے ہندوستان کے شمال مغربی علاقہ پر حملہ کیا اور اسے بھی اپنا کر لیا۔ ہندوستان پر خسرو پرویز کے اس حملے کا ثبوت خسرو کے بعض سکوں سے ملتا ہے اس علاقے میں پائے گئے ہیں۔

یہ سب کچھ کرنے کے بعد ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز نے ایک اور قدم اٹھایا۔ اس نے ایک نامور پہ سلاور شاہین کو ایک بہت بڑا لشکر دیا اور اسے حکم دیا کہ ہندوستان پر حملہ آور ہو جو تھقیہ کے قریب ہی ایک شہر تھا۔ یہ حکم ملنے ہی ایرانی شاہین کا پاؤں لکڑی کے راستے کا سینڈ نہیں پہنچا اور اس پر اس نے قبضہ کر لیا۔

شہر پر ایرانیوں کا قبضہ ہونے سے ہندوستان کے حوصلے اپنے عروج تک پہنچ گئے۔ ہندوستان کی پوری سلطنت میں خوف و ہراس پھیل گیا تھا۔

رومن شہنشاہ ہرکولیس کو جب خبر ہوئی کہ ایرانی جرنیل شاہین نے کا سینڈ نہیں شہر پر کامیاب توجہ تھقیہ سے نکل کر کا سینڈ نہیں شہر کیا اور اس نے ایرانی جرنیل شاہین کی قیادت میں اس کے مشورہ سے ہرکولیس نے اپنا ایک مہم جوئی خسرو پرویز کی طرف سے بھیجا کہ صلح کے لئے گفت و شنید کی جائے۔

لیکن ایرانی شہنشاہ خسرو پرویز اپنی فتوحات کے نشے میں سرشار تھا۔ اس نے کسی صلح کا سوچ نہ کر رہا تھا۔ لہذا اس نے بھی اور سفارتی آداب کو بالکل طاق رکھتے ہوئے اس میں سے فیصلہ کو قید کر دیا۔

بلکہ خسرو پرویز نے ان میں ایک آگنا بھیجی۔ اس نے ایک قاصد اپنے جرنیل شاہین کو بھیجا اور اسے تھقیہ کی کہ تم نے رومن شہنشاہ ہرکولیس کو جیڑاں چسوا کر ہندوستان کو فتح کیا۔ یہ تمہارے کوئی کی سے اس کی سزا موت بھی ہو سکتی ہے۔ اس کا سینڈ نہیں ایرانیوں نے فتح کر لیا اور اس فتح کے بعد وہ تمام ممالک ایک بار پھر ہندوستان پر قابض ہو گئے تھے۔ یہ کبھی قدیم ایرانی سلطنت کا حصہ ہوا کرتے تھے۔ اس لیے ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز نے ان ممالک میں اپنی حکومت قائم کی۔ صرف ان ممالک کو فتح کر کے ہی اتنا کیا تھا۔

اب رومنوں کے حوصلے ایرانیوں کے سامنے جلتا پست اور بھونچا ہو کر رہ گئے۔ رومن الکبری کی حکمت ایران کے شہنشاہ کے سامنے جھک گئی تھی۔ ایرانیوں نے ان کے اہم ترین علاقوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ جن میں میں ایران کے اہم ترین رومن ممالک کے علاوہ انیشیائے کوچک کے تمام ممالک شام فلسطین اور مصر ایرانی سلطنت کے ماتحت آ گئے تھے۔

سب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور سحرائے کلاہاری کے ان مثل کو مستانی سدا
پہ نمودار ہو۔

سنو میرے ساتھیو! میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔ صرف سطرون ذروہ اور اہ
یوناف کیرش اور مارقا کے سامنے جائیں گے جب کہ میں 'عباس اور سلیوک ایک
کو مستانی سلسلے کے اوپر گھات میں بندہ جائیں گے۔

اب سطرون ذروہ اور اوقار یہ کام کریں گے کہ تینوں یوناف کیرش اور مارقا
کھرائیں گے۔ اور ان کے ساتھ لڑتے بڑھتے ہوئے ان تینوں کو اس کو مستانی سلسلے
طرف لے آئیں گے جس کے اوپر میں 'عباس اور سلیوک گھات لگائے بیٹھے ہوں گے
جو فی سطرون یوناف کو لے کر اصر آئے گا سطرون کا یہ کام ہو گا کہ ایک دم پیچھے
جائیں۔ میں اس موقع پر میں اوپر سے یوناف پر ایک بھاری پتھر پھینکوں گا۔ جس سے سدا
یوناف کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا اور پھر ہم اس پر قابو پائے میں کامیاب ہو جائیں گے
یہاں تک کہنے کے بعد عرازیل جب خاموش ہوا تو سطرون بولا اور کہنے لگا۔

آقا! یہ ایک بہترین اور آسان ترکیب ہے۔ اگر ہم اسے عملی جامدہ پستانے میں
کامیاب ہو جائیں تو یقیناً یوناف سے ہماری جاں بچوٹ چلے گی۔ اس پر عرازیل ہر
لگا۔

دیکھ سطرون ایسا ہی ہو گا۔ پہلے ہم سب اس کو مستانی سلسلے کی پختی پر نمودار ہو
گے جہاں میں عباس اور سلیوک گھات لگا کے بیٹھیں گے۔ پھر تم تینوں یوناف کیرش اور
مارقا کے سامنے جانا اور انہیں اپنے ساتھ الہ کر اس کو مستانی سلسلے کی طرف لانا پھر میں
یوناف پر پتھر پھینکوں گا پھر تم دیکھنا۔ یوناف کس طرح جڑیا کے بے بس اور بے ضرر پڑے۔
طرح قاب میں آجاتا ہے۔

عرازیل کی اس ترکیب پر سب خوش ہوئے پھر عرازیل ہی کے کہنے پر سب اپنی
سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور دریائے فلور سے وہ سحرائے کلاہاری کے مثل کو سدا
سطرون کی طرف کھینچ کر مجھے گئے۔

سب ایک ساتھ سحرائے کلاہاری کے مثل کو مستانی سلسلے کی ایک چوٹی پر منتقل
ہوئے۔ ایک چٹان کی اوٹ میں وہ کر عرازیل نے اپنے ساتھیوں کو قابض کرتے ہوئے
اشارہ کیا پھر وہ کہنے لگا۔ میرے عزیزو! دیکھو۔ یوناف کیرش اور مارقا تینوں اس وقت
اس کو مستانی سلسلے میں چل رہے ہیں۔ مغرب کی طرف دیکھو سورج غروب ہونے
کو جھک رہا ہے۔ لہذا سورج کے غروب ہونے سے پہلے ہی پہلے یوناف کیرش اور مارقا کے
خلاف ہمیں اپنے عمل کو مکمل کر لیا جائے۔

یہاں تک کہنے کے بعد عرازیل دم بھر گورکا پھر وہ سلسلے کلام جاری رکھتے ہوئے
کہنے لگا۔ دیکھ سطرون میں عباس اور سلیوک بیٹھ گھات میں بیٹھے ہیں۔ تو ذروہ اور اوقار
کو لے کے جاؤ اور یوناف کیرش اور مارقا سے نکلاؤ۔ اور انہیں اپنے ساتھ الہ کر اس
کو مستانی سلسلے کی طرف لے آنا جس میں اس وقت ہم لوگ کھڑے ہیں۔ اس کے بعد تم
دیکھنا۔ میں کہیں یوناف کے خلاف اپنی کارمدائی کی ابتداء کرتا ہوں۔ عرازیل کے یہ الفاظ سن
کر سطرون خوش ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ذروہ اور اوقار کے ساتھ اپنی سری قوتوں کو حرکت
میں لاؤ اور کو مستانی سلسلے کے اوپر سے غائب ہو کر وہ یوناف اور کیرش اور مارقا کی طرف
بھاگتا تھا۔

سطرون ذروہ اور اوقار کے چوں غائب ہونے کے بعد کو مستانی سلسلے کے اوپر
عرازیل عباس اور سلیوک ایک چٹان کی اوٹ میں کھڑے ہو گئے تھے پھر عباس بولا اور
عرازیل کو قابض کر کے کہنے لگا۔

محترم عرازیل اس یوناف کے قبضے میں جو ایسا نام کی قوت ہے اس نے پہلے ہی
یوناف کو یہ بتا دیا ہو گا کہ سطرون ذروہ اور اوقار ان پر حملہ آور ہونے کے لئے آ رہے
ہیں۔ اس پر عرازیل اپنے چہرے پر مہر میسکراہٹ نکھرتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ عباس میں
سارے ماحول پر نگاہ دوڑا چکا ہوں۔ اس وقت ایسا کہ یوناف کے پاس ہے نہ ہمارے
امراف میں۔ نہ ہی میں نے نہ منگھو منی تھی جو ہم نے تمہارے گل میں کی تھی۔ اور نہ
ہی اس دلت تک اسے ہماری رداگی اور یہاں پہنچنے کا علم ہے لہذا مجھے امید ہے کہ یوناف
کیرش اور مارقا کو ابھی تک ہماری آمد کی اطلاع نہیں اور ابھی قہوڑی دیر تک سطرون
ذروہ اور اوقار ان سے گھرا ہیں گے۔ یوناف کو اس کو مستانی سلسلے کی طرف نہیں گے
اس کے بعد دیکھنا۔ اسے میں کس طرح اپنے سامنے بے بس کرنا ہوں۔ عرازیل کی یہ منگھو
من کر عباس اور سلیوک دونوں خوش ہو گئے تھے۔ جواب میں اسوں نے کچھ نہ کہا۔

کو مستانی سلسلے میں ابھی تک یوناف کیرش اور مارقا کے سامنے سطرون ذروہ اور
اوقار نمودار ہوئے۔ ان تینوں کو دیکھتے ہی یوناف کے ماتھے پر بل اور شکنیں پڑ گئی تھیں۔
اس کا چہرہ ہزاری سے سرخ ہو گیا تھا۔ پھر وہ سطرون کو قابض کر کے کہنے لگا۔

دیکھ سطرون لگتا ہے پھر تجھے بد بختی ہے ہمیں اور فکرت و ریخت و غارش ہوا
شروع ہو گئی ہے۔ دیکھ ہادی کے گھاٹنے چندوں پہلے تو میں نے تیری اور میرے ساتھیوں کی
حالت درد کی غریبوں کی قہیروں یادوں کے خرابوں جسم کی مجبور تہا نہیں جیسی کی
تھی۔ کیا تو اس کو بھول گیا ہے۔ کیا پھر تو آنا وہ ہو کر مجھ سے بچنے کے لئے اس کو مستانی
سلسلے میں نمودار ہوا ہے۔

اس پر سطون پانہ آواز میں ہوا اور یونان کو غلبہ کر کے کہے گا۔ دیکھ نیکی
نما ہے اس واقعہ پر عید وقت کے اس کالے مندر میں ایسے نیکی کے لکھنوں پر اس
کے جہوم کی طرح وارد ہونا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد سطون کو بھر کے لئے رکا پھر دو دروازوں کے درمیان
اندھروں کے حلقہ میں ہلاک کے جہوم پہنچ کھاتے دھوئیں کے دھوکے چڑھتے دروازوں پر
طولی سوجھوں کی طرح آگے بڑھا۔ اس کے بعد وہ قزوں اور رنگوں کی سی سیب آواز
یونان کو غلبہ کرتے ہوئے دہاں کہنے لگا۔

من یونان! تم جیسے نیکی کے لکھنوں کے لئے عمر کے ہا کو جام زہر اکوڑ کر رہا ہے۔
اولین فرائض میں شامل ہے۔ ہمارے دل کے دروازے پر خفیہ دھک دینا اور صبح و شام
کو گرد آلود کرنا ہماری سب سے پہلی خواہش ہے۔ من نیکی کے نمائندے۔ جب تک
ہمارے سامنے زیر اور مغلوب نہیں ہو جاتا اس وقت تک ہم عمر جسکی قوت 'مناقرت'
فہار اور تن من گھائل کرتے طراب کی طرح تیرے خلاف حرکت میں آتے رہیں گے۔
سطون جب خاموش ہوا تو یونان پورا اور اسے غلبہ کر کے کہے گا۔ دیکھ بدی۔
گماشتہ ماضی میں میں تیرے جیسے رات کے دکھ کے ستاروں میں سرسراہٹ شب و روز
پر حول وحشت اور دہشت میں کلبیاتی سانپ کی طرح شیطانی قوت بہت دیکھی ہیں۔ تو انہی
طرح جاتا ہے کہ میں نے عیشی شیطانی قوتوں کو اپنے سامنے زیر اور مغلوب کیا۔ اور یہ
شیطانی قوتوں میں تم اور ہمدردی بیوی درود بھی شامل ہیں۔ جو کئی بار میرے ہاتھوں
چپکے ہو۔ تم دونوں ہی نہیں ہمدرد آقا بھی میرے ہاتھوں پنے والوں میں شامل ہے۔
کے علاوہ ہمارے تینوں بڑے اتحادی 'عیاس' سلیوک اور اوتار بھی میرے ہاتھوں ہزیمت اور
فلست کا منہ دیکھ چکے ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد یونان رکا پھر وہ منہ ہلاتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ سطون میں جاتا ہوں کہ 'عیاس' سے تجھے جو علوم حاصل ہوئے ہیں تو اس کی
پر دہاں درازی کرنے لگا ہے۔ اور دست درازی پر اترتا ہے پھر یاد رکھ تیری یہ درازی
درازی تیری یہ دست درازی تیرے کسی بھی کام نہ آئے گی۔ جس طرح ماضی میں میں
تجھے روٹی کی طرح دھتا رہا ہوں ایسا ہی تیرے محل اور مستقبل میں بھی کرتا رہوں گا۔
جب تک مجھے میرے خداوند کا وعدہ حاصل ہے اس وقت تک سطون میں تیری ہاتھ
اپنے سامنے مغلوبوں اور منتحوس بھی بناتا رہوں گا۔

یونان جب خاموش ہوا تو سطون آگے بڑھا کر اس پر حملہ آور ہو گیا اور ہاتھوں
جست لگاتے ہوئے ایک زور دار مکاں لے یونان کی گردن پر دے مارا تھا۔ یونان ہزیمت

میر اور استقامت کا انکار کرتے ہوئے اس کے کو ہداشت کر گیا۔ جوانی کا ردائی کرتے
ہوئے ایسا ہی اس نے ایک بھر پور مکا سطون کی گردن پر جڑ دیا۔ اور سطون وہ ضرب
پڑنے پر تھوڑی دیر کے لئے ہلایا ضرور تھا۔ اس کے ساتھ ہی یونان نے اپنی قوت میں
اس گنا اضافہ کیا اور مخصوص انداز میں اس نے کیرش اور مارا کی طرف بھی دیکھا تھا۔ یہ
اشارہ ملتے ہی کیرش اور مارا بھی اپنی قوت میں اضافہ کر چکی تھیں۔

دروہ آگے بڑھ کر کیرش سے ٹکرائی تھی۔ جب کہ اوتار مارا پر حملہ آور ہوئی
تھی۔ اس طرح تینوں کو مستحکم سطلے کے قہب ایک دوسرے پر اٹل اور ابدی دشمنوں کی
طرح ٹوٹ پڑتے تھے۔

سطون 'دروہ اور اوتار چونکہ ایک سو پہلے جیسے منصوبہ اور سازش کے تحت کام کر
رہے تھے لہذا ان تینوں سے مقابلہ کرتے ہوئے وہ جھپٹنا شروع ہوئے اور آہستہ آہستہ
یونان 'کیرش اور مارا کو کو مستحکم سطلے کے واس میں لے آئے تھے۔

پھر ایسا ہوا یونان 'کیرش اور مارا سے لڑتے لڑتے سطون 'دروہ اور اوتار ایک دم
پھاڑ کے واس میں سے جیسے ہٹ گئے اسی لمحہ اوپر سے تین چتر گر آئے۔ ایک عزراہیل نے
دوسرا 'عیاس اور تیسرا سلیوک نے۔ ایک چتر یونان کے اوپر تن کر گرا۔ اور وہ بے ہوش
ہو کر زمین پر گر گیا تھا۔ دوسرا چتر مارا کے اوپر گر کر وہ چتر گئے سے مارا بے چاری
دک ہو گئی تھی۔ تیسرا چتر کیرش پر گر آیا تھا۔ نیکی کیرش پیسے ہی چتر کو اپنی طرف آتے
ہوئے دیکھ چکی تھی۔ لہذا وہ جست لگا کر ایک طرف ہٹ گئی تھی۔ چل کیرش چتر کی زد
سے بچ گئی تھی۔

مارا ہلاک ہو چکی تھی۔ یونان چتر گئے سے زمین پر بے ہوش پڑا تھا اور کیرش
تائی بے ہوشی اور لاچارگی میں بھی مارا کی طرف الجھتی اور کبھی یونان کی طرف اس موقع
پر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے عزراہیل 'عیاس اور سلیوک بھی نیچے اتر آئے
تھے۔ پھر عزراہیل 'عیاس اور سلیوک 'اوتار اور درود نے کیرش کے گرد ایک گول دائرہ سا
بنا لیا اور اس دائرے کو وہ آگے بڑھتے ہوئے ٹک کر گئے تھے۔ اس موقع پر عزراہیل
ہوا اور کیرش کو غلبہ کر کے کہے گا۔

دیکھ کیرش چتر گئے سے میرے خیال میں مارا اور یونان دونوں ہلاک ہو چکے ہیں۔
اب تو انہی ہمارے سامنے ہے۔ اب میں یہ دیکھتا ہوں کہ تو کتنی دیر تک ہمارے سامنے اپنا
دفاع کرتی ہے۔ تیرے پاس بھی سری قوتیں ہیں ان کو حرکت میں لے آ کر میں دیکھتا
ہوں کہ کیسے تو ہمارے سے بڑھتی ہے۔ ہم آج تجھے مار کے ہی دم لیں گے۔ اس پر کیرش
بڑی جرات مندی کا اظہار کرتے ہوئے کہے گی۔

دیکھ دی کے مٹانے کا حکم ہے۔ میرا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میرے خداوند کو
ہوا تو میں خود بھی تم لوگوں کے زہنے سے بچ لوں گی اور اپنے شوہر یونان اور
دوسری بیوی مارقا کو بھی اس کی اصلی حالت میں لے آؤں گی۔

عزائیل پھر بولا اور کہنے لگا یہ سب دل رکھنے کی باتیں ہیں۔ دیکھ کیرش اب
لوگوں بعد تو ہمارے سامنے اپنے آپ کو بے بس اور مجبور دیکھ رہی ہو گی اور ہم اپنی
اور عزائیل کے مطابق تیرے ساتھ سلوک کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی عزائیل اور
کے ساتھی جیڑی سے کیرش کے گرد گھیرا تنگ کرتے ہوئے کیرش کے نزدیک
نزدیک تر ہوتے چلے جا رہے تھے۔

میں اسی موقع پر کیرش کی گردن پر ایسا نے لمس دیا۔ پھر ایسا کی خوش کن
کیرش کی سماعت سے ٹکرائی۔

دیکھ کیرش میری بس تو فکر مند نہ ہونا۔ مجھے الموس ہے کہ میں ہر وقت
یونان اور مارقا کی مدد کو۔ پہنچ سکی۔ درحقیقت میں کم کی سرزیموں کی طرف متنی
تھی۔ اور میری غیر موجودگی میں یہ بھیں کھینچ گیا۔ مجھے الموس ہے کہ اس کھیل کی
بجرا ہوئی تو میں یہاں نہ تھی۔ ہر حال تم فکر مند نہ ہو۔ دیکھو دشمن گھیرا تنگ کرنے
رہے ہیں۔ میں تھوڑی گردن سے ٹیٹھہ ہو کر یونان کی طرف جاتی ہوں۔ اور
گردن پر لمس دیتی ہوں اور پھر اس سے کتنی ہوں کہ وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں
ہوئے اپنے آپ کو بحال کرے پھر مارقا کی طرف جائے۔ اور اس کی بھی خیریت دیا
کرے۔ اور سری قوتوں سے اس کے بھی اوسلوں بحال کرے۔ جب تک تم ایسا کرنا
میں ٹیٹھہ ہوں تم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے جست لگانا اور تین یونان
پاس پاکڑی ہونا۔ اتنی دیر تک میں یونان کو سنبھال چکی ہوں گی۔ اس کے ساتھ
سائنس دیتا ہوئی کیرش کی گردن سے ٹیٹھہ ہو گئی تھی۔

ایسا فوراً ہی یونان کی گردن پر لمس دے کر اسے ہوش میں لائی۔ پھر
تکلفی ہوئی تو یونان کی سماعت سے ٹکرائی۔ یونان سنبھلا دشمن پھر تم پر حملہ آور
کے لئے پر قول رہے ہیں۔ اپنی سری قوتوں کو بحال کرنا۔ ایسا کی اس ٹھنکر کے
میں یونان فوراً حرکت میں آیا اور اپنی سری قوتیں استعمال کرتے ہوئے اس نے جڑ
کی انست اور رٹھ سے نجات حاصل کی اور اپنی قوتوں کو اس نے فوراً بحال کر دیا۔

میں اسی لمحہ کیرش بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی۔ جیڑی کے ساتھ
ہوا میں اچھل اور پھر یونان کے پاس آن کھڑی ہوئی تھی۔ اس کی یہ حالت دیکھتے
کے بل پر خوشگوار مسکراہٹ چھٹی تھی۔ پھر وہ دونوں بھاگتے ہوئے مارقا کی

گئے۔ یونان نے جب اس کی نہیں محسوس کی تو اس کے چہرے پر دکھ ہی دکھ اور غم ہی غم
نکھر گئے تھے۔ پھر اس نے کیرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ دیکھ کیرش مجھے الموس ہے کہ
مارقا مر چکی ہے۔ اس پر کیرش بے چاری بھی منہم اور اوس ہو کر رہ گئی تھی۔

اتنی دیر تک عزائیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ یونان کے قریب آیا اور وہ یونان کو
غائب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ نیکی کے لہندے۔ تو دیکھ چکا ہو گا کہ اس کو مثالی سسٹم میں میرے ساتھیوں
نے تھی کیسی اتر حالت کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی نہیں سبق سکے جانا چاہئے۔ نیکی
پر ہمارا کو قسم کر کے ہمارے سامنے اپنے آپ کو مصلحت سمجھ لینا چاہئے۔

یونان سے عزائیل کی اس ٹھنکر کا کوئی جواب نہ دیا۔ پر اسی لمحہ وہ اپنی سری قوتوں
کو حرکت میں لایا۔ ہوا میں وہ بڑے خوشنوا انداز میں اچھلا اور پھر اپنے دونوں پاؤں کی
ضرب اس قدر سے عزائیل کی چھاتی پر لگائی تھی کہ عزائیل صدمہ میں مبتلا ہوتا ہوا بیڑی
بے بسی کی حالت میں دور جا کر تھا۔

عزائیل کے سارے ساتھی عزائیل کی اس بے بسی کو بیڑی فکر مندی سے دیکھ رہے
تھے کہ عین اسی لمحہ یونان پھر حرکت میں آیا۔ جس طرح اس نے دونوں پاؤں کی ضرب لگا
عزائیل کو دور پھینکا تھا ایسی ہی ضرب اس نے سطروں کے بھی لگائی تھی۔ سطروں بھی
عزائیل کی طرح صدمہ میں مبتلا ہوتا ہوا بیڑی طرح ایک چٹان سے جا ٹکرایا تھا۔ اور چٹان
تھکے سے وہ تھلیف کی شدت کا اعتراف کرتے ہوئے زمین پر گر گیا تھا۔

پھر گویا یونان پر سورا اور جھون سوار ہو گیا تھا۔ وہ آگے بڑھا اور بیڑی طرح اس نے
جڑ میں اور سیوک کو مارا دینا شروع کر دیا تھا۔ جب کہ کیرش زوردار اور اوتار پر حملہ آور
دھکی تھی۔ عیاس اور سیوک کو مارے مارے کبھی کبھی کیرش کی مدد کرنے کے لئے یونان
اپنے پاؤں کی ٹھکر یا ہاتھ کی ضرب درود اور اوتار پر بھی لگاتے ہوئے ان دونوں کو کیرش
کے سامنے بے بس کر دیتا تھا۔ اس موقع پر ایسا بھی حرکت میں آئی۔ بجلی کی طرح وہ
لڑکی۔ پہلے اوتار پر حملہ آور ہوئی اور اسے ایک پتھر پر دے مارے ہوئے نیم بے ہوش کر
دیا۔ پھر یہی حالت اس نے درود کی بھی کی۔ اس کے بعد وہ عیاس پر حملہ آور ہوئی اور
عیاس کو بھی بیڑی طرح ایک چٹان پر پٹخ دیا۔ اس کے بعد ایسا کسی عذاب کی طرح سیوک
پر بھی برسی۔ جو حالت اس نے عیاس کی کی تھی ویسی ہی اس کی بھی کی۔

یونان بھاگتا ہوا اس طرف گیا جہاں عزائیل اور سطروں زمین پر پڑے ہوئے تھوڑے
دیر کے بعد یونان ان پر حملہ آور ہوا۔ ان پر پاؤں کی ٹھکوں اور کون کی ہارش کر دی۔
تھوڑی دیر تک ایسا ہی میں رہا۔ یونان بیڑی طرح عزائیل اور سطروں کو پھینکا۔ جب کہ

بعد جب اس نے دوسرے شیشہ ہرکولیس کی ایک بہت بڑے فکر کے ساتھ آزمیسی
ایک پیش قدمی کی خبر سنی تو اس نے فی الفور چالیس ہزار کا ایک ہتھیار اور تربیت یافتہ
ہرکولیس کی طرف بھاگا۔

آرمینیا کی طرف پیش قدمی کرنے کے ساتھ ہی خسرو پور نے اپنے بہترین جرنیل
شر براز کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی ایک ایسی ہی فکر لے کر آرمینیا کی طرف بڑھے تاکہ
ایرانی لشکر سے ہرکولیس کو شکست دیں اور اپنی پہلی سالک کو بحال کریں۔ خسرو
پور کا یہ حکم ملتے ہی اس کا جرنیل شر براز بھی وائن سے ایسا ہی ایک فکر لے کر آرمینیا
کی طرف بھاگا۔

دوسرے شیشہ ہرکولیس کو جب خبر ہوئی کہ ایک وقت دو ایرانی لشکر اس کا مقابلہ
کرتے ہیں اس کی طرف بھاگ رہے ہیں تو اس نے ایک فکر سے اپنے کے لئے حکم
دیا کہ آرمینیا سے اس کے جاسوسوں نے خبر دی کہ ایرانی جرنیل شر براز ابھی دور ہے جب
کہ ایرانی شیشہ خسرو پور نے اپنے لشکر کے ساتھ نزدیک پہنچ چکا ہے۔ لہذا ہرکولیس نے فیصلہ
کر لیا کہ وہ پہلے ایرانی کے شیشہ خسرو پور پر ضرب لگائے گا۔

یہ فیصلہ کرتے ہی ہرکولیس اپنی تیزی سے ایرانی لشکر کی طرف بھاگا۔ خسرو پور
بھی دوسروں کے سامنے ڈٹ گیا تھا۔ دونوں لشکروں کے درمیان بڑی جنگ ہوئی۔ دوسرے
چوتھ گزشتہ سال آرمینیا کی سرحد پر ایرانیوں کو شکست دے چکے تھے لہذا اس کے دوسرے
بڑے مدد تھے۔ اس جنگ میں انہوں نے بہترین تنظیم کا مظاہرہ کیا۔ جس کی وجہ سے اس
جنگ میں ایرانی کے شیشہ خسرو پور و بدترین شکست ہوئی اور وہ اپنی او اس اپنے بچے گئے
لشکر اور کی جاں بچانے کے لئے میدان جنگ سے پس ہٹ کر دوسری طرف بھاگ گیا اور وہاں
جا کر لگا۔

یہ دوران ایرانیوں کا دوسرا لشکر بھی ایرانی جرنیل شر براز کی کماندہری میں وہاں
بھاگا۔ ہرکولیس کی خوش قسمتی کہ اس سے شر براز کے لشکر بھی بدترین شکست دی اور اسے
بھی اس نے مار بھاگا۔ ان دونوں لشکروں کو داری باری شکست دینے کے بعد ہرکولیس شیر
ہو گیا اور اس نے ایرانی مملکت کے اندر بہت سے شہر اور دیہات تباہ و برباد کر دیے۔

پھر ہرکولیس نے ایک قلعہ کی حیثیت سے اپنی پیش قدمی شروع کی۔ ایرانی مملکت
میں وہ آگے بھاگا۔ اس پیش قدمی کے دوران جو بھی ایرانی آتش کوہ ہرکولیس کے سامنے
آتا اسے اس نے جلتی ہوئی آگ کو خاموش کر کے اس آتش کو تباہ و برباد کر دیا۔ جو
تسلط اس دوران ہرکولیس کے ہاتھوں تباہ و برباد ہوئے اور ان کی ملک کو نقصان پہنچا
ان میں ایرانیوں کا سب سے بڑا اور تاریخی آتش کوہ 'زرد گشت' نامی شہر شامل تھا۔

ایران کے خلاف ہرکولیس کی ان مصلحتوں اور لہجہ کی وجہ سے دوسروں کا گرتا ہوا

ایسا اور کیرش دونوں مل کر 'عیسائے' سلیوک اور اوقار اور ذوق پر اوجہ ہوا کر دینے اور
ضرر میں لگائی رہیں۔

پھر عزابیل اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا۔ اور عیال کے سامنے سے بہت
ایک چٹان پر نمودار ہوا۔ ہاتھ کے اشارے سے اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی پیچھے ہٹنے
اشارہ کیا۔ یہ اشارہ ملتے ہی سطوں 'عیسائے' سلیوک اوقار اور ذوق بھی پیچھے بہت
عزابیل کے پاس کمرے ہو گئے تھے۔ اس موقع پر عیال بولا اور عزابیل کو مخاطب کر
کہنے لگا۔

من بدی کے گماشتے تم نے میرا حرکت میں آنا بھی دیکھا۔ اپنے آپ کو شامل کر
اپنے ساتھیوں کی بھی گفتنی کہ ہم وہاں یوں کے مقابلے میں تم چہ ہو۔ اور چہ کو
کر ہم نے اوجہ ہوا کر رہا ہے اور تم چہ کہ اس قدر دیا ہے کہ تم ہم دونوں کے ساتھ
بھاگ کر چٹان پر چڑھ لینے پر مجبور ہوئے ہو۔ تاکہ عزابیل تم کا میرا یہ تم لوگوں کو دینا
ہو۔

عزابیل نے عیال کی اس گفتگو کو کوئی جواب نہ دیا۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ
سری قوتوں کو حرکت میں لایا۔ اور وہاں سے عیال بھاگا۔ عزابیل اور کیرش بھی
میں آئے اور بڑے مخموم انداز میں ان دونوں میاں بھائی نے اڑتھا کو دھن کر دیا تھا
اپنے سرائے کے کمرے کی طرف جا رہے تھے۔



آرمینیا کی سرحد پر ایرانیوں کو شکست دینے کے بعد دوسرے شیشہ ہرکولیس
چلا گیا تھا۔ اور اپنی سرگرمی سے اس نے اپنے لشکر کو از سر نو منظم کرنے کا کام
دیا تھا۔ لشکر کی تنظیم اس کی بھرتی اور تربیت کے علاوہ دوسرے شیشہ نے بحال کیے
تباہی سے بھی رابطہ کیا اور اس میں سے ایک قبیلے سے فز کہ کر پکارتے تھے اسے
ساتھ لانے میں کامیاب ہو گیا۔

فز تباہی کو اپنے ساتھ لانے اور اپنی جنگی تیاریوں کی بحال کے بعد آگے
بڑھنے میں ہرکولیس نے اپنا بھری جہاز لایا کے معامل پر لا کھڑا۔ وہاں سے
آرتا پر حملہ آور ہونے کے لئے اپنے لشکر کے ساتھ وہ اپنی تیزی سے آگے بھاگا
دوسروں کے شیشہ ہرکولیس کے موصلے بڑے بلند تھے۔ اس لئے کہ اس
اختتامی بھی اپنے ساتھ شامل کرتے تھے جن میں فز تباہی خاص طور پر قابل ذکر
جس وقت آرمینیا پر حملہ آور ہونے کے لئے دوسرے شیشہ ہرکولیس نے اپنا
کے لئے اور وقت تک ایران کا شیشہ خسرو پور اور ایرانیوں کے شہر شیراز قیام

دکار ہدی حد تک بحال ہو گیا۔ قیصر دوم ہر کوئیس اپنی مسم سے فارغ ہو کر البانیہ واپس آیا اور وادی کور میں موسم سرما گزارنے کے لئے اس نے قیام کر لیا تھا۔

دوسرے ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو اپنی اس غیر حوقع شکست کا سخت صدمہ ہوا۔ اس نے دوسرے ہی سال اپنا دکار بحال کرنے کے لئے پھر لشکر تیار کیا اور اپنے ہمراہ جرنیل شہریاز کی کمان میں اس لشکر کو اس نے البانیہ کی طرف روانہ کیا تاکہ ہر کوئیس پر حملہ آور ہو کر اسے تختیہ کی طرف بھاگ جانے پر مجبور کر دیا جائے۔

لیکن ایرانی جرنیل شہریاز جب البانیہ پہنچا تو ہر کوئیس نے اس کے سامنے آنے میں کوئی تاخیر یا تاثر نہیں کیا۔ البانیہ کے قریب دونوں لشکروں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی۔ خوش قسمتی سے اس جنگ میں بھی ہر کوئیس کو فتح ہوئی۔ اور شہریاز شکست کھا کر میدان جنگ سے بھاگ گیا۔

ہر کوئیس کی ان بے در پے فتوحات سے رومنوں کا دکار کسی حد تک بحال ہو گیا تھا۔ لیکن ہر کوئیس کو ابھی بہت سا حساب چھڑا تھا۔ ۳۳۵ء میں ایک بار پھر وہ اپنے لشکر کے ساتھ نکلا اور ایرانی شہر اورامانی پر وہ حملہ آور ہوا۔ ایرانیوں نے اپنے شہر کا دفاع کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے اور یوں اس ارض میں بھی ہر کوئیس کا قبضہ ہو گیا۔

اس کے بعد فتح کے جھنڈے سرائے ہوا ہر کوئیس اپنے لشکر کے ساتھ مزید آگے بڑھا اور آمد شہر یعنی دیار بکر کی طرف آیا اور اسے بھی فتح کیا۔ اس کے بعد وہ سینوپولس جی میکار قین شہر کی طرف آیا۔ ایرانیوں نے یہاں اپنے شہر کا دفاع کرنا چاہا لیکن ناکام رہے اور ایک بار پھر رومن شہنشاہ ہر کوئیس نے اسیں مار بھاگایا۔

اب رومن شہنشاہ ہر کوئیس مقابل شاہ سے دریائے فرات کی طرف بڑھا۔ ایرانی شہنشاہ خسرو پرویز کو جب اس پیش قدمی کی اطلاع ملی تو اس نے اپنے جرنیل شہریاز کو ایک بہت بڑا لشکر دے کر روانہ کیا تاکہ آگے بڑھتے ہوئے ہر کوئیس کی راہ روکے۔ اپنے لشکر کے ساتھ شہریاز نے دریائے فرات کے کنارے دیر سے ڈال دیے تھے۔ دوسرے رومن شہنشاہ ہر کوئیس نے دریائے فرات کو عبور کر کے کیکید شہر کا رخ کیا۔ اس صورتحال میں ایرانی جرنیل شہریاز اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا اور رومن شہنشاہ ہر کوئیس کے پیچھے بھاگ گیا۔ ہر کوئیس بھی بے خبر نہ تھا۔ اس کے جاسوس ایرانی لشکر کی تسلی و حرکت کی رپورٹیں خبر اسے پہنچا رہے تھے۔ لہذا ہر کوئیس اچانک پلٹا اور اپنے پیچھے آنے والے ایرانی جرنیل شہریاز پر حملہ آور ہو گیا۔ دوئے فرات کے کنارے خونریز جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں بھی ایرانی جرنیل شہریاز کو بے در تیں شکست ہوئی۔ اور ہر کوئیس فاتح رہا۔ شہریاز شکست کھا کر بھاگ گیا۔

ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو اپنی فتوحات کا یوں اچانک پانسہ پٹ جانے کا سخت صدمہ اور حقیقی تھکاوٹ تھی کہ وہ اب بھی باپس نہیں تھا۔ اس نے ایک بار پھر اپنی جنگی تیاریاں بہت جلدی پر پہنچا دیں اور ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور ۳۳۵ء میں دوسرا بار اپنے پیچھے حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا۔ اس مقصد کے لئے خسرو پرویز نے تمام ملکی وسائل جنگی ہتھیاروں کے لئے وقف کر دیئے۔ اس وفد اس نے حکمت عملی اور سیاست سے کام لیتے ہوئے ایران کے شمالی قبائل سے بھی رابطہ قائم کیا۔ اور انہوں کو قبائل کو اس نے اپنے ساتھ لے لیا۔ انہوں نے قبائل کا خاکسار رومنوں کے مقابلے میں ایرانیوں کی مدد کے لئے اپنا لشکر لے کر تیار کیا۔

اس طرح ایرانی شہنشاہ خسرو پرویز نے مدد لشکر تیار کیا۔ ایک لشکر ہر کوئیس کا مقابلہ کرنے کے لئے سامور ہوا۔ اور دوسرا لشکر تختیہ پر حملہ کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔ جس نے ہر کوئیس پر حملہ آور ہوا تھا اس کا بچہ سالار خسرو پرویز نے اپنے جرنیل شاہین کو روانہ کیا۔ ان قبائل کے خاقان کو اس کے لشکر کے ساتھ خسرو پرویز نے تختیہ پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا تھا۔

خسرو پرویز کی ان سرگرمیوں سے رومن شہنشاہ ہر کوئیس بھی غافل نہ تھا۔ اس نے اپنے میں تحین لشکر تیار کیا۔ ایک لشکر اس نے تختیہ کی حفاظت کے لئے متعین کیا۔ اور دوسرا لشکر اس نے اپنے ہمراہی قیودور کی کمان میں ایرانی لشکر کا مقابلہ کرنے کے لئے بھیجا۔

لشکر ہر کوئیس نے خود اپنے کمان میں دیکھا اور وہ دیکھا کہ خسرو پرویز کے لئے پیش قدمی سے پہلے ایرانی جرنیل شاہین اور رومن جرنیل قیودور اپنے اپنے لشکر کے ساتھ ایک دوسرے سے ٹکرائے۔ حالات سے گھٹا تھا کہ ایرانیوں کی مدد تھی اور رومنوں کی مدد تھی کی ابتدا ہو چکی تھی۔ اس سبب میں بھی ہر کوئیس کے ہمراہی قیودور نے ایرانی لشکر کا بچہ سالار شاہین کو بے در تیں شکست دی۔ ایرانی جرنیل شاہین اپنی اس شکست کو برداشت کر کے سامور حملہ کشی کر کے اس نے اپنا خاتمہ کر لیا۔

یوں ایرانیوں کے مقابلے میں ہر کوئیس کا ہمراہی قیودور بھی کامیاب رہا۔ ایرانیوں کا دکار بحال ہوا اور قبائل پر مشتمل تھا اور جس کی کمانداری انہوں نے قبائل کا خاقان کر لیا تھا۔ تختیہ کی طرف بڑھا۔ انہوں نے قبائل کے خاقان نے تختیہ کا محاصرہ کر لیا۔ ایرانی لشکر کی مدد میں آئی کیل ناکام ہوا اور وہ وہاں سے کامیاب اٹھ کر واپس چلا گیا۔

اب صاف ظاہر تھا کہ حالات رومن حکومت کے موافق تھے۔ ایران اپنی تین اولی بار رہا تھا۔ ۳۳۵ء میں ہر کوئیس نے حکومت ایران پر فوری قبضہ کر لیا۔ اس نے اس کے شہر دست گرد کی طرف پیش قدمی کی جس کے قبضے میں اس دن خسرو پرویز

اپنے لشکر کے ساتھ عجم تھا۔

یہ لشکر ایران کے مرکزی شہر مدائن سے ستر میل کے فاصلے پر تھا۔ ہر کوئس اسی
نیا ہی پہنچا تھا کہ ایرانی لشکر دشمنوں کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے آگے بھاگا۔

لشکر کے قدم اور پرانے کنذرات کے قریب دشمنوں اور ایرانیوں میں خور و
ہولی۔ اس جنگ میں ایرانی سپہ سالار لانا لانا مارا گیا اور لشکر چھاؤنی میں دھکی آ گیا۔ یہ
ہزیمت شدہ ایرانی لشکر کو اور تک مل گئی جنگی دستوں پر اور دانا دانا رہا۔

آخر ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز نے دست گرد کے قریب ایک گہری دیوار
کنارے پر براہِ رود کے نام سے ۳۳۰۰ فٹ لمبی دیوار تعمیر کرائی۔ دوسرے دروازے
شہنشاہ ہر کوئس بھی اپنے لشکر کے ساتھ اس دیوار کے کنارے نمودار ہوا۔ دونوں لشکروں
کے درمیان جنگ کی ابتدا ہوئی۔ جنگ کے شروع میں ہی ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز
بہت جواب دے گئے۔ آخر اس نے تک و تابوں پر ہارنے کا حل دیکھتے ہوئے پانچ تختوں
کا اور اپنی جاں بچانے کے لئے بھاگ کھڑا ہوا۔

اس موقع پر ہر کوئس کو بے اندازہ دولت ہاتھ لگی۔ تیس سو روپے چھڑے بھی
ہو ایرانیوں کی فتوحات میں ان کے ہاتھ آئے تھے۔ ان کے علاوہ چاندی کی کثیر مقدار۔
غریب کے فرش اور دیشی ٹھوسات بھی ہر کوئس کو ملے۔

خسرو پرویز کے فرار ہونے کے بعد خود ایرانی لشکر نے میدان میں پھوڑا۔ اس
میں اور ایرانی لشکر ملی۔ دوسو جنگی دستوں کا دست بھی پہنچ گیا۔

دوسری طرف ہر کوئس نے ایرانی لشکر کی جو یہ ثابت قدمی دیکھی تھی اس سے
کے شہنشاہ خسرو پرویز کا شائبہ کرنے کا ارادہ بدل دیا اور اس نے اس کا حاصر کر کے
خیال بھی ترک کر دیا۔ اور انہی فتوحات پر اس نے قامت کر لی جو اب تک اس
حاصل کی تھیں۔ یہ ارادہ کرنے کے بعد ہر کوئس اپنے لشکر کے ساتھ گردا گرد چھڑی
دھم دھم سہارا کرنے کے لئے اس نے اپنی جنگی سرگرمیوں کو ختم کر دیا تھا۔



ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کے عہد کا اہم ترین واقعہ ہے کہ اس کے دور
حضور نبوت کے اعلیٰ اور ارفع مرتبے پر سرفراز ہوئے۔ پھر آپ نے ایک نام مبارک
کے بادشاہ خسرو پرویز کے نام لکھا۔

حضور کا نام مبارک جب خسرو پرویز کو پیش کیا گیا اور اس نے یہ خدا ایک نام
میں آگیا اور کہا۔ نعوذ باللہ یہ کون ہے جس نے اپنا نام میرے نام سے پکے لکھا ہے۔
آخر اس کے حکم سے نام مبارک کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔

انصرفت کی خدمت اقدس میں پہنچی تو حضور نے فرمایا میراں کے بادشاہ نے اپنی سلطنت
کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں۔

یہ خدا نے کے عہد خسرو پرویز نے دو امراء جس میں سے ایک کا نام ہاکار اور
دوسرے کا نام اہل تھا انہیں اپنی بنا کر بھیجا۔ انہیں دو مراٹے دیئے۔ ایک حضور کے نام
اور دوسرا یمن کے حکمران ہازان کے نام تھا۔

یہ ہازان ایران کے ماتحت تھا۔ ہازان کو خسرو پرویز نے لکھا تھا کہ میرے یہ فرزند تیری
کود۔ اور جس شخص سے موت کا وعدہ کیا ہے اسے یہاں وہ سب کہ اسٹیبل کو اس نے
پہنچا ہے۔ پہلے وہ مدینہ جائیں اور جس شخص سے موت کا وعدہ کیا ہے اسے یہاں
موت کی وصیت دیں تاکہ میں سنوں کہ وہ کیا کہا جاتا ہے۔

خسرو پرویز کے دونوں اپنی صورت میں آمد علیہ السلام و علم کی خدمت اقدس میں حاضر
ہوئے اور وہ کہہ رہے تھے کہ حضرت سلطان ہارسی کی وصایت سے لانا حضور نے اس
میں کو حضرت سلطان قادسی کے یہاں قیام کرنے کو فرمایا۔

پھر وہ ہر دو صورت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت سلطان کے دربار میں
مراٹوں کا انکار کرتے حضور ان سے شفقت کا سواک فرماتے۔ اپنی چھ ماہ عید میں
رہے۔ آخر وہ پریشان ہوئے کیونکہ ان کا مقصد پور ہونے کی کوئی صورت نظر
نہیں تھی۔

آخر حضور پر یہ وحی نازل ہوئی کہ ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو اس کے بیٹے شیردیا
سے ہلاک کر دیا ہے۔ اسی سے میں اپنی پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کا اپنے
میں سے درپے کیا ہے۔ یہاں سے ساتھ شہر سے چلیں یا نہیں وہیں جاوے گی
تھا۔ اور بادشاہ یہ گوارہ نہیں کرنا کہ ہم مال اور لیاؤں نصیب۔ اس پر حضور نے
فرمایا۔

خسرو پرویز نے ہمارے بادشاہ کو ہلاک کیا۔ اس کے بیٹے شیردیا اس کام پر مامور کیا
اس نے اسے کل رات قتل کر دیا۔

ایران کے دونوں اپنی یہ سن کر مدینہ سے ہل پڑے اور یمن پہنچ گئے اور قہری
مراد ہازان کو دیا۔ اتنے میں ایران کے سب حکمران شیردیا کا مراد بھی میں کے بادشاہ
ہازان کو پہنچ چکا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ خسرو پرویز نے اس کا یہاں کیا اور اس کی
ہزیمت پیچھے ملی۔ اب تو لشکر سے میرے نام پر بیعت ہو۔ اور عہد پر لیں گئی۔ کہو۔
یہاں کہ خسرو نے جنہیں حکم دیا تھا۔ اس کے لئے تم میرے حکم کا انتظار کرو۔

ایران کے بادشاہ خسرو کی پورے ٹکڑوں سے اس کے وقار و عظمت نہیں ملتی
تھی۔ اور دیکھو کے میدان میں جو اس نے بدلی دکائی اور اس کے لہا ہوا تو اس سے اس

کی رہی سہی عزت بھی خاک میں مل گئی تھی۔

عوام کے دلوں میں اب خسرو کے متعلق نفرت اور غصے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ اس نے اپنے نامور سپہ سالاروں کے ساتھ بھی غیر مناسب اور ناروا سلوک کیا۔ شہر بھر کے جنگل ہوتی تو اسے خسرو پر دینے کے واسطے چاہا۔ اور شاہین - کشی کی تو اس کی لاش لٹکا کر اس کی توپوں کی گئی۔ یہ دلوں پر سالار اپنی جانوں پر سے حرام میں بہت مقبول تھے۔ اس کے علاوہ دوسرے سالاروں کو عیسائی دوسروں کے مقابلے میں شکست ہوئی۔ وہاں میں ڈال دیا گیا۔ یہ وہ واقعات تھے جس کی وجہ سے امراء اپنے شہنشاہ صرا پر دینے سے سخت براگوار ہوئے تھے۔

خسرو اب یہ چاہتا تھا کہ اپنے چھوٹے بیٹے مروان شاہ کو جو اس کی بیٹائی ہیں شیریں کے محل سے قادیانی عہد مقرر کر دے۔ ایرانیوں کے لئے یہ بات اور بھی ناگوار تھی۔ اس لئے خسرو کے طرف حادث کا عموماً پکچے لگا۔ آخر مروان کی فتنہ مہمت کے بڑے لڑکے قادیانی عہد مقرر کیا۔ اور مروان کے فوجی دستوں نے شہر اسیر کر کے قلعہ فراسوش میں ڈال دیا۔ جہاں اسے رہائی اور پانی کے سوا کچھ نہ ملا۔ وہ اسی زندان میں اس کے متعدد شرابوں اس کی آنکھوں کے ساتھ آگ لگے ہوئے تھے۔ اس کا چہیتا شراب مروان ہی تھا۔ یوں اپنے اہل خانہ کے ساتھ خسرو کا بھی خاتمہ ہوا۔ امراء کے شہنشاہ خسرو پر دینے کے بعد انہوں نے بڑی مداخلت کرتی تھی۔ اس وجہ سے تھی کہ اسے قسطنطنیہ میں عیسائیوں کی صحبت میں رہنے والی تھی۔ اس وجہ سے وہ عیسائیوں کا بڑا احسان مند تھا۔

اور پھر مزید یہ کہ اس کی ایک ننگہ مریم خود من شہنشاہ اس کی بیٹی تھی اور اس کی دوسری بیٹی جو اس کی محبوبہ تھی اور جس کا نام شیریں تھا وہ بھی عیسائی تھی۔ شیریں نے امراء میں متعدد عیسائی اور راہبوں کے لئے ملاقاتیں تعمیر کروائیں۔ خسرو نے بڑی دلچسپی نہ۔ عیسائی راہبوں کی دعاؤں پر اسے بڑا اعتماد تھا۔ یہاں تک اپنی ابتدائی محسوس میں وہاں کی برکت کے لئے راہبوں کو میدان جنگ میں ساتھ لے کر تھا۔ خسرو کی خاص توجہ کی وجہ سے عیسائیوں کے لئے اشاعت اس کی راہ ہموار ہوئی۔ جو انہوں میں خسرو پرور کی نامنوبت اور اس کی بہائی کا باعث بنی تھی۔



مروان بن ابی اسحاق، عیسائیوں اور زندقہ پر دینے کے خلاف اس کے محل میں جمع ہوئے۔ وہ سب پریشان تھے۔ شاید کسی اہم موضوع پر وہ ایک سے مشورہ کرنا چاہتے تھے۔ جس سے باہم بیٹھ گئے تھے۔ خسرو بولا اور عوام کو

کر کے کہنے لگا۔

محترم مروان بن ابی اسحاق! یہ انتہائی رسوا کن اور ذلت آمیز مقام ہے کہ ہم سب کو ایک ہی خانہ اور اس کی بڑی کیرش نے ایسا کر دیا کہ ہم سب کو مار مار کر اس نے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔ ہم اس کے مقابلے میں سات تھے لیکن وہ دھڑی تھے اور ان دنوں ہماری پٹائی کی جو حکم ار کم میرے لئے ناقابل فراموش ہے۔ اس پر مروان بولا اور کراہت چھیڑ کر اس میں کہنے لگا۔

اس دلوں میں پڑی کی یہ کہاں نہ تھی کہ ہماری یہ حالت کرتے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اس موقع پر ایسا کیس سے بڑی مدد۔ لئے تھک پڑی تھی۔ وہ نے اس کے لئے دوا دی تھی۔ اس پس کیس ایسا۔ تھی۔ وہ چاہے تو دھمیل اور ہم پر حملہ آور ہوئی۔ اس وجہ سے یونان اور کیرش دلوں میں بڑا ہلکا ہوا۔ مقابلے میں کامیاب اور کامراں رہے۔ اس پر اس انتہائی غصے اور غصہ کی کراہت کرتے ہوئے کہنے لگا۔

کچھ محترم مروان بن ابی اسحاق! میں کہ ہم سب سے پہلے اس ایسا کو اپنے قابو میں کریں اس کے بعد یونان اور کیرش پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور ایسا کرنے کے لئے میرے پاس ایک سری علم بھی ہے۔ اور میرے پاس ایک عہدہ تو ہے بھی ہے۔ اس پر مروان کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی اور وہ پوچھنے لگا۔

دیکھ مروان تو کس طرح ایسا کو اپنے سامنے بے بس کرے گا۔ اس پر عیسائیوں نے دیکھ مروان۔ میرے پاس ایک ایسا عمل ہے جس کی بناء پر میں ایسا کو اپنی گرفت میں آ سکتا ہوں۔ اس طرح جب ایسا میرے قبضے میں آئے گی تو وہ یونان اور کیرش کی مدد نہیں کرے گی۔ اس طرح میرے خیال میں ایسا کی غیر موجودگی میں ہم یونان اور کیرش کو مغلوب کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اس منصوبہ کے لئے دیکھ مروان میں آپ اس نکل کے تہ خانوں میں ایک چھ لالوں گا۔ اس چھ کی آکر ایسا کو تہ ہوئی اور اس سے یونان اور کیرش کے ساتھ سرمت کرے گی کوشش تو اس نے بہت ہی اچھا ہو گا اس لئے کہ اس چھ خانہ لالے کے لئے وہ جیتنا کچھ پر حملہ آور ہوں گے۔ اور اب وہ تہ خانے میں داخل ہوں گے تو اس تہ خانے میں اس سے ایسا عمل ہال رکھا ہے جس کی وجہ سے وہ آپ سارے ہی سری علوم سے محروم ہو جائیں گے اور جب وہ سری علوم سے محروم ہو جائیں گے تو میرے خیال میں ان پر قابو پانا ہمارے لئے بالکل آسان ہو گا۔ اور پھر جو اس تہ خانے کی دیواروں کے اندر ہم نے بڑی بڑی رکھیں لگا رکھی ہیں ان رکھوں میں ہم یونان اور کیرش دونوں کو پڑی کو تھک دیں گے۔ اس طرح ہم یونان اور کیرش سے عافیت فتح مندی حاصل کرنے میں

پہلے گجوبہ خسرو پرویز کے دربار کا جو تھا اسے زور و سخت فشار کہتے تھے۔ یہ سونے کی باریکی تھی جو ہاتھ کے دباؤ سے دب جاتی تھی۔ اسے اکثر خسرو پرویز اپنے ہاتھ رکھتا کرتا تھا۔

خسرو پرویز کے دربار کا دوسرا گجوبہ اس کی دستار تھی۔ اس کی دستار کی یہ خصوصیت تھی کہ اگر اس پر دھبے پڑ جاتے تو دستار رنگ میں ڈال دی جاتی۔ رنگ کی طرح سے دستار دور ہو جاتے لیکن دستار پر آگ کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا۔

ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کا تیسرا گجوبہ اس کا تخت طلاؤں سے۔ مورعین کہتے ہیں کہ یہ گنبد کی شکل کا تخت باقی دانت اور ساکون کا بنا ہوا تھا۔ اس کے پترے اور کمرے سونے اور ہانسی کے تھے۔ اس کی لہال ایک سو اسی ہاتھ تھی۔ چوڑائی ایک سو تیس ہاتھ اور اونچائی چودہ ہاتھ تھی۔

اس کی بیڑیوں آنسو کی تھیں۔ بیڑیوں کے اوپر سونے کا گنبد تھا۔ تخت کا طاق سونے اور لاجورد کا تھا جس میں 'دسان' ستاروں، 'موجوں' اور ہفت اقلیم کی خطیں بنائی گئی تھیں۔

بادشاہوں کی تصویریں اور دایم و دیم کے مناظر دکھائے گئے تھے۔ اس میں ایک ہر تھا جس سے دن کے مختلف وقتوں کا پتہ چلتا تھا۔

تخت پر بچھنے کے لئے دیا اور زر و ست کے چار قلعے تھے۔ جو چار موسموں کو ظاہر کرتے تھے۔ یہ قلعے یا قوتوں اور مواریدوں سے مراد تھے۔

اس کے علاوہ خسرو پرویز کا تاج سونے کا تھا اس میں چار کے انگوٹھ کے برابر موارید اور انار کے رنگ کی طرح یا قوت جڑے تھے۔ جو رات کے وقت مس ۲۵۰ پید کرتے تھے۔ گنبد کی چست سے طلائی انکیر آریاں تھیں۔ جس کے ساتھ تاج سے حفاظت۔ جو بادشاہ کے عین سر پر رکھا رہتا تھا۔

خسرو پرویز کے دربار کا چوتھا گجوبہ دانتوں کے محل کے ہال کمرے میں ایک قلابیں بچھا جاتا تھا جس کا نام دار خسرو یعنی ہمار خسرو تھا۔ یہ قلابیں ساتھ ہاتھ لہا اور ساتھ ہی ہاتھ چڑھاتا تھا۔ موسم سرما میں اس پر بادشاہ کی محلل تھی تھی تاکہ آنے والی مار کا منظر پیش نظر نہ رہے۔

قلابیں گئے تھیں چوڑائی کی تھیں اور دو تھیں دکھائی گئی تھیں جن کے گرد باغ کے بڑے بڑے پھلے بھرے گیت، میوہ دار درختوں اور پھولوں کے منظر تھے۔ جس کی شاخیں اور پھول سونے، چاندی اور مختلف رنگوں کے جو ہرات کے تھے۔

خسرو پرویز کے دربار کا پانچواں گجوبہ اس کی بیوی شیریں تھی جو غازی اور اردا ادب

تے سرانے میں اضافہ کرنے کا موجب ہوئی۔ یہ ایران کے ایک جہاتی گھرانے کی بیوی تھی۔ جو حسن و جمال کے اعتبار سے چودے آفتاب اور چودے ستارہ تھی۔ اسے خسرو نے بہت حرم بنایا۔

امراء و اشراف کے نزدیک ایک اور گھرانے کی بیوی لاشی حرم میں جگہ پناہ تھی اور اس کی پانچویں کی خبر جب خسرو پرویز تک پہنچی تو اس نے انہیں دیا اور حکم دیا کہ طلحہ کی جام کا خوش سے بھرا جائے اور اس میں میل پکیل ال دی جائے۔

چنانچہ حکم کی فوراً تعمیل ہوئی اور غول اور آلاش سے بھرا ہوا جام پیش کیا گیا۔

بادشاہ نے پوچھا یہ جام کیا ہے؟ سب ایک زبان بولنے لگے تخت طیبہ اور ٹاپک ہے۔

پھر بادشاہ کے حکم سے اس جام کو اعلیٰ سے صاف کیا گیا اور اسے منگ و جگری دھلی دی گئی اور چشم خروص کی بارہ گے گلوں اس میں ڈال دی گئی۔

یہ کرنے کے بعد خسرو پرویز نے پوچھا اب یہ جام کیا ہے۔ اس پر سب نے کہا۔ بہت صاف اور گوارا ہے۔

اس پر خسرو پرویز شیریں بھی ایسی ہی ہے۔ جب تک وہ عمارے پاس نہ تھی 'حام کی' لوبلیں صورت میں تھی۔ اب یہ شادی حرم کی نسبت ہے۔ اور اس نے دوسرے جام بھی صاف اور گوارا صورت اختیار کر لی ہے۔ خسرو کی اس دلیل سے اس کے سارے امراء خوش ہو گئے تھے۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا خسرو کی توجہ شیریں کی طرف پیش اور پیش ہوتی چلی گئی اور عمار و دانت بھی آیا جب عام جہاتی گھرانے کی یہ بیوی بادشاہ کے دل میں سکران بن گئی اور دوسرے شہنشاہ داری کی بیوی مریم جو کچھ تھی فوت ہوئی تو شیریں محل سرا میں عمار کل ہو گئی۔ مریم کی موت کے حقائق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شیریں نے ہر دے کو ہلاک کر دیا تھا۔

خسرو پرویز اور شیریں کی محبت کے لئے اس زمانے ہی میں بہت مشہور ہو گئے تھے۔ اس نسبت سے عمار اور شیریں کی داستان بھی بہت پرانی ہے۔ بعد میں تو یہ داستان حقیقی شاعری کا مقبل عام موضوع بن گئی۔ حکای کی مشہور شیریں اور امیر خسرو کی مشہور گستاخ شیریں اسی محبت کی یادگار ہیں۔

شعرو ادب کے علاوہ شیریں کی ایک یادگار کھڑکات کی صورت میں بھی نظر آتی ہے۔ جو قصر شیریں کے نام سے موسوم ہے۔ یہ کھڑکات دھار سے دھار آنے والی سڑک پر واقع ہیں۔

مسود کے محل میں دو مہر و عیادت محرم اور شیریں - عمار و دانت کے نام سے ہیں۔

مرکز کے دل میں کچھ حسد اور خدشہ پیدا ہوا۔ وہ مازدخت سے دیر پا رہا۔
 اور اس کا من مانہ نہ پڑ جائے۔ چنانچہ بارہ کو دربار سے دور رکھنے کی کوشش کی۔
 ام کے لئے اس نے درباریوں اور خادموں کو بے دریغ دولت دی۔ چنانچہ کافی عرصہ
 دربار شای میں رہا۔ اور کسمپرسی کی حالت میں اس کو رہا رہا۔
 آخر بادشاہ کے شب و روز کا حال معلوم کر کے بارہ کو ایک مذہب سونپی۔ وہ بادشاہ
 کے پاس گیا اور اسے اپنے حال زار سے آگاہ کیا۔ اور کچھ نذرانہ پیش کر کے
 اس سے استدعا کی کہ چنانچہ اس کے کہ بادشاہ بارہ میں آئے اور اسے کسمپرسی میں مشغول ہو
 بادشاہ کی مجلس کے قریب درخت پر چڑھ کر اجازت دے دے۔

اس دن راضی ہو گیا۔ بادشاہ کے دربار میں آئے ناواقف ہوا تو بارہ ہنر رشتی
 اس کو درخت پر چڑھ گیا۔ اور درخت کے پر۔ جس میں انکھوں سے اوجھل ہو گیا۔
 بادشاہ نے خود اہمال کیا اور اپنی مخصوص کرسی کو ریت دی۔ سامنے غیم حلقہ
 اپنے اپنے جگہوں پر بیٹھ گئے۔ خسو نے جام اچھ میں لیا۔ پھر بارہ نے درخت پر بیٹھ
 اپنے خود سچا اور دھجائے چرواہن آفریں راہی پھیل دی۔

عاصری اس کی دلدادہ آواز سے بے حد محظوظ ہو۔ خسو پر دیر اس راہی سے
 محظوظ ہوا۔ پوچھا کہ کیا سب۔ اور اور دیکھا کہ کچھ کچھ کو نہ بل
 کئے والا کہن ہے؟ اور کہن ہے؟

خسو پر دیر نے جواب دیا۔ یا۔ عین اسی وقت بارہ نے اس پر توفیر
 فرمائی۔ اور اس کو اس کی انتہا نہ رہی۔ وہ بیکار تھا کہ شمس نقر ہے۔ اس
 نے کہ جسم سولہ کے کوئی چھو جانتے۔
 اور پھر وہ خسو پر دیر نے آپ۔ میں سے گیا کہ جس طرف سے یہ سرلی
 رہی ہے کچھ دور جا کر دیکھیں۔ جس کوئی نشان ملے۔

اسے میں خسو نے دوسرا جام فتح کر کے تیسرا جام لیا اور بارہ سے ایک اور راہی
 ہنر چھیل دی۔ بادشاہ نے سن کر تڑپ اٹھی۔ اور اپنی جگہ سے اٹھ کر کھائے کوئی
 سب جسے خدا نے بھیجا ہے تاکہ ہم اس کے نقوش سے بہرہ مند ہوں۔

پھر خسو پر دیر بلند اور اونچی آواز میں کہنے لگا۔ اے یک کار آواز مرد تو نے ہمیں
 صول سے لذت بخشی۔ اب اپنے دیدار سے ہماری آنکھوں کو روشنی دے۔ بارہ
 دولت سے بچے آخر پھر اور بادشاہ کے سامنے لیکن بوس ہوا۔

بادشاہ نے اس کی ساری داستانیں سن کر اس کی بڑی عزت و ادب کی۔ اسے اپنے
 دربار اور پیش اس کے قریب سے بٹھایا اور وہاں سے اسے اپنے

تھیں۔ یہ بھی خسو کے دربار کا گھر۔ ہی تھیں۔ اس میں وہ چند ہزار لونڈیاں بھی تھیں جو
 صرف رقص و سرود کے فن میں ماہر تھیں۔

خسو کے دربار کا گھر۔ ایک گھوڑا بھی تھا۔ ہوں تو خسو کے پاس پچاس ہزار گھوڑے
 ہزار ہزار شتر اور ایک ہزار باغی تھے۔ جس ایک مخصوص گھوڑا جس کا نام شب و رخصت
 کی ساری کے لئے مخصوص تھا۔ یہ نہایت اسلیم اور خوبصورت تھا۔ اور مورعین کے
 مطابق آب و آتش کی صفات کا مجموعہ تھا۔

جس طرح رستم کی راج سے اس کا گھوڑا رخصت ہے وہ مشہور ہو اس طرح خسو کا
 شب و رخصت نام کا یہ گھوڑا ہے وہ مشہور ہوا۔

مشہور نہایت ہے کہ یہ گھوڑا خسو کو اس قدر عزیز تھا کہ وہ کتا تھا کہ جو شخص بھی
 اس گھوڑے کی موت کی خبر اس تک پہنچائے گا اس کا سر قلم کر دیا جائے گا۔

پھر اچانک ایسا ہوا کہ شب و رخصت نام کا یہ گھوڑا بیمار ہو گیا اور آخر کچھ دنوں بعد یہ سر
 گیا۔ خسو کے لئے اس کا مرنا ایک حادثہ تھا۔ جس کے خوف سے کوئی شخص یہ اطلاع
 بادشاہ کو نہ دینا چاہتا تھا لیکن خبر بھی ضرورت پہنچی تھی۔

آخر درود اسطبل نے خسو پر دیر کے مشہور گھوڑے بارہ کو مدد مید بنا۔ بارہ نے
 خسو پر دیر کے حضور جا کر شہر زحمت میں جن کا متعلق کچھ ہو گیا۔

شب و رخصت نام کا یہ گھوڑا جس کے گائے جلی کے گائے ہو گئے تھے۔

یہ سن کر خسو پر دیر چونک کر بولا۔ بخت شب و رخصت نام کا یہ گھوڑا جس کے گائے جلی کے گائے ہو گئے تھے۔
 فرما رہے ہیں اور کسی کی یہ نہایت سبب ہو سکتی۔ اس پر بادشاہ بلا بہت غصہ تو نے اپنے
 آپ کو پچھلایا اور دلا سولوں کو بھی۔

خسو پر دیر کے دربار کا ایک اور عجیب اس کا وہ بیمار بارہ ہے۔ بارہ نے حضور
 راگ راگتیاں لپٹا دیں۔ اسے اگر امرا کی مہنتی کا سر پیش کیا جائے تو بے جا ہو گا۔
 مورعین خسو پر دیر کے دربار میں آنے کا ایک دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہیں جو کچھ اس
 طرح ہے۔

کہتے ہیں خسو پر دیر کے دربار میں گدیوں کا رخصت ایک شخص مرکز تھا۔ مو کے
 ایک شخص بارہ کو بادشاہ کی من شای کا حال معلوم ہوا تو پیر تخت کا رخ کیا۔

بادشاہ کے دربار کے گدیوں کے رخصت مرکز کو معلوم ہوا کہ مو کا ایک مہینہ
 آیا ہے جو اور نوازی میں بیٹھا ہے۔ ماز کے ساتھ خود گاتا بھی ہے۔ بننے والے اس کے
 نقوش سے سکھ ہو جاتے ہیں۔ وہ اس خیال سے خوفزدہ ہوا کہ بادشاہ کے دربار میں وہ کسی
 رسائی حاصل نہ کرے اور اس پر حاوی نہ ہو جائے۔

گودیوں کا رئیس اعظم مقرر کر دیا۔ جس پہلے رئیس اعظم مرکز کو یہ تبدیلی پسند نہ آئی
آخر اس نے بار بار کوششیں کر دیا۔



لوگوں سے چنے کے بعد عباس کے محل کا رخ کدوں کا اور جس طرف خانے میں وہ تھیں
مائل کرنے کے لئے چند کٹ مہا ہے۔ تو میں اس چلنے کی سہیلی کر کے رہوں گا۔
میرے خیال میں اس سطروں اور دودھ سے چنے کے بعد میں ان کے بچے ہی بچے عباس
کے محل کا رخ کدوں کا اس پر ایسا ہی ہو کر گئے۔

ہاں تمہارا یہ ارادہ درست ہے پہلے اس سطروں سے پتہ پھر اس کے نقاب میں
جس کے محل کا رخ کدوں میں بھی تم دلاؤں گا۔ وہاں بھی کے ساتھ ہوں گی۔ پھر وہ کدو
کی اسے جو محل کر سہیل میں گئے۔ یہاں تک کہتے کہ ایسا خاموش ہو گئی کیونکہ
میں اسی طرح سطروں اور دودھ دلاؤں گا۔ وہاں بھی ہو کر گئے اور کھیت کے سامنے نمودار ہونے
کا۔ پھر سطروں پر دلاؤں اور پتاف کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔

دیکھ سہیلی کے قہقہے ایک بار پھر اس کو سہیلی سلسلے میں میں اور میری بیوی
سے مگر نے کے لئے ان کھیت ہوئے ہیں۔ اور ہم دلاؤں گا۔ وہاں بھی ہو کر امید ہے
اس بار ہم دلاؤں بیٹھے۔ تم دلاؤں پر غلبہ حاصل کر کے رہیں گے۔ اس پر پتاف سے کہ
میں اور غریب کا اتحاد کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

میں سطروں سے سب تمہارے خواب تمہارے وہم اور تمہاری ملا فیماں میں جب
تجھے آپ خدا کی نعمت اور مدد حاصل ہے۔ تم بھی بھی مجھ پر غالب اور تمہارے
دیکھ سہیلی کے لئے سب شک اپنی قوتوں کے ساتھ ساتھ عباس کی مری قوتوں سے
آپ آپ کو میں کیا نہیں میں کے باوجود مجھ سے کئی بار پت پکا ہے۔ پر تم ہدی کے
دیکھ سہیلی اور مدد۔ اپنی غلبہ، تو لوگ توں میں کرتے۔ بار بار میرے
ہاں پتے کے بعد پھر دلاؤں مار کھاتے۔ لئے آجیتے ہو۔ اس معاملے میں تم بڑے
ہو۔ اس لئے کہ تم مار کھاتے کے جوئے جو اور ملتی لوگ ہو۔

یہاں تک کہ کے بعد پتاف خاموش ہو گئی۔ پھر آپ پتہ میں ہڑی اپنی بیوی
کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہتے ہیں۔ دیکھ سہیلی تم اس کے کہ یہ سطروں اور دودھ
سے غریب نہیں تو دلاؤں میں پتہ پتہ قوت میں دس کا اتحاد ہے۔ آپ ہم
میں بھی پھر میں اور غلبہ کی برقی سے چنے کے لئے آپ دودھ دلاؤں میں
پتہ سے پتاف کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ پھر وہ اپنی مری قوتوں سے
اپنی طاقت میں دس گنا اضافہ کرنے کے ساتھ پتہ اور اس کے ساتھ میں دلاؤں
پتہ سطروں میں بھری تھی۔ پھر وہ سطروں اور دودھ کا اتحاد ہے۔

پتاف نے حسب سابق میرے کلا ہاری کے ٹیل کو مستفی مسوں سے
فریب میرے میں قہقہہ کر دیا تھا۔ ایک دودھ جب کہ دلاؤں میں وہی میرے کے دلاؤں
میں چل تھی کرتے ہوئے باہم کشش کر رہے تھے کہ ایسا نے اچانک پتاف کی گردن
میں دلاؤں۔

پتاف کشش کرتے کرتے پتاف خاموش ہو گیا۔ اور ایسا کوشش کے لئے ہر
کوشش ہو گیا تھا۔ دوسری طرف کشش میں جنہیں مٹی تھی۔ لہذا وہ بھی پتاف کے قریب
کر ایسا کوشش کی کوشش کرنے لگی تھی۔ میں دیکھنے کے بعد ایسا بولی اور کہنے لگی۔

دیکھ پتاف میں تیرے لئے وہ جبریں رکھی ہوں۔ دلاؤں انتہائی اہم ہیں۔ پہلی جہ
کہ مہربانی اور اس کے ساتھ ہی مجھے تم سے پیہو کر کے تم پر گرفت کرنا چاہتے ہیں۔ اس
کے لئے انہوں نے یہ لاکھ عمل اختیار کیا ہے کہ عباس کے محل کے قہ خانے میں
عباس چلے میں بیٹھ گیا ہے جس کے ذریعے مجھے اپنا مطیع اور فرمانبردار بنانے کی کوشش
کرتے ہیں۔ اس کے بعد یا تو مجھے تمہارے خلاف استعمال کرے گا یا یہ کہ مجھے قہ
پیہو کر کے تھیں ہے اس کر کے کہ تم پر غلبہ حاصل کرے کی کوشش کریں گے۔ لہذا
تم عباس کے اس چلے کی سہیلی کر سکتے ہو تو کر دو۔ یاد رکھو میرے اور تمہارے
دو میان جدائی کی دوا کھڑی کر دی جائے گی۔

یہاں تک کہ کے بعد ایسا جب خاموش ہوئی تو پتاف تھوڑی دیر خاموش رہا
تک سچا ہوا اور کشش کی حالت بھی پریشان کن ہو گئی تھی۔ تھوڑی دیر سچے کے بعد
پتاف بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ ایسا تو نے کہا تھا کہ تیرے پاس میرے لئے وہ خبریں ہیں۔ تو
بہ دوسری جبریں کہ پھر میں اپنا ایسا دیتا ہوں۔ اس پر ایسا بولی اور کہنے لگی۔

دیکھ پتاف دوسری جہ یہ ہے کہ تھوڑی دیر تک سطروں اور دودھ تم دلاؤں پر
ہوں گے اور تم سے اپنی گزشتہ شکست اور ہزیمت کا انتقام لینے کی کوشش کریں گے۔ اس
کی وہ وہ خبریں ہیں جو میں تم سے کہنا چاہتی تھی۔

اس پر پتاف بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ ایسا تیری مہربانی کہ تو نے مجھ سے یہ وہ
کہیں یہاں تک پہلی خبر کا قصہ ہے تو اس کے لئے میرے یہ تاثرات ہیں کہ میں

یونان اور کیرش ان کے پیچھے آئیں۔

یونان اور کیرش جو اصل حقیقت سے ناواقف تھے۔ وہ سطرون اور ذروہ کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔ اور ایلینا جو عزائیل کی چال بازیوں سے پوری طرح واقف نہ تھی وہ بھی یونان اور کیرش کے ساتھ سطرون اور ذروہ کے تعاقب میں ہوئی تھی۔

عزائیل کا تو پہلے ہی سے یہ طے شدہ لائحہ عمل تھا کہ سطرون اور ذروہ اپنے پیچھے پیچھے یونان اور کیرش کو لے کر تلباس کے عمل کی طرف آئیں۔ بھاگتے ہوئے ترخانے میں داخل ہوں اور جب ان کے تعاقب میں یونان اور کیرش بھی اس ترخانے میں داخل ہوں تو پھر آسانی کے ساتھ ان سے چٹا جاسکے اور اس کام میں سطرون اور ذروہ پوری طرح کامیاب و کمال سے رہے تھے۔

وہ خود اس آگے جا کر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے۔ اپنے آپ کو انہوں نے روپوش نہیں کیا بلکہ وہ سری قوتوں کی مدد سے بڑی تیزی کے ساتھ فاصلوں کو اپنے سامنے سمیٹنے لگے تھے۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یونان اور کیرش بھی ایسی ہی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور وہ بھی بڑی تیزی کے ساتھ فاصلوں کو سمیٹتے ہوئے سطرون اور ذروہ کا سامنے کی طرح تعاقب کرنے لگے تھے۔

یونان اور کیرش کے آگے آگے بھاگتے ہوئے اس دروازے کے ذریعے سطرون اور ذروہ ترخانے میں داخل ہو گئے تھے۔ دروازہ اپنی سری قوتوں کے ذریعے تلباس نے دیوار کے اندر نمودار کیا تھا۔ ان کے پیچھے پیچھے یونان اور کیرش بھی اس ترخانے میں داخل ہو گئے۔ ان دونوں کا ترخانے میں داخل ہونا تھا کہ وہیں ایک بار ایک ساتھ جھج اٹھے۔ اس لئے کہ انہیں احساس ہو گیا تھا کہ وہ اس ترخانے میں داخل ہونے کے بعد اپنی ساری قوتوں سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان کی تیز و پکار من کر ایلینا پیچھے ہٹ گئی تھی۔ اور وہ ترخانے میں داخل نہ ہوئی تھی۔

یونان اور کیرش کو جب احساس ہوا کہ اس ترخانے میں داخل ہونے کے بعد وہ اپنی ساری سری قوتوں سے محروم ہو گئے ہیں تو وہ تیزی سے پلٹے تاکہ باہر نکل کر اپنی قوتوں کو بحال کر لیں لیکن اسی لمحہ تلباس اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی سری قوتوں سے دیوار کے اندر جو دروازہ تھا وہ اس نے عجیب باوقی الطول انداز میں بند کر دیا تھا۔ اور لگتا تھا کہ وہاں کوئی دروازہ بھی تھا ہی نہیں۔ اس لئے کہ دیوار برابر ہو گئی تھی۔

اس کے بعد عزائیل کے اشارے پر تلباس، تلباس سطرون اور اعداد اور ذروہ نے یونان اور کیرش کو گھیر لیا اور بری طرح انہیں مار مارا بیٹا شریع کر دیا۔ اپنی طبعی قوتوں کو

یونان اور کیرش کو خبر نہ تھی کہ سطرون اور ذروہ کسی متعدد کے تحت اس کو پہلے میں ان سے ٹکرانے کے لئے آئے ہیں۔ دوسری طرف ایلینا کو بھی یہ خبر نہ ہو سکی تھی کہ سطرون اور ذروہ کا اس طرف آنا ایک سازش کے تحت ہے۔ بس وہ صرف یہ سمجھ سکی تھی کہ اسے حاصل کرنے کے لئے تلباس نے عمل کے ترخانے میں چل کر ایلینا کو شرم کر دیا ہے۔ اور ایلینا کی یہی بے خبری یونان اور کیرش کی پہلی لاپرواہی ان سب کے مصیبت اور آفت کا باعث بننے والی تھی۔

سطرون اور ذروہ دونوں میاں بیوی ایک ساتھ آگے بڑھے۔ سطرون یونان اور ذروہ کیرش پر حملہ آور ہوئی تھی۔ جو نہی سطرون نے یونان کے ضرب لگایا تھا۔ اس سے پہلے ہی حرکت میں آیا اور اس کی پہیلیوں پر اس نے ایک ایسا زور دار مکارا سطرون درد کی شدت سے دہرا ہو گیا تھا۔ اس لئے کہ یونان اپنی طاقت میں دس گنا اضافہ کر چکا تھا۔ اور دس گنا طاقت میں اضافہ کرنے کے بعد وہ مکارا واقعی ہی کسی بھی مقابل کے لئے ناقابل ہداشت تھا۔

دوسری طرف کیرش بھی ذروہ کے حملہ آور ہونے کی خطرہ رہی۔ جب ذروہ اپنا ہاتھ بندھ کر کیرش کے شانے پر ضرب لگائے کہ کیرش نے قصداً میں ہی اس کا پکڑ لیا۔ پھر اس کی بٹل کے اندر اتنا زور دار مکارا اس نے مارا کہ ذروہ چیخ چیخ چلائی اور ضرب لگی تھی اس جگہ کو سلائی ہوئی پیچھے ہٹ گئی تھی۔

سطرون جب یونان کی ضرب پڑنے سے شدت درد کے باعث دہرا ہوا تو پھر یہ دہرا بہ جنون طاری ہو گیا تھا۔ وہ آگے بڑھا پہلے اس نے اپنے دایبے پاؤں کی ایک سخت ضرب سطرون کے پیٹ پر لگائی پھر اس کی گریب پر اپنے دائیں ہاتھ کا ایک آہنی مکارا مارا۔ سطرون بے بسی کی حالت میں زمین پر گر گیا تھا۔ اس کے بعد یونان نے اس پر پاؤں خرواں اور ٹھوکروں کی ایک طرح سے بارش کر دی تھی۔

دوسری طرف کیرش بھی بالکل یونان ہی کی طرح حرکت میں آئی تھی۔ جب اس نے اس کے پیٹ پر ضرب لگائی تو وہ ذروہ پیچھے ہٹ گئی تھی تو وہ آگے بڑھی۔ اس نے بھی یہی طرح ذروہ کو اپنے پاؤں کی ٹھوکروں پر رکھ لیا تھا۔

تھوڑی دیر تک سطرون اور ذروہ یونان اور کیرش کے ہاتھوں بری طرح پٹے۔ اس دوران وہ ایک دوسرے کے نزدیک بھی ہوتے رہے۔ پھر انہوں نے ایک دوسرے کی طرف خضم من اشارہ کیا اور جس حالت میں وہ مقابلے پر آئے تھے اسی حالت میں وہ ہٹ کر پلٹے۔ وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں نہیں لائے تھے بلکہ یونانی بھاگتے تھے

حرکت میں لاتے ہوئے کچھ دیر تک یونٹ اور کیرش اپنا دفاع کرتے رہے لیکن وہ ایسا زیادہ دیر تک نہ کر سکے اس لئے کہ وہ سری قوتوں سے محروم ہو چکے تھے۔ جب کہ سطرون' ذروہ' نیاس' سیلوک اور اوتار اپنی طبعی قوتوں کے علاوہ سری قوتوں کو بھی استعمال کرتے ہوئے ان کی پٹائی کر رہے تھے۔ آخر مار کھانے کے بعد یونٹ اور کیرش ادھ موسے سے ہو کر فرش پر گر گئے تھے۔

یونٹ اور کیرش دونوں میاں بیوی زمین پر گر گئے تب یہ خانے میں ایک ہندو جگہ پر کھڑے عزازیل نے خوشیوں سے بھرا ہوا ایک بحر پر قنبد لگایا۔ پھر وہ نیاس کو مخاطب کر کے کہنے لگا دیکھ 'نیاس' یہ وہ خوشی کا موقع ہے جسے دیکھنے کے لئے میری آنکھیں آدم سے لے کر اب تک پھر ہو کر رہ گئی تھیں۔ آج میں بے حد خوش ہوں کہ میں اپنے سب سے بڑے دشمن کو اپنے سامنے ذبح اور مغلوب کر رہا ہوں۔ دیکھ 'نیاس' یہ دونوں میاں بیوی اس وقت کیسے بے بس بھجور اور ناچار زمین پر پڑے ہیں۔ اس وقت یہ اپنی ان سری قوتوں سے بالکل محروم ہو چکے ہیں جنہیں استعمال کر کے ماضی میں ہمیں اپنے سامنے مغلوب اور مفتوح کرتے رہے ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل رکا کچھ دیر تک وہ بحر پر خوشی میں مگرا رہا پھر سطرون کو مخاطب کر کے کہنے لگا سطرون اور ذروہ تم دونوں میاں بیوی حرکت میں آؤ اور یونٹ اور کیرش دونوں میاں بیوی کو لوہے کی ان زنجیروں میں جکڑ دو جو ہم نے ان کے لئے پہلے سے تیار کر رکھی ہیں۔

سطرون اور ذروہ فوراً حرکت میں آئے۔ یونٹ کو سطرون گھسیٹتا ہوا زنجیروں کے پاس لے گیا اور اس کے دونوں ہاتھ 'پاؤں اور گردن اس نے زنجیروں میں جکڑ دی تھی۔ اسی طرح ذروہ کیرش کو گھسیٹتی ہوئی زنجیروں کے پاس لے گئی تھی۔ اور جس طرح سطرون نے یونٹ کو زنجیروں میں جکڑا تھا اسی طرح ذروہ نے کیرش کو بھی جکڑ دیا تھا۔ پھر اس نے خانے میں یونٹ اور کیرش کی حیثیت ایک زندانی اور امیر کی سی ہو کر رہ گئی تھی۔

اس کے بعد عزازیل نے 'نیاس' سیلوک اور اوتار کو ان دونوں پر کاغذ مقرر کیا اور انہیں اسی طرح مذاپ سے دوچار کرنے کی تلقین کی۔ جس طرح یونٹ اور کیرش 'نیاس' سیلوک اور اوتار کو کمرے میں بند کر کے اذیتیں دیا کرتے تھے۔ یہ اذکالت دینے کے بعد عزازیل سطرون اور ذروہ کو لے کر خوش خوش اور شاندار وہاں سے چلا گیا تھا۔ جب کہ 'نیاس' سیلوک اور اوتار نے یونٹ اور کیرش کو زنجیروں میں جکڑ کر انہیں اسی مذاپ سے دوچار کرنا شروع کر دیا تھا جیسے یونٹ اور کیرش انہیں کمرے میں بند کر کے کیا کرتے تھے۔

انٹرنل پبلک لائبریری

کلکتہ ہائیڈرو گرافک سوسائٹی

ماخذ برائے اہلیکا

- | | |
|----------------------------------|---------------------------|
| (1) تفہیم القرآن | ابوالاعلیٰ مودودی |
| (2) معارف القرآن | مولانا مفتی محمد شفیع |
| (3) اسلامی انسائیکلو پیڈیا | سید قاسم محمود |
| (4) قصص القرآن | مولانا محمد حفظ الرحمن |
| (5) تفسیر ابن کثیر | علامہ ابن کثیر |
| (6) تاریخ ابن خلدون | علامہ عبدالرحمن ابن خلدون |
| (7) طبقات ابن سعد | علامہ محمد بن سعد |
| (8) سیرت النبیؐ | ابن ہشام |
| (9) شلخ ذریعہ | جیس جارج فریزر |
| (10) تاریخ ایران | پروفیسر ہیلول بیگ بدخشانی |
| (11) طبقات ناصری | مصلح سراج |
| (12) دنیا کا قدیم ترین لوہ | ابن حنیف |
| (13) مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ | چودھری غلام رسول |
| (14) تاریخ اندونیشیا | شاہد حسین رزاقی |
| (15) تاریخ بلاد فلسطین و شام | جی ای اسٹرنج |
| (16) تاریخ بیت المقدس | ممتاز لیاقت |
| (17) تاریخ مکہ مکرمہ | محمد عبدالجبار |
| (18) تاریخ شام | ڈاکٹر قلیپ کے 'سی' |
| (19) تاریخ لبنان | ڈاکٹر قلیپ کے 'سی' |
| (20) تاریخ مدینہ منورہ | محمد عبدالمجید |
| (21) تاریخ تصنیف | محمد لکھنوی |
| (22) ذریعہ | |
| (23) انجیل | |

اسلامی کتب

75.00	قرآن مجید	تمام خیر الانام
150.00	سیدنا اکیل صاحب	رسول علی اور حدیث
125.00	پروفیسر محمد اسعد احمد	ظاہر اسلام
175.00	آغا شریف	موقع نبوت
125.00	آغا شریف	انہما سے قرآن
250.00	نصیر الدین حیدر	عقائد رسول
150.00	نصیر الدین حیدر	786 حکایات اولیائے کرام
65.00	نصیر الدین حیدر	اہم اسلامی تاریخی واقعات
90.00	نصیر الدین حیدر	اخلاق عامہ
75.00	عبد جبار الحق جتئی	سیرت ابو بکر صدیق
125.00	مولانا علی نعمانی	القاری
80.00	مولانا ابوالکلام آزاد	ام الکتاب
75.00	مولانا ابوالکلام آزاد	مسلمان عورت
75.00	مولانا ابوالکلام آزاد	تذکرہ
75.00	رفیع الدین بک قریشی	حقیقت اناجیور
75.00	رفیع الدین بک قریشی	ریاض فخت
60.00	خواجہ محمد اسلام	سیرت ناصر
100.00	مولانا یحیٰی قمر	کرامات الاولیاء
75.00	نصیر الدین حیدر	سیرت حضرت عثمان غنی
150.00	نصیر الدین حیدر	سیرت حضرت علی
100.00	علامہ احمد حمیری	تہذیب سیرت امین اشام
275.00	نصیر الدین حیدر	اسلام کے دور شکوفہ ستارے
60.00	کیف	اسلامی جنگیں

- 1) THE ROMAN EMPIRE — H. STUART JONES,
- 2) ROME — ARTHUR GILMAN
- 3) CARTHAGE — ALFRED J. CHURCH
- 4) VEDIC INDIA — T. FISHER
- 5) CHALDEA — ZENAIDE A. RAGOZIN
- 6) ASSYRIA — ZENAIDE A. RAGOZIN
- 7) PARTHIA — GEORGE RAWLINSON
- 8) BYZANTINE EMPIRE — C. W. C. OMAN
- 9) MEDIA — ZENAIDE A. RAGOZIN
- 10) GREECE — T. FISHER
- 11) CLASSIC MYTH AND LEGEND
- 12) ROMAN EMPIRE — EDWARD GIBBON
- 13) HISTORY OF THE WORLD — H. A. DAVIES
- 14) THE ANCIENT WORLD — JOSEPH WARD SWAIN
- 15) ANCIENT INDIA — JAWAHARLAL NEHRU
- 16) MONARCHS RULERS DYNASTIES AND KINGDOMS OF THE WORLD
- 17) MAHABARATA
- 18) A HISTORY OF CHINESE CIVILIZATION — JACQUES GERNET
- 20) GREATNESS THAT WAS BABYLON — H.W.F. SAGGS
- 21) 100 GREAT KING'S QUEEN'S — JOHN CANNING

ایک تاریخ — ایک ناول
صاحب مرزا حبیب جناب اسلم ربیع ایم۔ اے کا شاہکار ناول

ایلیکا

جس میں حضرت آدمؑ سے لے کر حضور نبی کریم ﷺ تک دنیا کی تاریخ پیش کی گئی ہے۔
اس کے بلیر آپ کی لائبریری نامکمل ہے۔

ISBN 969-38-0301-9	250-00	قیمت حصہ اول
ISBN 969-38-0189-X	250-00	قیمت حصہ دوم
ISBN 969-38-0196-6	250-00	قیمت حصہ سوم
ISBN 969-38-0206-3	300-00	قیمت حصہ چہارم
ISBN 969-38-0247-0	300-00	قیمت حصہ پنجم
ISBN 969-38-0266-7	300-00	قیمت حصہ ششم
ISBN 969-38-319-1	400-00	قیمت حصہ ہفتم

پڑا ساڑھے 800 صفحات جلد پانچ ہزار سے زائد صفحات۔

آج سے تقریباً اڑھائی ہزار سال پہلے تاریخ — دو تہوں کے شریاہ کی کہانی
جسے صاحب مرزا حبیب جناب قمر اجٹوی نے 35 سال کی طویل ریسرچ کے بعد عقیدہ کیا

چاہ بابابل و کمر اجٹوی

دنیا کی سب سے بڑی داستان محبت جو ایک سرلاہیل عورت اور ایک سرلاہیل عشق فوجیوں کے درمیان
سے پیدا ہوئی۔ چاہ بابابل تاریخی ناولوں کے ذخیرے میں ایک بہت روشن اور اہم اضافہ ہے۔
پڑا ساڑھے 800 صفحات قیمت 400 روپے

ایک عظیم ناول ○ ایک عظیم تاریخ

فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین ایوبی

طہاس ایم۔ اے کے قلم سے مسطورہ ناول کا سب سے بڑا حصہ جنیم واپس مسطوراتی و اسلامی ناول
پڑا ساڑھے 500 صفحات قیمت 450 روپے

مکتبہ القریش ○ اردو بازار لاہور